شری مدبھاگوت مہاپران

دینانی نشنک بھنڈار — چاندنی چوک — دہلی — ٹیلیفون ۲۶۰۳۴

وجیشور پنچانگ

کرشنم وندے جگت گورُوم

Bl. Nara
3638

اوم نمو بھگوتے وسودیوائے

شریمد بھاگوت باتصویر

سُکھ ساگر

شری وید ویاس لکھت

یعنی

(مکمل) سُکھ ساگر

مہرشی وید ویاس لکھت شریمد بھاگوت

کے

سمپورن بارھوں اسکندھ کا سلیس اردو ترجمہ

دیہاتی پستک بھنڈار

دیہاتی پستک بھنڈار 93، انسٹی ٹیوٹ ایریا نواس

چاوڑی بازار، دہلی۔ 110006

فون نمبر:- 3279417، 3261030

دیباچہ

سمرپن منتر

تومیو ماتا پتا تومیو　　تومیو بندھو چ سکھا تومیو
تومیو دیا دررونم تومیو　　تومیو سردم مم دیو دیو

تومیو ماتا شچہ پتا تومیو　　تومیو بندھو شچہ سکھا تومیو
تومیو دیا درون تومیو　　تومیو سروم دیو دیو

پرم پ[illegible] جتنی بھی [illegible] جائے اتنی ہی کم ہے۔ منوشیہ لاکھوں جنم لے تب بھی ان کے گنوں کی پرشنشا پوری طرح نہیں کر سکتا اور نہ ان کی مایا کا بھید جان سکتا ہے۔

بھگوان کی پرشنشا میں اور اس کی آگیائیں سرو سادھارن تک پہونچانے کے لئے پراچین کال میں بہت سے گرنتھ رشی منیوں نے لکھے جن میں سب میں مکھیہ وید ہیں۔ منوشیہ کی سامرتھ نہیں کہ وید جیسے مہان گرنتھ لکھ سکے بھگوان نے سوئم رشیوں کے ہردے میں پرویشٹ ہو کر ان گرنتھوں کی رچنا کرائی اور سنسار کے جیوں کے موکش کے لئے یہ گرنتھ سنسار میں پرگٹ ہوئے۔ ویدوں کی رچنا کے ہزاروں ورش پشچات مہرشی والمیکی نے رامائن کی رچنا کی جس میں بھگوان نے رام چندر جی کے روپ میں جو اوتار لیا ہے اس اوتار کی ساری کتھا کا ورنن ہے۔ رامائن ترتیا یگ کا گرنتھ ہے۔ دواپر یگ میں بھگوان نے کرشن جی کے روپ میں اوتار لیا۔ اور گیتا جیسا مہان گرنتھ سنسار کو دیا۔ گیتا میں یہی اپدیش دیا گیا ہے کہ منوشیہ کو سپھلتا تب ہی ملتی ہے جب وہ برابر کام کرتا رہے کوشش کرنا منوشیہ کا دھرم ہے اور پھل دینا ایشور کے آدھین ہے۔ یہی گیتا کا سارا لنش ہے۔ کلیگ کے آرمبھ میں شری مد بھاگوت پرتھوی پر پرگٹ ہوا۔ یہ گرنتھ واستو میں سمست ویدوں، پرانوں اور دھرم گرنتھوں کا نچوڑ ہے، اس میں ویدوں کی آگیائیں، پرانوں کی کتھائیں، رامائن کے آدرش دھرم گرنتھوں کی شکشائیں اور گیتا کے اپدیش، آتما کبھی نہیں مرتی، کو سپشٹ کر کے لکھا گیا ہے۔ اس میں کرشن اوتار کی ساری کتھا و ستار پوروک لکھی گئی ہے یہ گرنتھ کلیگ واسیوں کے لئے امرت کے سمان ہے جس کو پان کر کے منوشیہ امر ہو جاتا ہے اس کو سن کر منوشیہ امر تو سے بھی اونچا درجہ موکش پراپت کرتا ہے؛ بھارت ورش کی جنتا سے ہماری پرارتھنا ہے کہ اس مہان گرنتھ کو پڑھ کر اور اس میں بتائے گئے راستے پر چل کر بھارت ورش میں "رام راجیہ" ستھاپت کرنے میں

سہایتا کریں:- ناویدک پبلشرز:- دیہاتی پستک بھنڈار، 93، انسائیڈ ٹمکٹ رائے نواس چاؤڑی بازار، دلی-6.
فون:- 3261030
3279417

کوئی بھی دُکھی نہ رہے

بھارت کے اسّی نوّے کروڑ جن سمُوہ کے کروڑوں گرہستی اس گرنتھ سے لابھانوِت ہوویں (پبلشرز)

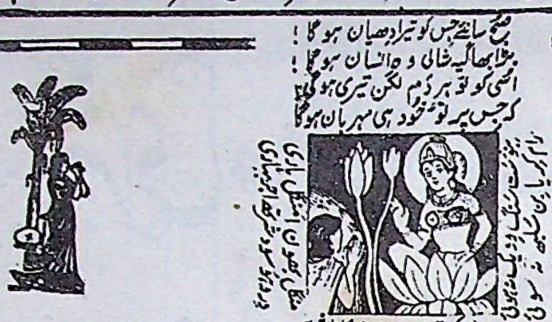
صبح سانجھے جس کو تیرا دھیان ہو گا!
بھلا بھلا کیہ شالی و خوشحال ہو گا!
اٹھی کو تو ہر دم لگن تیری ہو گی
کہ جس پر تو خود ہی مہربان ہو گا
دھرم کی جے ہو، ادھرم کا ناش ہو
پرانیوں میں سدبھاؤنا ہو دیش کا کلیان ہو
بولو ستو سناتن دھرم کی جے

دیہاتی پُستک بھنڈار

93، اِنسائیڈ مکٹ رائے نواس چاؤڑی بازار،
دھلی - 110006
فون نمبر:- 3279417، 3261030

شوروم و برانچ

برانچ:- جی-1، جیتا شکتی دیپ
2- نیتاجی سبھاش مارگ، دریا گنج، نئی دہلی- 110002
فون:- 3268654

قیمت:- 250/- روپیہ صرف
علاوہ ڈاک خرچ

آتم نویدن:-

اُس نیائے شیل پرم پتا پرمیشور پربھو شری کرشن چندر بھگوان کی اسیم کرپا سُروپ اُن کے شُبھ آشیرواد سے اس اُمولیہ گرنتھ (شریمد بھاگوت) یعنی مکمل سُکھ ساگر کو پُروف ریڈنگ دے شودھن آدی کر کے گتا بارہ 12 ورشوں میں پرکاشت کرنے میں سمرتھ ہو سکا ہوں کِسی بھی پرکار کی کوئی اُشدّھی نہ رہے اس کا پُورن پریاس کیا گیا ہے پھر بھی منُش غلطی کا پُتلا ہے پاٹھک گن یدی اس میں کوئی اُشدّھی دیکھیں یا کوئی سنشودھن کرنا چاہیں تو نمن لکھت پتہ پر سُچت کریں جس سے اگلے ایڈیشنوں میں سُدھار کیا جا سکے۔ نئی آفسیٹ مشینوں دُوارا اِس گرنتھ کو بڑی ہی سادو دھائی سے چھاپا گیا ہے۔

وِنامت دُھومی مل اگروال

اُردو ترجمہ

شری مد بھاگوت بھاشا

فہرست مضامین

ادھیائے	مضمون	صفحہ
	شریمد بھاگوت مہاتم	
1	گیان بھگتی اور ویراگ کی کتھا	1
2	نارد جی کا بھگتی کو اُپدیش دینا اور دکھ دُور کرنے کے لئے کسی رشی کی تلاش کرنا۔	3
3	سنت کمار جی کا شریمد بھاگوت کا پاٹھ کرنیکی وِدھی واُس کے سُننے سے جو مہاتم ہوتا ہے وُہ بتانا۔	4
4	بھگوان جی کا شریمد بھاگوت کتھا سُننے والوں کو درشن دینا وآتم دیو برہمن کی کتھا سُنانا۔	6
5	ویشیا کے ہاتھوں دُھندکاری کی مرتیو اور شریمد بھاگوت کی کتھا سُن کر موکش پراپت کرنا۔	9
6	سُوت جی کا شریمد بھاگوت کا سپتاہ پاٹھ کرنے کی وِدھی بتانا	11
I	پہلا اسکندھ I	
1	شکدیو جی کا بن میں تپ کرنے جانا اور پھر لوٹ کر آنا۔	14
3	بھگوان نے جتنے اوتار لئے ہیں اُن اوتاروں کا ورنن۔	17
4	وِیاس جی کا شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا	18
5	نارد جی کا وِید وِیاس جی کو ایک مہان ہری چت گرنتھ لکھنے کی آوشیکتا سمجھانا۔	19
6	نارد جی کا اپنے پچھلے جنم کی کتھا سُنانا	20
7	نارد جی کا برہما سے سُنے ہوئے چار شلوک وِیاس جی کو بتانا اور وِیاس جی کا شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا	22
8	دُریودھن آدی کوُروؤں کا انتم سنسکار کیا جانا اور پانڈوؤں کا بھیشم پتامہ کے پاس جانا	24
9	بھیشم پتامہ کا شریکرشن کو براہمنی سمجھانا	25
10	بھیشم پتامہ کا شریر تیاگ کرنا	27
11	راجہ پُرِیدھشٹر کا راج سنگھاسن پر بیٹھنا اور اشوتھاما کا راجہ پریکشت کو مارنے کیلئے برہماستر چلانا۔	28
12	شری کرشن جی کا دُوارکا کو پرستھان	30
13	پریکشت کا جنم اور مانڈویہ رشی کی کتھا	31
14	ارجن کا دُوارکا جی سے واپس آنا	35
15	ارجن کا کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانا وبھیلوں دُوارا لُوٹے جانے کا حال کہنا اور پانچوں بھائیوں کا شریر تیاگنے کے لئے ہمالیہ میں چلے جانا	26
16	بیل کے رُوپ میں دھرم اور گائے کے رُوپ میں پرتھوی کا وارتالاپ پریکشت کا سُننا	37
17	کلیگ کے راجہ پریکشت کی بھینٹ اور راجہ پریکشت کا کلیگ کو رہنے کیلئے استھان بتانا	38

ادھیائے	مضمون	صفحہ
18	پرکیشت کا بن میں شکار کھیلنے جانا اور سمیک رشی کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈالنا و شرنگی رشی کا شاپ دینا	41
19	راجہ پرکیشت کو شاپ کا پتہ ہونا اور اپنی مکتی کے لئے گنگا تٹ پر جانا شکدیو جی کا آگمن	43
	2 دوسرا اسکندھ ۲	
1	شکدیو جی کا راجہ پرکیشت کو اُپدیش دینا۔	46
2	شکدیو جی کا یہ بتانا کہ بھگوان اپنے بھگتوں کا ہر سمے دھیان رکھتے ہیں۔	48
3	شکدیو جی کا یہ بتانا کہ کس دیوتا کی پوجا کرنے سے کیا پھل ملتا ہے	50
4	راجہ پرکیشت کا شکدیو جی سے بھگوان کی لیلا ورنن کرنے کیلئے پرارتھنا کرنا۔	51
5	شکدیو جی کا شریمد بھاگوت کتھا کا آرمبھ کرنا اور برہما نارد جی کا سمواد	52
6	برہما جی کا نارد جی سے بھگوان کے وِراٹ روپ کا ورنن کرنا۔	53
7	بھگوان کے چوبیس اوتاروں کا ورنن	54
8	راجہ پرکیشت کا ویدپران اور دھرم آدی کے سمبندھ میں پوچھنا۔	55
9	برہما جی کا جنم اور بھگوان کا شریمد بھاگوت کے چار مول اشلوک انہیں بتانا۔	56
10	پنچ تتوؤں سے شریر کی اُتپتی کا ورنن۔	58
	3 تیسرا اسکندھ ۳	
1	مہابھارت کے آرمبھ کی کتھا۔ دریودھن دوارا یدھشٹر کے راجیہ بھاگ پر زبردستی قبضہ کرنا۔	59
2	اُدھو جی کا کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا حال بتانا۔	60
3	اُدھو جی کا بھگوان شری کرشن جی کی مہما کا ورنن کرنا۔	61
4	اُدھو جی کا شری کرشن جی کے وِیوگ کا حال کہنا۔	62
5	اُدھو جی کا وِدُر جی کو چھوڑ کر بدری نارائن میں جا کر پران تیاگ کرنا	63
6	وِدُر جی کا میتریہ رشی سے ملنا، اور سنسار کی اُتپتی کا رہسیہ پوچھنا	64
7	میتریہ جی کا شری کرشن جی کا گن گان کرنا	65
8	دیوتاؤں دوارا بھگوان کی استوتی	66
9	میتریہ رشی کا یہ بتانا کہ سرشٹی کیسے اُتپن ہوئی۔	67
10	برہما جی کا دیوتاؤں، پانچوں تتوؤں وچراچر جگت کو اُتپن کرنا۔	68
11	سنک سنندن، سنت کمار و سناتن آدی کی اُتپتی۔	68
12	نارد اور دکشٹ آدی رشیوں اور راجہ سوئم بھو آدی کی اُتپتی۔	70
13	بھگوان کا پرانیوں کے رہنے کے لئے پرتھوی کو پاتال سے لانا۔	75
14	دیتی و کشیپ رشی کی کتھا۔	71
15	سنکادک رشیوں کا بیکنٹھ کے دوار پال جے وجے کو شاپ دینا۔	73
16	سنت کمار کا نارائن جی کی استوتی کرنا۔	75
17	ہرنیاکش دہر نیکشیپ کا دیتی کے پیٹ سے جنم لینا اور دیوتاؤں کو اپنے آدھین کرنا۔	76
18	ہرنیاکش اور وراہ بھگوان کا یدھ اور ہرنیاکش کا مارا جانا۔	77
19	دیوتاؤں کا وراہ بھگوان کے پاس آنا اور اُن کی استوتی کرنا۔	78
20	جگت کی اُتپتی کا ورنن۔	79
21	سوئم بھو منو اور اس کی استری د کردم رشی کو بھگوان کا درشن دینا	80
22	کردم رشی کے ساتھ دیوہوتی کا وِواہ کرنا۔	81
23	کردم رشی اور دیوہوتی کی رتی لیلا	81
24	دیوہوتی کے گربھ سے بھگوان کا کپل دیو مُنی کے رُوپ میں اوتار لینا۔	83
25	کردم جی کا ون میں جا کر تپسیا کرنا	84
26	پرانیوں کے شریر تیاگ مان کا حال	86
27	کپل دیو کا اپنی ماں کو سانکھیہ یوگ پڑھانا۔	86
28	منو شیہ کے گربھ میں پڑنے سے لیکر مرتیو تک کا حال	88

ابواب	مضمون	صفحہ
29	پاپی پرانیوں کا یم راج کے سمکھ جانا	89
30	کپل دیومنی کا بتانا کہ کون سا پاپ کرنے سے کیا دنڈ ملتا ہے۔	90
31	کپل دیوجی کا یہ بتانا کہ نرک بھوگنے کے پشچات پرانی کہاں جاتا ہے۔	90
32	کپل دیو کا دیوہوتی کو گرہست آشرم آدی کا دھرم بتانا۔	92
33	دیوہوتی کا گیان لابھ کرنا اور بھگوان کا تپ کرنے جانا۔	93

4 چوتھا اسکندھ ۴

1	منوجی کی کنیاؤں کا ورن واتری منی کا جنم۔	94
2	دکش پرجاپتی کا مہادیوجی کو شاپ دینا	96
3	دکش کا یگیہ کرنا اور دیوتاؤں آدی کا اس میں جانا۔	96
4	ستی کا اپنے پتا کے یہاں جانا اور یگیہ میں پران تیاگ کرنا۔	98
5	نارد منی کا مہادیوجی کو ستی کا تن تیاگنے کا سماچار سنانا۔	99
6	رشیوں اور دیوتاؤں کا برہماجی کے پاس جانا اور یگیہ میں ودھونس ہونے کا حال بتانا۔	100
7	بھگوان شنکرجی کا برہماجی آدی کے ساتھ دکش کی یگیہ شالا میں جاکر دکش کو جیوت کرنا۔	101
8	ستی کا ہمالیہ کے یہاں جنم لینا اور شنکرجی کے ساتھ وواہ	102
9	بھگت دھرو کا جنم لینا و تپ کرنا	103
10	بھگوان کا دھرو کو درشن دینا	105
11	دھرو اور کبیرجی میں ملاپ ہونا اور دھروجی کا راج گدی تیاگ کر تپ کرنے چلے جانا۔	107
12	دھرو کا پران تیاگنا اور دھرولوک کو جانا۔	108
13	دھرو کے کل میں راجہ بین کا جنم لینا	109
14	بین کا راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ادھرم کرنا	110
15	پرتھو کا اتپن ہونا اور راج گدی پر بیٹھنا	112
16	جوتشیوں کا راجہ پرتھو کی ہستھ ریکھا دیکھ کر بھوشیہ بانی کرنا۔	113
17	راجہ پرتھو کا پرتھوی پر کردھ کرنا	113
18	راجہ پرتھو کا پرتھوی کو دوہ کر ان آدی دستوئیں نکالنا۔	114
19	راجہ پرتھو کا اشومیدھ یگیہ کرنا۔	115
20	راجہ پرتھو کا سب راجاؤں کو نمنترن بھیجنا	117
21	راجہ پرتھو کا سب راجاؤں کو کہنا کہ اپنے راجیہ میں بھگوت بھجن کا پرچار کریں اور چار مہایگیوں کی مہا بتانا	99
22	سنت کمار جی کا راجہ پرتھو کو چار مہا یگیوں کی مہا بتانا اور راجہ پرتھو کا تپ کرنے بن کو جانا۔	119
23	راجہ پرتھو کا بیکنٹھ کو جانا	120
24	راجہ پرتھو کا بیکنٹھ میں جانا اور وجتا شو کا راجیہ کرنا۔	120
25	شنکرجی کا پرچیتاؤں کو گیان سکھانا	121
26	نارد جی کا پراچین وہرش سے بھینٹ کرکے اس کو وہ جیو دکھانا جن کو مار کر اس نے یگیہ میں چڑھایا تھا۔	122
27	راجہ پرنجن کی کتھا۔	123
28	کال کی بیٹی کا نارد جی کو شاپ دینا۔	124
29	پرجوار کا پرنجن پوری پر آکرمن کرنا اور پرنجن کی مرتیو تتھا اگلے جنم میں استری ہونا	125
30	پرنجن پوری دیا کھیا۔	126
31	پراچین وہرش کا تپ کرنا اور پرچیتاؤں کا وواہ۔	127

5 پانچواں اسکندھ ۵

1	سوئم بھو منو کے پتر پریورت کا راجیہ بھوگ اور گیان نشٹا۔	129
2	اگنیدھ کا راج سنگھاسن پانا اور وواہ کرنا۔	131
3	اگنیدھ کے پتر راجہ نابھی کے یہاں بھگوان کا پتر کے روپ میں جنم لینا۔	132
4	رشبھ دیو کا راج گدی پر بیٹھنا اور راجیہ ورنن	133
5	رشبھ دیو کا اپنے پتروں کو گیان سکھانا	134
6	رشبھ دیو کا جین دھرم کی نیو ڈالنا اور تپ کرنے بن میں چلے جانا۔	135
7	راجہ بھرت کا راجیہ کرنا	135
8	ہرن کے بچے کا کھو جانا اور راجہ بھرت کا اس کے وِلاپ میں پران تیاگ دینا۔	136
9	ہرن کا شریر تیاگ کر بھرت جی کا براہمن کے گھر جنم لینا۔	137

ادھیائے	مضمون	صفحہ
10	جڑ بھرت اور راجہ رہوگن کا سمواد	138
11	راجہ بھرت کا رہوگن کو اُپدیش دینا	139
12	راجہ بھرت جی ومنوشیہ تن کی پرشنسا کرنا	140
13	رہوگن کا تپ کرنے بن میں چلے جانا	140
14	بھرت جی کے دلش کا ورنن	141
15	شکدیو جی کا ساتوں دویپوں پرتھوی آدی کی لمبائی چوڑائی آدی بتانا	142
16	شکدیو جی کا لوکوں کی کتھا ورنن کرنا	143
17	گنگا جی کی اُتپتی تتھا وستار آدی	143
18	کون سے کھنڈ میں کون سے دیوتا رہتے ہیں ان کا ورنن	144
19	بھارت ورش کی مہما اور شرشٹھتا کا ورنن	144
20	شکدیو جی کا ساتوں دویپوں کی کتھا وستار پورک ورنن کرنا۔	145
21	شکدیو جی کا آکاش اور تارا منڈل آدی کا حال کہنا۔	146
22	جیوتش چکر میں ششکمار آدی کا استھان اور ان کی گتی کے انوسار منوشیوں کا اِشٹ نِشٹ	147
23	جیوتش چکر کو آشریہ دینے والے بھگوان ہری کی اور ستھتی کا ورنن	148
24	ساتھ اُدھو لوکوں کا ورنن	149
25	شیش ناگ جی کی مہما کا ورنن	150
26	سب پرکار کے نرکوں کا ورنن	150
	6 چھٹا اسکندھ ٦	
1	اجامل کی کتھا	152
2	وشنو کے دوتوں کا یم دوتوں اجامل کو بھگوان کے نام کی مہما بتانا۔	154
3	یم دوتوں اور دھرم راج کا سمواد	154
4	پرجا اُتپن کرنے کے لئے دکش کا بھگوان جی کی آرادھنا کرنا۔	155
5	دکش کی سنتانیں ہونا اور نارد جی کو شاپ دینا۔	156
6	دکش کا ساٹھ کنیائیں اُتپن کرنا۔	158
7	برہسپت دیوتا کا دیوتاؤں پر کوپ کرنا	159
8	نارائن کوچ کی مہما کا ورنن	160
9	وترا اسر کا اُتپن ہونا	161
10	اندر کا دھیچی رشی کے پاس جاکر ہڈیاں مانگنا۔	162
11	رن بھومی میں اندر اور وترا سُر سمواد۔	163
12	اندر دوارا وترا سُر کا وِدھ	164
13	برہم ہتیا کے بھئے سے اندر کا بھاگنا	165
14	وترا سُر کے پچھلے جنم کا وِرتانت	166
15	نارد جی اور انگرا رشیوں کا محل میں آنا	167
16	نارد جی کا اُپدیش دینا اور چترکیتو کو گیان پراپت ہونا۔	168
17	پاروتی جی کا شاپ دینا اور چترکیتو کا وترا سُر کے رُوپ میں جنم لینا۔	168
18	سونیا آدی دیوتا دلش کی کتھا	169
19	شکدیو جی کا پنسوں دورت کی وِدھی بتانا۔	171
	7 ساتواں اسکندھ ٧	
1	بدھشٹر جی اور نارد جی کی بات چیت	172
2	ہرنیہ کشیپ کی کتھا	173
3	ہرنیہ کشیپ کا تپ کرنا	174
4	ہرنیہ کشیپ کا وردان پراپت کرکے دیوتاؤں کو دُکھ دینا۔	175
5	پرہلاد کا گرو کے یہاں پڑھنے جانا	176
6	پرہلاد کا بالکوں کو گیان کا اُپدیش دینا	177
7	پرہلاد کا نارد جی کے بتاتے ہوئے گیان کا ورنن کرنا۔	178
8	بھگوان جی کا نرسنگھ اوتار لیا اور ہرنیہ کشیپ کو مارنا۔	179
9	پرہلاد کا نرسنگھ جی کی استوتی کرنا	180
10	نرسنگھ جی کا پرسن ہوکر پرہلاد کو وردان دینا۔	181
11	منوشیہ دھرم ورن دھرم اور استری دھرم ورنن	182
12	گرہست کا آدی چاروں آشرموں کے دھرم کا ورنن۔	183
13	سدھ اوستھا کا ورنن	184
14	گرہست کا سرو تم دھرم آدی	185
15	موکش کے لکشن	185
	8 آٹھواں اسکندھ ٨	
1	منونتروں کی کتھا	186
2	گج اور گراہ کی کتھا	187
3	گجیندر کا بھگوان کی پرارتھنا کرنا۔	188
4	گجیندر کا سورگ جانا۔	188
5	برہما کا بھگوان کی استوتی کرنا	189
6	امرت اتپن کرنے کے لئے دیوتاؤں اور اُسروں کا پرتین کرنا۔	190
7	اُسروں اور دیوتاؤں کے سمندر متھنے سے کال کوٹ کی اتپتی۔	191
8	امرت ملنا اور بھگوان کا موہنی رُوپ دھارن کرنا۔	192
9	موہنی روپ دھاری بھگوان کا امرت بانٹنا۔	193

ادھیائے	مضمون	صفحہ
10	دیوتاؤں اور اُسروں کا سنگرام۔	194
11	دیوا سُر سنگرام سماپت ہونا	195
12	موہنی پر مہادیو جی کا موہت ہونا۔	195
13	دیوا سُر سے آدی منونتروں کا ورنن۔	197
14	منوؤں کے دھرم کرم آدی کا ورنن۔	198
15	راجہ جی کا اندر کو یدھ میں ہرا کر اندراسن چھین لینا۔	198
16	ادیتی کا اپنے پتی کشیپ کی سیوا کرنا	199
17	ادیتی کو بھگوان کے درشن ہونا	200
18	ادیتی کے گربھ سے بھگوان کا جنم لینا۔	201
19	وامن دوادیلی سے تین پیر بھومی مانگنا۔	
20	وامن جی کا تین پیر بھومی ناپنا	202
21	وشنو کا بلی کو باندھنا۔	203
22	بھگوان کا بلی کا دوارا پال ہونا سویکار کرنا۔	204
23	بلی کا سُتل لوک کو جانا	205
24	متسیہ اوتار کی کتھا	205
	9 نواں اسکندھ	9
1	شرادھ دیو منو کا ورتانت	207
2	شرادھ دیو کی دس سنتانوں کی کتھا	209
3	منو تتھے اور شریانی کے ورنش کی کتھا۔	210
4	نابھاگ اور امبریش کی کتھا	211
5	دُردا سارشی کی پران کتھا	213
6	امبریش کی سنتانوں کی کتھا	214
7	ترشنکو اور ہریشچندر کی کتھا	216
8	سگر ورنش کی کتھا	218

ادھیائے	مضمون	صفحہ
9	بھاگیرتھ کا مرتیو لوک میں گنگا اُتارنا۔	219
10	شری راجیندر جی کتھا	221
11	راجیندر جی کی ستیا کو تیاگنا	222
12	راجیندر جی کے ورنش کا ورنن	223
13	اکشا کو کے پُتر ونش کے ورنش کی کتھا	224
14	سوم ونش کی کتھا	225
15	پرشورام جی کا آپتن ہونا	227
16	پرشورام کا اپنے بھائیوں اور ماتاؤں کا وِدھ کرنا۔	228
17	پُرو راوا کے ونش کا ورنن	229
18	راجہ نہش کے ونش کا ورنن	230
19	بیاتی کا مکتی پراپت کرنے کیلئے تپ کرنے جانا	232
20	پُرو کے ونش کی کتھا	233
21	رنتی دیو اور اجمیڑھ آدی کی کتھا۔	234
22	یدھشٹر، دریودھن و جراسندھ آدی کا ورنن	236
23	یدو ونش کا ورنن	238
24	ودربھ کے ونش کی کتھا	239
	10 دسواں اسکندھ	10
	کرشن جی کی سمست لیلاؤں کا ورنن۔ (پریم ساگر نام کا پورا گرنتھ)	241
	11 گیارھواں اسکندھ	11

ادھیائے	مضمون	صفحہ
1	دردا ساآدی رشیوں کا دوارکا میں آنا اور یدو ونشیوں کو شاپ دینا	481
2	نارد منی کا واسدیو جی کو بھگوت پراپتی کے اُپائے بتانا	482
3	منی کے پرشن پر نمیوں کا اُتر دینا۔	483
4	بھگوان کے اوتاروں کی کتھا۔	484
5	مرنے کے اُپرانت جیو کا کیا ہوتا ہے اسکا ورنن	486
6	برہما دیو جی آدی دیوتاؤں کا کرشن جی کے پاس آنا۔	487
7	کرشن جی کا اُدھو کو گیان کا اُپدیش دینا	488
8	دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو گیان سکھانا۔	491
10	کرشن جی کا اُدھو کو اُپدیش دینا۔	492
11	کرشن جی کا اُدھو کو گیان کا اُپدیش دینا۔	"
12	کرشن جی کا ست سنگ کا مہاتم بتانا۔	494
13	کرشن جی کا اُدھو کو اُپدیش دینا۔	495
14	کرشن جی کا بھگوان سے ملنے کا صحیح اُپائے بتانا	496
15	سدھیوں کا ورنن	498
16	کرشن جی کا دہا دکھوتی کا ورنن کرنا۔	499
17	من کو دوش میں کرنے کے اُپایوں کا ورنن	500
18	وان پرستی آشرم کا دھرم	502

ادھیائے	مضمون	صفحہ
19	پاپ اور پنیہ کرنیوالوں کی دشا	502
20	کرشن جی کا یہ بتانا کہ کس پرکار منوشیہ یا موہ سے چھوٹ سکتا ہے	502
21	سادھک کا دھرم بتانا	504
22	کرشن جی کا اُدھو کو اپدیش دینا۔	506
23	چار پرکار کے بھگت اور براہمن کی کتھا۔	507
24	آدی پُرش اور مایا موہ کا ورنن۔	509
25	رجوگن کا ستوگن اور تموگن آدی کا ورنن۔	510
26	کرشن جی کا راجہ پرورداکی کتھا اُدھو کو سُنانا	510
27	پوجا آدی کرنے کی وِدھی	512
28	پرارتھنا نرنئے	512
29	تین پرکار کی گتیوں کا ورنن	513
30	یدو ونش کا ناش ہونا اور کرشن جی کا بیکنٹھ کو جانا	515
31	کرشن جی کا بیکنٹھ کو جانا اور اُنکی رانیوں کا ستی ہونا	517
	12 بارھواں اسکندھ ۱۲	494

۱۔ کلیگ کے راجاؤں کی ونشاولی ۲۔ شکدیو جی کا کلیگ کے منوشیوں کے لکشن کہنا ۳۔ چاروں یگوں کے دھرم کا ورنن ۴۔ کلپ اور پرلے کا ورنن ۵۔ شکدیو جی کا برہم کو گیان دینا ۶۔ راجہ پریکشت کو تکشک سا... ۷۔ منوشیہ کے کرموں کے پھل... تتھا پُرانوں کا حال ۸۔ مارکنڈیہ جی کا جنم کی کتھا ۹۔ بھگوان جی کا مارکنڈیہ کو اپنی مایا دکھانا ۱۰۔ مارکنڈیہ جی کو شوجی کا وردان دینا ۱۱۔ بھگوان کے شنکھ چکر و گدا آدی کا ورنن۔ ۱۲۔ شریمد بھاگوت کی کتھاؤں کا سار ۱۳۔ پُران کے اشلوکوں کی سنکھیا۔

329 508 528 518

شری مد بھاگوت مہاتم

۱- ادھیائے (ایک) پہلا

گیان۔ بھگتی اور ویراگیہ کتھا

ایک سمے نیمی شارنیہ پربت پر بیٹھے ہوئے مہرشی سوت جی کو پرنام کر کے مہاگیانی رشی شونک جی کہا۔ ہے سوت جی! آپ ہمیں وہ کتھا سنایئے جس سے منوشیہ کے سارے پاپ کٹ جاتے ہیں۔ بھگتی۔ گیان اور ویراگ اسے کس پرکار ملتا ہے اور وشنو جی کے بھگت کس طرح مایا و موہ کا تیاگ کرتے ہیں۔ اس گھور کلیگ کے آجانے سے سنساری پرانیوں نے راکشسی بھاؤ اپنا لیا ہے لہذا آپ ہمیں بتایئے کہ کلیشوں سے دکھی جیون کو دکھوں سے نجات دلانے کے لئے کیا کام کرنا چاہیئے۔ جس کرم سے پرم کلیان ملتا ہے اور شری کرشن جی کے درشن ہوتے ہیں ایسا سادھن آپ ہمیں بتایئے۔

یہ سنکر سوت جی کہنے لگے ہے شونک جی! آپ کے من میں کلیگ کے لوگوں کی بڑی محبت ہے اور آپ نے ان کے اُدھار کے لئے بڑی اچھی بات پوچھی ہے جو کہ مایا موہ اور اندھکار میں پھنسے ہوتے ہیں۔ میں آپ کو وہ کتھا سناؤں گا جس کا نام **شریمد بھاگوت** ہے یہ کتھا شری شک دیو جی نے مہاراجہ پریکشت کو اس وقت سنائی تھی جبکہ شرنگی رشی نے ان کو شاپ دے دیا تھا۔ اس کتھا کو سن کر پرانی پرم دھام پاتا ہے۔ یہی کتھا سنکادک رشیوں نے نارد منی کو ایک ہفتے بھر تک سنائی تھی۔ یہ سنکر وہاں پر اپستھت رشیوں نے پوچھا کہ سوت جی! ہماری ایک جس کا سمادھان کیجئے۔ نارد جی تو دو گھڑی سے زیادہ کسی استھان پر ٹھہرتے نہیں تو وہ سات دن تک استھان پر کیسے رک گئے اور سنکادک رشیوں کا درشن بھی دُرلبھ ہے وہ ان کو کیسے پراپت ہوا اور سات دن تک یہ کتھا کس استھان پر ہوئی یہ سب ہمیں بتایئے۔

یہ سنکر سوت جی کہنے لگے کہ ایک سمے سنک سنت کمار۔ سندن و سناتن یہ چاروں بھائی گھومتے ہوئے ——

بدری نارائن آشرم میں پہونچے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ نارد جی بہت اُداس اور دُکھی اوستھا میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ 2
جب اُنہوں نے نارد جی سے اس اُداسی کا کارن پُوچھا تو نارد جی کہنے لگے کہ ہم نے سب تیرتھ کاشی۔ گیا پشکر و گوداوری وغیرہ کی یاترا کی ہے۔ ان تیرتھوں میں کلیگ نے اپنا اڈا جما رکھا ہے اور منشیوں کو مایا موہ میں پھانس رکھا ہے۔ سچائی تپ۔ دان۔ دیا اور بھگتی یہ سب کلیگ کے کارن سنسار سے اُڑ گیا ہے اور لوگ بہت سوارتھی ہو گئے ہیں ان کو اپنے پیٹ پالنے کی ہی چنتا رہتی ہے۔ جھوٹ بول کر کپٹ کر کے اور دُوسروں کو دھوکہ دے کر دولت اکٹھی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ماتا پتا کی سیوا نہیں کرتے۔ استری ساس و سُسر کے آگیا کاری بن جاتے ہیں اور اپنی پتریوں کو دھن کے لالچ میں بُوڑھوں سے بیاہ دیتے ہیں۔ جب میں نے یہ دیکھا تو چاروں اور سے نراش ہو کر متھراجی میں پہونچا تو وہاں میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان استری بیٹھی ہوئی دھاڑیں مار مار کر رو رہی ہے اور دو بوڑھے پُرش اس کے پاس بیہوش پڑے ہوئے تھے وہ چاروں اور اس آشا سے دیکھ رہی تھی کہ کوئی سہائتا کرنے والا ملے۔ مجھے اپنے پاس آتا دیکھ کر وہ کہنے لگی کہ ہے مہاراج مجھے آپ کے درشن ملے یہ میرا پرم سوبھاگیہ ہے آپ میری دُکھ کی کتھا سُن لیجئے اُس نے بتایا کہ میں بھگتی ہوں اور یہ جو دو پُرش لیٹے ہوتے ہیں یہ میرے بیٹے گیان اور ویراگ ہیں۔ اور یہاں جو استریاں بیٹھی ہوئی ہیں یہ گنگا۔ جمنا۔ سرسوتی و گوداوری آدی ندیاں ہیں اور میری سیوا کرنے آئی ہیں۔ میرا جنم دراوڑ دیش میں ہوا تھا۔ کرناٹک میں میں بڑی ہوئی، اور کچھ دنوں دکشن بھارت میں رہی اور گجرات میں جا کر بُوڑھی ہوئی۔ اب ورندابن میں آکر پھر جوان ہو گئی ہوں لیکن میرے یہ دونوں بیٹے کلیگی منشیوں کے گھور پاپ کرموں کے پربھاؤ سے اتنے بوڑھے اور بے ہوش ہو گئے ہیں کہ ان میں اب اُٹھنے کی بھی ہمت نہیں رہی ہے۔ یہ میرے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ میرے بیٹے تو بُوڑھے ہوں، اور میں جوان رہوں، اور اسی بات سے سنسار کے لوگ میری ہنسی اُڑا رہے ہیں۔ اِس کا کارن کرپا کر کے آپ بتایئے۔ اس کا دُکھ بھرا وِرتانت سُنکر میں نے اس سے کہا ہے بھگتی! اب گھور کلیگ آگیا ہے۔ اس میں تجھے اور تیرے دونوں بیٹوں گیان اور ویراگ کو سب بھول گئے ہیں۔ تو تو صرف ورندابن آنے سے جوان ہو گئی ہے تیرے بیٹوں کی اس کلیگ میں کوئی پُوچھ تاچھ بھی نہیں رہ گئی ہے لوگ ان کا نام ہی بھول گئے ہیں، اس لئے وہ بُوڑھے اور کمزور بنے ہوتے ہیں۔ اس پر استری رُوپی بھگتی کہنے لگی کہ جب کلیگ اتنا بُرا ہے تو راجہ پریکشت نے کس کارن اس پر دیا کر کے اس کو زندہ چھوڑ دیا۔ تب میں نے اسے بتایا کہ مہاراجہ پریکشت بڑے پارکھی تھے۔ اُنھوں نے کلیگ میں ایک بڑا بھاری گُن چھپا ہوا دیکھا جس کے کارن اُنھوں نے اس کی ہتیا نہیں کی۔ کلیگ کا ایک بڑا گن یہ ہے کہ ست یگ۔ ترتیا و دواپر یگوں میں جہاں ہزاروں ورشوں تک تپ۔ یگیہ۔ دان و دھرم کرنے پر بھی پرم پتا پرماتما کا درشن کٹھنتا سے ملتا تھا۔ پرنتو کلیگ میں کیول کیرتن اور بھجن کرنے سے ہی بھگوان ترنت پرسن ہو کر بھگت کو درشن دے دیتے ہیں پرنتو کلیگ والے اتنا آسان کام بھی نہیں کر پاتے۔ ان پر یہ بھی نہیں ہوتا کہ کبھی گھڑی دو گھڑی بھگوت کتھا اپنے گھر پر کرا دیں یا کہیں جا کر سُن لیا کریں، اسی لئے وہ دُکھوں و کشٹوں سے گھرے رہتے ہیں۔

یہ اُپدیش سُن کر بھگتی کہنے لگی ہے مہاراج میرا بڑا سو بھاگیہ ہے کہ آپ جیسے پرم گیانی کے درشن مجھے ملے۔ آپ

سنسارک جیوؤں ودیوتاؤں کا دُکھ ہرنے والے ہیں۔ اب آپ کرپا کر کے کوئی ایسا اُپائے بتایئے کہ میرے دونوں بیٹے گیان اور ویراگ پھر جوان ہو جائیں اور میرا دُکھ دُور ہو جائے۔

2 - ادھیائے - ۲ دُوسرا

نارد جی کا بھگتی کو اُپدیش دینا اور دُکھ دُور کرنے کیلئے کسی رِشی کو تلاش کرنا۔

نارد جی بھگتی سے کہنے لگے ہے بھگتی! تو اب اپنا فکر چھوڑ دے اور جگت کے تارن ہار شری کرشن جی میں اپنی لو لگا ان کا دھیان و پُوجا کرنے سے تیرے سب کشٹ دُور ہو جائیں گے۔ کرشن جی اپنے بھگتوں کی لجّا رکھتے ہیں۔ جس سمے دُریودھن کے دربار میں دُشاشن نے دروپدی کا چیر کھینچ کر اسے ننگا کرنا چاہا تھا، اُس سمے دروپدی نے شری کرشن جی کو پُکارا اور اُنہوں نے اپنی مایا سے اس کا چیر بڑھا کر اس کی لجّا رکھ لی اور جب ندی میں گراہ نے گج کا پیر پکڑ لیا اور اس کی رکشا کرنے والا اُس سمے کوئی نہیں تھا تو اس نے بھی بھگوان سے پرارتھنا کی اور اُنہوں نے اس کو بچایا۔ اور اِسی پرکار جب بھی کسی ہری بھگت پر سنکٹ پڑا ہے بھگوان نے تُرنت اس کا اُدّھار کیا ہے۔ ہے بھگتی! بھگوان انتریامی تجھے پرانوں سے اِدھک پیار کرتے ہیں اور پاپی سے پاپی اور نیچ سے نیچ جس گھر میں بھی تو چلی جاتی ہے وہیں بھگوان خود آ کر اُس کا اُدّھار کر دیتے ہیں۔ ست یُگ و ترتیا آدی یُگوں میں منُوشیہ بہت اِدھک جپ تپ۔ دان و دھرم کرنے پر ہی موکش پاتے ہیں۔ پر نتو کلیگ میں تو صرف تیری کرپا سے جیوؤں کا اُدّھار ہو جاتا ہے۔ گیان و ویراگ کی کسی کو آوشیکتا ہی نہیں رہی ہے اِسی لئے کوئی اُن کو نہیں پُوچھتا اِسی لئے تیرا دُکھ دُور کرنے کے لئے میں اس جگت کے پرانیوں کو تیری مہما بتاؤں گا۔ جو لوگ ہردیہ میں تجھے دھارن کریں گے ان کو یم راج کا ڈر نہیں ہوگا کیونکہ وے سیدھے سورگ میں جائیں گے۔ پرم پتا کا درشن جپ تپ دان آدی کرنے سے اتنی جلدی نہیں ملتا جتنی جلدی بھگتی کرنے سے ملتا ہے۔ جن منشیوں نے ہزاروں ورش تپ دیگیہ کیا تھا اُنھیں کو بھگوان نے بھگتی دی پر نتو کلیگ میں بھگوان نے سب پر بھگتی کو شریشٹھ رکھا ہے یہ باتیں سُنکر بھگتی بولی۔ ہے منی سریشٹھ! آپ دھنیہ ہیں۔ جس پرکار آپنے مجھے ڈھارس بندھایا ہے اسی پرکار کرپا کر کے میرے ان دونوں بیٹوں کو بھی جگا دیجئے۔ میں نے گیان و ویراگ کو اُٹھایا اور آوازیں بھی دیں لیکن اُنہوں نے آنکھیں نہیں کھولیں۔ تب میں نے **شریمد بھاگوت** گیتا اور ویدوں کا پاٹھ کیا تو اُنہوں نے آنکھیں کھولدیں اور اُٹھنا چاہتے تھے پر نتو کمزوری کے کارن پھر بے ہوش ہو گئے۔ اب مجھے یہ چنتا ہوئی کہ یہ کیوں نہیں اُٹھتے۔ میں اِس چنتا میں بیٹھا ہی تھا کہ آکاش وانی ہوئی کہ ہے نارد تم اتنی چنتا نہ کرو، یہ اُس سمے اُٹھ کر بیٹھیں گے جب ان کو ست سنگ ملے سو اُن کی سنگتی کے لئے کسی سادھو منوشیہ کی کھوج کرو۔ میں یہ آکاش وانی سُنکر

سادھو کو ڈھونڈنے نکل پڑا اور تمام میں ڈھونڈنے پر بھی کوئی اچھا سادھو نہیں ملا، کیونکہ آج کل کلیگ میں سادھو بڑی کٹھنائی سے ملتا ہے، اتھ میں سادھو کی کھوج کرتے کرتے یہاں تک آپہونچا ہوں اور یہاں آکر آپ جیسے مہان تپسوی دیلوگی رشی کے درشن ہوگئے ہیں۔ آپ ہی میں اتنی سامرتھ تھی کہ بیکنٹھ کے دونوں دگ پالوں جے اور وجے کو پرتھوی پر دھکا دے دیا۔ آب آپ نے درشن دے کر مجھے تو پوتر کیا ہی ہے لیکن میری یہ بھی پرارتھنا ہے کہ بھگتی اوپر اُس کے دونوں بیٹوں گیان اور ویراگ کا بھی دکھ دور کر دیجئے۔ نارد جی کی دنتی سُن کر سنت کمار جی کہنے لگے، کہ ہے نارد مُنی پراچین سمے کے مہاپرشوں و مہرشیوں نے سنسار کی منشیوں کے کلیان و موکش کے لئے گیان و دھرم آدی کے جو راستے بتائے ہیں اُن پر آج کل کوئی نہیں چلتا اور نہ کوئی سچا گرو ملتا ہے۔ اِس لئے آجکل کلیگ میں دُکھوں سے چھٹکارا اور موکش پانے کے لئے کیوں ایک ہی اُپائے ہے وہ ہے **شریمد بھاگوت** کی کتھا کا سُننا و پڑھنا۔ اِسی سے بھگوان کے چرنوں میں پریم بڑھتا ہے اور ان کے درشن ہوتے ہیں۔ یہ سُنکر نارد جی کہنے لگے، ہے مہاراج میں نے وید و گیتا پڑھ کر گیان و ویراگ کو سُنائی پر ان میں اُٹھنے کی شکتی نہیں اُپجتی تو پھر وے شریمد بھاگوت کے پاٹھ سے کس طرح جاگ جائیں گے۔ یہ سُنکر سنت کمار رشی کہنے لگے کہ ہے نارد **شریمد بھاگوت** سب ویدوں کا سار ہے۔ اُس کے اشلوکوں اٹھارہ ہزار میں ویدوں کا ارتھ اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دودھ میں گھی بھرا رہتا ہے اور جب تک اُپائے کرکے دودھ میں سے گھی نکال نہ لیا جاتے تب تک گھی کا سواد دودھ میں نہیں معلوم پڑتا۔ اِسی طرح مہرشی وید ویاس جی نے سمست پُرانوں و ویدوں کا منتھن کرکے ان کا سار بھاگ شریمد بھاگوت میں لکھ دیا ہے، اور نارد جی کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ **شریمد** بھاگوت کے چار اشلوک شری نارائن جی..... نے رچے اور برہما جی کو سُناتے اور آپ نے برہما جی سے سُنکر وید ویاس جی کو بتاتے اور وید ویاس جی نے اُن سے شری بھاگوت پُران بنایا۔ یہ کتھا سُننے سے منشیہ کے سارے دُکھ سنتاپ نشٹ ہو جاتے ہیں اور موکش پراپت کرتا ہے۔ یہ سُنکر نارد جی پرارتھنا کرکے کہنے لگے، ہے رشی شریشٹھ! آپنے یہ اُپدیش دے کر میرا جیون کرتارتھ کر دیا۔ یہ میرا سوبھاگیہ تھا کہ آپ کے درشن ہوگئے۔ اب آپ کرپا کرکے بتایئے کہ **شریمد** بھاگوت پاٹھ کہاں پر کرنا چاہیئے۔ کس طرح کرنا چاہیئے اور کتنے دن تک کرنا چاہیئے۔

3- ادھیائے۔ ۳ تیسرا

سنت کمار جی کا شریمد بھاگوت کا پاٹھ کرنے کی ودھی و اُس کے سُننے سے جو مہاتم ہوتا ہے، وُہ بتانا

سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے مُنی در! تم نے کلیگ کے منشیوں کو شریمد بھاگوت کے پاٹھ سے پھل پراپت

کرانے کے لئے بڑی اچھی بات پوچھی ہے۔ ہری دوار میں گنگا جی کا پوتر تٹ پاٹھ کرنے کے لئے بڑا اچھا ہے — وہ بڑا رمنیک استھان ہے اور وہاں پوتر پیڑوں کی گھنی چھایا ہے جس میں یوگی اور رشی گیان پراپت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس جگہ شریمد بھاگوت جی کا پاٹھ کرنے سے گیان اور ویراگ تبھی جوان ہو کر اُٹھ بیٹھیں گے اور بھگتی کا کشٹ دُور ہو جائے گا۔ یہ سُنکر نارد جی کہنے لگے ہے رشی شریشٹھ! یہ تو سب ٹھیک ہے۔ پر تو جب تک آپ وہاں چلنے کا کشٹ نہیں کریں گے یہ کام پورا نہیں ہو سکے گا، اس لئے آپ بھی وہاں ضرور چلنے کی کرپا کیجئے۔ نارد جی کی وِنتی سُن کر سنکادک چاروں رشی بدرکا آشرم سے نارد جی کے ساتھ چل دیئے اور ہری دوار میں گنگا تٹ پر آ پہونچے۔ وہاں پر جو رشی مُنی بیٹھے تھے اُن سے اُنہوں نے کہا کہ اب ہم شریمد بھاگوت کا پاٹھ کرتے ہیں، جن کو اِسے سُننا ہو آکر سُنیں۔ یہ سماچار سُنکر وششٹھ۔ بھرگو۔ گوتم۔ پرشورام۔ وِشوامِتر و پاراشر آدی جتنے رِشی مُنی اُس تیرتھ میں رہنے والے تھے وہاں آکر اکٹھے ہو گئے اور رِشیوں کے اِترکت گنگا۔ جمنا آدی پوتر ندیاں۔ گندھرب و کنّر و یکش وناگ لوک آدی چودھ بھونوں کے لوگ کتھا سُننے کے لئے آکر اکٹھے ہو گئے۔ نارد جی نے سب کو بڑے آدر سے بٹھایا اور تب مہا پُرشوں و سنیاسیوں نے زور زور سے شنکھ بجانا شروع کر دیا۔ دیوتا لوگ وِمانوں پر بیٹھ کر کتھا سُننے وہاں آپہونچے اور وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کے اُوپر پھول برسانے آرمبھ کئے اب سنت کمار جی نارد جی سے کہنے لگے کہ ہم تم کو کتھا سُناتے ہیں جو شُکدیو جی نے راجہ پریکشت کو سُنائی تھی۔ وُہ پُران اٹھارہ ہزار اشلوکوں میں ہے اور جو آدمی اس کو پڑھتے یا سُنتے ہیں ان کو موکش ملتا ہے۔ شریمد بھاگوت سُننے سے اتنا پھل ملتا ہے جو ہزاروں اشومیدھ راج سُویہ یگیہ کرنے سے نہیں ملتا۔ اس کتھا کو سُننے سے اِتنا پھل ملتا ہے جو پُشکر۔ گیا دکور کشیتر آدی تیرتھوں میں اشنان کرنے سے بھی نہیں ملتا۔ جب تک سنسار کے رہنے والے بھاگوت کتھا کو نہیں سُنیں گے اسی طرح مایا موہ کے چکر میں پڑے رہیں گے اور کشٹ اُٹھاتے رہیں گے۔ بھاگوت کتھا سُنتے ہی اُن کے سب پاپ کٹ جاتے ہیں۔ جو آدمی روزانہ شریمد بھاگوت کا ایک آدھا اشلوک پڑھتا ہے اُسے موکش مِل جاتا ہے اور جو روزانہ اس کا پاٹھ کرتے اور دُوسرے لوگوں کو سُناتے ہیں ان کے پچھلے سب جنموں کے پاپ جل کر بھسم ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی منوشیہ شریمد بھاگوت کی پوتھی سونے کے سنگھاسن پر رکھ کر کسی سچے بھگوان کے بھگت یا سچے سادھو کو دان کرتا ہے اسے بھگوان اپنی جیوتی میں مِلا لیتے ہیں جس نے منوشیہ کی یونی پا کر بھاگوت کتھا نہیں سُنی اس کا جنم ہی بیکار ہے۔ اس کو چنڈال سمجھنا چاہیئے۔ کلیگ میں آدمی دھرم جپ۔ تپ آدی کچھ نہیں کرتا، کیونکہ اس کا مَن چالا یہ مان رہتا ہے۔ اس لئے خود بھگوان جی نے وید ویاس جی کا اوتار لے کر یہ کتھا بنائی ہے۔ جو کوئی سات دن تک دھیان لگا کر اس پُران کو سُنتا ہے اس کو موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ جب اُدھو جی نے گیارھویں اسکندھ کو کرشن جی سے سُن کر کلیگ کی پہچان پراپت کی اور شری کرشن جی سے پوچھا کہ ہے مُرلی منوہر! آپ تو ویکنٹھ کو جا رہے ہیں۔ سنساری جیووں کا کلیان کس طرح ہوگا۔ تب کرشن جی کہنے لگے کہ ہے اُدھو تم شری بدری ناتھ آشرم میں جا کر تپ کرو جس سے تمہاری مکتی ہو جائے گی۔ میرے یہاں سے ویکنٹھ چلے جانے پر اس جگت میں منشیوں کا کلیان کرنے کے لئے شریمد بھاگوت گرنتھ کے رُوپ میں میرا انش رہے گا اور جو منوشیہ اس کو پڑھے گا یا سُنے گا اُس کو

میرا درشن ہو جائے گا۔ سنساری منشیوں کا دُکھ اور دارِدر دور کرنے کے لئے سنسار میں اس سے اچھی اور کوئی وستو نہیں ہے۔ یہ ورتانت سنا کر سوت جی وہاں پر بیٹھے رشیوں سے کہنے لگے کہ جب سنت کمار نے ایک سپتاہ تک شریمد بھاگوت کا پاٹھ کیا اور سب لوگ سُننے لگے تو اس کتھا کے پرتاپ سے گیان اور ویراگ جو بوڑھے بے بس بیہوش پڑے تھے جوان ہو کر اُٹھ بیٹھے اور بھگتی کا کشٹ دور ہو گیا اور ان کا درشن کر کے وہاں بیٹھے سب سجن بھگوان کی جے جے کار کرنے لگے۔ اور بھگتی۔ گیان و ویراگ کا ساکشات کار ہونے سے ان کے سمست پاپ کٹ گئے اور ان کے ہردیئے شُدھ ہو گئے۔

4 ادھیائے۔۴ چوتھا

بھگوان جی کا شریمد بھاگوت کتھا سُننے والوں کو درشن دینا و آتم دیو براہمن کی کتھا سُنانا

سوت جی شونک آدی رشیوں سے کہنے لگے کہ جب سب رشی و رو دیشنو جن شریمد بھاگوت کا سپتاہ سُننے کے بعد ایکاگر چت ہو گئے تو سانولی صورت والے مکٹ دھارن کئے ہوئے۔ پتامبر پہنے اور ہاتھ میں مُرلی لئے ہوئے شری کرشن بھگوان نے اُودھب و بیکنٹھ میں رہنے والے دُوسرے بھگت جنوں کے ساتھ اس بھگوت پاٹھ کے گیان یگیہ میں سب کو درشن دیئے۔ اس پرم گیان پراپت کرانے والی کتھا کو سُنکر بھگت لوگوں کے ہردے میں پہلے سے ہی کرشن جی کی موہنی مُورتی دکھائی دینے لگی تھی۔ پرنتُو اب ساکشات درشن ہو گئے اتھ سب کے جنم سپھل ہو گئے، اور اُنھوں نے جے جے کار کرنا آرمبھ کر دیا اور اُن پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے اور ساشٹانگ پرنام کرنے لگے۔ نارد رشی یہ سب کچھ دیکھ کر نارد جی سنت کمار سے کہنے لگے کہ کرپا کر کے ہم کو یہ بتایئے کہ جن لوگوں نے یہ کتھا سُنی ہے وے تو موکش کو پراپت کر لیں گے۔ اب اور کون کون سے لوگ باقی رہ گئے ہیں جو اس کتھا کو سُن کر سورگ پراپت کریں گے سنت کمار جی کہنے لگے کہ کلیگ کے جو پاپی منوشیہ ہیں جو بھانتی بھانتی کے بُرے کام کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔ اور مایا موہ میں پھنسے ہوتے ہیں، وہ بھی اس سات دن کے یگیہ کے سُننے سے مُکتی پراپت کریں گے اور بھوساگر پار اُتر جائیں گے۔ اب ہم تمہیں ایک پُرانی کتھا سُناتے ہیں اُس کو دھیان سے سُنو۔

دکشن بھارت میں تنگ جدرا نام کی ایک ندی ہے اُس کے کنارے ایک سُندر نگر بسا ہوا تھا جس میں آتم دیو نام کا ایک براگنی وِدوان پنڈت رہتا تھا۔ اس کی پتنی کا نام دُھندلی تھا۔ وُہ بڑی کرکشا (لڑاکی) تھی اور اپنے پتی سے لڑتی رہتی تھی اور اسکو طرح طرح کے دُکھ دیتی رہتی تھی لیکن وہ براہمن یہ سمجھ کر کہ جو کچھ ہو رہا ہے ایشور کی مرضی سے ہو رہا ہے استری سے کچھ نہ کہتا تھا۔ اس براہمن کے کوئی سنتان نہیں ہوتی اور جب وہ بوڑھا ہونے لگا تو اسے سنتان اُتپن کرنے کی چنتا

ہوئی جس کے لئے اُس نے وِرت اور نیم رکھنا آرمبھ کر دیا اور نِردھنوں و براہمنوں کو بہت سا دان دیا اِتنا ہونے پر بھی اِس کی اِچھا پُورن نہ ہوتی۔ تب اُسے بڑی نِراشا ہوئی اور وہ شوک کے کارن گھر سے نِکل کر جنگل میں چلا آیا اور یہاں پران تیاگنے کی سوچنے لگا۔ جب دوپہر ہوئی تو وہ پیاس سے وِیاکُل ہو گیا اور ایک سرووَر میں اشنان کر کے پانی پیا اور سنتان کی چنتا کرنے لگا۔ تب ایشور کا بھیجا ہوا ایک سنیاسی وہاں پر پرگٹ ہوا۔ براہمن نے اس تیجسوی مہاپُرش کو نمسکار کیا، اور آدر کے ساتھ اپنے ساتھ بٹھایا اور اس سے وہاں آنے کا کارن پُوچھا۔ اس پر سنیاسی نے کہا کہ ہے براہمن! تم یہ بتاؤ کہ تم کس کارن سے یہاں آتے ہو اور اتنے شوک میں کیوں ڈُوبے ہوتے ہو۔ سنیاسی کی مدھر وانی سُن کر براہمن کے آنسو بھر آئے اور وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہے مہاراج! میں نے پُورو جنم میں بڑے پاپ کرم کئے تھے جس کا پھل مجھے اس جنم میں یہ مِلا کہ میرے کوئی سنتان نہیں ہے۔ پُتر نہ ہونے سے پِتر لوگ نرک باسی ہوتے ہیں اِس کا مجھے بڑا دُکھ ہے اور اب میں یہاں اپنے پران تیاگنے آیا ہوں۔ اِس جگت میں جس مُنوشیہ کے پُتر نہ ہو اُس کا جیون ویرتھ ہے اُس کے دھن و کُل کا ناش ہو جاتا ہے۔ میں تو اتنا ابھاگا ہوں کہ میرے لگائے ہوئے ورکش پر پھل نہیں آتے اور میری پالی ہوئی گوئیں بانجھ رہتی ہیں۔ میں جس پھل پر ہاتھ لگا دیتا ہوں وہ سُوکھ جاتا ہے۔ یہ کہتے کہتے براہمن کا کلیجہ بھر آیا اور وہ بہت زور زور سے رونے لگا اس کا یہ وِلاپ دیکھ کر سنیاسی کہنے لگا، ہے براہمن تو دُکھی نہ ہو، میں تیرے پُتر ہونیکا اُپائے کرتا ہوں پھر اس سنیاسی نے براہمن کی کرم ریکھا دیکھ کر کہا کہ تیرے بھاگیہ میں سنتان نہ ہونا ہی لِکھا ہے اور تیرے آگے سات جنموں تک بھی تیرے سنتان نہیں ہوگی، اس لئے تیرا رو رو کر پران دینا بیکار ہے۔ سنسار میں مایا موہ کا جال بچھا ہوا ہے اور کوئی کِسی کا نہیں ہے۔ بیٹے۔ بیٹیاں۔ بھائی اور باپ سب اپنے مطلب کے ساتھی ہیں۔ اِس لئے ہے براہمن! تو پُتر کا دھیان چھوڑ کر بھگوان کے چرنوں میں لَو لگا اسی میں تیرا کلیان ہوگا اور تجھے شانتی بھی مِلے گی۔ سنیاسی کا اُپدیش سُنکر براہمن کہنے لگا کہ مہاراج یہ سب کچھ آپ ٹھیک کہتے ہیں، لیکن مجھے اس سمے کیول ایک ہی چیز کا دھیان ہے، وہ ہے پُتر کی اُپتّی۔ اس کے علاوہ مجھے اور کوئی گیان یا دھرم نہیں سُوجھ رہا ہے۔ آپ جیسے بھی ہو مجھے ایک بیٹا دے دیجئے نہیں تو میں آپ کے چرنوں میں ہی پران تیاگ دُوں گا۔ جب اس دِوّیہ پُرش نے براہمن کی یہ دِشا دیکھی تو پھر سمجھا کر کہنے لگا کہ ہے براہمن بہت سے راجے مہاراجے پُتر کی اِچھا میں مر گئے پر تو اُن کے پُتر اُپتّن نہ ہُوا راجہ چِترکیتو نے سنتان اُپتن کرنے کے لئے دس ہزار وِواہ کئے پر تُو پھر بھی پُتر ان کو پراپت نہیں ہوا۔ جن لوگوں کے بھاگیہ میں نہیں لکھا ہوتا وے چاہیں جتنا پرتین کریں ان کا منورتھ پُورن نہیں ہوتا۔ اس لئے تو بھی اپنے بھاگیہ کے اُوپر ساری بات چھوڑ دے اور سنتان کا وچار ہی ہردے سے نکال دے۔ پر تو سنیاسی کی اس بات کا بھی براہمن پر کوئی پربھاؤ نہیں پڑا اور وہ برابر سنتان کی رَٹ لگاتا رہا۔ اُس کی یہ ہٹ دیکھ کر سنیاسی نے کہا کہ ہے براہمن جب تو نہیں مانتا تو لے ایک پھل تجھ کو دے رہا ہوں، یہ پھل اپنی اِستری کو کھلا دے۔ بھگوان کی کرپا سے تیرے پُتر اُپتّن ہوگا۔ اتنا کہہ کر اور پھل کو دے کر وُہ سنیاسی انتردھیان ہو گیا تب وہ آتم دیو نامک براہمن بڑا خوش ہوتا ہُوا گھر آیا اور وہ پھل اِستری کو دے کر بولا کہ تو اسے کھالے اس کے کھانے سے تیرے پُتر اُپتّن ہوگا۔ اِستری کو پھل دیکر براہمن کہیں باہر چلا گیا

اُسی سمے براہمن کی استری کی ایک سہیلی وہاں آئی۔ براہمنی نے اپنی سہیلی کو بہت آدر سے بٹھایا اور کہنے لگی کہ ہے سکھی میں تجھے ایک بات بتاتی ہوں، میرے پتی نے یہ پھل کسی مہاتما سے مجھے لاکر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے کھانے سے میرے گربھ سے پُتر اتپن ہوگا۔ پر نتو میں گربھ وتی ہونے سے بہت ڈرتی ہوں اس لئے پھل کو میں نہیں کھاؤں گی۔ گربھ وتی استری کو بہت دُکھ و کشٹ اُٹھانا پڑتا ہے۔ اُس کا جی متلاتا ہے جس سے اُس سے پیٹ بھر کر بھوجن نہیں کیا جاتا۔ اِدھر اُدھر گھومنے کو نہیں ملتا اور گھر میں بند رہنا پڑتا ہے۔ سکھی سہیلیوں میں جاکر آنند اُٹھانے کو نہیں ملتا۔ اگر بچّہ پیٹ میں ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو گربھ وتی کی مرتیو ہو جاتی ہے اور سنتان اُتپن ہوتے سمے بڑا ہی کشٹ ہوتا ہے۔ میں اِتنے کشٹ کیسے سہونگی اُن سے تو یہ اچھا ہے کہ میں بانجھ ہی رہوں۔ یہ سب باتیں کہہ کر اُس نے وہ پھل نہیں کھایا اور چھپا کر رکھ دیا اور براہمن سے جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ پھل میں نے کھالیا ہے یہ سُنکر براہمن بڑا پرسن ہوا۔

کچھ دِنوں کے بعد براہمنی کی وہ سہیلی پھر آئی اور پوچھنے لگی کہ ہے سکھی تم آج کل اتنی پتلی کیوں ہو رہی ہو اور تمہاری اُداسی کا کیا کارن ہے۔ یہ سُن کر براہمنی کہنے لگی کہ بہن تجھے تو معلوم ہے ہی کہ میرے پتی نے مجھے پُتر اُتپن ہونے کے لئے پھل لاکر دیا تھا۔ جس کو میں نے گربھ کے کشٹ اُٹھانے سے بچنے کے لئے نہیں کھایا، اور اپنے پتی کو بہکا دیا۔ اَب میرے گربھ تو ہے نہیں اگر میرے سُوامی پوچھیں گے تو کیا جواب دُوں گی۔ یہ سُنکر اُس کی سہیلی کہنے لگی کہ بہن تو بالکل چنتا مت کر میں ایک مہینے کی گربھ وتی ہوں۔ جب میرے پُتر ہوگا تو میں وُہ بچّہ تجھے دے دُوں گی۔ اور سب کو تیرا ہی بیٹا بتاؤں گی اور اپنا دُودھ پلایا کروں گی۔ یہ بات تیرے پتی کو کبھی بھی معلوم نہ ہوگی۔ اتھ تو ایسا کر کہ وُہ پھل تو اپنی گائے کو کھلا دے اور اپنے سُوامی سے کہہ دے کہ میں گربھ وتی ہوگئی ہوں۔ براہمنی نے ایسا ہی کیا اور اپنی سہیلی کو اپنے گھر میں پتی سے چھپا کر رکھا۔ جب نو مہینے بعد اُسکے لڑکا اُتپن ہُوا تو براہمنی نے اپنے پتی کو خبر دے دی کہ میرے لڑکا ہوا ہے۔ یہ سُنکر وِپر آتم دیو آنند سے جھوم اُٹھا اور براہمنوں کو بہت سا دان دیا، وغریبوں کو بھوجن کرایا۔ اب براہمنی اپنے سُوامی سے کہنے لگی کہ میرے تو دُودھ نہیں اُترتا، لیکن میری ایک بہن ہے جس کا بچّہ چھ مہینے کا ہو کر مر گیا ہے۔ اُس کے دُودھ اُتر رہا ہے اگر آپ آگیا دیں تو اسے دُودھ پلانے کے لئے یہاں بُلالوں۔ جب براہمن نے اس کی آگیا دے دی تو اُس کی سہیلی بہن کے رُوپ میں بچّے کو دُودھ پلانے لگی۔ براہمن نے اس بچّے کا نام دُھندکاری رکھا۔ جب دُھندکاری دو مہینے کا ہوگیا تو اس پھل کے پرتاپ سے گائے نے بھی ایک بچّہ کو جنم دیا جو منُشیہ کے رُوپ کا تھا۔ پر نتو اُس کے دونوں کان گئو کے سمان تھے۔ یہ گئو کا لڑکا بڑا ہی سُندر اور تیجسوی تھا۔

براہمن نے اس سُندر لڑکے کا نام گوکرن رکھا اور ان دونوں لڑکوں کا پالن پوشن بڑے پیار سے کرنے لگا۔ جب دونوں بچّے بڑے ہوگئے تو گوکرن پڑھ لکھ کر وِدوان ودھرماتما اور گن وان ہُوا، اس کے وِپریت دُھندکاری دُھورت کامی اور چور رہنا اور ویشیاؤں کے پاس جاکر اپنا سمے اور دھن نشٹ کرنے لگا۔ اُس نے ماتا پتا کو بھی مارا پیٹا اور اُن کا سب دھن زیور اور کپڑے بیچ کر ویشیا کو سارا روپیہ دے دیا۔ اپنے لڑکے کی یہ کالی کرتوت دیکھ کر براہمن بڑا دُکھی ہُوا اور سوچنے لگا کہ اس سے تو یہی اچھا تھا کہ میں بنا سنتان کے ہی رہتا تو اتنا کشٹ اور بدنامی تو

نہیں اُٹھانی پڑتی۔ اپنے پتا کو اتنا شوکاکُل دیکھ کر گنوکرن کہنے لگا کہ ہے پتاجی! سنسار میں دُکھ ہی دُکھ کا راجیہ ہے۔ سُکھ تو بُرے کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ اِس لئے تم سنسار کا موہ چھوڑ کر بن میں جاکر بھگوان کا بھجن کرو۔ اس سے تمہیں شانتی وسُکھ ملے گا۔ اپنے پُتر کا یہ اُپدیش براہمن کو بڑا اچھا لگا اور وُہ کہنے لگا ہے پُتر! تم نے ہمیں بڑا اچھا پرامرش دیا ہے لیکن بنا گیان سیکھے ہوئے بن میں جاکر بھی کیا لابھ اُٹھاؤں گا، سو تم ایسا اُپائے بھی بتا دو جس سے مجھے مُکتی بھی مِل جائے یہ سُنکر گنوکرن کہنے لگا کہ تمہارا یہ منّ سنسار کے مایا موہ کے چکر میں پھنسا ہوا ہے۔ تم اِس کو ایکاگر کر کے بھگوان کا سمرن کرو بن میں ایکانت ہوتا ہے اور وہاں اچھی طرح ہری کا دھیان وبھجن کیا جاسکتا ہے اتھ تم ایسا ہی کرو ایسا کرنے سے ہی تمہارا اُدّھار ہو کر پرم پتا پرماتما کا درشن مِلے گا۔

یہ سُن کر وپرگیان دیو کو سنسار سے ورکتی ہوگئی اور اُس نے بن میں جاکر بھگوان کا دھیان کرنا آرمبھ کر دیا۔ کچھ سمے بیتنے پر مرتیو ہو جانے پر سُورگ میں چلا گیا۔

5۔ ادھیائے ۔ ۵ پانچواں

وِیشیا کے ہاتھوں دُھندکاری کی مرتیو اور شریمد بھاگوت کتھا سُن کر موکش پراپت کرنا

سُوت جی کہنے لگے ہے رشی شورو! جب آتم دیو براہمن گھر کا تیاگ کر کے بن میں چلا گیا تو دُھندکاری نے اپنی ماتا کو بہت مارا پیٹا اور کہا کہ مجھے سارا دھن دیا ہے اور جو گھر میں گاڑھا ہوا ہے وہ بھی بتا دے نہیں تو تجھے جان سے مار ڈالوں گا ماں نے مرنے کے ڈر سے کہا کہ میں تجھے کل سب چیزیں بتا دوں گی۔ اِس سمے تو اُس نے اپنی جان کسی طرح بچالی، پر نتو اُس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اِس لئے سوچنے لگی کہ کل کو دُھندکاری پھر پُوچھے گا، تو کہاں سے دُوں گی، اِس لئے اُس نے یہی اچھا سمجھا کہ آتم ہتیا کر لی جائے، سُو وہ پاس کے ایک گہرے کنویں میں کُود پڑی اور اپنی جان دے دی جب گنوکرن نے اپنے بھائی کی یہ کرتوت دیکھی تو اُس نے بھی گھر چھوڑ دیا اور تیرتھوں کی یاترا کو چلا گیا۔ گنوکرن کے چلے جانے پر دُھندکاری اور بھی سُوتنتر ہو گیا، اور اُس نے چوری وٹھگی شروع کر دی اور جو دھن ملتا وُہ سب کا سب وِیشیا کو دے آتا۔ ایک دِن اُس نے بہت بڑا ڈاکہ مارا اور بہت سا دھن ۔ زیور اور کپڑے چُرا کر لایا اور ویشیا کو دے دیئے، اور اُس رات کو ویشیا کے رہا۔ رات کو ویشیا کے سمبندھیوں نے سوچا کہ یہ چوری اور ڈاکہ ڈال کر دھن چھین کر لاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دن اس کے ساتھ ہم بھی پکڑے جائیں۔ اِس لئے اُنھوں نے دُھندکاری کی ہتیا کر کے گھر میں گڈھا کھود کر لاش کو اُس میں دبا دیا۔ اِس طرح مر کر دُھندکاری نے پریت یونی پائی اور اس کو

بھوک پیاس - جاڑا گرمی آدی بہت ستانے لگی - گئوکرن نے جب سُنا کہ اُس کا بھائی مرگیا ہے پر نتو کرپا کرم آدی نہیں ہُوا ہے تو اُسے بڑا دُکھ ہوا اور اس نے گیا جی میں جاکر اس کا شرادھ کر دیا اور جس کسی تیرتھ میں جاتا تھا وہیں اس کا شرادھ بھی کر دیتا تھا - جب تیرتھ یاترا سے لوٹ کر گئوکرن اپنے گھر آئے تو رات کو اُنھوں نے دیکھا کہ اُن کے سامنے ایک چھایا سی آتی ہے جو کبھی ہاتھی کے رُوپ میں ہوتی ہے تو کبھی بھینسے کے رُوپ میں، اور کبھی بکری بن جاتی ہے گئوکرن سمجھ گئے کہ یہ کوئی پریت ہے سو اُنھوں نے اُس سے پُوچھا کہ تو کون ہے اور یہاں مجھے طرح طرح کے روپ کیوں دکھا رہا ہے اس کا کارن بتا - گئوکرن کی بات سُنکر دُھندکاری بہت رُونے لگا پر نتو پریت ہونے کے کارن وہ بول نہیں سکتا تھا - جب گئوکرن نے دیکھا کہ یہ پریت بولتا کچھ نہیں رُوتا ہی جا رہا ہے تو گائتری منتر پڑھ کر گنگا جل کا چھینٹا اس پر مارا تو وہ پریت کہنے لگا کہ میں تیرا بھائی دُھندکاری ہوں اور اپنے بُرے کرموں کے کارن میں نے یہ نیچ یونی پائی ہے - مجھے ویشیا نے پھانسی لگا کر مار ڈالا تھا - اِس لئے مجھے یہاں بھوجن نہیں ملتا، کیول وایو کھا کر جیوت رہ رہا ہوں - یہ سُنکر گئوکرن کہنے لگے ہے بھائی میں نے تیرے موکش کے لئے گیا جی میں شرادھ کیا اور جہاں کسی تیرتھ میں گیا وہاں بھی شرادھ کیا پر نتو اُس پر بھی تجھے اس پریت یونی سے مُکتی نہیں ملی اس کا کیا کارن ہے ؟ یہ سُنکر دُھندکاری کہنے لگا ہے بھے ماتا ! تم چاہے ہزار بار گیا جی میں جاکر شرادھ کرو، پر نتو میری مُکتی اس سے نہیں ہو سکتی میری مُکتی جس اُپائے سے ہو سکتی ہے ویسا ہی اپائے تم کرو - یہ سُنکر گئوکرن کو بڑی چنتا ہوئی اور کہنے لگے کہ اچھا بھائی تم اس سمے تو تم جاؤ میں آج سے ہی تمہارے اُدّھار کی کوئی اور ترکیب سوچوں گا - اِس رات گئوکرن اچھی طرح سو بھی نہ سکے، کیونکہ اُنہیں رات بھر یہی دھیان رہا کہ کس طرح اپنے بھائی کو موکش دلاؤں اور اس نیچ یونی سے اُدھار کروں - اگلے دن سویرا ہوتے ہی گئوکرن نے اپنے نگر کے سب رِشیوں - گیانی پُرشوں و پنڈتوں کو اپنے گھر پر نمترات کیا اور ان سے پُوچھا کہ میرا بھائی اِن اِن کارنوں سے پریت یونی کو پراپت ہوا ہے - آپ لوگ اس کے اُدّھار کا کوئی اُپائے بتائیے - یہ سُنکر وہاں پر بیٹھے ہوئے وِدوانوں نے کہا کہ تم پہلے سُوریہ بھگوان کی اُپاسنا کرو اور اُن سے ہی اُس کے اُدّھار کا اُپائے پُوچھو اور وے جو اُپائے بتا دیں وہی کرو - گئوکرن نے ایسا ہی کیا - سُورج بھگوان نے اس کی بھگتی سے پرسن ہو کر اُسے درشن دیئے اور کہا کہ تو ایک سپتاہ تک **شریمد بھاگوت** کا پاٹھ کر تب تیرے بھائی کا اُدّھار ہو جائے گا - سُوریہ بھگوان کا یہ اُپدیش پاکر گئوکرن نے اپنے یہاں پھر وِدوانوں رشیوں، منشیوں و پنڈتوں کو بُلا کر **شریمد بھاگوت** کا سپتاہ پاٹھ آرمبھ کروا دیا - کتھا سُننے کو اِس نگر کے سب بُوڑھے - بچے - جوان نر اور ناریاں اکٹھے ہو گئے، اور پریت دُھندکاری بھی ایک بانس کے اُوپر بیٹھ کر کتھا سُننے لگا - اِس بانس میں سات گانٹھیں تھیں - پہلے دن جب سندھیا کے سمے کتھا سُننے والے اُٹھنے لگے تو اِس بانس کی ایک گانٹھ بڑے دھماکے سے پھٹی جس پر دُھندکاری بیٹھا تھا اور اِس شبد کو سُنکر سب کو بڑا آشچریہ ہُوا .....
دُوسرے دِن کتھا ہوئی تو پھر سندھیا کے سمے دُوسری گانٹھ پھٹ گئی، اِس طرح سات دِن میں اس بانس کی ساتوں گانٹھیں پھٹ گئیں شریمد بھاگوت کے بارھوں اسکندھ سُن لینے کے پشچات سے دُھندکاری کو پریت

یونی سے مکتی مل گئی اور اُسے منوشیہ شریر مل گیا تھا وہ پہلے دستر دھارن کئے ہوتے گنو کرن کے پاس آیا، اور اُن کو پرنام کر کے کہنے لگا۔ ہے بھاتی آپ نے میرے اُوپر بڑی کرپا کی ہے جو اس یونی سے مکتی دلائی۔ سنسار میں میں پاپوں سے مکتی دلانے والا شریمد بھاگوت کے اترکت اور کوئی نہیں ہے۔ جو لوگ سنسار میں دُکھ اور شوک وکشٹوں میں پھنسے ہوتے ہیں اُن کو مکتی دلانے کے لئے شریمد بھاگوت کے سپتاہ پاٹھ رُوپی یگیہ سے بڑھ کر اچھا اور کوئی اُپائے نہیں ہے۔ دُھندکاری یہ کہہ رہا تھا کہ اتنے میں آکاش سے ایک وِمان اُس کو لینے وہاں پر آیا اور دُھندکاری اس میں بیٹھ کر سُورگ کو چلا گیا۔ یہ دیکھ کر وہاں پر بیٹھے ہوتے وِدوانوں نے پُوچھا کہ ہے گنو کرن جی! ہم سب آدمیوں نے ایک سپتاہ تک برابر بھاگوت کتھا سُنی تھی تو سب کے لئے وِمان آنا چاہیئے تھا کیا کارن ہے کہ کیول ایک ہی آدمی کے لئے وِمان آیا۔ یہ بات سُنکر گنو کرن جی کہنے لگے ہے رِشی وَرُو اکتھا سُننے میں بھی بھید ہے جو منوشیہ اُبھاگر چت کر کے اپنے موکش کے لئے دھیان سے کتھا سُنتے ہیں اُن کو پُورا پھل ملتا ہے اور جو یکتی کتھا میں آکر بھی اپنا من گھر والوں و سنسارک کاموں کی طرف لگاتے رہتے ہیں ان کو پُورا پھل نہیں مل سکتا۔ یہ سُنکر اُن لوگوں کو بڑی لجّا آئی، اور وے کہنے لگے کہ ہے گنو کرن جی! اَب تک ہم سے بھول ہوئی ہے اب آپ ایک سپتاہ تک کتھا اور سُنا دیجئے جس سے ہمیں موکش پراپت ہو۔ گنو کرن جی نے اُن کی پرارتھنا پر شراون کے مہینے سے پھر سپتاہ یگیہ آرمبھ کیا۔ اِس بار کتھا کو بہت ادھک لوگوں نے بڑے دھیان سے سُنا اور آکاش سے بہت سے وِمان آکر اُن کو جنہوں نے ایکاگر چت ہو کر کتھا سُنی تھی ویکنٹھ دھام کو لے گئے۔ جب کتھا سماپت ہو گئی تو تر لوکی نند شیا مل مورتی آنند کند۔ مُرلی منوہر شری کرشن جی مہاراج ویکنٹھ سے وہاں آئے اور گنو کرن جی کو اپنے ساتھ وِمان میں بٹھا کر گنو لوک میں لے گئے۔

سُوت جی کہنے لگے ہے منی وَرو! شریمد بھاگوت کتھا کا بڑا پربھاؤ ہے۔ کل یُگ میں ایک یہی کتھا ایسی ہے جس کو سُن کر پاپی منوشیہ بھی موکش پراپت کرتے ہیں اور اس کو دھیان پُوروک سُننے سے منوشیہ کے سارے کشٹ اس بھانتی دُور ہو جاتے ہیں۔ جیسے سُورج کے نکلنے پر اندھیرا بھاگ جاتا ہے۔

6-ادھیائے-٦

سُوت جی کا شریمد بھاگوت کا سپتاہ پاٹھ کرنے کی وِدھی بتانا

سُوت جی کہنے لگے ہے رِشی وَرندو! اَب میں تم کو شریمد بھاگوت کے سپتاہ یگیہ کی وِدھی بتاتا ہوں کہ اس کو کِس پرکار کرنا چاہیئے اور اُس میں کون کون سی دستوئیں ہونا چاہیئے۔ تم لوگ اِسے دھیان دے کر سُنو کیونکہ جو کوئی کام یا سنسکار وِدھی پُوروک کیا جاتا ہے اس کا پھل بھی پُورا پُورا پراپت ہوتا ہے۔ اس سپتاہ پاٹھ کو بھادوں سے لے کر اگہن

کے مہینے تک سُننے میں بڑا مہاتم ہوتا ہے۔ ویسے ورش کے کسی بھی مہینے میں یہ پاٹھ سُننے سے بھی پھل ملتا ہے۔ کیونکہ اچھّے کاریہ کو کسی بھی سمے کرنے سے ہانی نہیں ہوتی۔ جس کسی کو بھی سپتاہ پارائن کرانا ہو اس کو چاہیئے کہ کسی براہمن سے اچھا مُہورت پُوچھ کر اپنے سمبندھیوں واشٹ مِتروں کو پاٹھ کی سوچنا دے دے اور اُن کو سپتاہ پارائن سُننے کا نِمنتر بھیج دے۔ کتھا کے لئے ایسے استھان کا چُناؤ کرے جہاں کھُلی وایو آتی ہے اور بہت سے مُنوشیہ بیٹھ سکیں۔ کوئی واٹیکا یا پوتر ندیوں کا تٹ اس کاریہ کے لئے بڑا اچھا ہے۔ اگر ایسا پربندھ نہ ہو سکے تو اپنے گھر پر ہی کرا لے۔ جہاں پارائن ہوتا ہے وہاں کی بھومی کو پہلے گوبر سے اچھی طرح لیپ کر وہاں پر شدھ کپڑے بیٹھنے کے لئے بچھا دیئے جائیں اور بندن وار آدی لگا کر اچھی طرح سجایا جائے تتھا کپور و دھوپ آدی جلا کر وایو منڈل کو سگندھی یُکت بنا دیا جائے۔ کتھا واچک کے بیٹھنے کے لئے بہت اونچا آسن رکھوا دے۔ پرات کال سے کتھا آرمبھ کی جائے اور جو لوگ سُننے آویں اُن کو چاہیئے.... کہ اَشنان کر کے شدھ وستر پہن کر وہاں جاویں اور چت کو ایکاگر کر کے کتھا سُنیں۔ کتھا آرمبھ کرنے سے پُورو گنیش جی کی اُپاسنا کرنا چاہیئے کیونکہ گنیش جی اشٹ سِدّھی کے داتا ہیں اور اُن کی کرپا سے کتھا میں کوئی وگھن نہیں پڑے گا ایک براہمن سات دِن تک وشنو سہستر نام کا پاٹھ کرتا ہے وشالگرام جی کی پُوجا کرتا رہے۔ مُکھیہ شروتا ارتھات وہ وکتی جو پارائن آرمبھ کروا رہا ہے اُس کو چاہیئے کہ پہلے شریمد بھاگوت کی پُوجا کر کے اور سامرتھ انوسار بھینٹ رکھ کر براہمن سے ہاتھ جوڑ کر کتھا واچن کرنے کی پرارتھنا کرے۔ کتھا ہوتے سمے مُکھیہ شروتا تتھا انیہ شروتاؤں کو چاہیئے کہ اپنا چت اِدھر اُدھر نہ بھٹکنے دیں، اور ایکاگر چت سے کتھا سُنیں اور چار گھڑی دِن رہنے تک کتھا سُنی کہی جائے۔ کتھا کے انت میں بھگوان جی کی استوتی کر کے پھر کتھا میں سے اُٹھنا چاہیئے۔ واچک کو چاہیئے کہ بھگوت پاٹھ جلدی جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح دھیرے دھیرے کرے کہ جتنے وکتی وہاں بیٹھے ہیں سب کی سمجھ میں اچھی طرح آجائے۔ دوپہر کو دو گھڑی کے لئے کتھا بند کر دی جائے اور کتھا واچک و شروتاؤں کو چاہیئے کہ اس سمے بھوجن کر لیں یا دُودھ اور پھل کھا لیں۔ یدی ساتوں دِن تک برت رکھا جائے اور کیول پھل اور دُودھ کا سیون کیا جائے تو بہت کچھ ملتا ہے پر نتو جو اسمرتھ ہوں ان کو درت رکھنا آوشیک نہیں ہے اُس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اُچت ہے کہ نراہار نہ رہا جائے۔ کچھ نہ کچھ کھا اوشیہ لینا چاہیئے۔ اِن سات دِنوں تک برہمچریہ درت کا پالن کرنا چاہیئے۔ بھومی اتھوا تخت پر سونا چاہیئے اور پتّوں میں رکھ کر کھانا کھانا چاہیئے۔ سات دنوں تک گرشٹ و باسی اتھوا تامسک بھوجن نہیں کرنا چاہیئے۔ اس ایک سپتاہ میں کسی سے لڑائی۔ جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے اور نہ اَپ شبد کہنا چاہیئے۔ کسی کی نِندا بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ شودروں و نیچ جاتی کے لوگوں کو بھی کتھا میں اوشیہ بُلانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کتھا کے سُننے سے ان کا اُدھار ہوگا اور اس کا پھل پارائن کرنے والے وکتھا واچک کو بھی ملے گا جس پرکار گئو کرن کی کرپا سے مہاپاتکی دُھندکاری کا اُدھار ہو گیا۔ جس کے گئو کرن کو بھی پرم سرلیشٹھ گئو لوک پراپت ہوا اُس پرکار جو لوگ شودروں و نیچ جاتی کے لوگوں کو بھاگوت کتھا میں پریم سے بُلائیں گے واُن کو پرشاد بانٹیں گے اُن کو بڑا ہی پُنیہ ملیگا اور وے موکش پراپت کر کے گئو لوک کو جائیں گے۔

اِس کتھا میں ایسے آدمیوں کو نہیں بُلانا چاہیئے جو اپنے پُتر کا وواہ دَھن لے کر کرنا چاہتے ہیں اور دھن ہین کی

پُتری چاہے کتنی سُندر اور گُنوتی ہو اُس سے وِواہ نہیں کرتے اور نہ ایسے استری پُرشوں کو بُلانا چاہیئے جن کی پُتری بدھوا ہوگئی ہے اور اپنا بیاہ کرنا چاہتی ہے پر نتو وے اُس کا وِواہ نہیں کرتے۔ یدی ایسے لوگ کتھا سُننے آ بھی جاویں تو اُن کو دُور بٹھاوے۔ کیونکہ یہ مہاپاپی ہوتے ہیں اور جب تک وے اپنے اس پاپ کاریہ کو بالکل تیاگ نہ کریں، اور بھاگوت کتھا ایکاگر چت ہوکر نہ سُنیں ان کو مُکتی نہیں مِل سکتی۔

اِس کتھا کو سُننے سے سب کی منو کامنا پُورن ہوتی ہے۔ بندھیا کے سنتان ہونے لگتی ہے۔ جس کو گربھ پات ہو جاتا ہے اس کے اس کتھا کے سُننے سے بڑی سُندر ہرشٹ پُشٹ سنتان ہوتی ہے۔ روزانہ کتھا سماپت ہونے پر شردھا انوسار پرشاد بھی بانٹنا چاہیئے۔ جب سات دِن میں کتھا سماپت ہو جاوے تو آٹھویں دِن ہون کرے، اور گائتری منتر سے آہوتی کرے اور غریبوں کو دان دے وبھوجن کراوے اور کتھا واچک جی کو سامرتھ انوسار دان دکشنا دے اور اُن کی پُوجا کر کے وِدا کرے۔ یہ کہہ کر سُوت جی کہنے لگے کہ رشی شریشٹھ نارد جی یدی آپ چاہیں تو ہم دوسرا پارائن بھی کہیں۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے مہاراج آپ یہ بات بھی مجھ سے پُوچھ رہے ہیں آپ دُوسرا پارائن بھی کریں میں اُس کو سُنکر اپنے کو دھنیہ سمجھوں گا۔

جب سُوت جی نے دوسرا پارائن آرمبھ کر دیا اور شرد تا گن بڑے دھیان سے سُننے لگے اس سمے شری شُکدیو جی مہاراج بھرمن کرتے ہوئے وہاں آ گئے۔ سُوت جی نے ان کو بڑے آدر پورک اُچ سنگھاسن پر آسین کیا۔ اِس سمے شکدیو جی سمت شرد تاؤں سے کہنے لگے کہ ہے شرد تاؤ! آپ لوگ ایک بڑے پوتر کاریہ میں سمِلت ہوئے ہیں اور اس پارائن کو دھیان دے کر سُنیں۔ یہ کتھا سمست ویدوں و پُرانوں کا سار بھاگ ہے۔ یہ کتھا نرائن جی نے برہما جی کو سنائی اور برہما جی نے نارد جی کو سُنائی اور نارد جی نے ہمارے پتا وید ویاس جی سے کہی و میرے پتا جی نے مجھے سُنائی اور میں نے مہاراجہ پریکشت کو سُنائی جس سمے شکدیو جی اس کتھا کا مہتو بتا رہے تھے اُسی سمے نارائن جی۔ برہما۔ کبیر و رُون آدی دیوتا پرھلاد آدی بھگتوں آدی بھگتوں کو ساتھ لے کر کتھا سُننے کے لئے وہاں آ گئے۔ ان سب کو وہاں دیکھ کر سب شرد تاؤں نے اُٹھ کر دنڈوت کی اور جے جے کار کرنے لگے۔ انیک بھگت گن آنند کے مارے ناچنے لگے۔ بہت سے بھگتوں نے شنکھ مردنگ بجانے آرمبھ کر دیئے۔ بھگتوں کا یہ پریم دیکھ کر پار برہم پرمیشور نے کہا، کہ آپ لوگوں کے پریم سے ہم بڑی پرسنتا ہے اور آپ جو چاہیں اور دان مانگ سکتے ہیں۔ تب نارد جی اور تتھا انیہ بھگت گن ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے ہے ترکھون ناتھ! ہمیں آپ کا درشن پا کر ہی سب کچھ مِل گیا اور ہمیں کیا چاہیئے۔ ہمیں آپ کے چرنوں کی بھگتی کے اترکت اور کچھ نہیں چاہیئے۔ یہ وردان دیکر بھگوان انتر دھیان ہو گئے اور دُوسرا بھاگوت پاٹھ کا سپتاہ یگیہ بھی سماپت ہوا۔ اتنا درتانت سُن کر شونک آدی رشیوں نے سُوت جی سے پُوچھا کہ ہے سُوت جی ہمیں کرپا کر کے یہ بھی بتایئے کہ شکدیو جی نے یہ کتھا مہاراجہ پریکشت کو کب سنائی اور گتو کرن جی نے وسنت کمار جی نے کب کہی تھی یہ بتایئے کہ سُوت جی کہنے لگے جب کرشن جی دُوارکا پُری سے ویکنٹھ کو گئے اسکے تین سو ورش پشچات بھادوں کے مہینے میں نومی کے دِن سے شری شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا سُنانا آرمبھ کی تھی، اور سات دِن تک سُنائی تھی۔ اُس کے دو سو ورش بعد گتو کرن جی نے سپتاہ پارائن کیا تھا

اس کے بھی تین سو ورش بیتنے پر سنت کمار جی نے نارد جی کو سُنائی، ہم نے بھی وہی کتھا تم کو سُنائی ہے۔ یہ کتھا سُننے کا بڑا مہاتم ہے۔ جو اُس کو سُنتا ہے اسے مُکتی ملتی ہے اور سب منورتھ پُورن ہوتے ہیں۔

شریمد بھاگوت مہاتم سمپُورن ہوا۔

پہلا اسکندھ

پرمیشور کا اوتار لینا۔ نارد جی کا وید ویاس جی کو چار شلوک سُنانا اور وید ویاس جی کا اُن سے شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا شرنگی رشی کا راجہ پریکشت کو شراپ دینا۔ جس کے کارن اس کتھا کا سنسار میں پرگٹ ہونا

۱- پہلا ادھیائے-۱

سُوت جی نے شریمد بھاگوت کی کتھا شُکدیو جی کے مُکھ سے اُس سمے سُنی تھی جب اُنہوں نے مہاراجہ پریکشت کو سُنائی تھی۔ اس کے کچھ کال اُپرانت سُوت جی نیمی شارنیہ تیرتھ میں گئے جہاں شونک آدی اٹھاسی ہزار رشی اکٹھے ہوئے تھے۔ نیمی شارنیہ میں بھگوان جی کا سُدرشن چکر گرا تھا سو وہاں کلیگ پرویش نہیں کر سکا تھا۔ اِس لئے رشیوں نے یہی استھان اچھا سمجھا تھا۔ اِن رشیوں نے سُوت جی سے کہا کہ آپ مہرشی وید ویاس جی کے پرم پریہ اور یوگیہ ششیہ ہیں اور اُن کے پاس رہ کر سب وید و پُران پڑھے و سُنے ہیں، سو کرپا کر کے ہم کو بھی سُنایئے تاکہ ہمیں موکش ملے۔ سُوت جی کہنے لگے ہے رشی ورو! میرے گرو شری وید ویاس جی کا کتھن ہے کہ اس سنسار کی سب دستوئیں نشٹ ہونے والی اور چھن بھنگر ہیں۔ شریمد بھاگوت میں مُنشیہ کے لئے ایسا پرم دھرم بتایا گیا ہے جس پر چلنے سے مُنشیہ اِس مایا جال سے چھوٹ جاتا ہے اور اس کی بھگتی شری بھگوان کے چرنوں میں ہو جاتی ہے۔ ست یُگ آدی یگوں میں بہت برسوں تک جپ تپ ہون یگیہ ودان آدی کے کرنے سے بھگوان کے درشن ہوتے تھے پر نتو کلیگ میں کیول اس کتھا کو سُننے سے پرماتما کی کرپا مُنشیہ پر ہو جاتی ہے۔ اِس لئے شری شُکدیو جی نے شری مد بھاگوت کو سب ویدوں و پُرانوں کا سار و کلپ ورکش کے سمان مان کر اس کی کتھا پریکشت جی کو سنائی تھی اور وہیں سے پھر سنسار میں پرگٹ ہوئی۔ اتہ یہ کتھا ہر رشی۔ مُنی۔ سنیاسی گرہست اور کلیان کی اچھا رکھنے والے ہر ویکتی کو

کو سُننا اور سُنانا چاہیئے۔

یہ وانی سُننے کے بعد ایک دِن پرات کال سُوت جی کو بڑے آدر سے اپنے بیچ میں بٹھا کر وہاں کے رِشی لوگ پُوچھنے لگے کہ ہے سوت جی! آپ سمست وید اور پُرانوں کے گیاتا ہیں ات آپ ہمارے اور سانسارک جیوؤں کے کلیان کے لئے اپنے مکھارونِد سے اس کتھا کو کہیئے جو ان سب وید پُرانوں آدی کا سار ہے اور یہ بھی کرپا کر کے بتایئے کہ پرم پتا پرماتما نے کِس کارن مرتیو لوک میں دیوکی جی کے گربھ سے کرشن جی کے رُوپ میں جنم لیا اور منوشیہ رُوپ رکھ کر اپنے بھائی بلرام جی کے ساتھ کیا کیا لیلائیں کیں، اور جب کلیگ آرمبھ ہونے کو ہوا اور کرشن جی ویکنٹھ کو چلے گئے تو دھرم کِس کی شرن میں گیا اور دے کِس کو سونپ کر گئے تھے وہ سب ہمیں بتایئے۔

2 اَدھیائے ۲

شُکدیو جی کا بَن میں تپ کرنے جانا اور پھر لوٹ کر آنا۔

شونک آدی رشیوں کا یہ پرشن سُن کر سُوت جی کو بڑی پرسنّتا ہوئی اور کہنے لگے ہے رشیشورو! تم نے کلیگ کے منشیوں کے کلیان کے لئے بڑی اچھی بات پوچھی ہے سو میں تمہیں بتاتا ہوں دھیان دے کر سنو۔ اب میں تم کو پرم سُکھ دائنی شریمد بھاگوت جی کی کتھا سُناتا ہوں جس کو سُننے سے مُنوشیہ کے لوک پرلوک دونوں سُدھر جاتے ہیں۔

شکدیو جی نے جنم لیتے ہی بھگوان کا تپ کرنے کے لئے گھر چھوڑ دیا اور بن کر چل دیئے انہوں نے سوچا تھا کہ اگر ہم گھر میں رہیں گے تو ماتا پتا ہمارا وِواہ کر دیں گے اور ہم بندھن میں جکڑ جائیں گے۔ اور مایا موہ میں پھنسا پڑیگا اِس لئے ابھی سے بھگوان کی بھگتی آرمبھ کر دی جائے جس سے مایا موہ اپتن ہی نہ ہو۔ شری وید ویاس جی کے جب پتر کو جنگل کی اور جاتے دیکھا تو انہیں لوٹ کر آنے کے لئے پیچھے بھاگتے ہوئے پکارنے لگے پر نتو شکدیو جی نے ایک بھی نہ سُنی اور ہردے میں سوچنے لگے کہ دیکھو ہمارے پتا اتنے گیانی دھیانی ہیں اور وِردھ ہو گئے ہیں پھر بھی سنسار کا موہ اُن سے نہیں چھوٹتا، ایسا سوچتے ہوئے وہ گھنے وِرکشوں میں گھس گئے اور پیچھے آتے ہوئے اپنے پتا سے کہنے لگے کہ ہے پتا جی! اس سنسار میں نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے اور نہ باپ۔ سنسار چکر اِسی طرح چلتا رہتا ہے۔ آتما کبھی نہیں مرتی بار بار شریر بدلتی رہتی ہے۔ میں بھگوان کا تپ کرنے جا رہا ہوں آپ میرا پیچھا نہ کریں۔ پُتر کا یہ اُپدیش سُن کر وید ویاس جی کو گیان ہوا۔ شکدیو جی بن میں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک استھان پر ایک سروَر میں دیوتاؤں کی استریاں ننگی ہو کر اشنان کر رہی تھیں ـــــ اُنہوں نے شکدیو جی کو دیکھ کر لجّا اور بھو نہیں کی۔ اُسی طرح ننگی اشنان کرتی رہیں۔ جب پیچھے سے بوڑھے ویاس جی وہاں پر پہونچے تو اُنہوں نے انہیں دیکھ ترنت کپڑے پہن لئے یہ

بات دیکھ کر وید وِیاس جی من میں وچارنے لگے کہ اِن استریوں نے ہمارے پُتر سے تو پردا نہیں کیا پر تو مجھ جیسے بُوڑھے منوشیہ کو جیسے آنکھوں سے بھی کم دکھائی دیتا ہے دیکھ کر پردہ کر لیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ وید وِیاس جی کی اس شنکا کو دے استریاں سمجھ گئیں، اور کہنے لگیں کہ ہے مہاراج! آپ کے پُتر شُکدیو جی بردھ نہیں ہیں، انہیں کسی استری و پُرش کا کچھ گیان نہیں ہے اور آپ کو استری پُرش کا گیان ہے سو ہم نے اُن سے لجّا نہیں کی اور آپ کو دیکھ کر کپڑے پہن لئے۔ یہ سُنکر وید وِیاس جی کی شنکا کا سمادھان ہو گیا۔ شُکدیو جی مہاراج ایسے نارن ہار مہاتما ہیں جب وہاں بیٹھے ہوئے رشیوں نے سُوت جی کی اتنی بڑائی سُنی تو دِل میں سوچنے لگے کہ دیکھو یہ ہماری کچھ بڑائی نہیں کرتے اُس چھوٹے سے بالک کو اتنا مان دے رہے ہیں یہ سوچ کر سب کے مُکھ ملین ہو گئے۔ سُوت جی نے اُن کے ہردے کا بھاؤ سمجھ لیا اور کہنے لگے کہ ہے شردھاؤں شُکدیو جی نے رشیشوروں و مُنیشوروں کو اور سنسار کے جیوؤں کو بھوساگر سے پار کرنے کے لئے شریمد بھاگوت کتھا جگت میں پرگٹ کی ہے اس لئے وے یوگیوں و رشیوں کے بھی گرو ہیں۔

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! آپ کو یہ شنکا بھی ہو سکتی ہے کہ شُکدیو جی پیدا ہوتے ہی بن میں چلے گئے تو انہوں نے وِیاس جی سے بھاگوت پُران کب پڑھا سو میں اُس شنکا کو بھی دُور کئے دیتا ہوں۔ بن میں جب شُکدیو جی نے رشیوں مُنیوں سے گیان کی چرچا کی جس میں ان کو پتہ چلا کہ جس کے سادھن سے بھگوان کے چرنوں میں پریم بڑھے وہی پرم دھرم ہے۔ کچھ دنوں پشچات جب نارد جی وہاں آئے تو شُکدیو جی نے اُن سے پُوچھا کہ ہے نارد جی ہمیں کوئی ایسی یُکتی بتائیے جس سے ہمارا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگے۔ یہ سُنکر نارد جی نے اُتر دیا کہ اس سمبندھ میں تمہارے پتا جی کو سب کچھ معلوم ہے ہم نے ان کو بتا دیا ہے۔ نارد جی کی بات سُنکر شُکدیو جی اپنے گھر پر آئے اور پتا وید وِیاس جی کے چرنوں میں گر کر بولے ہے پتا جی! آپ مجھے ایسی شکشا دیجئے ایسی وِدیا پڑھائیے جس سے بھگوان کے چرنوں میں میرا پریم بڑھے۔ وید وِیاس جی نے کہا ہے پُتر! اس کے لئے کیول ایک ہی اُپائے بھاگوت پڑھنا ہے اور کوئی دُوسرا اُپائے نہیں ہے، اور اس کے بعد انہوں نے شُکدیو جی کو بھاگوت پُران پڑھنا آرمبھ کر دیا۔ سُوت جی کہنے لگے کہ جب شُکدیو جی ہمارے گرو وید وِیاس جی سے بھاگوت کتھا پڑھ رہے تھے تب میں بھی ان کے پاس وِدیا ادھین کرتا تھا۔ شُکدیو جی مہاراج سنسار سے مہا ورکت ہو گئے تھے اتھ کہیں بھی ایک چھن سے ادھک نہیں ٹھہرتے تھے پر نتو وے شریمد بھاگوت پڑھنے کے لالچ سے بہت دنوں تک وِیاس جی کی سیوا میں لگے رہے اور بڑے دھیان اور پریم سے اس کا ادھین کیا۔

یہ کہہ کر سُوت جی کہنے لگے ہے رشیو! شریمد بھاگوت کی کتھا سُننے سے نشکام بھگتی پراپت ہوتی ہے اور نشکام بھگتی ہونے سے لوک گیان کو پراپت کرتے ہیں اور موکش ملتا ہے۔ ات منوشیہ کو چاہیئے کہ دان۔ تپ جپ بھگتی آدی کرتے سمے من میں کوئی اچھایا کامنا نہ رکھے تو اسے اس لوک میں بھی سُکھ ملتا ہے اور مرتیو کے پشچات موکش ملتا ہے اور اگر کسی وستو کی چاہنا رکھتا ہے تو ان سب کا کچھ پھل نہیں ملتا اور بار بار آواگون کے چکر میں پھنسا رہتا ہے اسلئے جو منوشیہ سکھی رہنا چاہتے ہیں اور

موکش پراپت کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ہردے سے اس کتھا کو سُنیں اور اپنا من مایا موہ اور گرہستی کے جنجال سے ہٹالیں، اور بھگوان کے چرنوں میں پریت لگائیں۔ منوشیہ کا سوبھاو راجسی۔ تامسک اور ساتوک تین طرح کا ہوتا ہے اور بھگوان کی پوجا بھی تین طرح سے ہوتی ہے راجسی۔ تامسی وساتوک۔ ان میں راجسی کو دھنوان تامسی کو کاٹھ اور راجسی کو اگنی سے اُپما دیتے ہیں۔ جو کاریہ آگ سے سدھ ہوتا ہے وہ کاٹھ و دھن وغیرہ سے نہیں ملتا اس لئے جو منوشیہ ساتوک بھگتی کرتے ہیں وے مُکتی پاتے ہیں۔ سنسار میں جتنے جیو۔ تپ۔ یگیہ۔ دھرم و ورت آدی ہیں وے سب پرم پتا پرمیشور کے رُوپ میں اس طرح مِل جاتے ہیں جیسے ندی نالوں آدی کا پانی سمندر میں مل جاتا ہے

3 ادھیائے ۳

بھگوان نے جتنے اوتار لئے ہیں اُن اوتاروں کا ورنن

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! اس سرشٹی کو اُتپن کرنے والا پرماتما ہے وہ آدی سے ہے اور انت تک رہے گا اس کا نہ کوئی رُوپ ہے اور نہ رنگ۔ اُن کا تیج بہت ادھک ہے اور سورج و چندرماں میں اُسی کا پرکاش جگمگاتا ہے جب پرلئے ہونے کے بعد بھگوان کو پھر سنسار کو اُتپن کرنے کی اِچھا ہوتی ہے تو وہ پُرش کا ساکار رُوپ دھر کر شیش ناگ کے اُوپر سوتے ہیں۔ وہی اُن کا وراٹ رُوپ کہا جاتا ہے جس میں ان کے ہزار سر۔ ہزار آنکھیں۔ ہزار کان۔ ہزار ہاتھ اور ہزار چرن ہوتے ہیں۔ اور اُن کی نابھی سے کمل کا پھول اُتپن ہوتا ہے اور جب وہ کھلتا ہے تو اس میں سے برہما جی اُتپن ہو کر چودھوں لوکوں کو بناتے ہیں۔ بھگوان نے جتنے اوتار لئے ہیں ان کا ورتن اب میں کرتا ہوں۔ پہلا اوتار سنک۔ سُنندن۔ سناتن۔ سنت کمار کا لے کر پانچ ورش کی آیو کے برہمچاری بنے رہے۔ دُوسرا اوتار واراہ جی کا دھارن کیا اور پاتال سے پرتھوی کو نکال کر لائے۔ تیسرا اوتار یگیہ پُرش کا لیا اور سب راجاؤں کو یگیہ کرنے کا اُپائے بتا کر مُکتی مارگ دکھایا۔ چوتھا اوتار ہے نراہ کا دھارن کیا جس میں شریر منوشیہ کا و سر گھوڑے کا تھا اور برہما کو وید پڑھائے۔ پانچواں اوتار نر نارائن کا لیا بدری کیدار ناتھ کے مارگ میں منوشیوں کا پتھ پردرشن کرنے کے لئے پتسیا کی جھٹپا اوتار مُنی کپل دیو کا لیا اور اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ کا گیان دیا۔ ساتواں اوتار دتّہ تریہ جی کا لیا جس نے راجہ الرک اور بھگت راج پرہلاد کو ویدانت کا پاٹھ پڑھایا۔ آٹھواں اوتار رشبھ دیو جی کا چتر دیوی نامک راجہ اندر کی کنیا سے گربھ ہوا اور ان کے بیٹے جین دیو نے جین دھرم سنسار میں پھیلایا۔ نواں اوتار راجہ پرتھو کا ہوا ہے، اس نے سمپورن اوشدھیوں و پرتھوی پر ہونے والی سمست وستوؤں کا مار نکال ڈالا ہے۔ پرتھوی کو پرتھو نے سُدھارا اِس لئے ہی اُسے پرتھوی کہتے ہیں۔ دسواں منتیہ اوتار چاکشوش منونتر میں ہوا ہے۔ گیارھواں اوتار کمٹھ

(کچھپ) کا اس طرح ہوا کہ جب امرت پراپت کرنے کے لئے دیوتا اور راکشش سمندر کو متھنے لگے تب مندراچل پربت کو انہوں نے رائی بنا کر سمندر میں ڈال دیا تھا اور جب وہ پاتال کی اور چلا تب بھگوان نے کچھوے کا رُوپ دھارن کر کے اپنی پیٹھ پر بٹھا لیا۔ دھنوتری کا بارھواں اوتار تھا جبکہ امرت کا کلش لے کر سمندر سے نکلے۔ تیرھواں اوتار موہنی کا دھارن کیا۔ اور سب راکشسوں کو اپنے رُوپ پر موہت کر کے امرت کا کلش اپنے ہاتھ میں لے کر وہ امرت دیوتاؤں کو پلا دیا۔ چودھواں اوتار نرسنگھ جی کا دھارن کر کے دُشٹ ہرنیہ کشیپ کو مار کر اپنے بھگت پرہلاد کی رکشا کی۔ پندرھواں اوتار وامن تھا جس میں بھگوان نے باون انگلی کے برابر شریر دھارن کر کے مہاپراکرمی ودانی راجہ بلی سے تین پگ پرتھوی دان میں لے کر دیوتاؤں کو دے دی۔ بھکشا مانگنے سے منوشیہ کا مان جاتا رہتا ہے ارتھات وہ چھوٹا ہو جاتا ہے اسی لئے بھگوان نے بھی اپنا رُوپ چھوٹا بنایا تھا۔ سولھواں اوتار ہنس کا لیا اور سنت کمار کا گرو چورن کیا۔ سترھواں اوتار نارد جی کا رکھا اٹھارواں اوتار نر ہری کا رکھا اور گج کو گراہ سے مُکت دلائی۔ اُنیسواں اوتار پرشورام جی کا رکھا اور پرتھوی کو اکیس بار چھتریوں سے مُکت کر کے براہمنوں کو دان دے دی۔ بیسواں اوتار رام چندر جی کا دھارن کیا اور راون جیسے دشٹ کا سرو ناش کر ڈالا۔ اکیسواں اوتار وید ویاس مُنی کے رُوپ میں لیا اور ویدوں کا وبھاجن کر کے اٹھارہ پران اور مہابھارت کی رچنا کی۔ بائیسواں اوتار شری کرشن جی کا تھا، جس رُوپ میں انہوں نے کالیا ناگ کنس جرا سندھ اور کالیون راکشسوں کا ناش کر کے جگت واسیوں کو طرح طرح کی لیلائیں دکھائیں۔ تیئسواں اوتار مہاتما بدھ کے رُوپ میں لیا اور سنسار واسیوں کو بتایا کہ جیو ہتیا نہیں کرنا چاہئے اور اب کالیگ کے انت میں بھگوان چوبیسواں اوتار کلکی کے رُوپ میں دھارن کریں گے اور دھرم کا پرچار کریں گے ودھرمیوں کا ناش کریں گے۔

سنسار میں جتنے بھی جیو دھاری۔ جڑ و چیتنیہ ہیں وہ جتنے منوشیہ درشی منی آدی ہیں وے سب اُسی بھگوان کا انش ہیں اسی لئے ان کے اوتاروں کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ بھگوان اپنی اچھا سے جگت کو اُتپن کرتے ہیں پر نتو جیسے پتا اپنے بچے کے موہ میں رہتا ہے اس طرح اس کا موہ نہیں کرتے اسلئے سنسار کے پرانیوں کے دُکھی ہونے سے اُن کو دُکھ نہیں ہوتا جو منوشیہ مایا موہ تیاگ کر بھگوان کے بھجن میں لین رہتا ہے اسی کو موکش پراپت ہوتا ہے۔ شریمد بھاگوت سنسار روپی بھوساگر سے تارنے کیلئے بنایا گیا ہے اسکو ویاس جی نے اُس سمے بنایا تھا جب شریکرشن جی مہاراج دُوارکا سے بیکنٹھ کو چلے گئے اور اس لئے بنایا تھا کہ کلیگ کے منوشیہ اسکو دھیان سے پڑھ کر اتھوا سنکر موکش کو پراپت کر سکیں۔ کلیگ کے اندھکار میں شریمد بھاگوت سُوریہ کی طرح ہے۔

ادھیائے ۴
4
ویاس جی کا شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! میں نے آپ کو بھگوان کے ۲۴ (چوبیس) اوتاروں کی کتھا سُنائی، اب میں آپ کو شریمد بھاگوت

سُناتا ہوں جو میں نے اپنے گرو وید ویاس جی سے سُنا تھا اور جس میں آنند کند مُرلی منوہر شری کرشن جی کی لیلاؤں کا ورنن کیا ہے۔

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! دواپر یُگ کے انت میں ہمارے گرو وید ویاس جی نے پاراشر مُنی کی پتنی ستیہ وتی کے گربھ سے جنم لیا۔ ہمارے گرو کے رُوپ میں واستو میں بھگوان نے اوتار لیا تھا اس لئے کہ ست یُگ میں مُنوشیہ کی آیو ایک لاکھ ورش ہوتی ہے۔ ترتیا میں دس ہزار ورش دُواپر میں ایک ہزار ورش ہوتی ہے اور کلیُگ میں پاپ کرنے کے کارن ایک سو بیس ورش رہ گئی سو اسی اوستھا میں پہونچ کر سب مرجایا کریں گے۔ ست یُگ و ترتیا آدی یگوں میں منوشیہ یگیہ جپ اور تپ آدی کرنے سے ادھک آیو پاتے تھے اور اُن کو مکتی ملتی تھی اور کلیُگ والے الپ آیو ہونے کے کارن نہ جپ تپ کر سکتے ہیں اور نہ اُن کے پاس اتنا دھن ہوتا ہے کہ یگیہ دِ دان آدی کر کے موکش پراپتی کا اُپائے کر سکیں اِس کے اترکت کلیُگ واسی مایا موہ اور لوبھ میں پھنسے رہتے ہیں اور اُن کو پرلوک کی چنتا نہیں رہتی۔ اِس لئے بھگوان نے کلیُگی جیوؤں کا اُدھار کرنے کے لئے وید ویاس کے رُوپ میں اوتار لیا۔ ایک دن ہمارے گرو جی گنگا تٹ پر بیٹھے ہوئے بھگوان کا اسمرن کر رہے تھے کہ ان کے ہردے میں وچار آیا کہ کلیُگ کے جیو کتنے مُورکھ ہیں۔ کبھی ایسے مہاپُرشوں کی سنگت میں نہیں بیٹھتے جس سے گیان پراپت ہو اور ہردے میں بھگوان کی بھگتی بڑھے اور کوئی گیان کی بات کرتا ہے تو اس کی سُنتے نہیں، اُلٹا اُسے دُھورت اور پاکھنڈی بتاتے ہیں۔ یہ بات سوچ کر ہمارے گرو جی نے چار وید وں۔ رگ وید۔ یجُروید۔ سام وید اور اتھروید کی رچنا کی۔ تاکہ سنسار کے منوشیہ یدی سب ویدوں کو نہ پڑھ سکیں، تو ایک وید پڑھ کر ہی اپنا جیون سپھل کر سکیں اور موکش پراپت کر لیں۔ اس کے پشچات اُنہوں نے اِن چار ویدوں کا بھی سار بھاگ لے کر اٹھارہ پُران اور مہابھارت بنائے تاکہ ان کو سمست استری۔ پُرش۔ براہمن اور شودر پڑھ اور سمجھ سکیں۔ رگ وید کو پیل رشی اچھی طرح پڑھتے و سمجھتے تھے۔ سامو ید کو جیمنی رشی۔ یجُروید کو ویشمپائن اور اتھروں وید کو پڑھنے والے انگرا رشی تھے اور میرے پتا روم ہرش رشی مہابھارت پُران کو پڑھتے تھے۔ مہابھارت پُران ایک لاکھ شلوکوں میں ہے اور اُس کا پڑھنا و سُننا منوشیہ کو بھوساگر سے پار اُتارنے میں سہایک ہوتا ہے۔ ویدوں اور اٹھارہ پُرانوں کی رچنا کر دینے پر بھی ویاس جی کے سنتوش نہیں تھا۔ اِن کی اچھا تھی کہ ابھی کچھ اور لکھنا چاہیئے پر نتو دے نشچے نہیں کر پا رہے تھے کہ کون سا ایسا گرنتھ بنایا جاوے جس سے اپنے من کو شانتی ملے اور کلیُگ واسیوں کا بھی اُدھار ہو سکے وے اِس چنتا میں نمگن تھے کہ ایک دن نارد مُنی ہری بھجن کرتے ہوتے اور وینا بجاتے ہوئے وہاں آئے۔

5- ادھیائے - ۵

نارد جی کا وید ویاس کو ایک مہان ہری چرت گرنتھ لکھنے کی آوشکتا سمجھانا

وید ویاس جی نے نارد مُنی کو اپنے پاس آتے دیکھ کر نمسکار کیا اور بڑے آدر کے ساتھ آسن پر بٹھایا۔ نارد مُنی نے دیکھا

کہ ویاس جی کچھ چنتا میں پھنسے ہوتے ہیں سو وہ کہنے لگے ہے ویاس جی آپ کو کس بات کی چنتا ہے وہ ہمیں بتائیے۔ کون سا ایسا کٹھن کاریہ ہے جو آپ سے نہیں ہو پایا ہے۔ ویاس جی نارد جی سے کہنے لگے ہے نارد منی آپ ایشور کے پرم بھگت ہیں اور ان کی بھگتی میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں اور آپ میرے ہردے کی بات بھی سمجھ گئے ہیں سو کرپا کر کے کوئی ایسی یکتی بتائیے جس سے میرا یہ دکھ دور ہو جائے اور ہردے کو سنتوش ہو جائے۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے ویاس جی آپنے مہابھارت اور اٹھارہ پران لکھے ہیں ان میں آپنے بھگوان کی چرچا کم کی ہے اور یگیہ۔ تپ۔ دان اور ورت و سانسارک جیوں کا ورنن کیا ہے کوئی پران ایسا نہیں بنایا ہے جس میں شری بھگوان جی کا گن گان کیا ہوا اور ان کی لیلاؤں کا حال ہو۔ اسی لئے تمہارے ہردے میں ابھی سنتوش نہیں ہوا ہے۔ جس پران میں بھگوان کی لیلاؤں کا ورنن نہ ہو اس کو پڑھنے میں سمے بھی کم لگتا ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا نام نشکام بھاؤ سے لیتا رہتا ہے اور اپنے پاپوں کے لئے چھما مانگتا رہتا ہے وہی موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے وہی پران سب سے اچھا ہوتا ہے جس میں بھگوان کی لیلاؤں کا ورنن ہوا اور اس کے بھجن کی پریرنا دی گئی ہو۔ بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگانے سے جتنا سکھ سنسارک جیوں کو ملتا ہے وہ اندر آدی دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا۔ جو منوشیہ بھگوان کا بھجن شردھا ہردے سے کرتے رہتے ہیں۔ ان کو یگیہ۔ دان اور تپ آدی کے کرنے کی آوشیکتا نہیں ہے اور جو لوگ یہ سب چیزیں کرتے ہیں پر نتو ہردے میں بھگوان کی پورن بھگتی نہیں ہوتی ان کو مکتی نہیں ملتی۔ چونکہ وے اچھے کاریہ کرتے ہیں۔ اس لئے کچھ دنوں تک تو اس کا انہیں سکھ ملتا ہے پر نتو پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ہے ویاس جی! آپ ایسا پران بنائیے جس میں بھگوان جی کی لیلاؤں اور گنوں کا ورنن ہو اور جس کے پڑھنے سے منوشیہ کا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگ کر چت نرمل ہو جائے اور مرتبو کے پشچات موکش پراپت ہو اور جب تم ایسا گرنتھ لکھ دو گے تب ہی تمہارے ہردے کو شانتی ملے گی۔ ہے ویاس جی اب میں تمہیں اپنے پورو جنم کی کتھا سناتا ہوں، اسے دھیان سے سنیئے۔

6-اَدھیائے - ٦

نارد جی کا اپنے پچھلے جنم کی کتھا سنانا

میں پچھلے جنم میں ایک داسی کا لڑکا تھا اور میری ماتا ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی۔ وہ براہمن سادھو اور سنیاسیوں کی بڑی سیوا کیا کرتا تھا اور اس کے یہاں بڑے بڑے گیانی وِدوان سادھو سنت آتے رہتے تھے۔ ایک سال برسات کی رتو میں اس کے یہاں کچھ سادھو آکر رکے اور میری ماتا جی کو براہمن نے ان کا بھوجن بنانے پر رکھ دیا۔ میں ابھی بچہ ہی تھا، اس لئے اپنی ماں کے پاس اس آشرم میں ہی رہتا اور ہر سمے سادھوؤں کے درشن کرتا رہتا تھا۔ جس سمے سادھو جن بھگوان کی لیلاؤں کا ورنن و کیرتن کرتے تھے تو مجھے بھی ان کے سننے میں بڑا آنند

پراپت ہوتا تھا۔ سادھو لوگ اپنی جوٹھن چھوڑ دیتے تھے اُسے میں پرشاد سمجھ کر بڑے پریم سے کھاتا تھا۔ جب درشن تو بیت گئی اور وے لوگ اپنے اپنے استھان کو جانے لگے تو مجھے اُن کے الگ ہونے کا بڑا دُکھ ہوا اور میں بھی اُن کے ساتھ جانے کے لئے مچلنے لگا اور بہت رونے لگا۔ تب اُنھوں نے مجھ سے کہا ہم تجھے ایک منتر بتا رہے ہیں اور تو اُسی کو پڑھا کر یہ کہہ کر انھوں نے مجھے ایک منتر بتایا اور چلے گئے۔ میں اُن کی انوسار بھگوان کا بھجن کرنے لگا ایک دِن مجھے بودھ ہوا کہ میں بن میں جا کر اپنا سارا سمے بھگوان کی بھگتی میں لگاؤں تو ادھک پُنیہ پراپت ہوگا۔ پرنتو میری ماتا مجھ سے بڑا پریم رکھتی تھیں اور ہر سمے مجھے اپنے پاس رکھتی تھیں۔ اِس لئے میں بھی ان کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ پرنتو وِدھاتا کی لیلا ایسی ہوئی کہ میری ماں کو ایک دن سانپ نے کاٹ لیا اور اُس کے ترنت ہی مرتیو ہو گئی اور اس پرکار بھگوان نے مجھے مایا مُوہ سے مُکت کر دیا۔ بھگوان کی اس کرپا کا کارن میں سمجھ گیا اور ترنت ہی بن کی اور چل دیا۔ اِس سمے میری آیو پانچ ورش کی تھی۔ بَن میں مجھے بہت سے بھینکر پشو دکھائی دیئے پرنتو ہری کرپا سے مجھے بالکل ڈر نہیں لگا اور نہ ہی بھوک پیاس نے مجھے ستایا۔ اِس پرکار میں ایک ایسے استھان پر پہونچ گیا جہاں منوشیہ نہیں پہونچ سکتا تھا اور وہاں ایک بہت بڑے وٹ کے درکش کے نیچے بیٹھ کر میں نے بھگوان کے چرنوں میں لو لگا دی، اُسی دھیان اوستھا میں مجھے ترلوکی ناتھ بھگوان کی سُوریہ سے بھی اِدھک پرکاش وان مُورتی دکھائی دی جس کے ہاتھوں میں شنکھ۔ چکر۔ پدم اور گدا تھے۔ سر پر سونے کا مکٹ تھا گلے میں وجینتی مالا سُشوبھت ہو رہی تھی۔ اس انوکھے رُوپ کو دیکھتے ہی میں آنند کے مارے ناچنے لگا اور چاہتا تھا کہ اس دیویہ رُوپ کو ہمیشہ دیکھتا ہی رہوں، پرنتو چھن بھر میں ہی بھگوان انتردھیان ہو گئے تب میں بڑا ہی دُکھی ہوا! تبھی میں آکاش وانی ہوئی کہ اے بالک تو شوک نیاگ کر دے اور میرے بھجن میں اس کو لگا۔ تیرے ہردے میں پریم دیکھ کر میں ایک بار درشن دے دیئے اب تیرے دوسرے جنم میں دوبارہ پھر تجھے درشن دوں گا۔ تو میرا بہت پریہ بھگت ہے اور میرے ورِدان سے تجھے اپنے پورو جنموں کا حال بھی یاد رہے گا۔ اس کے پشچات بھگوان نے مجھ کو ایک دُنیادی اور اسی دُنیا سے میں بھگوان جی کا بھجن کرنے لگا۔ میں جس سمے بھی بھگوان کے چرنوں کے دھیان میں ڈوب جاتا تھا تو مجھے یہ دھیان آتا تھا کہ بھگوان نے اگلے جنم میں درشن دینے کا وعدہ کیا ہے کب میرا یہ جیون سماپت ہو اور دوسرا جنم پراپت ہو کر پرماتما کے درشن ملیں۔

ہر دیئے میں یہی اِچھار کھتے ہوئے ایک دِن میں نے پران چھوڑ دیئے اور ترلوکی ناتھ بھگوان کی کرپا سے میں برہما جی کے بیٹے کے رُوپ میں اُتپن ہوا اور اپنے پچھلے جنم کا سب ورتانت مجھے یاد رہا اِس لئے پھر میں نے بھگوان جی کا درشن پانے کے لئے پھر اُن کے چرنوں کا دھیان کرنا آرمبھ کر دیا اب اُس بھجن کے کرنے کا پھل یہ ہے کہ جس سمے میں ان کا دھیان کرتا ہوں، بھگوان مجھے درشن دے دیتے ہیں اور جہاں اُن کو پکارتا ہوں وہیں آجاتے ہیں اور میں تینوں لوکوں میں جہاں چاہوں چلا جاتا ہوں کہیں پر میرے لئے روک ٹوک نہیں ہے۔ اِس لئے ہے مترو یاس جی آپ بھی بھگوان کے گنوں اور لیلاؤں کا درشن کیجئے جس سے آپ کو بھگوان کے درشن پراپت ہوں اور ہردے اِدھر اُدھر نہ بھٹکے۔

7-ادھیائے ۔ ۷

نارد جی کا برہما سے سُنے ہوئے چار مُول اشلوک ویاس جی کو بتانا اور ویاس جی کا شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے مُنیو! نارد جی اپنے پچھلے جنم کی کتھا بتا کر ویاس جی سے کہنے لگے میں نے چار اشلوک برہما جی سے سُنے ہیں جو کہ ان کو پار برہم پرمیشور نے بتائے تھے۔ تم کو اُچت ہے کہ انہیں اشلوکوں میں ورنت کتھا کو اچھی طرح وستار پوروک لکھ دو تاکہ سنساری منوشیہ اس کتھا کو پڑھ کر اور اس میں بتائے گئے اُپدیشوں پر چلیں اور اُن کے ہردے میں ہری کی بھگتی اُتپن ہو کر انت میں موکش پراپت ہو۔ نارد جی نے پھر وے چاروں اشلوک ویاس جی کو سُنائے اور ان کا ارتھ سمجھانے کے پشچات کہنے لگے ہے ویاس جی اب تم پہلے بھگوان کی بھگتی سے اپنا ہردے نرمل کر کے پھر اُن سے مہان گرنتھ کی رچنا کرو۔ یہ کہہ کر نارد جی انتردھیان ہو گئے۔

نارد جی کی شکشا کا وید ویاس جی پر بڑا بھاری پربھاؤ پڑا اور وے ترنت ہی وہاں سے شری بدری ناتھ آشرم کی اور جو ہمالیہ پربت کے مدھیہ میں استھت ہے چل دیئے اور وہاں جا کر بھگوان کا دھیان کرنے لگے۔ جب وے دھیان میں مگن تھے اُسی سمے بھگوان جی نے اپنے دویہ تیج سے اُن کے ہردے کو پرکاش دان کیا اور بھگوان کی اچھا سے ہی اِن چاروں اشلوکوں کو وستار پوروک شریمد بھاگوت کے رُوپ میں لکھا اور پھر اپنے پتر شکدیو جی کو بھی اس کی شکشا دی۔

اتنا ورتانت سنا کر شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ ہے راجن! جب کروکشیتر میں اٹھارہ دن تک کورو اور پانڈوں میں بھینکر یدھ ہوتا رہا اور اسکھیہ شورویر مارے گئے اور بھیم سین نے اپنی گدا سے دھرت راشٹر کے سب لڑکوں کو مارنے کے بعد دریودھن کی جانگھ توڑ کر بھومی پر گرا دیا اور وہ رن بھومی میں اکیلا پڑا ہوا مرتیو کی انتم گھڑیاں گن رہا تھا اُسی سمے گرو دورونا چاریہ کے پُتر اشوتھاما وہاں آ نکلے اور ان کی یہ گت دیکھ کر کہنے لگے ہے مترورِیودھن! تمہاری یہ دشا کس نے کی ہے مجھے اس کا نام بتاؤ اور آ گیا دو کہ ان کو کس پرکار دنڈ دوں۔ اپنے مِتر کی یہ باتیں سُنکر دریودھن کہنے لگا کہ مجھے اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے مارے جانے کا شوک نہیں ہے اور نہ اپنی اس ٹانگ توڑی جانے کا کشٹ ہے پر تو مجھے سب سے ادھک دُکھ اس بات کا ہے کہ میرے دشمن پانڈو کیوں زندہ ہیں، اور تمہیں بھی میرے مِتر ہونے کے ناتے لجا آنی چاہیئے۔ کہ تمہارے جیوت رہتے تمہارے شترو راجیہ کریں۔ یہ بات سُنکر اشوتھاما کہنے لگا ہے مترنم چنتا مت کرو۔ اگر تم مجھ سے کہو تو آج

رات کو ہی اُن پانچوں بھائیوں کے سر کاٹ کر لے آؤں۔ دریودھن کہنے لگے کہ اگر تم ایسا کر سکو تو بڑی کرپا ہو گی اور میں اگلے جنم میں بھی تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔ یہ سُنکر اشوتھاما وہاں سے چلا، پرنتو اُس مورکھ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ بھگوان جس کی رکشا کرتے ہیں اس کو کوئی نہیں مار سکتا سو جیسے ہی اشوتھاما وہاں سے چلا، بھگوان شری کرشن جی نے اپنی انتراآتما سے جان لیا اور اُن کو بچانے کے لئے سندھیا کے سمے پانڈوؤں سے کہا کہ آج تم لوگ اِس ڈیرے میں مت سونا کہیں دُوسرے استھان پر ڈیرا بنا کر وہاں سونا اس ڈیرے میں دُوسرے لوگ سوتے رہیں گے۔ پانڈوؤں نے دُور جا کر دُوسرا ڈیرا تان لیا اور اس میں سو گئے۔ اشوتھاما نے رات میں جا کر ڈیرے میں گھُس کر جلدی جلدی دروپدی کے پانچوں پُتروں کا سر کاٹ لیا جو کہ ڈیرے میں سوتے ہوتے تھے اور پرات کال ہوتے ہی دریودھن کے پاس آ کر اس کو وے سر دکھاوے دُریودھن بڑا پرسن ہوا اور ایک ایک سر کو ہاتھ میں لے کر دباتا رہا۔ جب اشوتھاما نے ایک سر اس کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ یہ بھیم کا سر ہے اور دریودھن کے دبانے پر وہ چور ہو گیا تو دریودھن کو سندیہہ ہوا اور کہنے لگا کہ ہے اشوتھاما! یہ سر بھیم کا نہیں ہے کیونکہ اس کا سر میرے دبانے سے پچک بھی نہیں سکتا، معلوم ہوتا ہے تم دروپدی کے پتروں کے سر کاٹ لائے ہو، کیونکہ ان کا روپ رنگ بھی پانڈوں سے ملتا جلتا تھا۔ ان بیچارے معصوم بچوں کو تو نے بیکار ہی مار ڈالا۔ دُریودھن کو اس بات کا بہت ہی دُکھ ہوا اور وہ مر گیا۔

دُریودھن کے مرتے ہی اشوتھاما کو بڑا بھئے ہونے لگا اور وہ اس ڈر سے کہ اب پانڈو جیوت نہ چھوڑیں گے وہاں سے بڑی تیزی سے بھاگے۔

اُدھر جب پرات کال ہوا اور دروپدی نے دیکھا کہ اس کے پانچوں پُتروں کے سر کٹے ہوتے ہیں اور اشوتھاما نے کاٹے ہیں تو اس نے پرن کیا کہ جب تک اشوتھاما جان سے نہیں مارا جائے گا میں اَن جل نہیں گرہن کروں گی ارجن کہنے لگا کہ دروپدی تم اس طرح دلاپ نہ کرو میں اشوتھاما کا سر کاٹ کر تمہارے سامنے لاؤں گا۔ یہ کہہ کر ارجن گانڈیو دھنش ہاتھ میں لے کر رتھ پر بیٹھ گیا اور سارتھی شری کرشن جی سے بولا کہ رتھ کو جلدی سے ہانکئے۔ سو شری مُرلی منوہر کرشن نے رتھ کو پون کے ویگ سے چلایا اور چھن بھر میں ہی اشوتھاما کے پاس پہونچ گئے۔ اشوتھاما نے جب یہ دیکھا کہ ارجن اب میرے اوپر آکرمن (حملہ) کرنے والا ہے تو اُس نے برہما جی سے پراپت برہماستر چھوڑا جو بھیانک آگ کی طرح جلتا ہوا ارجن کی اور چلا ایسی بھیانک جلتی ہوئی اگنی کو اپنی اور آتا ہوا دیکھ کر ارجن آشچریہ سے کرشن جی سے پُوچھنے لگا کہ ہے بھگوان یا یہ اگنی کی لپٹیں میری اور کہاں سے آ رہی ہیں۔ کرشن جی کہنے لگے کہ ہے ارجن یہ برہما ستر ہے جو اشوتھاما نے چھوڑا ہے اب تم بھی اس کے اُتر میں اپنا براہما ستر چلاؤ۔ یہ سن کر ارجن نے بھی اپنا براہماستر چھوڑا اور دونوں برہماستر آپس میں لپٹ گئے انکے آپس میں لڑنے سے ایسی پرچنڈ جوالائیں نکلنے لگیں کہ سنسار کے جیو تراہی تراہی کرنے لگے تب کرشن جی بولے ہے ارجن! اشوتھاما نے براہماستر چلانا ہی سیکھا ہے وہ..... اپنے پاس لوٹانا نہیں جانتا، پرنتو تم چلانا اور لوٹانا دونوں جانتے ہو سو منتر پڑھ کر دونوں برہماستروں کو اپنے پاس بلا لو۔ اتنا سنسار بھسم ہو جائے گا۔ یہ سن کر ارجن نے دونوں برہما

ستروں کو بلالیا، اور بھاگ کر اشوتھاما کو پکڑ لیا پر نتو اُسی سمے اُس کے ہردے میں گیان آیا کہ یہ میرے گرو کا پتر ہے اس لئے میرا گرو بھائی ہے اور براہمن بھی ہے اس لئے اس کو مارنے سے پاپ ہی ہوگا یہ سمجھ کر اُس نے اُس کی ہتیا تو نہیں کی پر نتو باندھ کر دروپدی کے پاس لے آیا اور کہنے لگا ہے دروپدی! تمہارے پتروں کے مارنے والے کو پاس لے آیا ہوں، اب تم جیسا چاہو اس کے ساتھ کیا جاوے۔ جب دروپدی نے اس کو بندھے ہوئے دیکھا تو اُسکے ہردے میں دیا اپتن ہوئی اور اپنے پتی ارجن سے کہنے لگی کہ ہے ناتھ! تم نے میری پرتگیا تو پوری کر دی ہے پر نتو میں سوچتی ہوں کہ اس کو مارنے سے میرے پُتر تو جیوت نہیں ہو سکیں گے، اِس لئے اسے مکت کر دو اس کے کرموں کا دنڈ بھگوان اسے دے گا اور پھر یہ آپ کا گرو بھائی بھی ہے اس لئے اس کو مارنا اچت نہیں ہے۔ یہ سن کر دھرم راج یدھشٹر سہدیو اور نکل کو بڑی پرسنتا ہوئی اور کہنے لگے ان کا کہنا ٹھیک ہے براہمن کو مارنے سے لابھ تو اب کچھ ہوگا نہیں برہم ہتیا کا پاپ سر پر اور چڑھے گا۔ پر نتو یہ بات بھیم سین کو اچھی نہیں لگی، سو اُسے بڑا ہی کرودھ آیا اور کرودھ کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ گدا بھومی پر پٹک کر ارجن سے بولا ہے، بھائی! تم نے اشوتھاما کو مارنے کی پرتگیا کی تھی۔ اِت اس کو بنھانا چاہیئے اور تم جو یہ سوچ رہے ہو کہ اس کے مارنے سے برہم ہتیا لگے گی اس کا اتر یہ ہے کہ اس میں براہمن کا انش ہی نہیں رہا، کیونکہ دھرم شاستروں کے انوسار جو کوئی استری یا بچے کی ہتیا کرے یا اپنی شرن میں آتے ہوئے کو یا سوتے ہوئے کو مارے اتھوا بھگوان کو کشٹ دے ایسے منوشیہ کو مار ڈالنے سے پاپ نہیں ہوتا۔ ان آت تائیوں کو ادشیہ مار ڈالنا چاہیئے۔ بھیم کی بات سُنکر ارجن دُودھا میں پڑ گیا تو کرشن جی بولے ہے ارجن! سوچ وچار مت کرو۔ اپنی پرتگیا پوری کرو۔ بھیم سین کا کہا مان کر دروپدی کی بھی اچھا پورن کرو اور راجہ یدھشٹر جو تمہارے بڑے بھائی ہیں ان کا کہنا بھی مت ٹالو نیتی شاستروں میں لکھا ہے کہ براہمن کی ہتیا نہیں کرنی چاہیئے اور جو آت تائی (دوسروں کو دُکھ دینے والا ہے) اس کو جیوت نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اس لئے تم ایسا کام کرو کہ شاستروں کی آگیا کا پالن بھی ہو اور سب سنشٹ بھی ہو جائیں۔ یہ سُنکر ارجن کو ایک بڑی اچھی یکتی سوجھ گئی، اُس نے تیر کی نوک سے اشوتھاما کے مستشک میں سے رتن نکال لیا اور راجیہ کی سیما سے نکال کر باہر کر دیا۔

8-ادھیائے - ۸

دریودھن آدی کوروؤں کا انتم سنسکار کیا جانا اور پانڈوؤں کا بھیشم پتامہ کے پاس جانا

سوت جی کہنے لگے ہے رشی ورندو! اشوتھاما کے مستشک میں سے منی نکالنے کی پشچات پانڈوں دکوروؤں کے سمبندھیوں نے کوروؤں کی جو لاشیں رن بھومی میں پڑی تھیں ان کا ودھی پوروک انتم سنسکار کر دیا۔ اس کے پشچات کرشن جی۔ دھرت راشٹر اور پانچوں پانڈو۔ کنتی و دروپدی آدی استریاں اشنان کرنے کے لئے گنگا جی کی اور جانے لگے تو اُنہوں نے دیکھا کہ رن بھومی میں مارے گئے کوروؤں کی استریاں اپنے پتی کی چتاؤں کے پاس بیٹھ کر بہت زور سے رو رہی اور اپنی چھاتیاں

پیٹ رہی تھیں، یہ درشیہ دیکھ کر دھرماتما یُدھشٹر کا ہردیہ پگھل گیا اور وے سوچنے لگے کہ دیکھو ذرا سے راج کے پیچھے کتنا بھینکر یدھ ہوا اور ہمارے ہی ہاتھوں ہمارے بھائی مارے گئے۔ ہمارے گرو دِرونا چاریہ بھیشم پتامہ تتھا دان ویر کرن جو پرتی دن ہزاروں براہمنوں کو دان دیتا تھا یہ سب مارے گئے۔ کتنا بھاری پاپ مجھ سے ہوا ہے ایسے راجیہ کو لے کر کیا کرنا ہے یُدھشٹر کی یہ باتیں سُن کر کرشن جی مہاراج کہنے لگے کہ ہے یُدھشٹر! یہ تو وِدھی کا ودھان ہے ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے راج پراپت کرنے کے لئے بھائی بھائی کی، اور پُتر اپنے پتا کی ہتیا کرڈالتا ہے۔ ایسا بہت پراچین کال سے راجاؤں میں ہوتا چلا آرہا ہے۔ راجہ لوگ اشومیدھ یگیہ کرکے اپنے پاپوں سے مُکتی پالیتے ہیں، اِس لئے تم بھی ایک یگیہ کرکے اپنے پاپوں سے مکتی پراپت کرسکتے ہو۔

کرشن جی کا وچن سُنکر یدھشٹر جی کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے جو یکتی بتائی ہے اس کو ہردے گرہن نہیں کرتا۔ یگیہ کرنے میں ہمیں پشوؤں کو بھی بلی چڑھانا ہوگا اِس لئے اور بھی ہتیا لگے گی۔ اب اس میں رکت پات سے اتنا گھبرا گیا ہوں کہ نہ تو اور کوئی یُدھ کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی اُس راجیہ سنگھاسن پر بیٹھنا چاہتا ہوں جس کے کارن اتنا خون خرابہ ہوا۔

کرشن جی سوچنے لگے کہ اب یہ ہمارا کہنا بھی نہیں مانتا، اب کیا کرنا چاہیئے۔ یہ راجیہ تو کرنا نہیں چاہتے ہیں یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ان کے مستشک میں ایک وچار آیا کہ بھیشم پتامہ کے پاس لے چلنا چاہیئے جو رن بھومی میں دِالوں کی شیا پر پڑے ہوتے ہیں وے ہی دھرماتما یُدھشٹر کو سمجھا سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر کرشن جی یدھشٹر سے کہنے لگے کہ ہے یُدھشٹر تم ابھی تک شوک میں ڈوبے ہوتے ہو، اور ہمارے کہنے سے تم کو گیان نہیں ہوتا تو اب ایسا کرو کہ ہم بھیشم پتامہ کے پاس چلتے ہیں اور اُن کا پرامرش لیتے ہیں۔ وے جیسا کہیں تم ویسا ہی کرنا۔ راجہ یُدھشٹر نے یہ بات سویکار کرلی اور اپنے بھائیوں و دروپدی اور کرشن جی کے ساتھ رتھ پر بیٹھ کر اُس استھان کی اور چل دیئے جہاں بھیشم پتامہ دالوں کی شیا پر پڑے تھے۔ کرشن جی کو معلوم تھا کہ بھیشم پتامہ میرے درشنوں کے اُچھک ہیں، سو وے ان کے پیروں کی طرف کھڑے ہوگئے جس سے اُن کا داس اچھی طرح درشن کرسکے۔ بھیشم پتامہ نے جب ترلوکی ناتھ کو کھڑا دیکھا تو بہت پرسن ہوئے اور ان کو شردھا پورک نمسکار کیا۔

9- ادھیائے - ۹

بھیشم پتامہ کا یُدھشٹر کو راج نیتی سمجھانا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! جب بھیشم پتامہ کے آس پاس سب لوگ بیٹھ گئے تو کرشن جی پتامہ سے کہنے لگے کہ پتامہ میں ایک آدیشیک کام میں آپ کی رائے لینے کے لئے ان لوگوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ بات یہ ہے کہ مہاراج یُدھشٹر ایک بڑے دھرم سنکٹ میں پھنس گئے ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ میں نے اس راج سنگھاسن کے لئے اپنے

پُوجیہ جنوں۔ سمبندھیوں۔ گرُوجنوں اور بھائی بندھوؤں کی ہتیا کی ہے اس لئے میں اس راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھوں گا اور اپنے پاپوں کا پرتشچت کروں گا۔ یہ بات سُنکر بھیشم پتامہ نے یدھشٹر کو اپنے پاس بلالیا، اور کہنے لگے کہ ہے وتس! میرے تھوڑا اور پاس آؤ اور میں تمہیں انمّ سمے جو شکشا دے رہا ہوں اس کو دھیان سے سُنو۔

تم بچپن سے ہی دُکھوں ہی دُکھوں میں گھرے رہے ہو۔ جب تم بچے ہی تھے تو تمہارے پتا کی مرتیو ہو گئی۔ تمہارے بھائی کورووں نے لاکشاگرہ بناکر اس میں تمہیں جلانے کا پرتین کیا اور تمہارے بھائی بھیم کو مارنے کے لئے زہر ملے ہوئے لڈو بھیجے۔ اس کو جوئے میں دھوکا کرکے تمہارا دھن اور راجیہ چھین لیا اور تم کو بن باس دے دیا اور بن میں جاکر تم لوگوں نے بہت سے دُکھ اُٹھائے۔ ہے یُدھشٹر شاستروں میں کہا ہے کہ جو منوشیہ دھرم کار یہ کرتا ہے اور ستیہ بولتا ہے اُسے دُکھ نہیں ہوتا تو تم بتاؤ کہ تم جیسے دھرماتما کو اتنے دُکھ اور کشٹ کیوں جھیلنے پڑے۔ پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں بھگوان کی کرپا ہوتی ہے وہاں دکھ اور شوک پھٹکتے بھی نہیں پر نتو تمہارے پاس تو ہر سمے بھگوان شری کرشن جی سوئم رہتے تھے اور ہر پرکار سے تمہاری سہائتا کیا کرتے تھے پھر بھی تمہارے پُتروں کی ہتیا ہو گئی اور تم کشٹ اُٹھاتے رہے۔ یہ سب کس کارن سے ہوا؟ اسی لئے میرے بچے یدھشٹر تم یہ بات ہمیشہ کیلئے یاد رکھ لو کہ سنسار میں جو کچھ بھی ہوتا ہے بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے اس کی اچھا کے وِرُدھ ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا وہ جسے چاہے راجہ بنادے جسے چاہے راجہ سے چھن بھر میں بھکاری بنادے۔ منوشیہ جو کچھ دُکھ سکھ اُٹھاتا ہے وہ اس کے پچھلے جنم کے پاپ یا پنیہ کے پھل کے انوسار ہوتا ہے۔ پرمیشور کی لیلا اپرمپار ہے اس کا بھید کوئی نہیں جان سکا ہے اس لئے منوشیہ کو چاہیئے اسے جو بھی خوشی یا دکھ ہو اُسے بھگوان کی مرضی سمجھ کر شرودھا پوروک کرے اور ورتھا شوک کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو منوشیہ ہر کام کو بھگوان کی اچھا سے ہُوا سمجھتا ہے اُسے کبھی بھی کشٹ نہیں ہوتا۔ اور بڑے سُکھ سے رہتا ہے۔ تم جو یہ سمجھتے ہو کہ تم نے اپنے بھائی بندھوؤں وگرُوجنوں کی ہتیا کی ہے یہ واستو میں تم نے نہیں کی ہے بلکہ یہ سب کچھ بھگوان کی اچھا سے ہوا ہے تمہارا اس میں کچھ دوش نہیں ہے۔

ہانی لابھ جیون مرن یش اپ یش دھی ہاتھ

ات ہے یُدھشٹر تم ان سب باتوں کی چنتا نہ کرکے یگیہ کرو اور اپنے کو پاپ مُکت کرکے راج سنگھاسن پر بیٹھو اور راج کرو جس سمے بھیشم پتامہ یہ اُپدیش دے رہے تھے تو دروپدی بھی وہاں بیٹھی یہ گیان کی باتیں سن رہی تھی۔ بھیشم پتامہ نے اُپدیش دیتے سمے یہ بھی کہا کہ جس استھان پر کوئی دھرم کا مرم جاننے والا ویکتی بیٹھا ہے اور وہاں پر انیہ ویکتی کوئی دھرم کے وپریت بات کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ان کو ایسا کرنے سے روکے اور اگر وے نہ مانیں تو وہاں سے اُٹھ کر چلا جائے اور بھگوان سے سہائتا کی پرارتھنا کرے۔

یہ سُنکر دروپدی کہنے لگی کہ ہے پتامہ میرے ہردے میں ایک شنکا اُتپن ہوئی ہے جس سمے دُریودھن کی سبھا میں میرا چیر کھینچ کر پاپی دُشاشن مجھے نگن کرنے لگا اور دریودھن نے کہا کہ میری جانگھ پر آکر بیٹھو، اس سمے آپ جیسے دھرماتما

اور گیانی نے کچھ بھی نہیں کہا اس کا کیا کارن ہے؟

یہ سُنکر بھیشم پتامہ کہنے لگے کہ ہے پُتری! تمہاری شنکا ٹھیک ہے۔ اس سمے میں بھی وہاں بیٹھا تھا اور اگر میں دریودھن کو سمجھاتا تو وہ یہ اتیاچار کبھی نہ کرتا، پر نتو اُس سمے مجھے بھی اتنی بدّھی نہیں آئی۔ اس سے یہ اسپشٹ ہو جاتا ہے کہ یہ سب بھگوان کی اچھّا سے ہوا ہے اور وہ ایسا ہی چاہتے تھے اُس سمے میری متی بھرشٹ ہو گئی تھی اس کا ایک کارن اور بھی ہے۔ منوشیہ چاہے کتنا ہی وِدوان دھرماتما و گیانی ہو اگر وہ دُراچاریوں کی سنگت میں بیٹھتا ہے تو اس کی بدّھی بھی بھرشٹ ہو جاتی ہے اور جو دیکھتی جس کا دیا ہوا انّ کھاتا ہے اس کی بدّھی بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسی کہ انّ دینے والے کی ہوتی ہے۔ میں اُن دنوں میں دُریودھن پاپی کا اناج کھاتا تھا اور اس کی سنگتی میں رہتا تھا۔ اِس لئے مجھے تیرے چیر ہرن کے سمے بھی دھرم ادھرم کا گیان نہیں ہُوا۔ ہے بیٹی مجھ سے یہ بڑا بھاری پاپ ہو گیا ہے تو سچّے ہردے سے مجھے چھما کر دے۔

10 ادھیائے - ۱۰

بھیشم پتامہ کا شریر تیاگ کرنا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! یہ اُپدیش دینے کے پشچات پتامہ شری کرشن جی کی اور دیکھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ نے بڑی کرپا کی ہے کہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے درشن دے رہے ہیں۔ آپ امر ہیں اور آدی سے ہیں، وِدیمان تک رہیں گے۔ جب پرتھوی پر پاپ بڑھ جاتے ہیں یا آپ کے بھگتوں پر کوئی کشٹ آتا ہے تو آپ اوتار دھارن کر کے پاپیوں کا ناش کر دیتے ہیں۔ آپ اپنے بھگتوں کا بڑا دھیان رکھتے ہیں اس کا اُدا۔ ہرن یہ ہے کہ اپنے بھگت ارجن کی رکشا کرنے کے لئے آپ سارتھی بنے اور رتھ کو ہانکا۔ یُدھ کال میں جب میں اپنا تیر ارجن پر چلاتا تھا تو یہ کیول آپ کی ہی شکتی تھی جو ارجن کو بچا لیتے تھے انیتھا سنسار میں کوئی بھی منوشیہ یا دیوتا ایسا نہیں ہے جو میرے وان کی چوٹ سے جیوت بچ جاتے اور ہے پربھو! آپ ان وانوں کو اپنے شریر پر ہی روک لیتے تھے اور ان سے آپ کے شریر پر جو گھاؤ ہو جاتے تھے اور ان سے جس سمے پلاش کے پھول کی طرح لال رنگ کی رکت کی بوندیں آپ کے شریر پر چمکنے لگتی تھیں تو میں اپنے من ہی من میں ہنسا کرتا تھا کہ دیکھو بھگوان کیسی لیلا دکھا رہے ہیں آپ کے ماتھے پر جس سمے پسینے کی بوندیں آجاتی تھیں تو کیا بھلا معلوم ہوتا تھا اور جس سمے آپ کے گھنگھرالے بالوں میں رن چھیتر میں اڑی ہوئی دھول بھر جاتی تھی تو ان کا رنگ ایسا سُندر ہو جاتا تھا کہ میرے دل میں آتا تھا کہ ایک بار اِن بالوں کو چوم لوں اور جس سمے آپ رتھ کو میری اور دوڑا کر لاتے تھے اُس سمے جو درشیہ دکھائی دیتا تھا اس کا میں ہزار زبانوں سے بھی ورنن نہیں کر سکتا — اِت ہے دینو کے ناتھ سروشکتی مان مرلی منوہر میں چاہتا ہوں کہ آپ کا وُہ دویّہ رُوپ میرے ہردے میں بسا رہے۔ آپ اپنے بھگتوں کا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ اپنی پرتگیا بھی بھول جاتے ہیں۔

مہابھارت کا یدّھ آرمبھ ہونے سے پہلے آپ نے پرتگیا کی تھی کہ میں ہتھیار نہیں اُٹھاؤں گا کیول ارجن کا رتھ ہانکوں گا۔ اور میں نے یہ پرتگیہ کی تھی کہ میں آپ کو ہتھیار اٹھانے پر مجبور کر دوں گا۔ سو آپ نے مجھ بھگت کی پرتگیا پوری کی اس کے مقابلے اپنی پرتگیا بھلا دی۔ میں نے یدّھ میں جب اپنے بھیانک باؤں سے ارجن کے رتھ کا پہیّہ ہاتھ میں لے کر مجھے مارنے کے لئے آئے۔ ہے پربھو! اُس سمے کرودھ میں لال آپ کا مُنھ اتنا سُندر لگ رہا تھا کہ میں اُس کا ورنن نہیں کر سکتا۔ اور آپ کیسے انتریامی ہیں کہ جیسے ہی آپ اپنی پرتگیا توڑ کر استر اُٹھا کر مجھے مارنے کو دوڑے، اور اس کو دیکھ کر پرتھوی اس ڈر کے مارے کانپنے لگی کہ شری کرشن جی نے تو میرا اُدّھار کر کے پاپیوں کا بھار میرے اوپر سے اُتارنے کے لئے اوتار لیا ہے اور اب یہ اپنی پرتگیا توڑ رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بھار اُتارنے کی پرتگیا کو بھی بھول جائیں تو آپ تُرنت اس کا آشیہ سمجھ گئے اور اپنا پیتامبر اس کے اوپر ڈال دیا جس سے اُسے دھیرج بندھا رہے۔ جس سمے میں سوچتا تھا کہ پانڈوں کی سمست سینا کو سمول نشٹ کر دوں اس سمے آپ اپنی ایسی ایسی مایا اور رُوپ دکھاتے تھے کہ میں دُوِدھا میں پڑ جاتا تھا کہ ان میں سے کون سا رُوپ واستوک ہے اور کون سا بناوٹی ہے پربھو یہی سب باتیں سوچ سوچ کر۔ مجھے اپنے اوپر بڑی لجّا آتی ہے اور میں بارمبار اپنے کو دھکّارتا ہوں اور آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ میری سب بھولوں کو چھما کر دیں اور ایسا وردان دیں کہ میں آپ کے چرن کملوں کو کبھی نہیں بھولوں۔

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! بھگوان شری کرشن جی کی اس پرکار پرارتھنا کرنے کے پشچات بھیشم پتامہ نے اپنے پران تیاگ دیئے اور ان کے پران تیاگتے سمے ہی آکاش میں دیوتا لوگ وِمانوں پر چڑھ کر آئے اور بھگوان کی جے جے کار کے ساتھ اُن کے شریر پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔

۱۱ گیارہ ادھیائے

راجہ یُدھشٹر کا راج سنگھاسن پر بیٹھنا اور اشوتھاما کا راجہ پریکشت کو مارنے کے لئے برہماستر چلانا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے مُنی ورندو! اب میں تمہیں آگے کی کتھا سُناتا ہوں، اس کو دھیان پُورک سُنو۔ جب بھیشم پتامہ نے اپنا شریر تیاگ دیا تو پانڈوں اور شری کرشن جی کو بھی بڑا دُکھ ہوا۔ اُن کے مرنے کا دُکھ یُدھشٹر کو تو بہت ادھک ہوا اور وے استریوں کی طرح رونے لگے اور بار بار اپنے کو دھکّارنے لگے۔ یہ دیکھ کر

کرشن جی نے اُن کو سمجھایا ہے کہ یُدھشٹر نادان مت بنو۔ دیکھو بھیشم پتامہ کی مرتیو کیسی اچھی طرح ہوئی ہے، اوران جیسی مرتیو برلے ہی پرانی کو پراپت ہوتی ہے۔ سنسار میں جتنے بھی جیو آتے ہیں، وے بھگوان کی دھروہر (امانت) ہیں اوران کو ایک نہ ایک دن مرنا بھی اوشیہ ہے۔ اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ نہ تو پیدا ہونے پر ہرش کرے اور نہ مرتیو ہونے پر شوک کرے اور بھیشم پتامہ نے نہ تو مرتیو کے پشچات پرم دُرلبھ سورگ پایا ہے اِس لئے ان کی مرتیو پر تو خوشی منانا چاہئے۔ کرشن جی کی یہ باتیں سُن کر یُدھشٹر کو بڑا دھیرج بندھا اور انہوں نے بڑی اچھی طرح بھیشم پتامہ کی داہ کریا دانتم سنسکار کیا۔ اُس کے پشچات کرشن جی کہنے لگے کہ ہے یُدھشٹر! میں نے جس کارن پرتھوی پر جنم لیا تھا وہ کاریہ پُورا ہوگیا ہے، اور میں اب بہت پرشن ہوں اب تم کو بھی چاہیئے کہ تم پرجا پر دھرم اور پریم کے ساتھ شاسن کرو اور راجیہ کا سُکھ اُٹھاؤ۔ اتنا کہنے کے پشچات کرشن جی نے یُدھشٹر سے اشومیدھ یگیہ کروایا اور کچھ دن بیت جانے پر اپنے دیش دُوارکا جی جانے کی اِچھا پرگٹ کی۔

کرشن جی جس سمے اپنے جانے کی بات یُدھشٹر سے کہہ ہی رہے تھے کہ اشوتھاما نے اپنے اپمان کا بدلہ لینے کے لئے پانچوں پانڈوں کو جلانے کے لئے ایک اور استر چلایا جو برہماستر سے بھی بھینکر تھا اور جس کا نام برہمانڈاستر تھا اور اس استر کو بھگوان کے اِترکت کوئی بھی نہیں کاٹ سکتا تھا۔ جب یہ استر پانچ بھاگوں میں ہوکر پانچوں بھائیوں کی اور آیا، اُسی سمے اُس کا ایک ٹکڑا سُورگیہ ابھیمنیُو کی گربھ وتی پتنی اُترا کے پیٹ میں گھس گیا۔ جس کے کارن اُس کے پیٹ میں جوالا جلنے لگی، تب وہ دوڑتی ہوئی..... بھگوان شری کرشن جی کے پاس آئی، اور اپنی ویتھا بتائی۔ کرشن جی نے اپنی اپار شکتی سے چھوٹا سا رُوپ دھارن کرلیا اور اُترا کے پیٹ میں گھس گئے اور اگنی کو چھن بھر میں نشٹ کردیا۔ اُترا کے گربھ میں پریکشت تھا اُس نے بھگوان جی کے ننھے رُوپ کو دیکھا تو سمجھا کہ میرے گربھ میں دُوسرا بچہ بھی ہے۔ اشوتھاما کا برہمانڈاستر کرشن جی کی کرپا کے کارن پانڈوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکا اور واپس چلا گیا۔

جب شری کرشن جی دُوارکا جی کو جانے لگے تو یُدھشٹر بھیم۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو پانچوں بھائی دروپدی اور کُنتی ان کے آگے آکر کھڑی ہوگئیں اور کہنے لگیں کہ ہے ترلوکی ناتھ آپ کے یہاں سے جانے کا ہمیں بڑا دکھ ہورہا ہے۔ آپ کا ہمارا اتنے دنوں تک ساتھ رہا اور اب آپ بچھڑ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر ہردے کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جارہے ہیں۔ یُدھشٹر کہنے لگے کہ ہے مُرلی منوہر! ہم سب نے آپ کے ہی کارن گوروؤں پر وجے پائی۔ اور اب تک آپ ہر بات میں ہماری سہائتا کرتے رہے ہیں، اب آپ جارہے ہیں تو ہماری سہائتا کون کرے گا۔ آپ تو دوارکا پوری جاکر اپنے سمبندھیوں و گوپیوں میں راس لیلا کرنے لگیں گے اور ہمیں بھول جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں، کہ مجھے راج پاٹ کچھ نہیں ملے بس نِیتہ پرتی آپ کے چرن کملوں کے درشن پراپت ہوتے رہیں.... ہے پربھو۔ مجھ

سے یہ راج پاٹ سب لے لو۔ پر نتو مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ یہ کہہ کر یدھشٹر رونے لگے۔ تب کرشن جی بولے ہے یدھشٹر تم کسی بات کی چنتا نہ کرو، میں تمہیں وہاں جاکر بھی نہیں بھلاؤں گا اور میرا دوارکا جانا بڑا آوشیک ہے کیونکہ گھر سے آتے ہوتے ہمیں بہت دن بیت گئے اب وہاں جانے کو من کر رہا ہے اِت اب ہمیں جانے دو۔

12 ادھیائے۔ ۱۲۔ بارہ

شری کرشن جی کا دوارکا جی کو پرستھان

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! کرشن جی کے ہٹھ کرنے پر یدھشٹر نے آنسو بھرے نیتروں سے اُن کو جانے کی آگیا دے دی اور اپنے بھائی ارجن سے کہنے لگے کہ ہے ارجن! تم چترنگنی سینا کے ساتھ شری کرشن جی دوارکا جی تک پہونچا آؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا کوئی شترو راستے میں کرشن جی سے بدلہ لینے کے لئے کسی پرکار کی ہانی پہونچاتے۔ جب کرشن جی نے سب سے مل کر بدائی اور اپنے رتھ میں بیٹھ کر چلنے لگے تو وہاں پر جتنے بھی استری اور پرش کھڑے تھے سب کے نیتروں میں آنسو آئے اور پانڈو پتر تو ویوگ سہن نہ کر سکنے کے کارن دلاپ کرنے لگے۔ کرشن مہاراج کا درشن کرنے کی اچھا سے استریاں اپنے اپنے گھروں سے باہر نکل کر مارگ کے دونوں اور کھڑی ہوگئیں، اور جے جے کار کے ساتھ اُن کے اوپر پھولوں کی ورشا کرنے لگیں، اور آپس میں کہنے لگیں کہ دھنیہ بھاگ ہیں، دوارج کی اِن گوپیوں کے جو ایسے سُندر اور موہک رُوپ والے کرشن کے ساتھ راس لیلا کا سُکھ اٹھاتی ہیں۔ کرشن جی کے رتھ کے پیچھے پیچھے ہستناپور کے ہزاروں نرناری اور اور پانڈو ویوگ میں دُکھی ہو کر چلے آرہے تھے۔ جب نگر سے باہر نکل آئے تو کرشن جی کہنے لگے ہے بندھوؤں اب آپ لوگ اپنے اپنے گھروں کو جائیں اور شوک تیاگ دیں۔ ایسا کہہ کر شری بھگوان کرشن اپنے بھگتوں اور اُدھو جی آدی کے ساتھ دوارکا کی اور چل دیئے اور کرو۔ جانگل۔ پانچال۔ شورشین۔ برہاورت متسیہ سار سوت آدی دیشوں میں سے ہوتے ہوئے اپنے دیش دوارکا پُری میں پہونچ گئے۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! جس سمے دوارکا پُری میں یہ سماچار پہونچا کہ کرشن جی دوارکا جی آرہے ہیں تو نگر بھر میں دھوم مچ گئی۔ لوگ اپنے پریہ کرشن جی کے آنے کا سماچار سنکر آنند کے مارے ناچنے لگے۔ سمست گھروں میں دیپک جلا کر دیپاولی منائی گئی۔ نگر کے مارگوں پر استھان استھان پر تورن اور بندرروار لگا کر سجائے گئے اور جگہ جگہ پر سگندھی کے لئے دھوپ و چندن جلایا جانے لگا۔ گھروں کے دواروں پر پانی سے بھرے کلش رکھ دیئے گئے۔ بھاری سنکھیا میں استریاں تھالوں میں آرتی لے کر آرتی اُتارنے کو کھڑی ہوگئیں اور کرشن جی کی سولہ ہزار رانیوں کے آن کا ٹھکانا ہی نہیں تھا۔ آنند کے مارے سب کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور وے محلوں پر چڑھ کر انکے آگمن کی پرتیکشا کرنے لگیں۔ کرشن جی کے بیٹے سامب اور پوتے انورودھ جی پہلے ہی اپنی سینا اور کٹمبیوں کو کرشن جی کی

اگوانی کے لئے لے کر دُوارکاپوری کے پردیش دُوار پر پہونچ گئے تھے۔

اِس پرکار بڑی دُھوم دھام کے ساتھ کرشن جی اپنے نگر دوارکاپُری پہونچے، اُنہوں نے جاتے ہی اپنے ماتا پتا کے چرن چھوئے اس کے پشچات اپنی رانیوں کے محلوں کی اور آئے اور اپنی مایا سے سولہ ہزار رُوپ دھارن کر کے پرتیک رانی سے ملے اور ان کو سُکھ دیا۔

13 اُدھیائے ۱۳ - تیرہ

پریکشت کا جنم اور مانڈویہ رِشی کی کتھا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رِشی ورندو! گیانی پرش وُہ ہے، جو سارا کام شاستروں میں بتائے گئے وِدھان کے انوسار کرتا ہے اور سنسار کی پرتیک چیز کو چھن بھنگر مان کر مایا موہ میں نہیں پھنستا اور کِتنا ہی سُکھ اور ہرش کیوں نہ ہو اِس میں بھی بھگوان کو نہیں بھولتا، اِسی پرکار جب جب دھرما تما راجہ یُدھشٹر کو راج گدّی پر بٹھا کر شری کرشن جی دُوارکا جی کو چلے گئے تو یُدھشٹر مہاراج کو اُن کو چلے جانے کا بڑا دُکھ ہوا کیونکہ وُہ چاہتے تھے کہ چاہے راج پاٹ نہیں ملے، پر نتو بھگوان کے درشن نتیہ ہوتے رہیں، سووے اپنا راج کاریہ بڑی سادھانی سے چلاتے تھے جس سے پرجا کے کسی ویکتی کو کسی پرکار کا کشٹ نہیں ہونے پاوے اور سب سُکھی رہیں۔

اِسی طرح کچھ دِن بیت جانے پر اُترا کے گربھ سے ایک پُتر اُپتن ہوا۔ اِس بچّے نے اُپتن ہوتے ہی چاروں اور کو دیکھنا آرمبھ کر دیا کیونکہ وہ اِس دویّہ رُوپ کو دیکھنا چاہتا تھا جو اُس نے ماں کے پیٹ میں دیکھا تھا پر نتو اس کا رہسیّہ کسی کو معلوم ہوا نہیں۔ پنڈتوں نے جب نام رکھنے کی باری آئی تو کہا کہ یہ بچّہ اُپتن ہونے کے پشچات چاروں اور دیکھ کر پرتیک کی پریکشا کر رہا تھا، اتہ اس کا نام پریکشت رکھنا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کی جنم کنڈلی بتاتی ہے کہ یہ بڑا شورویر اور پراکرمی راجہ ہوگا۔ اپنے بل پراکرم سے سنسار میں تمہارا یش بڑھائیگا دھرم کا راجیہ کرے گا اور پرجا کو بہت سُکھ دے گا، اور ایک رِشی کے شاپ سے تکشک سرپ کے کاٹنے سے یہ مرے گا اور انت سمے میں بھی اس کی پریتی ہری کے چرنوں سے نہیں چھوٹے گی اور جیون بھر تو یہ ہری کا بھگت رہے گا ہی

پنڈتوں کی یہ بات سُن کر پانچوں پانڈو بھائی بہت ہی پرسن ہوتے اور کہنے لگے کہ ہماری تو کوئی سنتان جیوت نہیں ہے، چلو پوتا ہی جیوت رہ کر ولنش کا نام سنسار میں پرکاشت کرے گا۔ پریکشت کے اُپتن ہونے پر مہاراجہ یدھشٹر بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے بھگوان! تو اس کو جلدی سے بڑا کر دے جس سے میں راج پاٹ اِس کو سونپ دوں اور بن میں جا کر تیرا دھیان کروں۔

راجہ یُدھشٹر بڑے ہی گیانی منوشیہ تھے۔ اُنہوں نے اپنے چاچا دھرت راشٹر و اُن کی پتنی گاندھاری کو اپنے پاس بڑے پریم سے رکھ لیا، اور ان کی سیوا بڑی اچھی طرح کرتے تھے اور کبھی بھی ہردے میں یہ وچار تک نہیں لاتے

تھے کہ انہیں کے پُتر کوروؤں نے ہمیں دُکھ دیئے ہیں، بلکہ راج کاریہ بھی اُن سے پوچھ کر اُن کی سمتی سے ہی چلاتے تھے دھرت راشٹر یدھشٹر کی اس نشکپٹ سیوا سے بڑے پرسن تھے اور ایک دن کہنے لگے کہ ہے یُدھشٹر تم میری سیوا بڑی اچھی طرح کر رہے ہو پر نتو مجھے اُس سمے بڑی لجّا ہوتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ میری اور میرے پُتروں کے کارن تم کو اتنے کشٹ ملے۔ پر نتو میں بھگوان ترلوکی ناتھ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ میری کبھی بھی یہ اچھا نہیں تھی، کہ تمہارے ساتھ دُشمنی کی جاتے پر نتو نہ جانے کون سی شکتی تھی جو میری بدّھی بھرشٹ کر دیتی تھی۔ یہ سُنکر یدھشٹر کہنے لگے کہ ہے چاچا جی میرا بھی یہی حال تھا۔ میں بھی انت کرن سے چاہتا تھا کہ یدّھ بند کر دیا جائے۔ سندھیا کے سمے یدّھ چھیتر سے جب میں اپنے ڈیرے پر لوٹ کر آتا تھا تو یہ نشچے کر لیتا تھا کہ کل سویرے سے یدّھ بند کر دوں گا، پر نتو پرات کال ہوتے ہی یدّھ کے اُترکت سب کچھ بھول جاتا تھا، اس لئے ہی چاچا جی اب تک ہمیں جو کشٹ ملے اور یہ جو بھیشن یدّھ مہابھارت نام کا ہوا ہے اس میں آپ کا یا میرا دوش نہیں ہے، بلکہ یہ بھگوان کی اچھا سے ہوا ہے۔ بھگوان جیسا چاہتا ہے ہوتا ہے۔ سو ہے چاچا جی آپ اِس بات کا تنِک بھی سوچ نہ کریں، جب راجہ یدھشٹر کو راج کرتے ہوئے لگ بھگ ایک ورش بیت گیا تو مہاراج وِدُر جی تیرتھ یاترا سے لوٹ کر یمنا جی کے کنارے میتریہ رشی کے آشرم پر آ نکلے اور جب اُنہوں نے سُنا کہ کورو لوگ یدّھ میں مارے گئے ہیں، اور مہاراج یُدھشٹر راج گدّی پر بیٹھے ہیں تو ان کو یہ سُن کر بڑا ہی دُکھ ہوا اور جب انہوں نے سُنا کہ دھرت راشٹر اب یُدھشٹر کے پاس رہ رہے ہیں تو ان کو اور بھی آشچریہ ہوا اور سوچنے لگے کہ دیکھو راشٹر اتنے گیانی ہو کر کبھی ابھی تک سنسار کے مایا موہ میں پھنسے ہوتے ہیں، اور اپنا انت سُدھارنے کے لئے بھگوان کے چرنوں میں دھیان نہیں لگا رہے ہیں، ان کو چاہیئے تھا کہ اب پتنی کے ساتھ جا کر جنگلوں میں تپ کرتے موکش پراپت کرنے کا اُپائے کرتے۔ مجھے چاہیئے کہ اُن کو جا کر سمجھاؤں جس سے وہ اس مایا موہ چکر کے جال سے چھوٹ جائیں ایسا سوچتے ہوئے وِدُر جی ہستناپور کی طرف چل دیئے اور وہاں جا کر راجہ یدھشٹر سے ملے۔ یُدھشٹر کو ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور ان کی بہت آؤ بھگت کرنے کے پشچات ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہے بھگت راج وِدُر! میرے اہو بھاگیہ ہیں کہ آپ جیسے مہان بھگت کے درشن پائے۔ آپ بھگوان کے بہت ہی پیارے ہیں، اِسی لئے تو شری کرشن نے دُریودھن کے گھر کے میوے اور مشٹھان چھوڑ کر آپ کے یہاں کا شاک پسند کیا، آپ نے ہم پانچوں بھائیوں پر بڑی کرپا رکھی ہے۔ آپ بہت دنوں سے تیرتھ یاترا کر رہے ہیں کہیئے کہیئے کون کون سے تیرتھ دیکھے۔ کس کس ندی میں اشنان کیا اور کن کن رشی مُنیوں کے درشن کئے اور آپ دوارکا جی کی اور بھی گئے ہوں گے اور کرشن جی سے بھی ملے ہوں گے۔ سو وہاں کا بھی حال بتایئے کہ کرشن جی کیسے ہیں کیونکہ جب سے وے یہاں سے گئے ہیں، ان کا کوئی سماچار نہیں ملا یہ سُنکر وِدُر جی نے اپنی یاترا کا ورن کیا پر نتو کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا سماچار نہیں سُنایا، کیونکہ اس کو سُن کر یُدھشٹر کو بڑا ہی شوک ہوتا۔ یُدھشٹر سے بات چیت کر چکنے کے پشچات وِدُر جی دھرت راشٹر کے پاس گئے اور ان سے ملے۔ وِدُر جی کو دیکھ کر دھرت راشٹر بہت ہی پرسن ہوتے اور کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! آپ کے جانے کے پشچات تو یہاں بڑا بھاری پریورتن ہو گیا۔ میرے سب بیٹے

مہابھارت میں مارے گئے اور میرا راج بھی چھن گیا اب یُدھشٹر نے ہمیں اپنے پاس رکھ لیا ہے اور بڑی سیوا کرتا ہے کسی بات کا کشٹ نہیں ہونے دیتا۔ پر نتو بھیم مجھ سے ابھی ناراض ہے اور مجھے بات بات پر طعنے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اِس یُدھ کی جڑ تمہیں ہو۔ تمہیں نے اپنے بیٹوں کو ہم سے لڑوایا اور کبھی انہیں روکا نہیں ہمیں جان سے مارنے کے لئے وِش ملے ہوئے لڈو بھیجے اور ہمیں جلا کر مارنے کے لئے لکشاگرہ بنوایا۔ تم بہت ہی پاپی ہو۔ ہے وِدُر جی! بھیم کی یہ باتیں مجھے مار ڈالتی ہے۔ میں بہت ہی دُکھی ہوں سو آپ کرپا کر کے کوئی ایسا اُپائے بتائیے کہ جس سے میرا دُکھ چھوٹے۔ دھرت راشٹر کی یہ بات سُن کر وِدُر جی کہنے لگے کہ ہے دھرت راشٹر جی! مُنوشیہ کو چاہیئے کہ جہاں اس کا سمان نہ ہو وہاں پل بھر بھی نہ ٹھہرے۔ یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ تمہارے بیٹوں نے پانڈوؤں کو بڑا ہی دُکھ دیا ہے پھر تم یہ کیسے کہتے ہو کہ وے بیچارے تمہاری سنتانوں سے دُکھ پاکر کبھی اس کا ذکر نہیں کرتے دیکھو یہ بات سدیو یاد رکھو کہ جس آدمی کو کسی سے دُکھ ملتا ہے تو وہ دُکھ دینے والے کو کبھی نہیں بھولتا۔ میں تمہیں اِس پر سنگ میں ایک کتھا سُناتا ہوں اس کو دھیان دے کر سُنو اور یاد رکھو۔

ایک غریب کسان تھا اس کے جھونپڑے کے پاس ہی ایک سانپ نے اپنا بل بنا لیا تھا۔ ایک دِن سانپ نے کِسان کے لڑکے کو کاٹ لیا جس سے وُہ ترنت ہی مرگیا کسان کو اپنے لڑکے کے مرنے کا بڑا ہی دُکھ ہوا اور اُس نے پرتگیا کرلی کہ سانپ کو مار کر ہی دم لوں گا سو وہ ہاتھ میں گنڈاسی لے کر بیٹھ گیا جس سمے سانپ باہر سے لوٹ کر آیا اور بل میں گھسنے کو ہی تھا کہ کسان نے اس کے اوپر گنڈاسی ماری، پر نتو جلدی میں گنڈاسی سانپ کے پوری طرح نہیں لگا کیوں اس کی پونچھ ہی کٹ گئی اور سانپ بل میں گھس گیا اِسی پرکار کچھ دن اور بیت گئے۔ اور اب کسان کو بھے ہونے لگا کہ سانپ مجھ سے بھی بدلہ اوشیہ لے گا، سو یہ سوچ کر ایک دن اس نے سانپ سے مترتا کرنے کے لئے دودھ کا پیالہ اس کے بل کے پاس رکھ دیا۔ سانپ اس کا مطلب سمجھ گیا اور بل سے مُنہ نکال کر کہنے لگا ہے کسان اب تیرے اور میرے بیچ میں مترتا نہیں ہو سکتی کیونکہ جب تو مجھے دیکھے گا تو تجھے اپنے پُتر کی مرتیو یاد آئے گی اور یہ کہہ کر سانپ بل میں چلا گیا۔

سو ہے دھرتراشٹر جی! آپ کا حال ایسا ہی ہے۔ وے لوگ جب بھی آپ کو دیکھیں گے تو اپنے دُکھوں کی یاد تازہ ہو جائے گی اور جب آپ انہیں دیکھیں گے تو اپنے پتروں کو یاد کریں گے اِس لئے یہ اچھا ہے کہ تم سنسار کا موہ تیاگ کر یہاں سے چلے جاؤ اور بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگاؤ تم دیکھ رہے ہو کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی تمہارے سمیت بیٹے پوتے یُدھ میں مارے گئے۔ تمہارا راج پاٹ جاتا رہا تم اندھے ہو گئے اور تمہاری اتنی دُرگت ہو گئی ہے کہ جن جن لوگوں نے تمہارے دنش کا ناش کر دیا تم اب انہیں کے ہاتھ کا بھوجن کر رہے ہو اور کتے کی طرح ان کے یہاں پڑے ہوئے ہو اور پھر بھی بھگوان کے چرنوں کا دھیان نہیں کرتے۔ اب تو تم کو یہی چاہیئے کہ اس مایا موہ کو چھوڑ کر جنگلوں میں جا کر بھگوان کا بھجن کرو جس سے تمہارا

۳۴
انت سُدھر جائے۔ یہ سُن کر دھرت راشٹر جی کہنے لگے کہ ہے دوُرجی آپ ٹھیک کہتے ہیں ہماری بھی یہی اچھا ہے کہ اب پرلوک کو سُدھارا جائے پر تو میں اندھا ہوں میری پتنی بھی اندھی ہے اب ہم جنگل میں کیسے جا سکتے ہیں سو آپ کا کوئی اپائے ہمیں بتائیے دوُرجی کہنے لگے کہ آپ اس کی چنتا نہ کریں میں آپ کو اپنے ساتھ بنوں میں لے چلوں گا اور تمہارے انت سمے تک ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ دھرت راشٹر یہ سُن کر بڑے پرسن ہوتے اور اپنی پتنی کے ساتھ دوُرجی کے ساتھ ہمالیہ کی اور چلے گئے جب پرات کال ہوا اور یدھشٹر جی سو کر اُٹھے کے پشچات اپنے چاچا جی کو پرنام کرنے کے لئے آئے اور ان کو وہاں نہ دیکھا تو بڑے سوچ میں پڑ گئے اور من ہی من میں کہنے لگے کہ یہ لوگ پتہ نہیں مجھ سے روُٹھ کر یا اپنے پتروں کی مرتیو کے شوک کے کارن یہاں سے چلے گئے اور نہ جانے بیچارے کہاں کہاں دھکے کھا رہے ہونگے۔ یہ وچار کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہ اسی شوک میں ڈوبے ہوئے تھے کہ وہاں نارد مُنی آ گئے ان کو دیکھ کر یدھشٹر نے نمسکار کیا اور کہنے لگے کہ مُنی شریشٹھ آج رات کو ہمارے چاچا چاچی نہ جانے کہاں چلے گئے۔ اگر آپ کو کچھ معلوم ہو تو بتا دیجئے۔ میں اُن کے پاس جا کر ان کو منا کر لے آؤں گا نارد جی کہنے لگے کہ ہے دھرم راج! تم اُن کے جانے کا سوچ نہ کرو۔ یہ جگت ایک سوپن ہے اور اس کی ساری باتیں جھوٹی ہیں یہاں جو ماں، باپ، بھائی، بہن اور انیہ سمبندھی تم دیکھتے ہو یہ سب پربھو کی لیلا ہے، اِن میں سچائی کوئی نہیں ہے یہ سب ایسا ہے جیسا سوپن ہوتا ہے اس سنسار میں جو کوئی آتا ہے اُسے جانا اوشیہ ہوتا ہے اس لئے تم ان کے چلے جانے کی چنتا نہ کرو۔ سنسار میں جو کام بھی ہوتا ہے وہ بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے، اور وہ جسے جدھر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے تمہارے چاچا چاچی بھگت راج دوُر کے ساتھ اُتر کھنڈ میں چلے گئے ہیں، اور وہاں بھگوان کا بھجن کر رہے ہیں۔ اور آج سے ایک سپتاہ میں پران تیاگ دیں گے۔ اب تم ان کو اپنا پرلوک سُدھار لینے دو، اور واپس مت بلاؤ۔ نارد جی یہ اُپدیش دے کر وہاں سے چلے گئے اور یدھشٹر کو چنتا سے مکتی مل گئی یہ دِرتانت سُننے کے پشچات وہاں بیٹھے لوگ کہنے لگے کہ سُوت جی کرپا کر کے ہمیں یہ بھی بتائیے کہ ابھی جو آپ نے دوُرجی کا درشن کتھا میں کیا یہ دوُرجی کون تھے اور ان کو دھرم راج کس لئے کہا جاتا ہے۔

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! بہت سمے ہوا۔ ماتا دیہ نام کے ایک رشی تھے جن کو راجہ نے بنا دوش کے پھانسی دلوا دی۔ جب وے رشی دھرم راج کے پاس پہونچے تو اُن سے کہنے لگے کہ میں نے کوئی بھی پاپ نہیں کیا ہے اور نہ کوئی دُشکرم کیا ہے، پھر مجھے پھانسی کس لئے دیدی گئی؟ دھرم راج کہنے لگے کہ ہے رشیشورو جب تم بچے تھے تو تم نے ایک چیونٹی کو سوئی کی نوک چبھو کر مار ڈالا اسی پاپ کے کرنے سے تمہیں یہ ڈنڈ ملا۔ یہ بات سن کر رشی کہنے لگے کہ بچے کو پاپ پنیہ کا گیان نہیں ہوتا وہ بالکل ناسمجھ ہوتا ہے۔ بہت سے ایسے کار یہ کر بیٹھتا ہے جو نہیں کرنے چاہئیں، اس رس کارن کا ڈنڈ نہ تو راجہ دیتا ہے اور نہ بھگوان دیتے ہیں۔ تم نے مجھے بے کار میں ہی پھانسی دلوا دی اس لئے میں تمہیں شراپ دیتا ہوں کہ تم

مرتیو لوک میں سو ورشوں تک رہو اور ایک داسی کے گربھ سے جنم لو۔ سو ہے رشیشورو! اِسی شاپ کے کارن دھرم راج نے وِدُر کے رُوپ میں داسی کے پیٹ سے جنم لیا اور مرتیو لوک میں رہے۔

14۔ ادھیائے ۔۱۴
اَرجن کا دُوارکا جی سے واپس آنا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رِشیو! جب ایک سپتاہ پشچات دھرت راشٹر و مہارانی گاندھاری نے شریر تیاگ کر دیا اور وِدُر جی نے اُن کا انتم سنسکار کر کے پھر تیرتھوں کی آرمبھ کر دی۔ اِدھر یُدھشٹر جی مہاراج کو بھی ایسا گیان ہو گیا تھا کہ وے ہر سمے پرماتما کا ہی دھیان رکھتے تھے اور سنسار سے ورکتی ہو گئی تھی اُن کے راج میں پرجا بڑی سُکھی تھی اور پریم بھاؤ اتنا تھا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ پرنتو جیسے ہی دُوارکا میں کرشن جی نے سنسار چھوڑ کر بیکنٹھ یاترا کی تو چاروں اور کلیگ نے اپنے پیر پسارنا آرمبھ کر دیئے اور راجہ یُدھشٹر کو یہی انومان (اندازہ) ہونے لگا کہ اب کلیگ آگیا ہے کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ پرجا میں لوگ کپٹی اور چور ہو گئے۔ پُوجا پاٹھ تیاگ دیا اور آپس میں بچوّں کی طرح لڑنے لگے۔ یہ سب باتیں دیکھ کر یُدھشٹر جی بھیم سے کہنے لگے کہ ہے بھائی ارجن کو گئے ہوتے چھ مہینے ہو گئے اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آئے اور نہ کوئی سماچار ہی بھیجا پتہ نہیں کیا کارن ہے اور آج کل یہ ادھرم بڑھتا ہی جا رہا ہے اور مجھے رات کو بُرے بُرے سپنے دکھائی دیتے ہیں۔ اِس کا کارن بھی مجھے بڑا بھیتے ہو رہا ہے کہ کہیں وہ کشٹ میں تو نہیں پھنس گئے۔ نارد جی نے مجھ سے کہا تھا کہ بھگوان نے پرتھوی پر سے دُشٹوں کا ناش کر کے بھار ہلکا کرنے کیلئے کرشن جی کے رُوپ میں جنم لیا تھا اور اب اُنہوں نے راکشسوں کو مار کر اور بچے ہوئے دُشٹوں کو مہابھارت میں مروا کر پرتھوی کا بوجھ اُتار دیا ہے اور کچھ تھوڑا سا کاریہ اور رہ گیا ہے اس کو پُورا کر کے بیکنٹھ کو جانے ہی والے ہیں۔ بہت دنوں سے میرے سامنے ایسے شگون ہو رہے ہیں۔ دن کے سمے محلوں کے سامنے نگر میں کُتے روتے ہیں اور گیدڑ سویرے سے ہی بولنے لگتے ہیں۔ میں محل سے باہر جاتا ہوں تو بلی راستہ کاٹ جاتی ہے بھومی میں کئی بار بھوچال آچکا ہے سُورج پر کاش مدھم ہو گیا ہے۔ نگر میں اُداسی ہی اُداسی دکھائی دیتی ہے کہیں پر خوشی کے باجے بجتے نہیں دکھائی دیتے۔ ان سب لکشنوں سے مجھے یہ وِشواس ہونے لگا ہے کہ کرشن جی بیکنٹھ کو سُدھار گئے۔

یُدھشٹر جی بھیم سے یہ باتیں کر رہی رہے تھے کہ اِتنے میں ارجن بھی دُوارکا جی سے لوٹ کر آگئے اور یدھشٹر کو پرنام کر کے بڑی دُکھیت اوستھا میں چپ چاپ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ یُدھشٹر جی نے جب ان کو اتنا اُداس

دیکھا تو پوچھا کہ ہے بھائی ارجن تمہارا مکھ اتنا ملین کیوں ہے کیا تم بیمار ہوئے ہوں یا کسی نے تمہیں اپ شبد کہے ہیں۔ یا کسی شترو سے یدھ میں ہار گئے ہو یا کرشن جی بیکنٹھ تو نہیں چلے گئے۔ جس کے کارن تمہیں دکھ ہے کیا کارن ہے مجھے بتاؤ۔

15- ادھیائے - ۱۵

ارجن۔ کا کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے و بھیلوں دوارا لوٹے جانے کا حال کہنا اور پانچوں بھائیوں کا شریر تیاگنے کیلئے ہمالیہ میں چلے جانا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! ارجن یدھشٹر کی باتیں سن کر کچھ کہنا ہی چاہتے تھے پر نتو منہ سے بول نہیں نکل رہا تھا۔ اور وے رونے لگے یدھشٹر کے رونے سمجھانے پر جب رونا روکا تو کہنے لگے کہ ہے بھائی مجھ سے کچھ بولا نہیں جاتا۔ کرشن جی بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔ میں کرشن جی کا اپکار کبھی نہیں بھول سکتا۔ انہوں نے ہماری بڑی سہائتا کی۔ مہابھارت میں کرن جیسے مہاپراکرمی ویر سے میری رکشا کی۔ اور بھیشم پتامہ نے وانوں کو اپنے شریر پر لیا اور مجھے بچا دیا۔ ہے بھائی یہ کرشن جی کی ہی کرپا اور دیا تھی کہ جہاں بڑے بڑے پرتاپی راجہ اسپھل رہے وہاں میں تیر سے مچھلی کو بیندھ کر دروپدی کا پتی بن گیا اور جب کوروؤں نے دروا سا رشی کو ہمیں شاپ دینے کے لئے ہمارے پاس بن میں بھیجا تو کرشن جی نے ایسی مایا پھیلائی کہ ہم ان کے شاپ سے بچ گئے بلکہ رشی نے ہمیں بہت آشیرواد دیا۔ ہے بھائی کرشن جی کتنے مہان تھے کہ میرے سارتھی بنے اور میں جب بھی یدھ میں کرودھ میں آکر ان سے کہتا تھا کہ رتھ کو جلدی جلدی چلاؤ تو وے مسکرا کر رتھ کو تیزی سے چلانے لگتے۔ ہے! جب کرشن جی دوارکا جی پدھارے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے کٹمب کے سب یدو ونشی بڑے ہی بلوان ہیں اور مرنے کے پشچات کشٹ پہونچائیں گے اس لئے ان کا بھی ناش اپنے جیوت رہتے ہی کر دیا جائے سو انہوں نے ان کو اپنے ہاتھ سے تو نہیں مارا پر نتو دروا سا رشی کے دوارا شاپ دلایا۔ جس کے کارن کروڑوں کی سنکھیا میں ان کے کٹمبھی آپس میں لڑ کر تنک سی دیر میں ہی سماپت ہو گئے۔ اس کے پشچات کرشن جی نے رتھ کے سارتھی دارک کے ہاتھ یہ سندیشا بھیجا کہ یدو ونش کی سمت ودھوا استریوں۔ بالکوں اور بوڑھوں کو اور ان کے سب سامان کو اپنے ساتھ ہستناپور لے گئے۔ سو مہاراج! میں ان سب کو لے کر یہاں آرہا تھا کہ راستے میں بھیلوں نے ہم پر آکر من کر دیا میں نے بہتیرے دان چلائے اور سنسار میں پرسدھ اپنے گانڈیو دھنش کا بھی پریوگ کیا۔ پر نتو وے تھوڑے سے بھیل بھی نہ مر سکے اور ہمارا سب دھن زیور آدی لوٹ کر لے گئے۔ سو ہے بھائی! ہم نے جو مہابھارت جیتا وہ سب کرشن جی کی کرپا سے۔ نہیں تو دیکھ لو مجھ جیسا ویر جس نے بڑے سے بڑے نامی راکشس جیسے پراکرمیوں کو لڑائی میں ہرا دیا تھا۔ بھیشم پتامہ دان ویر کرن جیسے یودھاؤں کو بھومی پر لٹا دیا وہ کچھ

بھیلوں سے ہی ہار گیا۔ مجھے اِسی بات کا بڑا دکھ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ابھی پران تیاگ دوں اب مجھے اسی لجا کے کارن سنسار میں جینا اچھا نہیں لگ رہا ہے بے عزت ہو کر سو برس جینے کی اپیکشا عزت کے ساتھ دس برس جینا بہت اچھا ہے اِس لئے ہے بھائی اب ہمارے لئے یہی اچھا ہے کہ راج پاٹ چھوڑ کر ہمالیہ میں جا کر اس شریر کو تیاگ دیں۔ یہ بات سبھی بھائیوں کو اچھی لگی اور راجہ یُدھشٹر نے اس سمے پریکشت کو راج گدّی پر بٹھا دیا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ اُتراکھنڈ کی اور چل دیئے۔ وہاں جا کر کچھ دنوں بھگوان کا بھجن کیا اور اس کے پشچات ہمالیہ میں جا کر سب بھائیوں نے اور دروپدی نے بھی اپنا پران تیاگ دیئے اور راجہ پریکشت راج کاج چلانے لگے۔

16-اَدھیائے - ۱۶

بیل کے رُوپ میں دھرم اور گائے کے رُوپ میں پرتھوی کا وارتا

لاپ پریکشت کا سُننا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! راجہ پریکشت بڑے ہی دھرماتما تھے وے دھرم اور نیائے کے ساتھ راجیہ چلا رہے تھے اُن کے راج میں پرجا بہت سُکھ پا رہی تھی اور اُنہوں نے تین بار اشومیدھ یگیہ کیا اور اس پرکار یگیہ کر کے کلیُگ کو دنڈ دیا۔ راجہ پریکشت دھرم کاریوں اور دھرم دان میں اتنا دیدیتے تھے کہ کبھی کبھی تو اپنے پاس کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔ راجہ پریکشت نے ساتوں دوَیپوں کو جیت کر اپنے ادھیکار میں لے لیا۔ ایک دن اُنہوں نے سوچا کہ دوَاپر یُگ اس دن سماپت ہو گیا جب یُدھشٹر نے راج گدّی چھوڑی تھی اور ہمارے راج گدّی پر بیٹھنے کے دِن سے کلیُگ کو اپنے راجیہ میں نہیں رہنے دوں گا۔ سوائے اِس وچار سے کہ جہاں جہاں کلیُگ ہو اُسے نکال دیا جاتے بہت سی سینا لے کر چلے۔ وے جس جس دیش میں جاتے ہیں۔ وہاں یہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ لوگ دھرم کے کاریوں میں لگے ہیں، اور بھگوان کی بھگتی میں مگن ہیں، اس کا کارن یہ تھا کہ کلیُگ ابھی ان دیشوں میں پہونچا نہیں تھا اسی پرکار راجہ پریکشت انیک دیشوں کو آدھین کرتے ہوتے چلے جا رہے تھے کہ ایک دِن اُنہوں نے کورو کشیتر میں ندی کے تٹ پر ڈیرہ ڈالا۔ سندھیا کے سمے وے بھرمن کرنے کو نکلے تو ایک استھان پر دیکھا کہ ایک پیڑ کے نیچے ایک بیل کیول ایک ٹانگ سے کھڑا ہے اور اس کی تینوں ٹانگیں ٹوٹی ہوتی ہیں اور اُس کے پیچھے ایک دُبلی پتلی گئو کھڑی ہے رُو رہی ہے اور وے دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ راجہ پریکشت ان کی باتیں سننے کے لئے ایک پیڑ کی آڑ میں کھڑے ہو گئے۔

دھرم نے جو بیل کے رُوپ میں تھا گئو رُوپ دھارن کرنے والے پرتھوی سے پوچھا کہ تم کو کیا کشٹ ہے جو تم اتنی دُبلی ہو گئی ہو اور رُو رہی ہو۔ پرتھوی کہنے لگے کہ ہے دھرم تم تو سب باتیں جانتے ہو، پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ کلیگ میں ہو رہے پاپ اور ادھرم کے کارن تمہارے تین پیر تپ۔ دیا اور چھما ٹوٹ گئے ہیں، اور کیوں ایک پیر ستیہ باقی رہ گیا ہے۔ اِس لئے میں رو رہی ہوں۔ میرے رُونے کا کارن یہ بھی ہے کہ کلیگ آجانے کے کارن میرے پُتروں ارتھات سنساری جیوں کو بڑا کشٹ ہوگا۔ اب کرشن جی تو بیکنٹھ کو چلے گئے۔ اِس لئے مجھے اور بھی شوک ہے کیونکہ وہ ہوتے تو کلیگ نہیں آسکتا تھا۔ اور ہے بھائی دھرم تم یہ تو جانتے ہی ہو کہ سنسار میں میرے اُوپر جتنے بھی پرانی ہیں پھرتے چلتے یا جڑ رُوپ میں رہتے ہیں، میں اُن سب کو سُکھی اور آنندت دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ ان میں سب اچھے ہی گُن والے ہوں سب لوگ سچ بولیں آپس میں پریم ہو۔ کسی کو دھوکا نہ دیں۔ دُوسرے کی اِستری کو بُری دِرشٹی سے نہ دیکھیں۔ بھگوان کا بھجن کرکے مگن رہیں۔ ماس آدی مادک و ستوئیں نہ کھائیں۔ پر نتو کلیگ آتے ہی یہ سب باتیں ہونے لگی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی۔ میں اُسی دُکھ کے کارن روتی ہوں۔

17-ادھیائے ۔ ۱۷

کلیُگ سے راجہ پریکشت کی بھینٹ اور راجہ پریکشت کا کلیُگ کو رہنے کے لئے استھان بتانا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے بھگتو! جس سمے پرتھوی اور دھرم کی یہ باتیں پریکشت جی سُن رہے تھے اِسی سمے ایک ملیکش رتھ پر چڑھا ہوا بہت سی سینا کے ساتھ۔ کالے کپڑے پہنے ہوئے۔ ہاتھ میں ڈنڈا لئے ہوئے گئو اور بیل کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور آتے ہی گائے کے پیٹ میں زور سے لات ماری۔ اس کا رُوپ اتنا بھینکر تھا کہ گائے اور بیل دونوں ڈر کے مارے کانپنے لگے اور گائے سہائتا کے لئے پکارنے لگی۔ راجہ پریکشت ایسا پاپ نہیں دیکھ سکے اور ترنت اپنا بان اُٹھا کر کہنے لگے کہ اے مُنوشیہ تو کس دیش کا راجہ ہے جو میرے دیش میں میری پرجا کو کشٹ دے رہا ہوں میں ساتوں دُوپیوں کا راجہ ہوں تو یہ نہ سمجھ کہ کسی اور سے بات کر رہا ہے۔ میں چھن بھر میں تجھے مرتیو کے گھاٹ اتار دوں گا۔ راجہ پریکشت کی یہ بات سُن کر کلیگ چپ چاپ کھڑا ہو گیا تب راجہ بیل سے کہنے لگے کہ تم کون ہو سچ بتاؤ۔ میرے راجیہ میں ایسا ادھرمی کوئی نہیں ہے جو گائے یا بیل پر ہاتھ اُٹھائے اب تم مجھے ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ کس نے تمہارے پیر توڑے ہیں میں اس کو جان سے مار ڈالوں گا۔

اس کے پیشجات پر یکشت جی گائے سے بولے کہ گئو ماتا تو کیوں رو رہی ہے میں پاپیوں کو ڈنڈ دینے والا تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ راجہ کو چاہیے کہ اپنی پرجا کو سکھی رکھنے کے لئے دشٹوں کو وکرمیوں کو ڈنڈ دے۔ جس راجہ کے راجیہ میں پرجا دکھی رہتی ہے۔ اس کی نمرتی جاتی رہتی ہے۔ گیان نشٹ ہو جاتا ہے۔ آیو کم ہو جاتی ہے۔ مرکر کیرتی نرک کو پراپت ہوتا ہے۔ کہا بھی ہے ؎

جاسو راج پرجا دکھاری
سو نرپ اوس نرک ادھیکاری

سو ہے گئو میں اس ملیکش کو مار ڈالوں گا۔ جس نے ابھی تجھے پیر سے مارا ہے۔ یہ کہہ کر پریکشت بیل سے کہنے لگا کہ تم مجھے بتاؤ کہ کس نے تمہارے پیر توڑ ڈالے ہیں، میرا ہردے اسے ڈنڈ دینے کو بیاکل ہو رہا ہے میرے جتنے بھی پورُوج ہوتے ہیں سب گئو سیوک تھے اور دشٹوں کو جیوت نہیں رہنے دیتے تھے اور اگر میں بھی انیائی کو دنڈ نہیں دوں گا تو میرے پترُوں کو دُکھ ہوگا۔ میں اتنی سامرتھ رکھتا ہوں کہ اگر دیوتا بھی میرے راجیہ میں کسی کو ستائیں تو میں ان کو سمول ناش کر سکتا ہوں۔ یہ سُن کر بیل کہنے لگا کہ ہے راجہ! میں تمہارے کل کے سمست راجاؤں کو جانتا ہوں وے بڑے ہی دھرماتما اور گیانی تھے اور تمہیں بھی جانتا ہوں کہ تم بھی بڑے پراکرمی اور دھرماتما ہو۔ میں اپنے دیئے ہوئے وچن کے کارن کسی کا بھی نام نہیں لوں گا میں اپنے پالوں کا پھل بھوگ رہا ہوں۔ کیونکہ جو کوئی بھی پاپ کرتا ہے اس کو اس کا ڈنڈ اوشیہ ملتا ہے۔ تم تو بہت ہی گیانی و دھرماتما ہو۔ تم اپنے گیان سے جان جاؤ گے کہ کس نے مجھے گشٹ دیا ہے یہ سُنکر راجہ پریکشت نے آنکھیں بند کر کے بھگوان کا دھیان کیا تو اُن کو گیان ہوا کہ یہ دھرم اِس بیل کے رُوپ میں کھڑا ہے اور جو گئو ہے یہ پرتھوی ہے اور جو ملیکش سامنے کھڑا ہے یہ کلیگ ہے اِسی شودر نے دھرم کے پیر توڑ ڈالے ہیں اور پرتھوی کو بھی کشٹ دے رہا ہے۔ پہلے یگوں میں دھرم کے چار پیر تھے۔ ستیہ۔ تپ دیا اور شوچ تھے پر نتو کلیگ آتے ہی پاپوں کے بڑھ جانے کے کارن تین پیر تپ۔ شوچ اور دیا ٹوٹ گئے۔ اور کیوں ستیہ نام کا ایک پیر بچ رہا ہے اور کلیگ اس کو بھی توڑنا چاہتا ہے یہ سوچ کر راجہ کو کلیگ پر بڑا کرودھ آیا اور وے اس کو مارنے کو دوڑے جب کلیگ نے دیکھا کہ مہاراجہ پریکشت اب مجھے جیوت نہیں چھوڑیں گے اِس لئے وہ راجہ کے پیروں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میرے پران نہ لیجئے۔ تب راجہ پریکشت نے کہا ہے پاپی! تو میری شرن میں آ گیا ہے اس لئے میں تجھے جان سے نہیں مارتا۔ تو ہمارے پتامہ ارجن کے راجیہ کی سیما جہاں تک ہے وہاں سے نکل لے اور اس کے اندر کبھی مت آنا۔ تو بڑا ادھرمی ہے اور جہاں رہے گا وہاں کے لوگ تیرے کارن پاپ کرنے لگیں گے۔ تیری رگ رگ میں جھوٹ کرودھ۔ انکار۔ ادھرم۔ جھگڑا۔ کام لوبھ۔ موہ سمایا ہوا ہے۔ میرے راجیہ میں سب لوگ سچ بولتے ہیں۔ جب تپ اور یگیہ کرتے ہیں۔ بھگوان کی بھگتی کرتے ہیں۔ اِس لئے ہمیشہ سکھی رہتے ہیں اور اگر وہاں تو رہے گا تو وے تیرے کارن پاپی بن جائیں گے ات تو ترنت یہاں سے چلا جا۔ مہاراجہ پریکشت کی باتیں

سُن کر کلیُگ کہنے لگا کہ ہے چکرورتی! آپ دھرماتما ہیں تو آپ کو نیائے بھی کرنا چاہیئے اور نیائے کرتے سمے شترو اور متر نہیں دیکھا جاتا۔ برہما جی نے چار یگوں ست یُگ۔ ترتیا۔ دُواپر اور کلیُگ ان کی گنتا کی ہے اور ان کی آیو بھی نشچت کر دی ہے۔ ستیگ ترتیا اور دواپر یہ تینوں یگ اپنے راجیہ کر کے سکھ بھوگ چکے اور اب میرے راجیہ کا سمے ہے اور آپ کہتے ہیں کہ آپ کے راجیہ میں نہ رہوں۔ یہ کیسے سمبھوِ ہو سکتا ہے کیونکہ ساتوں دُوِیپوں میں تو آپ کا راجیہ پھیلا ہوا ہے تو پھر میرے راجیہ کی جگہ ہی کہاں رہی اور ہے مہاراج برہما جی جو چاروں یگوں کا سمے نشچت کر دیا ہے اس کو آپ جیسے کتنے ہی چکروتی راجہ چاہیں ہٹا نہیں سکتے۔ اس کے اترکت آپ نے میرے اوگن ہی اوگن دیکھے ہیں، ابھی تک گنوں پر دھیان ہی نہیں دیا۔ مجھ میں بہت سے ایسے گُن ہیں جو تینوں میں سے کسی یُگ میں بھی نہیں نہیں تھے۔ ست یُگ میں جس راجہ کے راجیہ کا ایک مُنوشیہ پاپ کرتا تھا تو راجیہ بھر کے سمست نواسیوں کو ڈنڈ ملتا تھا، پر نتو میرے یُگ میں ارتھ کلیُگ میں مُنوشیہ شریر کے جس انگ سے پاپ کرے گا اسی انگ کو میں ڈنڈ ضرور دوں گا۔ اس کے اترکت کیول من میں پاپ کا وچار لانے سے ہی مُنوشیہ کو ڈنڈ ملتا ہے۔ پر نتو میرے یُگ میں من میں پاپ رکھنے کا ڈنڈ نہیں مِلتا۔ پر نتو من میں دھرم رکھنے کا پھل تُرنت ملتا ہے۔ ہے مہاراج ست یُگ میں موکش پانے کے لئے مُنوشیہ کو دس ہزار ورشوں تک تپ کرنا پڑتا تھا۔ ترتیا یُگ میں ایک ہزار ورش، اور دُواپر میں سو ورش تپ کرنا پڑتا تھا۔ پر نتو کلیُگ میں جو ویکتی ایک پَل بھی شُدھ سے بھگوان کا دھیان کرے گا یا ان کی کتھا سُنے گا، اس کو مکتی پراپت ہو جائے گی۔ اَب آپ سوچیئے کہ میرے اندر کتنے گُن بھرے پڑے ہیں۔ کلیُگ کے اتنے گُن سن کر پریکشت جی ہردے میں سوچنے لگے کہ یہ ٹھیک کہتا ہے اس کی جان نہیں لینی چاہیئے جب کلیُگ نے دیکھا کہ پریکشت جی مجھ پر پرسن ہیں تو ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ہے مہاراج! اب آپ کرپا کر کے مجھے یہ بتایئے کہ میں کہاں جا کر رہوں، جیسی آپ آگیا دیں گے اُس کا پالن کروں گا۔

جب کلیُگ نے اِس پرکار پرارتھنا کی تو راجہ پریکشت کو اس پر دیا آگئی اور کہنے لگے کہ ہے کلیُگ! تم میری شرن آئے ہو اِس لئے میں تم کو مار نہیں رہا ہوں اور تمہیں رہنے کا استھان بھی بتاتا ہوں جہاں شراب بکتی ہو جہاں ویشیائیں نواس کرتی ہو۔ جہاں پشوؤں کی ہتیا ہوتی ہے۔ اور جہاں جُوا کھیلا جاتا ہو۔ ان استھانوں پر تم رہ سکتے ہو۔ یہ سُن کر کلیُگ بولا کہ ہے چکروتی سمراٹ اتنی جگہ کم ہے اور میرا پریوار اُس میں نہیں آسکتا سو تھوڑا استھان رہنے کے لئے اور دیجیئے۔ یہ سُن کر راجہ پریکشت کہنے لگے کہ تمہیں کیول ایک استھان رہنے کے لئے اور دیتا ہوں وہ ہے سونا۔ جس مُنوشیہ کے پاس سونا ہوگا وہ صدیوں تیرا بھگت رہے گا۔ ان کے اترکت تو اور کہیں مت رہنا۔ راجہ سے اتنی بات سُن کر کلیُگ چلا گیا اور ان ہی استھانوں میں رہنے لگا کلیُگ کے چلے جانے پر راجہ پریکشت نے اپنے دھرم کرم سے بیل کے تینوں پیر جوڑ دیئے اور گائے

سے کہا کہ اب تو چنتا نہ کریں تجھے کشٹ نہیں دوں گا۔ اس کے پشچات گئو وبیل اپنے واستوک رُوپ میں آکر اپنے اپنے استھان پر چلے گئے۔

جب راجہ پریکشت اپنے ڈیرے پر لوٹ آئے اور اپنے گروجنوں اور پنڈتوں کو یہ کتھا سُنائی، تو وے لوگ کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے بڑا ہی اچھا کیا کہ کلیگ کے رہنے کے لئے استھان نشچت کر دیا، اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو وُہ پرتیک مُنوشیہ کو ادھرمی بنا دیتا۔ راجہ پریکشت نے راجیہ بھر میں ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ کوئی بھی آدمی اِن چار باتوں کو نہ کرے اور ادھک سونا اپنے پاس اکٹھا نہ ہونے دے، جیسے سونا اس کے پاس آوے اس میں سے دان کر دے۔ راجہ پریکشت کے اس ڈھنڈورے کے پٹوانے کا پھل یہ ہوا کہ سب لوگ اِن چیزوں سے بچنے لگے۔ راجہ پریکشت کے راج میں دھرم کا پرچار بڑھتا رہا اسی کارن پرجا سکھی رہتی رہی

18۔ ادھیائے۔ ۱۸

پریکشت کا بَن میں شکار کھیلنے جانا اور سمیک رشی کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈالنا و شرنگی رشی کا شاپ دینا

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! بھگوان کی مایا بڑی نرالی ہے اور اس کا بھید کسی نے نہیں پایا ہے وہ مُنوشیہ کو بھانتی بھانتی کے کھیل دِکھا کر اس طرح نچاتا ہے جیسے مداری بندر کو۔ بھگوان کسی بھی کاریہ کا دوش اپنے اوپر نہیں لیتا اور جو کچھ کرنا ہوتا اس سے پہلے منوشیہ کی مت اِس طرح پھیر دیتا ہے کہ اُسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ ہے رشیشورو! پریکشت کے ساتھ بھی بھگوان کی ایسی ہی لیلا ہوئی۔ مہاراجہ پریکشت بڑے دھرماتما تھے اور دھرم و پیار سے راجیہ چلا رہے تھے۔ اس لئے وہاں کلیگ پرویش نہیں کر سکا۔ جب راجہ پریکشت ور دھا اوستھا میں پہونچے تو ایک دن اُنہوں نے سوچا کہ ہم نے جیو ہتیا کرنے کی مناہی کر دی ہے پر تو راجہ کا یہ دھرم ہے کہ جنگلوں میں جا کر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے یہی سوچ کر وے شکار کھیلنے گئے اور بہت سے جیوں کو مار ڈالا۔ جب سندھیا ہونے کو ہوئی تو راجہ ایک گھائل ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے اور ایک گھنے جنگل میں پہونچ گئے۔ راجہ کو بہت زور کی پیاس لگی اور پانی کی تلاش میں جا رہے تھے کہ انہیں بھنڈی رشی کی کٹی دکھائی دی۔ راجہ نے بھنڈی رشی کو بیٹھے دیکھ کر کہا کہ ہے رشی مجھے بڑے زور کی پیاس لگی ہے۔ میں راجہ پریکشت ہوں مجھے پانی پلا دیجئے۔ رشی نے کوئی اُتر نہیں دیا۔ راجہ نے تین چار بار پکارا پر تو رشی کی اور سے کوئی اُتر نہیں ملا۔ راجہ نے یہ دیکھا ہی نہیں کہ بھنڈی رشی سمادھی لگائے بیٹھے

ہیں، بلکہ وے یہ سمجھے کہ یہ رِشی بہت گھمنڈی ہے۔ میں ساتوں دویپوں کا راجہ اس سے پانی مانگ رہا ہوں اور یہ اُتر تک نہیں دیتا۔ یہ جھوٹ موٹ آنکھیں میچے بیٹھا ہُوا ہے۔ اس کو ڈنڈ دینا چاہیئے۔ پر نتو ہمارے کُل میں براہمنوں کو دنڈ نہیں دیا جاتا۔ سو میں اس کو کس طرح دنڈ دوں۔ راجہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ انہیں وہاں ایک مرا ہوا سانپ پڑا ہوا دکھائی دیا، اسے دیکھ کر وے سوچنے لگے کہ اگر یہ مرا ہوا سانپ ان کے گلے میں ڈالدوں تو رِشی سانپ کے ڈر سے آنکھیں کھول دیں گے۔ سو راجہ پریکشت نے وہ سانپ اُٹھا کر رِشی کی گردن میں ڈال دیا۔ پر نتو بھنڈی رِشی تو بھگوان کے دھیان میں ایسے نمگن تھے کہ ان کو پتہ ہی نہیں چلا کہ راجہ نے کیا کیا ہے اور انہوں نے سمادھی نہیں توڑی۔ جب راجہ اپنے گھر لوٹ آئے اور اپنے سر پر سے اپنا مکٹ اُتارا تو ترنت ہی ان کو اپنی بھول معلوم ہوگئی اور سوچنے لگے کہ یہ تو بڑا بُرا ہوا۔ سونے میں کلیگ رہتا ہے اور اُسی سونے کا مکٹ میرے سر پر ہے اسی کلیگ نے اس سمے میری مت بھرشٹ کر دی جس کے کارن میں نے ایسا اپرادھ کیا کہ بھگوان کا دھیان کرتے ہوئے رشی کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا۔ اب اس پاپ کا پرائشچت کیسے ہو، آج میں نے براہمن کو کشٹ پہونچایا ہے اِس سے مجھے ہانی اوشیہ پہونچے گی یہ سوچ کر راجہ بہت پچھتائے گا۔

جس سمے راجہ پریکشت نے بھنڈی رِشی کے گلے میں سانپ ڈالا اُس سمے آشرم کے کچھ انیہ رِشیوں کے بچّوں نے ان کو دیکھ لیا اور جا کر بھنڈی رشی کے پُتر شرنگی سے جو کوشکی ندی کے تٹ پر بچّوں کے ساتھ کھیل رہے تھے یہ بات بتائی۔ اپنے پتا کے اپمان کی بات سن کر شرنگی رشی کو بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے ترنت ہی شاپ دیا کہ ہے راجہ پریکشت تو نے میرے پتا کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈالا ہے اس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ آج سے ساتویں دن تو تکشک سانپ کے کاٹنے سے ہی مرے گا۔ شرنگی رِشی شاپ دینے کی بات اپنے ساتھیوں کو سنا کر اپنے پتا کے پاس آگئے اور پتا کے گلے میں سے سانپ نکال کر اُن سے چپٹ کر رونے لگے اُن کا رونا سنتے ہی بھنڈی رِشی کی سمادھی بھنگ ہوگئی اور وے کہنے لگے کہ ہے پُتر تم کیوں رو رہے ہو۔ شرنگی کہنے لگے کہ ہے پتا جی آپ تو سمادھی لگائے بیٹھے تھے۔ راجہ پریکشت آپ کی گردن میں مرا ہوا سانپ ڈالا گیا۔ اُس نے آپ کا اپمان کیا اِسی لئے میں رو رہا ہوں اور میں نے اِس دُشٹ کو شاپ دیدیا ہے کہ وہ آج سے ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے ہی مرے گا۔ یہ سُنکر بھنڈی رشی بڑا افسوس کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہے پُتر یہ بہت ہی بُرا ہوا کہ تو نے پریکشت جیسے گیانی اور دھرماتما راجہ کو شاپ دے دیا۔ کوروؤں اور پانڈوں کے ونش میں یہی انتم راجہ تھا۔ اس کے راجیہ میں کلیگ نے پرویش نہیں کیا تھا اور یہ سادھوؤں و براہمنوں کی بڑی دیکھ بھال رکھتا تھا اور ہر پرکار کا سُکھ پہونچاتا تھا۔ اس کے راجیہ میں اتنا نیائے ہوتا تھا کہ بکری اور شیر ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ کوئی بلوان نربل کو دُکھی نہیں کر سکتا تھا۔ ہے بیٹے تم نے بہت شگھرتا کری اور بہت تھوڑے سے اپرادھ کیلئے بہت بھاری دنڈ دیا۔ اِس کا پھل یہ ہوگا کہ پریکشت کی مرتیو کے پشچات جو راجہ آئیں گے وے سب ادھرمی ہوں گے۔ نیائے نہیں کریں گے اور پرجا دکھی رہے گی۔ اور کلیگ آجانے کے کارن پرتھوی پر پاپ بڑھ جائیں گے اور اِن سب کا کارن ہوگا تو کیونکہ تو نے آگا

پیچھا نہیں سوچا۔ راجہ کے گن نہیں دیکھے اور شاپ دے دیا۔ یہ کہہ کر بھنڈی رشی بڑے دُکھی ہونے لگے اور بھگوان کا دھیان کر کے کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! میرے پُتر سے بڑا اپرادھ ہو گیا ہے اس کو چھما کریں۔ یہ پرارتھنا کر کے انہوں نے سوچا، کہ اب جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ پر نتو راجہ سے اس شاپ کی بات کہلوا دینی چاہیئے۔ جس سے وہ اپنی مکتی کا اُپائے کر سکیں۔ ایسا سوچ کر بھنڈی رشی نے اپنے ششیہ گورمکھ سے کہا کہ تو راجہ کے پاس جا اور ان سے کہہ دے کہ شرنگی رشی نے تجھے یہ شاپ دیا ہے اس لئے تیری اکال مرتیو ہو گی اور تو اپنی مکتی کا اُپائے کر

19 ادھیائے ۱۹

راجہ پریکشت کو شاپ کا پتہ ہونا، اور اپنی مُکتی کیلئے گنگا تٹ پر جانا

شکدیو جی کا آگمن

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! جس سمے راجہ پریکشت یہ چنتا کر ہی رہے تھے کہ مجھ سے بڑا ادھرم ہوا جو برہمن کمار کے ہی ایک برہمن کو دُکھ دیا اور مجھے اب بھگوان اس کا دنڈ اوشیہ دیں گے اُسی سمے بھنڈی رشی کے ششیہ گورمکھ وہاں آئے اور کہنے لگے کہ میرے گرو جی نے یہ کہا کہ ہے راجن! جس سمے آپ میرے آشرم میں آئے ہوئے تھے، میں سمادھی لگائے بیٹھا تھا، اور آپ کے آگمن کی سوچنا مجھے نہیں ملی اور آپ نے اسے اپنا اپمان سمجھ کر میری گردن میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا۔ مجھے تو اس کا پتہ نہیں چلا، پر نتو میرے پُتر شرنگی نے آپ کو شاپ دے دیا ہے کہ آپ آج سے ساتویں دِن سانپ کے کاٹنے سے ہی مریں گے۔ سو ہے راجن! میرے گرو کو اپنے پُتر کی اس بھول کا بڑا دُکھ ہو رہا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے موکش کا کوئی اُپائے کریئے۔

دھرماتما پریکشت کو یہ سُن کر کچھ آشچریہ نہیں ہوا۔ اور نہ انہوں نے کچھ شوک کیا، اُلٹے وے بہت پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے مُنی! تم اپنے گرو سے جا کر کہنا کہ اس میں شرنگی رشی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ بھگوان کو ایسا ہی کرنا تھا، اور انہوں نے مجھے سنسار کے مایا موہ کے بندھن سے شیگھر مکت کرنے کے لئے ہی یہ سادھن بنا دیا ہے اور مجھ سے انجانے میں جو بھول ہوئی ہے اس کو رشی چھما کریں۔ اس کے پشچات راجہ نے اس کو بہت سا دان دکشا دیکر وداکیا۔

رشی کے چلے جانے کے پشچات راجہ پریکشت سوچنے لگے کہ ابھی میرے جیون کے سات دِن بچ رہے ہیں۔ اِس لئے اب مجھے ان سات دنوں میں اِدھک سے ادھک بھگوان کا اسمرن اور دان آدی کر دینا چاہیئے اور اپنے استری پُتر راجیہ تتھا دھن آدی کا موہ تیاگ دینا چاہیئے جس سے پران شانتی پوروک نکلیں اور مکتی ملے۔ کیونکہ اگر میں ابھی سے یہ اُپائے نہیں کروں گا تو انت تک اِن میں پھنسا رہوں گا، اور مکتی نہیں مِل سکتی۔ سنسار میں جس نے جنم لیا ہے اُسے

ایک نہ ایک دن مرنا بھی اوشیہ ہے اس لئے مرنے کا دُکھ کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ اِس لئے مجھے بھی مرتیو کی چنتا نہ کرکے پرلوک سُدھارنے کا اُپائے کرنا چاہیئے۔

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! راجہ پریکشت نے یہ نشچے کرنے کے پشچات اپنے لڑکے جنمے جئے کو بلا کر راج سنگھاسن پر بٹھادیا۔ اور اس سے کہنے لگے کہ ہے پُتر! میں اب راج چھوڑ کر تمہیں اپنی جگہ بٹھا رہا ہوں۔ جس طرح میں نے دھرم کے ساتھ راج کیا ہے ویسے ہی تم بھی کرنا۔ پرجا کو سکھ دینا۔ گئو و براہمن کی رکشا کرنا۔ شودروں کے کلیان کی پوری پوری چیشٹا کرنا اور جہاں کتھا یگیہ آدی ہوتے ہیں وہاں اُونچ نیچ کا بھید بھاؤ نہیں ہونے دینا، کیونکہ بھگوان کے سامنے سب پرانی برابر ہیں نہ کوئی اونچا ہے نہ نیچا۔ اپنے پُتر کو یہ اُپدیش دے کر راجہ پریکشت نے اپنے راجسی وستر بھوشن اُتار دیئے گیروا کپڑے دھارن کرلئے اور ہاتھوں میں کنڈل و دنڈ لے لیا۔ اس کے بعد براہمنوں وغریبوں کو بہت سا دروید وسورنا دان کرکے گنگا جی کی اور چل دیئے۔ ان کے پیچھے پیچھے اُن کی رانیاں اور نگر نواسی بھی روتے پیٹتے چل دیئے رانیاں کہنے لگیں کہ ہے مہاراج! ہم آپ کے بچھڑنے کے دُکھ نہیں سہہ سکیں گی، آپ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلیئے یہ سن کر راجہ کہنے لگے کہ ہے رانیو! تم یہ سوچ لو کہ سنسار کا سارا کام ایشور کی اچھا سے ہوتا ہے، اور جو اپتن ہوتا ہے اُسے مرنا بھی اوشیہ ہے۔ اس لئے تم میرے مرنے کا دُکھ کیوں کر رہی ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ استری کا یہ دھرم ہے کہ وہ اپنے پتی کو اچھے کاریہ کرنے میں سہائتا کرے اور اگر پتی بُرے کاریہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو روکے، اِس لئے تمہارا کرتویہ یہ ہے کہ تم اس دھرم کے کاریہ میں وگھن مت ڈالو اور یہاں سے چلی جاؤ کیونکہ تمہارے یہاں رہنے سے میرا من بھگوان کے چرنوں میں اچھی طرح نہیں لگے گا اور مجھے موکش نہیں ملیگا اس کے بعد وے پرجاجنوں سے کہنے لگے کہ ہے پرجاجنوں! تم میرے جانے کا دُکھ نہ کرو۔ میں نے تمہاری رکشا کے لئے اپنے پُتر جنمے جے کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ تمہاری دیکھ بھال اور پالن اُسی طرح کرے گا جس طرح میں کرتا تھا اور تم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا چت دھرم کے کاریوں میں لگاؤ۔ ہری کا بھجن ادھک سے ادھک کرو۔ بُرا مت دیکھو۔ بُرا مت سُنو اور بُرا مت بولو۔ اور اس بات کا بہت دھیان رکھو کہ شودروں سے اچھا برتاؤ کیا جائے شودروں کو پوتر کرکے اپنے دھرم میں ملالو اور ہم لوگوں نے اب تک شودروں کو الگ الگ رکھا ہے ان کو اچھوت مانا ہے، اِسی کارن شودروں کی سنکھیا ادھک بڑھ جانے سے پاپ کاریہ بڑھ گئے ہیں اور کلیگ پھیلتا جارہا ہے۔ جس دن سب شودر شدھ ہوکر ایک سناتن دھرم میں آجائیں گے اُسی دِن سے کلیگ کا پربھاؤ گھٹتا جائے گا۔

یہ اُپدیش دے کر راجہ نے سب کو وداکیا اور ہردوار تیرتھ میں چلے گئے۔ وہاں جاکر گنگا جی میں اشنان کیا اور تٹ پر بیٹھ کر بھگوان کے دھیان میں لگ گئے اور ان جل کا تیاگ کردیا۔

ہے رشیشورو! ساتوں دوپیوں میں راجہ پریکشت کے راج تیاگ اور بھگوت بھجن کے لئے گنگا تٹ پر چلے جانے کا سماچار ترنت ہی پھیل گیا، اور جس جس نے سُنا اسے بڑا ہی دُکھ ہوا، کیونکہ راجہ پریکشت کے راج میں

سب کوئی سکھی تھے۔ رِشیوں کو تو بہت ہی دُکھ ہوا، اِس لئے بڑے بڑے رِشی مُنی جیسے چیون۔ انگرا۔ بھرگو۔ پرشورام۔ گوتم۔ بھاردواج اگستی آدی راجہ سے ملنے کو ہردوار میں آئے۔ راجہ نے سب کو دنڈوت کی، اور بڑے سمان کے ساتھ بٹھایا، اور کہنے لگے کہ ہے رشیو! آپ کے درشن تو دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہوتے ہیں، آپ نے مجھ جیسے تچھ جیو کے پاس آکر بڑی کرپا کی ہے اب مجھے اوشیہ ہی موکش مِل جائے گا۔ میری آپ سے یہ بھی پرارتھنا ہے کہ جب تک میرے پران نہ نکلیں تب تک آپ لوگ میرے پاس ہی بیٹھے رہیں اور بھگوان کے نام کی چرچا کرتے رہیں۔ کرپا کر کے مجھے کوئی اُپائے بھی بتائیں کہ میری مُکتی ہو جائے اور میں آواگون سے چھٹکارا پا جاؤں راجہ کی یہ بات سن کر رِشی لوگ آپس میں پرامرش کرنے لگے اور بھانتی بھانتی کے اُپائے بتانے لگے۔ ایک رِشی بولے کہ ساتوں دن تک یگیہ کرو، اس سے تمہیں مکتی ملے گی۔ دُوسرے کہنے لگے کہ تم تیرتھوں کی یاترا کرو۔ کیونکہ تیرتھوں میں اشنان کرنے سے منوشیہ کو موکش پراپت ہوتا ہے۔ تیسرے کہنے لگے گئو دان کا دان کرو۔ کیونکہ گئو تیرنی سے پار اُتار دیتی ہے۔ چوتھے کہنے لگے کہ تم جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے سب دان کر دو، کیونکہ دان کا مہاتم بہت ادھک ہے۔ اِسی پرکار جتنے رِشی تھے اتنی ہی باتیں وے راجہ کو بتانے لگے۔

اِدھر تو رِشی لوگ اپنی بُدھی کے انوسار بھانتی بھانتی کے اُپائے راجہ کو بتا رہے تھے اُدھر نارد مُنی راجہ کے اس ورت کا سماچار سُن کر اُن سے ملنے کے لئے آرہے تھے کہ راستے میں اُن کی بھینٹ رِشی راج پرم ہنس شکدیو جی سے ہوئی سوان کو دیکھ کر نارد جی کہنے لگے کہ ہے مہارِشی آپ کہاں جا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے راجہ پریکشت کے شاپ کی کتھا سُنائی اور کہنے لگے کہ آج کل راجہ ہری دوار میں گنگا تٹ پر بیٹھے ورت کر رہے ہیں اور رِشیوں سے اپنی مکتی کا مارگ پوچھ رہے ہیں پر نتو کوئی انہیں ٹھیک اُپائے نہیں بتا رہا سب اپنی اپنی گا رہے ہیں۔ اس سے راجہ کچھ بھی نہیں کر پائے گا اور اس کے انت کاسمے بہت نکٹ آگیا ہے اس لئے آپ چل کر راجہ کو شریمد بھاگوت پُران سنایئے جس سے ان کو موکش مِل جائے۔ نارد جی کی یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ ہے نارد مُنی میں وہاں جانا اچھا نہیں سمجھتا، کیونکہ وہاں پہلے سے ہی بہت سے رِشی مُنی بیٹھے ہیں، میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔ یہ سُنکر نارد جی کہنے کہ ہے رِشی شریشٹھ آپ کو وہاں جانا ہی پڑے گا۔ کیونکہ شاستروں میں لکھا ہے کہ جو منوشیہ ڈوبتے ہوئے کو دیکھ بچانے کا پرتین نہیں کرتا اور ادھرمی کو ادھرم کرنے سے نہیں رُوکتا اور راستے سے بھٹکے ہوئے کو ٹھیک راستہ نہیں دکھاتا اِس کو مہا پاپ کا بھاگی بننا پڑتا ہے۔ راجہ پریکشت کو رشیوں نے کوئی ٹھیک مارگ نہیں دِکھایا ہے اِس لئے آپ کو وہاں چل کر ان کا اُدھار ہو جائے ایسا پرتین کرنا چاہیئے۔ نارد جی کے اتنا کہنے سے شکدیو جی مان گئے اور ان کے ساتھ ہی وہاں پر آگئے جہاں رِشیوں کی سبھا میں راجہ پریکشت بیٹھے ہوئے تھے۔ شکدیو جی کا تیسوی شریر اور دِویہ کانتی کو دیکھ کر سب رشیوں نے اُٹھ کر ان کو پرنام کیا اور ان کو سنگھاسن پر آسین کیا۔ جب راجہ پریکشت نے دیکھا کہ پندرہ ورش کے اس لڑکے کو جو کپڑے بھی نہیں پہنے ہوئے ہے اور نگن پھر رہا ہے رِشی لوگ بڑے آدر سے اپنے بیچ میں اُونچے سِنگھاسن پر بٹھا رہے ہیں اِس لئے

معلوم پڑتا ہے کہ یہ کوئی بڑے بھاری رشی ہوں گے یہ سوچ کر راجہ اپنے استھان سے اُٹھے اور شکدیو جی کو پرنام کر کے کہنے لگے کہ ہے رشیشور! آپ نے بڑی کرپا کی جو مجھ پاپی کو درشن دیئے۔ رشیوں کی سبھا میں شکدیو جی کے دادا پاراشر رشی بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے آتمک بل سے جان لیا کہ راجہ کو پتہ نہیں ہے کہ یہ کون رشی ہیں سو راجہ کو ان کا پری چے دینے کے لئے کہنے لگے کہ ہے راجن! یہ رشی وید ویاس جی کے پُتر ہیں، اور یہاں جتنے بھی رشی اُن سے بہت ادھک آیو والے بیٹھے ہیں، ان سب سے ادھک گیان رکھنے والے ہیں اور جنم لینے کے پشچات سے ہی گھر تیاگ کر بھگوان کے بھجن میں لگے ہوتے ہیں، اور سنسار سے ورکت ہیں سنساری منوشیوں میں یہ بھی نہیں آتے یہ آپ کا بڑا بھاگیہ ہے کہ انہوں نے آپ کو درشن دیئے ہیں۔ اب یہ آپ کو جو اُپائے بتائیں گے اُس سے اوشیہ ہی آپ کی مکتی ہو جائے گی۔ یہ سُنکر راجہ پریکشت شکدیو جی سے کہنے لگے کہ ہے رشیشور! آپنے میرے اُوپر بڑی کرپا کی ہے۔ میں راج پاٹ اور استری وسنتان کے موہ میں اتنا پھنسا ہوا تھا کہ کبھی اپنے موکش کا دھیان ہی نہیں کیا۔ پر نتو اب میں چنتا ہوں سو آپ کرپا کر کے ایسا اُپائے بتایئے کہ مجھے مکتی مِل جائے۔ راجہ نے یہ بھی بتایا کہ انیہ رشیوں نے دان دھرم آدی کیا کیا اُپائے تھے یہ سنکر شکدیو جی ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ ہے راجن ان اُپایوں سے مکتی نہیں ملے گی۔ راجہ پریکشت کہنے لگے کہ ہے رشی راج! پھر آپ ہی مجھے کوئی اُپائے بتایئے جس سے مجھے اِس بھوساگر سے مکتی ملے۔

دُوسرا اسکندھ

۱- پہلا ادھیائے - ۱

شکدیو جی کا راجہ پریکشت کو اُپدیش دینا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! تم نے جو پوچھا ہے تو اب میں تم کو مکتی پانے کا اُپائے بتاؤں گا۔ دیکھو سنسار کے منوشیہ اپنے اگیان کے کارن بھگوان کو بھول جاتے ہیں اور بھوگ ولاس میں پھنسے رہتے ہیں اِسی کارن وے لوگ اتنے دُکھ پاتے ہیں، کیونکہ جو منوشیہ بھگوان کو یاد نہیں کرے گا اسے سکھ نہیں مِل سکتا کیونکہ سکھ دینے والے بھگوان ہی ہیں۔ سانسارک وستوؤں سے جو سکھ ملتا ہے وہ چھن بھر رہنے والا ہوتا ہے

اور بھگوت بھگتی سے جو پرم سکھ ملتا ہے اُس سے اس سکھ کی تلنا نہیں کی جا سکتی۔ منوشیہ جھوٹ بول کر چھل کر کے۔ دوسروں کو کشٹ دے کر دھن پراپت کر کے اپنی استری اور بچّوں کا پیٹ بھرتا ہے پر نتو جب مرتا ہے تو کوئی اس کی سہائتا نہیں کرتا، اور اُسے اپنے پاپ کے کارن نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

ہے راجن سنسار میں سبھی منوشیہ مایا موہ میں پھنسے رہتے ہیں اور بھانتی بھانتی کے دُشکرم کرتے رہتے ہیں۔ پر نتو اپنا انت سمے سُدھارنے کی تنک بھی کوشش نہیں کرتے جس کے کارن ان کو نرک بھوگنا پڑتا ہے۔ منوشیوں کو چاہیئے کہ کم سے کم ورد ھاوستھا میں تو اپنا دھیان ہری چرنوں میں لگا دیں، ہے راجن منوشیہ سنسار میں اکیلا ہی آتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے اور انت سمے میں ہری بھجن کے اترکت اور کوئی اس کا ساتھ نہیں دیتا۔ سارا دھن۔ سونا۔ چاندی۔ محل دو محلے۔ استری۔ بچّے اور سمبندھی یہیں رہ جاتے ہیں، اِس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ پہلے سے ہی ان سے اپنا سمبندھ توڑ لے جس سے انت سمے اُن کا موہ نہ ستائے اور بھگوان کے دھیان میں من لگا رہے۔ گیانی کو چاہیئے کہ بھگوان کی جو کتھا سُنے اور شاستروں کے جو اُپدیش اُسے بتائے جائیں اُن میں پورا پورا وشواس رکھے۔ ان کو مِتھیا نہ سمجھے اور اُن پر وشواس رکھے۔ جو منوشیہ ہری کتھا کو سُنتا ہے پر نتو ان میں وشواس نہیں رکھتا اُسے بھی کچھ پھل نہیں ملتا۔ ہے راجن! اب میں تم کو شریمد بھاگوت پُران سناؤں گا جو سب ویدوں اور پُرانوں کا سار ہے۔ میرے پتا ویدویاس جی نے مجھے سُنایا تھا۔ اس میں شری کرشن جی کی لیلاؤں کا ورنن ہے اور جس منوشیہ کو اپنے پرلوک کو سُدھارنا ہو اُس کو شریمد بھاگوت کی کتھا اوشیہ سُننی چاہیئے کیونکہ اس کے سُننے سے منوشیہ بھوساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔ شریمد بھاگوت ایک نوکا ہے جس میں بیٹھ کر منوشیہ بھوساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔ جو منوشیہ بھاگوت سُن لیتا ہے اُسے اتنا پھل ملتا ہے جتنا سمست ویدوں پُرانوں اور شاستروں کے سُننے سے بھی نہیں مِل سکتا۔ اس کتھا میں ایک بات اور بھی بڑی اچھّی ہے وہ یہ ہے کہ جو منوشیہ نیتہ پرتی اس پُران کو پڑھتے رہتے ہیں اور اس میں بتائی گئی باتوں پر دھیان دیتے ہیں ان کو بھی بھگوان کے چرنوں میں پریت ہو جاتی ہے اور سنسار ک موہ چھوٹ جاتا ہے اور جہاں پر شریمد بھاگوت کتھا ہوتی ہے وہاں پر سب دیوتا کتھا سُننے کو آتے ہیں۔ ہے راجن تم اس بات کی چنتا نہ کرو تمہارے مرنے کے دن کم رہ گئے ہیں۔ ابھی تمہارے مرنے میں سات دن ہیں اور اگر تم ساتوں دن تک شریمد بھاگوت کی کتھا کو سُنتے رہو تو مکتی ہو جائے گی اور مکتی تو منوشیہ کو ایک دو گھڑی نام لینے ہی میں مِل جاتی ہے، ہے راجن! کھٹانگ راجہ کی مُکتی بھی دو گھڑی میں ہی ہو گئی۔ میں تمہیں کھٹانگ راجہ کی کتھا سُناتا ہوں کہ اسے کِس پرکار مُکتی ملی۔ ترتیا یگ میں تمہاری طرح ایک پرتاپی راجہ تھا جو ساتوں دیپوں پر راجیہ کرتا تھا۔ وہ ایودھیا پوری میں رہتا تھا اور بڑا ہی دھرماتما اور نیتی وان تھا۔ اس کے راجیہ کال میں ایک بار راکششوں نے دیوتاؤں سے گھور یُدھ کیا، اور دیوتاؤں کے راجہ اندر کو یُدھ میں ہرا کر اندر سے راجیہ چھین کر باہر نکال دیا۔ راجہ اندر بڑے نراش ہو کر راجہ کھٹانگ کے پاس آئے اور سہائتا کیلئے پرارتھنا کی۔ راجہ کھٹانگ اپنے ستر استر لے کر اندر کیساتھ چلے گئے اور راکششوں

سے یُدّھ کرکے اُن کو ہرادیا اور اِندر کو اِندراسن پر بٹھادیا۔ جب راجہ کھٹانگ اندر سے وِدا لینے لگے تو اِندر بولے کہ ہے راجن! آپ نے ہمارے اُوپر بڑا اُپکار کیا ہے اور ہم آپ کے بڑے آبھاری ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم سے کوئی وَردان مانگیں جس سے ہم آپ کے رِن سے کچھ ہلکے ہوں۔ اندر کی بات سُن کر راجہ ہردے میں سوچنے لگے کہ میں نے تو ان کو راجیہ ہی دوبارہ دلایا ہے اور میری کرپا سے یہ اِس سمے راج سنگھاسن پر بیٹھے ہیں، اب میں اُن سے کیا وِردان مانگوں راجہ اندر کھٹانگ کے من کی بات جان گئے اور کہنے لگے کہ ہے راجن آپ کا وِچار ٹھیک ہے۔ راکشش لوگ ہم سے بلوان ہیں اور ہمیں اُن کو جیت لینا کٹھن تھا، اِس لئے آپ کی سہائتا ہم نے مانگی تھی۔ آپ ہم سے وِردان مانگئے جو آپ چاہیں گے میں آپ کو دُوں گا۔ راجہ اندر کی بات سن کر کھٹانگ سوچنے لگے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں آیو کا بھروسہ نہیں کیا وِردان مانگوں۔ یہ سوچ کر وے اندر سے بولے کہ ہمیں یہ بتایئے کہ ہماری آیو ابھی کتنی باقی ہے اِندر نے کہا کہ تمہاری آیو میں کیول چار گھڑی بچ رہی ہیں اس کے پشچات تم مر جاؤ گے۔ یہ سُن کر راجہ کھٹانگ بولے کہ ہمیں وِردان دو کہ اسی سمے اپنے نگر ایودھیا میں پہونچ جائیں۔ راجہ اِندر نے اپنے وایو کے ویگ سے چلنے والے رتھ پر دو گھڑی میں ہی کھٹانگ کو ایودھیا میں پہونچا دیا۔ راجہ نے وہاں پہونچ کر ترنت ہی اپنا سمپورن دھن، اور آبھوشن آدی براہمنوں کو دان کر دیئے۔ اپنے پُتر کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا اور سب استری پتروں سمبندھیوں آدی سے الگ ہو کر سرجو ندی کے کنارے آکر بیٹھ گیا۔ یہ سب کاریہ اُس نے دو گھڑی میں کر ڈالا اور پھر سوئم ہی اپنے پران تیاگ دیئے۔

ہے راجن راجہ کھٹانگ نے تو دو گھڑی میں مُکتی پائی پر تنتو ایک قصائی کو بھگوان نے انتم سمے ایک بار نام لے لینے سے پرسن ہو کر ہی مکتی دے دی تھی۔ پر تنتو تمہاری آیو میں تو ابھی سات دن شیش ہیں۔ اور تم یہ سمجھ لو کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ بھگوان کی اِچھا سے ہوتا ہے۔ تمہیں جو تکشک کاٹے گا وہ بھگوان کی اِچھا ہے۔

شُکدیو جی کی یہ گیان کی باتیں سُنکر راجہ پریکشت کو بہت ہی دھیرج بندھا اور وے پرسن ہو کر کہنے لگے کہ مہاراج! آپ نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے۔ اب آپ یہ بتایئے کہ میں کِس پرکار بھگوان کا دھیان کروں۔ شکدیو جی بولے کہ تم پدمآسن لگا کر بیٹھو اور چت کو ایکاگر کر کے بھگوان کے دوِیہ رُوپ کا دھیان کرو اور یہ سمجھو کہ یہ سنسار اُسی کا رُوپ ہے۔

2 ادھیائے ۲

شُکدیو جی کا یہ بتانا کہ بھگوان اپنے بھگتوں کا ہر سمے دھیان رکھتے ہیں

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! بھگوان کا دھیان کرنے کا سب سے اچھا اُپائے یہ ہے کہ پہلے سنسار کے دستوؤں سے اپنا من ہٹالے اور پھر بھگوان دھیان کرے۔ بھگوان کا دھیان جو سچے ہردے سے کرتا ہے اُس کو

سنسار کا مایا موہ نہیں ستاتا۔ اور تم کو یہ بھی نہیں سوچنا چاہیئے کہ جو منوشیہ سنسار تیاگ کر دن میں چلا جائے گا اس کو بھوجن اور کپڑوں آدی کا کشٹ ہوگا وہ کہاں سے آئے گا۔ ہے راجن! بھگوان جی اتنے دیالو ہیں کہ وے اپنے بھگتوں کا پورا پورا دھیان رکھتے ہیں۔ ان کا بھگت جہاں پر ہو وہیں پر اس کو سب چیزیں پہونچ جاتی ہیں، اُن میں ساری چیزیں مِل جاتی ہیں۔ سونے کے لئے پرتھوی وہاں ہوتی ہے۔ جس پر ہری گھاس کی چادر بچھی ہوتی ہے اس پر منوشیہ بڑے سکھ سے سو سکتا ہے۔ کھانے کے لئے بھانتی بھانتی کے پھل اور کند مول بنوں میں مفت میں ملتے ہیں تن ڈھانکنے کے لئے ورکشوں کی چھال کپڑے سے بھی اچھی رہتی ہے۔ کپڑے مہنگے ہوتے ہیں پر تنو ورکشوں کی چھال بنا مولیہ کے مِل جاتی ہیں۔ جاڑا لگنے پر پہاڑوں کی گپھاؤں میں منوشیہ رہ سکتا ہے۔ پانی پینے کیلئے استھان پرندی۔ نالے اور تالاب ہیں انہی میں اشنان کر کے اپنے شریر کو بھی شُدھ رکھ سکتا ہے۔ پرمیشور کے بھگت کو دنوں کے شیر اور ریچھ آدی بھی کچھ نہیں کہتے اور اس کی رکشا کرتے رہتے ہیں۔ ہے راجن جو منوشیہ بھگوان کا دھیان نہیں کرتا اور سنساری مایا موہ میں پھنسا رہتا ہے اس کا موکش نہیں ہوتا اور یونیوں میں چکر کاٹتا رہتا ہے۔ اگر منوشیہ اپنا سب کچھ پرماتما کے ارپن کر دے اور اس کی شرن میں چلا جائے تو وہ اس کو کسی بات کی کمی نہیں رہنے دے گا۔ بھگوان تو ایسا دانی ہے کہ اگر کوئی اُسے یاد نہ کرے تو اُسے بھی کھانے کو دیتا ہے۔ جب منوشیہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہاں بھی بھگوان بھوجن پہونچاتا ہے اور جب بچہ اُتپن ہوتا ہے تو ماس کے بنے ہوئے ستنوں میں دودھ نکلنے لگتا ہے۔ یہ ایشور ہی کی لیلا ہے۔ منوشیہ کی اُتپتی ایک بوند جل سے ہوتی ہے اور وُہی ایک بوند آگے چل کر کتنی بڑی بن جاتی ہے۔ اس لئے ہے راجن منوشیہ کو چاہیئے کہ بھگوان پر بھروسہ رکھے۔

ہے راجن! اب میں بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگانے کی وِدھی بتاتا ہوں۔ بھگت کو چاہیئے کہ کچھ دنوں تک پرانایام کی سادھنا کرے اور ایک سہستر پنکھڑیوں والے کمل پھول کا دھیان کرے ایسا کرنے سے اس کا من ایکاگر ہو جائے گا اور گنگا جل کی طرح نرمل ہو جائے گا۔ من کے ایکاگر ہونے پر اس کو اپنے ہردے میں بھگوان کا رُوپ دکھائی دے گا جس سے اس کو بڑی شانتی اور سکھ ملے گا اور دوسری دستوؤں میں اُسے اتنا آنند نہیں ملے گا جو اس موہنی مورت کے دیکھنے میں آتا ہے اور اس کو دوسری دستوؤں کی اچھا بھی نہیں رہے گی۔ جب منوشیہ اتنی سادھنا کر لیتا ہے تو یوگی ہو جاتا ہے اس کو تپ۔ جپ اور یگیہ کرنے کی آوشیکتا نہیں رہتی اور سب کو بھگوان کا انش سمجھ کر نہ کسی سے متر تا کرتا ہے نہ کسی کو شترو سمجھتا ہے۔ ہے راجن موکش پانے کے لئے تم بھی ایسا ہی کرو۔ پہلے بھگوان کے دویہ رُوپ کا دھیان کرو اور پھر پرانایام کا ابھیاس کرو۔ اپنے ہردے میں پیتامبر دھاری۔ نیلم کے سمان چمکتے ہوئے شریر۔ ہاتھوں میں شنکھ چکر گدا اور کمل لئے ہوئے۔ مستک پر سینکڑوں سوریوں کی طرح چمکتے ہوئے سونے کے مکٹ دھارن کئے ہوئے۔ کانوں میں کنڈل گلے میں وجنتی مالا دھارن کئے ہوئے ترلوکی ناتھ بھگوان کا سمرن کرو۔ اور ہے راجن اس پرکار بھگوان کا سوروپ جب ہردے میں بس جاوے تب پرانایام کا ابھیاس کر کے اپنے پرانوں کو مستک میں چڑھا لو۔ جو منوشیہ پرانوں کو مستک میں چڑھانے

کا ابھیاس کرلیتا ہے اور اس کے پران برہمانڈ کو پھوڑ کر نکلتے ہیں اسے ویکنٹھ میں سب سے اونچا استھان ملتا ہے اور پھر 50
اُسے سنسار میں نہیں آنا پڑتا۔ جو لوگ یگیہ۔ تپ دان آدی کرتے ہیں اتھوا تیرتھوں میں پران تیاگتے ہیں ان کو سورگ میں دیولوک ملتا ہے جہاں رہ کر وے کچھ دنوں سکھ بھوگتے ہیں اور پھر سنسار میں آکر جنم لیتے ہیں اور آواگون سے مکتی نہیں ملتی ہے راجن مکر سے متھن کی سنکرانتی تک چھ ماس تک سوریہ بھگوان اُتراین میں رہتے ہیں۔ اِن چھ مہینوں میں جو منوشیہ پران تیاگتے ہیں ان کو بیکنٹھ پراپت ہوتا ہے۔ کرک سے دھن کی سنکرانتی تک چھ مہینے سوریہ دکشائن رہتے ہیں۔ اِن چھ مہینوں میں مرنے والے منوشیہ دیولوک میں جاتے ہیں ہے راجن منوشیہ یونیوں سے ادھک شریشٹھ ہے اور جو اس یونی کو پاکر ارتھات منوشیہ جنم پاکر بھی بھگوان کا دھیان نہیں کرتا اُسے ۸۴ لاکھ یونیاں بھگتنا پڑتی ہیں۔ منوشیہ کو سوچنا چاہیئے کہ جب سندھیا ہوجاتی ہے تو اس کی آیو میں سے ایک دن گھٹ جاتا ہے اور اسی پرکار منوشیہ مرتیو کے نکٹ پہونچتا جاتا ہے۔ اتہ منوشیہ کو مرتیو کی کوئی بھی گھڑی بیکار نہیں نشٹ کرنا چاہیئے بھگوان کا اسمرن رکھنا چاہیئے۔ اگر منوشیہ پرتی دن تھوڑی دیر تک بھی بھگوان کا دھیان کرے تو اس کو موکش اوشیہ مل جاتا ہے ہے راجن بھگوان نے کہا کہ منوشیہ میرا اسمرن اپنے کشٹ دور کرنے اور دھن سنتان آدی کی پراپتی کے لئے کرتے ہیں میں ان سب پر کرپا کرتا ہوں پر نتو سب سے ادھک اس کو بھگت مانتا ہوں جو بنا کسی سوارتھ کے میرا اسمرن کرتا ہے۔ اِس لئے ہے پریکشت تم بھگوان کا اسمرن نسوارتھ ہوکر کر رہے ہو، اِس لئے تمہیں موکش اوشیہ پراپت ہوگا۔

3 ادھیائے ۳

شکدیو جی کا یہ بتانا کہ کس دیوتا کی پوجا کرنے سے کیا پھل ملتا ہے!

جب پریکشت جی یہ وچن سُن چکے تو اُن کے ہردے میں یہ گھبراہٹ ہوئی کہ میں بھگوان کا یہ دویہ سروپ اپنے ہردے میں کیسے دھارن کروں گا یہ سوچ کر راجہ پریکشت اُداس ہوگئے۔ راجہ کو اُداس دیکھ کر شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن اب میں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ کس دیوتا کی آرادھنا کرنے سے کیا پھل ملتا ہے۔

جو منوشیہ جھوٹ بولنا چھوڑ کر اپنے اندر ستیہ بولنے کی شکتی بڑھانا چاہے اُسے برہما جی کی۔ جو اپنے شریر کی گیانے ندریوں کو بل شالی بنانا چاہے اُسے راجہ اندر کی جسے سنتان پراپت کرنا ہو اُسے مہاراج دکش پرجاپتی کی۔ جس کو دھن کی اچھا ہو اُسے لکشمی جی کی جو شکتی بڑھانا چاہے اُسے دیوی کی۔ جو سندرتا بڑھانا چاہے اُسے گندھروں کی۔ جو ودھیا چاہے اُسے گنیش جی کی جس کو راج سنگھاسن کی اچھا ہو اُسے منو کی۔ جسے اپنی آیو بڑھانی ہو اُسے اشونی کمار کی۔ جس استری کو سندر پتی چاہیئے اُسے پاروتی جی کی جسے اپنے کھیتوں میں جل ورشانے کی اچھا ہو اُسے ورن دیو کی پوجا کرنی چاہیئے۔" ہے راجن! جو منوشیہ اپنی مکتی کیلئے بھگوان کا بھجن نہیں کرتا وہ ایسا ہے جیسے کتا کیونکہ کتے کو اپنا پیٹ بھرنے کے اترکت اور کسی بات کی چنتا نہیں رہتی۔ جو منوشیہ اپنی اچھیا سے بھگوان کا نام نہیں لیتا اُس کی جیبھیا سرپ کے سمان ہے جو سدیو مٹی چاٹتی رہتی ہے۔ جو منوشیہ دیو استھانوں پر نہیں جاتا اسے پتھر کے ٹکڑے کی طرح سمجھنا چاہیئے۔ جس منوشیہ نے دھن پراپت کیا اور اس میں سے

دان نہیں دیا اس کے ہاتھ لکڑی کے چمچ کی طرح سمجھنے چاہئیں۔ جس منوشیہ نے سادھو مہاتماؤں کے چرنوں کی دھول سر پر نہیں لی وہ مرتک کے سمان ہے۔

4 ادھیائے ۴

راجہ پریکشت کا شکدیو جی سے بھگوان کی لیلاورن کرنیکے لئے پرارتھنا کرنا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! جب شکدیو جی نے مہاراجہ پریکشت کو اتنا اُپدیش دیا تو ان کے ہردے میں سے سب شنکائیں دور ہوگئیں۔ ان کا شوک چنتا جاتی رہی اور ان کا گھر سنتان آدی سے سارا موہ جاتا رہا اور بڑے پرسن ہوگئے اور کہنے لگے، کہ ہے شکدیو جی! آپنے جو اُپدیش دیا ہے اس سے مجھے بڑا گیان پراپت ہوا ہے اور میرا وچار ہو رہا ہے کہ بھگوان نے ہی میری سہائتا کیلئے آپ کو بھیجا ہے کیونکہ جب تک بھگوان کی دیا نہیں ہوتی تب تک آپ جیسے مہرشیوں کے درشن نہیں ہوتے۔" ہے مہاراج! آپ نے جو باتیں کہیں وے سب ٹھیک ہیں۔ اور اب میں مایا جال سے مکت ہو کر بھگوان کے چرنوں میں اپنا دھیان لگا چکا ہوں اور اب مجھے مرنے کی تنک بھی چنتا نہیں رہی ہے۔ آپ بہت گیانی ہیں اور سمست ویدوں اور پرانوں کا آپنے ادھین کیا ہے۔ آپ بھگوان جی کا حال بھی جانتے ہیں۔ آپ کرپا کر کے یہ بتایئے کہ بھگوان جی کس لئے بار بار پرتھوی کو اپتن کرتے ہیں اور پھر پرلے میں اس کو نشٹ کر دیتے ہیں اور یہ بھی بتائیں کہ پار برہم پرمیشور نے اب تک پرتھوی پر کتنے اوتار لئے ہیں اور وے کس کارن لئے تھے۔ میں سب باتیں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے تو آپ سنائیں گے ہی پر تنو یہاں بیٹھے ہوئے رشی اور سادھو جن بھی ان باتوں کو سنیں گے اور پھر میری پرجا میں جا کر وے باتیں سنائیں گے جس سے ان کا بھی بھلا ہوگا اور پرجا جن اپنی سنتانوں کو سنائیں گے اور اس پرکار سرشٹی کے انت تک لوگوں کو بھگوان کی یہ لیلائیں سُننے کو ملتی رہیں گی، اور وے پاپ کرموں سے بچے رہیں گے۔" شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت آپ دھنیہ ہیں کہ اپنے انتم سمے بھی..... اپنی پرجا کا دھیان رکھ رہے ہیں اور جہاں آپ جیسا دھارمک ورتی کا راجہ ہو اُس دیش کی پرجا کبھی دُکھ نہیں پا سکتی اور نہ پاپ کاریوں میں جا سکتی ہے اور ہے پریکشت! میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ تمہارے پورووجوں اور تمہارے دھرم راجیہ کرنے کا پھل یہ ہوگا کہ سرشٹی کے انت تک یہ بھارت دیش مہاتماؤں سے خالی نہیں ہوگا۔ اس کے نواسی سدا دھارمک کاریہ کریں گے۔ سنسار کے انیہ دیشوں میں بڑے بڑے پاپ کرم پھیل جائیں گے۔ لوگ مدرا پان بہت کریں گے اور پرناری کے ساتھ سمالگ کرنے کی گھٹائیں بہت ادھک ہونے لگیں گی لوگ پرماتما کو بالکل بھول جائیں گے اور کہیں گے کہ پرماتما نام کی کوئی وستو ہی نہیں ہے پر تنو اتنا سب کچھ ہوتے ہوتے بھی بھارت کے لوگ بڑے دھرمی رہیں گے اور ہری بھگت براہمن پوجا آدی سے مکھ نہیں موڑیں گے۔ اتنا کہہ کر شکدیو جی نے پہلے ترلوکی ناتھ بھگوان جی کا دھیان کیا کیونکہ ہر کاریہ کو آرمبھ کرنے سے پہلے بھگوان کا نام لینے سے کام میں سپھلتا ملتی ہے۔ اس کے پشچات بھگوان کی استوتی اس پرکار کرنے لگے۔

ہے بھگوان جیو۔ تپ اور یگیہ کا پھل آپ کی کرپا کے بنا نہیں ملتا۔ ہے بھگوان آپ کا دھیان بڑے بڑے 52 دیوتا اور رشی منی کرتے ہیں اور آپ بھگت کے پالن ہار ہیں۔ آپ کی کرپا سے واششٹ برہم گیانی ہو گئے۔ گج کو گراہ سے مکتی ملی۔ اجامل پاپی کو مکتی مل گئی۔ میں آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔ آپ اتنے دیا وان ہیں کہ جب بھرگو رشی نے کرودھ میں آکر بنا دوش کے ہی آپ کے شریر پر لات ماری تو آپ نے برا نہیں مانا ہے دیا مے بھگوان آپ مجھے اتنی سامرتھ دیں کہ اس مکھ سے آپ کی لیلاؤں کا ورنن کر سکوں۔

اس کے پشچات راجہ پریکشت سے کہنے لگے، کہ اب میں تم کو شریمد بھاگوت کی کتھا سناتا ہوں جو پار برہم پرمیشور نے برہما جی کو سنائی تھی۔ برہما جی نے نارد منی کو سنائی اور نارد جی نے میرے پتا وید ویاس جی کو سنائی تھی اور وید ویاس جی نے وہی کتھا مجھے پڑھائی

5 ادھیائے - ۵

شکدیو جی کا شریمد بھاگوت کتھا کا آرمبھ کرنا اور برہما و نارد جی کا سمواد

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے مہاراجہ پریکشت! بہت سمے کی بات ہے کہ ایک دن نارد جی نے دیکھا کہ ان کے پتا برہما جی کسی کے دھیان میں آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں اور مالا جپ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر نارد جی سوچنے لگے کہ میرے پتا تو ساری سرشٹی کا اپتن کرتے ہیں پھر یہ کس کا اسمرن کر رہے ہیں معلوم پڑتا ہے کہ کوئی ان سے بھی بڑا ہے اور ان کا سوامی ہے جن کی یہ پوجا کر رہے ہیں۔ یہ سوچ کر نارد جی وہیں بیٹھ گئے اور جب برہما پوجا کر کے اٹھے تو ان سے پوچھنے لگے ہے پتا جی! آپ تو سرشٹی کو چھن بھر میں اپتن کر کے چھن بھر میں ہی نشٹ کر دیتے ہیں۔ اتنی سامرتھ آپ میں ہے اور میرا وچار ہے کہ سب سے بڑے آپ ہی ہیں۔ پر نتو آج آپ کو دھیان کرتے ہوئے دیکھ کر میرے ہردے میں شنکا اپتن ہوئی ہے کہ کوئی شکتی آپ سے بھی بڑی ہے جس کا آپ دھیان کرتے ہیں۔ ات آپ میری اس شنکا کا سمادھان کر دیجئے۔ یہ سنکر برہما جی بولے کہ پتر نارد! میں تمہیں بتا دوں کہ میں سنسار میں سب سے بڑا نہیں ہوں اور نہ میں سرشٹی کا ودھاتا ہوں۔ مجھ سے بڑے بھگوان جی ہیں جن کا میں سیوک ہوں۔ انہیں نے مجھے اپتن کیا ہے اور سرشٹی کو بھی وے ہی اپتن کرتے ہیں۔ انکے مسکرا دینے سے برہمانڈ اپتن ہو جاتا ہے اور پھر کوئی چڑھا لینے سے پرلے آجاتی ہے۔ میں تم کو اپنے جنم کی کتھا بھی سناتا ہوں۔ جب بھگوان نے اچھا کی تو ان کی نابھی میں سے کمل کا ایک سندر پھول اپتن ہوا اور اس پھول میں سے میرا جنم ہوا۔ جب میں اپتن ہوا تو بڑے آشچریہ میں تھا کہ میں کہاں سے اپتن ہو گیا اور کس نے مجھے اپتن کیا۔ پر نتو مجھے اس کا رہسیہ معلوم نہ ہو سکا۔ ایکدن بھگوان نے ہی سوئم مجھے میری اپتی کا حال بتایا اور کہنے لگے، ہے برہما میں نے تجھے اسلئے اپتن کیا ہے کہ تو برہمانڈ کی رچنا کرے اور اس کا ونناش بھی۔ میں اپنے اوپر دوش نہیں لینا چاہتا۔ ہے پتر یہ سورج۔ چندرما اور تاروں میں بھگوان کا ہی پرکاش ہے۔ سرشٹی میں جتنے بھی جیو جلچر تھلچر آدی ہیں وے سب اس کی مایا سے ہی اپتن ہوئے ہیں پرماتما کی لیلا اپرمپار ہے میں بھی ان کا بھید نہیں جانتا۔ جب بھگوان نے مجھے آگیا دی کہ تو سرشٹی کو اپتن کر تب میں نے ان سے کہا کہ ہے پربھو میں تو یہ جانتا ہی نہیں کہ سرشٹی کی رچنا کیسے کروں تو دے۔ بولے کہ تو ہردے میں میرا دھیان کر۔ جب میں نے ایسا ہی کیا تو ساتوک۔ راجسی اور تامسی گن اپتن ہوئے اور ان میں سے میں نے پرتھوی بنائی۔ انہیں تینوں گنوں سے میں نے پانچ تتووں آگ۔ پانی۔ وایو۔ آکاش اور مٹی کی رچنا کر کے پرانیوں کو

اُپدیش کیا۔ جب میں نے پرتھوی کی رچنا کی تھی تو پرتھوی پانی کی لہروں پر ٹھہرتی نہیں تھی ہزاروں ورش تک ہلتی رہی ایکدن جب میں نے بھگوان جی سے پرتھوی کے ہلنے کی بات کہی تو اُنھوں نے کیول ہاتھ اٹھا دیا اور پرتھوی اپنی جگہ استھر ہوگئی۔

6 ادھیائے ۶

برہما جی کا نارد جی سے بھگوان کے وراٹ رُوپ کا ورنن کرنا

برہما جی کہنے لگے کہ ہے پُتر! جس شکتی نے مجھے اُپدیش کیا ہے اسی کو سرو شکتی مان۔ بھگوان کہتے ہیں اور اُسی کو وراٹ رُوپ کہتے ہیں۔ ویدوں کے انوسار اس وراٹ رُوپ دھاری پرماتما کے ایک ہزار شر ایک ہزار بھجائیں ایک ہزار آنکھیں اور ایک ہزار کان ہیں۔ ساتوں لوک کمر کے اوپر ہیں۔ اس کا منھ اگنی ہے۔ شریر کے بال سنسار کے پیڑ پودے ہیں۔ سمندر پیٹ ہے۔ پہاڑ ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ دشوں دشائیں کان ہیں۔ ندیاں شریر کی نسیں ہیں۔ اس کی شوانس وایو ہے۔ پاتال اس کے پیر ہیں۔ جس سمے وہ پلک جھپکاتے ہیں تو دن اور رات ہو جاتے ہیں۔ ان کے شر کے بال بادلوں کی گھٹائیں ہیں۔ دھرم ان کی چھاتی ہے اور ادھرم پیٹھ ہے۔ سارا جگت انہیں میں سمایا ہوا ہے۔ سب جیو جنتو چراچر میں بھگوان کا انش ہے اس لئے جو گیانی ہیں وے سب کو بھگوان کا رُوپ سمجھ کر سب سے پریم بھاؤ رکھتے ہیں کسی سے شترتا نہیں کرتے۔ سنسار میں ایک پتہ بھی ان کی اچھا کے بنا نہیں ہل سکتا۔ منوشیہ کے سارے کاریہ بھگوان کی اچھا کے آدھین ہیں وہ جس کو چاہتا ہے چھن بھر میں بھکاری سے راجہ بنا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گھڑی بھر میں ہی راجہ سے بھکاری بنا سکتا ہے سنسار کے منوشیہ جو کچھ دان دیتے ہیں اتھوا مندر میں پرشاد چڑھاتے ہیں وہ سب بھگوان کو ملتا ہے شوجی۔ گنیش جی۔ ہنومان جی۔ دیوی اور دیوتا آدی سب بھگوان نے ہی اپدیش کئے ہیں اس لئے ان کی پوجا نہیں کرنی چاہئے جو منوشیہ اُن کی پوجا کرتا ہے اور بھگوان کی پوجا نہیں کرتا اس پر بھگوان کی کرپا نہیں ہوتی۔ ہے پُتر! سب جیوں میں چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی تک میں بھگوان کا انش ہے اور جو منوشیہ کسی جیو کی ہتیا کرتا ہے تو بھگوان کو بڑا کشٹ ہوتا ہے اور بھگوان اس کو نرک میں بھیجتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی دیوتا کے یا بھگوان کے پرسن کرنے کیلئے سنساری منوشیہ جو بکری، بھینسے آدی کی بلی دیتے ہیں وے بھگوان کو ناراض ہی کرتے ہیں۔

ہے پُتر جب بھگوان نے مجھ سے کہا کہ برہما پرتھوی سُونی سونی تو بُری لگتی ہے۔ اُس پر کچھ پرانیوں کو بھی اُپدیش کرو تو میں نے بھگوان کی شکتی سے دکش پرجاپتی کو اُپدیش کیا اور ان سے منوشیہ جاتی اُپدیش ہوئی۔ بھگوان آدی سے ہے اور انت تک رہے گا وہ نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور نہ اُسے بڑھاپا گھیرتا ہے۔ اس کا دِویہ روپ ہے۔ بھگوان جب دیکھتا ہے کہ پرتھوی پر پاپ بڑھ گئے ہیں تو کوئی نیا رُوپ دھارن کرکے اوتار لیتا ہے اور اب تک اس کے تیئیس ۲۳ اوتار ہو چکے ہیں۔ سنسار کے جو منوشیہ بھگوان کو یاد نہیں کرے وہ اُن کو ایسا سمجھتا ہے جیسے کپوت۔ جو منوشیہ ان کا دھیان کرتا ہے اس کی سب اچھائیں پورن ہو جاتی ہیں اور کسی بات کی کمی نہیں رہتی وہ نراکار ہے ارتھات اس کا کوئی آکار نہیں ہے اس کو کوئی دیکھ نہیں سکتا کیول اسکی مایا کو ہی دیکھا جا سکتا ہے یہ سب باتیں بتا کر برہما جی نے وے چاروں اشلوک نارد جی کو سُنائے جو برہما جی کی آپتی کے سمے بھگوان نے اُن کو سنائے تھے۔

۷ ادھیائے

بھگوان کے چوبیس اوتاروں کا ورنن!

نارد جی کہنے لگے کہ ہے پتاجی ابھی آپ نے کہا کہ بھگوان تیئیس[23] اوتار دھارن کر چکے ہیں سو آپ کرپا کر کے ان اوتاروں کا حال بھی مجھے بتایئے

برہما جی کہنے لگے کہ نارد تو نے یہ بات بڑی اچھی پوچھی ہے میں تجھے بتاتا ہوں۔ بھگوان نے سب سے پہلے اوتار سنک سنت کمار سنندن وسناتن رشیوں کے روپ میں میری ناک سے لیا۔ یہ رشی سنسار میں لوگوں کو مکتی مارگ دکھانے کے لئے اپتن ہوتے اور ہر سمے بھگوان کا دھیان کرتے رہتے ہیں۔ اپنے تپ کے پربھاؤ سے وے سدا بالک کے روپ میں بنے رہتے ہیں۔ دوسرا اوتار وارادجی کے روپ میں ہوا۔ جب میں نے پرتھوی کی رچنا کی تو ہرنیاکش نامک راکشش پرتھوی کو اٹھا کر پاتال میں لے گیا۔ تب بھگوان نے واراہ کا روپ دھارن کر کے اپنے دانتوں سے ہرنیاکش کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور پرتھوی کو باہر لا کر سمندر کی چھاتی پر استھر کر دیا۔ تیسرا اوتار یگیہ پرش کا لیا۔ رُچی نام پرجاپتی کی اکوتی نامک استری سے سُیگ نام کا پُتر اپتن ہوا۔ اس سیگ کی استری کے پیٹ سے یگیہ نامک دیوتا اپتن ہوئے اور بھگوان نے سنساری جیوں کو یگیہ کرنے کا مارگ بتایا۔ چوتھا اوتار ہے گریو کا دھارن کیا اور مدھو کیٹو راکشش کو مار ڈالا۔ پانچواں اوتار مورتی نام کی کنیا کے شریر میں دھارن کیا اور اُترا کھنڈ میں شری بدری کیدار ناتھ دھاموں میں بیٹھے ہوئے اس کارن تپ کرتے رہتے ہیں کہ سنساری منوشیہ بھی اُن کو دیکھ کر تپ کر کے اپنا پرلوک سدھاریں۔ چھٹا اوتار کپل دیو کے روپ میں کدھ ورشی کی استری دیوہوتی کے گربھ سے لیا اور اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ کا اُپدیش دے کر موکش دلایا۔ ساتواں اوتار دتاتریہ جی کا ہوا۔ اُتری رشی نے جب پُتر اپتن ہونے کی اچھا پرگٹ کی تو بھگوان نے کہا کہ میں سوئم تمہارے پُتر کے روپ میں جنم لوں گا۔ اِس لئے انھوں نے اُتری رشی کے یہاں جنم لیا اور دتاتریہ نام ہوا۔ انھوں نے چوبیس گروکئے اور راجہ یدو کو گیان سکھایا۔ آٹھواں اوتار رشبھ دیو کا لیا اور جین دھرم کی اتپتی کی۔ نواں اوتار راجہ پرتھو کے روپ میں لیا۔ جب راجہ دن کمار گ کامی ہو گئے تو برہمنوں کے شاپ سے راجہ کا پوروش ادریش نشٹ ہو گیا اُس کے وشیوں کی پرارتھنا پر بھگوان نے راجہ وینو کے گھر میں پرتھو کے روپ میں جنم لیا اور اپنے پتا کو نرک میں جانے سے بچا لیا۔ راجہ پرتھو نے پرتھوی کو دوہ کر سمست اوشدھیاں اور انن آدی اپتن کئے۔ دسواں اوتار متسیہ کا دھارن کیا۔ گیارھواں اوتار کچھپ کا لیا۔ جب چھیر سمندر میں سے امرت پراپت کرنے کیلئے دیوتا اور راکشش سمندر کو متھنے لگے اور مندراچل پروت ڈوبنے لگا تب بھگوان نے کچھپ کا روپ دھارن کر کے پروت کو اپنی پیٹھ پر دھارن کیا اور اسے باہر نکال لائے۔ بارھواں اوتار دھنونتری جی کا لیا۔ انہوں نے منوشیہ کے سمست روگوں کا ناش کرنے کے لئے سمندر میں سے اوشدھیاں نکالیں اور آیورید نام کے ویدک شاستر کو جنم دیا۔ تیرھواں اوتار موہنی روپ دھارن کرنے کا ہے۔ جب سمندر کے متھنے سے امرت کا کلش نکلا تو راکششوں نے اس کا بھاگ دیوتاؤں کو نہیں دیا اور چھین کر لے گئے۔ اُس سمے بھگوان نے موہنی کا روپ دھارن کر کے راکششوں کو موہت کر لیا اور امرت دیوتاؤں کو پلا دیا۔ چودھواں اوتار نرسنگھ روپ کا دھارن

کیا جس میں شریر منوشیہ کا اور منھ شیر کا تھا اور پرہلاد کے دشٹ پتا ہرنے کشیپ کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ پندرھواں اوتار وامن کا دھارن کیا اور دان ویر راجہ بلی سے تین پگ پرتھوی دان میں مانگی اور دیوتاؤں کو دیدی۔ سولھواں اوتار ہنس کے روپ میں لیا اور سنت کمار کو گیان کا اُپدیش دے کر ان کا گرو توڑا۔ سترھواں نارائن کے رُوپ میں اوتار لیا اور اپنے بھگت بالک دھرو کو درشن دیئے ..... اٹھارواں اوتار رہری کا لیا اور گج کو گراہ کے مُنھ سے چھڑایا۔ اُنیسواں اوتار مہاراج پرشورام کا لیا اور اکیس بار پرتھوی پر سے چھتریوں کو سمول کشٹ کر کے ہر بار براہمنوں کو دان میں دے دی۔ بیسواں اوتار رام چندر جی کا لیا اور راکششوں کا دلنش ناش کر کے پرتھوی کو پاپیوں سے مکت کیا۔ اکیسواں اوتار وید ویاس جی کا دھارن کیا اور سنسار کے منوشیوں کو مکتی دلانے ہیتے ویدوں اور پرانوں و مہابھارت کی رچنا کی۔ بائیسواں اوتار شری کرشن جی کے رُوپ میں لیا۔ کنس۔ کال یون۔ جراسندھ جیسے دشٹوں کو مارا اور پانڈوں و کوروؤں میں مہابھارت کروایا۔ تیئیسواں اوتار مہاتما بدھ کا لیا اور منوشیوں کو شکشا دی کہ جیو ہتیا نہیں کرنا چاہیئے اور چوبیسواں اوتار کلیُگ کے انت میں کلکی بھگوان کے رُوپ میں لیں گے اور پاپیوں کو نشٹ کر کے پرتھوی کو نئے سرے سے جنم دیں گے، ہے تپسوی نارد میں نے تجھے بھگوان کے ان چوبیس اوتاروں کا حال بتا دیا ہے جو منوشیہ ان اوتاروں کی کتھا و لیلا سُنتے رہیں گے ان کو آواگون سے مکتی ملے گی۔ میں تو سرشٹی کو جنم دیتا ہوں۔ بھگوان اس کا پالن پوشن کرتے ہیں اور شوجی ناش کرتے ہیں۔ یہ تینوں بھی بھگوان کے ہی رُوپ ہیں، ہے نارد سارا سنسار مایا موہ کے جال میں پھنسا ہوا ہے اور اس سے وہی منوشیہ چھوٹ سکتا ہے جو بھگوان کا بھجن کرے۔ جس دیش میں مندر نہیں بنے ہوتے بھگوان کی کتھا نہیں ہوتی اور نہ یگیہ ہوتے ہیں وہاں کلیُگ ادھک رہتا ہے۔ اس جگہ کے لوگ بڑے لوبھی۔ کامی اور مدراپان کرنے والے ہوتے ہیں اور یہی دُرگن منوشیہ سے پاپ کاریہ کراتے ہیں۔ جو منوشیہ بھگوت بھجن کرتے رہتے ہیں ان پر مایا کا کچھ جادو نہیں چلتا۔ اہنکار سے منوشیہ کو سدیو بچنا چاہیئے بھگوان سوئم بھی اہنکار نہیں کرتے اور اہنکاری کا گرو چورن کر دیتے ہیں۔ جو منوشیہ کبھی اہنکار نہیں کرتا اُسے انت میں موکش ملتا ہے

8 ادھیائے ۸

راجہ پریکشت کا وید پُران اور دھرم آدی کے سمبندھ میں پوچھنا

جب شُکدیو جی اتنی کتھا سنا چکے تو راجہ پریکشت کہنے لگے کہ شُکدیو جی آپ بہت ہی گیانی اور دھرماتما رشی ہیں اور بھگوان آپ پر بہت پرسن ہیں، کیونکہ آپ نے اپتن ہونے کے بعد سے ہی گھر کو تیاگ کر ویراگ لے لیا اور تب سے بھگوان کا ہی بھجن کرتے آرہے ہیں۔ سو ہے مہاراج ابھی میری گیان پراپت کرنے کی پیاس بجھی نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس جنم میں اور میری آیو کے جو شیش دن رہ گئے ہیں ان میں آپ سے اِدھک سے ادھک باتیں پوچھ لوں جس سے میرے ہردے میں پرکاش اپتن ہو کر اگیان کا اندھیرا بھاگ جائے۔ سو آپ کرپا کر کے مجھے یہ بتائیے کہ بھگوان کے وِراٹ رُوپ کا جس کا ورن ابھی آپ نے کیا تھا کیا رہسیہ ہے۔ کون کون سے راجہ پراچین سمے میں ایسے اپتن ہوئے ہیں جنہوں نے بھگوان کا بھجن کرتے کرتے اپنے پران تیاگے ہیں۔ بھگوان کی پوجا کس طرح کرنا چاہیئے۔ وید کیا ہیں اور ان میں دھرم کا رُوپ کیا بتایا گیا ہے۔ پُرانوں اور ویدوں کے سُننے کا کیا مہاتم ہے

مرنے کے بعد ادھرمی اور پاپیوں کو کہاں بھیجا جاتا ہے۔ برہمانڈ کیا ہے اور کون کون سے بڑے رشی اب تک اُپتن ہوئے 56
ہیں۔ کس کس کاریہ کے کرنے سے بھگوان منوشیہ پر پرسن ہوتے ہیں۔ کن کن کاریوں سے منوشیہ مایا جال میں پھنسے رہتے ہیں
اور کون سے اُپائے سے اس مایا موہ سے مکتی ملتی ہے۔ سنسار میں پرلے کس پرکار ہوتی ہے اور پرلے میں یہ سیارے پرتھوی
اور چندرماں آدی کہاں چلے جاتے ہیں۔ سب باتیں کرپا کرکے مجھے بتایئے۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن اتنی باتیں سن کر تم
کیا کرو گے؟ پریکشت کہنے لگے کہ ہے مہاراج جیسے منوشیہ کے گھر میں جس سمے آگ لگ جاتی ہے تو وہ جلدی جلدی اپنا سامان
بٹورتا ہے۔ کہ جتنا ہو سکے نکال لوں اسی پرکار میرا بھی یہی حال ہے۔ میری مرتیو پاس آگئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جتنا ادھک سے
ادھک بھگوان کا اسمرن کر سکوں اور لیلاؤں کا ورن سن سکوں اتنا ہی ادھک پنیہ مجھے ملے گا اور موکش پراپت ہوگا
شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! منوشیہ کا تن بڑی کٹھنتا سے پراپت ہوتا ہے۔ پرانی ۸۴ لاکھ یونیاں بھگتنے کے بعد
منوشیہ تن پاتا ہے اور اگر اس تن کو پاکر بھی وہ بھگوان کا دھیان نہیں کرتا اس کو پھر نرک میں جانا پڑتا ہے اور وہاں
جاکر بہت دکھ پاتا ہے۔ میں تم کو اب یہ بتاتا ہوں کہ بھگوان سنسار کیسے اُپتن کرتے ہیں۔ جب بھگوان چاہتے ہیں کہ سنسار
میں جیوں کو اُپتن کریں تو وے اپنی اچھا سے چھن بھر میں اُپتن کر دیتے ہیں۔ جس پرکار یدی منوشیہ کے سامنے ہزاروں
شیشے لگا دیئے جائیں تو وہ پرتیک میں اپنا منھ دیکھ سکتا ہے اسی پرکار بھگوان ایک اشارے سے ساری سرشٹی
کا ناش کر دیتے ہیں اور وہ انہیں کے روپ میں سما جاتی ہے۔ اس لئے جو گیانی منوشیہ ہیں ان کو چاہیئے..... کہ یہ
دھیان رکھیں کہ سارے جیو بھگوان کا روپ ہیں اس لئے کسی کو دکھ نہیں دینا چاہیئے اور نہ کسی جیو کی ہنسا کرنا
چاہیئے سب کو بھگوان کا روپ جان کر پریم کے ساتھ رہنا چاہیئے اور نمرتا کا بیوہار کرنا چاہیئے۔

9 ادھیائے ۹

برہما جی کا جنم اور بھگوان کا شریمد بھاگوت کے چار مول اشلوک انہیں بتانا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پریکشت! اب میں تجھے برہما جی کے اُپتن ہونے کا حال بتاتا ہوں۔ بھگوان کی نابھی
میں سے ایک کمل کا پھول نکلا اور اس پھول میں سے برہما جی کا جنم ہوا۔ جب جنم لے کر برہما جی سوچنے لگے کہ میں کہاں سے اُپتن
ہوا ہوں اور کس نے مجھے اُپتن کیا ہے۔ وے بہت سمے تک اس کا پروچار کرتے رہے پر تو ان کو اُپتی کا بھید رہیہ نہیں معلوم
ہو سکا اس لئے مجبور ہو کر اُس پھول کے اوپر بیٹھے رہے، ہے پریکشت جب برہما جی سوئم بھگوان کے شریر سے اُپتن ہو کر بھی یہ نہیں جان
سکے تو منوشیہ کی کیا سامرتھ ہے جو بھگوان کی مایا کا جال جان سکے۔ جس سمے برہما جی اپنی اُپتی کا حال جاننے کیلئے ویاکل کمل
کے پھول پر بیٹھے ہوئے تھے اُسی سمے آکاش وانی ہوئی جس میں بھگوان نے..... چار اشلوک شریمد بھاگوت کے اُن کو سنائے اور اُن کو
بھگوان کے دھیان کرنے کا اُپدیش ہوا۔ سو اُسی اُپدیش کے انوسار اُنہوں نے تپ آرمبھ کر دیا اور تپ کے پربھاؤ سے ہی اُن کے

رہردے میں گیان اُتپن ہُوا اور اُنھوں نے اِن چارمول اشلوکوں کا ارتھ سمجھا اور سرشٹی کی رچنا کی۔ بھگوان نے ان کو جو چار اشلوک سنائے اُن کا ارتھ یہ ہے ۔ ہے پُتر برہما! سرشٹی کا آدی پُرش میں ہوں اور میرا کوئی برابر ہی کا نہیں ہے۔ جو کچھ تم کو دکھائی دے رہا ہے وہ سب میرا ہی رُوپ اور میری ہی لیلا ہے۔ جب مہاپرلے ہو جاتی ہے تب سرشٹی میں کوئی بھی نہیں رہتا اس سمے کیول میں ہی بچ رہتا ہوں۔ سنسار کی جتنی بھی وستوئیں ہیں اور پھر ورِشا کرتے ہیں اور وہی پانی بہہ کر پھر سمندر میں چلا جاتا ہے وہی حال میرا سمجھنا چاہیئے۔ ویسے تو میں اکیلا ہوں پر نتو جب چاہتا ہوں اَن گنت رُوپ دھارن کر لیتا ہوں اور سنساریوں کو لیلا دکھاتا ہوں اور جب چاہتا ہوں پھر اکیلا ہی رہ جاتا ہوں۔ منوشیہ کے جو دیکھنے سُننے اور بولنے کی شکتی ہے وہ میں ہی ہوں اور جب میں اُس کے اندر سے نکل جاتا ہوں تو منوشیہ کی مرتیو ہو جاتی ہے اور دیکھو برہمانڈ میں جو پرتھوی۔ چندرماں۔ سُورج اور تارے ہیں یہ کسی چیز کے سہارے رُکے ہوتے نہیں ہیں۔ میرے ہی اشارے سے اَدھر میں لٹکے ہوتے ہیں اور جب تک میری اچھا نہ ہو ٹوٹ کر نہیں گرتے۔ سُوریہ اور چندرماں مٹی کے گولے میں نے اپنے دِل بہلانے کے لئے بنائے ہیں اور یہ میرے پرکاش سے ہی چمک رہے ہیں۔ میں نے منوشیوں میں کوئی بھی بھید بھاؤ نہیں رکھا ہے۔ میں جس سمے منوشیہ کو اُتپن کرتا ہوں تو وہ ننگا ہوتا ہے اور سب سے پہلے میرا نام لیتا ہے پر نتو وہی منوشیہ بڑا ہو کر بھول جاتا ہے۔ یہ جو براہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر نامک ورن بنائے گئے ہیں یہ سب منوشیوں کے اپنے بنائے ہوتے ہیں۔ میری درشٹی میں یہ سب برابر ہیں اس لئے کسی کو بھی اپنی جاتی یا ورن کو اُونچا یا نیچا نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ہے برہما! اب میری اِچھا یہ ہے کہ تم جگت کی رچنا کر ڈالو۔ تم میرے وِراٹ رُوپ کا ہردے میں دھیان دھرو اور پھر سرشٹی کی رچنا کر دو اس میں تم کو کوئی بھی کشٹ نہیں اُٹھانا پڑے گا۔

یہ سُنکر برہما جی بولے کہ ہے پار برہم پرمیشور! میری تم سے ایک پرارتھنا ہے وہ یہ کہ جو کوئی کسی وستو کو بناتا ہے اس میں اس کا موہ ہو جاتا ہے۔ پتا کو اپنے پتر کا موہ ہوتا ہی ہے سو جب میں سرشٹی کو اُتپن کروں گا تو اس میں مجھے موہ ہو جائے گا اور میں اُن کا کشٹ نہیں دیکھ سکوں گا اور نہ اپنے ہاتھ سے اُن کا وِناش کر سکوں گا۔ اِس لئے آپ کرپا کر کے ایسا ورادان دیجئے کہ مجھے سُرشٹی میں آسکتی نہ ہو۔ اور کبھی آپ کو نہ بھولوں۔ یہ سُنکر بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے برہما میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو منوشیہ جس چیز کو بناتا ہے اس کو بگاڑنے میں دُکھ ہوتا ہے اس لئے میں تمہیں سُرشٹی کے رچنے کا کام دیتا ہوں۔ وناش کا کام مہادیو جی کو دُوں گا تاکہ تمہیں اپنے ہاتھ سے وِناش کرنے کا دُکھ نہ ہو۔ ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! بھگوان سے یہ ورادان پاکر برہما جی نے سرشٹی رچی ہے اور اُنہوں نے شریمد بھاگوت کے چارمول اشلوکوں کا ارتھ اپنے پُتر نارد کو بتایا تھا اور نارد جی نے میرے پتا ویدویاس جی کو۔ ویدویاس جی بہت گیانی تھے سو اُنہوں نے ان اشلوکوں کو وستار پورک لکھا جس کا نام شریمد بھاگوت ہوا۔ یہی مہان گرنتھ میں نے اپنے پتا جی سے پڑھا تھا اور اب اُسی کی کتھا تم کو سناؤں گا۔

10 ادھیائے ۱۰

پنچ ہتوؤں سے شریر کی اُتپتی کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے مہاراجہ پریکشت! شریمد بھاگوت میں بھگوان کی جن لیلاؤں کا ورنن ہے اُن کا ارتھ بڑا گوڑھ ہے اس میں جو کتھائیں ہیں وہ یہ ہیں۔ بھگت کی اُتپتی۔ جگت کا وِناش۔ سنسار کا استھر رہنا۔ جیو جنتوں کا پالن پوشن۔ منوُتروں کا ورنن۔ بھگوان کی کتھا و لیلا۔ ویراگیہ اور بھگتی ہے راجہ یہ سب کتھائیں بھاگوت میں ہیں۔ جب بھگوان نے جو کہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور لکشمی جی ان کے چرن دبا رہی ہیں یہ دیکھا میں اکیلا ہوں اور مَن بہلانے کے لئے کچھ کرنا چاہیئے تو اُنہوں نے سوچا کہ اپنے انیک روپ .... بناتے جائیں اور سنسار کو بھی بڑھایا جائے سو اُنہوں نے اپنی مایا ایسی پھیلائی کہ سورگ۔ نرک۔ پاتال اور مرتیو لوک بن گئے اور تین گن ساتوک۔ راجسی اور تامسک اپتن ہوئے۔ رجوگن سے ہاتھ پاؤں اور پانچوں گیان اندریاں۔ ستوگن سے آنکھ ناک کان۔ جبھیا۔ اور پانچوں کرمیندریاں اُپتن ہوئیں۔ تموگن سے کرودھ اور اہنکا اپتن ہوتے اور آکاش۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور پانچوں تنماتر اپتن ہوتے۔ شریر کی دشوں اندریاں ارتھات پانچ گیان اندریاں ایک ایک دیوتا کو سونپ دی گئیں۔ منھ میں اگنی دیوتا۔ جبھیا میں ورُن دیوتا۔ آنکھ میں سُوریہ دیوتا۔ ناک میں اشونی کمار۔ کان میں دشائیں لنگ میں ستر اُورن۔ پاؤں میں وشنو۔ بدھی میں برہما اور گدا میں یم راج رہتے ہیں۔ جب بھگوان نے ایک پُتلا ایسا بنا دیا جس میں یہ سب انگ تھے اور دیوتاؤں کو بھی اس میں بٹھا دیا گیا۔ سب دیوتاؤں نے اپنی پوری پوری شکتی لگا دی کہ یہ پُتلا چلنے پھرنے اور بولنے لگے پر نتو کچھ بھی نہیں ہوا ات لاچار ہو کر اُنہوں نے ..... بھگوان سے پرارتھنا کی کہ ہے بھگوان! ہم سب اُپائے کر کے ہار گئے پر نتو اِس مُورتی میں پران نہیں پڑ سکے۔ سو بھگوان نے تھوڑا مسکرا کر اپنا تیج اُس مُورتی میں ڈالا اور وہ ترنت ہلنے لگی کیونکہ اُس میں پران پڑ گئے تھے اور اسی سے منوشیہ کی اتپتی ہوئی .... تپشچات انیہ جیو جنتو اپتن ہو گئے۔ ہے پریکشت! بھگوان کی اچھا سے منوشیہ کے ہر انگ میں دیوتاؤں کا باس رہتا ہے۔ دیوتا چاہتے ہیں کہ منوشیہ منھ سے سچ بولیں۔ ہاتھوں سے دان دکشنا دیں۔ کانوں سے ہری بھجن سُنیں۔ آنکھوں سے بھگوان کی مُورتی کا اور مہاپُرشوں کا درشن کریں اور پیروں سے تیرتھ یاترا کریں اور جس سمے منوشیہ کوئی بُرا کاریہ کرنا چاہتا ہے تو اُس سمے اُس کے اندر کے دیوتا اُسے ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ جس انگ سے بُرا کاریہ کرتا ہے اُس انگ میں واس کرنے والا دیوتا بھگوان کے بھئے سے کانپتا ہے اِس لئے اس انگ کو تھوڑا سا سنکوچ ہوتا ہے جیسے کہ آدمی جس سمے جھوٹ بولتا رہتا ہے تو جبھیا لڑکھڑانے لگتی ہے اور جب کسی کی ہتیا کرنے کو ہوتا ہے تو ہاتھ کانپنے لگتے ہیں پر نتو دُشٹ منوشیہ اس دیوتا کا اشارہ نہیں سمجھتا اور بُرا کاریہ کر ہی ڈالتا ہے تو اُس کا دنڈ بھگوان دیتا ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا دھیان رکھتا ہے وہ کبھی بُرا کرم نہیں کرتا۔ منوشیہ کے شریر میں ستوگن۔ رجوگن اور تموگن یہ تین گن آٹھ آٹھ پہر تک رہتے ہیں۔

تیسرا اسکندھ

۱ پہلا ادھیائے

مہابھارت کے آرمبھ کی کتھا۔ دریودھن دوارا راجہ یدھشٹر کے راجیہ بھاگ پر زبردستی قبضہ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! جب راجہ دھرت راشٹر نے اپنے بھائی پانڈوں کے پتروں کو غیر سمجھ کر اپنے پتر دریودھن آدی کو اپنا سمجھ کر لکشاگرہ بنوا کر اس میں پانچوں پانڈو پتروں کو جلانے کی یوجنا بنائی۔ بھیم سین کی ہتیا کرنے کے لئے وش ملے ہوئے لڈو بھیجے۔ جوئے میں چھل دوارا ان کا سمست دھن۔ راجیہ و استری کو جیت لیا۔ دروپدی کو ننگی کر کے تماشہ دیکھنے کے لئے بھری سبھا میں اس کا چیر کھینچا اور پھر پانچ بھائیوں کو وَن باس دے دیا۔ اس نے اپنی پوری شکتی سے ان کو کشٹ دینے اور وناش کرنے کی کوشش کی پر نتو بھگوان کی لیلا اپرمپار ہے۔ شری کرشن بھگوان کی کرپا سے اُن کا بال بھی بانکا نہ ہوا۔ اور جب تیرہ برس کا ون واس بھگت کر پانچوں پانڈو پتر لوٹ کر آئے اور اپنے حصہ کا راجیہ مانگا پر نتو وہ دینے کو تیار نہ ہوا تو دھرت راشٹر نے ان کا فیصلہ کرانے کے لئے شری کرشن جی، ودرجی اور کرپا چاریہ جی کو بلایا اور وے پنچ بن کر کوروؤں کی سبھا میں گئے۔ کرشن جی نے بھیشم پتامہ اور گرو درونا چاریہ نے دریودھن کے پتا دھرت راشٹر کو سمجھایا کہ دیکھو جیسے تمہارے بیٹے ویسے ہی تمہارے بھائی کے بیٹے ہیں۔ اِن میں کوئی انتر نہیں ہے یدھشٹر آدی تمہیں نرک میں نہیں پہنچاویں گے اور نہ دریودھن سورگ میں پہنچا دے گا۔ اِس لئے تم ان سب کو اپنی ہی سنتان مان کر ان کے ساتھ انصاف کرو اور اپنے بھائی کے پانچوں پتروں کو راجیہ میں سے اُن کا حصہ دے دو۔ اِس میں بھگوان تم سے بہت پرسن ہوں گے، اور سنسار میں تمہاری بڑائی بھی ہوگی۔ اِس بات کو جب دھرت راشٹر نے اَن سنا کر دیا اور بھگت رِشی ودرجی نے دیکھا کہ میرے بھائی ادھرم کی اور بڑھے جا رہے ہیں تو انہیں سمجھانے کیلئے کہنے لگے کہ ہے بھراتا جی آپ کو کیا ہو گیا ہے کسی کا حصہ مارنا انوچت بات ہے اور ادھرم ہے۔ آپ پانڈو پتروں کو اُن کا حصہ دے دیجئے۔ یہ بیچارے بڑے بھلے لڑکے ہیں کسی سے اکارن لڑتے جھگڑتے نہیں اور نہ ابھیمان کرتے ہیں اور یہ اتنے شکتی شالی بھی ہیں سارے سنسار کو یدھ میں ہرا سکتے ہیں اور پھر سوئم بھگوان شری کرشن جی اُن کی سہائتا کر رہے ہیں جن کے تنک سے اشارے سے ہی تمہارے سو پتر چھن بھر میں نشٹ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی یہ اچھا ہے گا کہ تم اُن کا حصہ اُن کو لوٹا دو اور پانڈیہ کے بھاگی بنو انیتھا اس کا پھل یہ ہو گا کہ گھمسان یدھ ہو گا تمہارا ونش نشٹ ہو جائے گا اور تمہارا لوک پرلوک دونوں بگڑ جائیں گے۔ اِس لئے اگر تم اپنا کلیان چاہتے ہو اور اپنی سنتانوں کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہو تو دریودھن سے اُن کا حصہ دلوا دو۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! دھرت راشٹر پر اُس کا بھی کچھ پربھاؤ نہ پڑا اور اُنہوں نے منھ سے

ایک شبد بھی نہیں کہا۔ پرنتو دریودھن جو راجیہ اور دھن کے مد میں اندھا ہو رہا تھا بہت کرودھ کر کے کہنے لگا کہ اس دوُر کو میری سبھا سے ترنت نکال دو۔ یہ ہمارے کل میں داسی کے یہاں اُتپن ہوا ہے اور ہم ہی اس کا پالن پوشن کرتے ہیں پرنتو یہ پانڈوں کا پکش لے رہا ہے۔ ہمارے اس امنگل چاہنے والے کو ترنت ہستناپور سے باہر نکالو۔ یہ ہمارے پاس رہنے یوگیہ نہیں ہے۔ دریودھن کے اس دُرویوہار پر بھی دھرت راشٹر کچھ نہیں بولے تو وِدُر جی نے من میں وچارا کہ میرا یہاں اور بھی اپمان ہوگا اگر میں سوئم نہ اُٹھا تو کوئی سپاہی پکڑ کر اُٹھا دے گا اِس لئے یہی اچھا ہے کہ اپنے آپ نکل جاؤں۔ یہ بات وچار کر وُدُر جی سبھا میں سے اُٹھ کر باہر چلے آئے اور اپنے ہتھیار آدی بھی وہیں رکھ کر وستر النکار آدی اُتار کر اور ایک لنگوٹی باندھ کر تیرتھ یاترا کرنے کو چل دیئے۔ وِدُر جی انیک بنوں۔ اُپونوں اور تیرتھوں کی یاترا کرتے ہوئے اور پوتر ندیوں کا اشنان کرتے ہوئے پربھاس چھیتر میں پہونچے۔ جتنے دنوں میں وِدُر جی یاترا پر رہے ہستناپور میں مہان پری ورتن ہو چکا تھا۔ شری کرشن بھگوان کی کرپا سے کورُوں کا ناش ہو کر یُدھشٹر مہاراج کو راج گدّی مل چکی تھی اور وے راج کر رہے تھے۔ اُس کے پشچات وے گھومتے ہوئے جمنا جی کے پاس آئے جہاں شری کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کے دکھ سے شوک گرست شری اُدھو جی سے اُن کا ملاپ ہوا۔ اُدھو جی شری وِدُر جی کو بڑے پریم سے گلے لگا کر ملے۔ جب وِدُر جی کو اُدھو نے بتایا کہ تمہارے پیچھے دریودھن آدی مارے گئے اور راجہ یُدھشٹر کو راج گدّی مل گئی ہے تو وِدُر جی کو پہلے تو بڑا دُکھ ہوا پر نتو یہ سمجھ کر ایسا تو ہوتا ہی ہے وے شانت ہو گئے۔

ادھیائے ۲

اُدھو جی کا کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا حال بتانا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! اُس کے پشچات وِدُر جی پوچھنے لگے کہ ہے اُدھو جی آپ تو سدیو کرشن جی کے ساتھ رہتے تھے اور پل بھر کو بھی اِن سے الگ نہیں ہوتے تھے آج آپ یہاں اکیلے گھوم رہے ہیں؟ بتائیے کہ برہما کی سیوا سے پرسن ہو کر جس نے اوتار لیا ایسے کرشن چندر تتھا بلرام جی پرتھوی کے بھار رُوپ راکششوں کو نشٹ کر کے اس سمے شورسین کے گھر میں کُشل پوروک ہیں اور کوروں کے وہمارے مترپُو جنیہ شری وَاسدیو جی جو اپنی بہنوں دان کے پتیوں کو اپنے پتا شورسین کے سمان مانتے اور دھن آدی پدارتھ دان کرتے ہیں کُشل سے تو ہیں تتھا سب سینا ؤں کے سُوامی پرم ویر شری پردُومن جی اور ساتوت، دارن بھوج، دارشاہک تتھا ان کے سوامی اگرسین جی تو پرسن ہیں؟ اور ہے سکھے! رتھیوں میں مہا چند دُوار ناتھ شری کرشن جی کا پُتر جس کو جامونتی پتی ورتا نے اُپتن کیا۔ پہلے جنم میں پارو تی جی نے اپنے گربھ سے جس کو سوامی کارتی کیہ نام سے پرگٹ کیا وے سامب جی تو پرسن ہیں؟ اور جن کو ارجن سے دُھنر وِدیا پراپت ہوئی وے ساتیکی کُشل سے ہیں؟ اور بھگوان کے چرنوں کے چنھ جس دُھول میں پڑ جاتے ہیں اُس میں لوٹنے والے شوُپھلک کے پُتر شری اکرُور جی تو پرسن چت ہیں؟ دیوکی جنہوں نے کرشن جی کو اپنے گربھ میں دھارن کیا پرسن ہیں؟ شری انوردھ جی تو کُشل سے ہیں اور ہے اُدھو کرشن بھگوان کے پرم بھگت ستیہ بھاما کے پُتر چارو دیشن۔ گد آدی تو کُشل سے ہیں؟ جن کے چرن کا دھکار بھومی نہیں سہہ سکتی ایسے ویر بھیم سین جی تو کُشل سے ہیں؟ گانڈیو دھاری شری ارجن جی تو پرسن ہیں اور

مادری کے پُتر جن کو کُنتی نے اپنے بیٹے کی طرح پالا اچھی طرح سے ہیں؟ ہے اُدھو مجھے دھرت راشٹر جی کا بڑا دُکھ ہے کہ وہ نرک کو جائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے مرے ہوئے بھائی کی سنتانوں کے ساتھ بڑا انیائے کیا اور مجھے بھی نگر سے نکال دیا۔ میں تو ہری کی کرپا سے اپنے رُوپ کو چھپا کر پرتھوی پر گھوم رہا ہوں ہے مترا اُدھو اب تم شیگھر تا سے مجھے ان سب کی کشل کا سماچار دو، شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت جب اُدھو جی سے وِدُر جی نے شری کرشن جی کا کشل سماچار اس پرکار پُوچھا تو شری کرشن جی کے وِرہ میں دُکھی اُدھو جی کچھ اُتر نہیں دے سکے اور اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی میں شری کرشن جی کا حال کیا بتاؤں۔ کرشن رُوپی سوریہ است ہو گیا ہے اور کلیگ رُوپی اجگر سرپ نے دھرم کو ہڑپ کر لیا ہے۔ میں تم سے کیا بتاؤں کہ میں اور یدو ونشی کتنے دُربھاگیہ شالی تھے۔ کسی کو یہ پتہ نہیں تھا کہ کرشن جی ساکشات بھگوان ہیں سب اپنا برادری کا بھائی اُن کو سمجھتے تھے۔ جب کرشن جی بیکنٹھ کو سُدھار گئے ہیں تو ان کی مہما کا پتہ چلا ہے پر نتو اب پچھتانے سے لابھ ہی کیا ہے؟۔ ہے وِدُر جی کرشن جی کی بڑائی کہاں تک کروں۔ اُنہوں نے سنسار میں اِس لئے اوتار لیا تھا کہ سنسار کے منوشیہ ان کی لیلا کا گن گان کریں اور اپنے پاپ کاریوں سے مکتی پا جاویں۔ اُنہوں نے ایسے ایسے بلوان راکششوں کو مار ڈالا جن سے یُدھ کرنے کی سامرتھ دیوتاؤں میں بھی نہیں تھی۔ اُنہوں نے گرہست دھرم کا پالن کرنے کے لئے سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیاں رکھی تھیں۔ اُنہوں نے دریودھن جیسے ادھرمیوں کا ناش کرنے کے لئے کوروؤں اور پانڈوں میں یُدھ کرا کر کوروؤں کا ناش کیا اور پانڈوں پُتروں کو راج گدی پر بٹھایا اور اپنے سمبندھیوں کو جن کی سنکھیا ۵۶ کروڑ تھی آپس میں لڑا کر سماپت کرا دیا۔ ہے وِدُر جی! اب ان سب باتوں کو یاد کر کر کے ہردے پھٹا جاتا ہے۔ ہے وِدُر جی! کرشن جی کے چلے جانے سے سنسار سے دھرم اور گیان کا نام اُٹھ گیا۔ جب کرشن جی بیکنٹھ کو جانے لگے تو میں نے اُن سے کہا کہ آپ کا اور میرا جنم بھر ساتھ رہا ہے۔ اب آپ مجھے اکیلا کیوں چھوڑتے ہیں تو وے بڑے پیار سے مجھ سے کہنے لگے کہ ہے اُدھو سنسار ناشوان ہے اور آتما کبھی نہیں مرتی اِس لئے تم مجھے یہ سمجھو کہ میرا یہ مٹی کا شریر مر گیا ہے۔ پر نتو میں جیوت ہوں۔ مرنا جینا تو ایسا ہے جیسے منوشیہ پرانے کپڑے اُتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے اسی پرکار آتما ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر میں پرویش کر جاتی ہے۔

3 اُدھو جی کا بھگوان شری کرشن جی کی مہما کا ورنن کرنا

اُدھو جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! میں اپنے مُنہ سے کرشن جی کی بڑائی اور اُن کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتا۔ کرشن جی بڑے ہی دیالو اور کرپالو تھے۔ دیکھو جس پوتنا نام کی راکششی نے اپنے استنوں میں کال کوٹ وِش لگا کر ان کو مارنے کی اچھا سے دُودھ پلایا اس راکششی کو بھی انہوں نے سورگ میں بھیج دیا۔ ایسے کرپالو بھگوان کو چھوڑ کر کس کا بھجن کرنا چاہیئے۔ ہے وِدُر جی اب میں تمہیں شری کرشن جی کی بال لیلا کا حال بتاتا ہوں۔ جب پرتھوی کا بھار اُتارنے کے لئے بھگوان نے اپنے آپ شری کرشن جی کے رُوپ میں جنم لیا تو واسدیو جی کہنے لگے کہ آپ مجھے شری نند جی کے یہاں جا کر چھپا دیجئے جس سے کنس کو میرا پتہ نہ چلے۔ ایسا انہوں نے اسلئے کیا کہ کوئی منوشیہ

یہ نہ سمجھے کہ بھگوان نے جنم لے لیا ہے بلکہ سب یہی سمجھیں کہ یہ سادھارن آدمی ہے اور اس پرکار سمست لیلائیں کرنے کو ملیں اور سنساری منوشیہ ان سے شکشا لیں۔ نند جی کے گھر میں انہوں نے ایسی ایسی بال لیلائیں کیں کہ برج باسی موہت ہو گئے۔ وے نند جی کی گائیں چراتے تھے اور ان کو مارنے کے لئے جو جو راکشش کنس بھیجتا تھا ان کا سنگھار بھی کر دیتے تھے۔ انہوں نے نند جی کو سرپ کے کاٹنے سے راکشش شنکھ چور۔ بکاسر اور کیشی جیسے ادھم راکشسوں کو مار کر سورگ بھیج دیا۔ برج کی ساری گوپیوں کو راس لیلا کر کے موہت کر لیا اور ان کی دھرم کاریوں میں رُچی بڑھائی جب شری کرشن جی اکرور جی کے ساتھ متھرا کو جا رہے تھے تو مارگ میں جمنا جی میں اشنان کرتے سمے اپنی پرچھائیں دوارا اکرور جی کو اپنے وراٹ روپ کا درشن کرایا۔ متھرا میں کنس کے دھوبی کو مارا اور سدا مالی پر پرسن ہو کر اسے ورودان دیا کہ تیرا دھن کبھی کم نہیں ہو گا۔ کُبجا گنٹھری نے شری کرشن جی کے چندن لگایا جس سے وے اتنے پرسن ہوتے کہ اس کی کمر کو سیدھا کر کے اپسرا جیسی سُندر شوڑشی کنیا کا روپ دے دیا۔ جب راجہ اندر نے اپمان ہونے پر برج باسیوں کو دنڈ دینے کے لئے بہت ادھک ورشا کرنا آرمبھ کر دی تو کرشن جی نے گووردھن پربت کو اپنی انگلی پر اٹھا کر برج باسیوں کی رکشا کی۔ کودلیا پیڑ ہاتھی کو اس طرح مار ڈالا جیسے بچہ کھلونے کو توڑ دیتا ہے پھر سُندر سین گرو سے سانگوپانگ پڑھ کر گرو دکشا میں پنچ جن راکشش کا پیٹ پھاڑ کر گرو کے مرے ہوئے لڑکے کو یم لوک سے لا کر اُن سے بھینٹ کرا دی۔ پھر راجہ بھیشمک کی کنیا رُکمنی کو اپنا انگ جان کو ہرن کیا۔ بنا نتھے ہوئے سات بیلوں کو ایک ساتھ ناتھ کر سوئمبر میں نگن جت کی ستیا نامک کنیا کو وواہ کر لائے اور پھر اپنی پتنی ستیہ بھاما کو پرسن کرنے کیلئے جڑ کے ساتھ بیکنٹھ سے کلپ ورکش کو اکھاڑ لائے پرتھوی کی پرارتھنا پر بھوماسُر راکشش کو سُدرشن سے سر کاٹ کر مار ڈالا اور وہ جن سولہ ہزار ایک سو کنیاؤں کو ہر کر لایا تھا اُن کا اُدھار کر کے اپنے ساتھ وواہ کیا۔ ہے ورُدرجی! شری کرشن جی نے یہ سب لیلائیں سنساری منوشیوں کو دھرم کی شکشا دینے کیلئے کی تھیں تاکہ ان کو سُن کر اور ان پر چلنے سے وے بھوساگر سے پار ہو جائیں۔ جب سے کرشن جی گئے ہیں تب سے میں ایک چھن کو بھی ان کو نہیں بھولا پایا ہوں اور برابر یہی پرارتھنا کر رہا ہوں کہ اس پاپی تن سے جلدی پران نکل جائیں اور ان کے درشن کرنے کو ملیں۔

ادھیائے 4

اُدھو جی کا شری کرشن جی کے ویوگ کا حال کہنا

اودھو جی کہنے لگے کہ ہے ورُدرجی! میں کرشن جی کے ویوگ میں بہت ہی دُکھی ہوں حالانکہ انہوں نے مجھے ایسا گیان دیا تھا کہ میں سنسار کے مایا موہ سے تو مکت ہو گیا ہوں پر تو میں منوشیہ ہی ٹھہرا شری کرشن کا ویوگ نہیں سہا جاتا۔ جس سمے کرشن جی نے سوچا کہ ہم نے جس کارن سے اوتار لیا تھا وہ کام پوری طرح کر چکے اور اب سنسار میں رہنے کی آوشیکتا نہیں رہ گئی ہے اس لئے وے انتردھیان ہونا چاہتے تھے کہ اچانک میتریہ رشی! تیرتھ یاترا کرتے ہوئے وہاں پربھاس چھیتر میں آ گئے اور کرشن جی سے ساشٹانگ دنڈوت کیا۔ کرشن جی کہنے لگے کہ ہے میتریہ رشی! میں جانتا ہوں کہ تم یہاں کس کارن سے آئے ہوئے ہو وہ تمہارے من کی بات میں جان گیا ہوں۔ تم پچھلے جنم میں سُسودیوتا تھے اور اس جنم میں پاراشر منی کے پُتر اور ویدویاس جی کے بھائی ہو۔ تم میرے پرم بھگت ہو۔ تم دھیرج رکھو میری مایا..... تم کو نہیں ستائے گی۔ میں تم کو ورودان دیتا ہوں کہ تم کو میری سب لیلا اور آگے کے اوتاروں کا حال معلوم رہے گا اور ہے رشی راج — تم

شریمد بھاگوت میں بتائے ہوئے دھرم کو یاد رکھنا جس سے تمہارا موکش ہو کر سورگ میں سب سے اونچے لوک استھان پراپت ہوگا۔

کرشن جی کی یہ باتیں سُن کر میتریہ جی بہت ہی پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ تمہاری لیلا بڑی اوبھت ہے تم نے ایسی ایسی لیلائیں جگت میں آکر دکھائی ہیں کہ ان کا گن گان نہیں کیا جا سکتا۔ سنسار میں کسی کی اتنی سامرتھ نہیں ہے کہ تمہارے سامنے آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ برہما جی۔ سرشٹی کے ناشک مہادیو جی اور سوئم کال تمہارے آگے ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہیں اور تمہارا اسمرن کرتے رہتے ہیں پر نتو تم اپنی لیلا دکھانے کے لئے کال یون اور جراسندھ کے سامنے سے بھاگ گئے تھے۔ اس پرکار میتریہ جی کرشن جی کا گن گان کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔ انہیں اُسی وردان کے پرتاپ سے بھگوان کے پرگٹ اور گپت سب اوتاروں کا حال معلوم ہے اور ان کی سمست لیلاؤں کا حال جانتے ہیں وے ہی تم کو دستار پورک سب باتیں بتائیں گے اور میں اب پرم پوتر شری بدری ناتھ دھام کو جا رہا ہوں اور وہاں جا کر پران تیاگوں گا اور ہے وِدُر جی آپ جو کہتے ہیں کہ تم اتنے گیانی ہو کر روتے ہو سو میں کیول اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میں ان کے گیان سکھانے کے کارن ہی اب تک جیوت ہوں نہیں تو جیسے ہی کرشن جی انتردھیان ہوئے تھے ترنت میں بھی اپنے پران تیاگ دیتا۔ میں بہت پرتن کر رہا ہوں پر نتو اُن کی یاد نہیں بھُلا پاتا اور بھُلا بھی کیسے سکتا ہوں ان کی تو لیلائیں ہی ایسی تھیں کہ شریر کے روم روم میں ان کا چتر بنا ہوا ہے اور روم روم ان کو یاد کر رہا ہے اُنہوں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے لئے دیتیوں (راکششوں) کو مار گرایا ادھرُوپی کوروؤں کو مہابھارت میں سمُول نشٹ کروا دیا۔ ہے وِدُر جی بھگوان کی اچھا ہی بلوتی ہے وہ جیسا چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ ہم تو اُس کے ہاتھ کے کھلونے ہیں وہ جب چاہتا ہے توڑ ڈالتا ہے۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! جو منوشیہ ترلوکی ناتھ بھگوان کی کتھا سُن کر رونے لگتے ہیں تو ان کے پچھلے جنم کے پاپ اور ہر وے میں بسا ہوا مایا موہ و پاپ کے وچار آنسوؤں کے راستے باہر نکل جاتے ہیں اور چت نرمل ہو جاتا ہے۔ منوشیہ سے بھوساگر سے پار اتارنے کے لئے ہری کتھا سے اچھا کوئی اپائے نہیں ہے۔

5 ادھیائے

اُدھو جی کا وِدُر جی کو چھوڑ کر بدری نارائن میں جا کر پران تیاگ کرنا

اتنی کتھا سُنانے کے پشچات شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اُدھو جی وِدُر جی سے کہنے لگے کہ مترا اب مجھ کو جانے دو میں شری بدری نارائن میں جا کر اپنی مکتی کا اُپائے کروں گا۔ وِدُر اُدھو جی کی یہ بات سُن کر کہنے لگے کہ ہے مترا میں تم کو کیسے وِدا کروں میرا تو تمہیں چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ میں تو چاہتا تھا کہ تم کچھ سمے اور بیٹھ کر بھگوان کی لیلا کا بکھان کرتے جس سے میرے کان پوتر ہوتے۔ یہ کہتے کہتے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پھر روتے ہوئے بولے مترا دیکھو کرشن جی نے پرتھوی کو راکششوں و ادھرمیوں سے مکت کر کے اس کا بوجھ ہلکا کیا اور جیون بھر برہمچرن۔ گئو اور دھرم کی رکشا کی پر نتو ہم لوگ اتنے گیانی تھے کہ ان کے پرتاپ کو نہیں سمجھ سکے۔ میں تو خیر بہت ادھم اور پاپی ٹھہرا تم تو برہمسمے ان کے پاس ہی رہتے تھے پر نتو ان کو نہیں پہچان سکے۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ جس سمے تک بھگوان کی کرپا نہ ہو اس کی لیلا کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ اس کی کرپا کے بنا آپ جیسے بھگتوں کے درشن ملتے ہیں — یہ میرے پچھلے جنموں کا پُنیہ کا ہی پھل ہے کہ آپ — جیسے مہاپُرش کے درشن

ملے اور مجھے آشا ہے کہ اب میرا دھیان بھگوان کے چرنوں میں اور بھی اچھا لگ جائے گا کیونکہ پاپی سے پاپی منوشیہ بھی بھگوان کے بھگتوں کی سنگت میں رہ کر تر جاتا ہے۔ جس طرح بالمیکی نام کا لٹیرا اتنک سی دیر کو سادھوجنوں کی سنگت میں رہ کر اتنا گیانی ہو گیا کہ سنسار میں مہرشی بالمیکی کے نام سے وکھیات ہو گیا۔ ہے اودھو جی جب ہٹ نہیں چھوڑتے اور جانا ہی چاہتے ہیں تو جائیے اور میرے موکش کے لئے بھی بھگوان سے پرارتھنا کیجیے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پریکشت! اودھو جی نے یہ سنکرشن درجی سے وداعی اور اتر اکھنڈ میں پرم پوتر تیرتھ شری بدری ناتھ آشرم میں جا کر بھگوان کے دھیان میں لگ گئے اور یوگ ابھیاس سے اپنا شریر تیاگ کر سورگ لوک کو چلے گئے۔ اودھو جی کے جانے کے پشچات ترنت درجی بھی وہاں سے اٹھ کر تیرتھ یاترا کو نکل پڑے اور میتریہ رشی کے درشن کرنے کی اچھا سے ہری دوار میں آ کر رکے۔

درجی کا میتریہ رشی سے ملنا اور سنسار کی اتپتی کا رہسیہ پوچھنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! ہری دوار میں گنگا نٹ پر گھنے وکشوں کی چھایا میں ایک استھان پر میتریہ جی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ استھان اتنا سندر تھا جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ چاروں اور پکشی پنکھ پھیلا کر ناچ رہے تھے۔ کوئلیں اپنی میٹھی بولی سنا کر من ہر رہی تھیں۔ پیڑوں پر رنگ برنگے پھول کھل رہے تھے۔ تلسی کی منوہارتی سگندھ وہاں پھیلی ہوئی تھی اور ہرن و سنگھ ایک ہی استھان پر بیٹھے ہوئے وشرام کر رہے تھے۔ پاس کے ایک سروور میں بڑے بڑے نیل کمل کھل رہے تھے جس میں راج ہنس تیرتے ہوئے کتنے بھلے لگ رہے تھے۔ پاس میں شری گنگا جی کی لہروں سے کل کل شبد آ رہا تھا۔

ہے راجن! درجی اس کایہ درشیہ دیکھ کر بڑے پربھاوت ہوئے اور سامنے بھگوان کے دھیان میں مگن میتریہ رشی کو دنڈوت کی۔ میتریہ جی نے پوچھا کہ ہے درجی آپ آج بڑے اداس دکھائی پڑ رہے ہیں آپ کو کس بات کا سوچ ہے سو وستار پورک ہم کو بتائیے۔ یہ سن کر درجی نے اودھو جی سے ملنے۔ مہابھارت میں کوروؤں کے ناش ہونے۔ اور یدوونش کا ونا ش ہونے کے پشچات کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا ورنن جیسا اودھو جی کے منھ سے سنا تھا ان کو بتایا اور کہنے لگے کہ ہے رشیشور! میں کرشن جی کے پرلوک چلے جانے سے بڑا دکھی ہوں اور آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپنے شری کرشن جی سے جو گیان پراپت کیا ہے وہ مجھ کو بھی بتائیے۔ جس سے مجھ کو موکش پراپت ہو۔ یہ سن کر میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے درجو کچھ میں جانتا ہوں خوشی سے تم کو بتانے کو تیار ہوں تم جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ درجی کہنے لگے کہ آپ مجھ کو یہ بتائیے کہ بہت سے منوشیہ ایسے ہیں کہ جیون بھر سکھ پراپت کرنے کے لئے پریشرم کرتے ہیں پر نتو سکھ کی جگہ ان کو دکھ ملتا ہے جو وہ دکھ کون دیتا ہے اس کا رہسیہ مجھے بتائیے! اور مجھ کو یہ بھی بتائیے کہ بھگوان جی تو بڑے ہی سمرتھ وان ہیں ان کے تنک بھر کوٹی چڑھا لینے سے سرشٹی کا ونا ش ہو جاتا ہے تو وے کس کارن سے سنسار میں سگن روپ میں اوتار لیتے ہیں؟ وے کس لئے سنسار اتپتن کرتے اور پھر کیوں نشٹ کرتے ہیں؟ اس سے ان کو کیا لابھ ہوتا ہے؟ ہے میتریہ جی میں اتنا تو اوشیہ ——

جانتا ہوں کہ بھگوان سنسار میں پاپ کم کرنے اور جیوں کو بھوساگر سے پار اُتارنے کیلئے ہی پرتھوی پر اوتار لیتے ہیں جس سے منوشیہ اُن کے اوتاروں کی کتھا و رتانت سُن کر موکش پراپت کریں پرنتو اتنا ہوتے ہوئے بھی اگر منوشیہ ان کی کتھا و لیلا نہیں سُنے۔ بھگوان میں پریت نہ رکھیں اور مایا موہ کے جال میں پھنسے رہیں تو یہ اُن کا دُربھاگیہ ہے۔ اور یہ بھی بتایئے کہ بھگوان کس طرح برہما کا روپ دھارن کر کے سرشٹی کو اُتپن کرتے ہیں۔ کس طرح وشنو کا روپ دھارن کر کے جیووں کا پالن کرتے ہیں اور کس طرح رُدر روپ دھارن کر کے سرشٹی کا ونا ش کرتے ہیں؟ وہ کون سا اُپائے ہے جس کے کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں اور منوشیہ کو مُکتی ملتی ہے؟ اور ہے رشی راج منوشیہ کو اپرادھ کرنے پر دنڈ ملتا ہے جس کے کارن وہ پھر جلدی کوئی پاپ نہیں کرتا پرنتو اس جیو کو پاپ کرنے کا اتنا کٹھور دنڈ ملتا ہے کہ اسے ۸۴ لاکھ یونیوں کو بھگتنا پڑتا ہے اور تب جا کر منوشیہ کی یونی ملتی ہے منوشیہ تن پا کر بھی وہ پاپ کرتا رہتا ہے اور دنڈ پاتا ہے پرنتو پھر بھی ایسا کاریہ کیوں نہیں کرتا جس سے موکش مل جاتے اور آواگون سے مُکتی ملے؟ سو ہے رشی راج میری ان سب شنکاؤں کا سمادھان آپ کر دیجئے۔ آپ بھگوان کے بڑے بھگت اور گُن وان ہیں۔ آپ کی کرپا سے میری مُکتی ہو جائے گی۔

7 ادھیائے

میتریہ جی کا شری کرشن جی کا گُن گان کرنا

سُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پریکشت! میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی تم تو بھگوان کے بڑے بھگت ہو اور اپنے بچپن سے ہی ان کا بھجن کرتے آرہے ہو اور تم سوئم بھی سب کچھ جانتے ہو پرنتو یہ تمہاری بڑی بُدھی مانی کی بات ہے کہ مجھے اپنا بڑا اور اپنے سے ادھک گیانی سمجھ کر پرشن کر رہے ہو۔ میری کیا سمرتھ ہے کہ بھگوان کی لیلا کا ورنن کر سکوں پرنتو جب تم نے پوچھا ہے تو جتنا میں جانتا ہوں تم کو بتاؤں گا اور جو منوشیہ کلیگ میں اس کتھا کو پڑھیں گے یا سُنیں گے وے بھی مایا موہ کے جال سے مُکت ہو کر بھوساگر سے پار اُتر جائیں گے، ہے وِدُر جی آپ تو دھرم راج کے اوتار ہیں مانڈویہ رشی کے شاپ کے کارن آپ کو رُو و نش میں داسی کے پیٹ سے اُتپن ہوتے ہیں۔ آپ بھگوان کے سب گُن جانتے ہیں اور بھگوان جی آپ کو کبھی نہیں بھولتے اِسی لئے جب وے کرشن جی کے رُوپ میں پرتھوی پر آئے تو آپ کے کہنے پر چلا کرتے تھے۔ میں نے اپنے پتا جی شری پاراشر منی سے جو بھگوت دھرم پراپت کیا تھا وہی تم کو اب بتاتا ہوں۔

جو منوشیہ بھگوان کا بھجن نہیں کرتا وہ دُکھ اٹھاتا رہتا ہے اور بار بار جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے اور جو منوشیہ سارے کام اپنے سکھ کے لئے ہی کرتے ہیں اُن کو دکھ ہی ملتا ہے اگر وے بھگوان کا نام سچے ہردے سے لے کر کام کرتے رہیں تو اوشیہ سکھ ملے گا۔ منوشیہ بُرا کام کرتا ہے تو بُرا پھل ملتا ہے اور اچھا کام کرتا ہے تو اچھے پھل کا بھاگی ہوتا ہے۔ جس پرکار بیجوں کے پڑ بونے سے پھول پراپت نہیں ہو سکتے کانٹے ہی ملتے ہیں اسی پرکار بُرے کاریوں کا پھل اچھا کبھی نہیں نکلتا۔ منوشیہ اپنے گھر۔ پتنی۔ سنتان اور دھن کے موہ میں پھنسا رہتا ہے اور سوچتا ہے کہ ان سے مجھے سکھ مل جائیگا پرنتو سوائے دکھ کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا جس پرکار بھکھی شہد کی

مٹھاس پراپت کرنے کے لئے اِس پر بیٹھتی ہے پرنتو پنکھوں میں شہد لپٹ جانے کے کارن اُڑ نہیں سکتی اور وہیں مر جاتی ہے یہی حال سنساری منوشیوں کا سمجھنا چاہیئے۔ جب تک بھگوان کی کرپا درشٹی نہ ہو منوشیہ اس سنساری مایا سے چھوٹ نہیں سکتا۔ جو منوشیہ مایا موہ سے چھوٹنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنے من میں دیا رکھے۔ بھگوان کو دُکھ اور سکھ دونوں میں کبھی نہ بھلاتے۔ بھگوان کی مایا اِسی کو کہتے ہیں کہ منوشیہ سُوپن روپی سنسار کو بھی سچ سمجھنے لگتا ہے۔ اِس مایا سے مکت ہونے کے لئے بھگوان کا بھجن کرنا بڑا آوشیک ہے۔ جب بھگوان اگلے بیٹھے بیٹھے اُکتا جاتے ہیں اور ان کا دل چاہتا ہے کہ دل بہلانے کے لئے کچھ کیا جائے تو وے بھگوان جی ایک جیوتی اُتپن کرتے ہیں جس کو آدی پُرش کہا جاتا ہے۔ اِس آدی جیوتی میں سے ایک مہاتتو اُتپن ہوتا ہے جس میں سے رجوگن۔ ستوگن اور تموگن نامک تین گن پرگٹ ہوتے ہیں۔ ستوگن سے دیوتا اُتپن ہوتے ہیں۔ رجوگن سے پنچ تتو اور تموگن سے پانچ بھتاتمہ بنتے ہیں۔ پانچ تتوں سے منوشیہ وانیہ پرانیوں کا شریر بنتا ہے۔ ایک ایک انگ میں ایک ایک دیوتا رہتا ہے اور جب منوشیہ کوئی اپرادھ جس انگ سے کرنا چاہتا ہے تو اس انگ کا دیوتا اُس کو روکتا ہے۔

8 ادھیائے
دیوتاؤں دوارا بھگوان کی استوتی

میتریہ جی کہنے لگے ہے ودُر جی! نارائن جی نے پہلے پانچ تتوں سے منوشیہ شریر بنایا اور اس کے ایک ایک انگ میں ایک ایک دیوتا کو بٹھایا۔ پرنتو یہ پُتلا نہ تو ہلتا تھا اور نہ بولتا تھا سو دیوتاؤں نے اس کو گنی مان کرنے کی بہت کوشش کی پرنتو پُتلا اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں سو وے ہار مان گئے اور پار برہم پرمیشور کی استوتی کرنے لگے اور کہنے لگے ہے بھگوان! آپ کی لیلا اپرمپار ہے! آپ کا تیج سب جگہ ودیہ مان ہے اور جو آپ کی استوتی اور بھگتی کرتا ہے اُس کے دُکھ کٹ جاتے ہیں اور سکھ پراپت ہوتا ہے۔ ہم نے بہت پرتن کیا پرنتو اس پتلے میں جان نہیں ڈال سکے سو آپ کی کرپا اور اچھا کے بنا یہ کام یا سنسار کا کوئی کام نہیں ہو سکتا یہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے اِس لئے اب آپ اپنی شکتی سے اِس پُتلے کو جیوت کر دیجئے، ہے ودُر جی! بھگوان جی اس پر بڑے پرسن ہوتے ہیں جو کاریہ کرتا ہے پرنتو پھل بھگوان کی اچھا پر چھوڑ دیتا ہے۔ اِس لئے بھگوان جی دیوتاؤں پر بڑے پرسن ہوئے اور جیسے ہی اُنہوں نے مُسکرا کر پُتلے کی اور دیکھا ویسے پانچوں تتوں سے مالس پنڈ بن گیا اور اس میں پران پڑ گئے جو کہ بھگوان کا ونش ہے اور جسے آتما کہتے ہیں اسی کا نام آدی پُرش ہے اِس کے رہنے کے لئے بیکنٹھ لوک۔ بھولوک اور پاتال لوک نامی تین لوکوں اور چودھ بھوبنوں کا نِدان بھگوان نے کیا۔ اسی پُرش کو وراٹ رُوپ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ سمپُورن برہمانڈ۔ چراچر۔ جیو جنتو آدی اُسی میں سمائے ہوئے ہیں۔ اِس پُرش کی نابھی سے ایک کمل کا پھول پرگٹ ہوا جس میں سے برہما جی کا جنم ہوا اور برہما جی نے سرشٹی اُتپن کی اور چاروں ورن بنائے۔

ادھیائے 9
میتریہ رشی کا یہ بتانا کہ سرشٹی کیسے اُتپن ہوئی

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی اَب میں آگے کی کتھا کہتا ہوں، دھیان دے کر سُنو۔ جس سمے مہاپرلے ہوئی اور چاروں اور جل کے اترکت اور کچھ نہیں تھا اُس سمے آدی پُرش بھگوان جی شیش ناگ جی کے اوپر وشرام کرتے تھے۔ ان کی نابھی سے ایک کمل کا پھول اُتپن ہوا اور اُس پھول میں سے برہما جی کا جنم ہوا۔ جنم لے کر برہما جی پھول پر بیٹھ گئے اور یہ سوچنے لگے کہ میں کہاں سے اُتپن ہُوا ہوں۔ مجھے کس نے اُتپن کیا ہے اور یہ کمل کا پھول کس آدھار پر کھڑا ہے۔ اِن باتوں پر وِچار کرنے کے پشچات اُنہوں نے سوچا کہ اگر میں اِس کمل کی جڑ کا پتہ لگاؤں تو میرے پرشنوں کا اُتر مِل جائے گا۔ یہ سوچ کر وے کمل کی ڈنڈی پکڑ کر جل میں اُتر گئے اور ایک ہزار وَرش تک اُسی ڈنڈی کے سہارے نیچے اُترتے چلے گئے پَر نتو جڑ کا پتہ نہ لگ سکا۔ جب اُنہیں جڑ کا پتہ نہ لگ سکا تو وے پھر وِچار ہو کر کمل کے پھول پر آکر بیٹھ گئے اور وِچارنے لگے کہ اِن باتوں کا پتہ کیسے لگاؤں اُسی سمے یہ آکاش وانی ہوئی کہ برہما تم پار برہم پرماتما کا دھیان کرو تب تم کو اِن باتوں کا گیان ہوگا۔ جب اُس آکاش وانی کے انوسار اُنہوں نے بھگوان کی پرارتھنا وبھجن کرنا آرمبھ کر دیا تو ان کے ہردے میں بھگوان کی چیتنی کا پرکاش اُتپن ہوا اور اُنہوں نے دیکھا کہ چھیر ساگر میں ہزار پھنوں والے شیش ناگ کی چھاتی پر ہزاروں سُوریوں سے بھی اَدھک پرکاش وان۔ اتنیت ہی سُندر۔ سانولے رُوپ والے چترُبھج دھاری شری بھگوان جی سوئے ہوتے ہیں اور لکشمی جی ان کے چرن دبا رہی ہیں ان بھگوان جی کی نابھی سے کمل کا پھول نکلا ہے جس میں سے برہما جی کا جنم ہوا ہے اور بھگوان نے سرشٹی اُتپن کرنے کی آگیا ان کو دی ہے اور برہما جی نے اس دویہ پُرش میں سمست سرشٹی۔ تینوں لوک چودھ بھون اور سُوریہ چندرماں آدی دیکھے تو وے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرنے لگے۔ ہے آدی پرش بھگوان! آپ سے اِدھک سمرتھ وان اور کوئی نہیں ہے۔ آپ آدی سے ہیں اور انت تک رہیں گے۔ آپ کی مایا نہ کوئی جان پایا ہے اور نہ کبھی جان سکے گا۔ جو منُوشیہ آپ کو بھول جائے گا۔ اُسے جیون میں سکھ نہیں ملیگا اور جو آپ کو یاد رکھے گا۔ آپ کی لیلاؤں کی کتھا سُنے گا کیرتن کرے گا اس کے گھر میں سمست سُکھوں کی ورشا ہوتی رہے گی۔ اور گھر بھرا بھرا رہے گا۔ جو آپ کو بھول جائے گا وہ سنسار کے مایا موہ میں پھنسا رہے گا اور ہر سمے اس کو چنتا لگی رہے گی، کیونکہ جو لوگ آپ سے وِمکھ رہتے ہیں ان کو کسی بھی کاریہ میں پُوری سپھلتا نہیں مِلتی جو منُوشیہ آپ کا نام جپتا رہے گا اُسے منورتھ سِدھ ہوگا، ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسا وردان دیں کہ آپ کا یہ دویہ رُوپ سدیو میرے ہردیے میں سمایا رہے اور ہے بھگوان آپ نے مجھے آگیا دی ہے کہ سنسار میں جیووں کو اُتپن کروں پر نتو یہ کام میں نہیں کر سکتا جب تک آپ کی اچھا اور کرپا نہ ہو اور مجھے یہ وردان بھی دیجئے کہ میں اپنے دُوارا اُتپن کئے ہوئے جیوں اور سنسار کے مایا موہ میں نہ پھنسوں اور نہ مجھے کبھی اس بات کا ابھیمان ہو کہ میں جیوؤں کو اُتپن کرنے والا ہوں۔ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی جب برہما نے اِس پرکار بھگوان کی استوتی کی تو بھگوان اس پر پرسن ہوتے اور کہنے لگے کہ ہے برہما تم جیسا چاہتے ہو ویسا ہی ہوگا لیکن

ایک بات یاد رکھو کہ میرا نام کبھی مت بھولنا۔ ہمیشہ کام کرودھ اور لوبھ و اہنکار سے بچنا۔ اپنی کرمیندریوں اور گیانیندریوں کو اپنے وش میں رکھنا۔ اِس پرکار تم سوئم کو اپنے وش میں کر سکو گے اور اس سمے تم سب پرانیوں کو میرا ہی انش سمجھ کر سب کو برابر سمجھو گے۔ اب تم میرا دھیان لگا کر سنسار کو اُپتّن کرو اور میرا ورادان ہے کہ تم کو سمست سنسار کا گیان اور سمست ودیائیں اپنے آپ یاد رہیں گی اور اپنے آپ اُپتّن کئے ہوئے جیوں کے وناش کا دکھ بھی نہیں ہوگا۔ اب تم سنسار کی رچنا کرو۔

ادھیائے 10

برہما جی کا دیوتاؤں۔ پانچوں تتوں چراچر جگت کو اُپتّن کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! یہ آکاش وانی سُن کر برہما جی نے بھگوان کا اسمرن کرنا آرمبھ کر دیا اور اُن کا نام لے کر سرشٹی کو اُپتّن کرنے لگے پہلے انہوں نے پانچ تتوں کی رچنا کی۔ پھر دیوتاؤں کو اُپتّن کیا پھر انیک رنگ کے پشو پکشی اور پیڑ پودے اُپتّن کئے اس کے پشچات منوشیہ کو اُپتّن کیا۔ کمل کے پھول کے نیچے اور اوپر سات سات لوک بنائے پھر چار یگ ست یگ۔ ترتیا۔ دواپر اور کلیگ بنائے اور پرتیک یگ کی اودھی ارتھات کتنے ورشوں تک پرتیک یگ رہے گا۔ نشچت کر دی۔ اس کے پشچات کے ارتھات ورش۔ ماس۔ دن۔ گھڑی اور پل بنائے پھر دیوتاؤں۔ منوشیوں اور راکشسوں آدی کی آیو نشچت کی۔ برہما کی آیو کے ایک دِن میں چودھ منو نتر بیت جاتے ہیں۔ برہما جی اپنے دِن میں سارے دن جیووں کو اُپتّن کرتے رہتے ہیں اور سندھیا کے سمے پرلئے ہو جاتی ہے جس میں سرشٹی کا وناش ہو جاتا ہے۔ اگلے دِن پھر برہما جی منوشیہ کے کرموں کے انوسار جیسے کرم جو منوشیہ کرتا ہے ویسی یونی میں جنم دیتے ہیں۔ جب برہما جی کی آیو پچاس ورش بیت جاتی ہے تو اردھ پرلئے ہوتی ہے اور جب اُن کی آیو سو ورش کی ہو جاتی ہے تو وے بھی بھگوان کے روپ میں سما جاتے ہیں اور مہا پرلئے ہو جاتی ہے جس میں سارے جگت میں پانی ہی پانی ہو جاتا ہے اور کیول آدی پُرش بھگوان ہی بچ جاتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ برہمانڈ ایک ہی ہے جس میں پرتھوی۔ سورج اور چندر آدی ہیں واستو میں ہزاروں برہمانڈ ہیں اور ان سب کی رچنا اُسی پار برہم پرماتما نے کی ہے۔ ان کا بھید کوئی بھی نہیں پا سکتا کیونکہ منوشیہ یا دیوتا کبھی بھی بھگوان کی لیلا کا بھید نہیں پا سکتے۔

ادھیائے 11

سنک۔ سنندن۔ سنت کمار و سناتن آدی کی اُپتّی

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! بھگوان کی لیلا اپرمپار ہے اُسکی لیلا کا ورنن مجھ جیسا تُچھ سنساری جیو نہیں کر سکتا

بھگوان اپنی لیلا اور مایا ایسے دِکھا کر منوشیہ کے ہردیئے کو موہ لیتا ہے جس پر کاربازی گر اپنا کرتب دکھاتے ہیں اور منوشیہ دیکھتا رہ جاتا ہے اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اُسی پر کار وہ مہان بازی گر اپنے جادو سے سنسار کو موہ رہا ہے۔ کسی کو اُس کا بھید نہیں معلوم پڑتا۔ تنک سی دیر میں بازیگر کی طرح وہ کچھ سے کچھ کر دیتا ہے، ہے وِدُرجی! جب برہما جی دیوتاؤں اور منوشیہ تتھا ونسپتیوں (پیڑ پودے) آدی کو اُتپن کر چکے تب بھی ان کو سنتوش نہیں ہوا تو اُنہوں نے سرشٹی کو بڑھانے کے لئے سنت۔ سنت کمار۔ سناتن اور سنندن کو بھگوان کا نام لے کر اپنے شریر سے اُتپن کیا اور اُن سے کہا کہ ہے پُتر دو! میں نے تمہیں سرشٹی بڑھانے کے لئے اُتپن کیا ہے سو تم پرجا اتپن کرو اور جو وردان چاہو مجھ سے مانگ لو۔ ہے وِدُرجی! یہ چاروں بھائی بڑے گیانی تھے۔ اُنہوں نے سوچا کہ اگر ہم پرجا اتپن کرنے میں لگ جائیں گے تو اُن کے موہ میں پڑ جائیں گے اور ہری کا بھجن نہیں ہو سکے گا اور جو بھگوان کا بھجن نہ کر سکے اس کا جنم لینا ہی ویرتھ ہے اور نہ اس کو موکش مِل سکتا ہے سو یہ بات وچار کر دے کہنے لگے کہ ہے پتا جی آپ نے جو وچن دیا ہے کہ جو وردان مانگو وہ دُوں گا تو آپ ہمیں وردان دیجئے کہ ہماری آوستھا سدیو پانچ ورش کی ہی رہے۔ پانچ ورش کی اوستھا کا وردان اُنہوں نے اِس لئے مانگا تھا کہ اس اوستھا میں اندریاں اپنا پربھاؤ نہیں ڈالتیں۔ پھر نہ یووا اوستھا ہو گی اور نہ بڑھاپا اس لئے نہ دھن اور اِستری آدی کا موہ ہو گا اور نہ بڑھاپے کے کارن دُکھ اٹھانے پڑیں گے اور بالیاوستھا کے کارن کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ نہیں ستائیں گے۔ برہما جی اُن کے ہردے کی بات سمجھ کر بولے ہے پُتر و! میں تمہیں وچن دے چکا ہوں اِس لئے وردان دیتا ہوں کہ تمہاری اوستھا سدیو پانچ ورش کی بنی رہے گی اور تم جتنے ندریہ رہو گے پر نتو تم نے میری آگیا نہیں مانی ہے یہ بُرا کیا۔ یہ کہہ کر برہما جی کو بڑا کرودھ آیا جس سے اُن کی بھوؤں میں سے ایک سلونے شام رنگ کی ایک پُرشی چھایا اُتپن ہوئی اور رونے لگی۔ برہما جی کہنے لگے کہ تو کون ہے اور کیوں روتا ہے۔ وہ چھایا روپی پُرش کہنے لگا کہ میں بھگوان کی اِچھا سے شریر سے اُتپن ہوا ہوں تم مجھے کوئی کام کرنے کو بتاؤ اور میرا نام کرن بھی کر دو۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے پُتر تو اُتپن ہوتے سمے رویا ہے اِس لئے میں تیرا نام رُودر رکھتا ہوں۔ تو سب دیوتاؤں میں بڑا رہے گا اور تیرے شنکر۔ مہادیو آدی نام لے کر سنسار کے جیو تجھے پکاریں گے تجھے میں جیوں کی اُتپتی کا کام سونپتا ہوں اور تو ہی وناش بھی کرے گا۔

سو ہے وِدُرجی! کرودھ کے اُتپن ہوتے رُودر نے بھوت۔ پریت اور راکشش آدی اُتپن کر کے آرمبھ کر دیئے جن کے روم روم میں کرودھ۔ اہنکار اور کام بسا ہوا تھا۔ جب برہما جی نے اِن جیوں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہے پُتر تو نے یہ کیسے گھناؤنے اور پاپی جیو اُتپن کر دیئے۔ یہ تو سنسار کا ستیاناش کر دیں گے اور منوشیوں کو جینے نہیں دیں گے پشوؤں کو مار کر کھا جائیں گے سرشٹی آگے بڑھے گی ہی نہیں اِس لئے تو یہ کام روک دے۔ تو نے جنم ہی کرودھ سے لیا ہے اس لئے تیرے شریر میں تموگن بھرا ہوا ہے اور جب تک تیرے ہردیئے میں ستوگن واس نہیں کرے گا۔ تب تک تو جتنے پرانی اُتپن کرے گا سب پاپی اور دُراچاری ہوں گے۔ اِس لئے تو پہلے کچھ سمے تک ترلوکی ناتھ پارِبرہم پرمیشور کا دھیان کر اور ان کی پرارتھنا کو جس سے تیرا ہردے نرمل ہو کر ستوگن آجائے اور جب تیرے سوبھاؤ میں ستوگن بھر جائے اس سمے ہی پرانیوں کو اُتپن کرنا شروع کرنا اپنے پتا کی یہ آگیا مان کر رُودر جی نے سرشٹی اُتپن کرنا روک دی، اور بھگوان کا اسمرن کرنے چلے گئے۔

12 ادھیائے ۱۲
نارد اور ششٹ آدی رشیوں اور راجہ سوئم بھو آدی کی اُتپتّی

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! جب رُودر تپ کرنے چلے گئے تو برہما جی نے اپنے اور پُتر اپتن کئے۔ سب سے پہلے اُنہوں نے نارد جی کو اُپتّن کیا۔ پھر ششٹ جی اُپتّن ہوئے اور اُس کے پشچات انگرا آدی نے جنم لیا۔ اُس کے پشچات اُنہوں نے سرسوتی نام کی ایک کنیا کو اپنی اِچھا سے اُپتّن کیا۔ برہما کی یہ پُتری اتینت ہی سُندر تھی اور اس کا رُوپ دیکھ کر سوئم بر ہما جی اس پر موہت ہو گئے۔ یہ دیکھ کر نارد آدی پُتروں نے سمجھایا کہ ہے پتا جی! آپ تو بڑے گیانی ہیں اور سرشٹی کے اپتن کرنے والے ہیں آپ کو تو اپنی کنیا کے ساتھ ایسا پاپ سُوپن میں بھی نہیں کرنا چاہیئے اگر آپ ہی ایسا کریں گے تو سنساری پرانی تو اور بھی ادھرم کرنے لگیں گے۔ پُتروں سے یہ گیان کی باتیں سُن کر برہما جی کو بودھ ہُوا اور اُنہیں اتنی لجا آئی کہ اپنے پُتروں کو مُنہ بھی دکھانا اُچت نہیں سمجھا اِس لئے ترنت ہی اپنا وہ شریر چھوڑ کر دُوسرا شریر دھارن کیا۔ برہما کے پہلے شریر کی لوتھ سے ایک ہلکا اندھیارا اُٹھا جسے کُہرا کہتے ہیں اور جو سویرے کے سمے دکھائی دیتا ہے اس کے پشچات برہما جی نے جن کے چار سر تھے اپنے پرتیک مُکھ سے ایک ایک وید کو اپتن کیا۔ چار آشرم بنائے اور سنگیت۔ کلا آدی ودیاؤں کو جنم دیا جب انہوں نے دیکھا کہ سرشٹی بڑھاتے بڑھاتے میری شکتی بہت گھٹ گئی ہے اب اپنی سہائتا کے لئے کسی کو اُپتّن کرنا چاہیئے تو انہوں نے اپنے شریر کے داہنے انگ سے سوئم بھو منو نام کا پُرش اور شت روپا نامک استری کو بائیں انگ سے اُپتّن کیا اور دونوں کا وواہ کر کے کہا کہ تم دونوں آپس میں میل ملاپ سے رہو اور بھوگ ولاس کر کے سنتان اُپتّن کرو۔ یہ سن کر سوئم بھو منو کہنے لگے کہ ہے پتا جی ہم دونوں پُرش اور استری مِل کر سنتانیں تو بہت سی اُپتّن کر دیں گے پر وے سنتانیں کس جگہ رہیں گی، اُن کے رہنے کے لئے جگہ بھی تو چاہیئے۔ سرشٹی میں تو چاروں اور پانی ہی پانی ہے۔ میری سنتانیں پانی میں کیسے رہیں گی۔ ابھی تک آپنے تھوڑے سے پرانی اُپتّن کئے ہیں، اِس لئے وے کمل کے پھول کی پنکھڑیوں پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ پر تو ہماری یہ سنتانیں تو کروڑوں کی سنکھیا میں ہوں گی وے کہاں رہیں گی یہ سُنکر برہما جی کہنے لگے کہ تم جاؤ اور میں اُن کے رہنے کے لئے استھان بنانے کی پرارتھنا بھگوان سے کرتا ہوں۔

13 ادھیائے ۱۳
بھگوان کا پرانیوں کے رہنے کے لئے پرتھوی کو پاتال سے لانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! اس کے پشچات برہما جی کو بڑی چنتا ہوئی کہ جیوں کے رہنے کے لئے ترنت ہی استھان کا پربندھ کرنا چاہیئے سو وے پار برہم پرمیشور کا دھیان کر کے کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ بڑے دیالو ہیں اور سب جیوں کے پالن ہار

ہیں اور بھگتوں کی اِچھائیں پُورن کرتے ہیں۔ ہیں۔ آپ کی آگیا انوسار جیون کو جنم دے رہا ہوں، اب تک میں نے جتنے جیو اُتپن کئے ہیں وے سب کمل کے پھول پر بیٹھے ہوتے ہیں کیونکہ رہنے کے لئے اور کوئی استھان ہی نہیں ہے سب جگہ پانی ہی پانی ہے۔ ان لوگوں کو رہنے کے لئے پرتھوی کی بڑی آوشیکتا ہے سو آپ جیسی آگیا دیں ویسا کیا جائے۔ برہما جی اِس پرکار آنکھیں بند کئے ہوتے بھگوان جی کی پرارتھنا کر رہے تھے کہ اُن کو اپنے ہردے میں بھگوان کی دویہ جیوتی والی مُورتی دِکھائی دی، اور بھگوان نے کہا کہ ہے برہما تم چنتا نہ کرو، پرانیوں کے رہنے کے لئے میں پرتھوی کو ہرنیاکش دیتیہ سے جو کہ اُسے اُٹھا کر پاتال کو لے گیا ہے چھین کر لاؤں گا۔ یہ کہہ کر وہ دویہ جیوتی انتردھیان ہو گئی۔ دویہ جیوتی کے انتردھیان ہوتے ہی برہما جی کو ایک چھینک آئی، اور ناک سے بہت چھوٹا سا شوکر گراجو چھن بھر میں ہی بڑھ کر ہاتھی کی برابر ہو گیا اور گرجنے لگا۔ یہ دیکھ کر برہما جی گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا مصیبت سامنے آگئی۔ جب اُنہوں نے نارائن جی کا اسمرن کیا تو معلوم ہوا کہ سوئم بھگوان جی نے پرتھوی کو پاتال سے لانے کے لئے یہ رُوپ دھارن کیا ہے۔ یہ بات دیکھ کر برہما جی کہنے لگے کہ ہے پربھو آپ کی لیلا اپرمپار ہے۔ آپ اپنے بھگتوں کو دیا ہوا وچن بھولتے نہیں، اس لئے واراہ کا اوتار دھارن کر کے پرتھوی کو لائیں گے۔ برہما جی کی یہ بات سُن کر واراہ جی مسکرائے اور راتھاہ پانی میں کُود پڑے اور پاتال میں پہونچ گئے۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ ہرنیاکش راکشش وہاں سے کہیں گیا ہوا ہے اور پرتھوی رکھی ہوئی ہے سو وے پرتھوی کو اپنے لمبے دانتوں پر اُٹھا کر اوپر کو چل دیئے۔ جب واراہ جی پرتھوی کو لے کر آرہے تھے تو راستے میں ہرنیاکش مل گیا اور اُس نے اُن سے پرتھوی چھیننا چاہی جس پر گھور یُدھ ہوا۔ ہرنیاکش اتنا بلوان تھا کہ دیوتا بھی اُس کا نام سُن کر کانپ اٹھتے تھے۔ پرنتو اُس مورکھ کو کیا پتہ تھا کہ سوئم بھگوان پرتھوی کو لے جا رہے ہیں اور واراہ جی نے اپنے دانتوں سے اس کا پیٹ پھاڑ کر پرتھوی کو نکال کر جل کے اوپر لے آئے۔ جب برہما جی نے پرتھوی کو آتا دیکھا تو ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ نے بڑی کرپا کی ہے جو پرتھوی کو پاتال سے لے آئے ہیں اب میری سنتانیں اور سمست پرانی اس پرآنند پُورک رہ سکیں گے اور اپنی وِنش وِردھی کر سکیں گے اب آپ ایسی کرپا کر دیجئے کہ پرتھوی کو ایک استھان پر پانی کے اُوپر رکھ دیجئے اور ایسا پربندھ کر دیجئے کہ یہ استھر ہو جائے ہلتی ڈُلتی نہ رہے۔ برہما کی یہ پرارتھنا سن کر واراہ جی نے پرتھوی کو پانی پر رکھا پرنتو وہ اِدھر اُدھر ہلنے لگی اور بگڑنے لگی تب بھگوان نے اپنی شکتی سے اسے گلنے سے بھی روک دیا اور اپنی جگہ استھر کر دیا اور اس دن سے اب تک پرتھوی اپنے استھان سے اِدھر اُدھر نہیں ہٹتی۔

14 ادھیائے ۱۴

دیتی و کشیپ رشی کی کتھا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! آپ کے ہردے میں اب یہ شنکا ہو رہی ہو گی کہ ہرنیاکش راکشش کو مارنے کے لئے بھگوان نے اوتار کیوں لیا؟ وے سروشکتی مان ہیں ان کے اشارے سے کام ہو سکتا تھا دیوتا اس کو مار سکتے تھے۔ سو میں اس کا کارن تمہیں بتاتا ہوں اور ہرنیاکش اور ہرنیکشیپ دونوں راکشش پچھلے جنم میں جے اور وجے نام کے بیکنٹھ کے دُوارپال تھے بھگوان نے وِدان

دے رکھا تھا کہ تم کو میرے سوا اور کوئی نہیں روکے گا اُنہوں نے راکشش کا جنم کیوں لیا میں تمہیں اس کی کتھا بھی سناتا ہوں۔

برہما جی کے پُتر کشیپ جی کے دو پتنیاں تھیں، جن کے نام دیتی اور ادیتی تھے۔ راکشش لوگ دیتی کے گربھ سے اُتپن ہوئے ہیں، اور دیوتا لوگ ادیتی کی سنتانیں ہیں۔ دیوتاؤں نے اپنے راکشش بھائیوں سے اِندراسن چھین لیا اور اس پر راجیہ کرنے لگے۔ راکششوں کی ماتا دیتی کو اپنے سوتیلے بیٹوں کو راج کرتے دیکھ کر بڑا دُکھ ہوا اس لئے وہ اپنی پتی کی بہت سیوا و پوجا کرنے لگی کہ جس سے اس کے پتی کشیپ جی پرسن ہو کر ایسا پُتر دے سکیں تو دیوتاؤں سے گدّی چھین کر اس پر سوئم راج کر سکے اپنی پتنی کی سیوا سے کشیپ جی بہت پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے دیتی تو نے میری بڑی سیوا کی ہے میں تجھ سے بڑا پرسن ہوں تو جو چاہے مانگ لے۔ دیتی کہنے لگی — کہ ہے سوامی میرے لئے تو سب کچھ آپ ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ سدیو مجھ سے پرسن رہیں پرنتو میری ایک اچھا بہت دنوں سے ہے، میں چاہتی ہوں کہ میرے پیٹ سے ایسی سنتانیں اُتپن ہوں جو دیوتاؤں سے راج گدّی چھین لیں۔ کشیپ جی جانتے تھے کہ ادیتی کے پُتر دیوتا بہت ہی دھارمک وچاروں والے گیانی اور نیائے کے ساتھ راج چلاتے ہیں اِس لئے دے نہیں چاہتے تھے کہ اُن سے راج گدّی چھین جائے پرنتو وچن دے چکے تھے۔ اِس لئے بولے کہ ہے بھاریا جو تو چاہتی ہے وہ تیرا منورتھ پُورن ہوگا پتی کا یہ ورودان پاکر ادیتی کو بڑی پرسنتا ہوئی۔ اس کے کچھ دِنوں پشچات ایک دن جب دیتی ماسک دھرم سے شدّھ ہوئی، اور اُسے کام دیو نے ستایا تو وہ سندھیا کے سمے کشیپ دیو جی کے پاس گئی، اور کہنے لگی ہے سوامی! مجھے اس سمے کام دیو ستا رہا ہے۔ سو آپ میری اچھا پورن کر دیجئے۔ میں چاہتی ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے میرے پُتر اُتپن ہو جائے اور دیوتاؤں کو گدّی سے اُتار کر راج کرے۔ مجھے اُن کا راج کرنا تھوڑی آنکھ بھی نہیں سُہاتا۔ پتنی کے یہ وچن سُن کر کشیپ جی کہنے لگے کہ ہے دیتی یہ سندھیا کا سمے بھگوان کا نہیں ہوتا۔ سناتن دھرم شاستروں کی آگیا ہے کہ سندھیا کے سمے سے لے کر چار گھڑی راتری تک اور سوریہ نکلنے سے چار گھڑی پہلے تک بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے اور اس سمے اور کوئی کاریہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ان دونوں سمے میں مہادیو جی جگت کا حال چال دیکھنے کے لئے گھومتے رہتے ہیں اور جو منوشیہ سوتا ہوا یا انیہ سانسارک کاریہ کرتا ہوا ملتا ہے اُس پر کرودھ کرتے ہیں۔ جس سے اس کا کاریہ سپھل نہیں ہوتا اور وُہ دُکھی رہتا ہے پرنتو جس منوشیہ کو وے بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اس پر بڑے پرسن ہوتے ہیں جس کے کارن اس کے سب منورتھ سدھ ہوتے ہیں اور شنکر جی کے آشیرواد سے وہ سدیو سکھی رہتا ہے۔ اس لئے ہے دیتی تو چار گھڑی ٹھہر جا پھر میں تیری اچھا پورن کر دوں گا۔ تب تک بھگوان کا میں گُن گان کروں۔ جس سے میرا اور تیرا دونوں کا کلیان ہو۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! منوشیہ کام میں اندھا ہو جاتا ہے اور ہون ہار کو کوئی نہیں ٹال سکتا سو دیتی اس سمے کام میں ایسی اندھی ہو رہی تھی کہ پتی کی باتوں کا پربھاؤ اس پر کچھ نہیں پڑا اور اس نے لجا تیاگ کر کشیپ جی کو سماگم کے لئے بادھیہ کر دیا۔ سماگم سے نِورت ہونے کے پشچات کشیپ جی کہنے لگے کہ ہے دیتی یہ تو نے اچھا نہیں کیا جو مجھ سے یہ ادھرم کروایا۔ اِس کا پھل مجھے بھی بھوگنا پڑے گا اور تجھے بھی۔ اب تیرے دو پُتر ایسے جنم لیں گے جو بہت ہی بلوان ہوں گے اور سنسار کا تو کیا دیو لوک کا بھی کوئی پرانی یا دیوتا اُن کو یُدّھ میں نہیں جیت سکے گا۔ وے براہمن گئو اور رشیوں، مُنیوں کو دُکھ پہونچائیں گے اور اُن کو مارنے کے لئے سوئم بھگوان جی کو اوتار دھارن کرنا پڑے گا۔

۷۳ پتی کے یہ وچن سنکر دیتی کو بڑا شوک ہوا اور کہنے لگی کہ ہے سوامی! میں تو یہ چاہتی تھی کہ میرے پُتر دیوتاؤں سے امرادنی کارا جیہ چھین کر اندرا سن پر بیٹھیں۔ یہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ وے ایسے دُشٹ ہوں کہ ادھرم کریں اور سادھو جنوں کو دُکھ پہنچا دیں۔ مجھے ایسے بیٹوں کی آوشیکتا نہیں ہے۔ یہ سن کر کشیپ جی کہنے لگے کہ ہے دیتی میں اِسی لئے تجھ سے سندھیا کے سمے بھوگ کرنے کو منع کر رہا تھا، پر تو تو نہیں مانی۔ سندھیا کے سمے بھوگ کرنے سے سنتان ادھرمی اور پاپی اُپتن ہوتی ہے جو ہونا تھا سو ہو چکا، اب میں نہ کچھ کر سکتا ہوں اور نہ تو کچھ کر سکتی ہے۔ پر تو مجھے یہ دیکھ کر پرسنتا ہے کہ تو ادھرمی پُتر نہیں چاہتی، اور بھگوان سے ڈرتی بھی ہے۔ اس لئے میں تجھے یہ ورادان دیتا ہوں کہ تیرے اِن بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو سنتان ارتھات تیرا پوتا بڑا ہی بھگوان کا بھگت اور گیانی ہوگا۔ اس کا نام جب تک سنسار ہے تب تک امر رہے گا اور لوگ اس کا نام لے کر موکش پراپت کریں گے، اور بھگوان .... اوتار لیکر اس کو درشن دیں گے۔

سو ہے وِدُر جی! مریچی کے پُتر کشیپ جی کے وردان سے دیتی کے بیٹے ہرنیہ کشیپ کے یہاں پر ہلاد نامک پُتر اُپتن ہوا جو مہا گیانی اور پرم بھگت تھا، جس کی کتھا میں تمہیں آگے چل کر بتاؤں گا۔

15 ادھیائے ۱۵

سنکادِک رِشیوں کا بیکنٹھ کے دُوار پال جے وجے کو شاپ دینا

میتر یہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جس سمے کشیپ جی کے ساتھ بھوگ کرنے سے دیتی کے گربھ میں دو پُتر بننے لگے تو ان کے تیج سے دیوتاؤں کو ڈر لگنے لگا اور ان کو آبھاس ہونے لگا کہ ہمارا کوئی بیری اُپتن ہونے والا ہے جو ہم سے راج چھین لیگا دیوتاؤں کا بل بھی دن پرتی دن گھٹنے لگا اس بات سے ان کو بڑی چنتا ہوئی — اور برہما جی کے پاس جا کر کہنے لگے ..... کہ ہے برہما جی! آپ سرشٹی کو اُپتن کرتے ہیں اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا حال جانتے ہیں ہم کو ایسا پرتیت ہو رہا ہے کہ ہمارا کوئی شترو اُپتن ہونے والا ہے، جس کے کارن ہمارا بل بھی دِن پرتی دن گھٹتا جا رہا ہے اور ہمیں بڑی چنتا رہتی ہے۔ سو آپ کرپا کر کے بتا دیجئے کہ یہ کیا بات ہے۔ ان کی بات سُن کر برہما جی مُسکرائے اور کہنے لگے ہے دیوتاؤ بھگوان جہاں نواس کرتے ہیں اس بیکنٹھ کے دُوار پال جے اور وجے شراپ کے کارن دُوسرا جنم لینے کے لئے کشیپ رشی کی پتنی دیتی کے گربھ میں آگئے ہیں، جس کے کارن تم لوگوں کا یہ حال ہو رہا ہے۔ یہ سُنکر دیوتاؤں کے راجہ اِندر کہنے لگے کہ مہاراج نارائن جی کے دُوار پالوں کو بیکنٹھ چھوڑ کر یہاں جنم لینے کی کیا آوشیکتا پڑ گئی اور کس لئے وے راکشش یونی میں آ رہے ہیں اس کا کارن آپ ہمیں بتلائیے۔ یہ سُن کر برہما جی کہنے لگے کہ ہے اندرا! ایک دن لکشمی کے ہردے میں وچار آیا کہ بھگوان جی کی باہیں بڑی سُندر، چکنی اور کومل ہیں لیکن آج تک میں نے یہ نہیں دیکھا کہ ان میں کتنا بل ہے۔ بھگوان جی کو جب یہ اپنے من میں معلوم ہوا تو من میں سوچنے لگے کہ سرشٹی میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو میری بھجاؤں کا بل سہہ سکے۔

اگر تھوڑی بہت دیر سہہ سکتے ہیں تو یہ تو میرے دوارپال جے اور وجے اس لئے لکشمی جی کو اپنی بھجاؤں کی شکتی دکھانے کے لئے یہ اچھا رہے گا کہ ان دونوں کو راکششی یونی میں جنم دیا جائے اور پھر ان سے یدھ کیا جائے۔ اگر اور کسی یونی میں جنم دیا جائے گا تو یہ میرے ساتھ نہیں لڑیں گے۔ یہ وچار کر بھگوان جی نے ایسی مایا کی کہ جے اور وجے کی مت پلٹ گئی۔ جس کے کارن ان کو دیتیہ یونی میں جنم لینا پڑا۔ بھگوان بڑے ہی بدھی مان اور دور درشی ہیں، وے کسی بھی بات کو اپنے اوپر نہیں لیتے جس سے کوئی ان کو دوش دے سکے۔ جب کسی کو دکھ یا سکھ دینا ہوتا ہے تو اس کی مت پلٹ دیتے ہیں اور کوئی ایسا کارن اُپتن ہو جاتا ہے کہ جو وہ چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے جے اور وجے کو دیتیہ یونی میں بھیجنے کے لئے کوئی بہانہ ہونا چاہیئے تھا وہ اس طرح ہوا کہ ایک دن سنکادک چاروں بھائی جن کی اوستھا سدیو پانچ ورش کی رہتی تھی اور ان کو تینوں لوکوں میں کہیں پر جانے کی روک نہیں تھی اور نہ بیکنٹھ میں جانے کی منا ہی تھی، ایک دن بھگوان کے درشنوں کے لئے بیکنٹھ میں گئے۔ جب وے اس ڈیوڑھی پر پہونچے جہاں جے اور وجے پہرا دے رہے تھے تو انہوں نے انکو باہر ہی روک دیا اور کہا کہ پہلے ہم نارائن جی سے پوچھ لیں پھر اندر جانے دیں گے۔ یہ بات سنتے ہی سنکادک کو بڑا کرودھ آیا اور کہنے لگے کہ ہے مورکھو! تمہیں معلوم ہے کہ ہم کو تینوں لوکوں میں کہیں بھی جانے پر روک نہیں ہے اور ہم بھگوان جی کے پاس بھی بنا روک ٹوک کے چلے جاتے ہیں وے براہمنوں کا بہت ہی سمان کرتے ہیں اور ہم کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ تم ابھیمان کے وشی بھوت ہو کر ہمیں روک رہے ہو۔ بیکنٹھ میں کام کرودھ اہنکار نہیں رہتے پر نتو تم نے جو اہنکار کیا ہے اور ہمارا اپمان کیا ہے اس لئے ہم تمہیں یہ شاپ دیتے ہیں کہ تم ایسی جگہ جاکر جنم لوگے جہاں اہنکار۔ کام اور کرودھ آدی ہر سمے رہتے ہیں۔ تم وہاں جاکر راکشش یونی میں جنم لو شاپ سُن کر جے اور وجے تھر تھر کانپنے لگے اور سنکادک کے پیروں میں گر کر کہنے لگے۔ ہے مہاتماؤں ہم سے بڑی بھول ہوئی جو آپ کو اندر جانے سے روکا آپ ہماری بھول کو چھما کر دیجئے۔ سنت کمار کہنے لگے کہ ہمارا شاپ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا اور نہ واپس لوٹا سکتے ہیں۔ پر نتو تم اپنے اپرادھ کو سوئیکار کر کے چھما مانگتے ہو اس لئے ہم تمہیں ورادان دیتے ہیں کہ تم تین ادویتیہ یونی میں جنم لوگے اور تینوں بار بھگوان تر لوکی ناتھ اوتار لے کر تم کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے تب تمہیں بیکنٹھ میں پھر اپنی جگہ واپس ملے گی۔ جب سنت کمار دوارپالوں سے اس طرح کہہ رہے تھے تو نارائن جی نے بھی یہ بات سُنی، اور ننگے پاؤں بھاگتے ہوئے آئے اور سنت کمار جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولے ہے رشی راج! ان دوارپالوں نے بڑا بھاری اپرادھ کیا ہے جو آپ کو میرے پاس آنے سے روک دیا۔ میرے یہاں آپ سے کوئی پردا نہیں کرتا اور آپ ہر سمے اندر آ سکتے ہیں بھگوان جی کا ایسا نرم سبھاؤ اور آچرن دیکھ کر سنت کمار کہنے لگے کہ دیکھو منوشیہ تنک سا دھن پا جانے پر اترانے لگتا ہے اور اچھی پدوی مل جانے پر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کچھ ہوں میں ہوں پر نتو بھگوان جی کو دیکھو۔ سمست جگت کے پالن ہار ہیں اور انہوں نے ہمیں اور سب جیوں کو اُپتن کیا ہے، پر نتو ان کی مہانتا تو دیکھو کہ کس طرح ہم سے چھما مانگ رہے ہیں۔ مہان پرکتی سدیو دینت سوبھاؤ کے ہوتے ہیں۔ یہ سوچ کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے نارائن جی! میں نے کرودھ میں آکر آپ کے دوارپالوں کو شاپ دے دیا ہے آپ میری اس بھول کو چھما کر دیجئے اور ایسا گیان دیجئے کہ آپ کو کبھی نہ بھولوں اور کبھی مجھے اہنکار نہ آوے اور نہ کرودھ آئے جس سے کسی کو کشٹ پہونچے۔

16 ادھیائے ۱۶
سنت کمار کا نارائن جی کی استوتی کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! سنکادک سے یہ باتیں سُننے کے بعد نارائن جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! آپنے میرے دوارپالوں کو اپرادھ کا دنڈ دے کر بڑا اچھا کیا کیونکہ اس سے دیوتاؤں اور منوشیوں کو شکشا ملے گی اور کوئی بھی براہمنوں و سادھوجنوں کا اپمان کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔ یہ شاپ آپ نے نہیں دیا ہے بلکہ میری اچھا ہی ایسا کرانے کی تھی اِس لئے آپ چنتا نہ کریں۔ میرے دوارپالوں نے آپ کا جو اپمان کیا ہے اُس کا اُتر دائیتو بھی میرے اُوپر ہے میں ہی اُس کے لئے دوشی ہوں اس لئے آپ میرا اپرادھ چھما کریں۔ اور ہے رشیو میں براہمنوں کو واپنے بھگتوں کو بہت پیار کرتا ہوں۔ مجھے بیکنٹھ میں رہنے میں اُتنا آنند نہیں ملتا جتنا بھگت کے ساتھ جنگل میں بیٹھنے میں ملتا ہے اور مجھے کلپ ورکش کے میٹھے پھل کھانے میں وہ آنند نہیں ملتا جو بھگت کی بھینٹ کی ہوئی رُوکھی سُوکھی روٹی کھانے میں ملتا ہے۔ میں براہمن چھتری۔ ویش اور شودر سب کو برابر پیار کرتا ہوں۔ براہمن اور چھتری میرے ہاتھ ہیں اور ویش اور شودر میرے پیر ہیں۔ جو لوگ اُونچ نیچ اور چھوا چھوت کرتے ہیں وے میرے شتروہیں اور میں ان کو دنڈ دیتا ہوں کیونکہ سب پرانی میرے ہی انش سے اپتن ہوتے ہیں اُن میں نہ کوئی نیچا ہے نہ اونچا۔

نارائن جی کے یہ اُپدیش سُن کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! آپ کی لیلا کی تھاہ کوئی نہیں پا سکا ہے اور نہ پا سکے گا۔ اس سرشٹی کو جنم دینے والے آپ ہی ہیں۔ اور انت تک رہیں گے۔ سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے آپ کی اچھا سے ہوتا ہے بنا آپ کی اچھا کے پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ سنسار کے منوشیہ آپ کو بھول جاتے ہیں اس لئے انیک پرکار کے دکھ پاتے ہیں اور وہ منوشیہ بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جس کو آپ کے چرنوں کی پریت لگی ہو۔ جو آپ کا بھجن کرتا ہے وہ سنسار کے مایا موہ سے چھوٹ جاتا ہے اور موکش پراپت کرتا ہے۔ جو لوگ آپ کے بھگتوں کے پاس بیٹھتے و آپ کی کتھا سُنتے ہیں وے بھی بھوساگر سے پار اُتر جاتے ہیں، پھر آواگون سے بھی چھوٹ جاتے ہیں۔

جو لوگ بنا کسی کامنا کے آپ کا اسمرن کرتے ہیں، ان کو بیکنٹھ ملتا ہے۔ آپ کے اس بیکنٹھ میں دُکھ کا تو نام ہی نہیں ہے اور نہ یہاں کام کرودھ اور لوبھ موہ رہتے ہیں۔ یہاں چاروں اور کلپ ورکش لگے ہیں جن کے پھل امرت ہی میٹھے اور سُوادشٹ ہیں۔ یہاں پکشی گن مست ہو کر گانے سُناتے رہتے ہیں اور یہاں آکر آتما کو کسی بھی وستو کی اچھا نہیں رہتی۔ اِس پرکار استوتی کرتے ہوتے سنکادک شری نارائن جی کے دھیان میں مگن ہو گئے اور ان کے دویہ سروپ کا دھیان کرنے لگے۔ اس کے پشچات کہنے لگے کہ ہے بھگوان ہم آپ سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہم کو ایسی سدھ بُدھی دیجئے کہ ہم آپ کو کبھی نہیں بھول سکیں۔ نارائن جی نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا۔ تب چاروں بھائی اُن کا گُن گاتے ہوتے لوٹ گئے۔

17 ادھیائے ۱۷

ہرنیاکش و ہرنیہ کشیپ کا دیتی کے پیٹ سے جنم لینا اور دیوتاؤں کو اپنے آدھین کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب سنکادک وہاں سے چلے گئے تو نارائن جی اپنے دوارپالوں سے کہنے لگے کہ جو شاپ اُنہوں نے دیا ہے وہ تمہیں بھوگنا پڑے گا ہی تم یہ سمجھ لو کہ جو ہونی ہوتی ہے وہ ٹالے سے نہیں ٹلتی، اُنہوں نے جو تم سے کہا ہے کہ تم کو تین بار دیتیہ یونی میں جنم لینا ہوگا تب تمہارا اُدّھار ہوگا۔ اپنے دیتیہ شریر میں تم مجھ کو سوامی کے روپ میں نہیں، بلکہ شترو کے روپ میں یاد کرنا تو میں اوتار لے کر تمہیں ماروں گا، اور تیسرے جنم کے انت میں تم کو بیکنٹھ میں واپس بلا لوں گا۔ اس کے پشچات بھگوان جی نے ان کو مرتیو لوک میں گرا دیا۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے راجہ اندر! وے دونوں بھائی ہی اب دیتی کے گربھ میں آئے ہیں۔ اُپتن ہو کر تم کو کچھ دنوں تک دُکھ دیں گے۔ پھر بھگوان جی سگن اوتار لے کر ان کو مار ڈالیں گے اور یہ دونوں بھائی اتنے پراکرمی ہوں گے کہ سنسار کا کوئی بھی منوشیہ اور سارے دیوتا مل کر بھی ان کو یدّھ میں نہیں ہرا سکیں گے۔ برہما جی سے یہ سُنکر اندر تتھا اپنے دیوتا واپس چلے آئے۔ بھگوان کی کرنی ایسی ہوئی کہ دیتی کے گربھ میں سو ورش تک رہنے کے پشچات دونوں بھائی اُپتن ہوئے۔ جس سمے وے اُپتن ہوئے پرتھوی بھئے سے کانپ کر ہل اُٹھی۔ سارے سنسار میں تھوڑی دیر کے لئے دن میں ہی اندھیرا ہو گیا۔ بڑے زور کی آندھی آئی اور سمست پشو وِلاپ کر کے رونے لگے اور ایسا معلوم ہوا کہ کلیگ آ گیا۔ ماں باپ نے ان دونوں کا نام ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ رکھا۔ جب وے دونوں بھائی بڑے ہو گئے تو اُنہوں نے راجیہ کرنے کی اچھا کی۔ ہرنیاکش بڑا بھائی اپنے ہاتھ میں بہت بھاری اور بڑی گدا لے کر نکل پڑا۔ وہ بڑا ہی پراکرمی اور بلوان تھا اور کوئی بھی اس کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ تھوڑی سی سینا بنا کر پہلے ورُن لوک میں ورُن دیوتا کے پاس پہونچا جو کہ ساتوں سمندروں اور ندی نالوں آدی کے سوامی ہیں اور جا کر ان کے پہرے داروں سے کہا کہ تم جا کر اپنے سوامی کو نِسندیہ سُنا دو کہ اگر وے کچھ ہمت رکھتے ہیں تو ہم سے لڑائی کریں۔ یہ سماچار سن کر ورُن دیوتا کو بڑا کرودھ آیا اور وے اپنے استر شستر اُٹھانے لگے کہ اتنے میں ہی اُنہیں دھیان آیا کہ برہما جی نے کہا تھا کہ تمہارا ایک شترو ایسا آئیگا جسکو سنسار میں کوئی بھی یدّھ میں نہیں جیت سکتا سو یہ وچن یاد کرتے ہی اُنہوں نے ہتھیار رکھ دیئے اور محلوں میں سے نکل کر ہرنیاکش کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے پراکرمی ہرنیاکش میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اسلئے تم سے لڑنیکی سامرتھ میرے اندر نہیں ہے اور نہ کوئی دیوتا تم سے یدّھ میں جیت سکتا ہے بھگوان ہی تم کو مارنے کی سامرتھ رکھتے ہیں سو وے سگن اوتار لے کر تم کو ماریں گے۔ اس کے پشچات ورُن دیوتا نے بہت سا دردّ اور رتن آدی اُنکو دیئے اور کہا کہ میں اب تمہاری آدھینتا سویکار کرتا ہوں۔ یہ راج پاٹ آدی سب تمہارا ہے۔ تم چاہے یہاں اپنے آپ راج کر دیا کسی اور کو دے دو۔ یہ سُن کر ہرنیاکش بہت پرسن ہوا اور ورُن دیوتا سے کہا کہ یہ راجیہ ہم تم کو ہی دیتے ہیں۔ اس کے پشچات وہ کبیر نگری میں گیا۔ کبیر دیوتا بھی ودھی کا ودھان سمجھ گئے اور اُن کو بہت سا دھن اور رتن آدی بھینٹ کر کے اُن کی آدھینتا سویکار کی۔ انکو جیت کر وہ یم لوک میں پہونچا۔ یم لوک کے راجہ دھرم راج نے بھی اُسکو بھینٹ دیکر اُدھینتا سویکار کر لی اس کے پشچات وہ اِندر پوری میں پہنچا اور

راجہ اندر کو بھی یُدّھ کے لئے للکارا۔ اندر نے بھی برہما جی کی بھوشیہ وانی یاد کر کے اُس کو رتن آدی بھینٹ کئے اندر اس خالی کر کے کہا کہ یہ راجیہ تمہارا ہے جو آگیا ہو میں کروں۔ اس پرکار ہرنیاکش جیتا چلا گیا، پرنتو اسے کہیں بھی یُدّھ نہیں کرنا پڑا سو وہ ہردے میں وچارنے لگا کہ میرے باہو یُدّھ کے لئے پھڑک رہے ہیں پرنتو کوئی بھی یُدّھ کرنے کو تیار نہیں ہوتا آپ کو ایسے دیکتی ڈھونڈنے چاہیئے جو میرا سامنا کر کے یُدّھ کر سکے۔ وہ اِسی پرکار بل کے مد میں جھومتا چلا جا رہا تھا کہ مارگ میں اُسے رشی راج نارد جی مل گئے سو وہ ان کو پرنام کر کے کہنے لگا کہ ارے نارد جی میرے باہو یُدّھ کرنے کے لئے پھڑ پھڑا رہے ہیں پرنتو کوئی یُدّھ کرنے والا نہیں ملتا۔ تم مجھے کوئی ایسا دیکتی بتاؤ جو میرے ساتھ یُدّھ کر سکے نہیں تو میں تم کو مار ڈالوں گا اِس دیتیہ کی یہ بات سُن کر نارائن جی مُسکرا کر کہنے لگے کہ ہے ہرنیاکش تینوں لوکوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تمہارے ساتھ یُدّھ کر سکے۔ کیوں بھگوان جی تمہارے ساتھ لڑ سکتے ہیں۔ اس سمے بھگوان جی واراہ کا روپ دھارن کر کے پاتال میں سے پرتھوی کو لینے گئے ہیں اگر تم کو یدّھ کرنا ہے تو جا کر ان کے ساتھ یدّھ کرو وے تمہارے ساتھ ڈٹ کر یُدّھ کریں گے۔ یہ بات بتا کر نارد جی وینا بجاتے ہوئے اور ہری کا نام لیتے ہوئے چلے گئے۔

18 ادھیائے ۱۸

ہرنیاکش اور واراہ بھگوان کا یدّھ اور ہرنیاکش کا مارا جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے دُرجی! نارد جی کی بات سُن کر ہرنیاکش بہت ہی پرسن ہوا اور اپنی گدا گھماتا ہوا واراہ جی سے یُدّھ کرنے کے لئے پاتال کی اور چل دیا۔ تھوڑی دُور جانے پر ہی اُس نے دیکھا کہ واراہ بھگوان اپنے دانتوں پر پرتھوی کو اٹھائے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہی ہرنیاکش کرودھ میں آگ بگولا ہو کر کہنے لگا، ہے واراہ چور تو کہاں جا رہا ہے۔ رُک جا میں تیرے ساتھ یُدّھ کروں گا۔ تجھے میرا ڈر نہیں ہے جو میرے گھر میں رکھی ہوئی پرتھوی کو چُرا کر لے جا رہا ہے۔ اب تو میرے ہاتھ سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتا۔ میں تجھے ڈھونڈ رہا تھا کہ تو اپنے آپ ہی مجھے مل گیا، میں جانتا ہوں کہ تو بھگوان ہے اور تو نے کئی بار اوتار لے کر میرے کُٹمب کے راکششوں کو مارا ہے آج میں تجھے مار کر ان سب کا بدلہ نکالوں گا۔ ہرنیاکش کے دُروچن سُن کر واراہ جی کچھ دیر تک تو اِس لئے چُپ رہے کہ بھلے منوشیہ کو چاہیئے کہ ایک دم کرودھ میں نہ آوے۔ پرنتو جب ہرنیاکش دُروچن کہتا ہی گیا، تب انہوں نے پرتھوی کو جل میں رکھ کر اس سے کہا کہ ہے راکشش میں تیرا سنگھار کر ڈالوں گا۔ تیرا انت سمے نکٹ آگیا ہے اس لئے تو مجھ سے یُدّھ کرنا چاہتا ہے۔ اگر تیری یدّھ کرنے ہی اِچھا ہے تو سامنے آجا اور اپنی گدا کا پرہار میرے اُوپر کر پھر میں اپنا وار تیرے اُوپر کروں گا۔ پھر تجھے معلوم ہوگا کہ میری اور تیری شکتی میں کتنا انتر ہے۔ میں اُس سمے اوتار لیتا ہوں، اور اب تیری ہتیا میرے ہاتھ سے ہوگی۔ یہ بات سنتے ہی ہرنیاکش نے بڑی طاقت کے ساتھ اپنی گدا واراہ بھگوان کے شریر پر ماری، پرنتو انہوں نے اس کو روک لیا اور اپنی گدا چلائی۔ اِس پرکار دونوں اور سے گدا یُدّھ ہونے لگا۔ جب لڑتے لڑتے سندھیا ہونے کو ہوئی تو برہما جی نے آکر پرارتھنا کی کہ ہے واراہ بھگوان

آپ کی اِس دیر کرنے سے دیوتا لوگ ڈر کے مارے مرے جا رہے ہیں۔ کیونکہ اُنھیں یہ ڈر ہو گیا ہے کہ کہیں آپ بھی اُس کے ہاتھوں نہ مارے جاویں۔ سو ہے کر پاندھان آپ کھیل کیوں کھلا رہتے ہیں اِس کو مار دیجئے۔ یہ سُن کر واراہ جی نے گدا کا ایک پرہار ایسا کیا کہ ہرنیاکش گر پڑا۔ پھر اُس نے اپنی مایا سے ایسا اندھیرا اُپتن کیا کہ سرشٹی میں کہیں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا، پر نتو واراہ جی نے سُدرشن چکر چلا کر اندھیرا النشٹ کر دیا اور اُس کو مار ڈالا۔ اُس کے مرتے ہی دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسانے لگے۔

19 اُدھیائے 19

دیوتاؤں کا واراہ بھگوان کے پاس آنا، اور ان کی استوتی کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! ہرنیاکش کے مارے جانے کا سماچار پا کر سمست دیوتاؤں کو بڑی پرسنتا ہوئی اور وے برہما جی کے ساتھ وہاں پر آ کر ان کی استوتی کرنے لگے اور کہنے لگے ۔۔۔ ہے ترلوکی ناتھ بھگوان! آپ بڑے ہی دیالو ہیں۔ آپ نے دیوتاؤں۔ رِشیوں اور براہمنوں کی رکشا کرنے کے لئے واراہ اوتار لے کر اِس دُشٹ راکشش کو مار ڈالا اور پرتھوی کو پاتال سے نکال کر لائے ہیں سو اب جتنے بھی جیو اُپتن ہوں گے وے پرتھوی پر آنند کے ساتھ رہ سکیں گے، کیونکہ اب تک جتنے جیو اُپتن ہوتے تھے اُن کے رہنے کے لئے استھان ہی نہیں تھا، اب وے آنند سے رہ کر آپ کی پوجا اور ارچنا کیا کریں گے۔ اس کے پشچات پرتھوی نے استری رُوپ دھارن کر کے واراہ بھگوان کی استوتی کرنا آرمبھ کی اور کہنے لگی! ہے پاربرہم پرمیشور آپ نے بڑی کرپا کی ہے جو مجھے پاتال سے نکال کر یہاں لائے ہیں اور آپ نے اپنے دانتوں پر مجھے دھارن کیا ہے جس سے میرے جنم جنمانتر سپھل ہو گئے اور میں آپ کا بڑی ہی کرتارتھ ہوں، اور آپ نے مجھے لا کر پانی پر استھر کر دیا ہے سو اب سنساری جیو میرے اوپر اپنے چرن رکھیں گے اور سکھی رہیں گے ... ہے ترلوکی ناتھ میں چاہتی ہوں کہ میرے اوپر رہنے والے جیو سدیو پرسن رہیں، پر نتو مجھے کلیگ کا بڑا ڈر لگتا ہے۔ کلیگ کے منوشیہ بڑے پاپی ہوں گے۔ وے کو۔ کرم کریں گے، آپ کا نام بھول کر بھی نہ لیں گے۔ مایا موہ میں پھنسے رہیں گے۔ جو ماتا پتا پالن کریں گے بڑھاپے میں وے اُن کی تنک بھی چنتا نہیں کریں گے، بلکہ ان کو کشٹ دیں گے۔ جُوا کھیلیں گے۔ مدرا پان کریں گے اور ماس کھا کر بھوگ ولاس کریں گے اور ویشیا گمن کرتے رہیں گے۔ استریاں پتی ورت دھرم کو ڈھکوسلا کہنے لگیں گی، اور منوشیہ آپس میں کتوں کی طرح لڑیں گے، جب میرے اوپر یہ سب پاپ کاریہ ہوں گے تو مجھے بڑا ہی دُکھ ہو گا۔

پرتھوی کے یہ وچن سُنکر واراہ جی کہنے لگے کہ ہے پرتھوی! تو اِن باتوں کی چنتا مت کر جب جب تیرے اُوپر ادھرمیوں کی سنکھیا بڑھنے لگے گی میں سگن اوتار لے کر ادھرمیوں کو مار کر تیرا دُکھ دُور کروں گا۔

ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے .....

20 ادھیائے ۲۰

جگت کی اُتپتی کا ورنن

سُوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! واراہ اوتار کی کتھا سُن کر دُرجی بہت پرسن ہوئے اور میتریہ جی سے پوچھنے لگے کہ ہے رشی راج مجھے یہ بتایئے کہ برہما جی نے پرانیوں کو کس پرکار اُتپن کیا۔ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! جب واراہ بھگوان نے پرتھوی کو جل پر استھر کر دیا تب بھگوان کی مایا سے چوبیس تتو اُتپن ہوئے پھر یکیش نام کا ایک پُرش اُتپن ہوا۔ جب یکش کو بھوک لگی اور کھانے کو کچھ نہیں ملا تو وہ برہما جی کو کھانے کو دوڑا۔ اس پر برہما جی کو بڑا کرودھ آیا اور اس سے منع کرنے لگے۔ ان کے کرودھ سے ایک وکش نام کا تموگنی پُرش اُتپن ہوا۔ جب برہما جی نے دیکھا کہ یہ دونوں ہی سنتانیں ادھرمی اور بُری ہیں تو انہوں نے جیوں کو اُتپن کرنا روک دیا اور سوچنے لگے کہ میرے اس شریر سے جو سنتانیں اُتپن ہوں گی وے ایسی ہی ادھرمی ہوں گی، اِس لئے اس شریر کو چھوڑ کر نیا شریر دھارن کرنا چاہیئے۔ یہ سوچ کر انہوں نے تن تیاگ دیا اور دُوسرا شریر دھارن کیا۔ اس شریر کے داہنے انگ سے سوئم بھو منو نام کا پُرش اور بائیں بھاگ سے شت رُوپا نامک اِستری اُتپن ہوئی اور انہوں نے ان دونوں کا وواہ کر دیا وِواہ ہو جانے پر سوئم بھو منو کہنے لگے کہ ہے پتا جی اب میرے لئے کیا آگیا دیتے ہیں؟ برہما جی سوچنے لگے کہ ہم نے جو نیا تن دھارن کیا ہے تو ترنت ہی سنتان اُتپن کر دی اور ہری بھجن تنک بھی نہیں کیا۔ اِسلئے اس کی جو سنتانیں ہوں گی وے بھی پاپی ہونگی سو ایسا وچار کر وے کہنے لگے کہ ہے پُتر! تم دونوں پہلے کچھ ورشوں تک پار برہم پرمیشور کا بھجن اور استوتی کرو اور اس کے پشچات سنتانیں اُتپن کرنا اور سرشٹی کو بڑھانا یدی تم پہلے بھگوان کا بھجن نہیں کرو گے تو تمہاری سنتانیں بھی پاپی اور ہری وِرودھی ہونگی۔ یہ سن کر سوئم بھو منو اور انکی پتنی دونوں تپ کرنے کو چلے گئے۔ اُنکے چلے جانے کے بعد برہما جی بھگوان جی سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! میں نے سنسار رچنے میں بھول کی ہے میری بھول چھما کریں اور مجھے ایسی شکتی دیں کہ اچھی اور سدا چاری سرشٹی اُتپن کر سکوں برہما جی کی پرارتھنا پر بھگوان جی پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے برہما تم نے نیا تن دھارن کیا ہے وہ شُدھ ہے تم بنا بھجے کے سنتانیں اُتپن کرو اب تمہاری ساری سنتانیں میری بڑی بھگت اور دھرماتما ہوں گے۔ بھگوان سے یہ آشیرواد پا کر برہما نے دس پُتر اُتپن کئے جن کے نام تھے... مریچی۔ کشیپ۔ انگرا۔ اتری۔ پُلستیہ۔ بھرگو۔ وششٹ۔ کرتو دکش اور نارد۔ پتروں نے جنم لینے کے پشچات پوچھا کہ ہمیں جو کام کرنا ہے سو بتایئے۔ برہما جی کہنے لگے کہ میں نے تم کو اسلئے اُتپن کیا ہے... کہ تم بھگوان کا نام لے کر سنساری پرانیوں کو اُتپن کرو اور سرشٹی میں جیووں کی سنکھیا بڑھاؤ اپنے پتا کے وچن سنکر نارد۔ انگرا اور کرتو تین پتروں نے تو کوئی اُتر نہیں دیا۔ پر نتو بھرگو اور واششٹ آدی پتر بہت پرسن ہوئے اس کے پشچات دسوں پتر بھگوان کا نام لینے بن میں چلے گئے۔

21 ادھیائے ۲۱

سوئم بھومنو اور اس کی استری و شترو پ رشی کو بھگوان کا درشن دینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! اپنے پتا برہما جی کی آگیا مان کر سوئم بھومنو اور شت رُوپا نے ون میں جا کر دس ہزار ورش تک تپ کیا، تب بھگوان جی نے بہت پرسن ہو کر ان کو اپنے درشن دیئے اور کہنے لگے کہ بھگتو میں تم دونوں سے بڑا پرسن ہوں، تم جو وردان چاہو مانگ سکتے ہو۔ یہ دونوں سُن کر کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ کی بڑی کرپا ہے جو اپنے ہمیں درشن دیئے ہیں، ہمارا جنم سپھل ہو گیا اور ہے بھگوان ہم نے بڑی بھول کی جو کیول راج کرنے اور سنتان پراپت کرنے کی اچھا سے دس ہزار تک تپ کیا ہمیں چاہیئے تھا نشکام بھاؤ سے آپ کا سمرن کرتے۔ یہ سُن کر بھگوان جی بولے ہے پُتر و! تم نے جس اچھا سے تپ کیا ہے وہ وِردان بھی مانگ لو اور اگر تمہیں کس اور دستو کی کامنا ہو وہ بھی میں تمہیں دے سکتا ہوں جب سوئم بھومنو نے دیکھا کہ بھگوان میرے اوپر بڑے پرسن ہیں تو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ ہمارے گھر بالکل آپ جیسا سُندر اور کانتی وان پُتر اُپتن ہو۔ بھگوان جی بولے کہ ہے سوئم بھو منو میرے جیسا تو دوسرا کوئی ہے ہی نہیں جسے میں تمہارے یہاں اُپتن کر دوں، اِس لئے میں سوئم تمہارے یہاں اوتار لوں گا یہ وِردان دے کر بھگوان جی انتر دھیان ہو گئے۔ اس کے پشچات وے دونوں برہما جی کے پاس گئے اور ان کو آدر پو روک پرنام کیا۔ برہما نے سوئم بھومنو کو سارے سنسار کا راجہ بنا دیا۔ اُن کے دو پُتر اتان پاد تتھا پریورت اور تین لڑکیاں دیو ہوتی۔ آکوتی اور پرسوتی نامک اُپتن ہوئیں۔ اتان پاد کے گھر بھگت راج دھرو نے جنم لیا۔ سوئم بھومنو نے آکوتی کا وِواہ روچی نامک رشی سے کر دیا۔ برہما جی کے پُتر کردم رِشی نے دس ہزار ورش تک بھگوان کا بھجن کیا۔ بھگوان نے پرسن ہو کر اسے اُسے درشن دے کر کہا کہ جو چاہو وردان مانگ لو۔ کردم رِشی نے کہا کہ ہے ترلوکی ناتھ! میں نے سنسار اپتن کرنے کی اچھا سے تپ کیا ہے سو یہی وردان دیجیئے۔ یہ سُنکر بھگوان نے کہا کہ تمہاری اِچھا پورن ہو گی۔ آج سے تیسرے دن سوئم بھومنو اپنی کنیا دیو ہوتی کا وِواہ تم سے کر دے گا اور میں تیرے گھر جنم لوں گا۔ یہ وردان دے کر دندھی بھگوان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور سوچنے لگے کہ دیکھو مُنو شیہ کتنا مورکھ ہوتا ہے۔ اِس بیچارے نے کیول وِواہ کرنے کے لئے دس ہزار ورش تک تپ کیا۔ اِس شوک میں بھگوان کی آنکھوں سے ایک آنسو کی بُوند پرتھوی پر گر پڑی جس استھان پر وہ بُوند گری، اُسے بندو سر تیرتھ کہتے ہیں۔ بھگوان جی کہنے لگے کہ جو اس تیرتھ میں اشنان کرے گا اس کے منورتھ سِدھ ہوں گے۔ اور سُوَرگ ملے گا۔ یہ وردان دے کر بھگوان جی انتر دھیان ہو گئے۔

تیسرے دِن سوئم بھومنو اپنی کنیا دیو ہوتی کو لائے اور کہنے لگے کہ ہے رشیشور آپ اِس کنیا کو پتنی کے رُوپ میں گرہن کر لیجیئے کیونکہ نارد جی نے آپ کی پرشنسا اس سے کی ہے تب سے یہ آپ کے ساتھ وِواہ کرنا چاہتی ہے سو میں اِسے آپ کے پاس لایا ہوں۔ یہ سُنکر کردم رِشی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں اس کنیا کو گرہن کرتا ہوں ـــــ پرنتو

سنتان اُپتن ہونے پر میں اس کو تیاگ کر بھگوان کا بھجن کرنے چلا جاؤں گا۔ سوئم بھومنو نے کردم رشی کا کہنا مان لیا اور اُن کی پتنی نے بھی اِس کو سویکار کیا۔

22 ادھیائے ۲۲

کردم رِشی کے ساتھ دیوہوتی کا وِواہ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! اُس کے پشچات سوئم بھو منو نے کردم رشی کے ساتھ اپنی لڑکی کا وِواہ کر دیا اور کہنے لگے کہ ہے رِشی راج میرے پاس بھگوان کی کرپا سے کسی وستو کی کمی نہیں ہے۔ اگر آپ کو درویہ۔ آبھوشن۔ رتن اتھوا۔ سنیا آدی کسی وستو کی آوشیکتا ہو تو مجھ سے مانگ سکتے ہیں۔ میں جتنی مانگیں گے آپ کو دوں گا۔ کردم رشی نے کہا کہ مجھے آپ کی دھن ودولت کچھ نہیں چاہیئے کیونکہ جس منوشیہ نے اپنی لڑکی دے دی، اُس نے سب کچھ دے دیا۔ یہ سُن کر راجہ سوئم بھو منو اپنی استری کے ساتھ واپس لوٹ گئے اور اپنی کنیا کو رِشی راج کی سیوا میں چھوڑ دیا۔ دیوہوتی اتنی سندر تھی کہ کام دیو کی استری رتی بھی اُس کے روپ سے اپرشیا کرتی تھی، اور وہ اتنے اچھے سو بھاؤ کی تھی کہ رشی راج کا سمست کاریہ اپنے آپ کر دیتی تھی، ان کو کوئی بات بتانے کی آوشیکتا نہیں پڑتی تھی۔ راجہ سوئم بھو منو اپنی راج دھانی وہی رشت پوری میں پہونچ کر سوچنے لگے کہ بھگوان کی کرپا سے میرے پاس دھن بھی اتھاہ ہے اور راجیہ بھی بہت بڑا ہے اور بھی کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور میں سانسارک سکھ بھی بہت بھوگ چکا ہوں، اس لئے اپنا پرلوک سُدھارنے کا کچھ اُپائے کرنا چاہیئے۔ یہ بات سوچ کر راجہ سوئم بھو منو نے گھر گرہستی اور راج پاٹ میں موہ کم کر دیا اور پرتیک ورش بہت بھاری یگیہ کرتے تھے جس میں ہزاروں براہمنوں کو بھوجن کراتے اور بہت سا سونا اور گئوئیں دان میں دیتے تھے وے پرتی دن پرات کال اور سندھیا کے سمے براہمنوں سے شری نارائن کی کتھا و لیلا سنتے تھے۔ اِس پرکار انہوں نے ایک منونتر تک راجیہ کیا۔ راجہ سوئم بھو منو نے جن کو سنسار منو کے نام سے جانتا ہے اپنے راجیہ کے بڑے بڑے وِدوانوں۔ پنڈتوں۔ رشیوں اور نیائے کے جاننے والوں کو اپنے دربار میں رکھا تھا اور انہوں نے ہی منوشیوں کے چاروں ورنوں کے دھرم اور سناتن دھرم کے نیموں کو نردھارت کیا اور ایک گرنتھ بنایا، جس کو منوسمرتی کہتے ہیں۔

23 ادھیائے ۲۳

کردم رِشی اور دیوہوتی کی رتی لیلا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! دیوہوتی وِواہ کے پشچات بڑی لگن کے ساتھ اپنے پتی کی سیوا کرتی رہی۔

کردم رِشی ہمیشہ بھگوان کا بھجن کرتے رہتے تھے ان کو گرہستی کا سکھ بھوگنے کی اچھا نہیں تھی۔ دیوہوتی کو بہت دنوں سے کام ستا رہا تھا سو وہ اپنی اِچھا پُورن نہ ہو سکنے کے کارن دِن پرتی دن دربل ہوتی جا رہی تھی۔

سو ایک دِن وہ ہاتھ جوڑ کر پتی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ کردم رِشی نے اُس کو دیکھ کر اپنی آتما کی شکتی سے جان لیا کہ میری پتنی کو اب بھوگ ولاس کی اِچھا ستا رہی ہے۔ اُنہوں نے من میں سوچا کہ یہ ایک راجہ کی کنیا ہے اور اسے میرے یہاں آکر کوئی سکھ نہیں ملا ہے، میں نے کبھی اُس کے ساتھ دو گھڑی بیٹھ کر باتیں بھی نہیں کی ہیں، اِسی کارن یہ دُربل ہو گئی ہے اور اگر میں اب اس کی اِچھا پُورن نہیں کروں گا تو مجھ کو پاپ ہوگا۔ ایسا وِچار کر کے کردم جی کہنے لگے کہ — ہے دیوہوتی! تم نے میری بڑی سیوا کی ہے جس سے میں تم سے بہت پرسن ہوں، تم نے میری سیوا میں اپنے شریر کو بھی دُربل کر دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کوئی وردان مانگ لو۔ میں تمہاری ساری اچھائیں پُوری کر سکتا ہوں جو چیز تم کو چاہیئے میں اپنے یوگ بل سے چھن بھر میں منگوا سکتا ہوں۔ اپنے پتی کی یہ باتیں سُن کر دیوہوتی کہنے لگی کہ ہے رِشی راج! مجھے کسی بھی اور وستو کی چاہنا نہیں ہے۔ کیونکہ جس استری کو آپ جیسا پتی مِل جائے اُسے پھر کس وستو کی کمی رہے گی۔ پر نتو میں چاہتی ہوں کہ آپ کرپا کر کے ایک بار میرے ساتھ گرہستی کا سنبھوگ کر لیں۔ یہ اچھا میری بہت دنوں سے ہے۔ کردم جی کہنے لگے کہ ہے بھاریا! تم سنتوش رکھو تمہاری اچھا پُورن ہوگی۔ یہ سُن کر دیوہوتی وہاں سے اُٹھ آئی تھوڑی دیر پشچات جب وہ ندی میں پانی بھرنے گئی اور پانی میں اپنی پرچھائیں دیکھی تو اسے بڑا ہی دُکھ ہوا۔ اُس کی پہلی جیسی سُندرتا نہیں رہی تھی۔ شریر دربل ہو گیا تھا۔ جن کیشوں میں اپنے پتا کے یہاں رتن اور موتی لگے رہتے تھے اب اُن میں گھاس کے تنکے اور مٹی لگی ہوئی تھی، یہ سب کچھ دیکھا کہ وہ سوچنے لگی کہ میرا رُوپ اور یوون دونوں نشٹ ہو گئے اب سنساری سُکھ بھوگنا ہی بیکار ہے۔ جس سمے وہ ایسا وچار کر رہی تھی، کردم رِشی نے اپنے یوگ بل سے اس کے ہردے کی بات جان لی اور اپنے استھان سے اُٹھ کر ندی کے نٹ پر آکر دیوہوتی سے کہنے لگے کہ آج تم اِس ندی میں اشنان کر کے شرنگار کر لو۔ سو پتی کی آگیا مان کر جیسے ہی وہ ندی میں اشنان کرنے لگی کردم رِشی نے اپنی شکتی سے اُسے بارہ وَرش کی کنیا کے سمان اور بہت سُندر بنا دیا، اور اُسی سمے ندی میں سے ایک ہزار داسیاں اُپستھت ہو کر دیوہوتی کا شرنگار کرنے لگیں، اور اُسے اچھے سے اچھے وستر اور آبھوشن پہنا دیئے۔ جس سمے دیوہوتی نے درپن میں اپنا شریر دیکھا تو خوشی کے مارے جھومنے لگی، پر نتو ترنت ہی وہ یہ سوچ کر بڑی دُکھی ہو گئی کہ میرے پتی تو وردھاوستھا کے ہیں میں اِتنی سُندر ہوں اور کم آیو کی ہو کر ان کے ساتھ کیسے سنسارک سُکھ بھوگ سکوں گی۔ کردم رِشی پیٹر کی آڑ میں کھڑے ہوئے یہ سب باتیں دیکھ رہے تھے۔ جب ان کی پتنی کے ہردے میں یہ دُکھ ہوا تو اُنہوں نے بھی اپنی کایا پلٹ کر لی۔ اور دیوہوتی نے اپنے پتی کو بھی یُوا اوستھا کا دیکھا تو بڑی پرسن ہوئی، اور ان کے چرنوں کو چھو کر بولی کہ ہے مہاراج! آپ بہت ہی سامرتھوان ہیں — میرا سوبھاگیہ ہے کہ آپ جیسا پتی مجھے پراپت ہوا۔ کردم رِشی نے ترنت اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھا لیا، اور بولے ہے پریئے! اب ہم تو چل کر دونوں سنسارک سُکھ بھوگتے ہیں، ایسا کہہ کر اُنہوں نے اپنی یوگ شکتی سے ایک بہت بڑا وِمان پرگٹ کیا۔

جوان ۸ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اِس وِمان میں محل کے بچھونے اور گدگدے تکئے بچھے تھے۔ اس پر سونے چاندی اور موتیوں سے جڑی ہوئی جھالریں لٹک رہی تھیں۔ چندن اور مولشری کی سُگندھیوں سے یہ مہک رہا تھا اور اس میں سب پرکار کی سُبدھائیں تھیں کردم جی دیوہوتی کا ہاتھ پکڑ کر اس میں بیٹھ گئے۔ اس وِمان میں اُنہوں نے سو ورش تک سنسارک سکھ اٹھایا۔ اس بیچ میں وے جہاں چاہتے تھے وِمان کو لے جاتے تھے۔ اُنہوں نے ساتوں دھام اور تینتیوں لوکوں کی یاترا اس وِمان میں کی، اور گرہست دھرم کا سکھ بھوگتے رہے۔ اس سمے میں ان کے نو کنیائیں اتپن ہوئیں۔ ایک دن کردم جی کہنے لگے کہ ہے بھاریا! اب ہم گرہست دھرم کا سکھ بہت بھوگ چکے یدی تم کہو تو میں پھر بھگوان کا بھجن کرنے چلا جاؤں، کیونکہ منوشیہ کو چاہیئے کہ سنساری سکھ بھوگنے کے سمے بھی بھگوان کو نہ بھولے اور جب بھوگ کر چکے تو پھر اپنے سارے سمے بھگوان کی پوجا کرے۔

دیوہوتی کہنے لگی کہ ہے سوامی! آپ یہ ٹھیک کہتے ہیں کہ اب ہمارا بھگوان کا بھجن کرنے کا سمے آگیا ہے، پر تو مجھے ایک بات کی چنتا ہے وہ یہ کہ آپ کے چلے جانے کے پشچات ان کنیاؤں کے لئے ور کہاں ڈھونڈوں گی، اور کیسے ان کا وواہ کروں گی۔ پتنی کی یہ بات کردم جی کو بہت ٹھیک معلوم ہوئی اور اُسی سمے اُن کو یاد ہوا کہ ایک بار بھگوان جی نے وردان دیا تھا کہ وے میرے گھر میں اوتار لیں گے۔ ابھی تک انہوں نے اوتار نہیں لیا، اگر میں گرہست آشرم کو چھوڑ دوں گا تو وے جنم نہیں لے سکیں گے۔ ایسا کہہ کر کردم جی کہنے لگے کہ ہے بھاریا! تم اپنے ہردے میں کسی بات کا سوچ مت کرو۔ تمہارے گربھ سے بھگوان جی اوتار لیں گے ایسا کہہ کر اور بھگوان کا اسمرن کر کے انہوں نے دیوہوتی کے ساتھ سمگم کیا سو اِسی سمے اس کے گربھ رہ گیا۔ اُس گربھ میں بھگوان نے کپل منی کے رُوپ میں واس کیا۔

کچھ دنوں کے بعد کردم رِشی نے اپنی پتنی کے مُکھ منڈل پر بہت تیج اور پرکاش دیکھا تو سمجھ گئے کہ بھگوان کا وچن پورا ہو رہا ہے۔ اور کہنے لگے کہ ہے راج پُتری! تیرے گربھ میں بھگوان جی آگئے ہیں اب میں تپ کرنے جاتا ہوں تو میرا موہ چھوڑ دے۔ دیوہوتی کہنے لگی کہ ہے سوامی! مجھے کیسے وشواس ہو کہ آپ کا کہنا ٹھیک ہے۔ دیوہوتی اپنے پتی سے یہ پرشن پوچھ رہی تھی کہ اُسی سمے بیکنٹھ سے برہما جی تتھا انیہ دیوتا وہاں آگئے اور کہنے لگے کہ ہے دیوی تیرے گربھ سے بھگوان جی اوتار لیں گے تم اس میں سندیہہ مت کرو۔ ان کے جنم لینے سے تمہارا یش اور کیرتی سنسار میں پھیلے گی۔ جب جب سنسار میں دَم گھٹنے لگتا ہے اور پاپوں کی ورِدھی ہونے لگتی ہے تب تب بھگوان شنکر رُوپ دھارن کر کے سنسار میں اوتار لیتے ہیں۔ یہ کہہ کر دیوتا لوگ اپنے اپنے ستھانوں کو چلے گئے۔

24 ادھیائے ۲۴
دیوہوتی کے گربھ سے بھگوان کا کپل دیو مُنی کے رُوپ میں اوتار لینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! دیوتاؤں کے چلے جانیکے دس مہینے پشچات دیوہوتی کے پُتر اتپن ہوا۔ کردم رِشی نے اس بچے میں سارے لکشن اور گن بھگوان کے دیکھے تو ہاتھ جوڑ کر استوتی کرنے لگے۔ دیوتا لوگ اپنے اپنے وِمانوں پر بیٹھ کر آکاش میں آئے اور پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔ شنکھ اور گھڑیال چاروں دِشاؤں میں بجنے لگے۔ چاروں اور پرکاش پھیل گیا۔ بیکنٹھ سے شری برہما جی

۸۴
سنک۔ سندن۔ سنت کمار اور سناتن رشی آدی کے ساتھ آئے اور بھگوان کی استوتی کر کے کہنے لگے کہ ہے نارائن! آپ نے اپنے وچن کا پالن کیا ہے اور پرتھوی پر جنم لیا ہے۔ آپ کا نام کپل دیو منی ہوگا اور جب تک سرشٹی پر منوشیہ جیوت رہیں گے آپ کا نام ان کے مکھ پر رہے گا۔ اس کے پشچات برہماجی کردم رشی سے کہنے لگے کہ ہے رشیشور! اب آپ کو چاہئے کہ اپنی کنیاؤں کا وواہ بھی کر دیں کیونکہ ان کے یوگیہ ور بھی یہاں پر اپستھت ہیں۔ برہماجی کی آگیا مان کر کردم رشی نے اپنی نو کنیاؤں کا وواہ اس پرکار کر دیا۔ کلا نام کی کنیا کا وواہ مریچ منی سے انوسویا کا وواہ اتری رشی سے۔ شردھا کا وواہ انگرا رشی سے۔ ہوربھو کنیا کا وواہ پلستیہ منی سے۔ منی نامک کنیا کا وواہ پلہ رشی سے۔ کریا نامک کنیا کا وواہ کرتو منی کھیاتی نامک کنیا کا وواہ بھرگو سے۔ ارودھنتی کا وواہ وششٹ سے اور شانتی نامک کنیا کا اتھروا رشی سے وواہ کر دیا کردم جی نے پھر سب جاتاؤں کو وداع کر دیا اور کپل دیو منی کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے نارائن! میرا من مایا موہ میں پھنسا ہوا ہے سو اس سے چھوٹنے کا اپائے بتایئے۔ یہ سن کر کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج! سنسار میں جنم لینے پر منوشیہ کے اوپر تین رن (قرضے) دیورن۔ رشی رن اور پتر رن رہتے ہیں۔ منوشیہ یگیہ کر کے دیو رن سے وید پاٹھ کر رشی رن سے اور سنتان اتپن کر کے پتر رن سے مکت ہو جاتا ہے۔ تم نے یہ تینوں کاریہ کر کے رنوں سے مکتی پالی ہے۔ اب تم کو چاہئے کہ بھگوان کا بھجن کرو۔ ابھیاس کرنے سے سنسار سے موہ چھوٹ سکتا ہے۔ شریر سے بھی پریم نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ مٹی کا بنا ہے اور پران نکل جانے کے پشچات کسی کام نہیں آتا۔ پتر۔ پتریاں اور پتنی آدی سدا ساتھ نہیں دیتے۔ اس لئے ان کے پریم میں پڑ کر اپنا پرلوک نہیں بگاڑنا چاہئے۔ پریم اس سے کرنا چاہئے جو سب جگت کا پالنے والا ہے۔ دیکھو بھگوان کتنا دیالو ہے کہ امر بیل جس کی جڑ نہیں ہوتی اس کو بھی وہ بھوجن دیتا ہے۔ پشو پکشی کما کر نہیں کھاتے ان کا بھی پالن پوشن کرتا ہے اور جو منوشیہ اپنا سارا دھن اس کے نام پر دان دے کر ون میں تپ کرنے چلا جاتا ہے وہ اس کو بھی وہاں بھوجن اور جل آدی سب چیزیں پہونچاتا ہے۔ ہے تاجی منوشیہ کے پانچ شترو بہت بڑے ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور مد منوشیہ..... انہیں کے بھلاوے میں رہ کر اپنے شریر کو نشٹ کرتا ہے اور نرک کو جاتا ہے۔ اور جو منوشیہ ان پانچوں شتروں کو اپنے وش میں رکھتا ہے وہی مہاگیانی کہلاتا ہے وہ چاہے گھر میں رہے یا جنگل میں اس کو سنساری مایا ٹھگ نہیں سکتی، اور وہ بھوساگر سے پار اتر جاتا ہے۔ جبتک منوشیہ اپنے گھر۔ دھن دولت۔ سنتان اور استری کو اپنا سمجھ کر ان کے موہ میں پھنسا رہتا ہے تب تک اسے میری بھگتی کرنے کی سوجھ نہیں ہوتی، اور وہ مرتیو سے بھی بہت ڈرتا ہے اور جو ویکتی سمجھ لیتا ہے کہ یہ سب نشٹ ہونیوالی وستوئیں ہیں، تب اسے مرتیو کا ڈر نہیں رہتا اور بھگوان کے چرنوں میں پریت بڑھ جاتی ہے کپل دیو سے یہ گیان کی باتیں سن کر کردم رشی کہنے لگے ہے بھگوان اب میں سنساری مایا موہ سے چھوٹ گیا ہوں اور دن میں آپ کا بھجن کرنے جا رہا ہوں۔ آپ ایسا ور دان دیں کہ کبھی آپ کو بھول نہ سکوں۔

ادھیائے ۲۵ — 25

کردم جی کا وَن میں جا کر تپسیا کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! کپل دیو کی استوتی کر کے کردم جی وَن کو جانے لگے، اور دیوہوتی سے کہنے لگے کہ ہے بھاریا!

۸۵ میں اب موکش پراپت کرنے کے لئے دن میں جاکر بھگوان کا بھجن کروں گا اور تم گھر میں رہو میرا موہ مت کرنا اور بھگوان کے چرنوں میں پریت لگائے رکھنا۔ ایسا کہہ کر کردم جی ون کو چلے گئے اور وہاں جاکر بھگوان کے بھجن میں لگ گئے اور کچھ دنوں کے پشچات تن تیاگ کر بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔ جب دیوہوتی نے اُن کے پران تیاگ دینے کا سماچار سُنا تو اُسے بڑا دکھ ہوا۔ پرنتو بھگوان کی اچھا سمجھ کر ہردے کو سنتوش دیا۔ اور اپنے پُتر کپل دیو کے پاس جاکر کہنے لگی کہ ہے بھگوان! مجھے اب سنسار سے درکتی ہونے لگی ہے۔ پرنتو میں سدیو مایا موہ میں پھنسی رہی، اِسی لئے میرے ہردیے میں گیان کا پرکاش کبھی نہیں اُپجن ہوا۔ سو آپ کرپا کر کے مجھے ایسی شکشا دیجئے کہ میرا پرلوک سُدھر جائے اور میں آپ کے چرنوں میں دھیان لگا سکوں۔ یہ سنکر کپل دیو کہنے لگے کہ ہے ماتا! سنسار کے بندھنوں سے وہی دیکتی چھٹکارا پا سکتا ہے جو گیان پراپت کرنے اور اُسی کو اپنا شبھ چنتک سمجھنا چاہئے جو بُری باتوں سے ہٹا کر گیان کی شکشا دے۔ سنسار میں جو منوشیہ گیانی ہیں وے پرم موکش پد پاتے ہیں، اور اگیانی منوشیہ مایا موہ پھنسے رہ کر بار بار جنم لیتے رہتے ہیں، اور چوراسی لاکھ یونیاں ان کو بھگتنا پڑتی ہیں۔ منوشیہ کا شریر دیوتاؤں سے بُرا نہیں ہوتا اگر اس کے ہردے میں گیان کا دیپک جل رہا ہو تب۔ گیانی منوشیہ دیوتا سے بھی اچھا ہوتا ہے۔ پرنتو! تم گیان پراپت کرنے کے لئے منوشیہ کو اچھے منوشیوں اور سادھوؤں میں بیٹھنا چاہیئے۔

ہے ماتا! میں تم کو اچھے سادھو سنتوں کے لکشن بتاتا ہوں، تم دھیان دے کر سنو! سادھو جن وے ہیں جو کسی کے گالی دینے سے کرودھ نہیں کرتے۔ کسی کی بُرائی کرنے سے دُکھی نہیں ہوتے اور پرشنسا (بڑائی) کرنے سے پرسن نہیں ہوتے کسی سے بیر بھاؤ نہیں رکھتے کیونکہ وے جانتے ہیں کہ سب منوشیوں میں بھگوان کا انش ہے۔ وے دُکھی جنوں کی شکتی بھر سہائتا کرتے ہیں اور ہر گھڑی بھگوان کا کیرتن کرتے رہتے ہیں۔ سکھ اور دُکھ کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ ہری کتھا دھیان سے سنتے ہیں۔ کتھا سُننے سے اُن کو بھگوان کے چرنوں میں بھگتی اپتن ہو جاتی ہے اور میں بھگتوں کو سنسار کے مایا موہ سے مُکت کر دیتا ہوں۔ سُوریہ۔ چندرماں دِن رات۔ ورشا دھوپ۔ اگنی پانی اور مرتیو آدی یہ سب بھگوان کے ہاتھ میں ہے اور اس کی آگیا کے بنا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا جو منوشیہ بھگوان کی شرن میں آجاتا ہے وہ بھگوان کا انش بن جاتا ہے۔ شترو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ مرتیو اس کو کھا سکتی ہے۔ کپل دیو کا یہ اُپدیش سُنکر دیو ہوتی کو بڑی پرسنتا ہوئی اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج! میں ایک مُورکھ استری ہوں سو آپ مجھے ایسا اُپائے بتایئے کہ میں موکش پراپت کر سکوں۔

کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا! میں تم کو پہلے یہ بتاتا ہوں کہ منوشیہ کا شریر کیا ہے۔ پرکرتی کا مول۔ ستوگن۔ رجوگن اور تموگن ہیں، اور اس پیڑ کی ڈالیاں مایا ہے۔ ڈالیوں پر لگے ہوئے پتے چوبیس تتو ہیں۔ اِسی سے سب پرانی اپتن ہوتے ہیں۔ شریر کے اندر جو آتما ہے وہ شریر کا انگ نہیں ہے وہ ایک الگ چیز ہے وہ کبھی نشٹ نہیں ہوتی۔ وہ جس پرکار منوشیہ اپنے پرانے کپڑے بدل کر نئے وستر پہن لیتا ہے اُسی پرکار آتما نئے شریر میں چلی جاتی ہے جو منوشیہ یہ سمجھتا ہے کہ سنسار کی سکھ ہی سکھ ہیں وہ اگیانی کہلاتا ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ آتما نہیں مرتی، آتما کا سکھ ہی اصلی سکھ ہے وہ گیانی کہلاتا ہے

26 ادھیائے ۲۶

پرانیوں کے شریر نرمان کا حال

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! اُس کے پشچات کپل دیو مُنی اپنی ماتا سے کہنے لگے کہ ہے ماتا! پار برہم پرمیشور کا جو پرکاش پرانیوں کے شریر میں رہتا ہے اُس کو آتما کہا جاتا ہے جو کہ کبھی نشٹ نہیں ہوتی اور نہ کبھی بوڑھی پڑتی ہے نہ اُس کو کوئی روگ ستاتا ہے۔ جس پرکار پھول کے اندر سگندھ ہوتی ہے پر نتو دکھائی نہیں پڑتی اور جس طرح لکڑی میں اگنی ہوتے ہوتے بھی دکھائی نہیں دیتی اُسی پرکار منوشیہ کے شریر میں آتما ہوتے بھی دکھائی نہیں پڑتی۔ منوشیہ آتما کے بنا مٹی کا پُتلا ہے کیونکہ آتما کے ہی کارن وہ ہلتا۔ اُٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا ہے اور جب آتما شریر سے نکل جاتی ہے تو شریر بیکار ہو کر گل سڑ جاتا ہے۔ اِس لئے آتما کو سدیو ایک الگ شکتی سمجھنا چاہیئے گیانی منوشیہ شریر کو ناشوان اور آتما کو امر سمجھتے ہیں۔ پرتیک منوشیہ کے شریر میں آتما کے رُوپ میں بھگوان نواس کرتا ہے اور وہی منوشیہ اس کے درشن کر سکتا ہے جو یوگ کا ابھیاس کرے اور گیان پراپت کرے۔ ہے ماتا بھگوان کی بھگتی کرنے سے منوشیہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ بھگتی چار طرح کی ہوتی ہے، ساتوکی۔ راجسی۔ تامسی اور نودھا۔ ساتوک بھگتی اسے کہتے ہیں کہ بھگوان کی پراراتھنا مکتی پراپت کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ راجسی بھگتی دھن۔ آبھوشن سنتان آدی کے سکھ کیلئے کیجاتی ہے۔ تامسی بھگتی اس لئے ہوتی ہے کہ شترو کا ناش ہو جائے اور نودھا بھگتی کرنے والا کسی وستو کو بھی پانے کی اچھا نہیں رکھتا۔ ہر سمے بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ جو منوشیہ ساتوک۔ راجسی۔ اتھوا تامسی بھگتی کرتے ہیں۔ بھگوان اُن کی بھی اچھا پورن کرتا ہے پر نتو سب سے ادھک نودھا بھگتی کرنے والے سے پرسن ہوتے ہیں۔ اُٹھ ہے ماتا تم نودھا بھگتی کرو، تب تمہارا اُدھار ہوگا۔ تم گیانی منوشیوں کے ست سنگ میں بیٹھو۔ کسی کو کشٹ نہ دو۔ جو کچھ ملے اِسی پر سنتوش رکھ کر بھگوان کا اسمرن کرو۔ خوب پیٹ بھر کر بھوجن نہ کرو۔ جس سے بھگوان کا نام لیتے سمے آلسیہ آوے سب جیوں کو اپنے جیسا سمجھو تو تم کو پرم پد پراپت ہوگا

27 ادھیائے ۲۷

کپل دیو کا اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ پڑھانا

کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں آپ کو سانکھیہ یوگ بتاؤں گا۔ آپ اس کو دھیان دے کر سنیں۔ یہ گیان منوشیوں کو بڑے پنیہ کرنے سے ہی پراپت ہوتا ہے اور بڑا اتم گیان ہے، ہے ماتا سنسار ی دیوہار سب جھوٹا ہے۔ یہ سوپن کی طرح جھوٹا ہے اور اگر تم یہ سمجھو کہ اگر سنسار کی ساری باتیں جھوٹی ہیں تو اس میں منوشیہ جو جپ۔ تپ۔ ہون۔ یگیہ آدی کرتے ہیں، اتھوا پاپ یا پنیہ کرتے ہیں وہ کبھی جھوٹا ہوگا۔ پر نتو یہ بات نہیں ہے پاپ اور دھرم یہ جھوٹے نہیں ہوتے۔ جو

منوشیہ پاپ کرتا ہے اُسے نرک اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے اور جو پنیہ کرتا ہے اُس کو سورگ ملتا ہے اور سنسار میں سکھ پاتا ہے ہے ماتا منوشیہ سنسار میں آکر دھن۔ سواری۔ استری اور سنتان آدی کو یہ سمجھتا ہے کہ ان کو میں نے اپنے پراکرم سے پایا ہے پر نتو وہ مورکھ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ سب چیزیں بھگوان کی دین ہیں جب تک بھگوان نہ چاہیں منوشیہ کو کوئی بھی چیز نہیں مل سکتی چاہے وہ کتنا ہی پرتین نہ کرے۔ جو منوشیہ یہ سمجھتا ہے کہ سارے سکھ بھگوان کی کرپا سے پراپت ہوتے ہیں تو اسے کبھی اہنکار نہیں ہوتا اور اہنکار نہ ہونے سے وہ کسی کو کشٹ نہیں دیتا، اس لئے ایسے منوشیہ کو موکش پراپت ہو جاتا ہے یہ سنکر دیو ہوتی کہنے لگی کہ ہے مہاراج! آپنے جو کہا ہے کہ آتما کو شریر سے الگ سمجھو تو یہ کیسے سمجھ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تو شریر کے ساتھ اس طرح گھلی ملی ہوتی ہے جیسے پھول میں خوشبو اور لکڑی میں آگ اس کا حال بتایئے۔ یہ سنکر کپل دیو کہنے لگے کہ ہے ماتا! آتما دیکھنے کی چیز نہیں ہے وہ دکھائی نہیں دیتی اس کو تو گیان کی آنکھ سے انوبھو کیا جا سکتا ہے، دیکھو جب تک آتما شریر میں سے نکل جاتی ہے تو شریر کچھ کام نہیں کر سکتا۔ اسلئے آتما کو شریر سے الگ کی چیز سمجھنا اور جس پرکار مداری تماشا دکھا کر لوگوں کو موہ لیتا ہے اور اُن سے دھن پراپت کرتا ہے اُسی پرکار بھگوان کی مایا منوشیہ کو چھلتی ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا بھجن کرتے رہتے ہیں اُن پر مایا کا بھاؤ نہیں پڑتا۔ بھگوان کے بھگتوں کی ساری اچھائیں پورن ہو جاتی ہیں اور پرلوک سُدھر جاتا ہے۔ یہ سُن کر دیو ہوتی کہنے لگی کہ ہے مہاراج! آپنے جو کہا وہ اچھی طرح میں سمجھ گئی اور میں نے یہ بھی وشواس کر لیا ہے کہ آتما شریر سے الگ چیز ہے۔ پر نتو پھر بھی میرا ہردے اس مایا جال سے نہیں چھوٹتا مجھے بھگوان کا دھیان کرنا بہت کٹھن معلوم پڑ رہا ہے جس دن سے تمہارے پتا جی تپ کرنے گئے ہیں ان کو برابر یاد کرتی رہتی ہوں، سو ایسا اُپائے بتایئے کہ جس سے مجھے یہ موہ چھوڑ دے اور بھگوان کی بھگتی ہردے میں اُپتن ہو۔ ماتا کے یہ وچن سُن کر کپل دیو جی کہنے کہ ہے ماتا جی! اب میں آپ کو بھگوان کی بھگتی کرنے کا سرل اُپائے بتاتا ہوں۔ دیکھو اگر منوشیہ تھوڑا تھوڑا بھجن پرتی دِن کرے تو بھی اُسے بھگوان کے درشن ہو جاتے ہیں، کیونکہ اب بوند بوند کرنے سے ہی گھڑا بھر جاتا ہے اور جو کوئی کاریہ کرتا ہو اُس کو آرمبھ کر دینا چاہیئے۔ تبھی کاریہ پورا ہو سکتا ہے جس پرکار منوشیہ یاترا کو چلتا ہے تو تھوڑا تھوڑا روز چلنے سے اپنے استھان پر پہونچ ہی جاتا ہے پر نتو جو منوشیہ کہیں پر پہونچنے کی اچھا تو کرتا ہے پر نتو چلتا نہیں ہے تو کیسے پہونچ جائیگا۔ اسی لئے ہے ماتا بھگوان کی بھگتی کرنیکے لئے پہلے تم پرتی دِن تھوڑے سمے تک اسکا دھیان کرو۔ سادھو سنتوں سے ان کی کتھا سُنو۔ سادھو سنتوں میں تو مکتی پراپت ہو گی، اور ہے ماتا جی! تو وہ بھگتی بھگوان کو بہت ہی پیاری ہے تم بنا کسی کامنا کے بھگوان کی پوجا کرو تو بھگوان بہت پرسن ہوں گے۔ بھگوان براہمن کو بہت پیار کرتے ہیں۔ پر نتو جو براہمن وید نہیں پڑھتا اور بھگوان کا بھجن نہیں کرتا وہ شودر سے بھی برا ہے۔ اس لئے ہے ماتا تم بھگوان کا اسمرن کرو تو آواگون سے مکتی مل جاتے گی۔ بھگوان کا بھجن کرنے کے لئے منوشیہ یونی سب سے اُتم ہے۔ کیونکہ پشو پکشیوں آدی کو اتنا گیان نہیں ہوتا کہ بھگوان کا بھجن کر سکیں، اس لئے جو منوشیہ اس یونی میں بھی ... بھگوان کا بھجن نہیں کرتا، اس کو ۸۴ لاکھ یونیاں بھگتنی پڑتی ہیں۔

28 اودھیائے

منوشیہ کے گربھ میں پڑنے سے لے کر مرتیو تک کا حال

کپل دیو منی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ منوشیہ گربھ میں آنے سے اپنے بڑھاپے تک کن کن اوستھاؤں سے گذرتا ہے۔ جس دن استری کے گربھ ٹھہرتا ہے اُس دن اُس کے شکر اور پُرش کے ویریہ سے مل کر ایک بہت ننھی سی سرسوں کے دانے سے بھی چھوٹی گانٹھ ہوتی ہے جو دسویں دن بیر کی برابر ہو جاتی ہے۔ پندرھویں دن وہ گانٹھ مانس کا پنڈ بن جاتی ہے اور کچھ لمبی ہونے لگتی ہے۔ ایک مہینے میں بچے کے ہاتھ۔ پیر اور سر کے چندن جاتے ہیں۔ دوسرے مہینے میں انگلیاں بنتی ہیں تیسرے مہینے میں ہڈی اور کھال بنتی ہیں۔ چوتھے مہینے میں شریر پر روئیں اُپتن ہو جاتے ہیں اور آنکھ۔ ناک۔ کان آدی سب ندیوں کا آکار بن جاتا ہے۔ پانچویں مہینے میں اُس میں آتما پرویش کرتی ہے اور بچے کو بھوک پیاس آدی لگنے لگتی ہے۔ چھٹے مہینے میں اس کا شریر نیچے کی اور ہو جاتا ہے اور پیر اوپر کو اُٹھ جاتے ہیں، ساتویں مہینے میں اس کو اپنے پچھلے جنم کی باتیں یاد آنے لگتی ہیں اور آٹھویں مہینے میں اس کو سو جنموں کی باتیں یاد ہو جاتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ پچھلے جنموں میں میں نے بُرے کاریہ کئے تھے جن کے کارن مجھے اس مرتیو لوک میں آنا پڑا ہے اور میں یہاں اُلٹا لٹک رہا ہوں۔ اب میں جنم لے کر سدیو آپ کا سمرن کروں گا، اِس لئے بھگوان مجھے اس نرک سے باہر نکالئے نویں یا دسویں مہینے میں وہ باہر آتا ہے۔ گربھ سے باہر آتے ہی اُسے پچھلے جنموں کی ساری باتیں یاد نہیں رہتیں۔ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو وہ بول نہیں سکتا بھوک پیاس لگنے پر روتا ہی ہے۔ لیٹے لیٹے ہی مل موتر کرتا ہے اور جب تک کوئی آکر سہائتا نہ کرے اپنی جگہ پڑا رہتا ہے۔ ماتا پتا اس کی پیاری بولی اور توتلی بھاشا سُن کر بڑے پرسن ہوتے ہیں۔ جب وہ پانچ چھ ورش آیو کا ہو جاتا ہے، تو ماتا پتا اس کو ودیا پڑھنے کیلئے گرو کے پاس بھیج دیتے ہیں، وہاں وہ ودیا سیکھتا ہے اور ساتھیوں میں کھیلتا کودتا ہے۔ جب جوان ہو جاتا ہے تو اچھے اچھے کپڑے پہنتا ہے۔ شرنگار کرتا ہے اکڑ کر چلتا ہے۔ شکتی میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا، جب وواہ ہو جاتا ہے تو کچھ دنوں بھوگ ولاس میں لگا رہتا ہے، اور بچے ہو جانے پر استری و بچوں کا پیٹ بھرنے کی چنتا میں گھلتا رہتا ہے جب تک ہاتھ پیر ساتھ دیتے ہیں دُکھ سکھ اپنی کایا پر اُٹھاتا ہے۔ پر نتو استری و بچوں کو سکھی رکھنے کا پرتن کرتا ہے اپنی استری کے ماتا اور پتا تک کو بُرے شبد کہتا ہے، اور اپنے انت سمے کا دھیان نہیں رکھتا اور جب بڑھاپا آتا ہے اور آنکھوں سے کم دکھائی دینے لگتا ہے، اور کانوں نے سُنتا کم پڑنے لگتا ہے تب یہ چنتا کرتا ہے کہ اب میں ان کا پالن پوشن کس طرح کروں، پر نتو اس کے پُتر جنھیں اُس نے جھوٹ سچ بول کر اور کشٹ جھیل کر کمائی کر کے پالا ہوتا ہے اُسے شترو سمجھنے لگتے ہیں، اور یدی وہ بوڑھا باپ کسی سے کام کیلئے کہتا ہے تو کہتے ہیں کہ بوڑھا سب پر حکم چلاتا رہتا ہے۔ اس کو موت کیوں نہیں آتی — وے اُس کے کھانے پینے تک کی فکر نہیں رکھتے — بوڑھا یہ دُکھ پاکر بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ہے بھگوان! اس مہینے سے موت ہی اچھی — مجھے

موت دے دے پرنتو سمے سے پہلے مرتیو بھی نہیں آتی۔ اس کے بیٹے اور بہوئیں کتے کی طرح بچا کھچا کھانا اس کے آگے بھی ڈال دیتے ہیں۔ کوئی گھڑی دو گھڑی اس کے پاس بیٹھتا بھی نہیں بیچارہ اکیلا پڑا رہتا ہے یہ سب کشٹ اٹھاتے ہوئے جب اگنت سمے آتا ہے تو یم دوت آکر کہتے ہیں کہ ہم تجھے نرک میں لے جا رہے ہیں اور تو نے سب کیلئے جیون بھر پاپ کرم کئے اور جھوٹ بولتا رہا ان کو اپنی سہائتا کیلئے بلا لے۔ پرنتو اس کا گلا وات پت کف سے بند ہو جاتا ہے کسی کو اپنی سہائتا کیلئے بلا بھی نہیں سکتا۔ اس لئے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں اور مرتیو کے بھئے کے مارے مل موتر نکل جاتے ہیں اس سمے اس کے سمبندھی لوگ دکھاوے کیلئے رونے لگتے ہیں۔ یدی اس کے پاس دھن ہوتا ہے تو سب بہت ہی پرسن ہوتے ہیں کہ اب بڈھا مر گیا دھن مل جائے گا اور اگر اس کے پاس دھن نہیں ہوتا تو کہتے ہیں کہ بڈھے نے اپنا ہی پیٹ بھرا ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گیا اور پھر ندی کے کنارے جا کر اس کو پھونک آتے ہیں منوش کے مرتے سمے رونا نہیں چاہیئے بلکہ اس کو بھگوان کی کتھا سنانی چاہیئے ایسا کوئی نہیں کرتا۔

29 ادھیائے ۲۹

پاپی پرانیوں کا یم راج کے سنمکھ جانا

کپل دیو منی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں تم کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرنے کے پشچات جیو کہاں جاتا ہے جب منوشیہ مرجاتا ہے تو یم دوت اس جیو کو رسی سے باندھ کر ڈنڈوں سے پیٹتے ہوئے یم پوری میں یم راج کے پاس لیجاتے ہیں۔ یم پوری مرتیو لوک سے ایک لاکھ یوجن دور ہے۔ جب جیو راستے میں ہوتے ہیں اور اس کو بھوک پیاس لگتی ہے پرنتو کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ اس سمے وہ اپنے پاپوں پر بہت پچھتاتا ہے۔ راستے میں بھومی بہت گرم ہوتی ہے اور اس پر اسے ننگے پیروں اور ننگے شریر سے چلنا ہوتا ہے۔ جب وہ وشرام کرنے کے لئے کہتا تو ہے یم دوت اسے آرام نہیں کرنے دیتے الٹا ڈنڈوں سے مارتے ہیں۔ اس سمے وہ پیچھے کو دیکھتا جاتا ہے کہ میرا کوئی سمبندھی میری سہائتا کرنے آرہا ہے یا نہیں، اور جب اسے وہاں کوئی نہیں آتا دکھائی نہیں دیتا تو وہ ولاپ کرتا ہے اور پچھتا کر کہتا ہے کہ ہائے جن لوگوں کیلئے میں نے جنم بھر پاپ کئے اب وہ کوئی میری سہائتا کیلئے نہیں آتا۔ راستے میں جگہ جگہ کانٹے اگے ہوتے ہیں جن پر چلنے سے اس کے پیروں میں بڑا کشٹ ہوتا ہے اور استھان استھان پر سانپ اور بچھو آدی کیڑے اس کو کاٹتے ہیں اس پرکار وہ کشٹ پاتا اور روتا ہوا ترنی ندی پر جاتا ہے جہاں یم دوت اسے ندی میں دھکا دے دیتے ہیں۔ اس ندی میں مل موتر بھرا ہوتا ہے۔ کیڑے سڑے ہوتے ہیں، اور ہڈیاں و ماس سڑنے سے بڑی بدبو آتی رہتی ہے۔ یہ ندی چار یوجن چوڑی ہوتی ہے اس ندی میں کیڑے اسے کاٹتے ہیں اور گدھ و کوے اس کا ماس نوچ نوچ کر کھاتے ہیں تو اسے بہت ہی پیڑا ہوتی ہے جس سے وہ رونے لگتا ہے اور اس کے پشچات ویترنی میں سے پار ہو کر جب یم دوت اسے یم راج کے سامنے لاتے ہیں تو چترگپت اس کا کھاتہ نکال کر دیکھتے ہیں کہ اس نے کتنے پاپ کئے ہیں اور اس کو کیا ڈنڈ ملنا چاہیئے اسی کے انوسار اس کو نرک میں بھیج دیا جاتا ہے نرک میں اسے نانا پرکار کے کشٹ اٹھانے پڑتے ہیں۔ جب نرک میں رہنے کی اودھی

پوری ہوتی ہے تو اس کو پشو بھومی میں بھیج دیا جاتا ہے اور پھر ۸۴ لاکھ یونیاں بھگتتا ہوا وہ منوشیہ کی یونی پاتا ہے چوراسی
اِس لئے منوشیہ کی یونی سب سے اچھی مانی جاتی ہے۔

30 ادھیائے ۳۰

کپل دیومنی کا بتانا کہ کون سا پاپ کرنے سے کیا ڈنڈ ملتا ہے؟

کپل دیوجی کہنے لگے کہ ہے ماتا! اب میں تم کو یہ بتا دوں گا کہ منوشیہ جو بھانتی بھانتی کے پاپ کرتا ہے اُن کا کیا ڈنڈ ملتا ہے۔ جو کسی دوسرے کا دھن بل پورک چھین لیتا ہے اُسے یم دوت بہت اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لے کر نیچے دھکیل دیتے ہیں جس سے اس کے انگ پرتنگ ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اسے سمے گدھ کر اس کا ماس نوچ نوچ کر کھانے لگتے ہیں اور درونا ک جونک اس کا رکت پینے لگتی ہے اور اس سے کہتے ہیں تم نے جتنا دھن چھل یا بل سے چھینا ہے اتنے کلپ بھر تک تم اسی پرکار کشٹ اُٹھاتے رہو گے جو منوشیہ سوئم اچھے اچھے بھوجن کرتا ہے، اچھے اچھے وستر آبھوشن کرتا ہے پر نتو اپنے پریوار والوں کو دکھی رکھتا ہے غریبوں کو کچھ نہیں دیتا، اس کو نرک میں بڑی بھوک لگتی ہے اور یم دوت اس کے شریر کا ماس نوچ کر اس کو کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس تن کو پالا تھا اب اسی کو کھاؤ۔ جو منوشیہ ابھیمان میں آکر سادھو سنتوں و ماتا پتا کو کڑوے وچن کہتا ہے اور ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اس کی آنکھیں گدھ نکال لیتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ اور جو راجہ بنا اپرادھ کے ڈنڈ دیتا ہے اسے پتھروں سے کچل کر گنے کی طرح کولہو میں پیرنے کی طرح دباتے ہیں جو منوشیہ دوسرے کی استری کے ساتھ گمن کرتا ہے تو یم دوت لوہے کی استری بنا کر آگ میں لال کر کے اس کے شریر سے لپٹاتے ہیں جو دوسرے کی زمین پر بے ایمانی سے ادھیکار کر لیتا ہے تو اس کو جلتی ہوئی پرتھوی پر لٹا کر اُلٹا کر کے اوپر سے گرم گرم تیل ڈالا جاتا ہے جو منوشیہ راجہ یا حاکم کے سامنے جھوٹی گواہی دیتا ہے، اس کو ایک گہرے کنویں میں ڈالتے ہیں۔ جس میں سانپ اور بچھو بھرے ہوتے ہیں وے اس جیو کو کاٹتے ہیں۔ جو منوشیہ کسی کو بھوجن میں وش دیتا ہے یا کسی کے گھر کو آگ لگاتا ہے اس کو بہت اونچے پیڑ پر جس کے پتے تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوتے ہیں چڑھا کر نیچے ٹپک دیا جاتا ہے۔ ہے ماتا اِس پرکار منوشیہ جیسا پاپ کرتا ہے ویسا ہی اس کو ڈنڈ ملتا ہے۔

31 ادھیائے ۳۱

کپل دیوجی کا یہ بتانا کہ نرک بھوگنے کے پشچات پر کہاں جاتا ہے؟

کپل دیوجی کہنے لگے کہ ہے ماتا! جو منوشیہ بُرے کاریہ کرتے رہتے ہیں اور کبھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے انکو پرکار نرک میں طرح طرح کے کشٹ بھوگنے پڑتے ہیں۔ نرک بھوگنے کے پشچات ان کو پشو پکشی آدی کی یونی ملتی ہے اور پھر چوراسی ۸۴ لاکھ یونیوں میں گھوم کر انت میں منوشیہ کا شریر پراپت ہوتا ہے۔ پاپی کو منوشیہ جنم میں بھی کانا۔ کبڑا۔ لنگڑا۔ لولا۔ اندھا یا روگی رہنے سے بڑا کشٹ ملتا ہے جو منوشیہ

دھرماتما ہوں، سُندر اور نروگ ہوں اور دھنوان ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ اس نے پچھلے جنم میں اچھے کاریہ کئے تھے اور سورگ سے منوشیہ یونی میں آیا ہے جو منوشیہ اس یونی میں پاپ اور پنیہ دونوں کرتا ہے وہ اپنے کرموں کا پھل اچھا یا بُرا بھوگ کر پھر منوشیہ کا جنم لیتا ہے اور جو منوشیہ جیون میں پاپ نہیں کرتا کیول پنیہ کاریہ ہی کرتا ہے اس کو بھگوان پھر منوشیہ یونی میں نہیں بھیجتے اُس کو دیو تا یا گندھرو کا تن ملتا ہے اور سورگ میں رہ کر سکھ بھوگتا ہے۔ ہے ماتا پرانی کو اپنے آپ سے بڑا ہی موہ لیتا ہے۔ یہ جیو جس یونی جاتی میں ہے اور جس تن میں رہتا ہے اسی سے بڑا پریم کرنے لگتا ہے اور اس تن کو چھوڑنے کی اچھا نہیں کرتا چاہے اسے کتنا ہی دُکھ ملے ہے ماتا، سو بھاؤ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ستوگن۔ رجوگن اور تموگن.... ستوگنی منوشیہ اچھے کاریہ کرتا ہے اور مرتیو کے پشچات دیو لوک پراپت کرتا ہے رجوگنی منوشیہ لوک میں جاتا ہے اور تموگنی ہوتا ہے وہ بُرے کاریہ کرتا ہے اُسے نرک ملتا ہے۔ جیسا گن منوشیہ سیتہ میں ہوتا ہے ویسے ہی کام کرنے میں اِس کا کام میں من لگتا ہے اور اُسی کے انوسار کاریہ کرنے سے بار بار جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے۔ ہے ماتا! جو منوشیہ آواگون سے چھوٹنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ سدا ستیہ بولے کسی جیو کی ہتیا نہ کرے۔ بُرے ساتھیوں میں نہ بیٹھے۔ بھگوان جتنا دے اُس پر سنتوش رکھے۔ کسی پر کرودھ نہ کرے اور کسی کا دھن چھل دُوارا نہ چھینے پرائی اِستری کو ماں بہن کی طرح سمجھے۔ سادھو سنتوں کی سیوا کرتا رہے۔ اپنے لڑکے کا وِواہ کرتے سمے دہیز نہ ٹھہرا وے جتنا کنیا پکش والا دے دے اِس پر سنتوش کرے۔ ہر سمے بھگوان کا بھجن کیرتن کرتا رہے کسی کے دھن کو دیکھ کر ڈاہ نہ کرے اور اپنے من میں ابھیمان نہ کرے بنا کارن کے ادھک بولے نہیں۔ غریبوں کی جتنی شکتی ہو ہر سہائتا کرے جو منوشیہ یہ سب کاریہ کرے گا وہ بھوساگر سے پار اُتر کر آواگون سے چھوٹ جائیں گے پرنتو اچھے گن اس سمے تک نہیں آتے جب تک منوشیہ سادھو جنوں اور گیانی پُرشوں کی سنگت میں نہ بیٹھے۔ بُرے آدمیوں کی سنگت کرنے سے متِ بھرشٹ ہو جاتی ہے اور درگن آجاتے ہیں اِس لئے جوا کھیلنے والے۔ ویشیا کے پاس جانے والے جھوٹ بولنے والے۔ مدرا پان کرنے والے اور چوری کرنے والوں کے پاس چھن بھر بھی نہ بیٹھنا چاہیئے کیونکہ پتہ نہیں کب اُن کا پربھاؤ پڑ جائے۔ جس پرکار کاجل کی کوٹھری میں سے منوشیہ بے داغ نہیں نکل سکتا اُسی پرکار بُرے منوشیوں کے سنگ بیٹھنے سے بھی وُہ بدنام ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ پاپ بھی نہ کرے۔ منوشیہ کا چت بڑا چنچل ہے اِس لئے چھن بھر میں بدل جاتا ہے۔ جو منوشیہ بھلے بننا چاہتے ہیں اُن کو چاہیئے کہ اپنی پتنی اور بہن کے پاس بھی اکیلے نہ بیٹھیں، کیونکہ پتہ نہیں کب کام دیو بُدھی بھرشٹ کر دیں۔ کام دیو نے تو برہما جی کی بُدھی بھرشٹ کر دی تھی کہ وے اپنی پُتری سے بھوگ کرنا چاہتے تھے پرنتو اُن کے پُتروں نے ان کو بہت دھکارا تب ان کو گیان آیا اور اور پھر ان کو اتنی لجا آئی کہ اپنا وہ شریر ہی اُنہوں نے تیاگ دیا۔ جب سرشٹی کو اُتپن کرنے والے برہما جی کا یہ حال ہوا تو منوشیہ کی کیا سمرتھ کہ کام دیو کے ویگ کو روک سکے۔ اُس نے بڑے بڑے یوگیوں کی ہزاروں ورشوں کی تپسیا ویرتھ کر دی ہے بھگوان کی مایا دو روپوں میں ہے ایک تو روپ ارتھات دھن اور رتن ہے اور دُوسری چیتنہ رُوپ اِستری ہے — انہیں کے چکر میں پھنس کر منوشیہ نشٹ ہوتا ہے۔ جو منوشیہ ان دونوں پرکار کی مایا سے بچا رہتا ہے وہی گیانی ہے اور وہی موکش پراپت کر سکتا ہے۔

32 ادھیائے ۳۲

کپل دیو کا دیوہوتی کو گرہست آشرم آدی کا دھرم بتانا

کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا! میں نے جو آپ سے کہا کہ جس منوشیہ کو بھوساگر سے پار اُترنا ہو اُس کو چاہیئے کہ استری اور دھن کے موہ میں نہ پھنسے۔ آپکے ہردے میں یہ شنکا ہوئی کہ استری تو جگت کی ماتا ہے اس سے پرانی اپتن ہوتے ہیں۔ اور دھن سے سُکھ ملتا ہے تو ان دونوں کو چھوڑ دینے سے کام کیسے چل سکتا ہے سو ہے ماتا میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ جو منوشیہ گرہست آشرم میں وے بھی ـــــ اُن کو چھوڑ دیں۔ گرہست آشرم میں تو ان دونوں کی آوشیکتا پڑتی ہی ہے پرنتو جو منوشیہ گرہست آشرم کو بھوگ کر سادھو سنیاسی ہوگئے ہیں ارتھات جو وان پرستھ یا سنیاس آشرم میں جا چکے ہیں ان کو ان دونوں سے بچنا چاہیئے۔ ہے ماتا گرہست آشرم سب سے اچھا آشرم مانا گیا ہے گرہست آشرم میں رہ کر بھی منوشیہ موکش پراپت کر سکتا ہے ان کو چاہیئے کہ اپنی پتنی سے ہی پریم رکھے۔ دوسری استری کی اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے جتنا دھن ہو اُسی میں اپنے پریوار کا پالن پوشن کرے ادھرم کی کمائی کی بات نہ سوچے بھگوان کی کتھا و کیرتن سُنے اور سادھو سنتوں کو اپنی شکتی کے انوسار دان آدی دیتا رہے۔ اپنے پریواروں کی سیوا اور پالن پوشن کرتا رہے پرنتو سدیو یہی سمجھتا رہے کہ یہ ایک جال ہے اس سے بھگوان ہی چھڑاتے گا اور بھگوان کا دھیان ہردے میں ہر سمے رکھے۔ بھگوان کی بھگت گرہست کے لکشن یہ ہیں جس طرح چندن کے ورکش پر سرپ لپٹے رہتے ہیں پرنتو اس پر وش کا پربھاؤ نہیں پڑتا یا جس پرکار کچھوا پانی میں رہتے ہوئے بھی کمل پوتر رہتا ہے اسی پرکار ہری بھگت گرہست بھی گرہستی کے جنجال سے مکت رہتا ہے اور موکش پراپت کرتا ہے، ایسے گرہست گیانی گرہست کہلاتے ہیں جو گرہست منوشیہ گرہستی کے جنجال میں پھنسا رہتا ہے ہر سمے اپنی بیوی بچوں کے پیٹ پالنے کی چنتا کرتا ہے اپنا سکھ ڈھونڈتا رہتا ہے بھگوان کا بھجن کیرتن نہیں کرتا وہ اگیانی گرہست ہے وہ مورکھ یہ نہیں سمجھتا کہ سنسار میں کوئی سکھ بھگوان کی بھگتی کے بنا نہیں ملتا۔ یہ گرہست بار بار جنم لیتے اور مرتے رہتے ہیں جو منوشیہ پاپ کاریہ کرتے ہیں وے ۸۴ لاکھ یونیوں کو بھگتنے کے لیشچات منوشیہ جنم پراپت کرتے ہیں۔ ہے ماتا بھگوان کی بھگتی تین طرح کی ہوتی ہے جو میں تم کو پہلے بتا چکا ہوں۔ ساتوک بھگتی کرنے والا مرتیو کے لیشچات برہم لوک میں چلا جاتا ہے وہاں کچھ دن سکھ بھوگ کر پھر جنم لیتا ہے اور دوسرے جنم میں مکتی ہوتی ہے راجس بھگتی کرنیوالے کو کئی جنم لینے کے لیشچات مکتی ملتی ہے پرنتو جو منوشیہ نرگن بھگتی کرتا ہے ارتھات بھگتی کسی کامنا سے نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ بھگوان نے سب جگت کو اپتن کیا ہے ان کا سمرن کرنا میرا کرتویہ ہے وہ منوشیہ مرتیو کے لیشچات سیدھا بیکنٹھ دھام کو جاتا ہے جو منوشیہ بُرے کاموں سے بچا رہے، کسی کو دُکھ نہ دیوے اور سب پرانیوں کو ایک جیسا سمجھے اس کو مکتی بہت جلد مل جاتی ہے، ہے ماتا جس طرح نالے ندیوں میں مل جاتے ہیں اور ندیاں جا کر سمندر میں مل جاتی ہیں اسی پرکار جپ، تپ، کتھا، کیرتن آدی الگ الگ راستے ہیں، پرنتو یہ سب شری نارائن جی کے چرنوں میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ جو اگیانی منوشیہ بھگوان کو چھوڑ کر سنسار کا سکھ ڈھونڈھتے ہیں۔ ان کی گت ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کوئی منوشیہ پیتل

کو پاکر اس کو سونا سمجھتا ہے پر نتو پھر اس کو پھینک دیتا ہے۔

ہے ماتا جی! میں نے آپ کو یہ بھگتی یوگ سکھایا ہے یہ سرو شریشٹھ یوگ ہے اور اس کے دُوارا منوشیہ آواگون کے چکّر میں پھنسا رہتا ہے اور سنسار کی کوئی بھی شکتی ایسے مکتی نہیں دلا سکتی جب تک کہ وہ میرا اسمرن نہ کرے۔

33 ادھیائے

دیوہوتی کا گیان لابھ کرنا اور بھگوان کا تپ کرنے چلے جانا ۳۳

میتر یہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! کپل دیوجی سے یہ گیان سُن کر دیوہوتی کے ہردے میں اگیان رُوپی اندھیرا دور ہو گیا۔ اور وہ کپل بھگوان کو پرنام کر کے ان کی استوتی کرنے لگے۔ ہے دیو! آپنے جو مجھ کو شکشا دی ہے اس سے میرا چت نرمل ہو گیا اور مایا موہ چھوٹ گیا۔ اب مجھے گرہستی میں رہنے کی اِچھا نہیں رہی آپ پاربرہم ہیں۔ آپ کی نابھی کمل سے برہما اتپن ہو کر جگت کی رچنا کرتے ہیں، اور ہزاروں شکتیوں والے آپ ہیں آپ کے پیٹ میں مہاپرلے کے سمے ساری سرشٹی سما جاتی ہے اور آپ مایا رُوپی بالک بن کر انگوٹھے کو چوڑتے ہیں، اور برگد کے پتّر کے پتّے پر سوتے رہتے ہیں سو آپ میرے گربھ میں کیسے آئے۔ ہے بھگوان آپ بڑے سمرتھ وان ہیں، جس سمے چاہیں جیسا چاہیں رُوپ دھارن کر سکتے ہیں سنسار میں پاپ کا ریہ بڑھ جانے پر آپنے کچھّپ۔ نرسنگھادر۔ دارا ہ آدی اوتار لے کر اپنے بھگتوں کے کشٹ دُور کئے۔ آپ کا نام سمرن کرنے سے چنڈال بھی ترنت یگیہ کرنے کے یوگیہ ہو جاتا ہے۔ ہے بھگوان آپ کی مایا اپرمپار ہے اور کوئی اس کا بھید نہیں پا سکتا، آپنے مجھے اس سنساری مایا جال سے چھڑا کر موکش کا مارگ بتا دیا میں آپ کو وار مبار پرنام کرتی ہوں۔ میتر یہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی پرم پُرش کپل بھگوان اپنی ماتا کی استوتی سے دیالو ہو کر گمبھیر وانی سے کہنے لگے۔ ہے ماتا! میں نے جو گیان تمہیں دیا ہے یہ بہت اتم گیان ہے تم ہمیشہ اس کو اپنے ہردے میں رکھنا جس سے تمہاری مکتی ہو جائے گی تم اِس گیان پر چلو گی تو میرے سوروپ کو پراپت کر کے مجھ میں مِل جاؤ گی۔ اور آواگون سے چھوٹ جاؤ گی۔ ہے ماتا جو منوشیہ سنسار کے مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں تم یہ گیان ان کو بھی سِکھانا جس سے وے بھی مکتی پراپت کر اسکیں۔ اب تم اپنا شیش جیون میرا بھجن کرنے اور دوسروں کو میری بھگتی کرنے کی پریرنا دینے میں لگا دو اسی میں تمہارا کلیان ہو گا۔

اِس پرکار اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ اور بھگتی یوگ آدی کا گیان سِکھانے کے پشچات کہنے لگے کہ ہے ماتا! میں اپنا کرتو یہ پورا کر چکا ہوں، میں اب تپ کرنے جاتا ہوں یہ کہکر دے پُورودشا میں گنگا ساگر کی اور چلے گئے..... دیوہوتی اپنے پُتر کے بتائے ہوئے یوگ مارگ سے یوگ کو دھارن کر کے سرسوتی کے کنارے بندُو سرووَر پر رہنے لگی اور وہاں بھگوان کا سمرن کرنے لگی اور کچھ سمے پشچات یوگ ابھیاس دُوارا اپنے شریر کو تیاگ کر نارائن کے رُوپ

میں مِل گئی۔ جس استھان پر دیوہوتی کو یوگ پراپت سدّھی (مُکتی) ہوئی اس کو سدّھی پد کہتے ہیں، اور وہ اب بھی ورتمان ہے۔

کپل دیوجی پتا کے آشرم سے ماتا کی آگیا سے پُورو اُتر دشا کی اور چلے گئے وہاں سدھ۔ چارن۔ گندھرو مُنی اپسراگن اُنہوں نے بھگوان کپل دیو کی استوتی کی اور سمندر نے ان کی پُوجا اور استوتی کرکے رہنے کے لئے اُتم استھان دیا۔ کپل دیوجی اس استھان پر اُس سمے سے بیٹھے ہوتے ہیں اور سرشٹی کے انت تک وہیں بیٹھے ہوتے یوگ دھارن کرتے رہیں گے جس سے تینوں لوگوں میں شانتی بنی رہے۔ میتریہ جی ودُرجی سے کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! تم نے مجھ سے جو کپل دیو اور دیوہوتی کا پرم پوتر سموادپوچھا وہ میں نے تم کو بتایا سانکھیہ یوگ میں نے جو بتایا اس کا سار یہی ہے کہ منوشیہ کو چاہیئے کہ شریر کو ناش وان اور آتما کو امر سمجھے اور سنسار کے مایا موہ میں آسکتی نہیں رکھے۔ جو منوشیہ کپل دیو کے ان اُپدیشوں کو دھیان سے سُنتا ہے۔ اس کی بُدّھی گرو ڑدھوج بھگوان کے چرنوں میں لگنے سے اُس کی منو کامنائیں پُورن ہوتی ہیں اور انت میں وہ بیکنٹھ کو پراپت کرتا ہے۔

4 چوتھا اسکندھ ۴

پہلا ادھیائے

منوجی کی کنیاؤں کا ورنن واتری مُنی کا جنم

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! سوئم بھو منو کی پتنی شت روپا سے تین کنیائیں اُتپن ہوئیں۔ آکوتی۔ دیوہوتی۔ پرسوتی منو نے اپنی آکوتی کنیا کا وِواہ رُوچی نامک رِشی سے کردیا اور یہ شرط رکھی کہ اس کنیا سے جو پہلا پُتر ہوگا اُس کو میں لُوں گا۔ رُوچی رِشی نے اپنی پتنی کے گربھ سے ایک جوڑا ارتھات ایک پُتر اور کنیا اُتپن کیا۔ اس میں پُتر تو یگیہ رُوپ دھاری وشنو بھگوان تھے اس لئے اُن کا نام یگیہ ہوا اور کنیا لکشمی جی کے انش سے اُتپن ہوئی تھی اس کا نام دکشنا تھا۔ سوسوئم منو اپنی پُتری کے پُتر پرم تیجسوی یگیہ رُوپی پُرش کو اپنے گھر لے آیا اور دکشنا کنیا رُوچی رِشی کے پاس رہ گئی اس کنیا کے ساتھ یگیہ پتی یگیہ نام بھگوان نے وِواہ کیا جس سے یہ بارہ پُتر اُتپن ہوئے۔ توش۔ پرتوش۔ سنتوش۔ بھدر۔ شانتی۔ اِڈسپتی۔ اِدھم۔ کوی۔ وبھو۔ سوہن۔ سُدیو اور روچن۔ یہ سب سوئم بھو منتر میں توشت نام والے دیوتا ہوئے۔ مریچ آدی سپت رِشی ہوئے اور یگیہ بھگوان دیوتاؤں کے سُوامی اندر ہوئے۔ راجہ منو کے دوپرم پراکری پُتر پریورت اور اُتان پاد نامک ہوئے جن کے پوتوں اور پرپوتوں کے سمے میں ہی منونتر سماپت ہوگیا ہے بھائی وِدُرجی سوئم بھو منو نے اپنی جو کنیا کردم رِشی کو دی تھی اس کا حال تو تم نے ابھی سُنا

ہی ہے۔ منوجی نے پرسوتی نامک اپنی کنیا برہما کے پتر دکش پرجاپتی کو دی۔ اس پرسوتی کی سنتانوں میں سے ہی تینوں لوک بھر گئے، اور سنسار میں جو پرانی ہیں وے سب اُسی کا کُٹنبہ ہے، ہے وِدُرجی میں نے جو ابھی آپ کو کردم رشی کی نو کنیاؤں کے وِواہ کا حال بتایا تھا ان کی سنتانوں کا حال سُنئے! کردم کی پتری کلا جو مریچی کو بیاہی گئی تھی۔ اس سے کشیپ اور پورنیمان نامک دو پُتر اُتپن ہوئے پورن مان کے درج اور وشوگ نام کے پُتر اُتپن ہوئے اور دیو کلیا نام کی ایک کنیا۔ اس دیو کلیا نے بھگوان جی کے چرن دھوتے تھے سو اس کو بھگوان نے آکاش گنگا بنا دیا اور اتری رشی کو کردم پُتری انوسویا بیاہی گئی تھی انوسویا کے پیٹ سے برہما۔ وشنو اور مہیش ان تینوں دیوتاؤں کے انش سے چندرماں۔ دتاتریہ اور دُرواسا نامک تین پُتر اُتپن ہوئے۔ اب انگرا رشی کی سنتان کا ورنن سُنو! انگرا رشی کی شردھا نامک پتنی سے چار کنیائیں اور دو پُتر ایک نو ساکشات بھگوان اُتتھ جی اور دوسرے برہم گیانی گرو برہسپت جی۔ کردم رشی کی جو کنیا پلیتہ جی کو بیاہی گئی تھی۔ اس سے اگستیہ رشی کا جنم ہوا اور دوسرا پُتر وشروا تھا۔ ان وشروا جی کی اڑوڑا نامک پتنی سے مکشیوں کے سوامی لوک پال کوبیر جی اُتپن ہوئے۔ اور دوسری استری سے راون۔ کمبھ کرن اور وبھیشن نامک تین پُتر اُتپن ہوئے۔ پلہ رشی کو کردم رشی کی جو کنیا بیاہی گئی تھی، اس سے شیٹھ بریان اور شہنو نام کے تین پُتر اُتپن ہوئے۔ کرتو نامک کردم رشی کی کنیا کے گربھ سے والکھلیہ نام کے ساٹھ ہزار رشی پُتر اُتپن ہوئے وششٹھ رشی کی اورجا نامک پتنی سے سات برہم رشی چتر کیتو۔ سرجی۔ ورج مترا۔ الون۔ وسو بھردھیان۔ دھیومان اُتپن ہوئے اور اتھروں رشی کی پتنی کے گربھ سے دھرت۔ اشوشرا اور دگوھ نام کے پُتر ہوئے۔ بھرگو رشی کی پتنی کھیاتی سے دھاتا اور ودھاتا نامک دو پُتر اور ایک کنیا لکشمی اُتپن ہوئیں۔ ودھاتا نے اپنی آنتی او ونیتی نام کی دونوں کنیاؤں کا وِواہ دھاتا اور ودھاتا نامک پُتروں کے ساتھ کر دیا۔ دھاتا کی پتنی سے مرکنڈو نام کا پُتر ہوا اور مرکنڈو جی کے پُتر شری مارکنڈے جی اُتپن ہوئے اور ودھاتا کی استری سے پران نامک اُتپن ہوا۔ پران کے پُتر کا نام وید شرا تھا۔ شنکر اچاریہ بھی بھرگو جی کے پُتر تھے اور شنکر آچاریہ جی سے بھگوان اور اُوشنا نام کا پُتر ہوا۔ اِس پرکار منشوروں نے سرشٹی دُوارا لوک میں پرانیوں کی سنکھیا بڑھائی یہ کردم رشی جی کی کنیاؤں کا حال ہے جو اس کو سُنتا ہے اس کو بہت پُنیہ ملتا ہے

برہما جی کے پُتر دکش پرجاپتی نے راجہ سوئم بھو منو کی پرسوتی نامک کنیا سے وِواہ کیا جس سے سولہ کنیا اُتپن ہوئیں جن میں سے تیرہ کنیائیں تو انہوں نے دھرم کو بیاہ دیں۔ ایک اگنی کو ایک پتروں کو اور ایک شرشٹی کے سنگھارگ شوجی کو بیاہ دی۔ دھرم کی پتنیوں کے نام یہ ہیں، شردھا۔ میتری۔ دیا۔ شانتی۔ سرشٹی۔ کریا۔ پوشٹی۔ تشٹی۔ بُدھی میدھا۔ تنکشا۔ مورتی اور ہری۔ دھرم کی پتنی شردھا کے شبھ نامک پُتر اُتپن ہوا۔ میتری کا بیٹا پرساد تھا۔ دیا کا پُتر ابھے شانتی کا پُتر سکھ۔ سرشٹی کے مدنام کا پُتر تنکشا کے چھیم نام کا پُتر ہری کے پرشرے نام کا پُتر اور سمپورن گنوں کی کھان مُورتی کے پیٹ سے نر اور نارائن نام کے پُتر اُتپن ہوئے جن کے جنم کے سمے ساری سرشٹی میں منگلا چار ہونے لگے اور سورگ میں دُندبھی باجے بجنے لگے اور دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ بھگوان نر نارائن نے پربھاوی پرسے پاپیوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے نر کے انش سے کرو کل میں ارجن نام سے اور یدو کل میں شری کرشن جی کے نام سے بھگوان نے جنم لیا۔ اگنی کی پتنی سوایا سے پاوک۔ پومان اور شوچی یہ تین پُتر اُتپن ہوئے اور ان کے پندرہ پندرہ پُتر اُتپن ہوئے اس پرکار یہ ۴۵ پنچاگنی ہوئے اور اپنے

پتاؤں کو ملاکر ۴۹ اگنی ہوتے ہیں۔ اگنی شوات۔ یہی شد۔ سوپم اور آجیپ یہ پُترگن ہیں ان میں کوئی ساگنی ہے اور کوئی اناگنی ہیں۔ ان سب کی استری کیول ایک دکش پُتری سودھا تھی۔ ان پُتروں کی سودھا نامک پتنی سے یمنا اور دھارنی نامک دو کنیائیں ہوئیں۔ اِن دونوں نے کوئی وِواہ نہیں کیا۔ دکش کی ایک کنیا مہادیو کی استری ستی تھی۔

یہ کتھا سُن کر وِدُرجی کہنے لگے کہ ہے رِشی راج ابھی آپنے جو بتایا کہ اتری کی پتنی گربھ سے برہما۔ وشنو اور شنکر ان تینوں نے جنم لیا سو مجھے کرپا کر کے یہ بتایئے کہ اِن تینوں کے جنم لینے کی کیا آوشیکتا تھی؟ کس کارن اِنہوں نے جنم لیا؟ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی میں تم کو اس کا حال بھی بتاتا ہوں دھیان دے کر سُنو! برہما جی نے اتری مُنی کو آگیا دی تھی کہ تم سنسار کی جیون کو اُتپن کرنا سو اُترجی نے یہ سوچا کہ دھرماتما سنتانیں اسی سے اُتپن ہو سکتی ہیں جب ہم پہلے کچھ سمے تک بھگوان جی کا اسمرن کر کے اپنے شریر اور من کو نرمل کر لیں ایسا وِچار کر کے وے اپنی پتنی انوسویا کو ساتھ لے کر ون میں تپسیا کرنے چلے گئے اور وے کسی کا نام نہ لیتے تھے۔ کیوں "کرتا" کرتا" کا نام لے کر جپ کرتے تھے جب سو ورش بیت گئے تو برہما۔ وشنو اور شنکر جی تینوں دیوتا ان کے سامنے آئے اور اُن کو درشن دیئے۔ اُتری رِشی نے تینوں کو ڈنڈوت کی اور کہنے لگے کہ ہے بھگوان میں نے تو کیول ایک دیوتا کا جپ کیا تھا آپ تینوں نے مجھے درشن کس کارن سے دیئے؟ میں کس سے وردان مانگوں؟ یہ سُنکر برہما جی کہنے لگے کہ ہے رِشی راج جب تم تپ کرتے تھے تو کرتا کا نام لیا کرتے تھے ہم تینوں دیوتا کرتا ہیں۔ ہمارا تینوں کا ایک ایک کام اُتپن کرنا پالن کرنا اور ناش کرنا آپس میں بنٹا ہوا ہے ہم لوگ پار برہم پرمیشور کے آدھین ہیں اور انکی اِچھا سے ہی کام کرتے ہیں تمہاری جو اِچھا ہو ہم سے مانگ لو۔ اتری رِشی کہنے لگے کہ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ میری سنتان دھرماتما اور بھگوان کی بھگت ہو۔ تینوں دیوتاؤں نے کہا ایسا ہی ہوگا وے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اس کے پشچات اِن تینوں دیوتاؤں نے ان کے پُتر کے رُوپ میں جنم لیا۔

2 ادھیائے
دکش پرجاپتی کا مہادیو جی کو شاپ دینا ۲

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی اب میں آپ کو آگے کتھا سناتا ہوں۔ ستی سے وِواہ ہو جانے کے کچھ دنوں پشچات ایک دن بھگوان مہادیو جی بہت سے دیوتاؤں و رشیوں مُنیوں کے ساتھ برہما جی کی سبھا میں بھگوان کا دھیان لگائے آنکھیں موندے ہوئے بیٹھے تھے اسی سمے ستی کے پتا دکش پرجاپتی وہاں آتے دیکھ کر سبھا میں جتنے بھی مُنی بیٹھے سب نے اُٹھ کر سمان کیا پر نتو مہادیو جی بھگوان کے دھیان میں مگن تھے ان کو پتہ نہیں تھا کہ کون آیا ہے اس لئے وے اپنے استھان سے نہیں اُٹھے۔ یہ دیکھ کر دکش پرجاپتی کرودھ سے آگ بگولا ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں نے بڑی بھول کی جو اس جیسے پاکھنڈی سے اپنی کنیا کا وِواہ کر دیا، میں برہما جی کے کہنے سے اپنی لڑکی کا وِواہ اُس سے کر دیا پر نتو یہ اس یوگیہ نہیں تھا، وِواہ کر دینے سے دیوتاؤں میں اس کا سمان ادھک ہونے لگا جس کے کارن اس کو ابھیمان ہو گیا ہے اور میرا داماد ہو کر بھی مجھ کو پرنام نہیں کرتا ہے میری بیٹی اس لائق نہیں ہے یہ دن رات مرگھٹوں میں پڑا رہتا ہے اپنے شریر پر راکھ ملتا ہے اور بھوت پریتوں میں رہتا ہے اُس پر

دُرواسا کہہ کر اُنہوں نے شاپ دیا کہ آج سے کسی بھی یگیہ میں شنکر کا بھاگ نہیں رکھا جائے۔ مہادیو جی نے یہ شاپ سُنا اور کچھ اُتر نہیں دیا۔ بھگوان کا بھجن کرتے رہے۔ ایسا شاپ دے کر پرجاپتی اُلٹے لوٹنے لگے تو شوجی کے داس نندی گنوں نے سوچا کہ ہمارے سوامی مہادیو جی کو اس براہمن نے کسی اپرادھ سے ہی اتنا ڈنڈ دے دیا ہے اِس لئے ہم بھی براہمنوں کو شاپ دیں۔ یہ سوچ کر نندی گنوں نے سبھا میں کھڑے ہو کر شاپ دیا کہ ہے دکش پرجاپتی ہم تجھے اور ساری براہمن جاتی کو شاپ دیتے ہیں براہمن لوگ وید اور پُران پڑھیں گے پر نتو بڑھاپے میں اُن میں بتائی گئی باتوں کو بھول جائیں گے اور اپنی پوجا پاٹھ کا پھل منوشیوں کے ہاتھ روپئے لے کر بیچیں گے۔ وے دھرم اور ادھرم کا وچار نہیں رکھیں گے اور روپئے کے لالچ میں بنا پُرنام کئے ہوتے ہی منوشیوں کو آشیرواد دیں گے جب نندی گن کا یہ شاپ بھرگو رشی نے سُنا تو ان کو بڑا کرودھ آیا اور کہنے لگے کہ ہے نندی گنوں بھول کیوں ایک براہمن نے کی تھی تم کو چاہئے تھا کہ اسی کو شاپ دیتے پر نتو تم نے اہنکار کے وشی بھوت ہو کر ساری براہمن جاتی کو شاپ دے دیا یہ اچھا نہیں کیا، اِس لئے میں شنکر کے بھگتوں کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ ان کے سمست بھگت بھنگ بدر آدی مادک وستوئیں سیون کریں گے اور اپنے شریر پر راکھ ملا کریں گے اور سدیو دِر دِر رہیں گے۔ سادھوؤں کی طرح رہیں گے اور پوجا پاٹھ کا پھل اُن کو پراپت نہیں ہوگا۔ یہ سُن کر پرجاپتی اپنے نواس استھان کو چلے گئے۔ شوجی نے جب یہ سُنا کہ نندی گن اور بھرگو جی نے ایک دُوسرے کو شاپ دیئے ہیں تو ان کو بڑا دکھ ہوا اور وہاں جتنے بھی رشی و دیوتا بیٹھے تھے ان سب کو اس کا بڑا دکھ ہوا شوجی مہاراج بھگوان کی اچھا سمجھ کر اپنے استھان کو لوٹ آئے اور بھگوان جی کا بھجن کرنے لگے۔

دکش پرجاپتی جب اپنے گھر پہونچے تو اُنہوں نے سوچا کہ میں نے ہی یہ شاپ دیا تھا کہ یگیہ میں مہادیو کا بھاگ نہ نکالا جائے اِس لئے اس کا آرمبھ مجھے ہی کرنا چاہیئے۔ میں یگیہ کروں گا اس میں سمست دیوتاؤں و براہمنوں کو بلاؤں گا، اور اس میں مہادیو کا بھاگ نہیں نکالوں گا تو اس کا اپمان ہوگا اور سب لوگ جان جائیں گے کہ یگیہ میں اُن کا بھاگ نہیں نکالنا ہے۔

3 ادھیائے
دکش کا یگیہ کرنا اور دیوتاؤں آدی کا اُس میں جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! یہ وچار کرنے کے بعد دکش نے یگیہ کی تیاری کر دی اور سمست رشیوں۔ مُنیوں دیوتاؤں اور براہمنوں کو نمنترن بھیج دیا۔ ان کا نمنترن پاکر سب دیوتا۔ رشیشور۔ براہمن۔ گندھرو اور کنّر آدی اپنی استریوں کے ساتھ ومانوں پر چڑھ کر آکاش مارگ سے یگیہ میں سمیلت ہونے کے لئے جانے لگے۔ جب کیلاش پروت پر شوجی کے پاس بیٹھی ہوئی ستی جی نے آکاش پر ومانوں کی بھیڑ دیکھی تو شیو جی سے پُوچھنے لگیں ہے سوامی! آج آکاش پر اتنی بھیڑ بھاڑ کیوں ہے؟ یہ لوگ ومانوں پر کہاں جا رہے ہیں؟ مہادیو نے کہا کہ تمہارے پتا دکش پرجاپتی نے یگیہ آرمبھ کیا ہے سو ان کا نیوتا پا کر یہ لوگ یگیہ میں جا رہے ہیں۔ یہ بات سُنکر ستی کو بڑا دکھ ہوا اور من ہی من میں سوچنے لگیں کہ میرے پتا جی نے سمست دیوتاؤں۔ رشیوں آدی کو تو نمنترن بھیجا پر نتو میرے پتی اور مجھے نہیں بلایا ایسا کر کے انہوں نے ہمارا اپمان کیا ہے پر نتو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

ان کو کام ادھک ہونے کے کارن یاد نہیں رہا جس آدمی کے ہاتھ نمنتر بھیجا ہو وہ بھول گیا ہو۔ دکش میرے پتا ہیں ان کے گھر بنا بلائے جانے میں بھی کوئی اپمان کی بات نہیں ہے کیونکہ پتا کے گھر۔ گرو کے گھر اور اپنے متر کے گھر بنا بلائے چلے جانا برا نہیں ہے اس لئے مجھے جاکر وہاں کا آنند دیکھنا چاہیئے کیونکہ میرے پتا نے بڑا یگیہ کیا ہے وہاں خوب دھوم دھام ہو رہی ہوگی۔ دیوتاؤں ورشیوں کی استریاں بھانتی بھانتی کے کپڑے اور آبھوشن پہن کر آئی ہوں گی، اور میں نہیں جاؤں گی تو یہ اتسو پھر عمر بھر دیکھنے کو نہیں ملے گا۔ یہ سوچ کر ستی مہادیو جی کہنے لگیں کہ ہے سوامی! جب سے میرا اور آپ کا وواہ ہوا ہے تب سے میں اور آپ میرے پتا جی کے گھر اکٹھے نہیں گئے ہیں۔ یہ بڑا شبھ اوسر ہے اس میں چلنا چاہیئے۔ اور میرے پتا نے جو نمنتر نہیں بھیجا ہے سو اس کا کارن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یاد نہیں رہا ہوگا۔ وہاں پر میری سب بہنیں اپنے اپنے پتیوں کے سنگ آئی ہوں گی۔ سو میں ان سب سے مل لوں گا پتہ نہیں پھر کبھی اُن سے بھینٹ ہو یا نہیں۔ اگر ہم نہیں جائیں گے تو میری ماتا جی پتا جی، اور بہنوں سب کو دکھ ہوگا۔ یہ سُن کر شنکر جی کہنے لگے ہے ستی تمہیں یہ نہیں معلوم ہے کہ برہما جی کی سبھا میں تمہارے پتا نے میرا اپمان کیا تھا۔ اس دن سے وے مجھ سے شترو تا رکھ رہے ہیں، اسی لئے انہوں نے ہم کو نہیں بلایا۔ اگر وہ مجھ سے شترو تا نہیں رکھتے تو میں تم کو لے کر بنا بلائے ہی چلا جاتا۔ اب اگر میں وہاں جاؤں گا اور وے مجھ سے نہیں بولیں گے یا آدر نہیں کریں گے تو اور بھی بری بات ہوگی اس لئے ہے ستی میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ یہ سُنکر ستی کہنے لگی کہ ہے سوامی جب آپ نہیں جاتے تو مجھے جانے کی آگیا دیجئے۔ پتا جی میرا اپمان نہیں کریں گے کیونکہ میں اُن کی بیٹی ہوں اور نہ مجھے وہاں جانے میں لجا ہوتی ہے کیونکہ پتا کے گھر جانے میں پتری کو لجا نہیں ہوتی اور اگر میں نہیں جاؤں گی تو سب کو دکھ ہوگا۔ مہادیو جی کہنے لگے — کہ ہے ستی! یہ بات تم نشچے کر کے جانو کہ تمہارے پتا کو دھن اور راجیہ کا ابھیمان ہو گیا ہے وہ تمہارا اپمان اوشیہ کریں گے اس لئے تم میرا کہنا مانو اور وہاں مت جاؤ۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب کسی کو دکھ یا سکھ دینا ہوتا ہے تو بھگوان جی اس کی مت پلٹ دیتے ہیں سو شوجی کے بہت سمجھانے پر بھی ستی نے نہیں مانا اور جانے کے لئے ہٹ کرنے لگی۔ شوجی مہاراج انترجامی ہیں اس لئے سمجھ گئے کہ اب اس پر اوشیہ کوئی دکھ آنے والا ہے کیونکہ آج تک اُس نے سدا میرا کہنا مانا پر تو آج نہیں مان رہی ہے سو ایسا وچار کر اور ہری کی اِچھا بلوان سمجھ کر انہوں نے ستی سے کہا کہ ہے ستی! تم میرا کہنا مانتی ہو اس میں اوشیہ تمہیں دکھ ہوگا۔ اِس لئے تمہاری اِچھا پر میں چھوڑتا ہوں تم جانا چاہو تو چلی جاؤ۔

4 ادھیائے ۴

ستی کا اپنے پتا کے یہاں جانا اور یگیہ میں پران تیاگ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب ستی اپنے پتا کے یہاں کو چلنے لگیں تو شنکر جی نے ان کی رکشا کیلئے اپنے کئی گن اُن کے ساتھ کر دیئے۔ ستی بہت پرسن ہوئی اپنے پتا کے یہاں پہونچی تو اس کو دیکھ کر دکش پرجاپتی پرسن نہیں

ہوئے بلکہ اس کو دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ اور بات تک نہیں پوچھی۔ پتا کا یہ برتاؤ دیکھ کر ستی کے ہردیئے کو بڑا دکھ ہوا اور وہ سوچنے لگی کہ میں نے پتی کا کہنا نہیں مانا یہ بُرا کیا اُسی کے کارن میرا یہاں اپمان ہو رہا ہے۔ اب میں کوئی بہانہ بنا کر اپنے پتی کے پاس لوٹ جاؤں۔ ستی سے وہاں بیٹھی ہوئی کسی استری نے اور ان کی بہنوں نے پریم کے ساتھ بات چیت نہیں کی۔ جب یگیہ میں آہوتی دینے کا سمے آیا تو دکش کہنے لگے کہ ہم نے مہادیو کو شاپ دے دیا ہے۔ کہ کوئی یگیہ میں اس کا بھاگ نہ نکالے اِس لئے اس یگیہ میں اس کے نام کی آہوتی مت دو۔ جب ستی نے یہ دیکھا کہ اس کے پتی کا اتنا بھاری اپمان ہو رہا ہے تو اس سے اپنا کرودھ نہیں روکا گیا اور اپنے پتا سے کہنے لگی ہے پتا جی! آپ میرے پتی کا اپمان بنا کسی کارن کر رہے ہیں۔ آپ نہیں جانتے کہ ان کی کتنی مہما ہے۔ وے سمست دیوتاؤں میں سریشٹھ ہیں اور دیوتا لوگ اُن کی پوجا کرتے ہیں وے کسی کو دُکھ نہیں دیتے اور سنساری پرانیوں سے الگ کیلاش پروت میں پڑے رہتے ہیں۔ وے تینوں لوکوں میں شریشٹھ ہیں، اور آپ بھی ان کی برابری نہیں کر سکتے گیانی پُرش کو چاہیئے کہ لوگوں کے گن دیکھے اوگنوں کی طرف نہ جاتے۔ تم نے میرے پتی کا بہت اپمان کیا ہے جس کا مجھے بڑا دکھ ہے۔ اور اسی دکھ کے کارن میں اپنے پران تیاگ رہی ہوں ایسا کہہ کر ستی نے اپنی شکتی سے اگنی اپتن کر کے اس میں اپنا شریر بھسم کر دیا شوجی کے گنوں نے جب یہ دیکھا تو اپنے اپنے شستر نکال لئے اور یگیہ کو دھونس کرنا چاہا جب وہاں بیٹھے ہوئے رشی راج بھرگو جی نے یہ دیکھا تو اپنے یوگ بل سے یگیہ کی رکشا کے لئے اگنی پرش۔ ویتال اور ویر بھدر یہ تین ویر اُتپن کئے اور ان سے کہہ کر مہادیو جی کے گنوں کو باہر نکلوا دیا۔

5 ادھیائے ۵

نارد مُنی کا مہادیو جی کو ستی کا تن تیاگنے کا سماچار سُنانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! ستی کا تن تیاگنے کے بعد جب شوجی کے گنوں کو یگیہ استھل سے دھکے دیکر نکال دیا گیا۔ تو نارد منی بھی یہ حال دیکھ رہے تھے وے ترنت ہی کیلاش پروت پر پہونچے، اور شنکر جی سے کہا کہ ہے بھولے تم یہاں آنند سے بیٹھے ہوئے بھگوان کا بھجن کر رہے ہو تمہاری پتنی ستی نے اپنے پتا کے یہاں تمہارا اپمان دیکھ کر اپنا شریر تیاگ دیا اور بھرگو رشی نے اپنے منتر بل سے تمہارے گنوں کو بھی دھکے دے کر سبھا سے نکلوا دیا۔ یہ کہہ کر اور بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے نارد مُنی وہاں سے چلے گئے۔ ستی کے پران تیاگنے کی بات سُن کر بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے اپنی شکتی سے ویر بھدر نامک ایک مہابل شالی ویر کو اُتپن کیا اور اس سے کہا تو پکش کے یہاں جا اور دکش کا سر کاٹ کر اگنی کنڈ میں ڈال دے اور وہاں پر جتنے بھی دیوتا۔ براہمن و کتنے آدمی بیٹھے ہوں سب کو نکال کر یگیہ کو دھونس کر دے۔ شوجی کی آگیا پاکر ہمالہ کے سمان شریر والا پرم ویر ویر بھدر پلک جھپکتے ہی یکش کی یگیہ سبھا میں پہونچ گیا اور دکش کا شر کاٹ کر ہون میں ڈال دیا۔ بھرگو رشی کی داڑھی کے بال کھسوٹ ڈالے اور سبھا میں جتنے لوگ بیٹھے تھے سب کو مار پیٹ کر باہر پھینک دیا۔ شر کاٹنے سے بھی دکش کے پران نہیں نکل رہے تھے سو ویر بھدر نے گھونسوں سے مار مار کر اُن کی ہتیا کر دی۔ اس کے پشچات ویر بھدر نے شوجی کا سارا حال سنایا، تب شنکر بھگوان کا کرودھ شانت ہوا۔

6 ادھیائے ۶

رشیوں اور دیوتاؤں کا برہماجی کے پاس جانا اور یگیہ میں وِدھونس ہونے کا حال بتانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب ویر بھدر نے رشیوں اور دیوتاؤں آدی کو مار پیٹ کر اور اُنکے انگ بھنگ کر کے سبھا سے باہر پھینکدیا تو وے لوگ روتے چلاتے ہوئے برہماجی کے پاس پہنچے اور اپنے کشٹ کا حال بتایا۔ جب برہماجی نے اُن کی ساری کہانی سُن لی تو کہنے لگے کہ تم لوگوں نے یہ اچھا نہیں کیا کہ یگیہ میں بیٹھے رہے اور دکش کو شوجی کا اپمان کرنے سے نہیں روکا اور اُن کا بھاگ یگیہ میں نہ رکھوا کر اپنا بھاگ لیا۔ یہ تم لوگوں نے بڑے ادھرم کا کام کیا تھا جس کا دنڈ تم کو ملا ہے۔ مہادیوجی ساکشات بھگوان جی کے اوتار ہیں اور سب دیوتاؤں میں بڑے ہیں میں اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تم لوگوں کو چاہیئے کہ میرے ساتھ ان کے پاس چلو اور اپنی بھول کیلئے چھما مانگو۔ ایسا کہہ کر برہماجی سب کے ساتھ کیلاش پروت پر آئے کیلاش پروت ہمالیہ کا ہردے مانا جاتا ہے جس کے پاس ہی سروتم مان کا سرور نامک جھیل ہے۔ کیلاش پروت کے چاروں اور برف ہی برف رہتا ہے اور وہ استھان اتنا پوتر ہے کہ وہاں جاتے ہی سات جنم کے پاپ دُور ہو جاتے ہیں۔ جہاں پر مرتیو کی چھایا بھی نہیں پڑتی اور اس استھان کو دیکھنے کی اچھا دیوتا اور رشی لوگ کرتے ہیں پر تو بُرے کو ہی وہاں کے درشن پراپت ہوتے ہیں۔ جو منوشیہ مان سروور میں جاکر اشنان کرتا ہے اس کا شریر اور من دونوں نرمل ہو جاتے ہیں اور وہ آواگون سے مکت ہو جاتا ہے۔ جو منوشیہ کیلاش پروت کے چھیتر میں جاکر پران تیاگتے ہیں وے سیدھے بیکنٹھ کو جاتے ہیں اور وہاں پر جاکر جو اچھا منوشیہ کرے وہ پورن ہو جاتی ہے۔ اسی کیلاش پروت پر چار سو یوجن اونچا اور تین سو یوجن چوڑا ایک وِشال وٹ ورکش ہے جس کے نیچے مہادیوجی بیٹھے ہوئے بھگوان کا بھجن کر رہے تھے سو وہاں پر برہماجی پہونچ گئے۔ شوجی نے برہماجی کو پرنام کر کے بڑے آدر سے اپنے پاس بٹھایا اور جو دیوتا آدی برہماجی کے ساتھ تھے اُنہوں نے بھی شوجی کو نمسکار کیا اور بیٹھ گئے۔ مہادیوجی کو دکش کے اپمان کرنے کا دکھ نہیں تھا اور نہ سستی کے پران تیاگنے کا۔ کیونکہ وے سمجھتے تھے کہ یہ سارا کاریہ بھگوان کی اچھا سے ہو رہا ہے اس میں کسی کا دوش نہیں سو ایسا سمجھ کر وے بھگوان کا بھجن کرتے رہے۔ کچھ دیر پشچات برہماجی نے شنکر جی کا گن گان کر کے پرارتھنا کی کہ ہے مہادیو! آپ دیوتاؤں میں سب سے بڑے ہیں پر تو دکش کو یہ نہیں معلوم تھا سو اُنہوں نے اگیان وش آپ کا اپمان کیا جس کا دنڈ آپنے ان کو دے دیا۔ اب آپ دکش کا اپرادھ چھما کر دیجئے۔ کیونکہ ایک تو اس کو اپنے کئے کا دنڈ بھی مل چکا ہے دُوسرے یہ کہ اپمان کرنے سے سادھو جن بُرا نہیں مانتے اور نہ اپمان کرنے سے اُن کا کچھ بگڑتا ہے جس پر کار کوئی منوشیہ کرودھ میں سورج پر تھوکے تو سورج کا تو کچھ نہیں بگڑتا اس کا تھوک اسکے مُنہ پر ہی آکر گرتا ہے۔ آپکے سیوک ویر بھدر نے اس سبھا میں بیٹھے ہوئے دیوتاؤں اور رشیوں آدی کو بھی بہت کشٹ دیا۔ وے سب آپکے بھئے سے گھبرا رہے ہیں سو آپ ان کو دھیریہ دیجئے اور ایسا اُپائے کیجئے کہ اُن کے ٹوٹے ہوئے انگ پھر جُڑ جاویں، اور ہے مہادیوجی آپ دکش کو بھی جیوت کر کے اُن کا یگیہ سمپورن ہونے دیں اس میں آپ کی بڑی بڑائی ہوگی اور سنسار کے لوگ آپ کو دیالو جان کر ہمیشہ پُوجا کرتے رہیں گے۔ آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلئے اور ان دیوتاؤں رشی گنوں کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں اور بھگوان جی کو بھی بلا لیں گے۔ آپ کو یگیہ میں اپنا بھاگ یہ ملے گا۔ برہماجی کی یہ باتیں سُنکر

شوجی کہنے لگے کہ برہماجی! میں نے دکش پر اُس سمے بھی کرودھ نہیں کیا تھا جب اُنہوں نے آپ کی سبھا میں مجھے شاپ دیا تھا پر نتو ستی کے پران تیاگنے کا سماچار سُنکر مجھے کرودھ آگیا تھا جس کے کارن دکش کو پران گنوانے پڑے اور ان رشیوں و دیوتاؤں کو بھی کشٹ اٹھانا پڑا۔ مجھے اس کا بڑا دُکھ ہے۔ پر نتو جو کچھ ہوتا ہے پرتما کی اچھا سے ہوتا ہے' اب آپ مجھے جیسی آگیا دیں ویسا کروں

7 ادھیائے

بھگوان شنکرجی کا برہماجی آدی کے ساتھ دکش کی یگیہ شالا میں جاکر دکش کو جیوت کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! اُس کے پشچات برہماجی اور شنکرجی سب دیوتاؤں کے ساتھ دکش کی یگیہ شالا میں گئے اور وہاں پر جو گھائل ہوئے رشی و دیوتا پڑے تھے ان کو اپنی کرپا سے مہادیوجی نے ٹھیک کر دیا۔ بھرگو رشی کی داڑھی ویربھدر نے نوچ ڈالی تھی سو بکرے کی داڑھی لگا کر ان کی داڑھی بنادی۔ تب برہماجی کہنے لگے کہ ہے مہادیوجی دکش پرجاپتی کا مرت شریر جو یہاں پر ہے اس کو بھی اپنی کرپا سے جیوت کر دیجئے۔ یہ سُن کر مہادیوجی کہنے لگے کہ دکش کا شراگنی میں گر کر بھسم ہو گیا ہے وہ نیا نہیں بن سکتا یدی آپ آگیا دیں تو یگیہ کا جو بکرا یہاں بندھا ہے اس کا سر کاٹ کر دکش کے لگا کر جیوت کر سکتا ہوں۔ جب برہماجی نے حامی بھر دی تو مہادیوجی نے بکرے کا شر ان کے دھڑ پر لگا کر جیوت کر دیا۔ شوجی کی دیا سے یگیہ شالا پھر پہلے جیسی ہو گئی۔ دکش پرجاپتی جیوت ہوتے ہی مہادیوجی کو پرنام کر کے کہنے لگے کہ ہے مہاراج! مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو میں نے آپ کا اپمان کیا کیونکہ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ آپ اتنے شکتی شالی دیوتا ہیں۔ آپنے اپنی شکتی سے مجھے پھر جیوت کر کے میرا اپرادھ چھما کر دیا ہے ہے مہادیوجی آپ مہان ہیں، میں آپ کی استوتی اِس مکھ سے نہیں کر سکتا۔ یہ سُن کر مہادیوجی کہنے لگے کہ ہے پرجاپتی اب آپ پھر یگیہ آرمبھ کیجئے۔ شنکرجی کی آگیا سے دکش پھر یگیہ کرنے لگے تو برہما۔ وشنو شنکرجی تتھا انیہ مہرشیوں نے اس یگیہ کو شاستروں کی ودھی سے سمپورن کرایا۔ جب یگیہ سمپورن ہوا تو یگیہ کنڈ سے پاربرہم بھگوان نے چترنگی رُوپ دھارن کر کے گرڑ کی سواری پر بیٹھ کر سب کو درشن دیئے۔ بھگوان کی اُس مورتی کو دیکھ کر وہاں جتنے بھی لوگ بیٹھے تھے سب نے اُٹھ کر ساشٹانگ دنڈوت کی۔ دکش پرجاپتی ہاتھ جوڑ کر بھگوان کی استوتی کرنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! میں نے اپنے درُبھاگیہ کے وشی بھوت ہو کر شنکرجی کا اپمان کیا تھا جس کے کارن مجھے دنڈ ملا اور یگیہ بھی ودھونس ہو گیا پر نتو اب آپ کی کرپا سے میرا یگیہ سمپورن ہوا اب میرا جنم سپھل ہو گیا ہے — اور آپ کرپا کر کے ایسا وردان دیجئے کہ آگے چل کر کبھی بھی میں ایسی مُورکھتا نہ کروں اور سدیو آپ کے چرنوں میں پریت لگاتا رہوں اور کام کرودھ۔ اور لوبھ سے بچا رہوں۔ ہے بھگوان کرودھ منوشیہ اور دیوتا سب کا شترو ہے اُس کے کرنے سے منوشیہ کی مت بھرشٹ ہو جاتی ہے اور کرودھ کا پھل اچھا نہیں ہوتا اس کے پشچات وہاں بیٹھے ہوئے برہماجی۔ مہادیوجی۔ بھرگو رشی۔ گندھرو تتھا دیوتاؤں آدی نے بھی بھگوان کی استوتی کی۔ یگیہ پُرش بھگوان جی دکش سے کہنے لگے کہ ہے پرجاپتی تم نے شنکرجی کا اپمان کر کے بڑی بھول کی۔ برہما۔ وشنو، اور شنکرجی یہ تینوں ایک برابر ہیں۔ تینوں ہی میری آگیا سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ اگر تم اپنا کلیان چاہتے ہو تو ہمیشہ میرا بھجن کیا کرو۔ ایسا کہہ کر یگیہ پُرش انتردھیان ہو گئے اور سب دیوتا اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ دکش پرجاپتی شنکرجی کو بھگوان کا اوتار سمجھ کر پوجا کرنے لگے۔

۸ ادھیائے ۸

ستی کا ہمالیہ کے یہاں جنم لینا اور شنکر جی کے ساتھ وواہ ہونا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! اَب میں تم کو ستی کے دُوسرے جنم کی کتھا سُناتا ہوں۔ جس سمے ستی اپنے پتی کا کہنا نہ مان اپنے پتا کے یہاں یگیہ شالا میں گئیں اور وہاں ان کا اپمان ہوا تو ان کو بڑا دکھ ہوا اور پران تیاگتے سمے اُنہوں نے پرن کر لیا تھا کہ میں اگلے جنم میں پھر مہادیو کے ساتھ وواہ کروں گی اور ہمیشہ ان کا کہنا مانوں گی۔ کبھی اِن کی اچھا ورُدھ کام نہیں کروں گی سو اُنہوں نے پران تیاگ کر ہماچل پروت کے یہاں ان کی پتنی مُینا کے پیٹ سے پاروتی کے نام سے جنم لیا۔ جب کنیا بڑی ہو گئی اور وواہ کے یوگیہ ہوئی تو ہماچل نے اس سے پُوچھا کہ تو کس کے ساتھ وواہ کرنا چاہتی ہے تو پاروتی نے کہا کہ میں یوگی راج دیوتاؤں میں سرو سریشٹھ مہادیو جی کے ساتھ وِواہ کروں گی۔ کیونکہ ان کو اپنے پچھلے جنم کی ساری کتھا معلوم تھی۔ ہماچل کہنے لگے کہ پتری مہادیو جی تو ساکشات بھگوان کا اوتار ہیں.... وے تجھ سے وِواہ کیسے کریں گے۔ پاروتی نے کہا کہ ہے پتا جی! میں نے پرن کر لیا ہے کہ میں اُنہیں سے وِواہ کروں گی اور کسی سے نہیں۔ ایسا کہہ کر پاروتی جی کچھ دیر پشچات گھر سے نکل کر ون میں چلی گئیں، اور وہاں جا کر شنکر مہادیو جی کا نام لے کر تپ کرنے بیٹھ گئیں۔ بہت دن پیچھے ایک دن نارد جی سُودگ سے یاترا کرتے ہوئے مرتیو لوک کی اور آ رہے تھے کہ انہوں نے پاروتی جی کو تپ کرتے ہوئے دیکھ لیا سو وے ان کے پریم کی پریکشا لینے کے لئے وہاں آ کر کہنے لگے کہ ہے پُتری تم پروت راج ہماچل کی راج کنیا ہو یہاں کس لئے تپ کرنے بیٹھی ہو۔ پاروتی جی کہنے لگیں کی ہے رشی راج میں نے پرن کر لیا ہے کہ میں مہادیو جی سے وِواہ کروں گی، سو اِسی اچھا سے میں تپ کر رہی ہوں۔ یہ سُنکر نارد جی کہنے لگے کہ ہے پُتری تم بڑی ہی مُورکھ ہو۔ تم راجہ کی کنیا ہو کر ایک سادھو کے ساتھ وِواہ کرنا چاہتی ہو۔ دیکھو شوجی کے پاس پہننے کے کپڑے تک نہیں ہیں اس لئے مرگ چھال پہنتے ہیں۔ بھنگ دھتُورا آدی پیتے ہیں۔ مرگھٹوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ تم کسی دیوتا سے وِواہ کیوں نہیں کر لیتیں۔ یہ سنکر پاروتی جی کہنے لگیں کہ ہے رشی راج! میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ میں شوجی سے ہی وِواہ کروں گی اور کسی سے نہیں۔ میں شوجی کی ہی داسی ہوں جنم جنمانتر تک انہیں کی داسی رہوں گی۔ یہ دیکھ نارد جی کو بڑی پرسنتا ہوئی اور کہنے لگے کہ ہے پاروتی تمہاری کامنا پورن ہو گی۔ ایسا کہہ کر وے وہاں سے چل دیئے اور بھگوان شنکر کے پاس آ کر سارا حال کہا مہادیو جی نے سُنا کہ ستی نے پاروتی کے رُوپ میں دوسرا جنم لیا ہے اور اب پچھلی بھُولوں پر پچھتا کر تپ کر رہی ہے اور میرے ہی ساتھ وِواہ کرنا چاہتی ہے۔ اگر آپکی اِچھا ہو تو میرے ساتھ وِواہ کر دیں۔ یہ سُنکر ہماچل کہنے لگے کہ ہے مہاراج مہادیو جی! آپ تو سب دیوتاؤں میں بڑے ہیں اور آپ کی مہا سب دیوتا اور رشی گن گاتے رہتے ہیں۔ یہ میرے پچھلے جنموں کے پنیہ کا پھل ہے کہ میری کنیا آپ کے ساتھ وِواہی جاوے سو ہے مہادیو جی آپ میری کنیا کو گرہن کر لیجئے۔ ایسا کہہ کر ہماچل نے پاروتی کا وِواہ شوجی کے ساتھ کر دیا اور پاروتی جی پرسن ہوتی ہوئی اپنے پتی بھولے بابا کے ساتھ چلی گئیں۔

9 ادھیائے ۹

بھگت راج دھرو کا جنم لینا و تپ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! برہما کے پُتر سنکادک۔ نارد جی۔ وبھو ناتھ۔ آروُنی اور یتی اُنہوں نے برہمچاری ہونے کے کارن گرہست آشرم نہیں لیا اس لئے اُن سے دنش نہیں چلا۔ برہما جی کا ایک پُتر ادھرم بھی تھا اس کی مرشما نام والی استری سے دمبھ نامک پُتر اور مایا نام کی کنیا اُتپن ہوئی۔ اُن دونوں بھائی بہنوں کا آپس میں وِواہ کر کے نراتی (مرتیو) نے گود لے لیا کیونکہ اس کے کوئی سنتان نہ تھی۔ دمبھ کی پتنی سے لوبھ نام کا پُتر اور نکرتی نام کی کنیا اُتپن ہوئی اُن کا بھی آپس میں وِواہ ہو گیا۔ لوبھ کے کرودھ نام کا پُتر اور ہنسا نام کی کنیا اُتپن ہوئی۔ اِن دونوں کا بھی آپس میں وِواہ ہو گیا۔ ہنسا کے پیٹ سے کلی نام کا پُتر اور دُرکتی نام کی پُتری اُتپن ہوئی۔ کلی اور درکتی کا بھی آپس میں وِواہ ہو گیا جن سے بھئے نام کا پُتر اور مرتیو نام کی پُتری اُتپن ہوئی۔ اِن دونوں کی سنتانیں نرئے نام کا پُتر اور یاتنا نامک پُتری تھی۔ اس پرکار برہما کے ادھرم پتر سے اُتپن سنتانوں کا یہ ورنن ہے اب میں تم کو بتاؤں گا کہ برہما جی کے پنیہ بھاگ سے اُتپن ہوئے سوئم بھو منو کا دنش کس پرکار چلا۔

راجہ سوئم بھو منو کے دو پُتر تھے ایک کا نام تھا اُتّان پاد اور دُوسرے کا پریہ ورت۔ اُتّان پاد سوئم بھو منو کے مرنے پر گدی پر بیٹھا۔ اس کے سرو جی اور سونتی نام کی دو پتنیاں تھیں۔ بڑی رانی کے پُتر کا نام دھرو تھا اور چھوٹی رانی کے پُتر کا نام اتم تھا۔ راجہ اتّان پاد کی چھوٹی رانی بہت سُندر تھی۔ اِس لئے وے اس سے تتھا اس کے پُتر سے بہت پریم کرتے تھے اور بڑی رانی سے اور اس کے پُتر دھرو سے کم پریم تھا۔ ایک دن راجہ اُتان پاد چھوٹی رانی کے بھئے سے اُن کو گود میں نہیں اُٹھایا۔ تب چھوٹی رانی دھرو سے کہنے لگی کہ ہے بچے! تم راجہ کے پُتر تو اوشیہ ہو پر تو راجہ کی گودی میں چڑھ کر راج سنگھاسن پر بیٹھنے کے یوگیہ نہیں ہو۔ اگر تم نے پچھلے جنم میں بھگوان کا جپ تپ کیا ہوتا تو میری کوکھ سے جنم ملتا اور راج سنگھاسن پر بیٹھتے اگر تم راج سنگھاسن پر بیٹھنا چاہتے ہو تو جا کر کچھ ورشوں تک بھگوان کا بھجن کرو اور اُن سے پرارتھنا کرو کہ تمہیں میری کوکھ سے جنم ملے تب تم راجہ بن سکتے ہو ہے وِدُر جی! دھرو کی آیو اُس سمے پانچ ورش کی تھی۔ اس کو اپنی سوتیلی ماں کے یہ شبد وان کی طرح ہردے پر لگے اور وہ کرودھ کے کارن روتا ہوا اپنی ماں سُنیتی کے پاس پہونچا۔ پُتر کو اس طرح روتے دیکھ کر سُنیتی نے اس کو دوڑ کر اپنی گود میں اٹھا لیا اور پوچھنے لگی کہ ہے پُتر تجھ کو کس نے مارا ہے جو اتنا رو رہا ہے۔ تب دھرو نے ساری بات بتائی کہ کس پرکار سوتیلی ماں نے ان کا اپمان کیا تھا۔ یہ سن کر سُنیتی کہنے لگی کہ ہے پُتر! تیری موسی نے جو کچھ کہا ہے وہ ٹھیک ہی ہے کیونکہ اگر تو نے پچھلے جنم میں بھگوان کی بھگتی اور تپ کیا ہوتا تو تیرا جنم مجھ ابھاگی کے پیٹ سے نہ ہوتا۔ اگر تو راج سنگھاسن پر بیٹھنا چاہتا ہے تو بھگوان کا تپ کر۔ بھگوان کا بھجن کرنے سے منوشیہ کی ساری منوکامنائیں پُورن ہوتی ہیں میتریہ جی کہنے لگے کہ اِس پرکار اپنی ماتا کے وچنوں کو سُن کر دھرو کو دھیرج بندھا اور اُنہوں نے پرتگیا کر لی کہ اب میں بھگوان کا تپ کروں گا اور راج سنگھاسن پر بیٹھوں گا یہ نشچے کر کے وے محلوں سے نکل گئے اور جنگلوں کو چل دیئے۔ نارد منی نے جب

نادان بالک دھرو کو جنگلوں میں جاتا دیکھا تو سوچنے لگے کہ دیکھو یہ بچہ ابھی کتنی آیو کا ہے پر نتو چھتری پُتر ہے اس لئے اپنے مان اپمان کو کتنی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اپنی سوتیلی ماں کے طعنے مارنے پر گھر سے نکل پڑا۔ یہ وچار کر نارد جی سوچنے لگے اس کی پرکشا لینا چاہیئے کہ یہ اپنی پرتگیا کا پالن کرے گا یا نہیں۔ ایسا وچار کر وے دھرو کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے راج پُتر! تم ابھی بالک ہو۔ بچوں کو ماتا پتا بُرا بھلا کہتے ہیں اور مارتے پیٹتے بھی ہیں ان کو اس میں اپمان نہیں سمجھنا چاہیئے۔ تجھے تیری ماں نے کچھ کہہ دیا تو اتنا کرودھت ہو گیا کہ تپ کرنے چل دیا ایسا کرنا تجھ کو اُچت نہیں ہے، تو میرے ساتھ چل میں تجھے راج سنگھاسن دلوا دوں گا اور جو تو بھگوان کو ڈھونڈھنے جا رہا ہے تو یہ مت سمجھ کہ وے تجھے مِل جائیں گے کیونکہ رشی مُنی ہزاروں ورش تپسیا کرتے ہیں تب بھی اُن کے درشن نہیں ہوتے تو تو ابھی بچہ ہے کیا اُن کو پا سکے گا۔ وِن میں تجھے جانور مار کر کھا جائیں گے۔ اِس لئے تو اپنا ہٹھ چھوڑ دے اور میرے ساتھ لوٹ چل۔ میں نارد مُنی ہوں اور میری بات کوئی رشی مُنی یا دیوتا تک نہیں ٹالتے۔ تیرے پتا میرے کہنے سے تجھ کو راج گدی دیدیں گے۔ اور تو سکھ بھوگے گا۔ یہ سن کر دھرو کہنے لگا کہ ہے نارد مُنی میں نے بھی اپنی ماتا سے سُنا ہے کہ آپ رشیوں میں پرم شریشٹھ ہیں۔ میں آپ کا کہنا مان لیتا پر نتو میں چھتریہ پُتر ہوں اور میرے ونش میں سدیو سے یہ پرمپرا چلی گئی ہے کہ چاہے پران چلے جائیں پر نتو وچن پر تھا نہ ہو۔ سو ہے مُنی ناتھ میں نے جو پرتگیا کر لی ہے اس سے میں پھر نہیں سکتا۔ میں بھگوان جی کے درشن کئے بنا گھر نہیں لوٹ کر جاؤں گا۔ آپ اگر میرا بھلا چاہتے ہیں تو مجھے ایسا مارگ بتائیے جس سے بھگوان مجھ سے پرسن ہو کر اپنے درشن دیں۔ جب نارد جی نے دیکھا کہ یہ بچہ واستو میں بھگوان کا سچا پریمی ہے اور اپنی پرتگیا نہیں توڑ سکتا تو وے بہت پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ راج پُتر! تیری یہ السیم بھگتی دیکھ کر میرے ہردیئے کو بڑی پرسنتا ہوئی ہے۔ میں تجھے بھگوان جی کے درشن کرنے کی سرل ودھی بتاتا ہوں۔ یمنا جی کے کنارے متھرا نام کا ایک پرم پوتر تیرتھ ہے وہاں جا۔ اس جگہ ترلوکی ناتھ آنند کند شری کرشن چندر جی مہاراج ہر سمے وِراج مان رہتے ہیں۔ وہاں جا کر چیلا سن کشوتر ودھی سے درڑھ آسن جما کر تم بھجن کرو۔ وہاں پرتی دن یمنا جی میں اشنان کرنے سے تمہارا شریر اور ہردے دونوں نرمل ہو جائیں گے۔ اس کے پشچات تم نتیہ سویرے اُٹھ کر اوم نمو بھگوتے واسدیوائے اس منتر کا جپ کرنا اور اس چترِ بھج دھاری گلے وِیجنتی مالا دھارن کئے ہوئے۔ سر پر سونے کا مکٹ پہنے ہوئے۔ گرڈر کی سواری پر بیٹھے ہوئے مند مند مُسکاتے ہوئے بھگوان کی مُورتی کا دھیان ہردے میں رکھنا۔ اِس پرکار بھگوان کا نام لینے سے وے تجھ کو درشن دیں گے۔ نارد جی کے یہ اُپدیش سُنکر دھرو بھگت کہنے لگا کہ ہے مُنی شریشٹھ آپ نے بڑی کرپا مجھ بالک پر کی ہے جو اس کو پانے کا سیدھا اور سچا راستہ بتا دیا ہے نہیں تو میں جانے کہاں کہاں بھگوان کو ڈھونڈتا پھرتا۔ ایسا کہہ کر دھرو بالک نارد جی کو پرنام کر کے تیرتھ راج متھرا کی اور چل دیا اور نارد جی اُس کے پتا اتان پاد کے پاس گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے دیکھا کہ راجہ اتان پاد اور ان کی رانی دونوں پُتر کے شوک میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہماری مت ماری گئی تھی جو چھوٹے سے بالک کو بھگوان کا بھجن کرنے کا اُپدیش دیا اور وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا، پتہ نہیں جنگل میں کہاں بھٹک رہا ہوگا۔ اتان پاد نے چھوٹی رانی سے بات کرنا بھی بند کر دی تھی، اور اس سے کہتے تھے کہ تیرے کارن ہی میرا پُتر گھر سے نکلا ہے تو بہت ہی دُشٹا استری ہے۔ جب نارد جی وہاں پہونچے تو راجہ اور رانی دونوں نے اُٹھ کر اُن کو پرنام کیا۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجہ تم ہمیں بڑے شوک میں دکھائی دیتے ہو اس کا کیا کارن ہے ہمیں بتاؤ۔ راجہ اتان پاد کہنے لگے کہ ہے مُنی شریشٹھ

میں کیا بتاؤں کہتے ہوئے بھی لجا آتی ہے۔ میری چھوٹی رانی نے دھرو سے ایسی کٹھور بات کہہ دی کہ اس نے کرودھ میں آکر گھر چھوڑ دیا اور بن میں چلا گیا۔ یہ کہہ راجہ رونے لگے اور کہنے لگے ہے بھگوان مجھ سے بڑا پاپ ہوا۔ میرا اگیان بچہ میری بھول کے کارن نہ جانے کہاں مارا مارا پھر رہا ہوگا۔ کیسے کشٹ پا رہا ہوگا۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن تم رونا بند کر دو۔ میں جنگل میں تھوڑی دیر ہوئی تمہارے پُتر سے مل کر آرہا ہوں۔ وہ بھگوان کا سچا بھگت ہے اور انہیں کا اسمرن کرنے گیا ہے۔ میں نے اُسے بہت سمجھایا کہ تو گھر لوٹ چل، پر نتو وہ نہ مانا۔ اب وہ میرے کہنے سے متھرا جی میں بھگوان کا بھجن کرنے گیا ہے۔ اب تم اس کی چنتا بالکل مت کرو کیونکہ اب بھگوان اس کے رکھوالے ہو گئے ہیں، اور اب اُسے کسی پرکار کا دُکھ نہیں مل سکتا۔ دھرو کو بھگوان جی درشن دیں گے، اور جب تک سرشٹی پر پرانی جیوت ہیں، اِس کا نام امر رہے گا۔ ایسا کہہ کر نارد جی ہری کا نام لے کر وینا بجاتے ہوئے چلے گئے۔ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! نارد جی سے مِل کر دھرو بالک متھرا جی میں یمنا کے کنارے بیٹھ کر تپ کرنے لگا پہلے اُس نے بھوجن کم کیا پھر بھوجن چھوڑ کر پیڑ کی پتیوں کا بھوجن کرنے لگا پھر وہ بھی چھوڑ کر وایو کھا کر تپ کرتا رہا پھر اُس نے ایک پیر پر کھڑے ہو کر بھگوان کا تپ کرنا آرمبھ کر دیا۔ پھر اس نے بھگوان کا رُوپ اپنے ہردے میں دھارن کر کے سواس (سانس) بھری اور روک لی سو تینوں لوکوں میں پون چلنا بند ہو گئی۔ پون رُک جانے سے پرانیوں کے دم گھٹنے لگے تو برہما جی بھگوان جی کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! تینوں لوکوں میں ہوا بند ہو گئی ہے سو اس کا کیا کارن ہے کرپا کر کے جلدی سے پون چلائیے۔ بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے برہما میرا ایک ایسا بھگت اتپن ہوا ہے جس نے پون کو اپنے اندر بھر لیا ہے۔ جس سے پون چلنا رُک گئی ہے میں ابھی جا کر اس کو درشن دوں گا اور پون کو مکت کروں گا۔

10 ادھیائے ۱۰

بھگوان کا دُھرو کو درشن دینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! بھگوان نے برہما جی سے ایسا کہہ کر تُرنت وہی چتر بھج رُوپ دھارن کر لیا جو دھرو نے اپنے ہردے میں دھارن کیا تھا اور اس کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔ دھرو بھگت نے جب آنکھیں کھولیں اور بھگوان کو اپنے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا تو دنڈوت کر کے ان کی پوری کرما کی، اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ہے ترلوکی ناتھ آپنے بڑی کرپا کی ہے جو مجھے درشن دیئے ہیں۔ رشی مُنی ہزاروں ورش تپ کر کے بھی آپ کے درشن نہیں پا سکتے ہیں، پر نتو آپنے میرے اُوپر بڑی کرپا کی ہے جو تھوڑی سی بھگتی کرنے سے ہی درشن دیدیئے۔ میں آپ کی استوتی کس منہ سے کروں، کیونکہ میں تو منوشیہ ہوں، دیوتاؤں میں سریشٹھ برہما جی بھی آپ کا گُن گان نہیں کر سکتے۔ آپ ہی نے تینوں لوکوں کو اور سمست پرانیوں کو اُتپن کیا ہے، ہے بھگوان سنساری منوشیہ مایا جال میں پھنسے رہتے ہیں اور آپ کے درشن بھی نہیں پاتے پر نتو یہ آپ کی ہی مایا تھی کہ میری ماتا نے مجھے طعنہ دیا جس کے کارن میں آپ کا بھجن کرنے نکل پڑا اور آپ کے درشن پائے۔ اِس پرکار بھگت راج دُھرو کی استوتی کرنے پر بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے بھگت میں تجھ سے بہت پرسن ہُوا ہوں تو جو چاہے وردان مجھ سے مانگ لے۔ بھگوان جی کے یہ وچن سُن کر دھرو کہنے لگا کہ ہے بھگوان!

جس نے آپ کے درشن کرلئے اسے کسی دستو کی نہ تو اچھا رہتی ہے اور نہ آوشیکتا سو مجھے اب کچھ بھی نہیں مانگنا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسا وردان دیں کہ میں آپکو کبھی نہ بھول سکوں اور آپکے چرنوں میں پریت سدا بنی رہے۔ یہ سُن کر نارائن جی کہنے لگے کہ تیری یہ اچھا پورن ہوگی اور تو نے راج سنگھاسن پراپت کرنے کے لئے میرا بھجن کیا تھا سو تجھے راج سنگھاسن مل جائے گا۔ تیری سوتیلی ماتا جس نے تجھے طعنہ مارا تھا وہ اور تیرا بھائی دونوں تیری سیوا کریں گے اور تو اپنی اُسی سوتیلی ماں کے سامنے پچیس ہزار ورش تک راجیہ کرے گا۔ تیرے بھائی اُتم کی مرتیو ایک یکش کے ہاتھوں ہوگی، اور اسی کے ویوگ میں تیری سوتیلی ماں بھی مر جائے گی۔ میں شریر تیاگنے کے پشچات تیرے نام سے ایک الگ دھرو لوک بناؤں گا، جو سب لوکوں سے اُتم ہوگا اور جب تک سرشٹی بنی ہوئی ہے تُو وہاں رہے گا اور جب مہاپرلئے ہو جائیگی تو تجھے مکتی مل جائیگی۔ سنسار میں جب تک منوشیہ جاتی جیوت ہے تیرا نام امر رہے گا۔ بھگوان یہ وردان دھرو کو دیکر بیکنٹھ کو چلے گئے۔ پون چلنے لگی اور جیو جنتو پرسن ہو گئے۔

بھگوان کا وردان پاکر دھرو اپنے گھر کی اور چل دیئے۔ جب نارد جی نے یہ دیکھا کہ دھرو راج اپنے گھر کو جا رہے ہیں تو وے اُن کے پتا کے پاس پہونچے اور اُن سے کہا کہ تمہارا پُتر بھگوان کے درشن پراپت کر کے اب راجدھانی میں آرہا ہے۔ نارد جی کے یہ وچن سنکر راجہ اتان پاد کو بڑی پرسنتا ہوئی اور اُنہوں نے سمت نگر واسیوں سے کہلوایا کہ آج ہمارا پُتر آرہا ہے۔ نگر واسیوں نے یہ سماچار سنکر اپنے گھروں کو اچھی طرح سجایا۔ مارگ پر پانی چھڑک دیا اور دونوں اور گلاب کے پھول لگا کر پورے مارگ کو سجا دیا۔ استریاں سونے کے تھالوں میں دیپک جلا کر آرتی کرنے کو گھروں کے دواروں پر آکر بیٹھ گئیں۔ راجہ اتان پاد اپنے پُتر اتم کو ساتھ لے کر سونے کے سنگھاسن پر ہاتھی کے اوپر بیٹھ کر اپنے پُتر کو لانے کے لئے نگر کے باہر آگئے۔ جس سمے دھرو بھگت وہاں آئے تو آکاش سے دیوتاؤں نے پھولوں کی ورشا کی اور چاروں اور باجے بجنے لگے اور شنکھ دھونی ہونے لگی۔ دھرو جی مرگ چھالا دھارن کئے ہوئے تن پر بھبھوت ملے ہوئے تھے اور ان کی جٹائیں لمبی ہو گئی تھیں، راجہ نے پُتر کو دیکھتے ہی اُٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ ہے وِدُر جی اس سمے کا کیا ورن کروں، راجہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور چھوٹی رانی کی ہچکی بندھ گئی تھی اور وہ بار بار دھرو کو چوم رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ہے بیٹے میرا اپرادھ چھما کر۔ میں نے تجھے بڑا کشٹ دیا۔ دھرو جی کہنے لگے ہے ماتا! اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں ہے بھگوان کو ایسا ہی کرنا تھا۔ اور یہ تو تمہارا طعنہ نہیں تھا بلکہ میرے لئے وردان سدھ ہوا کہ مجھے بھگوان جی کے درشن ہو گئے۔ دھرو کی ماں رانی سنیتی نے بھی دھرو کو بہت پیار کیا اور پانچوں ہاتھی پر بیٹھ کر محلوں کی اور چلے۔ راستے میں استریوں نے ان کی آرتی اُتاری اور راجہ غریبوں اور براہمنوں کو دِرو دیتے ہوئے محلوں میں آگئے۔ راجہ نے دھرو کو اچھے اچھے دستر پہنائے اور پریم پورک سنگھاسن پر اپنے پاس بٹھانے لگے۔

جب دھرو سیانے ہو گئے تو راجہ نے اُن کو راج گدی پر بٹھایا اور راج پاٹ انکو سونپ کر بھگوان کا بھجن کرنے ون میں چلے گئے۔ دھرو نے اپنے بھائی اُتم کو مکھیہ منتری بنایا اور اُتم اُن کی آگیا انوسار راج کا کاریہ کرتے تھے، ہے وِدُر جی دھرو یہ سمجھتے تھے کہ یہ راج پاٹ بھگوان کی دھرو ہر ہے اور ساری پرجا بھگوان کی سنتان ہے سو وے اس بات کا دھیان رکھتے تھے کہ پرجا کو کسی پرکار کا کشٹ نہیں ہونے پاوے۔ ان کے راجیہ میں کوئی منوشیہ ادھرم نہیں کرتا تھا اور شیر و بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ اُن کا راجیہ ساتوں دویپوں میں پھیلا ہوا تھا۔ ایک دن اُن کا بھائی اُتم شکار کھیلنے گیا۔ اُسے وہاں ایک بہت ہی سُندر

مرگ دکھائی دیا جس کے پیچھے دوڑتا ہوا وہ کبیر دیوتا کے راجیہ میں اُس جگہ پہونچ گیا جہاں وے راجیہ کرتے تھے۔ کبیر کے سیوک کہنے لگے کہ تم منوشیہ ہو ہمارے راجیہ میں کیوں آ گئے یہاں سے چلے جاؤ۔ اِس بات پر اُتم کو بہت کرودھ آیا اور وے یکش کو گالیاں دینے لگے سو ایک بلوان یکش نے ان کی ہتیا کر دی۔ جب اُتم کے ساتھ گئے ہوئے سپاہیوں نے یہ حال راج دھروجی سے کہا تو دھرو نے اپنی سمست سینا کو تیاری کی آگیا دے دی اور یکشوں سے بدلا لینے کو چل پڑے۔ اُتم کی ماتا کو اپنے پُتر کی ہتیا کا سماچار سُن کر اتنا دکھ ہوا کہ وہ ترنت ہی اس کی لاش ڈھونڈنے کیلئے ون میں چلی گئی۔ جیسے ہی وُہ ون میں گئی وہاں بہت زور کی آگ لگ گئی اور وہیں جل کر مر گئی۔ اُدھر راجہ دُھرو نے اپنی سینا کو لے کر یکشوں کے راجہ پر آکرمن کر دیا اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے یکش لوگ بھاری سینا لے کر آئے ہے وُدرجی دُھرو اتنے بلوان تھے کہ اپنی ساری سینا کو چھوڑ کر اپنا رتھ آگے ہنکوا کر یکشوں کے سامنے جا کر اکیلے یُدّھ کرنے لگے۔ یکشوں نے بڑی ویرتا سے اُن پر آکرمن کیا اور بہتیرے شستر استر چلائے پر نتو دھرو پر کسی کا بھی پربھاؤ نہیں پڑتا تھا، اور جس سمے دھرو اپنے وان چلاتے تھے تو سینکڑوں یکش مر جاتے تھے اور پچاسوں گھائل ہو جاتے تھے۔ اس پرکار یکشوں کی بہت بڑی سینا کٹ گئی اور جو باقی بچ رہے تھے وے بھاگ کر اپنے راجہ کبیر کے پاس پہونچے اور سارا سماچار کہا۔ کبیر کو یہ سُنکر بڑا کرودھ آیا اور وے بھی رن بھومی میں یدھ کرنے آ گئے۔ اُنہوں نے دُھرو پر بہت سے تیر چلائے پر نتو دھرو اپنے تیروں سے ان کے تیروں کے ٹکڑے کر دیا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر کبیر کو بڑا آشچریہ ہوا اور من میں سوچنے لگے کہ یہ کیسا بل شالی یودھا ہے جس پر میرے تیر کام نہیں کرتے۔ یہ وچار کر وے دھرو سے کہنے لگے کہ تم بڑی اچھی وان ودیا جانتے ہو، مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس گرو نے یہ وِدیا سکھائی ہے؟ دھرو کہنے لگے کہ میرے گرو تو لوکی ناتھ نارائن جی ہیں، جنہوں نے مجھے اور تم کو دونوں کو اُتپن کیا ہے اور ساری سرشٹی اُتپن کی ہے۔ یہ سن کر کبیر جی نے دھرو کو مارنے کیلئے نارائن استر نکالا اور کہا کہ اس سے ہی تو مارا جائے گا۔ یہ دیکھ کر دھرو جی نے بھی وہی نارائن استر اُٹھا لیا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وُدرجی جس سمے دونوں اور سے نارائن استر نکل آئے تو پرتھوی ڈر کے مارے کانپ اُٹھی۔ دیوتاؤں کے سنگھاسن ہل اٹھے اور برہما جی کی سمادھی بھنگ ہو گئی۔ جب برہما جی نے دیکھا کہ دونوں اور سے نارائن استر اٹھا لئے گئے ہیں اور اگر دونوں نے چلا دیئے تو سنسار پر رہنے والے سارے پرانی چھن بھر میں ہی جل کر راکھ ہو جائیں گے، اور دونوں کو وردان ہے کہ ان کو کوئی نہیں مار سکتا سو اُن میں سے کوئی بھی نہیں مریگا ایسا وچار کر وے ترنت ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور دھرو کے پتامہ (دادا) سوئم بھو منو اور رشی راج نارد جی سے کہنے لگے کہ آپ دونوں جا کر یہ انرتھ ہونے سے روکئے اور ان دونوں میں میل کرا دیجئے۔ برہما جی کی آگیا سُن کر دونوں ترنت ہی رن بھومی میں دُھرو کے پاس آ گئے۔

11 ادھیائے 11

دھرو اور کبیر جی میں ملاپ ہونا اور دھروجی کا راجگدّی تیاگ کر تپ کرنے چلے جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وُدرجی! جب بھگت راج دُھرو نے دیکھا کہ اسکے دادا آئے ہیں تو وے ترنت ہی رتھ پر سے نیچے

اُتر پڑے اور راجہ منو اور نارد جی کو پرنام کیا۔ منو جی کہنے لگے ہے دیوتش! تم بھگوان کے بڑے بھگت ہو اور گیانی بھی ہو۔ گیانی منوشیہ کو کبھی کرودھ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ کرودھ کرنے سے منوشیہ کی مت پھر شٹ ہو جاتی ہے اور وہ کرودھ میں آکر ادھرم کر بیٹھتا ہے، ہے دھرو سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے۔ تمہارے بھائی اتم کی مرتیو یکش کے ہاتھوں بھگوان کی اچھا سے ہوئی پر نتو تم نے کرودھ کے وشی بھوت ہو کر ایک یکش کے بدلے لاکھوں یکشوں کو مار ڈالا ایسا کر کے تم نے بڑا ادھرم کیا۔ تم کو ایسا کرنا اُچت نہیں تھا۔ یہ تم نے انیائے کیا۔ ہے دھرو! یہ ہماری سرشٹی اور جیو بھگوان کے آدین کے ہوتے ہیں تم اُن کو مار کر کیوں اپرادھ اپنے اوپر لیتے ہو۔ یہ سُن کر دھرو کو بڑا دکھ ہوا اور انہوں نے اُسی سمے نارائن استر کو نیچے رکھ دیا۔ نارد جی نے کبیر دیوتا کو سمجھایا کہ دیکھو دھرو جی نے یُدھ بند کر دیا ہے، اب تم بھی یُدھ بند کر دو۔ نارد جی کے کہنے سے کبیر نے بھی یُدھ بند کر دیا۔ پھر نارد جی کہنے لگے کہ راجن! تمہارے سیوکوں نے بنا اپرادھ کے دھرو کے بھائی اتم کی ہتیا کر دی تھی۔ اِس لئے تم کو چاہیئے کہ تم ان سے جا کر چھما مانگو، کیونکہ بھگوان کا اُپدیش ہے کہ جب تم سے کوئی بھول ہو جائے ترنت چھما مانگ لینی چاہیئے اسی پرکار یدی منوشیہ سے اپرادھ ہو جائے تو ترنت ہی بھگوان کی بنتی کر کے اپنے اپرادھ پر شدھ ہردے سے دکھ پرگٹ کرے اور چھما مانگ لے۔ یہ بات سنکر کبیر جی دھرو سے کہنے لگے کہ ہے کبیر جی! جو کچھ ہوتا ہے بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے۔ میرے بھائی کی مرتیو بھی تمہارے سیوکوں کے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اس میں اُن کا یا تمہارا کوئی دوش نہیں ہے آپ دیوتا ہیں اِس لئے مجھے ایسا ورادان دیجئے کہ مجھے کبھی کرودھ نہ آئے کیونکہ اس کرودھ کے کارن ہی اتنا انرتھ ہوا ہے۔ یہ سنکر کبیر جی نے دھرو کو ورادان اور دونوں گلے مِل کر اپنے اپنے کئے کی معافی مانگنے لگے۔ جب دونوں میں میل ہو گیا تو سب دیوتا و نارد جی آدی اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور دھرو بھی اپنی راجدھانی میں لوٹ آئے۔

دھرو جب لوٹ کر آگئے تو اُن کے پُروے بہت ہی دُکھی تھا۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے یُدھ میں مارے گئے اور خون میں سنے تڑپتے ہوئے لاکھوں یکشوں کا چتر گھوم رہا تھا۔ وے سوچنے لگے کہ یہ راج سنگھاسن منوشیہ کو اہنکاری اور کرودھی بنا دیتا ہے اور اس کے کارن بھائی بھائی کی ہتیا کر ڈالتا ہے اور پتا اپنے پُتر کو مار ڈالتا ہے اور یہ راج پاٹ سگے سمبندھی اور سنسار یہ سب دھوکا ہے منوشیہ ان میں پھنسا رہ کر بھگوان کو بھول جاتا ہے اس لئے ان سب کو تیاگ کر بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے۔ یہ وچار کر کے دھرو جی نے اپنے پُتر اُتکل کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا اور اپنی استری کو ساتھ لے کر اُترا کھنڈ میں جا کر بھگوان کا تپ کرنے لگے۔

12 ادھیائے ۱۲

دھرو کا پران تیاگنا اور دھرو لوک کو جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! جب دُھرو راج اپنی پتنی کے ساتھ بہت دِنوں تک تپ کرتے رہے اور اُن کا انت سمے آپہونچا تو نارائن جی کی آگیا سے ایک بہت سُندر وِمان وہاں آیا، اور بھگوان جی کے گن کہنے لگے کہ ہے بھگت راج دھرو

بھگوان نے یہ وِمان تمہیں لانے کو بھیجا ہے آپ اس پر بیٹھ کر چلئے۔ یہ بات سُن کر دُھرو راج ہردے میں وچار کرنے لگے کہ میری چھوٹی ماتا نے مجھے اپ شبد کہے تھے اور گھر سے نکالا تھا۔ جس کے کارن وہ نرک بھوگ رہی ہے۔ پرنتو اُس نے اپنے آپ کچھ نہیں کیا یہ تو بھگوان کی اِچھا تھی اِس لئے مجھے اکیلا وہاں نہ جانا چاہیئے اپنی ماتا کو ساتھ لے کر چلنا چاہیئے۔ ایسا وچار کروے بھگوان جی کے گنوں سے کہنے لگے کہ ہے گنوں میری ماتا کے طعنہ مارنے کے کارن ہی میرے ہردے میں بھگوان کی پریت اُتپن ہوئی اور آج مجھے یہ پدوی ملی ہے پرنتو ماتا نرک میں ہے سو میں اکیلا وہاں نہیں جاؤں گا۔ یہ سُنکر گن کہنے لگے کہ ہے بھگت راج! بھگوان جی نے آپ کی دونوں ماتاؤں کو آپ سے پہلے ہی بیکنٹھ میں بُلا لیا ہے۔ اب تم اس میں بیٹھ کر چلو۔ یہ سُنکر دُھرو راج اپنی پتنی کے ساتھ وِمان میں بیٹھ گئے۔ جس سمے دُھرو جی کا وِمان دھرو لوک کو جا رہا تھا تو نارد جی نے دیکھ لیا۔ اِس سمے نارد جی یگیہ کرا رہے تھے۔ جب یگیہ سے نِورت ہوئے تو دھرو لوک میں جاکر دُھرو سے کہنے لگے کہ ہے وتس! تمہاری اِچھا پُورن ہو گئی۔ دُھرو جی کہنے لگے کہ ہے رِشی راج! مجھے یہ پدوی آپ کی دیا اور کرپا سے ملی ہے آپنے ہی مجھے بھگوان کا بھجن کرنے کا سیدھا سچّا راستہ بتایا تھا جس کے کارن مجھے بھگوان جی کے درشن کرنے کو ملے۔ نارد جی یہ سُنکر اچھا تم یہاں خوشی سے رہو۔ ایسا آشیرواد دے کر نارد جی اپنے لوک کو چلے گئے۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! دُھرو کے اُتراکھنڈ میں چلے جانے پر ان کے پُتر نے بہت دنوں تک راجیہ کیا۔ وے بڑے دھرماتما تھے اور پرجا ان سے سُکھی رہتی تھی۔ جب راجہ اُتکل بُوڑھے ہونے لگے تو اُنہوں نے سوچا کہ اب مجھے بھی اپنے پتا کی طرح راج پاٹ دھن دولت اور کُٹمب آدی کا موہ چھوڑ کر بھگوان کا تپ کرنے جانا چاہیئے۔ پرنتو اُنہوں نے سوچا کہ میری استری و پُتر آدی مجھے بن میں جانے سے روکیں گے اِس لئے میں پاگل بننے کا سُوانگ رچوں ایسا کرنے سے کُٹمبی یہ سمجھیں گے کہ یہ پاگل ہو گیا ہے راج کرنے یوگیہ نہیں رہا ہے اور اس پرکار مجھے چھٹکارا مِل جائے گا۔ ایسا وچار کر راجہ پاگل جیسے بن گئے اور پاگلوں کی طرح باتیں کرنے لگے۔ جب ان کی پتنی آدی نے یہ اوستھا دیکھی تو اُنہوں نے دُھرو کے چھوٹے بیٹے اُتھات اُتکل کے چھوٹے بھائی وتسر کو راج گدّی پر بٹھا دیا۔ اُتکل بہت دنوں تک ایسے ہی سُوانگ رچاتے رہے اور جب اُنہوں نے دیکھا کہ وتسر راج کاج اچھی طرح چلانے لگا ہے تو وے ایک دن رات کے سمے گھر سے نِکل کر جنگل میں بھگوان کا تپ کرنے چلے گئے اور کچھ دِنوں پشچات اپنا تن تیاگ کر سُورگ لوک میں چلے گئے۔

13 ادھیائے ۱۳

دھُرو کے کُل میں راجہ بین کا جنم لینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے بھگت راج وِدُر جی! اب میں آپ کو بتاؤں گا کہ دُھرو کے کل میں آگے چل کر کون کون راجہ ہوئے راجہ دُھرو کی کئی پیڑھیوں کے پشچات ان کے ونش میں انگ نام کا ایک راجہ ہوا۔ اس راجہ کے کوئی پُتر نہیں تھا جس کے کارن وہ بڑا دُکھی رہتا تھا۔ سو اس نے ایک دن اپنے راجیہ کے بڑے بڑے مہاتماؤں اور رشیوں کو بُلا کر سبھا کی اور ان سے پرارتھنا کی کہ کوئی

ایسا کوئی پاتے بتاؤ جس سے میرے پُتر اپتن ہو۔ براہمنوں نے اس سے ایک بڑا بھاری یگیہ کرایا اور یگیہ کی چٹکی بھر راکھ راجہ کو دے کر کہا کہ تم اس کو اپنی پتنی کو کھلا دو تو اوشیہ پُتر اپتن ہوگا۔ راجہ نے یہ پرساد اپنی رانی کو کھلا دیا جس سے اس کے ایک پُتر ہوا جس کا نام بین رکھا گیا۔ یہ پُتر بہت ہی کروپ تھا اور اس کی جنم کنڈلی میں گرہ بھی خراب تھے سو راجہ انگ نے براہمنوں سے پوچھا کہ کیا کارن ہے کہ ہمارا پُتر شودروں کی طرح کروپ اپتن ہوا۔ ہمارے کل میں اب تک ایک سے ایک سندر سنتان ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ سُن کر براہمنوں نے وچار کیا اور پھر کہنے لگے کہ ہے راجن جس سمے آپ کی پتنی نے یگیہ کا پرساد دکھایا تھا تو اس نے ادھرم نامی اپنے پتا اور مرتیو نامک اپنی ماں کو یاد کیا تھا، اس لئے یہ بچہ بھی انہیں کے بھینکر روپ کا ہوا ہے۔ راجہ یہ سنکر چُپ ہوگئے اور بین دھیرے دھیرے سیانا ہونے لگا۔ جب بین بڑا ہوگیا تو اس کا چت ادھرم میں جانے لگا وہ بن میں شکار کھیلنے جاتا تو مرگ آدی سیدھے سادے پشوؤں کو مار ڈالتا تھا، نگر کے بچوں ساتھ ندی میں اشنان کرتے ہوئے کسی کی ٹانگ گھسیٹ کر ندی میں ڈبو دیتا تھا۔ کبھی کسی کو اکارن مار پیٹ کر بھگا دیتا تھا۔ سارے پرجا اس کے ان کاریوں سے تنگ آگئی سو ایک دن انہوں نے راجہ سے کہا کہ ہے راجن آپ اپنے پُتر کو سمجھائیے یہ بڑا ادھرم کر رہا ہے اور ہمیں کشٹ دے رہا ہے راجہ نے اپنے پُتر کو سمجھایا اور پرجا کو دھیرج دے کر وداع کیا پر نتو لڑکا پھر اپدرو کرنے لگا۔ اور پھر پرجا کے لوگ راجہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے راجن! اب ہم آپ کے راجیہ میں نہیں رہ سکتے، کیونکہ ہم سے یہ اتیاچار نہیں سہا جاتا۔ راجہ کو یہ سُن کر بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے بین کو بہت ڈانٹا پھٹکارا۔ بین روتا ہوا اپنی ماں کے پاس گیا اور کہنے لگا، کہ پتاجی مجھے اکارن ہی ڈانٹ پھٹکتے رہتے ہیں میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ پُتر کی یہ بات سُن کر ماں کہنے لگی، ہے پُتر! تو دُکھی مت ہو۔ بدھی نے تیرے پتا کی مت ہر لی ہے تو ان کا ڈر مت کر۔ یہ کہہ کر رانی راجہ کے پاس گئی اور ان سے لڑنے لگی۔ اس سے راجہ کو بڑا دُکھ ہوا اور وے سوچنے لگے کہ دیکھو میں ساتوں دویپوں پر راج کرتا ہوں اگر چاہوں تو رانی اور اپنے پُتر کو چھن بھر میں کوٹھوں پلوادوں یا دیش نکالا دیدوں، پر نتو اس میں لوگ میرے اوپر تھوکیں گے۔ میرے جو ادھرمی پُتر اپتن ہوا ہے، اُس کا کارن یہ ہے کہ میں نے پچھلے جنموں میں پاپ کئے ہوں گے۔ جس کا دنڈ بھگوان نے مجھے دیا ہے۔ میری پتنی بھی میری بات نہیں مانتی، اس لئے یہی اچت ہے کہ ان سب کو چھوڑ کر بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلا جاؤں جس سے میرا پرلوک سُدھر جائے۔ ایسا وچار کر ایک دن راتری کے سمے راج محلوں میں سے نکل کر بنوں میں تپ کرنے چلے گئے۔

14 ادھیائے ۱۴
بین کا راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ادھرم کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے دُرجی! اگلے دن پرات کال سبھا میں منتری گن آئے اور انہوں نے دیکھا کہ راجہ انگ راتری کو ہی گھر سے چلے گئے ہیں تو ان کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُن کو بہت ڈھونڈھا گیا پر نتو کہیں پتہ نہیں چلا۔ راجہ کے چلے جانے سے چوروں ڈاکوؤں کی ہمت بڑھ گئی اور وے شکتی شالی ہو کر پرجا کو بہت دُکھ دینے لگے۔ جب براہمنوں نے اور نگر کے بڑے بڑے آدمیوں نے یہ دیکھا کہ اب ان چوروں ڈاکوؤں پر کوئی بس نہیں چلتا، تو انہوں نے یہی اچھا سمجھا کہ بین کو ہی راج سنگھاسن پر بٹھا دیا جائے سو انہوں نے اس کو

راج گدّی پر بٹھا دیا۔ بین نے راجہ بنتے ہی سب سے پہلا کار یہ یہ کیا کہ چوری کا دنڈ پھانسی کر دیا۔ سو جتنے بھی چور اور ٹھگ تھے تھوڑے ہی سمے میں اس نے سب کو پھانسی دے دی اِس پرکار اس نے اپنی پرجا کو بھئے سے مکت کر دیا۔ بین کا ڈر اُس کے آس پاس کے راجہ بھی ماننے لگے اور بین ساتوں دویپوں پر راجیہ کرتا ہوں۔ سارے راجہ میرے آدھین ہیں، اور میں پرجا کو ہر پرکار کا سکھ دے رہا ہوں تو پرجا کو چاہیئے کہ وہ بھگوان یا دیوتاؤں کی استوتی اور یگیہ آدی کرنے کی جگہ میری پوجا کرے۔ یہ سوچ کر اُس نے ساتوں دویپوں میں ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ آج سے کوئی بھی ہوں۔ جپ۔ تپ یگیہ آدی بھگوان یا کسی دیوتا کے نام پر نہیں کیا جائے میرے نام پر کیا جائے جو اِس آگیا کو نہیں مانے گا، اس کو پھانسی دیدی جائے گی۔ اس کے پشچات راجہ بین دِگوجہ کرنے کو نکلا جہاں جس راجیہ میں جاتا تھا وہاں کا راجہ اس کے بھئے سے اس کی آدھینتا سوئیکار کر لیتا تھا، اور اس کو بھینٹ دیکر اپنا پران بچاتا تھا۔ راجہ بین ہر ایک راجہ کو یہی آگیا دیتا تھا کہ تمھارے راجیہ میں کوئی بھی یگیہ یا ہون آدی بھگوان یا کسی اور دیوتا کے نام پر نہیں کیا جائے۔ میرے نام سے کیا جائے۔ اس پرکار بین کی آگیا سے ساتوں دویپوں کے براہمنوں اور رشیوں نے اپنا دھرم چھوڑ دیا اور پاپ کار یہ بڑھنے لگے۔ جب رشیوں منیوں نے یہ بات دیکھی تو سوچا کہ اب راجہ کو چل کر سمجھانا چاہیئے کہ وہ اپنی آگیا کو واپس لے لے کیونکہ جس دِن سے اُس نے یہ آگیا دی ہے پاپ کرم بہت بڑھنے لگے ہیں اور رشیوں براہمنوں کا دھرم بھی نشٹ ہونے لگا ہے، ایسا وچار کر وے سب لوگ راجہ بین کے پاس گئے اور مدھر وچنوں سے اسے سمجھانے لگے ہے نرپ ور! ہم آپ کو ایک بات بتانے آئے ہیں.... جس سے آپ کی آیو۔ کیرتی۔ اور یش بڑھے گا اور لکشمی جی بھی پرسن رہیں گی۔ وہ بات یہ ہے کہ تم رشی۔ منیوں کو یگیہ ہون آدی کرنے سے منع کرتے ہو یہ کس کارن سے ہے، اور تم یہ کس کارن کہتے ہو کہ بھگوان اور دیوتاؤں کی پوجا نہ کی جائے، آپ کی پوجا کی جائے۔ یہ بات بہت ادھرم کی ہے کیونکہ جگت میں سب سے بڑے بھگوان جی ہیں۔ ان کی برابری کا نہیں ہے اور اِن کی اچھا سے دیوتا اُتپن ہوئے ہیں۔ دیوتا سب منوشیوں سے بڑے ہیں اور کوئی بھی راجہ اُن کی برابری نہیں کر سکتا۔ آپ دیوتاؤں اور بھگوان کی برابری نہیں کر سکتے۔ اِس لئے آپ اپنی پوجا مت کروایئے۔ رشیوں کے یہ وچن سُن کر، راجہ کہنے لگا کہ ہے رشیو! تم لوگ ٹھیک بات نہیں کہہ رہے ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ راجہ بھگوان کی برابر ہوتا ہے۔ اس کے شریر میں سمست دیوتا نواس کرتے ہیں۔ اس لئے پرجا کو راجہ کی پوجا کرنی چاہیئے اور کسی کی نہیں۔ اگر تم لوگ میرا کہنا نہیں مانو گے تو سب کو پھانسی دیدوں گا۔ راجہ کی یہ بات سن کر رشیوں کو بڑا کرودھ آیا اور سوچنے لگے کہ یہ راجہ بہت ادھرمی ہو گیا ہے ہمارا بھی اپمان کر رہا ہے سو اُن کو بڑا کرودھ آیا اور اُنہوں نے اپنے منتروں سے ترنت راجہ کو مار ڈالا۔ بین کی ماتا یہ دیکھ کر بڑی روئی اور اس کی لاش کو اس وچار سے نہیں جلایا کہ شاید کبھی رشی لوگ پرسن ہو جائیں تو اس کو پھر جیوت کر دیں، سو اُس نے اپنے پُتر کی لاش مصالحہ لگوا کر تیل میں سنبھال کر رکھدیا۔ جس سے وہ اچھی بنی رہے۔ جب بین مر گیا اور اس کی مرتیو کا سماچار چاروں اور پھیل گیا تو رشیوں منیوں کو بڑی پرسنتا ہوئی اور استھان استھان پر یگیہ ہون اور دھرم کار یہ ہونے لگے۔ پرنتو راجہ کے نہ رہنے سے چوروں اور ڈاکوؤں نے پھر سر اٹھانا شروع کر دیا اور پھر پرجا کو کشٹ ہونے لگا، ادھرمیوں کی سنکھیا بڑھ گئی کیونکہ ان لوگوں کو کوئی ڈر نہ رہا۔ جب ایسی اوستھا ہو گئی تو پھر رشیوں منیوں نے وچار کیا کہ اب کسی دوسرے راجہ کو راج گدّی پر بٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ راجہ کے نہ رہنے سے دیش میں دھرم نہیں رہتا۔

راجہ کے بنا پرجا سکھ نہیں پا سکتی۔ انہوں نے یہ سوچا کہ راجہ بین کو بھی جیوت کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی لاش ابھی تک سڑی گلی نہیں ہے پر تو اسکو زندہ جلا دیا جائیگا تو پھر وہ ادھرم کرنے لگے گا۔ پر نتو راجہ بین کے مر جانے سے یہ سمجھو ہے کہ اس کے ہردے کا پاپ نشٹ ہو گیا ہو اور وہ اب ادھرم نہ کرے۔ یہ سوچ کر انہوں نے وچار کیا کہ اس کے شریر سے ایک پُتر کو اُتپن کیا جاتے اور اس کو راجہ بنا دیا جاتے یہ وچار کر بھر گو آدی مہرشی بین کی ماتا کے پاس گئے اور جا کر پوچھا کہ تمہارے پتر کی لاش کہاں رکھی ہے ہمیں بتاؤ۔ بین کی ماں سنیتھی نے ان کو لاش دکھا دی۔ رشیوں نے اس کی جنگھا پر منتر پڑھے تو ایک بہت ہی کالے رنگ کا کروپ اور ہرشٹ پشٹ پُتر اُتپن ہوا۔ اس کو دیکھ کر رشیوں کو بڑا دکھ ہوا اور وے سوچنے لگے کہ یہ تو بُرا ہوا۔ ساری محنت بیکار گئی، کیونکہ یہ تو ادھرمی ہے اور راجہ ہونے یوگیہ نہیں ہے۔ اس لڑکے نے اُتپن ہوتے ہی پوچھا کہ مجھ کو آگیا دیجئے کہ کیا کروں۔ رشی لوگوں نے کہا کہ تو جا کر نشادوں (ملاحوں) اور بھیلوں کا راجہ ہو۔ ہے وِدُرجی وہ پُتر بھیل جاتی کا راجہ ہوا۔ اُس کے اُتپن ہونے سے راجہ بین کا سارا پاپ اس کے روپ میں نکل گیا اور بین کا شر نشکلنک ہو گیا۔

15 ادھیائے ۱۵

پرتھو کا اُتپن ہونا اور راج گدّی پر بیٹھنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! اُس کے پشچات رشیوں نے ایک دھرماتما پُتر اُتپن کرنے کی اِچھا سے راجہ بین کی داہنی بھجا کو متھا سو بھگوان کی کرپا سے اُس میں سے ایک بہت ہی سندر اور تیجسوی شریر والا ایک پُتر اور ایک سندر کنیا اُتپن ہوئی۔ رشیوں نے لڑکے کا نام پرتھو اور لڑکی کا نام ارو چی رکھ کر دونوں کا وِواہ کر دیا۔ رشیوں کو اپنے یوگ بل سے گیان ہو گیا کہ اس کنیا اور پُتر کے روپ میں سوئم بھگوان اور لکشمی جی نے جنم لیا ہے۔ سو انہوں نے پرتھو کو راج گدی پر بٹھانے کی سوچی۔ کبیر دیوتا نے سونے کا بنا ہوا بڑا سندر سنگھاسن لا کر دیا جس میں جگہ جگہ ہیرے اور لال آدی جڑے ہوئے تھے اور موتیوں کی مالائیں لٹک رہی تھیں، رشیوں نے اس پر پرتھو کو بٹھا کر تلک کیا اور کہا کہ تم اب ساتوں دویپوں پر اکھنڈ راجیہ کرو۔ ہے وِدُرجی! پرتھو کے راج تلک ہوتے سمے سب دیوتاؤں نے ان کو بھینٹ دی۔ وشنو بھگوان نے سُدرشن چکر بھینٹ کیا۔ پرتھوی نے کھڑاؤں بھینٹ کیں۔ ناگ دیوتا نے منی بھینٹ کی۔ اگنی دیوتا نے دھنش وان بھینٹ کئے۔ مہادیو جی نے ترشول بھینٹ کیا آکاش سے پھولوں کی ورشا ہوئی اور اپسرائیں ناچنے لگیں، چاروں دِشاؤں میں شنکھ اور باجے بجنے لگے۔

راج تلک کے سمے بہت سے بھاٹ بھی سبھا میں آئے اور راجہ کی بڑائی کرنے لگے اور ان کو مہا پراکرمی اور بل شالی تتھا دانی اور دھرماتما بتانے لگے۔ بھاٹوں کی یہ بات سُن کر راجہ پرتھو کہنے لگے کہ تم لوگ میری استوتی اس پرکار کیوں کر رہے ہو میں نے تو بڑائی کا کوئی کام ابھی تک نہیں کیا، اِس لئے میں پرشنسا پانے کا ادھیکاری نہیں ہوں۔ تم میری بڑائی مت کرو کیونکہ میں ان مورکھوں میں نہیں ہوں جو اپنی بڑائی سن کر پرسن ہوتے ہیں۔ تم کو چاہیئے کہ بھگوان جی کی بڑائی کرو جو سب جگت کے پالن ہار ہیں اور جنہوں نے مجھے اور تم کو اُتپن کیا ہے جس کو سُن کر میرا اور تمہارا دونوں کا کلیان ہو۔ یہ کہہ کر راجہ پرتھو نے انکو بہت سا دھن دیکر وِدا کیا۔

16 ادھیائے ۱۶

جیوتشیوں کا راجہ پرتھو کی جنم کنڈلی دیکھ کر بھوشیہ وانی کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب بھاٹ لوگ چلے گئے تو رشیوں نے جیوتشیوں سے کہا کہ آپ لوگ راجہ پرتھو کی جنم کنڈلی بنا کر اس کا پھل بتائیں۔ سو اُنہوں نے اُن کی جنم کنڈلی تیار کی اور پھل اس طرح بتایا کہ راجہ پرتھو میں بھگوان کا انش ہے اِس لئے یہ بڑے دھرماتما ہوں گے اور ساتوں دویپوں پر اُن کا راجیہ رہے گا۔ یہ اپنی پرجا کو اپنے پُتر کے سمان سمجھیں گے براہمنوں و سادھو سنتوں کو بھگوان کا رُوپ جان کر اُن کی سیوا کریں گے اور ان کو کوئی دُکھ نہیں ہونے دیں گے۔ کبھی ادھرم نہیں کریں گے۔ اور بنا اپرادھ کے کسی کو دنڈ نہیں دیں گے۔ یہ ساری پرتھوی کو دوھ کر منوشیوں کے کلیان کے لئے بہت سی اوشدھیاں آدی نکالیں گے۔ جب پون دیو پون کو روک لیں گے یا اندر دیو ورشا کو نہیں آنے دیں گے تو ان کی آگیا سے پون بھی چلنے لگے گی اور ورشا بھی ہونے لگے گی۔ ان کو کوئی مار نہیں سکے گا۔ یہ بھگوان جی کو پرسن کرنے کے لئے سواشومیدھ یگیہ کریں گے۔ ننانوے یگیہ تو پورن ہو جائیں گے، پرنتو سوویں یگیہ میں اندر دیوتا وگھن ڈالنے کے لئے یگیہ کا گھوڑا چُرا کر لے جائیں گے۔ تب اُن کا پرم پرتاپی پُتر اندر سے اس گھوڑے کو چھین کر لائے گا، اور اندر پھر ان کو چھلنے کے لئے بہت سے اُپائے کام میں لاویں گے۔ بھگوان جی یگیہ میں آکر اُن کو درشن دیں گے اور راجہ پرتھو سدا بھگوان کے چرنوں کا دھیان لگائے رہیں گے۔ یہ پھل کہا کر براہمن لوگ دان دکشنا لے کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور رشیوں کو بھی بڑی پرسنتا ہوئی۔

17 ادھیائے ۱۷

راجہ پرتھو کا پرتھوی پر کرودھ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! راج سنگھاسن پر بیٹھ کر راجہ پرتھو نیائے اور دھرم کے ساتھ راج کرنے لگے۔ پرنتو اُن کے راجیہ میں اَنّ کا اکال تھا سو ایک دن ان کی پرجا کے لوگوں نے دربار میں آکر دُھائی دی اور کہنے لگے کہ ہے مہاراج آپ کے راج میں ہم بڑے دُکھی ہیں۔ بھوک کے مارے ادھ مرے ہوئے جا رہے ہیں۔ راجہ بین نے اپنے راجیہ میں بڑا پاپ کیا سو پرتھوی نے سب اَنّ اور پھل اپنے شریر میں چھپا کر رکھ لئے ہیں۔ اس لئے نہ تو ہماری فصلوں میں اناج کے دانے آتے ہیں اور نہ پیڑوں پر پھول لگتے ہیں، سو ہم کو کھانے کو کچھ نہیں مِل رہا ہے۔ آپ ہماری ترنت سہائتا کیجئے۔ نہیں تو ہم سب لوگ بھوکے مر جائیں گے۔ اپنی پرجا کا یہ دُکھ سُنکر راجہ پرتھو کو پرتھوی پر بڑا کرودھ آیا۔ اور اُنہوں نے ترنت ہی اپنا دھنش وان اٹھا لیا اور پرتھوی سے کہنے لگے کہ میں اس سے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا۔ سو راجہ کو کرودھ میں دیکھ پرتھوی ڈر کے مارے کانپنے لگی اور ترنت ہی گئو کے رُوپ میں راجہ کے ——

سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ راجہ پرتھو نے اپنے گیان کے بل سے جان لیا کہ پرتھوی گئو کا روپ دھارن کرکے آئی ہے۔ پرتھوی سمے دے کر دودھ میں بھرے ہوئے تھے اس لئے اس گئو پر بھی تیر چلانے کو اٹھایا۔ تو وہاں سے پران بچانے کے لئے بھاگی اور راجہ بھی اپنا دھنش وان سادھے ہوئے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے گئے۔ پرتھوی بھاگتی ہوئی تینوں لوکوں میں گئی پر تو بھی کسی نے بھی اُس کو راجہ کے بھئے سے شرن نہیں دی۔ جب پرتھوی نے یہ دیکھا کہ اب مجھے کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ تو وہ راجہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی کہ ہے راجن! آپ راجہ کے مد میں اندھے ہو رہے ہیں آپ کو یہ نہیں معلوم کہ شاستروں میں یہ لکھا ہے کہ گئو اور براہمن کو مارنے سے بہت پاپ ہوتا ہے۔ راجہ کہنے لگا کہ ہے پرتھوی جو کسی کو کشٹ دے اس کی ہتیا کرنا پاپ نہیں پنیہ ہے اور جو راجہ پرجا کو کشٹ دینے والوں کو دنڈ نہیں دیتا اس کا دھرم نشٹ ہو جاتا ہے اور وہ نرک پاتا ہے۔ تو نے اُس اَنّ اور پھلوں آدی کو اپنے اندر چھپا لیا ہے جن کو بھگوان نے پرانیوں کے پالن پوشن کے لئے اتپن کیا تھا، اور اس پرکار تو میری پرجا کو بھوکوں مار رہی ہے۔ یہ سُن کر پرتھوی کہنے لگی کہ ہے راجن! اگر آپ مجھے مار ڈالیں گے اور میں نہیں رہوں گی تو تم اور تمہاری پرجا کہاں رہے گی۔ یہ سُن کر پرتھو کہنے لگے کہ ہے پرتھوی! میرے اندر اتنی شکتی اور بل ہے کہ میں پانی پر بھی اپنی پرجا کو بسا سکتا ہوں۔ جب راجہ نے یہ بات کہی تو پرتھوی کو کچھ گیان ہوا اور وہ سوچنے لگی کہ آج تک ایسی بات کوئی دیوتا بھی نہیں کہہ سکا، اور سوائے برہما جی بھی اپنی پرجا کو پانی پر نہیں بسا سکے تو یہ راجہ ایسی بڑی بات کیسے کہہ رہا ہے۔ تب اس نے آنکھ مُوند کر وچار کیا تو اس کو اپنے آتم گیان سے معلوم ہوا کہ اس راجہ کے رُوپ میں بھگوان جی نے اوتار لیا ہے اور یہ جو کہہ دیں گے اُسے روکنے والا کوئی نہیں ہے ایسا وچار کر وہ راجہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوگئی، اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج! آپ بڑے سمرتھ وان ہیں آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی میں کروں

18 ادھیائے ۱۸

راجہ پرتھو کا پرتھوی کو دُھ کر ان آدی وستوئیں نکالنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! پرتھوی کا یہ وچن سنکر راجہ پرتھو شانت ہوگئے اور اُس سے پوچھنے لگے کہ تو نے اَنّ آدی چھپا کر کیوں رکھ لئے۔ پرتھوی کہنے لگی کہ ہے راجن! آپ کے پتا بَین نے بہت ادھرم کیا، اور سنسار کے لوگوں سے یگیہ ہون آدی کرنا چھڑا دیا، سو وے لوگ سارا اَنّ اور پھل آدی اپنے ہی پرلوک میں لانے لگے، اور اُنہوں نے دیوتاؤں کا بھاگ نکالنا بند کر دیا۔ جن کے وِردان سے میں اَنّ اور پھل آدی اُتپن کرتی ہوں، اِس لئے میں نے اُن ادھرمیوں کو دنڈ دینے کیلئے میں نے یہ چیزیں، اپنے پیٹ میں چھپا کر رکھ لیں۔ اب تم دھرماتما راجہ اُتپن ہوئے ہو اور تمہاری نیتی دھرم کے ساتھ راجیہ کرنے کی ہے اس لئے میں تم سے بڑی پرسن ہوں، اور تم جو چاہو مجھ سے لے سکتے ہو۔ اگر تم اَنّ پھل اور اوشدھیاں آدی پراپت کرنا چاہتے تو مجھ کو دُوہو، میرے دودھ میں یہ سب چیزیں نکلیں گی۔ میرے اُوپر بھاری بھاری

پہاڑوں نے سب جگہ گھیر رکھی ہے اِس لئے کھیتی کرنے اور منوشیوں کے رہنے کا استھان کم ہے، سو تم ان کو اٹھا کر ایک جگہ رکھدو بہت سی جگہ نکل آئے گی۔ میرے شریر پر جہاں جہاں گڈھے ہیں اُن کو پاٹ دو۔ اس طرح سب جگہ برابر ہو جائے گی۔ راجہ پرتھو نے پرتھوی کے یہ وچن سُن کر اِدھر اُدھر پھیلے ہوئے پہاڑوں کو اُٹھا کر اُتر دشا میں ایک کونے پر ڈھیر لگا دیا۔ جہاں پر ان کو پاٹ کر بھومی کو ایکسار کر دیا اور بہت سے گاؤں اور نگر بسائے اور استھان استھان پر جھیلیں تالاب اور کنویں کھود دیئے۔ تب پرتھوی کہنے لگی کہ ہے مہاراج! اب آپ مجھ کو دُوہیں تو اَنّ آدی پراپت ہوں گے۔ پرتھوی کے یہ وچن سنکر راجہ پرتھو نے اس کو دُوھنا آرمبھ کر دیا اور اس کے دودھ میں سے سب طرح کے اناج۔ پھل۔ پھول اور اوشدھیاں آدی نکلیں۔ نارائن جی نے وہاں آکر پرتھوی کو ورودان دیا کہ تجھے ان بھاری بھاری پہاڑوں اور سمندروں کا بوجھ نہیں معلوم ہوگا، پر نتو جب تیرے اوپر رہنے والے پرانی پاپ کاریہ کرنے لگیں گے، تب تجھے ان کا بوجھ بہت معلوم ہوگا اور جب تیرے اوپر پاپیوں کا بوجھ بڑھ جایا کرے گا، تب میں اوتار لے کر ان کو نشٹ کر کے تیرا بوجھ ہلکا کیا کروں گا۔

19 ادھیائے ۱۹

راجہ پرتھو کا اشومیدھ یگیہ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب راجہ پرتھو نے پرتھوی کو دُوھ لیا تو سب اَنّ اور پھل وغیرہ اچھی طرح اُپجنے ہونے لگیں۔ ہے وِدُر جی! آپ یہ سندیہ کریں کہ راجہ پرتھو نے اتنے بڑے بڑے پہاڑوں کو اُٹھا کر اکیلے کیسے رکھ دیا اور اونچی نیچی بھومی کو ایکسار کیسے کر دیا، سو اُس کا اُتر یہ ہے کہ اگر منوشیہ چاہے تو کسی بھی کام کو کر سکتا ہے۔ ویدوں میں اسمبھو نام کا شبد نہیں ہے۔ راجہ پرتھو بڑے گیانی تھے سو اُنہوں نے اس کام کے لئے اپنی پرجا کے لوگوں کو اکٹھا کیا، اور کہا کہ ہے پرجا جنو! اگر آپ اپنا کلیان چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی آنے والی پیڑھیاں بھی سکھی رہیں تو سب مل کر شرم دان یگیہ کریں۔ اس یگیہ میں پرتیک منوشیہ اور بچے بوڑھے کو اپنی سامرتھ کے انوسار محنت ارتھات شرم دان میں دینا پڑتا ہے۔ آپ سب لوگ مل کر اِن پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر اُتر دشا میں ایک کونے پر رکھ دیں اور بھومی جہاں اونچی نیچی ہے اس کو بھی ٹھیک کریں یہ سب آپ ہی کے کام آئے گی اور آپ کا ہی لابھ ہوگا۔ میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا، اور میں یدی اِس کاریہ کے لئے داس رکھوں تو وے بھی اتنا کام نہیں کر سکتے۔ ہے وِدُر جی! راجہ پرتھو کے اِس اُپدیش کا پرجا پر بڑا پر بھاؤ پڑا اور ساری پرجا اپنے اپنے گھروں سے نکل کر باہر آ گئی اور سب نے شرم دان یگیہ میں بھاگ لے کر پرتھوی کو ٹھیک کر دیا اور ان کے رہنے وکھیتی کرنے کے لئے بہت جگہ نکل آئی۔ پھر پرتھو کہنے لگے کہ ہے پرجا جنو! تم کھیتی کی سنچائی کرنے کے لئے ہمالیہ میں استھان استھان پر چھید کر کے پانی نکال لو اور نہریں بنا لو۔ اس سے لوگوں نے جو نہریں بنائیں وے سب آجکل ندیاں ہیں۔ ہے وِدُر جی! پرتھوی نے جو یہ کہا تھا کہ مجھ کو دُوھ کر اَنّ آدی نکال لو اس کا کارن یہ تھا کہ راجہ بَین کے سمے میں

لوگ ادھرمی ہوگئے تھے اس کارن وے آلسی ہوگئے۔ پری شرم سے جی چرانے لگے بھومی کو جوتنے میں محنت نہیں کرتے تھے اور اوپر اوپر ہی بیج آدی بو دیا کرتے تھے جس کے کارن! اچھی اپج نہیں ہوتی تھی۔ دو ہنے سے آشیہ تھا کہ پرتھوی کو جتنا گہرا جوتا جائے گا اور دوہا ارتھات پلٹا جائے گا، اتنی ہی فصل اچھی اتپن ہوگی اور پرتھوی کو دوہ کر ہی ہیرے اور لال سونا چاندی آدی اس کے اندر سے نکالے جاتے ہیں۔ اوپر کچھ نہیں ملتا۔

ہے ودُر جی! اس پرکار راجہ پرتھو کے ساتھ ساری پرجا نے شرم دان یگیہ کیا کہ جس سے اَن اور پھل آدی بہت بہت ادھک ماترا میں اتپن ہونے لگے رتن وسو ورن آدی نکالے جانے لگے تو ساری پرجا سکھی ہو کر راجہ کا گن گان کرنے لگیں اور کوئی بھی ننگا بھوکا نہیں رہا۔ اب راجہ نے سواشومیدھ یگیہ کرنے کا نشچے کیا اور بھگوان کی کرپا سے اُن کے یگیہ پورن ہونے لگے۔ اِن کا شیام کرن گھوڑا جس راجہ کے راجیہ میں جاتا تھا وہی ان کی آدھینتا سویکار کر لیتا تھا۔ اس پرکار پرتھو کے ننانوے یگیہ پورن ہوگئے جب اُنہوں نے سوواں یگیہ کرنے کے لئے شیام کرن گھوڑا چھوڑا تو دیوتاؤں کے راجہ اندر کو بڑی چنتا ہوئی اُس نے سوچا، اگر اس کا سوواں یگیہ سپورن ہوگیا تو یہ میرا اندراسن چھین لے گا۔ ایسا وچار کر انہوں نے اپنے پُتر سے کہا کہ تو جا کر شیام کرن گھوڑے کو پکڑ کر یہاں لے آ۔ اندر کے لڑکے نے جا کر دیکھا کہ گھوڑے کے ساتھ بہت سی سینا ہے تو وہ ڈر کے مارے واپس لوٹ گیا، اور اپنے پتا سے کہنے لگا کہ میری ہمت اتی نہیں ہے کہ راجہ پرتھو کے بلوان یودھاؤں سے لڑ کر گھوڑا پکڑ کر لا سکوں، اس لئے آپ ہی اس کو لا سکتے ہیں۔ اپنے پُتر کے یہ وچار سُن کر اندر نے ہردے میں وچار کیا کہ راجہ پرتھو سے یُدھ میں جیتنا کٹھن ہے اس لئے چھل کر کے گھوڑے کو لانا چاہیئے۔ ایسا وچار کر انہوں نے ایک سادھو کا بھیش دھارن کیا اور پرتھو کی سینا کے بیچ میں جہاں گھوڑا بندھا تھا پہونچ گئے۔ سینکوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ سادھو ہے انکو گھوڑے کے پاس جانے سے نہیں روکا۔ اندر گھوڑے کے پاس پہنچکر اس کی لگام پکڑ کر اندر لوک کو اُڑا کر لے چلے۔ جب پرتھو کے سپاہیوں نے یہ دیکھا کہ سادھو گھوڑے کو لیکر اُڑا جا رہا ہے، تو انہوں نے اپنے راجہ کو یہ سماچار سُنایا۔ یہ بات سُن کر پرتھو نے بھگوان کا دھیان کر کے اپنی دویہ شکتی سے جان لیا کہ راجہ اندر اس لئے گھوڑے کو اپنے لوک میں اُڑا کر لے جا رہا ہے کہ اسے ڈر ہے کہ اگر میرے سو یگیہ پورن ہوگئے تو اس کا سنگھاسن چھن جائے گا۔ یہ بات جان کر راجہ پرتھو نے اپنے پُتر وجیاشو کو بلایا اور کہا کہ ہے پُتر کہ تم راجہ اندر سے جا کر کہنا کہ مجھے ان کے اندراسن کی آوشیکتا نہیں ہے پرنتو اپنا گھوڑا چاہیئے اس لئے تو گھوڑا واپس لے آ۔ پتا کی آگیا پا کر وجیاشو وہاں سے اندر لوک کی اور چلا، اور راستے میں اسے گھوڑا لے جاتے دیکھا۔ جیسے ہی اس نے اندر کو پکارا اندر کے ڈر کے مارے گھوڑا چھوڑ کر بھاگ گیا وجیاشو گھوڑے کو لے کر پتا کے پاس آیا جب اندر نے یہ دیکھا کہ گھوڑا میرے ہاتھ سے چلا گیا اور دیوتا لوگ مجھے کائر سمجھیں گے تو اُس نے اپنی مایا سے کبھی آندھی چلائی اور کبھی اندھیارا کر دیا اور گھوڑے کو چُرا کر لے گیا، پرنتو ہر بار وجیاشو اُس سے گھوڑا چھین لیا۔ پرنتو جب اندر بار بار گھوڑا چُرانے لگا تو پرتھو کو بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے اندر کو مارنے کیلئے اپنا دھنش وان اٹھایا۔ یہ دیکھ کر وہاں بیٹھے ہوئے رشیوں نے کہا کہ ہے راجن! بھگوان نے اندر کو امرت پلا دیا ہے اس کارن آپ کے مارنے سے وہ مریگا نہیں۔ اگر تمہیں اپنی مکتی کی اچھا ہے تو سوواں یگیہ مت کرو، اور اگر اندراسن چاہتے ہو تو اندر کو اندر لوک سے باہر نکال دو۔ تم نے اب تک سدا بھگوان کا اسمرن کیا ہے اور ادھرم کبھی نہیں کیا، اس لئے بھگوان جی تمہارے ان ننانوے یگیوں سے ہی بہت پرسن ہیں اور تم کو

درشن دیں گے۔ جب رشیوں کے سمجھانے سے پرتھو کا کرودھ شانت ہو گیا تو وے کہنے لگے کہ ہے رشیو! میں آپ کا کہنا مان کر ایک یگیہ جو کرنا باقی رہ گیا ہے اس کو نہیں کرتا اس لئے آپ لوگ بچی ہوئی سامگری کو اگنی کنڈ ڈال دیجئے۔ جیسے ہی رشیشور یگیہ میں آہوتی ڈالنے لگے، ویسے ہی بھگوان جی گرو ڑ پر بیٹھ کر اندر کو ساتھ لے کر یگیہ شالا میں آ گئے اور سب کو درشن دیئے۔ اُن کو دیکھ کر راجہ پرتھو سمست منیشور و براہمن اُٹھ کھڑے ہو گئے اور دنڈوت کر کے پری کرما کی۔

20 ادھیائے ۲۰

راجہ پرتھو کا سب راجاؤں کو نمنترن بھیجنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! بھگوان جی پرتھو سے کہنے لگے کہ ہے راجن! میں تم پر بڑا پرسن ہوں، تمہارے سو یگیہ پورن ہو گئے ہیں، تم جو ورِدان چاہو مجھ سے مانگ لو۔ اور ہے راجن تم اِندر کو بھی اپنا شترو مت سمجھو ان کا اپرادھ چھما کر کے متر بنا لو۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ کسی سے شترو تا نہیں رکھے کیونکہ سب پرانیوں میں میرا انش ہے اور جو کچھ ہوتا ہے میری اچھا سے ہوتا ہے۔ ہان۔ لابھ۔ جیون۔ اور مرن یہ سب میرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اب تم اپنے ہردے میں میرا رُوپ دھارن کر کے راجیہ کرتے رہو۔ بھگوان جی کا یہ اُپدیش سُنکر راجہ پرتھو کہنے لگا کہ ہے بھگوان ترلوکی ناتھ! میں نے اندر کے ساتھ شترو تا نہیں کی تھی۔ پر تو جب اُنہوں نے بار بار مجھے دُکھ دیا تو مجھے کرودھ آ گیا تھا۔ اب میں آپ سے یہ ورِدان مانگتا ہوں کہ ہر سمے آپ کے چرنوں کا دھیان کرتا رہوں، اور میرے ہردے میں کبھی بھی کام کرودھ، مد، لوبھ اور موہ کا ورس نہ ہو۔ کیونکہ اُن کے جال میں پھنس کر منوشیہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ ناراین جی کہنے لگے کہ ہے پرتھو تم میرے بھگت ہو تمہارے سارے منورتھ پورن ہوں گے اور تم کو بیکنٹھ میں سب سے اُونچا استھان رہنے کے لئے ملے گا۔ وردان دیکر بھگوان انتردھیان ہو گئے راجہ پرتھو نے یگیہ کرنے والے براہمنوں و رشیوں کو بہت سا دان دیکر وداکیا اور وے راجیہ کرنے لگے۔ ان کے راجیہ میں سب منوشیہ دھرماتما تھے کوئی کسی پر انیائے نہیں کرتا تھا اور نہ کوئی کسی پر کرودھ کرتا تھا پرجا کے سب آدمی یگیہ و ہون کرتے تھے، اور میل ملاپ سے رہتے تھے۔

اِس پرکار بہت دنوں چکرورتی راجیہ کرنے پر راجہ پرتھو نے وچار کیا کہ اب ہم سب پرکار کا سُکھ بھوگ چکے اب پرلوک سدھارنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے اور منوشیوں کو بھی بھگوان کا بھجن کرنے کی شکشا دینی چاہیئے ایسا وچار کر اُنہوں نے اپنے آدھین ساتوں دویپوں میں رہنے والے بڑے بڑے مہاتماؤں۔ براہمنوں۔ رشیوں۔ منیوں اور راجاؤں کو اپنے گھر آنے کا نمنترن بھیج دیا

21 ادھیائے

راجہ پرتھو کا سب راجاؤں سے کہنا کہ وے اپنے راجیہ میں بھگوت بھجن کا پرچار کریں اور مہا یگیوں کی مہما بتانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! راجہ پرتھو کا منترن پاکر سب منترن پانے والے ان کے گھر آکر اکٹھے ہوئے راجہ نے سب کو سمان کے ساتھ تیتھا استھان بٹھایا۔ اُس کے پشچات پرتھوجی کہنے لگے کہ میں نے آپ سب کو ایک کشٹ دینے کے لئے بُلایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ میری سہائتا کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ راجہ لوگ اپنے اپنے راجیوں میں جاکر دھرم اور نیائے کے ساتھ راج کریں اور اپنی اپنی پرجا سے کہیں کہ سب لوگ بھگوان کا بھجن کیا کریں، اور پرتی ون سندرون میں جاکر بھگوان نام کی چرچا کیا کریں۔ بھگوان کی بھگتی کرنے سے منوشیہ کے سب منورتھ پورن ہوتے ہیں اور انت میں سورگ پراپت ہوتا ہے سو ہے راجاؤ اور رشیشورو میں نے یہی کہنے کے لئے آپ کو بُلایا تھا اور میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ میں بھی آپ لوگوں کی سہائتا کروں گا۔ یدی کسی راجہ کے پاس راج کوش میں دھن کی کمی ہو جس کے کارن پرجا کو کشٹ رہتا ہو تو وہ جتنا دھن چاہے مجھ سے لے جائے۔ یہ کہہ کر راجہ پرتھو نے ایک بڑا یگیہ کرنے کا آیوجن کیا۔ ہے ودُرجی بیکنٹھ میں جب سنکادک رشیوں نے راجہ پرتھو کی کیرتی سُنی تو برہما جی کے پاس جاکر کہنے لگے کہ ہے برہما جی ہم لوگوں کی اچھا ہے کہ راجہ پرتھو کا ایک بار درشن کر آئیں کیونکہ ہم نے سُنا ہے کہ وہ بڑا ہی دھرماتما اور پرتاپی راجہ ہے۔ ایسا کہہ کر سنکادک وہاں سے چل پڑے اور اس استھان پر آئے جہاں راجہ پرتھو یگیہ کا آیوجن کر رہا تھا۔ ان کو دیکھتے ہی پرتھو اپنے استھان سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے سناتن شیو! آپنے درشن دیکر میرے پچھلے جنموں کے سارے پاپ دھو دیئے۔ دیوتا لوگ بھی آپ کے درشنوں کو ترستے رہتے ہیں اور بھگوان جی آپ کا سمان کر کے بیکنٹھ میں اپنے سے اونچے سنگھاسن پر بٹھاتے ہیں، میں کس مُنہ سے آپ کی استوتی کروں۔ راجہ کے وچن سُنکر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے راجن! مرتیو لوک میں تو بڑا ہی بھاگیہ شالی اور بھگت راجہ ہے ہم تیرے درشن کرنے کے لئے آئے ہیں۔ راجہ پرتھو یہ سُنکر کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میرے بڑے بھاگ ہیں، جو آپنے درشن دیئے۔ اب آپ مجھے کچھ اُپدیش بھی دیجئے جس سے میں بھوساگر کے پار اُتر جاؤں۔ سنکادک کہنے لگے کہ ہے راجہ منوشیہ کو چاہیئے کہ سدا بھگوان کا بھجن کرتا ہے جو ایسا کرے گا وہ آواگون سے چھوٹ جائے گا منوشیہ کو استری۔ دھن۔ سنتان انکو اپنا شترو سمجھ کر ان میں بہت پریم نہیں رکھنا چاہیئے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ بُرا نہ دیکھے بُرا نہ سُنے۔ اور بُرا نہ بولے اور سادھو سنتوں میں بیٹھ کر گیان پراپت کرے۔ گیان پراپت ہو جانے سے منوشیہ برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ مکتی چاہنے والے کو سدیو کر ودھ سے بچنا چاہیئے اور پرائی استری کی اور آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہیئے جس منوشیہ کا چت بہت دیر تک ہری بھجن میں نہیں لگتا ہو اسے چاہیئے کہ پہلے تھوڑی تھوڑی دیر تک نیتہ مرتی بھجن کرے اور پھر سمے بڑھانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے کچھ سمے میں ہی اُس کا من بھگوان میں رم جائے گا۔ سنت کمار جی یہ اُپدیش دے رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ یگیہ شالا کے باہر بہت سے بکرے بندھے ہوئے کھڑے ہیں اور کرن سوروں میں چلا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے راجن یہ بکرے آپنے کس لئے باندھے ہیں ہمیں بتایئے۔ راجہ پرتھو کہنے لگے کہ ہے رشی راج! اِن بکروں کی بلی یگیہ میں چڑھائی جائے گی یہ سُن کر سنت کمار جی مُسکرا کر کہنے لگے کہ ہے راجن! تم دھرماتما اور گیانی ہوتے ہوئے بھی یہ نہیں سمجھ سکتے کہ جیو ہتیا کرنے سے بھاری پاپ ہوتا ہے۔ کوئی بھی دیوتا ایسا نہیں ہے جو اس کے نام پر جیو ہتیا کرنے سے پرسن ہوتا ہے اس لئے ہے راجن یگیہ میں پشوؤں کی بلی کبھی نہیں چڑھانی چاہیئے ہم آپ کو یہ بھی بتاتے ہیں کہ بھگوان ترلوکی ناتھ نے جو چار سریشٹھ مہایگیہ بتائے ہیں وے کون سے ہیں۔

22 ادھیائے ۲۲

سنت کمار جی کا راجہ پرتھو کو چار مہا یگیوں کی مہما بتانا، اور راجہ پرتھو کا تپ کرنے بن کو جانا

سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پرتھو! اسنسار میں مہا یگیہ چار ہیں، اور اُن کے کرنے سے بھگوان بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔ ان میں پہلا مہا یگیہ شرم دان یگیہ ہے۔ ارتھات منوشیوں کو چاہیئے کہ وے جب بھی سمے ہو دُوسرے لوگوں کی بھلائی کیلئے تھوڑا شرم (محنت) دان کریں۔ ارتھات مارگ اُونچا نیچا ہو تو اس کو ٹھیک کر دے۔ کسی کے گھر کی دیوار گر گئی ہو تو اس کو ٹھیک کر دے۔ کنوؤں آدی کے پاس کیچڑ ہونے سے بچانے کے لئے نالیاں کھود دیں۔ یدی کسی کے پاس نہ ہوں تو اپنے بیلوں سے اُس کا کھیت جوت دیں۔ ہے راجن! اس یگیہ میں سمِلت ہو کر بڑے بڑے کاریہ سپھل ہو جاتے ہیں۔ اور تم تو اس یگیہ کی مہما اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ تم نے تو اس یگیہ کے دُوارا پرتھوی پر پرانیوں کے رہنے اور پالن پوشن کا اچھا پربندھ کر دیا۔ اور پہاڑوں کو ایک کونے میں ڈلوا دیا۔

دُوسرا مہا یگیہ ودّیا دان یگیہ ہے۔ جو منوشیہ بے پڑھے لکھے لوگوں کو ودّیا پڑھاتے ہیں اُن کو آواگون سے مُکتی مِل جاتی ہے ودّیا دان کرنے والوں کو چاہیئے کہ کبھی اپنے گیان کا ابھیمان نہ کرے اور سب دھرموں کے منوشیوں کو نیا بھید بھاؤ کے ودّیا پڑھاوے

تیسرا مہا یگیہ بھومی دان یگیہ ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ اس کے پاس اپنی اد شیکتا سے ادھک جتنی بھی سمپتی (روپیہ۔ پیسہ۔ اور زمین جائداد) ہو وہ سب دان کر دے اور بھگوان کا بھجن کرے۔

سنت کمار جی کے یہ وچن سُنکر راجہ نے سارے بکرے کھلوا کر مُکت کر دیئے اور اپنی ساری سمپتی اور بھومی غریبوں اور برہمنوں کو دان میں دے دی اور کہنے لگے کہ مہاراج اب میں شیش جیون ودّیا دان یگیہ اور شرم دان یگیہ میں لگاؤں گا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے دُوِج! سنکادک کے چلے جانے پر راجہ پرتھو نے اپنا شیش جیون ودّیا دان کرنے ارتھات دُوسروں کو ودّیا پڑھانے میں وتیت کر دیا۔ وے گاؤں گاؤں اور نگر نگر میں جاتے اور وہاں پر لوگوں کو اکٹھا کر کے شرم دان دُوارا اپنا گاؤں اور نگر سدھارنے کو کہتے۔ کچھ ہی دِنوں میں ان کے راجیہ کے سارے گاؤں اور نگر سُورگ کی طرح آنند دائیک ہو گئے اور لوگ بڑے سُکھ سے رہنے لگے۔

جب راجہ پرتھو بوڑھے ہو گئے تب اُنہوں نے سوچا کہ اب مجھے چاہیئے کہ پرلوک سُدھارنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلا جاؤں، ایسا وچار کر انہوں نے اپنے پانچوں بیٹوں میں سے سب سے بڑے بیٹے وجیا شو کو راج گدّی —

پر بٹھا دیا، اور اپنا من سنساری مایا جال سے ہٹا کر اپنی پتنی کے ساتھ بن میں جا کر تپ کرنے لگے۔

23 ادھیائے ۲۳

راجہ پرتھو کا بیکنٹھ کو جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! بن میں جا کر راجہ پرتھو نے بڑا کٹھور تپ کیا اور کچھ دنوں کے پشچات اُنہوں نے یوگ کے ابھیاس دُوارا اپنے پران تیاگ دیئے۔ راجہ کی مرتیو کا اُن کی پتنی کو بڑا دُکھ ہوا سو اُنہوں نے بن میں سے چندن کی لکڑیاں اکٹھی کر کے چتا تیار کی، اور راجہ کی لاش کو لے کر جلتی ہوئی چتا میں بیٹھ کر ستی ہو گئی۔ اِن کی چتا کو جلتے دیکھ کر اندر آدی سب دیوتاؤں کو بڑا دُکھ ہوا اور اُنہوں نے وہاں آ کر چتا پر پھول برسائے۔ راجہ پرتھو اور رانی کی مرتیو پر ساتوں دویپوں کے راجاؤں نے شوک منایا۔ ہے وِدُر جی جب رانی ستی ہو گئی تو بیکنٹھ سے ترلوکی ناتھ نے ایک بہت سُندر سونے کا بنا ہوا وِمان راجہ اور رانی کو لانے کے لئے بھیجا سو دھرم ویر راجہ پرتھو پتنی کے ساتھ اس پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔

24 ادھیائے ۲۴

راجہ پرتھو کا بیکنٹھ میں جانا اور وجتاشو کا راجیہ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب راجہ پرتھو اپنی پتنی کے ساتھ بیکنٹھ کو گئے تو وہاں پر دیوتاؤں نے اُن کا سواگت کیا اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے ایسا پرتاپی راجہ اور دھرماتما راجہ آج تک نہیں دیکھا اور نہ پتی ورتا استری اُن کی پتنی کے سمان دیکھی ہے۔ پرتھو نے دھرم کا پرچار سارے راجیہ میں اور ساتوں دویپوں میں کیا اور ساری پرجا کو بھگوان کا بھگت بنا دیا۔ اُن کے راجیہ میں چور۔ ڈاکو اور پاپی لوگوں کا نشان بھی نہیں رہا۔ راجہ پرتھو کے رُوپ میں ترلوکی ناتھ نے اوتار لے کر سنسار کے منوشیوں کو چار مہاگیہ کرنے کی شکشا دی تھی۔

ہے وِدُر جی! یاپ کا پربھاؤ بیٹے پر اوشیہ پڑتا ہے، سو پرتھو کا بیٹا وجتاشو بھی بڑے دھارمک وچاروں والا، اور بھگوان کا بھگت تھا۔ جب وہ راج سنگھاسن پر بیٹھا تو اُس نے اپنے چاروں بھائیوں کو ایک ایک دِشا کا راجیہ دے دیا۔ اور راج سنگھاسن کو دھرم استھان مان کر اور درویہ کو بھگوان کی امانت مان کر وہ راجیہ کرنے لگا۔ اُس کے راجیہ میں بڑا نیائے ہوتا تھا اور ساری پرجا سکھی تھی۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! ایک بار رِشی وشِشٹھ نے تینوں طرح کی اگنی ارتھات لکڑی میں رہنے والی اگنی۔ روٹی بنانے کی اگنی اور یگیہ کرنے کی اگنی کو شاپ دیا کہ تم لوگ مرتیو لوک میں جا کر جنم لو، سو اُن کے شراپ کے کارن اُنہوں نے راجیہ وجتاشو کی بڑی رانی شکھنڈنی کے پیٹ سے جنم لیا۔ اِن تینوں کنیاؤں نے کچھ دنوں جیوت رہ کر پران تیاگ دیئے

اور پھر اگنی بن گئیں۔ وِجاشو کی چھوٹی رانی پرسوتی کے گربھ سے ہوردھان نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ اس کا وواہ اگنی کی کنیا ہوردھانی سے ہوا۔ ہوردھان کی پتنی سے چھ بیٹے اُتپن ہوئے جن میں پراچین وہرشی کا نام بہت پرسدھ ہے۔ پراچین وہرشی کا وواہ ساتیہ وتی نامک کنیا سے ہوا جس سے ایک ہی جیسے رُوپ رنگ کے دس پُتر اُتپن ہوئے جن کا نام پرچیتا ہوا ان کے شریر الگ الگ تھے، پرنتو بدھی وگیان سب کا ایک جیسا تھا۔ اُن کی مرتیو اور بھاگیہ ریکھا بھی ایک سی تھی۔ اُنہوں نے اپنے پتا کی آگیا سے اُتر کھنڈ میں جاکر ایک ہزار ورش تک تپ کیا تب بھگوان شنکر جی نے اُن کو درشن دیئے۔

25 ادھیائے ۲۵

شنکر جی کا پرچیتاؤں کو گیان سکھانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! اب میں آپ کو بتاؤں گا کہ مہادیو جی نے پرچیتاؤں کو کیا اُپدیش دیا تھا۔ پراچین وہرشی نے اپنے دشوں پُتر پرچیتاؤں سے کہا کہ تم پرجا سرشٹی کی رچنا کرو اور رچنا کرنے سے پہلے بھگوان کا تپ کچھ ورشوں تک کرو۔ جس سے تمہاری سنتانیں دھرم کاریہ کرنے والی اور بھگوان کی بھگت ہوں۔ اور تم تپ کرنا اُسی سمے چھوڑنا جب بھگوان کے درشن تم کو ہو جائیں اس کے پشچات سنتانیں اُتپن کرنا۔ اپنے پتا جی کی آگیا مان کر پرچیتا لوگ تپ کرنے سمندر کے پاس چلے گئے وہاں جل میں رہ کر دس ہزار ورشوں تک تپ کیا۔ جس سمے پرچیتا تپ کے لئے سمندر کے کنارے جا رہے تھے تو مارگ میں اُن کو ایک بہت بڑا نرمل جل سے بھرا ہوا تالاب ملا جس میں لاکھوں کی سنکھیا میں نیل کمل اور لال کمل کھل رہے تھے اور ہنس تالاب میں تیر رہے تھے۔ چاروں اور شنکھ مردنگ بج رہے تھے۔ بھگوان کا کیرتن ہو رہا تھا۔ یہ دیکھ کر پرچیتاؤں کو بڑا آشچریہ ہوا اور وہ سوچنے لگے کہ یہاں کوئی منوشیہ یا دیوتا تو دکھائی نہیں دیتا باجے کون بجا رہا ہے اور کیرتن کون کر رہا ہے۔ اُسی سمے تالاب میں سے شری شنکر جی مہاراج نکل کر آئے اور مسکرا کر میٹھی وانی میں کہنے لگے ہے راج پُترو! تم لوگ راجہ پراچین وہرش کے راج کمار ہو، میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں مہادیو ہوں اور تمہیں گیان سکھانے کو آیا ہوں۔ تم لوگ بھگوان کا تپ کرنے آئے ہو میں یہ بھی جانتا ہوں۔ تم لوگ پرم بھاگوت ہو اس لئے میں بھگوان کی طرح تم سے پیار کرتا ہوں۔ اب میں تمہیں وہ استوتر بتاتا ہوں جو منگل کرنے والا ہے جس کے جپنے سے ساری باد ھائیں کشٹ و کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تم نتیہ پرتی پرات وسائنکال اس استوتر کا جپ کیا کرو اور اپنے ہردے میں ترلوکی ناتھ نارائن جی کا چترتھ رُوپ دھارن کرو تو تمہارا کلیان ہوگا اور بھگوان تمہیں شیگھر بھی درشن دیں گے۔ یہ کہکر شنکر جی نے ان کو رودر گیت استوتر بتایا جس کا سار یہ ہے، ہے بھگوان آپ کا سمرن کرنے سے منوشیہ پچھلے جنم کے پاپوں سے مکت ہو جاتے ہیں آپ سب پرانیوں کی آتما میں نواس کرتے ہیں۔ میں آپ کو تتھا سب پرانیوں کی آتماؤں کو نمسکار کرتا ہوں ہے بھگوان آپ آدی سے ہیں اور انت تک رہیں گے، آپ کی لیلا اپرمپار ہے۔ ایسا کہہ کر مہادیو جی نے کہا کہ ہے راج پُترو! تم اِس استوتر کا جپ کرو تو بھگوان کے درشن ملیں گے۔ تم کبھی کرودھ نہ کرنا اور سنہ

اہنکار کرنا۔ کسی جیو کو دُکھ مت دینا، اور کام سے سدا بچا رہنا۔ یہی بھگوان کو پانے کا راستہ ہے۔ یہ اُپدیش دے کر مہادیو جی کیلاش کو چلے گئے۔

26 ادھیائے ۲۶

نارد جی کا پراچین وہرش سے بھینٹ کر کے اس کو وہ جیو دکھانا جن کو مار کر اُس نے یگیہ میں چڑھایا تھا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! مہادیو جی کے بتائے مارگ پر چل کر پراچیتا بھگوان کا دھیان کرنے لگے۔ دس ہزار ورش پشچات بھگوان جی نے اُن کو درشن دیئے اور اُن کو آشیرواد دیا۔ پرنتو پراچیتاؤں کو بھگوان کے دھیان میں ہی اتنا آنند تھا کہ اُنہوں نے گرہست آشرم نہیں لیا۔ جیون بھر بھگوان کا بھجن ہی کرتے رہے۔ اُدھر اُن کے پتا پراچین وہرش نے تھوڑے دنوں تک گرہست وراج پاٹ کا سُکھ بھوگنے کے پشچات وچار کیا کہ اگر مَنوشیہ نے سَت سنگ کر کے بھی بھگوان کا سمرن نہیں کیا تو جنم لینا ہی ویرتھ ہے۔ اور یہ دھن جو اپنے پاس ہے یہ ساتھ نہیں جاتا اس کو دان اور یگیہ میں خرچ کرنا چاہیئے ایسا وچار کر پراچین وہرش خوب دان کرنے لگے اور یگیہ کرنا آرمبھ کر دیا۔ ہے وِدُر جی! راجہ ہزاروں ورشوں تک یگیہ کرتے رہے پرنتو یگیہ کرنے کی اِچھا پُوری نہیں ہوتی تھی۔ یہ دیکھ کر نارد جی وچار کرنے لگے کہ اس راجہ کا جنم یگیہ کرتے کرتے بیت جائے گا، اور یگیہ کرنے سے ہی یہ بھوساگر سے پار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ بھگوان کا بھجن بھی شدھ ہردے سے نہ کرے۔ اِس لئے اُس کا پرلوک سُدھارنے کے لئے اس کو گیان سکھانا چاہیئے ایسا وچار کر نارد جی راجہ کے پاس آئے۔ راجہ نے اُن کو دیکھتے ہی پرنام کیا، اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ہے مُنی ناتھ! آپ کے درشن دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہیں آپ نے مجھے درشن دے کر بڑی کرپا کی ہے۔

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم جیسے دھرم کرنے والے اور دانی راجہ بہت کم جنم لیتے ہیں۔ یہ بھارت بھومی کا سو بھاگیہ ہے کہ تم جیسے راجہ اس کو پراپت ہوتے۔ تم نے یگیہ و دان بہت کر لئے ہیں، پرنتو تم اس استھان پر نہیں پہونچے ہو جہاں کی اِچھا سے چلے تھے۔ اِس سنسار میں دُکھ سے چھٹکارا پا لینا اور سُکھ پراپت کرنے سے ہی کلیان نہیں ہوتا۔ نارد جی کی یہ باتیں سُن کر پراچین وہرش اپنے دِل میں سوچنے لگا کہ شاستروں اور ویدوں میں تو یگیہ کرنے کا بڑا مہاتم لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ دان کرنے سے بھگوان جی پرسن ہوتے ہیں۔ پرنتو نارد جی اُلٹا ہی بتا رہے ہیں، معلوم ہوتا ہے یہ مجھے یگیہ کرنے سے اِس لئے روک رہے ہیں کہ کہیں میں اندر اسن نہ چھین لوں۔

نارد جی نے جب اپنے انتر گیان سے دیکھا کہ راجہ میری بات پر وشواس نہیں کر رہا ہے اور یگیہ کرنا چھوڑنا نہیں چاہتا تو اُنہوں نے وِچار کیا کہ یہ راجہ یگیہ کرنا تب تک نہیں چھوڑے گا جب تک اِسے ڈرایا نہیں جائے گا۔ تب نارد جی

نے اپنی یوگ شکتی سے ان سمست جیوں کو راجہ کے سامنے کھڑا کر دیا جن کی بلی راجہ نے یگیہ میں دی تھی۔ وے سب جیو کروڈھ میں راجہ کی اور دیکھنے لگے جیسے ہی راجہ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو ڈر کے مارے سہم گیا اور نارد جی سے پوچھنے لگا ہے منی ناتھ یہ جیو کہاں سے آگئے اور میری اور گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہیں۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! یہ وے ہی جیو ہیں جن کی بلی تم نے یگیوں میں دی تھی۔ یہ تمہارے مرنے کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔ جیسے ہی تم مرو گے یہ اپنے سینگوں سے اگلے جنم میں تمہیں مار مار کر دُکھ دیں گے۔ جتنے جیو تم نے مارے ہیں، اتنے ہی جنم تم کو لینے ہوں گے اور پرتیک جنم میں ایک جیو تم سے بدلہ لے گا۔ نارد جی کی یہ بات سُن کر راجہ کو اپنی بھول معلوم ہوئی اور کہنے لگا کہ ہے مُنی ناتھ! بڑے بڑے وِدوان پنڈتوں اور رشیوں کا کہنا یہ ہے کہ یگیہ کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں۔ یگیہ کرنا سب سے اچھا دھرم ہے، پر تُو آپ کہتے ہیں کہ یگیہ نہیں کرنا چاہیئے اور میں بھی دیکھ رہا ہوں کہ یگیہ کرنے کا پھل مجھے اچھا نہیں لگے گا اس کا کیا کارن ہے؟ ہے مُنی ناتھ آپ مجھے ایسا اُپائے بتایئے کہ میں آواگون سے مُکتی پا جاؤں، اور ان پشوؤں کے بدلہ لینے سے بچ جاؤں، نارد جی کہنے لگے کہ میں اس سمبندھ میں تم کو ایک پراچین کتھا سُناتا ہوں دھیان دے کر سُنو۔

27 ادھیائے ۲۷

راجہ پُرنجن کی کتھا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پراچین کال میں پُرنجن نام کا ایک بڑا پرتاپی راجہ تھا۔ اس کا ایک متر تھا جس کا نام آدی گیتا تھا۔ پُرنجن اپنے متر سے بڑا پریم کرتا تھا اور آدی گیات بھی راجہ کو بہت چاہتا تھا اور اس کی سکھ سُودھا کا پُورا دھیان رکھتا تھا۔ ایک دن پُرنجن اپنی نئی راجدھانی بنانے کے لئے کسی اچھے استھان کی کھوج میں چلا۔ پرنتو پُوری پرتھوی پر کوئی اچھا استھان جب اُسے نہیں مِل سکا تو وہ بڑا اُداس ہوا۔ وہ گھومتا گھومتا ہمالیہ پہاڑ کے دکشن کی اور کے شکھروں میں پہونچ گیا وہاں جا کر اُس نے ایک بڑا سُندر نگر دیکھا، جس میں سونے چاندی سے مڑھے ہوئے نو دروازے تھے اُس کی دیوار کے پاس چاروں اور ہرے بھرے پیڑ لگے ہوئے تھے جن پر رنگ برنگے پھُول اور پھل لگے تھے جن پر بھنورے اُڑ کر مدھر سُور سے گُنجار کر رہے تھے۔ راجہ پُرنجن اُس پُری کو دیکھنے کی اِچھا سے نگر کے ایک دَروازے میں گھُسا اور دیکھا کہ ایک سولہ درش آیو کی کام دیو کی پتنی رتی کو بھی اپنی سندرتا میں لجانے والی استری بہت سندر وستر اور آبھوشن پہنے ہوئے ٹہل رہی ہے اور اُس کے ساتھ دس داسیاں ہیں، اور ایک پانچ پھنوں والا سانپ اُس سُندری کی رکشا کر رہا ہے۔ اُس سُندری کو دیکھ کر راجہ اُس پر موہت ہو گیا اور وہ اس کے پاس جا کر پُوچھنے لگا، ہے کمل پتر کے سمان نینوں والی! تم کون ہو اور کہاں آئی ہو۔ تمہارے ساتھ یہ دس استریاں کون ہیں اور کس اچھا سے یہاں گھوم رہی ہو؟ اور یہ پانچ پھنوں والا سرپ کون ہے؟ تم منوشیہ بھی نہیں ہو، کیونکہ منوشیوں کی استریاں اتنی سُندر نہیں ہوتیں اور نہ تم دیوتا کی کنیا ہو کیونکہ دیوتا کا پیر بھومی پر نہیں پڑتا راجہ کے یہ وچن سُن کر وُہ سُندری ہنس کر کہنے لگی ہے راجن! میں اپنے ماتا پتا کا نام نہیں جانتی اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ نگر کس

نے بسایا ہے۔ میں نے جنم اسی نگر میں لیا اور یہیں رہ رہی ہوں۔ یہ دس استریاں میری داسی ہیں اور یہ پانچ پھنوں والا سرپ میری رکشا کرتا ہے۔ میں اپنا وواہ کرنے کی اچھا سے یہاں گھوم رہی ہوں۔ یہ سُن کر پُربنجن کہنے لگا کہ ہے سُندری میں راجہ پُربنجن ہوں، اور ابھی تک میرا وواہ نہیں ہوا ہے یدی تم اُچت سمجھو تو مجھ سے وِواہ کر لو۔ راجہ کی یہ بات سُن کر وہ استری کہنے لگی کہ ہے راجن میں بڑی خوشی سے تم سے وِواہ کر لوں گی۔ کیونکہ آرمبھ سے ہی میری اچھا تھی کہ مجھے تمہارے جیسا سُندر اور پراکرمی پتی پراپت ہو۔ ہے راجن میں تمہارے رُوپ پر موہت ہو گئی ہوں، اور پرارتھنا کرتی ہوں کہ مجھے اپنے چرنوں کی داسی بنا لو۔ ایسا کہہ کر اُس نے راجہ کے چرن چھوئے اور گلے میں ورمالا ڈالدی، اس پرکار دونوں کا گاندھروِواہ ہو گیا، اور دونوں گرہست دھرم کا سُکھ بھوگنے لگے۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پُربنجن اِس استری پر اتنی بُری طرح آسکت ہوا کہ اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا اور سارا کاریہ اُس سے پوچھ کر کرتا

28 ادھیائے ۲۸

کال کی بیٹی کا نارد جی کو شاپ دینا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ایک دِن راجہ پُربنجن اپنی پتنی سے بنا پُوچھے شکار کھیلنے بن میں چلا گیا، سو اُس کی پتنی پُربنجنی کو اس بات پر بڑا کرودھ آیا، اور وہ کوپ بھون میں جا کر لیٹ گئی، اور اپنے سارے گہنے کپڑے اُتار کر پھینک دیئے جب راجہ شکار کھیل کر بن سے لوٹ کر آیا، پر نتو اُسے رانی نہیں دکھائی دی تو داسیوں سے پُوچھنے لگا کہ رانی کہاں ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ ہے راجن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ مہارانی کی کیا اچھا ہے۔ پر نتو وے کوپ بھون میں پڑی ہوئی ہیں اور بھوجن وجل بھی گرہن نہیں کیا ہے، سو آپ چل کر ان کو دیکھ لیجئے۔ یہ سُنکر راجہ کو بڑی چنتا ہوئی اور تُرنت ہی کوپ بھون میں پہنچا اور اس کو منانے لگا پر نتو وُہ کرودھ کے کارن کچھ بھی نہ بولی اور روٹھی رہی، تب راجہ بہت بنتی کر کے کہنے لگا کہ ہے رانی میں نے آج تک تم سے نہ تو کڑوے شبد کہے اور نہ تمہاری آگیا کے وِرُدھ کوئی کاریہ کیا ہے۔ سدا تم کو پرسن رکھنے کی چیشٹا کی ہے سو تم آج کس بات سے مجھ پر کرودھ کر رہی ہو۔ یدی براہمن کے اترکت اینہ کسی نے تم کو دُروچن کہے ہیں تو اس کا نام بتاؤ میں ابھی اُسے موت کے گھاٹ اُتار دوں گا۔ یہ سُن کر رانی کہنے لگی کہ میں تم سے اِس لئے ناراض ہوں کہ تم مجھ سے بنا کہے بن میں شکار کھیلنے چلے گئے۔ راجہ کہنے لگا کہ ہے پران پیاری یہ مجھ سے بھول ہوئی اب کبھی بھی تمہاری آگیا لئے بنا کہیں نہیں جایا کرونگا میری یہ بھول چھما کر دو۔ راجہ کے اِس پرکار پرارتھنا کرنے سے پربنجنی کا ہردے پسیج گیا، اور اُس نے کرودھ تیاگ کر دستر آبھوشن دھارن کر لئے۔ اُس کے پشچات دونوں میں پہلے سے بھی ادھک پریم ہو گیا، اور پربنجن اُس پر اتنا موہت ہو گیا کہ بھوگ ولاس میں اُسے یہ بھی سُدھ نہیں رہی کہ کب اس کی یُووا اوستھا بیت گئی۔ اُس استری سے پربنجن کے گیارہ ہزار پُتر اور ایک سو دس کنیائیں اُتپن ہوئیں، ان کی سنتانیں بہت بڑھیں اور اُن سے پربنجن کا ونش پانچال دیش میں بڑھ گیا۔ پر نتو اِتنا ہوتے ہوتے بھی راجہ کا من سنسار سے وِرکت نہیں ہُوا۔

پُربجن کی اتنی کتھا سُنا کر نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اب میں تم کو یہ بھی بتاؤں گا، کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ میں ڈھائی گھڑی سے ادھک کہیں نہیں ٹھہرتا، اس کا کیا کارن ہے۔ ایک سمے کالی کی پُتری مرتیو اپنے لئے ور ڈھونڈھ رہی تھی پر نتو کوئی بھی اُس سے وِواہ کرنے کو تیار نہیں تھا۔ اس کو پہلے راجہ کرُودھ نے اپنے پتا کے کہنے سے وِواہا تھا تب پرسن ہو کر اُس نے راج شری پرو کو راجیہ دیا۔ سو وہ گھومتے گھومتے مرتیو لوک کی اور آ رہی تھی کہ مارگ میں مجھے مِل گئی۔ یدّپی وُہ جانتی تھی، کہ میں نیشچے برہمچاری ہوں پر نتو اُس سمے وہ کام کے وشی بھوت تھی، سو مجھ سے وِواہ کیلئے پرارتھنا کرنے لگی۔ جب میں نے کہا کہ میں وِواہ کروں گا ہی نہیں، تو اُس نے کرودھت ہو کر مجھے شاپ دیا کہ تم سدیو گھومتے ہی رہو گے ایک اَستھان پر جم کر نہیں رہ سکو گے اگر تم کہیں ڈھائی گھڑی سے اِدھک رو کو گے، تو تمہارے انگ میں دَرد ہونے لگے گا۔ تب میں نے اُس کو اُپائے بتایا کہ تو.... راجہ بھیٹے کے بھائی پرجوار کے پاس جا اور اس کی بہن بن جا، وہ تیرے لئے نتیہ ایک پتی لا کر دے گا سو وہ پرجوار کے پاس بہو بچنی اور اس سے کہنے لگی کہ ہے گاندھرو راج! میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے اپنی بہن بنا لو۔ یہ سُن کر پرجوار نے اسے اپنی بہن بنا لیا۔ کچھ دنوں کے پشچات اُس نے پرجوار سے کہا کہ ہے بھائی اب میرا وِواہ کرا دو، کیونکہ میں گرہست دھرم بھوگنا چاہتی ہوں۔ اپنی بہن کی یہ اچھا سُن کر پرجوار نے اپنے داس داسیاں سنسار میں اس کے لئے ایک یوگیہ پتی کو ڈھونڈنے کے لئے بھیج دیئے۔

29 ادھیائے ۲۹

پرجوار کا پُربجن پُری پر آکرمن کرنا اور پُربجن کی مرتیو تھا اگلے جنم میں استری ہونا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! کچھ دِن بیت جانے پر جرا نام کے دوت نے آکر پرجوار کو سماچار سُنایا کہ راجہ پربجن اس کے لئے بہت ٹھیک رہے گا اُس کے ساتھ اُس کا وِواہ کر دیا جائے۔ سو پرجوار نے اپنی بھاری سینا لے کر پُربجن پُری پر آکرمن کر دیا۔ پُربجن پُری کی رکشا پانچ پھنوں والا سرپ کر رہا تھا، اُس نے بہت دِنوں تک گاندھروں کو اندر نہیں گھسنے دیا اور ان سے برابر لڑتا رہا، پر نتو جب وہ لڑتے لڑتے تھک گیا اور اُس نے یہ دیکھا کہ راجہ بھوگ ولاس میں مست ہو کر میری سہائتا نہیں کر رہا ہے تو وہ سانپ بھی وہاں سے بھاگ گیا۔ اُس کے بھاگتے ہی گاندھروں کی سینا نے پُربجن پُری میں گھس کر چاروں اور آگ لگا دی۔ راجہ پُربجن اپنی رکشا نہیں کر سکا اور آگ میں جل کر مَر گیا۔ مرتے سمے بھی وہ اپنی پتنی کو ہی یاد کرتا رہا۔ اس کے پشچات بہت ورشوں تک نرک کا دُکھ بھوگنے کے بعد اس کا جنم راجہ ودربھ کے یہاں کنیا کے رُوپ میں ہوا۔ کنیا کا جنم اس لئے ملا کہ مرتے سمے بھی اس کے ہردے میں استری کا ہی دھیان تھا۔ راجہ ودربھ نے اس کنیا کا وِواہ دکشن دیش کے راجہ ملئے۔ دھوج سے کر دیا۔ راجہ ملئے دھوج سے اس کے ایک کنیا اور سات پُتر اُتپن ہوئے۔ کنیا بڑی سدا چارنی اور سُندر تھی، اس کا وِواہ اگستیہ مُنی کے ساتھ ہوا تھا۔ راجہ نے پرتھوی کے وبھاگ کر کے اپنے بیٹوں کو راجیہ کرنے کے لئے بانٹ دیئے اور بہت دنوں تک گرہست دھرم کا سُکھ اُٹھاتا رہا۔

جب راجہ ملئے دھوج بُوڑھے ہونے لگے تو اگستیہ مُنی نے اُن کو گیان سکھایا جس سے اُن کا من سنساری مایا جال سے

ہٹ گیا اور وے شری بھگوان جی کا بھجن کرنے کے لئے کُلاچل پروت کی اور جانے لگے تو ان کی پتنی بھی ساتھ چلنے لگی....
کُلاچل پروت پر چندر بسا۔ تامرپرنی۔ ٹیودکا نام کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ اُن کے پوتر جل سے دونوں نے اشنان کے اپنے انت کرن کو شدھ کر ڈالا۔ اُس کے پشچات راجہ کندمول گھاس آدی کھا کر کٹھن تپ کرنے لگا اور سو ورش تک کھمبے کی طرح ایک ہی استھان پر کھڑا رہا۔ اُس کو واسدیو بھگوان میں پریت رکھنے سے اپنے شریر کا بھی گیان نہیں رہا اور ایک دن اُس نے پران تیاگ دیئے۔ اُس کی پتنی کو اُس کے مرنے کا بڑا دُکھ ہوا اور وہ وِلاپ کرتی ہوئی چتا کے لئے لکڑیاں چُننے لگی، جب اُس نے چتا پر پتی کی لاش رکھ دی، اور اُس میں اگنی لگا کر ستی ہونے کو ہی تھی کہ اُسی سمے اس کا پچھلے جنم کا مترا وگیات وہاں سے ہو کر جا رہا تھا، اُس نے اس استری کو چتا میں ستی ہونے کو تیار دیکھا تو تُرنت سمجھ گیا کہ یہ میرے پچھلے جنم کا مترپرنجن ہے جس نے مجھے چھوڑ دیا تھا، اور استری میں آسکت ہونے کے کارن ہی اس کو استری کا جنم ملا ہے۔ تب ادی گیات اس سے پُوچھنے لگا کہ ہے استری تم کون ہو، اور یہ پُرش جو مر گیا ہے تمہارا کون تھا جس کے ویوگ میں تم روتی ہو؟ اور کیا تم مجھ کو پہچانتی ہو رانی کہنے لگی کہ یہ میرے پتی کی لاش ہے جن کے ویوگ میں میں رو رہی ہوں اور میں تم کو بھی نہیں پہچانتی کہ تم کون ہو۔ تب ادی گیات کہنے لگا کہ تم پہلے جنم میں پرنجن نام کا راجہ تھیں اور میں تمہارا متر تھا۔ میرا تمہارا چولی دامن کا ساتھ رہتا تھا اور ایک دوسرے کو بڑا پیار کرتے تھے پر تُو تو نے مجھے چھوڑ دیا اور ایک استری کے موہ میں پھنس کر اپنا سروناش کر لیا اس لئے تجھے استری کا جنم ملا ہے۔ اب تو اس کے مرنے کی چنتا چھوڑ کر بھگوان کا بھجن کر تو تیری مکتی ہو جائے گی اور ہم تم دونوں مل جائیں گے۔ یہ سُن کر رانی کے ہردے میں گیان اُتپن ہوا اور اُس نے چتا میں آگ لگا دی، اور سوئم بھگوان کا تپ کرنے لگی۔ اُس شریر کو تیاگنے کے پشچات اُسے پُرش کا جنم ملا۔

30 ادھیائے ۳۰
پُرنجن پُرکی ویاکھیا

یہ کتھا سُن کر پراچین وہرش نارد جی سے کہنے لگے کہ ہے مُنی ناتھ آپ نے جو کتھا سُنائی ہے سو اُس کا ارتھ بڑا گُوڑھ ہے۔ میرے اندر اتنی بدّھی نہیں کہ اس کا ارتھ سمجھ سکوں سو آپ کرپا کر کے مجھے سمجھا دیجئے

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پرنجن کو جیو سمجھنا چاہیئے اور اوگیات نام کے اس کے متر کو سروشکتی مان بھگوان سمجھنا چاہیئے جو سدیو اس جیو سے پریم کرتے ہیں، پر تو یہ جیو اُن کا دھیان چھوڑ کر سنسار کے مایا جال میں پھنس جاتا ہے اور سب یونیوں میں گھومتا رہتا ہے اُسی پرکار پرنجن نے بھی ادی گیات رُوپی متر (بھگوان) کا ساتھ چھوڑ دیا اور مایا رُوپی پرتھوی پر بھٹکتا رہا۔ جب پرانی کو منوشیہ جنم ملتا ہے تو وہ بڑا پرسن ہوتا ہے اُسی پرکار پرنجن اُس پُری کو دیکھ کر پرسن ہوا تھا۔ پُرنجن نے اس قلعہ میں جو نو دوار دیکھے تھے وے ہی منوشیہ شریر میں ناک۔ کان۔ منھ آدی نو اندریوں کے چھید ہیں۔ وُہ جو پانچ پھنو والا سانپ پُرنجن نے دیکھا تھا وہ کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ ہیں جو منوشیہ کو سدیو گھیرے رہتے ہیں ——— اور

انت سمے ساتھ نہیں دیتے سو وہ سرپ بلی انت سمے ساتھ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ وُہ استری جس پر پُربخن موہت ہُوا تھا وہ منُوشیہ کی بُدھی سمجھنا چاہیئے۔ جس پرکار منُوشیہ بدّھی کے آدھین رہ کر اس کی اچھّا کے وپریت کچھ نہیں کرتا اُس پرکار پُربخن بھی اپنی استری کا داس تھا۔ بردھاوستھا میں منُوشیہ کی مرتیو آتی ہے سو جرا (اوستھا) نام دوتی نے جو پرجوار سے یہ کہا کہ پُربخن کو اپنی بہن بیاہ دو اُس کا آشیہ یہ تھا کہ وُہ بوڑھا ہو گیا ہے اب مُرتیو آنے والی ہے۔ جن گاندھروں نے پُربخن کو مار دیا تھا اُن کو آیو کے دِن رات سمجھنا چاہیئے۔ جیسے جیسے یہ بیتتے جاتے ہیں منُوشیہ مرتیو کے سمیپ پہونچتا جاتا ہے مرتے سمے منُوشیہ جس وستو کی کامنا کرتا ہے وہی اس کو ملتی ہے سو پُربخن نے استری کی کامنا کی تھی اسی کا جنم اس کو ملا۔ مکتی دلانے اور مایا موہ چھڑانے کے لئے بھگوان کسی بھگت سے ملا دیتے ہیں جو ٹھیک راستہ بتا کر اُدھار کرا دیتا ہے۔ اُسی پرکار پربخی جب ستی ہونے کو ہوئی تو اس کے پچھلے جنم کے متر نے اُس کو اپدیش دے کر مکتی پانے کا اُپائے بتا دیا تھا۔

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم نے گرہست دھرم کا پورا سُکھ بھوگ لیا ہے اور تم نے دان بھی بہت کیا ہے اور بہت ورشوں سے یگیہ کر رہے ہو، اب تم کو اُچت ہے کہ اس راج پاٹ اور دھن سنتان کا موہ چھوڑ کر بھگوان کے چرنوں میں اپنا دھیان لگاؤ۔ جب تک تم ایسا نہیں کرو گے آواگون سے نہیں چھوٹ سکتے۔ بھگوان کی نشکام بھگتی سے ہی منُوشیہ آواگون سے چھوٹ سکتا ہے۔ یگیہ ہون آدی کرنے سے اُسے سورگ تو اوشیہ ملتا ہے پر نتو آواگون سے نہیں چھوٹتا۔

31 اِدھیائے ۳۱

پراچین وہرش کا تپ کرنا اور پرچیتاؤں کا وِواہ

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب نارد جی راجہ کو یہ اُپدیش دے چکے تو راجہ پراچین وہرش کہنے لگے کہ ہے مُنی ناتھ! مجھے یہ گیان سُنکر بڑی پرسنتا ہوئی ہے، اب میں بھی بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلا جاؤں گا۔ مجھے کیول یہ چنتا ہے کہ میرے دس پُتر بھگوان کا تپ کرنے بن میں گئے ہوئے ہیں وے ابھی نہیں لوٹے۔ اُن کے لوٹتے ہی میں اُن کو راج پاٹ سونپ کر گھر تیاگ دُوں گا۔

جب پرچیتا بہت دنوں تک نہیں لوٹے تو راجہ پراچین وہرش نے راج پاٹ اپنے منتریوں کو دے کر کہا۔ کہ جب میرے پُتر لوٹ کر آویں تو ان اس راج سنگھاسن پر بٹھا دینا، ایسا کہہ کر راجہ بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلے گئے اور کپل دیو جی کے آشرم پر جا کر بھگوان کے دھیان میں لین ہو گئے اور پران تیاگ دیئے۔

ہے وِدُر جی! جب پرچیتاؤں کو بھگوان کا تپ کرتے دس ہزار ورش ہو گئے تو بھگوان نے اُن کو درشن دیئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگتوں میں تم سے بہت پرسن ہوں، تم جو چاہو وردان مجھ سے مانگ لو۔ جو منُوشیہ سندھیا کے سمے تمہارا نام لیں گے ان کے پچھلے تین جنموں کے پاپ دُھل جائیں گے۔ اس کے بھائیوں میں ایسا ہی پریم بنا رہے گا۔ تم نے پرسن ہو کر تپا کی آگیا مانی ہے اور اتنا کٹھور تپ کیا اس لئے تینوں لوکوں میں تمہاری کیرتی پھیلے گی۔ برھما جی ——

(شریمد بھاگوت مہاتم)

۱۲۸

کے گنوں والا تمہارا ایک پُتر ہوگا جو ترلوکی کو اپنی سنتانوں سے بھر دے گا۔ ہے راج پُترو! پرم لوچا نام والی اپسرا نے کنڈو رشی سے پرسنگ کر کے ایک سُندر کنیا آتپن کی تھی اس کنیا کو اپسرا نے ورکشوں میں بھیج دیا پھر ورکشوں نے اس کنیا کو گرہن کر لیا، وُہ کنیا بھوک سے دُربل ہو کر رونے لگی تو اُس کا دُکھ دیکھ کر ورکشوں کے راجہ چندرمان نے اُس پر دیالو ہو کر اس کے مُنھ میں اپنی ترجنی انگلی دے دی۔ تمہارے پتا نے تم کو سنتان بڑھانے کی آگیا دی ہے سو تُم اُن کی آگیا پالن کرنے کے لئے اُس سریشٹھ کنیا سے شیگھر وواہ کر لو۔ تم سب ایک ہی دھرم اور ایک ہی سُوبھاؤ رکھتے ہو، یہ کنیا تمہارے سمان دھرم و سُوبھاؤ والی تم دسوں بھائیوں کی پتنی ہوگی۔ تم ہزاروں ورشوں تک گرہستھ دھرم کا سُکھ بھوگو گے اور پھر انت میں بیکنٹھ پاؤ گے۔

بھگوان کے یہ وچن سُنکر پرچیتا کہنے لگے کہ ہے بھگوان ہمیں کوئی وردان مانگنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ کیونکہ جسے آپ کے درشن ہو جائیں اُسے اور کسی وستو کی آوشیکتا نہیں رہتی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں آشیرواد دیں کہ ہم آپ کا نام کبھی نہ بھول سکیں ... بھگوان یہ آشیرواد دے کر انتردھیان ہو گئے۔

اس کے پشچات پرچیتا پرسن ہو کر اپنے پتا کے گھر کو لوٹنے لگے۔ راستہ میں انہوں نے دیکھا کہ چاروں طرف پیڑ ہی پیڑ کھڑے ہیں۔ نگر اور گرام اُجڑ گئے ہیں، ان کی جگہ پیڑ اُگ آئے ہیں۔ یہ دیکھ کر پرچیتاؤں کو بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے جیسے ہی بن کی اور دیکھا سمست پیڑ جلنے لگے۔ ون کے دیوتا چندرمان بھاگ کر برہما جی کے پاس گئے برہما جی آکر پرچیتاؤں کو سمجھانے لگے کہ تم نے ان بیچارے پیڑوں پر کیوں کرودھ کیا، اُنہوں نے کوئی اپرادھ نہیں کیا تھا۔ ان پیڑوں سے لاکھوں پکشیوں۔ پشوؤں اور منوشیوں کو بھوجن ملتا تھا، اب وہ بھوکوں مریں گے۔ تم کرودھ تیاگ دو۔ برہما جی کے سمجھانے سے پرچیتاؤں نے کرودھ تیاگ دیا تب بن کی آگ بجھ گئی، اور ورکشوں کے راجہ چندرمان نے اپنی پتری کا وواہ اُن کے ساتھ کر دیا۔ پرچیتا اس کنیا سے وواہ کر کے اپنے ... میں لے گئے۔ اور وہاں جاتے ہی راج گدی مل گئی۔ اس کنیا سے دکش نامک پُتر اُتپن ہوا جو کہ پہلے جنم میں برہما جی کا پُتر تھا پر نتو شوجی کا اپمان کرنے سے اُس کا دُوسرا جنم چھتری کُل میں ہوا۔ دکش واستو میں یہ دکش (برہما جی کا پُتر) ... پرچیتاؤں کے گھر اُتپن ہوا۔ اور اس نے بہت سی سنتانیں اُتپن کیں۔ کچھ دنوں گرہست دھرم کا سُکھ بھوگنے کے پشچات پرچیتا اپنے پُتر کو راج سنگھاسن دے کر بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ وہاں راستے میں اُن کو نارد جی مل گئے پرچیتاؤں نے ان کو نمسکار کیا اور سمان پورک بٹھا کر نارد جی سے کہنے لگے کہ ہے مُنی شریشٹھ آپنے آج درشن دے کر ہم کو کرتارتھ کر دیا۔ جس پرکار سُورج یہ گھومتا ہوا جگت کا ہت کرتا ہے اُسی پرکار آپ کا گھومنا بھی سنساری جیووں کے لئے ہتکاری ہے، ہے پربھو! وشنو بھگوان اور شوجی نے ہم کو اُپدیش دیا تھا وہ سب ہم گرہستی کے جال میں پھنس کر بھول گئے ہیں، سو آپ کرپا کر کے ادھیاتم گیان کا اُپدیش کریں، جس سے ہم سب بھوساگر سے پار ہو جاویں۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راج کمارو! منوشیوں کے جنم۔ کرم۔ آیو۔ من۔ وچن وے ہی سپھل ہیں جن سے ہری بھگوان کی سیوا بن سکے۔ جن سے ہری بھگوان پرسن نہیں ہوتے وے سبھی کرم بیکار ہیں وید آدی شاستروں کے سُننے سے

تپسیا کرنے سے۔ چت کی ورتیوں کو بس میں کرنے سے۔ جتے ندریہ من سے۔ پرانایام آدی یوگ سے۔ سانکھیہ شاستر کے گیان سے۔ سنیاس دھارن کرنے سے تتھا ویراگیہ آدی انیک کلیان کاری کرم کرنے سے کیا پھل ہُوا جو آتما کو پرسن کرنے والے بھگوان ترلوکی ناتھ جی نہ پرسن ہوتے۔ جیسے ورکش کی جڑ میں پانی دینے سے اس کے اسکندھ۔ شاکھا۔ اُپ شاکھا پھول۔ پھل۔ پُتر آدی سب ترپت ہو جاتے ہیں، اور جیسے مُکھ سے بھوجن کرنے سے سب اندریوں کی ترپتی ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی بھگوان کی پُوجا کرنے سے سب دیوتا پرسن ہو جاتے ہیں۔ جیسے سُوریہ کی پرچنڈ کرنوں کے تاپ سے سمندر کا جل بادل کے رُوپ میں آکر مینھ برساتا ہے اور پھر وہی جل ندیوں میں ہو کر چلا جاتا ہے پھر وے ندیاں سمندر میں جا کر مل جاتی ہیں، اُسی پرکار یہ سب سنسار بھگوان وشنو سے اُتپن ہوتا ہے اور پھر اُنہیں میں لین ہو جاتا ہے یہ سنسار بھگوان سے اُتپن ہوا ہے اور اُن کا ہی رُوپ ہے۔ جس پرکار سُوریہ کا پرکاش سُوریہ سے الگ نہیں ہے اُسی پرکار جگت بھی پرماتما سے الگ نہیں ہے ——— پرماتما کو اپنی آتما سمجھ کر اس کا بھجن کرو۔ سب پرانیوں پر دیا کرنا۔ جو کچھ مِل جائے اُسی میں سنتوش کرنا۔ سب اندریوں کو شانت رکھنا۔ ان آچرنوں سے بھگوان شیگھر ہی پرسن ہو جاتے ہیں۔ ہے وِدُر جی! نارد جی نے پرچیتاؤں کو اس پرکار بڑی اُتم ریتی سے اُپدیش دیا اور دھرو کی کتھا کہہ کر انہوں نے پرچیتاؤں کو بھگوت بھگتی کا سچا آدرش بتایا اور پھر برہم لوک کو چلے گئے۔ نارد جی کے آدیش کے انوسار پرچیتا گن بھی بھگوان میں اٹوٹ بھگتی بھاؤ رکھتے ہوئے اور ان کے چرنوں کا دھیان رکھتے ہوئے بیکنٹھ دھام کو گئے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پریکشت! اتنی کتھا سُنانے کے پشچات میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر! اب ہمیں آگیا دو ہم تیرتھ یاترا کرنے کیلاش کی اور چلے جاویں۔ یہ سُنکر وِدُر جی کو بڑا دکھ ہوا ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور روتے ہوئے اُنہوں نے میتریہ جی کو وِدا کیا اور پھر اپنے آپ ہستناپور لوٹ آئے۔ ہے راجن! جو کوئی اس کتھا کو سُنتا ہے اور اس پر وشواس کرتا ہے اس کے پچھلے جنموں کے پاپ دُھل جاتے ہیں اور بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔

پانچواں اسکندھ

1 پہلا ادھیائے ۱

سوئم بھومنو کے پُتر پریہ ورت کا راجیہ بھوگ اور گیان نشٹا

راجہ پریکشت کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے پیچھے جو کتھا سُنائی ہے کہ راجہ سوئم بھومنو کے پُتر پریہ درت بچپن

میں ہی گھر تیاگ کر بن میں جا کر بھگوان کا تپ کرنے لگے تھے پھر اُنہوں نے گرہست دھرم دھارن کیا اور موکش پد پراپت ہوا سو اُس میں مجھے یہ سندیہہ ہے کہ جب وے اتنے گیانی تھے تو وے پھر گرہستی روپی مایا جال میں کیوں آ کر پھنس گئے؟ یہ سُن کر شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم نے کلیُوگی منوشیوں کے اُدھار کے لئے یہ بڑی اچھی بات پُوچھی ہے۔ راجہ پریورت بہت گیانی تھا، وہ ویسے تو گرہست آشرم میں تھا پر نتو ہر دیئے میں اُس سے بھی اُس کو درکتی تھی اور وہ دھن استری اور سنتان آدی کے موہ میں نہیں پھنسا تھا، جس پرکار کمل کیچڑ میں رہ کر بھی کیچڑ کے اوگن گرہن نہیں کرتا اُسی پرکار پریورت بھی گرہست آشرم میں رہ کر گرہستی کے موہ میں نہیں پھنسا تھا۔ جب پریورت بالک ہی تھا تو نارد جی کے گیان سکھانے سے وہ تپسیا کرنے بن میں چلا گیا، پر نتو راجہ منو چاہتے تھے کہ میرا پُتر گرہست دھرم میں آ کر سنتان ورد ھی کرے سو وے ون میں اُس کے پاس پہونچے اور کہنے لگے ہے پُتر! میری اچھا ہے کہ تم اپنا وواہ کر کے گرہست دھرم کا سکھ بھوگو اور سنتان بڑھاؤ جس سے ہمارے ونش کا نام چلتا رہے۔ پتا کر یہ وچن سُنکر پریورت جی کہنے لگے کہ ہے پتا! راج گدی پا کر منوشیہ کو ابھیمان ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے مد میں بھگوان کو بھول جاتا ہے اور پرانیوں پر اتیاچار کرنے لگتا ہے تتھا گرہست دھرم میں منوشیہ دھن۔ استری اور سنتان کے موہ میں پھنس کر ہری چرنوں میں پریت نہیں رکھتا، اس لئے نہ تو میں وواہ کروں گا، اور نہ گرہست دھرم کا پالن کروں گا۔ پُتر کے یہ وچن سُنکر سو تم بھی منو کو بڑی نراشا ہوئی اور وے برہماجی وسنکادک رشیوں کو لے کر اپنے پُتر کے پاس آئے۔ برہماجی کو دیکھ کر پریورت اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پوجا کی۔ برہماجی پریورت سے کہنے لگے کہ ہے وتس! تم اپنے پتاجی کی آگیا کیوں نہیں مانتے۔ یہ بھگوان کی آگیا پا کر سرشٹی بڑھا رہے ہیں، اور اُسی آگیا سے تم بھی کہہ رہے ہیں کہ تم سرشٹی کو بڑھاؤ سو تم کو اپنے پتا کی آگیا کو ٹھکرانا نہیں چاہیئے، کیونکہ یہ بھگوان کی آگیا ہے۔ ہے پریورت جس پرکار بیل کے ناک میں ناتھ ڈال کر اور اس کو پکڑ کر منوشیہ جہاں چاہے لے جاتا ہے اُسی پرکار بھگوان کی اچھا سے ہم لوگ اُس کی آگیا روپی ڈور سے ناتھے ہوئے ہیں اور ان کی اچھا انوسار کام کرتے ہیں۔ ہے پریورت گرہست آشرم کو تم بُرا کیوں سمجھتے ہو۔ یہ آشرم بڑا اچھا ہے۔ یدی تم یہ سمجھتے ہو کہ گرہست میں پڑ کر منوشیہ مایا موہ میں پھنس جاتا ہے تو یہ بھی تمہاری بھول ہے۔ جو منوشیہ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور مد کو اپنے وش میں رکھتا ہے وہ گرہست دھرم میں بھی مایا موہ میں نہیں پھنستا، اور موکش پراپت کرتا ہے وہ چاہے گھر میں رہے یا بن میں کوئی انتر نہیں پڑتا۔ منوشیہ کے یہ پانچ شترو ہیں، جو ان کو جیتنا چاہے اس کو چاہیئے کہ پہلے گرہست آشرم روپی قلعے میں بیٹھے اور جب ان کو جیت لے تب اپنی اچھا انوسار جگت میں گھومتا رہے۔ ہے پریورت بہت بار ایسا ہوا ہے کہ بہت سے منوشیہ بال پن میں ہی سنیاسی ہو گئے۔ پر نتو کچھ کال پشچات ان کو کام دیو نے ستایا جس کے وشی بھوت ہو کر ان کو سنیاس چھوڑنا پڑا۔ اس لئے جو منوشیہ موکش پانا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ پہلے گرہست دھرم میں رہ کر سنسار کا سکھ بھوگ لے اور پھر سنیاس دھارن کرے تو اُس کو دُکھ واسنا نہیں ستاتی، کیونکہ وہ اس کا آنند لے چکا ہوتا ہے، اور نہ اُسے سکھ پانے کی اچھا رہتی ہے۔ کیونکہ وہ سکھ بھی اُٹھا لیتا ہے۔ اس پرکار جو منوشیہ گرہست آشرم بھوگ کر سنیاس دھارن کرتا ہے وہ اپنے مارگ سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! برہماجی کے سمجھانے سے پریورت جی نے برہماجی کو آدر پورک شرنوا کر کہا، کہ

جیسی آپ کی اچھا ہے ویسا ہی کروں گا۔ برہما جی پرسن ہو کر اپنے لوک کو چلے گئے۔ راجہ سوئم بھو منو نے اپنے پُتر کو سمست پرتھوی تل کا راجیہ دے کر بن گمن کیا، اور وہاں جا کر بھگوان کا بھجن کرنے لگے۔

پریہ ورت دھرم کے ساتھ راجیہ کرنے لگا۔ اس کا وِواہ شوکرما نامک پرجاپتی کی دہرش متی نامک کنیا سے ہوا۔ اس کنیا سے دش پُتر اگندھر۔ اِتم جنھ۔ یگیہ واہو۔ مہابیر۔ ہرتیہ رتیا۔ دھرت پرشٹ۔ سین۔ میگھ تتھی۔ بیتی ہوتر اور کوی نامک اُتپن ہوئے۔ یہ دشوں پُتر اگنی کے اوتار تھے۔ پریہ ورت کے ایش ونتی نامک ایک کنیا تھی، اُن پُتروں میں سے کوی۔ مہاویر اور سین یہ تین بالک پن سے ہی برہمچاری اور پرم ہنس آشرم دھارن کیا۔ پریہ ورت کی دوسری اِستری سے اتم۔ تامس اور سویت نام کے تین پُتر اُتپن ہوئے یہ تینوں پُتر منو منتروں کے اِدھیکاری ہوئے اس پرکار راجہ پریہ ورت نے کئی ہزار ورشوں تک راجیہ کیا۔ ایک بار راجہ نے دیکھا کہ سُوریہ جب سندھیا سمے مندراچل پروت کے پیچھے چھپ جاتا ہے تو راتری ہو جاتی ہے اور راتری میں لوگ پاپ کاریہ کرتے ہیں، اِس لئے ایسا پربندھ کیا جائے کہ ہمارے راجیہ میں ہر سمے سُوریہ کا پرکاش رہے۔ ایسا وچار کر کے اُنہوں نے ایک رتھ سُوریہ کے سمان پرکاش والا بنایا، اور اس پر چڑھ کر سات بار سُوریہ کی پری کرما کی۔ راجہ پریہ ورت کے رتھ کے پہیّوں سے جو سات گڑھے پڑے تھے وے ہی سات سمندر کہلائے اور اُنہیں سمندروں سے پرتھوی کے سات دویپ جمبو۔ پلکش۔ شالملی۔ کش۔ کرونچ۔ شاک پشکر نامک ہوئے اور ساتوں سمندروں کے نام اس پرکار ہیں۔ کشار ود، اس کا پانی کھارا ہے، اکشور سود، اس سمندر کا جل گنّے کے رَس کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ سرود، جس میں مدرا بھری ہوئی ہے۔ گھرتود، اس سمندر میں گھی بھرا ہوا ہے۔ کشی رود، اس سمندر میں دُودھ بھرا ہوا ہے ودھی منڈوت نامک سمندر میں مٹھا بھرا ہوا ہے۔ شدّودھ نام کے سمندر میں نرمل جل بھرا ہوا ہے۔ راجہ پریہ ورت نے ایک ایک دُویپ کا راجیہ ایک ایک پُتر کو دے دیا۔ اپنی کنیا کا وِواہ انہوں نے شُکراچاریہ جی سے کر دیا جس سے دیویانی نامک کنیا اُتپن ہوئی۔ اِس پرکار جب وے بہت دنوں تک راجیہ کرتے رہے تو ایک دن اُنہوں نے وچار کیا کہ اب ہمیں پرلوک سُدھارنے کے لئے اس گرہستی کے موہ سے نکل کر بن میں تپ کرنے جانا چاہیئے۔ اُنہوں نے اپنی اچھا اپنی پتنی کو بتائی۔ یہ سُنکر پتنی کہنے لگی کہ ہے پران ناتھ! آپ کا وچار بہت ٹھیک ہے۔ ہم بہت سُکھ بھوگ چکے اِس لئے اب وِرکت ہو جانے میں ہی ہمارا کلیان ہے۔ جب راجہ پریہ ورت نے دیکھا کہ میری استری کو بھی اب سنسار سے وِرکتی ہو گئی ہے، تو اُنہوں نے راجدھانی چھوڑ کر بن کا راستہ لیا اور بھگوان کے بھجن میں لین ہو گئے۔

2 ادھیائے ۲

اگنیدھ کا راج سنگھاسن پانا اور وِواہ کرنا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب راجہ پریہ ورت تپ کرنے کو بن میں چلے گئے تو ان کا آگیا کاری پُتر اگنیدھ دھرم کی اور درشٹی رکھ کر اپنے پتا کی طرح پرجا پالن کرنے لگا۔ کچھ دنوں پشچات اُنہوں نے وچار کیا کہ وِواہ کرنے سے پہلے ہم کو

بھگوان کا تپ کر کے اپنا ہردے و شریر نرمل بنا لینا چاہیئے۔ جس سے ہماری سنتانیں بھی دھرماتما اور ہمارے لیئے کو بڑھانے والی ہوں۔ ایسا وچار کر وہ محلوں کو چھوڑ کر مندراچل پروت پر ایک سُندر استھان پر جا کر تپ کرنے لگا۔ جب اگیندھ کو تپ کرتے ہوئے بہت دن بیت گئے تو راجہ اندر کو یہ بھئے ہونے لگا کہ کہیں یہ میری راج نہ چھین لے سو اس نے پورو چتی نام کی ایک بہت ہی سُندر اپسرا ان کا تپ بھنگ کرنے کو بھیجی۔ وہ اپسرا اس استھان پر گھومنے لگی اور راجہ جہاں تپ کرتے تھے ان کے پاس ہی جا کر ناچنے لگی۔ اس کی پائل کی دُھن سے راجہ کا دھیان بھنگ ہوا اور جب اُنہوں نے آنکھ کھولی تو سامنے ایک اتینت ہی سُندر نویونا استری کو ناچتے ہوئے دیکھا۔ اُس کے روپ کو دیکھتے ہی راجہ اُس پر موہت ہو کر پوچھنے لگے، ہے کمل کے سمان سندر نیتروں والی بالاتم کون ہو؟ ہے سُندری تم جس سمے چلتی ہو تو تمہارے پیروں میں پڑی پائل کی دُھن میرے ہردے کو بے چین بنا دیتی ہے۔ تمہارے بالوں میں لگے ہوئے یہ پھول ایسے معلوم دیتے ہیں کہ میں سورگ میں کلپ ورکش کے پھول دیکھ رہا ہوں۔ تمہارا یوون مجھے اپنی اور بربس کھینچ رہا ہے، ہے سُندری تم میرے پاس آ کر بیٹھو۔ راجہ کی پرارتھنا پر پورو چتی اپسرا بڑے پریم سے اُس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ راجہ اگیندھ بھی بہت سُندر تھا سو وہ بھی اُس پر موہت ہو گئی اور کہنے لگی ہے راجن میں تمہارے پاس رہنا چاہتی ہوں تم اپنے نگر میں مجھ کو لے چلو میں پہاڑ پر نہیں رہ سکتی۔ اپسرا کے یہ وچن سُنکر راجہ اس کو ساتھ لے کر راجدھانی میں لوٹ آیا اور اس کے ساتھ ہزاروں ورش تک گرہست دھرم کا سکھ بھوگتا رہا۔ اس اپسرا سے راجہ کے نو پُتر اُتپن ہوئے۔ اُس کے پُتر بڑے سُندر اور بلوان تھے۔ جب وے وواہ یوگیہ ہو گئے تو راجہ نے ان کا وواہ میرو کی نو کنیاؤں کے ساتھ کر دیا۔ اپسرا راجہ کو چھوڑ کر اندر لوک کو چلی گئی۔ اُس کے چلے جانے کا راجہ کو بڑا دُکھ ہوا۔ اور اُنہوں نے اپنے سب بیٹوں کو راجیہ بانٹ دیا اور اپنے آپ بھگوان کا بھجن کرنے چلے گئے پر تو وہاں بھی ان کا ہردے بھجن میں نہیں لگتا تھا، اپسرا کی یاد کرتے رہتے تھے سو جب اُنہوں نے شریر تیاگ کر دُوسرا جنم لیا تو گاندھرو کا تن پایا اور اُس سے وواہ کیا۔

3 ادھیائے ۳

اگیندھ کے پُتر راجہ نابھی کے یہاں بھگوان کا پُتر کے رُوپ میں جنم لینا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! جب راجہ اگیندھ بن میں بھگوت بھجن کرنے چلے گئے تو ان کے دھرماتما پُتر راج کاج چلانے لگے۔ اُنکے راجیہ میں پرجا بڑی سُکھی تھی اور شیر و بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ اگیندھ کے بڑے لڑکے نابھی کے بہت دنوں تک کوئی پُتر نہیں ہوا تو اُن کو بڑی چنتا ہوئی، سو اُنہوں نے اپنے راجیہ کے بڑے بڑے وِدوان پنڈتوں اور رِشیوں کو بُلا کر اُن سے پرارتھنا کی کہ کوئی ایسا اُپائے بتاؤ جس سے میرے گھر سنتان ہو۔ اُنہوں نے کہا، کہ تم یگیہ کرو، تب منو کا مناپورن ہو گی۔ اُن کی آگیا انوسار راجہ یگیہ کرنے لگا۔ یگیہ پورن ہونے پر پار برہم پرماتما نے پرگٹ ہو کر درشن دیئے، بھگوان کو دیکھتے ہی راجہ نے اور جتنے بھی رِشی مُنی وہاں بیٹھے ہوئے تھے سب نے اُٹھ کر بھگوان کو پرنام کیا اور پوجا کر کے استوتی کرنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! آپ بڑے ہی کرپالو ہیں۔ رِشی مُنی اور بڑے بڑے ——

چکرورتی راجہ اپنا سارا راجیون یگیہ کرنے میں ہی بتا دیتے ہیں، تب بھی آپ کے درشن دُرلبھ ہو جاتے ہیں۔ پر تو مجھ داس پر آپنے کرپا کر کے ایک چھوٹے سے یگیہ کرنے سے ہی درشن دیدیئے۔ ہے بھگوان اس کا کیا کارن ہے۔ یہ میرے پچھلے جنموں کا پُنیہ ہے یا اور کوئی کارن ہے؟۔ یہ سُن کر بھگوان ترلوکی ناتھ کہنے لگے کہ ہے راجن! میں تجھ سے اِس لئے پرسن ہوں کہ تو سب منوشیوں کو برابر سمجھتا ہے۔ تیرے راجیہ میں چھُوا چھوت نہیں ہے اور تو نے ایسا پربندھ کیا ہے کہ براہمن اور شودر ایک ساتھ مِل کر دیو مندروں میں جاتے ہیں اور وہاں پرساد چڑھاتے ہیں۔ تیرے راجیہ میں شودروں کو نیچا نہیں سمجھا جاتا بلکہ ان کو سمان کے ساتھ انیہ ورنوں کی برابر یگیہ میں تو استھان دیتا ہے، ہے راجن چاہے کوئی جیون بھر میرا نام لے کر تپ کرتا رہے پر تو اونچ نیچ اور چھُوا چھوت کا وچار ہردے میں سے نہ نکالے تو میں نہ تو اُسے درشن دیتا ہُوں اور نہ اس کو سوَرگ بھیجتا ہوں ہے راجن! میں نے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ میرے نام پر پشوؤں کی بلی یگیہ میں دیجائے پر تو منوشیہ اپنی اگیانتا کے کارن ایسا کرتے ہیں۔ تو ایک ایسا راجہ ہے جس نے یگیہ میں کوئی بلی نہیں دی ہے اِس لئے میں ترنت ہی ننگے پیر بھاگا چلا آیا ہوں۔ میں تیری ابھی لالسا جانتا ہوں اور تجھے وردان دیتا ہوں کہ جس طرح تو جیوں پر دیا کرتا ہے اُسی پرکار تیرا پُتر بھی جیوں پر دیا کرنے والا آپتن ہوگا، اور وہ سنسار میں ایک ایسا دھرم چلائے گا جس کے ماننے والے کروڑوں کی سنکھیا میں ہوں گے اور وے لوگ جیو ہنسا نہیں کیا کریں گے۔ ہے راجن میں تیرے یہاں پُتر کے روپ میں سوئم جنم لوں گا۔ ایسا کہہ کر بھگوان انتردھیان ہو گئے۔ تب برہما آدی دیوتا آکر راجہ سے کہنے لگے کہ اب تیرا بھاگیہ جاگا ہے۔ بھگوان تیرے پُتر کے رُوپ میں جنم لیں گے اور تو بھوساگر سے پار ہو جائے گا۔

ایسا آشیرواد دے کر برہما جی وانیہ دیوتا اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ اس کے دس مہینے پشچات راجہ کے گھر پُتر آپتن ہوا۔ اُس کو دیکھ کر رانی میرودوتی اور راجہ نابھی بڑے پرسن ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر استوتی کرنے لگے۔ جس سمے راجہ نابھی کے پُتر ہُوا، آکاش پر سے دیوتاؤں نے پھُولوں کی ورشا کی۔ چاروں دشاؤں میں شنکھ اور باجوں کی مدھر دھونی گنجارنے لگی۔ اپسراؤں نے راج محل میں آکر ناچ کئے اور گندھروں و کِنّروں نے گائن گائے

4 ادھیائے ۴

رِشبھ دیو کا راج گدّی پر بیٹھنا و راجیہ ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جنم سے ہی رِشبھ دیو کے شریر میں بھگوان کے لکشن تھے۔ داہنے ہاتھ میں چکر آدی نشان اور پاؤں میں وجر آدی کے نشان بنے ہوتے تھے۔ راجہ اور رانی دونوں ان کی سیوا بڑی پرسنتا سے کرتے تھے اور ان کی بال لیلاؤں کو دیکھ کر پرسن ہوتے تھے۔ برہما جی نے اُن کے لڑکے کا نام رشبھ (شریشٹھ) رکھا۔ جب رشبھ دیو بڑے ہو گئے تو راجہ نے اُن کو راج گدّی پر بٹھا دیا، اور آپ بھگوان کا بھجن کرنے کو چلے گئے اور کچھ سمے پشچات پران تیاگ دیئے۔ راجہ رِشبھ دیو بڑے گیانی اور دھرماتما تھے، ان کے راج میں کوئی دکھی نہیں

تھا۔ کوئی اونچا یا نیچا نہیں تھا۔ بڑا انیائے ہوتا تھا۔ دُربل کو بلوان سے ڈر نہیں تھا۔ ساری پرجا چاہتی تھی کہ راجہ رِشبھ دیو ہی ہمارے راجہ بنے رہیں۔ ایک سمے راجہ اندر کو اُن کی اُنّتی اور پرتاپ سُن کر بڑی ایرشا ہوئی اور اُنہوں نے راجیہ میں جل نہیں ورشایا۔ جب راجہ رِشبھ دیو کو یہ معلوم ہوا تو اُنہوں نے اندر پر کرودھ نہیں کیا، بلکہ اپنے یوگ بل سے سارے راجیہ میں پانی برسا دیا۔ جب راجہ اندر نے یہ دیکھا کہ اُس نے مجھے بھی ہرا دیا، تو وہ ڈر کے مارے بھاگتا ہوا برہما جی کے پاس پہونچا، اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج پرتھوی پر اتنا پراکرمی راجہ اُتپن ہوا ہے کہ اُس نے اپنی شکتی سے ہی ورشا کر لی۔ مجھے اُس سے بہت ڈر لگتا ہے پتہ نہیں وہ کب آکر میری گدی چھین لے۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے اندر تم مت ڈرو۔ رِشبھ دیو کے رُوپ میں سوئم بھگوان ترلوکی ناتھ نے پرتھوی پر جنم لیا ہے۔ اُن سے تمہارا انرتھ نہیں ہوگا۔ یہ سُنکر اندر کو بڑی پرسنتا ہوئی اور اُس نے اپنی کنیا جینتی کا وِواہ راجہ سے کر دیا۔ اس استری سے رِشبھ دیو جی کے سو پُتر اُتپن ہوئے۔ اُن میں سب سے بڑا بھرت پرم یوگی واتم گنوں والا تھا۔ جس کے نام سے یہ دیش بھارت ورش کے نام سے پرسدھ ہوا، ان سے چھوٹے نو پُتروں کے نام یہ ہیں۔ کُشاورت۔ الاورت۔ برہماورت۔ ملئے کیتو۔ بھدرسین۔ اندرپرک۔ وودربھ اور کیکٹ۔ ان سے چھوٹے پُتر بھی بہت گیانی اور دھرماتما تھے۔ اپنے پتا کی آگیا کا پالن کرتے تھے اور ویدوں کے گیاتا تھے۔

5 ادھیائے ۵

رِشبھ دیو کا اپنے پُتروں کو گیان سکھانا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! کچھ دِنوں کے پشچات رِشبھ دیو جی نے وچار کیا کہ اب بھگوان کا بھجن کرنے کے لئے جانا چاہیئے ایسا وچار کر انہوں نے اپنے پُتروں کو بُلایا اور اُن کو اُپدیش دینے لگے، ہے پُترو! اِس شے بھوگ تو وشٹا آدی کھانے والے جیوں کو بھی مل جاتا ہے۔ منوشیہ تن بڑا مولیہ وان ہے یہ وِشے بھوگ میں نشٹ کرنے یوگیہ نہیں ہے بلکہ تپ کرنے یوگیہ ہے۔ کیونکہ تپ کرنے سے انت کرن شُدھ ہو کر برہما نند کی پراپتی ہوتی ہے۔ وِدوانوں کا کہنا ہے کہ مہان پُرشوں کی سیوا کرنا مکتی کا دُوار ہے اور استری تتھا کامی پُرشوں کی سنگت کرنے سے نرک ملتا ہے جو سدا چار کا پالن کرتے ہوں، جن کی شانت وِرتی ہو، جن کو کرودھ نہ آتا ہو۔ ایسے لکشن والے منوشیہ سادھو کہلاتے ہیں، ہے پُترو! جو لوگ بھگوان کو پرسن رکھنا چاہتے ہیں اُن کو چاہیئے کہ پراستری پرسنگ نہ کریں۔ سدا ستیہ بولیں۔ برے آدمیوں کی سنگت میں نہ بیٹھیں۔ کِسی پر کرودھ نہ کریں۔ کسی کو دُکھ نہ دیں۔ کبھی اپنی شکتی یا بھگتی آدی کا اہنکار نہ کریں۔ جُواریوں اور مدراپان کرنے والوں سے سدا دُور رہیں۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ گھر میں بھی اتتھی کے سمان رہے۔ لابھ یا ہانی ہونے پر کچھ چنتا نہ کرے اور استری سنتان آدی کا موہ نہ رکھے جس پرکار چندن کاورکش سردیوں کے لپٹے رہنے پر بھی اِن کے وِش سے پَربھاوت نہیں ہوتا اُسی پرکار جو گیانی منوشیہ ہے وہ گرہستی میں رہنے پر بھی بھگوان کا بھجن کرتا

رہتا ہے اور سنساری مایا موہ میں نہیں پھنستا۔ ایسے گرہستی، کو مہاتما سمجھنا چاہیئے اُسے موکش پراپت ہوتا ہے اور آواگون سے چھوٹ جاتا ہے، ہے پُترو! بھگوان نے ہی ساری سرشٹی کو اُپتن کیا ہے۔ یہ چندرماں۔ سُوریہ۔ تارے آدی اُسی کے پرکاش سے پرکاش وان ہیں، اور دِن رات وسب رتوئیں بھگوان کی ہی آگیا سے ہوتی ہیں۔ اس کی اچھا کے بناء پتا بھی نہیں ہل سکتا۔

6 ادھیائے ۶

رشبھ دیو کا جین دھرم کی نیو ڈالنا اور تپ کرنے بن میں چلے جانا

رِشبھ دیو جی کہنے لگے کہ ہے پُترو! چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک بھگوان نے اُپتن کئے ہیں، اور وہ سب کو برابر سمجھتا ہے سب میں بھگوان کا انش ہوتا ہے ایسا سمجھ کر تم لوگ کسی بھی پرانی کو دُکھ مت دینا۔ تمہارے پیروں سے مارگ میں جاتی ہوئی ہزاروں چیونٹیاں دب کر مر جاتی ہیں، سو تم اپنے پیروں پر ملائم کپڑا باندھ کر چلا کرنا جس سے بھومی پر پھرنے والے کیڑوں کو کشٹ نہ ہو اور ہے پُترو تم سنسار کے کونے کونے میں جا کر لوگوں میں میرا یہ اُپدیش پہنچا دو کہ کسی کی..... ہنسا کرنا یا کشٹ دینا پاپ ہے۔ کشٹ کیول مارنے پیٹنے سے ہی نہیں ہوتا بلکہ کٹھور وچن سے بھی کشٹ پہونچایا جاتا ہے سو تم کو چاہیئے کہ کبھی کسی کو کٹھور وچن مت کہنا، اور سب سے میل محبت سے رہنا، ہے پُترو! سنسار میں سب یگیوں سے بڑا یگیہ بھگوان کا سمرن ہے۔ کوئی منوشیہ چاہے کتنے ہی یگیہ کر ڈالے پر نتو یدی ہردے سے بھگوان کا نام نہیں جپتا تو یگیہ آدی کرنا بیکار ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کو ترلوکی ناتھ جان کر نشکام بھاؤ سے اُن کا بھجن کرتے ہیں اُن کو یگیہ وہون کرنیکی آوشیکتا نہیں ہے۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رِشبھ دیو جی نے اپنے پُتروں کو یہ گیان دے کر گھر چھوڑ دیا اور بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلے گئے۔ اُنہوں نے وہاں جا کر گھور تپ کیا۔ ایک دن اشٹ سدھی نے اُن کے پاس آ کر بتایا کہ اس کو پانے کے لئے سنسار کے سارے منوشیہ اور رشی منی لالائت رہتے ہیں، پر نتو رِشبھ دیو نے اُس کی اور دیکھا بھی نہیں ایک دِن جنگل میں بھینکر آگ لگ گئی، اور رِشبھ دیو جی نے اُسی آگ میں اپنے پران تیاگ دیئے۔

7 ادھیائے ۷

راجہ بھرت کا راجیہ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رِشبھ دیو کے بڑے بیٹے بھرت نے راجہ ہو کر اپنے پتا کی آگیا انوسار وشو روپ کی کنیا پنچ جنی سے اپنا وواہ کیا۔ جس پر کارا نہکار سے پنچ بھوت (سپرش۔ شبد۔ روپ۔ رس اور گندھ) کی اُتپتی ہوتی ہے اُسی پرکار اُن کی استری کے گربھ سے پانچ پتر اُتپن ہوئے۔ یہ پُتر اپنے پتا کے سمان گن اور کیرتی والے تھے ــــ راجہ

بھرت اپنی پرجا کو اس طرح پالتے تھے جیسے پتا اپنے پُتر کو پالتا ہے۔ راجہ بھرت نے دس ہزار ورش تک راجیہ کا سُکھ بھوگا۔ اور پھر گرہست دھرم سے وِرکت ہو کر راج سنگھاسن بیٹوں کو دے کر آپ بن میں جا کر تپ کرنے چلے گئے۔ جنگل میں جا کر اُنہوں نے گھاس پھوس کی کُٹی تیار کی اور اس میں اُنہیں وہی آنند آنے لگا جو محلوں میں آتا تھا۔ راجہ بھرت وہاں تپ کرتے رہتے تھے۔ ایک دن مہاراجہ بھرت مہاندی گنڈک میں اشنان کر کے ندی کے تٹ پر بیٹھے بھگوت بھجن کر رہے تھے۔ وہاں ایک گربھنی ہرنی پانی پینے آئی، پیاس ادھک لگنے سے وہ ہرنی خوب ڈٹ کر پانی پی رہی تھی کہ اتنے میں شیر نے دھاڑ ماری اس کے بھئے سے ہرنی نے جلدی سے چھلانگ ماری۔ پر نتو ندی کے تٹ پر پڑے ہوئے سوکھے ورکش سے ٹکرا کر وہ مرگنی اور بچہ گر پڑا اس بچہ کو نہیں اُٹھاؤں گا تو یا تو یہ بھوک پیاس سے مر جائے گا یا شیر آدی آ کر اس کو کھا جائے گا اور مجھ کو پاپ لگے گا۔ ایسا وچار کر اُنہوں نے بچے کو گود میں اُٹھا لیا۔ اور اپنی کٹی میں لے آئے اور اُس کو پالنے لگے۔

8 ادھیائے ۸

ہرن کے بچے کا کھو جانا، اور راجہ بھرت کا اس کے وِیوگ میں پران تیاگ دینا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھرت جی اُس ہرنی کے بچے کا پالن پوشن اس پرکار کرنے لگے، جیسے اُن ہی کا پُتر ہو۔ وے رات دِن اُس بچے سے پیار کرتے تھے۔ پہلے گائے کا دودھ اُس کو پلاتے تھے پھر اپنے ہاتھ سے گھاس چھیل چھیل کر اُس کو کھلانے لگے۔ راتری کو اپنے پاس اُس کو سُلاتے تھے اور اشنان دھیان کرنے جاتے تب بھی اُس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اس کا پھل یہ ہوا کہ بھرت جی کے نیم (اشنان آدی) اور بھگوت بھجن آدی کم ہونے لگے۔ ایک دِن اُس استھان پر ہرنوں کا جھنڈ آیا اور وہ بچہ بھی چوکڑی مار کر اُن میں مِل گیا اور پھر لوٹ کر نہیں آیا۔ جس پرکار منوشیہ کو دھن کے ناش ہو جانے پر شوک ہوتا ہے، اُسی پرکار بھرت جی اُس کے وِیوگ میں پاگل جیسے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگوان تو میرے اس ہرنے کے ٹکڑے کو شیگھر ہی میرے پاس بھیج دے۔ پتہ نہیں وہ بیچارا کہاں چلا گیا کوئی بھیڑیا یا سنگھ آدی اُسے کھاتا تو نہیں گیا۔ وہ اس بچے کی کریڑاؤں کا دھیان کر کر کے دُکھی ہو رہے تھے۔ سوچ رہے تھے کہ جب میں کھیل کھیل میں جھوٹی سمادھی لگا کر بیٹھ جاتا تھا تو وہ بچہ چکت ہو کر میرے پاس آتا اور اپنے کومل سینگوں سے میرا سپرش کرتا تھا۔ جب کبھی وہ بھگوت پوجا کی سامگری کو بگاڑ دیتا تھا، تو میرے ڈانٹنے پر بچے کی بھانتی ڈر کر چُپ چاپ بیٹھ جاتا تھا۔ جب میں سمادھی لگاتا تھا تو وہ میرے گھٹنے پر اپنا مُنہ رکھ بیٹھ جاتا تھا۔ اس پرکار اس کا سمرن کر کر کے بھرت جی رونے لگے اور اس کے موہ میں اُنہوں نے سب جپ تیاگ دیا اور اُسی کے شوک میں پران تیاگ دیئے۔

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! مرتے سمے ان کا ہردے ہرنی کے بچے میں ہی گھوم رہا تھا سو مرنے کے پشچات اُنہوں نے ہرن کا جنم لیا۔ پُورو جنم میں اُنہوں نے جو بھگوان کی سیوا کی تھی۔ اُس کے پرتاپ سے ہرن کا جنم لینے پر بھی اُن کو پچھلے جنم کی باتیں یاد رہیں۔ سو وے من ہی من پچھتاتے اور اپنے آپ کو دھکارتے تھے اور کہتے تھے ..... کہ میری مت

کیسی ماری گئی تھی کہ بھگوان کا بھجن آدی سب چھوڑ کر میں نے اس ہرن کے بچے میں پریت رکھی، ایسا پریم میں نے اپنے پتروں اور استری سے بھی نہیں کیا تھا۔ ہرن کا تن پاکر بھی وے بھگوان کا بھجن کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی ہرنی ماں کو چھوڑ دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پھر ان کے موہ میں پھنس جاؤں۔ اب کی بار نہ جانے کیسی دُرگت ہو ایسا وچار کروے اکیلے ہی چل دیئے اور اس استھان پر آ گئے جہاں پلستیہ منی اور پلہہ منی کا آشرم تھا۔ بھرت جی ہرن کے روپ میں ہی وہاں اکیلے پھرتے رہتے تھے، اور جب کبھی سادھوؤں میں گیان چرچا ہوتی تو وہاں آکر بیٹھ جاتے تھے وے اُس دِن کی باٹ جوہ رہے تھے جب ہرن کے شریر سے مُکتی ملے۔ کچھ سمے پشچات ایک دن وے ندی میں سے ہو کر پار جا رہے تھے، پر نتو شریر دُربل تھا سو ندی میں ہی ڈوب کر پران تیاگ دئے۔

6 ادھیائے 9
ہرن کا شریر تیاگ کر بھرت جی کا براہمن کے گھر جنم لینا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! بھرت نے تن تیاگ کر ایک بہت گیانی اور ویدوں کا پاٹھ کرنے والے براہمن کے یہاں اگلا جنم لیا۔ بھرت جی نے اس کے یہاں جنم لے کر بھی یہ وچار کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پھر بندھن میں بندھ جاؤں اس لئے بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے گھر سے وِرکت رہنا چاہیئے۔ اس پرکار وچار کرتے ہوئے بھرت سب لوگوں کو اپنے سروپ کو پاگل۔ مُورکھ اور اندھا بہرا سا دکھاتے تھے۔ براہمن نے اپنے پُتر کی یہ دشا دیکھ کر اس کے سب سنسکار کر دیئے اور یگوپویت دھارن کرا کے سندھیا بندنا آدی کی شکشا دینے لگا پر نتو جڑ بھرت اپنے پتا کی شکشا پر دھیان نہ دیتے تھے مَن ہی مَن میں بھگوان کا اسمرن کرتے رہتے تھے۔ ایک دن اس براہمن کی مرتیو ہو گئی۔ پتا کی مرتیو کے پشچات اس براہمن کے نو بیٹوں نے بھی بھرت کو مُورکھ سمجھ کر پڑھانا لکھانا چھوڑ دیا اور بھرت جی پاگلوں جیسا آچرن کرتے ہوئے اِدھر اُدھر گھومنے لگے۔ پرتیک مُنوشیہ کا کاریہ وے پریت پُورک کر دیتے تھے بہت سے اُن سے بیگار میں ہی کام کرا لیتے تھے۔ سیوا کرنے سے اُن کو جو رُوکھا سُوکھا ملتا تھا اس کو بھگوان کا پرشاد سمجھ کر کھا کر جیون نرواہ کرتے تھے۔ بھرت جی آتم گیانی ہو گئے تھے اور اپنی آتما میں ہی مگن رہنے لگے تھے۔ سردی گرمی برسات آدی میں وے اکیلے ہی ننگے شریر گھومتے رہتے تھے۔ کبھی شریر کو تیل آدی نہیں لگاتے تھے جس سے ان کا سارا شریر دُھول سے سنا رہتا تھا۔ جیسے دُھول میں بھرے ہوئے ہیرے کو صاف نہیں دیکھا جا سکتا اسی پرکار بھرت جی کا برہم تیج پرگٹ نہیں دیکھا جاتا تھا۔ ان کی مہما کوئی نہیں جانتا تھا۔ یہ براہمنوں میں نیچ ہے ایسا کہہ کر لوگ ان کا انادر کیا کرتے تھے۔ اسی پرکار سب سے اپمانت ہو کر بھرت جی وچرتے تھے۔ جب وہ جڑ بھرت لوگوں سے کام کرنے کی مزدوری لے کر بھوجن کرنے کی اِچھا کرنے لگا تب اس کی جاتی کے لوگوں نے اُس کے بھائیوں کو سمجھایا کہ تم اس کے بھائی ہو کیا اس کو روٹی بھی نہیں دے سکتے؟ اگر تم اس کو کھانا نہیں دوگے تو ہم جاتی سے نکال دیں گے۔ تب کچھ دن اس کے بھائیوں نے بھرت کی پروا کی اور اس کو بھوجن دینے لگے پر نتو بھرت یہ کبھی نہیں کہتے تھے کہ کھانے سے پیٹ بھر گیا ہے۔ یدی کوئی ڈھائی سیر روٹیاں بھی رکھ دیتا تھا تو کھا جاتے تھے۔ تب بھائیوں کی اِستریوں نے کہا کہ یہ تو بہت کھا جاتا ہے ہم کہاں تک

اس کے لئے روٹی بنائیں یہ سُن کر بھائیوں نے اُن کو بھوجن کالو بھ دے کر دھانوں کے کھیت میں کیاری بنانے کے کام میں لگا دیا۔ پرنتو بھرت کا من اس کام میں بھی نہ لگا، اُسی سمے میں چوروں کا ایک راجہ سانتک نام کا تھا جو بھدر کالی دیوی کا بڑا اُپاسک تھا۔ اُس کے کوئی سنتان نہیں تھی سو براہمنوں نے اس کو بتایا کہ اگر تم ایک منوشیہ کی بلی دیوی کے سامنے چڑھاؤ تو تمہارے پُتر اُتپن ہوگا۔ اُس راجہ نے ایک منوشیہ پکڑوالیا پرنتو وہ رات کے سمے اپنی جان چھڑا کر بھاگ گیا، تب راجہ نے اپنے داس داسیوں کو آگیادی کر یا تو اُس منوشیہ کو پکڑ لاؤ نہیں تو کسی دوسرے منوشیہ کو پکڑ لاؤ۔ جس سے اُس کی بلی چڑھائی جاسکے۔ سو اُس راجہ کے دوت راتری کے سمے ایک منوشیہ کو ڈھونڈ رہے تھے ان کو جڑ بھرت ایک کھیت کی رکھوالی کرتے ہوئے دِکھائی دیئے اور اُنہوں نے اُن کو پکڑ لیا، اور رسّی سے باندھ کر بھدر کالی کے مندر میں لائے پھر چوروں نے بھرت جی کو اشنان کرا کر نئے دستر پہناتے۔ سُگندھی شریر پر ملی۔ موتیوں کی مالا پہنائی اور تلک آدی لگا کر اچھی طرح سجایا، پھر بھوجن کرا کر پھل آدی بھینٹ کر کے پوجن کیا، بڑے بڑے باجوں کے ساتھ ان کو بھدر کالی دیوی کے پاس لا کر شر جھکا کر بٹھا دیا۔ تب ان کا پروہت دیوی کو پرسن کرنے کے لئے اُن کی بلی دینے کے لئے ہاتھ میں کھڑک اُٹھانے لگا تو ہے راجہ پریکشت! جڑ بھرت کے پرچنڈ تیج سے دیوی کا شریر جلنے لگا اور دیوی جی ترنت ہی مُورتی کو تیاگ کر باہر نکلیں، اور اُنہوں نے پروہت کے ہاتھ سے کھڑک چھین کر اس سے سارے پاپا تما چوروں کا شر کاٹ کر پھینک دیا۔ ہے راجن جو منوشیہ دُوسروں کا بُرا چاہتا ہے اس کا یہی دنڈ ہوتا ہے۔ اِن پاپیوں کے شریر کاٹ کر دیوی جی بھرت جی سے کہنے لگیں کہ ہے بھگت راج! میرے بھگت چوروں کے راجہ نے آپ کو بڑا کشٹ پہونچایا ہے آپ مجھے چھما کریں کیونکہ وہ میرا سیوک تھا۔ اور اس کی بھول کا اپرادھ میرے اُوپر ہے دیوی یہ وچن سُنکر بھرت جی کہنے لگے کہ ہے دیوی! آتما کبھی نہیں مرتی، اِسی وچار سے میں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری بلی چڑھائی جائے گی، ان لوگوں کو نہیں روکا اور نہ ڈرا ہی۔ ایسا کہہ کر بھرت جی وہاں سے چلے آئے۔

10 ادھیائے ۱۰

جڑ بھرت اور راجہ رہوگن کا سمواد

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ایک سمے سندھو سوویر کا راجہ رہوگن کپل دیو جی کے آشرم پر گیان سیکھنے کو جا رہا تھا مارگ میں اکشومتی ندی کے تٹ پر ان کی پالکی اُٹھانے والا ایک کہار بیمار پڑ گیا، سو وے ایک منوشیہ کو پالکی اُٹھانے کے لئے ڈھونڈھ رہے تھے۔ وہاں دیو یوگ سے جڑ بھرت بیٹھے مِل گئے۔ کہاروں نے ان کو دیکھا کہ یہ منوشیہ بہت ہرشٹ پشٹ اور مضبوط انگوں والا ہے سو اُنہوں نے ان کو پکڑ کر پالکی میں لگا دیا، اور بھرت جی پالکی اُٹھا کر کہاروں کے ساتھ چلنے لگے پرنتو کہاروں کی گتی سے ان کی گتی نہیں ملی۔ کیونکہ بھرت جی بھومی پر دیکھ دیکھ کر پیر اُٹھاتے تھے کہ کہیں کوئی جیو جنتو پیر سے کچلا نہ جائے۔ تب ان کہاروں کی چال برابر نہ ہونے سے پالکی ٹیڑھی ہونے لگی اور بہت ہلتی تھی۔ یہ دیکھ کر

راجہ رہوگن کہاروں سے کہنے لگا کہ تم لوگ پالکی کو ٹیڑھا کیوں کر رہے ہو؟ کہار لوگ کہنے لگے کہ ہے راجن! اِس میں ہمارا دوش نہیں ہے یہ منوشیہ جو ابھی پکڑ کر لایا گیا ہے تیز نہیں چلتا، اِس کارن ہم بھی تیز نہیں چل رہے ہیں۔ راجہ کرودھ میں آکر بھرت جی کو طعنہ مار کر کہنے لگا کہ ہے بھائی تم بہت تھک گئے ہو، اکیلے بہت دُور سے پالکی اُٹھا کر لائے ہو۔ تم دُربل بھی ہو اور بُڑھاپے نے تم کو گھیر لیا ہے۔ یہ سُنکر جڑ بھرت جی نے کوئی اُتر نہیں دیا ہے اور پہلے کے سمان پالکی اُٹھا کر چلنے لگے۔ جب اِس پرکار پھر پالکی ٹیڑھی ہوئی تو راجہ رہوگن بہت کرودھ کر کے کہنے لگا کہ ارے یہ کیا؟ تو جیتا ہی مرا ہوا ہے تو مجھ کو کچھ نہیں سمجھتا اور میرا اپمان کرتا ہے، اور میری آگیا کا پالن نہیں کرتا۔ میں تجھے ابھی یم راج کے پاس بھیجتا ہوں۔ تب جڑ بھرت جی مُسکرا کر راجہ رہوگن سے کہنے لگے، ہے راجن! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے۔ اِس میں ہمارا اپمان نہیں ہوا کیونکہ اگر دیہہ کے ساتھ میرا کچھ سمبندھ ہو تو اپنا اپمان سمجھوں۔ یہ بوجھ کیا ہے؟ یہ دیہہ کیا وستو ہے اس کا رہسیہ جاننا کٹھن ہے اور تم نے جو کہا کہ تم پشٹ ہو سو ایسا تو مورکھ کہتے ہیں کیونکہ شریر تو پشٹ یا دُربل ہوتا ہے پر نتو آتما نہ پُشٹ ہوتی ہے۔ اور یہ موٹاپن۔ روگ۔ بیادھی۔ بھوک۔ پیاس۔ بھئے۔ کلیش آدی تو اس کو ہوتے ہیں جو اپنی دیہہ کا موہ رکھتا ہے۔ میں تو آتما ہوں آتما کو یہ چیزیں نہیں بیاپتیں اور آپنے جو یہ کہا کہ میں تجھے ابھی یم پوری پہنچا دیتا ہوں، سو ہے راجن! بنا مرتیو کا سمے آئے کوئی نہیں مرتا، اور مرنے پر شریر ہی مرتا ہے۔ آتما نہیں مرتی، اِس لئے مجھے مرنے کی چنتا نہیں ہے، ہے راجن! آپنے جو یہ کہا کہ تو اپنے سوامی کی آگیا پالن نہیں کرتا سو اس جگت میں سب کا سوامی بھگوان ہے اور اس کے بعد جتنے بھی ہیں ان سب میں بھگوان کا ہی انش ہے، اور سب برابر ہیں نہ کوئی کسی کا سیوک ہے نہ سوامی۔ اِس سمے تک تم راجہ ہو پر نتو مرنے کے پشچات تمہاری دیہہ بھی مٹی ہو جائے گی اور میری بھی اور یں اور تم بالکل برابر ہو جائیں گے۔ یہ کہتے ہوئے بھرت جی پالکی اٹھا کر چلنے لگے، راجہ رہوگن نے جب یہ گیان بھری باتیں سُنیں، تو اس کا ہردے بھی گیان سے بھر گیا اور وہ پالکی پر سے اُتر کر بھرت جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا، اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میری آنکھوں پر مایا جال کا پردہ پڑا ہوا تھا، اس کارن آپ کو نہیں پہچان سکا، ہے مہاراج آپ کون ہیں، سچ سچ بتائیے! آپ کے کندھوں پر یگوپویت دیکھتا ہوں کیا آپ کوئی براہمن ہیں؟ کیا آپ بھگوان کپل دیو جی تو نہیں ہیں، ہے مہاراج آپ کون ہیں شیگھر ہی مجھے بتائیے اور میرا اپرادھ چھما کر دیجئے۔ آپ کی گیان بھری باتوں نے میرے ہردے کی اگیان کی گانٹھ کھول دی ہے۔

11 اودھیائے ۱۱

راجہ بھرت کا رہوگن کو اُپدیش دینا

راجہ کی یہ پرارتھنا سُن کر جڑ بھرت جی کہنے لگے ہے راجن! آتما امر ہے یہ کبھی مرتی نہیں۔ اس آتما کو کبھی دیوتا کا تن ملتا ہے کبھی منوشیہ کا اور کبھی پشو پکشی آدی کا، پر نتو وہ کسی تن کا موہ نہیں کرتی سب کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے، اِس لئے

آتما کو سدیو الگ وستو سمجھنا چاہیئے، ہے راجن! میں ایک جنم میں راجہ بھرت تھا، اس کے پشچات میں نے مرگ کا شریر پایا اور پھر اب براہمن کے گھر جنم لیا ہے۔

ہے راجن! منوشیہ بڑا ہی اگیانی ہے یہ جنم بھر اپنے کٹمبیوں کا پیٹ پالنے کے لئے جھوٹ بول کر چھل کر کے اور بھانتی بھانتی کے ادھرم سے دھن کماتا ہے۔ پر نتو وے سمبندھی ہی اس کو بڑھاپے میں اس کا تر سکار کرتے ہیں۔ کام کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ نامک پانچ چور ہر سمے اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے کئے ہوئے شبھ کاریوں کے پھل کو چراتے رہتے ہیں، اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ ان پانچ چوروں سے بچ کر رہے۔

12 ادھیائے ۱۲
راجہ کا بھرت جی و منوشیہ تن کی پرشنسا کرنا

راجہ رہوگن بھرت جی کا اپدیش سنکر کہنے لگے! ہے بھرت جی چوراسی لاکھ یونیاں بھگتنے کے پشچات جیو کو منوشیہ ملتا ہے، اس لئے یہ منوشیہ شریر سب سے شریشٹھ ہے۔ اور اس تن کو پاکر اگر آپ جیسے مہاتماؤں کا درشن ہو جائے تو اس سے بڑی بھاگیہ کی بات اور کوئی نہیں ہوتی۔ منوشیہ کا شریر دیوتاؤں سے بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ دیوتا لوگ یدی بھگوان کا بھجن کریں تو ان کو کیول مکتی ہی ملتی ہے پر نتو منوشیہ جو اچھا کرتا ہے وہی بھگوت بھجن کرنے سے پورن ہوتی ہے۔ اس لئے میں اس منوشیہ تن کو دار مبار نمسکار کرتا ہوں۔ یہ سن کر بھرت جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم نے میری بتائی ہوئی باتوں کا ارتھ اچھی طرح نہیں سمجھا۔ جو منوشیہ اچھے کاریہ جیسے دان یگیہ آدی کرتا ہے اس کو اس بات کا اہنکار ہو جاتا ہے کہ میں اچھے کاریہ کر رہا ہوں، اس لئے میں اور منوشیوں سے اچھا ہوں۔ اس پرکار اہنکار کرنے سے اس کا سارا ادھرم نشٹ ہو جاتا ہے۔ جب تک منوشیہ ابھیمان چھوڑ کر نشکام بھاؤ سے ..... بھگوان کا بھجن نہیں کرتا، تب تک اس کو گیان پراپت نہیں ہوتا۔ بھگوان میں پریتی سادھو سنتوں کی سنگت کرنے سے بڑھتی ہے اور سادھو سنتوں کی سنگت اس سمے تک نہیں ملتی جب تک بھگوان کی کرپا نہ ہو۔ ہے رہوگن تم کو ابھی راجہ ہونے کا ابھیمان ہے جس کے کارن تم ان کہاروں کو نیچ سمجھتے ہو۔ یہ تمہاری برابر ہیں، کیونکہ ان میں اور تم میں دونوں میں۔ بھگوان کا پرکاش ہے۔ تم اپنے آرام کے لئے ان کو کشٹ دیتے ہو یہ ادھرم ہے۔ سو تم اس راج پاٹ کا موہ چھوڑ کر بن میں جا کر بھگوان کا تپ کرو

13 ادھیائے ۱۳
رہوگن کا تپ کرنے بن میں چلے جانا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جڑ بھرت کے اپدیش کا اتنا پربھاو راجہ رہوگن پر پڑا کہ وہ ترنت ہی بھرت جی

کے چرنوں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج! آپنے مجھے اندھیارے سے نکال کر اُجالے میں لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ اب میں آپ کی کرپا سے سمجھ گیا ہوں کہ یہ سارا سنسار ایک سُپنا ہے اور منوشیہ اس سُپنے میں پڑا ہوا طرح طرح کی کلپنائیں من میں کرتا ہے۔ مرتیو واستو میں اُس سُپنے کے ٹوٹ جانے کا نام ہے۔ ایسا کہہ کر راجہ بن کی اور چل دیا اور اپنا شریر تیاگ کر موکش پراپت کیا۔ جڑ بھرت جی کچھ دنوں پشچات شریر تیاگ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔

14 ادھیائے ۱۴

بھرت جی کے ونش کا ورنن!

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں اب تم کو بتاؤں گا کہ دھرم سروپ جڑ بھرت کے ونش میں آگے چل کر کون کون راجہ آدی ہوئے۔ بھرت جی کا سمتی نامک پُتر تھا، اُس نے رشبھ دیو کی بھانتی جین دھرم کا پرچار کیا۔ سمتی کا وِراہ وردھ سینا نامک استری سے ہوا تھا، جس سے دیوجت نامک پُتر اُتپن ہوا۔ دیوجت کی استری نام کی پتنی سے دیو دیومن نامک پُتر اُتپن ہوا جس سے پریتھ نامک پُتر ہوا۔ پریتھ بڑا میدھاوی تھا۔ اُس نے اَتم ودیا پڑھ کر بھگوان کا تپ کیا اور اُن کے درشن پراپت کئے۔ پریتھ کی پتنی کے گربھ سے پرتی ہرتا۔ پرستوتا۔ اُدگاتا، ان ناموں کے تین پُتر اُتپن ہوئے۔ یہ تینوں یگیہ کرنے میں بڑے نپُن تھے۔ پرتی ہرتا کے استوتی نامک پتنی سے اج اور بھوما نامک دو پُتر اُتپن ہوئے۔ بھوما کے رشی کنیا نامک استری سے اُدگیتھ نام کا پُتر اُتپن ہوا اس کا وِواہ دیو کلیا نامک کنیا سے ہوا جس کے گربھ سے پرستاؤ نامک پُتر اُتپن ہوا۔ پرستاؤ کے گھر اس کی بیوتسا نامک پتنی سے وبھو نامک پُتر کا جنم ہوا۔ وبھو کی رتی نامک استری سے پرتھوشین۔ پرتھوشین سے نکت اور نکت کی ورت نامک پتنی سے نَر نامک پُتر اُتپن ہوا۔ راجہ نَر بڑا پراکرمی اور دھرماتما تھا۔ اس کو رشیوں کی سنگت میں بیٹھنے سے گیان اُتپن ہو گیا تھا۔ سو وہ سدا ہی ترابھی مان رہ کر پرتھوی کا پالن کیا کرتا تھا۔ راجہ نَر کی گینتی نام کی استری سے چیر رتھ۔ سوگتی۔ اور ودھن یہ تین پُتر اُتپن ہوئے۔ چیر رتھ کے اور نانام پتنی سے سمراٹ نام کا پُتر اُتپن ہوا سمراٹ کے انکلا نام کی پتنی سے مریچی۔ اور مریچی کے..... بندومتی استری سے بندورمان نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ بندورمان نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ بندورمان کی سدھا نامک استری سے مدھو نامک پُتر اُتپن ہوا۔ مدھو کی سمتا استری سے ویرورت نام کا پُتر ہوا۔ اس کی بھوج نام کی پتنی سے منتھو۔ پرنتھو یہ دو پُتر ہوئے۔ منتھو کی ستیہ نام استری سے بھوون نام کا پُتر اُتپن ہوا، اس کی روشن نامک پتنی سے توشٹا نام کا پُتر ہوا۔ توشٹا کی پتنی کا نام دروچنا تھا جس سے شت جت آدی سو پُتر اُتپن ہوئے اور ایک کنیا اُتپن ہوئی۔

15 ادھیائے ۱۵

شکدیو جی کا ساتوں دویپوں و پرتھوی آدی کی لمبائی چوڑائی آدی بتانا

راجہ پریکشت شکدیو جی سے پوچھنے لگے کہ ہے رشی راج! جہاں تک سوریہ نارائن اپنا پرکاش کرتے ہیں وہاں تک سمپورن پرتھوی منڈل کا وستار آپنے بتایا ہے۔ جس بھومنڈل کے بیچ مہاراجہ پریورت کے رتھ کے پہیوں کی لیکوں سے سات سمندر بنے ہیں، پھر جن سمندروں کی مریادا سے سات دویپ الگ بنے ہیں ایسا میں آپ سے سن چکا ہوں، پرنتو آپنے یہ سب سنکشیپ میں بتایا تھا۔ اب کرپا کرکے وستار پوروک بتائیے جس سے میرے گیان میں ورودھی ہو!۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ راجن! اگر منوشیہ ہزار وار جنم لے تب بھی سرشٹی کا وستار پورن نہیں بتا سکتا، اس لئے میں یہاں پر سنکشیپ میں ہی جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو بتاؤں گا۔ یہ بھومنڈل کمل کوش کے سمان ہے۔ اس کے بالکل بیچ میں ایک جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن وستار والا ہے اور چاروں اور سے کمل کے پتروں کے سمان گول ہے۔ اس جمبو دویپ میں نو نو ہزار یوجن وستار والے نو کھنڈ ہیں آٹھ مریادا روپی پروتوں سے ان کا وبھاگ کیا ہوا ہے ان نو کھنڈوں کے بیچوں بیچ میں اِلاورت نام کا کھنڈ ہے اس میں ہی بیچ میں کل گری نام کا پروتوں کا راجہ سونے سے بھرا ہوا سمیرو نامک پروت ہے، یہ ایک لاکھ یوجن.... اونچا ہے۔ شکھر پر بتیس ہزار یوجن وستار والا اور مول میں سولہ ہزار یوجن وستار والا ہے اور سولہ ہزار یوجن پرتھوی کے اندر تک ہے۔ الاورت کھنڈ کے اُتر میں کرم سے نیلگری شویت۔ گری اور شرنگوان ہے تین مریادا چل ہیں۔ یہ تینوں پروت کرم سے رمیک ہرن مئے۔ کیروان تین کھنڈوں کے مریادا پروت ہیں۔ اسی پرکار الاورت ورش سے دکشن کی اور نشد۔ ہیم کوٹ اور ہمالیہ یہ تین پروت پورو کی اور لمبے ہیں، ان کی اونچائی دس دس ہزار یوجن ہے۔ الاورت سے پشچم کی اور مالیہ وان۔ پورو کی اور گندھ مان پروت ہے جو نیل اور نشیج پروت تک لمبے ہیں اور دو دو ہزار یوجن چوڑے ہیں، ان کی اونچائی بھی دس دس ہزار یوجن کی ہے۔ یہ دونوں پروت کیتو مال بھدراشو۔ ان کھنڈوں کے مریادا پروت ہیں۔ اسی طرح مندر۔ میرو مندر۔ سوپارشو۔ کمد یہ چار پروت دس دس ہزار یوجن وستار والے تتھا اتنے ہی اونچے ہیں۔ ان کے اوپر میٹھے رس والے پھلوں کے پیڑ ہیں، جب ان سے رس بہنے لگتا ہے تب ارنو دا نامک ندی مندر پروت کے شکھر سے چل کر الاورت کھنڈ کے پورو شا کی اور سمپورن الاورت کھنڈ میں پھیل کر بہہ رہی ہے۔ سمیرو پروت کے پورو دشا میں جٹھر اور دیوکوٹ نامک دو پروت ہیں یہ اٹھارہ ہزار یوجن دکشن اتر کی اور لمبے ہیں۔ تتھا دو دو ہزار یوجن چوڑے تتھا اونچے ہیں۔ پشچم کی اور پون اور پوریات نام کے دو پروت ہیں، پھر دکشن کی کیلاش اور کرویریہ دو پروت کہے ہیں۔ یہ پشچم پورو کی اور لمبے ہیں اور تری شرنگ و مکریہ دو پروت کہے ہیں ان آٹھ پروتوں سے گھرا ہوا سوورن کا سمیرو پروت چاروں اور سے اگنی کے سمان پرکاش وان ہوتا ہے۔ سمیرو پروت کے بیچ میں سب سے اوپر برہما جی کی نگری بنی ہوئی ہے۔ اس پری کے چاروں اور آٹھ لوک پالوں کی آٹھ پری ہیں۔

16 ادھیائے ۱۶
شکدیو جی کا لوکوں کی کتھا ورنن کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! برہمانڈ میں سب سے اِدھک پرکاش سوریہ میں ہے۔ سوریہ کو بھگوان سے پرکاش ملتا اور بھگوان کا تیج اُس پر پڑتا ہے جس سے وہ چمکتا ہے اور سوریہ کا پرکاش چندرماں اور پرتھوی پر پڑتا ہے جس سے دونوں پرکاشت ہوتے ہیں۔ چندرماں میں اپنا کوئی پرکاش نہیں ہے سوریہ کے پرکاش سے ہی وہ چمکتا ہے۔ ہے راجن پرتھوی کے آٹھ کونے ہیں، اور پرتیک کونے کو ایک بہت بڑا ہاتھی جسے دکپال کہتے ہیں اپنے پیروں سے دبائے رکھتا ہے اور ہلنے نہیں دیتا۔ سمیرو پروت پر اندرپُری۔ ورُن پُری اور کبیر پُری ہیں۔ منوشیہ ان پُریوں میں نہیں جاسکتا کیول دیوتا اور بھگوان کے بھگت ہی وہاں جاسکتے ہیں، ہے راجن یہ جو بھارت ورش ہے یہ جمبو دویپ میں ہے اور سنسار میں سب دیشوں سے شریشٹھ ہے۔ یہاں ہی بھگوان نے بار بار جنم لیا ہے، اِسی کارن سرشٹی کے انت تک اس بھومی میں دھرماتما لوگوں کی کمی نہیں رہے گی۔ بھارت ورش کے سمست نواسی دھرم اور بھگوان میں آستھا رکھیں گے۔ گنگا۔ جمنا۔ اور سرسوتی آدی ندیاں اِسی لئے بنائی گئی ہیں کہ بھارت واسی اس میں اشنان کرکے اپنے شریر کو نرمل کرسکیں، اور اُن کے روگ دُور ہوجائیں ہے راجن گنگا و جمنا کا جل بڑا ہی پوتر اور نرمل ہے۔ اس کو نتیہ پرتی پیتے رہنے سے منوشیہ کو کوئی روگ نہیں ہوتا۔ اور انت میں موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ اب میں تم کو گنگا جی کی مہما بتاؤں گا۔

17 ادھیائے ۱۷
گنگا جی کی اُتپتی تتھا وستار آدی

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اب میں تم کو گنگا جی کی اُتپتی اور وستار بتاتا ہوں۔ جب بھگوان وامن نے راجہ بلی سے تین لوک دان میں لے لئے اور ناپنے کے لئے اپنے سوروپ کو بڑھا کر اپنے داہنے پیر سے پرتھوی کو دبا کر یان کے اوپر اٹھایا تو چرن کے انگوٹھے برہمانڈ کے اوپر کا بھاگ پھوٹ گیا، اور اُس چھید میں سے ہو کر گنگا جی کی دھارا سورگ کے مستک پر اُتری۔ گنگا جی بھگوان جی کے پیروں کے لگنے سے اُتریں۔ اِس لئے ان کو بھگوت پدی بھی کہتے ہیں۔ گنگا اُسی سمے سورگ پر نہیں اُتری بلکہ ہزار ورش تک بہتے ہوئے سورگ کے مستک پر آئیں۔ پھر وہاں سے دھرولوک کے نیچے کو گریں، جہاں سپت رشی گن نواس کرتے ہیں۔ پھر اس استھان سے چندر منڈل کو سینچتی ہوئی سومیرو پروت پر آئیں اور برہما جی کی پُری کے بیچ میں سے بہتی ہوئی چار دھاروں میں بنٹ گئیں، اور چار ناموں سے چاروں دشاؤں میں بہہ کر سمندر میں مل جاتی ہیں ان کی چاروں دھاراؤں کے نام سیتا۔ نندہ۔ چکشو اور بھدرا ہیں۔ سیتا نام والی دھارا تو برہم لوک سے اُتر کر کیشراچل آدی

پروتوں سے نیچے اُترتی ہوئی گندھ مادن پروت کے مستک پر پڑ کر بھدراشو کھنڈ میں بہتی ہوئی پورب دشا کے کنارسمندر میں ملتی ہے اِسی پرکار چکشو نام کی دھارا مالیہ وان پروت کے شکھر سے مِل کر نرنتر بہتی ہوئی کیتو مال کھنڈ میں سے ہو کر پشچم دِشا کے چھیر سمندر میں جا ملتی ہے۔ بھدرا نام کی دھارا اُتریں سمیرُو پروت کے شکھر سے گِر کر کُمُد پروت کے شکھر سے چل کر نیلگری پروت پر آئی، وہاں سے بہہ کر شویت پروت کے شکھر پر وہاں سے شرنگ وان پروت پر پہنچی وہاں سے نیچے گرتی اُتر کر کُنڈوں کو پوتر کرتی اُتر دشا کے سمندر میں جا ملتی ہے۔ اسی پرکار الک نندا نامک گنگا جی کی دھارا ا۔ برہملوک سے دکشن کی اور گرتی ہوئی انیک پروتوں کے شکھروں کو لانگھتی ہوئی ہیم کوٹ پروت سے بھرت کھنڈ کی بھومی میں ہو کر دکشن دِشا کے سمندر میں جا کر ملتی ہے۔ ان سب کھنڈوں میں بھرت کھنڈ ہی منوشیہ کے رہنے کے لئے ہے اور اس میں رہنے والوں کو منوا نچھت پھل ملتا ہے اور باقی آٹھ کھنڈ سورگ واسیوں کے پنیہ بھوگنے کے استھان ہیں۔ ان کھنڈوں میں رہنے والے سورگ بھوگیوں کی آیو دس ہزار ورش ہوتی ہے اور دیوتاؤں کے سمان بل و کرم ان میں ہو جاتا ہے۔

18 ادھیائے ۱۸

کون سے کھنڈ میں کون سے دیوتا رہتے ہیں اُن کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ان نو کھنڈوں میں بھگوان منوشیوں پر کرپا کرنے کے ہیتو بھن بھن رُوپوں میں اب تک وراج مان ہیں۔ الادرت کھنڈ میں مہادیو جی پاروتی جی کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہاں پاروتی جی کی دس ہزار داسیاں شنکر جی کی سیوا کرتی ہیں۔ بھدراشو کھنڈ میں بھدر شروا نام دھرم کا پُتر راجیہ کرتا ہے اور وہ داس کے سیوک بھگوان ہیے گریو کی پُوجا کرتے ہیں۔ ہری ورش کھنڈ میں نرسنگھ رُوپ دھارن کر کے وشنو بھگوان وراج مان ہیں۔ اُس کھنڈ میں پرہلاد جی نرسنگھ جی کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ تمال کھنڈ میں وشنو بھگوان کام دیو کے رُوپ میں رہتے ہیں اور سنو تسر کی پُتری و پُتر ارتھات راتری دونوں کے ابھیمانی دیوتا اُس کھنڈ میں استری پُرش روپ میں نواس کرتے ہیں۔ رمیک کھنڈ میں بھگوان اپنے بہت پریہ تتسیہ اوتار کے رُوپ میں رہتے ہیں اور جو رُوپ اُنہوں نے اُس کھنڈ کے مکھیہ پُرش منوجی کو دکھایا تھا وہ منو اب تک اس کھنڈ میں رہ کر بھگوان کی اُسی روپ میں پُوجا کر رہے ہیں۔ ان متسیہ اوتار دھاری بھگوان کو بار مبار نمسکار ہے۔ ہرنیہ مئے کھنڈ میں بھی یگیہ پُرش بھگوان واراہ رُوپ دھارن کر کے وراج مان ہیں اور وہاں کے نواسی ان کی پُوجا کرتے ہیں۔

19 ادھیائے ۱۹

بھارت ورش کی مہما اور شری رشبھ دیو کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! کمپرش کھنڈ میں لکشمن جی کے بڑے بھائی آدی پرش ستیا پتی بھگوان رام چندر جی

وراج مان ہیں، اور اُن کے چرنوں کی سیوا ہنومان جی کرتے ہیں۔ اِسی پرکار بھرت کھنڈ میں نرنارائن بھگوان دیوتا رُوپ بدر کاشرم میں وراج مان ہیں۔ نارد جی ان بھگوان نرنارائن کی پوجا کرتے ہیں۔ ہے راجن بہت سے وِدوان اِس جمبو دویپ کے آٹھ اُپ دویپ بھی کہتے ہیں۔ راجہ سگر کے پُتر یگیہ کے گھوڑے کو ڈھونڈھنے گئے تب اُنہوں نے چاروں اور سے پرتھوی کو کھودا اُس سے یہ آٹھ اُپ دویپ ہوئے: سورن پرستھ۔ چندر پرستھ۔ آورن دمنک۔ مندہرن۔ پانچ جنیہ۔ سنگل اور لنکا۔ ہے راجن بھارت ورش سنسار کے سب دیشوں سے سرشیٹھ ہے۔ اس میں گنگا یمنا آدی جو ندیاں بہتی ہیں ان کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ بھگوان جی نے امرت کی دھارا بہادی ہے، جس کو پینے والے موکش پراپت کرتے ہیں۔ یہاں کی بھومی منورن اور رتن اُتپن کرتی ہے یہاں کے رہنے والے بھگوان کا تھوڑا سا ہی بھجن پرتی دن کرلیا کریں تو ان کو بھگوان جی درشن دیدیتے ہیں۔ ہے راجن جب دیوتا لوگ سُورگ سے نیچے جھانک کر بھارت بھومی کو دیکھتے ہیں تو اپنے ہردے میں سوچتے ہیں کہ ہمارے ایسے بھاگیہ کہاں جو بھارت بھومی میں جہاں بھگوان جی انیک بار اوتار لے چکے ہیں جاکر رہیں۔ جو منوشیہ بھرت کھنڈ میں جنم لے کر بھی بھگوان کا سمرن نہیں کرتا، اس کے جنم دھکار ہے کیونکہ پچھلے جنم میں جو پنیہ کرتا ہے۔ اُس کو ہی یہاں جنم لینے کو ملتا ہے۔

20 ادھیائے ۲۰
شکدیو جی کا ساتوں دویپوں کی کتھا و ستار پوروک ورنن کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اب میں آپ کو سب دویپوں کا پرمان اور لکشن آدی وستار سہت بتاؤں گا۔ پرتھم اس جمبو دویپ کا جس میں سروشرشیٹھ بھارت بھومی ہے، اس کا وستار ایک لاکھ یوجن لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہے۔ یہ چاروں اور سے دودھ سے بھرے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ پلکش دویپ میں پلاش کے بڑے بڑے پیڑ ہیں اور اس کا وستار دو لاکھ یوجن ہے۔ اس دویپ میں سات جیہاوالی اگنی رہتی ہے۔ راجہ پریورت کے پُتر نے اس دویپ کے سات کھنڈ کرکے اپنے سات پُتروں شو۔ یوس۔ سوبھدر۔ شمانت کشیم۔ امرت۔ ابھئے کو بانٹ دیئے تھے۔ اُنہیں کے نام سے اس دویپ کے کھنڈوں کے نام ہیں۔ پلکش کے دویپ کے چاروں اور ایکھ (گنا) کے رس کا سمندر ہے۔ شالملی دویپ جو پلکش دویپ سے دوگنا بڑا ہے۔ چاروں اور سے مدرا کے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس دویپ میں شالملی ورکش بہت اُتپن ہوتے ہیں جن میں گرڈ جی گھونسلے بناکر رہتے اور بھگوان جی کا بھجن کرتے ہیں، اس کے پشپجات کش دویپ ہے جس کا وستار آٹھ لاکھ یوجن ہے۔ اُس کے چاروں اور گھی کا سمندر بھرا ہوا ہے۔ اس دویپ میں دیوتاؤں کا بتایا ہوا ایک کش کا کھمبا ہے جو اگنی کے سمان پرکاش وان ہے۔ کش دویپ کے پورو میں کروینچ دویپ ہے۔ یہ سولہ لاکھ یوجن وستار والا ہے اس دویپ میں کروینچ نامک پروت ہے۔ اس کی رکشا ورن جی کرتے ہیں۔ اس دویپ سے آگے شاک دویپ ہے۔ اُس کا وستار بتیس لاکھ یوجن ہے یہ دویپ مٹھے کے سمندر سے گھرا ہوا ہے اس دویپ میں شاک نام کا ایک بہت ——

بڑا دویپ ہے۔ اس سے آگے پُشکر دویپ ہے۔ اس کا وستار چونسٹھ لاکھ یوجن ہے۔ یہ دویپ چاروں اور سے شدھ جل والے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس دویپ میں ایک بہت بڑا کمل ہے جس پر برہما جی بیٹھتے ہیں۔ اس میں مانسوتر نام کا ایک بہت بڑا پروت ہے۔ اس دویپ سے آگے لوکالوک نام کا پروت ہے جہاں سُوریہ کا پرکاش رہتا ہے اس کو لوک اور جہاں پرکاش نہیں رہتا اس کو الوک کہتے ہیں۔ یہ پروت پچاس کروڑ یوجن میں پھیلا ہوا ہے اور بھومنڈل کا چوتھا بھاگ اِس نے گھیر رکھا ہے۔

21 ادھیائے ۲۱

شُکدیو جی کا آکاش اور تارا منڈل آدی کا حال کہنا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں نے تمہیں ساتوں دویپوں کا وستار بتایا، اب آکاش کا حال بتاتا ہوں۔ جتنا وستار ان ساتوں دویپوں کا ہے اتنا ہی وستار آکاش کا بھی ہے۔ جیسے مٹر۔ چنے آدی کو دلا جائے تو دو بھاگوں میں دال بن جاتی ہے اُسی پرکار بھوگول اور کھگول ہیں۔ ان کے بیچ میں آکاش ہے جو دونوں سے ملا ہوا ہے اِسی انترکش میں بھگوان جی اپنے پرکاش سے سُوریہ کو آلوکت کرتے ہیں، اور یہ سُوریہ اُترائن۔ دکشائن اور دشوت نامک اپنی منداگتی اور سمان گتیوں سے اُوپر نیچے اُتر کر اپنے نیت سمے پر مکر آدی راشیوں میں آکر رات کو بڑا، چھوٹا اور سمان کر دیتے ہیں۔ جب میش اور تلا راشی میں سُوریہ آتے ہیں تو رات اور دن سمان ہُوا کرتے ہیں، اور جب پرش آدی پانچ راشیوں میں سُوریہ آتے ہیں تب دن رات بڑے ہوتے ہیں، اور راتریاں ایک مہینے میں ایک ایک گھڑی کم ہوتی جاتی ہیں اور برشچک آدی پانچ راشیوں میں سوریہ جاتے ہیں تب دن چھوٹا اور رات بڑی ہو جایا کرتی ہیں۔ جب تک سُوریہ دکشائن میں آتے ہیں، تب تک دن بڑھتے ہیں اور جب سوریہ اُترائن میں آتے ہیں تب تک راتریاں بڑھتی ہیں۔ اس پرکار سوریہ کی منداگتی اور سمان گتی سے مانسوتر پروت اور سمیرو کے بیچ میں بھرمن کرنے کا مارگ نو کروڑ اکیاون لاکھ یوجن ہے اور اس مانسوتر پروت ہے پُورو کی اور اندر کی پُری ہے جس کا نام دیو دھانی ہے۔ دکشن میں سیمنا نامک دھرم راج کی پُری ہے اور پشچم کی اور نملوچنی نامک وُرن کی پُری ہے۔ اُتر میں وبھاوری نامک چندرماں دیوتا کی پُری ہے۔ ان پُریوں میں جب سمے کے انوسار سُوریہ پہونچتا ہے، تب سوم سے سوریہ اُدے۔ مدھیاتھ۔ سُوریہ است اور ادھ راتری یہ سمے ہُوا کرتے ہیں۔ سمیرو پروت کے چاروں اور سوریہ کے بھرمن کرنے سے سب سمے سُوریہ اتنی ہی دُور رہتا ہے کہ جس سے سمیرو کے مدھیہ پر سدا دوپہر کا سمے ہی رہے۔ جب سُوریہ اندر پُری سے چلتے ہیں تب اُس سے پندرہ گھڑی پیچھے یم کی پُری میں پہونچتے ہیں اسی پرکار اس یم پُری سے پیچھے وُرن کی پُری، پھر وہاں سے سوم کی پُری پہونچتے ہیں۔ سوریہ کے اس رتھ کا منوتسر روپی ایک پہیہ ہے اور اس پہیے کے بارہ ماس روپی بارہ آرے ہیں، اور جاڑا۔ گرمی و برسات نامک۔

(شریمد بھاگوت مہاتم)

۱۴۷ تین اس کی نابھی ہیں، اور سمیرو و مانسوتر پروت اس کی دُھری کے دونوں چھور ہیں جن میں سُوریہ کے رتھ کا پہیہ دانے کے سمان پرو دیا ہوا ہے۔ گائتری آدی چھندوں کے نام والے سات گھوڑے اُرن نامک سارتھی ہانکتا ہے، اور وال کھلیہ نامک رِشی سُوریہ بھگوان کے آگے استوتی کرتے چلے ہیں۔ سوریہ بھگوان پرتیک چھن میں دو ہزار یوجن اور دو کوس مارگ چلتے ہیں۔

22 اودھیائے ۲۲

جیوتش چکر میں شکرادی کا استھان اور ان کی گتی کے انوسار منوشیوں کا اشٹ نشٹ

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! میشادک راشیوں کے نام ہی بارھوں مہینوں کے نام ہیں، یہ سب اِس سموتسر کے انگ ہیں۔ سب مہینے پرتھک پرتھک بھانتی کے ہوتے ہیں، جیسے چندرماں کی گتی سے دو پکش کا مہینہ ہوتا ہے۔ سُوریہ کی گتی کے حساب سے سوریہ کے سوا دو نکشتر بھوگ کرنے کے سمے کو ایک ماس کہتے ہیں، وہ ایک مہینہ پتروں کے مہینے کا ایک دن رات ہوتا ہے اور جب ورش کا چھٹا النش ارتھات سُوریہ جتنے سمے میں دو راشیوں کو بھوگ لیوے وہ سمے رتو کے نام سے پرسِدھ ہے۔ سُوریہ نارائن جتنے سمے میں اپنی گتی سے آکاش کے آگے بھاگ میں بھرمن کرتے ہیں، اُس سمے کو اِین کہتے ہیں جتنے سمے میں سوریہ بھگوان سمست آکاش پر گھوم آتے ہیں، اس کو سموتسر کہتے ہیں، اور ایک ورش میں چار وتسر ہوتے ہیں، شُکل پرتی پدا کو سکرانتی ہوئے تو وہاں سے سور ماس اور چندر ماس ساتھ ہی پرارمبھ ہوتے ہیں۔ اس میں سور ماس کی گنتی سے چھ دن بڑھتے ہیں اور چندر ماس کی گنتی میں چھ دِن گھٹ جانے سے بارہ دِن کا انتر پڑ جاتا ہے۔ اِس پرکار انتر پڑنے سے سور ماس اور چندر ماس آگے پیچھے ہو جاتے ہیں، پر نتو پانچ ورش میں دو ادھک ماس ہو جانے سے دونوں کا حساب چھٹے ورش میں جاکر برابر ہو جاتا ہے۔ پھر پرتی پدا کے دن سنکرانتی ہونے سے چھٹا ورش سموتسر کہلاتا ہے پہلا ورش سموتسر، دوسرا پری وتسر تیسرا اِیڈا وتسر، چوتھا انو وتسر اور پانچواں وتسر کہا جاتا ہے۔ انہیں ورشوں کے نام کرم سے سور۔ چندر۔ نکشتر۔ بارہسپتیہ اور ساون کہے جاتے ہیں۔ ان میں سور ورش کے ۳۶۷ چندر ورش کے ۳۵۴، نکشتر کے ۳۲۴، بارہسپتیہ کے ۳۹۰، اور ساون ورش کے پورے ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ اسی پرکار سُوریہ سے لاکھ یوجن اوپر چندرماں ہوتا ہے سُوریہ ایک ورش میں بارہ راشیوں کو بھوگتا ہے اور سُوریہ کی ایک ایک مہینے کی بھگتی کو چندرماں سوا دو دن میں بھوگتا ہے اور کبھی کبھی چندر شیگھر گامی ہونے کے کارن سُوریہ سے آگے ہو جاتا ہے۔ جب چندرماں ساٹھ ساٹھ گھڑی میں ایک ایک نکشتر کو بھوگتا ہے۔ چندرماں اپنی کرپا سے دلپتی آدی اتپن کرتے ہیں اور ان کی چاندنی سے پرانیوں کو سکھ ملتا ہے۔ چندرماں سے تین لاکھ یوجن اُوپر آشون آدی نکشتر ہیں، ان کو ایشور نے کال چکر میں ——————

جوڑ رکھا ہے۔ ان نکشتروں سے دو لاکھ یوجن اوپر شکر دیو ہے یہ شکر دیو سوریہ سے آگے پیچھے وساتھ میں اپنی شکتی مندا ورسمان گتی سے وشیش کر کے سوریہ کے سمان گتی سے چلا کرتا ہے اور سب کو شبھ پھل دینے والا ہے وشیش کر درشا کو روکنے والے گرہ کو یہ شکر شانت کرتا ہے، شکر سے دو لاکھ یوجن اوپر بدھ دکھائی دیتا ہے۔ یہ چندرماں کا پتر بدھ بھی سب کو پھل دیتا ہے۔ جب یہ سوریہ سے الگ ہو کر دوسری راشی ہو جاتا ہے تب اس کا اتی چار ہو جانے سے انا درشٹی ہونے کا بھئے رہتا ہے۔ بدھ سے دو لاکھ یوجن اوپر منگل ہے یہ جو وکری نہ ہو تو ڈیڑھ ڈیڑھ مہینے میں ایک ایک راشی کو بھوگتا ہوا بارھوں راشیوں کو بھوگتا ہے۔ یہ اشبھ گرہ ہے اور پرانیوں کو دکھ دیتا ہے۔ منگل سے دو لاکھ یوجن دور برہسپت ہیں یہ وکری نہ ہوں تو ایک راشی کو ایک ورش تک بھوگتے ہیں۔ یہ بدھی مان پرانیوں کی رکشا کرتے وان کو سکھ دیتے ہیں۔ برہسپت جی سے دو لاکھ یوجن پر سنیچر جی پرکاش کرتے ہیں۔ ایک ایک راشی پر گھومتے ہیں سنیچر جی کو تیس تیس مہینے لگ جاتے ہیں۔ تیس ورش میں سب راشیوں پر گھوم آتے ہیں۔ یہ سمست پرانیوں کو اشانتی دیتے ہیں۔ سنیچر سے اوپر گیارہ لاکھ یوجن دور سپت رشی نامک تارے ہیں۔ یہ ساتوں رشی سمپورن لوکوں کو شانتی دیتے ہوئے بھگوان وشنو کے پرم پدارتھات دھرو استھان کی پری کرما کیا کرتے ہیں۔

23 ادھیائے ۲۳

جیوتش چکر کو آشریہ دینے والے بھگوان ہری کی اوستھتی کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ان سپت رشیوں سے تیرہ لاکھ یوجن دوری پر وشنو پد ہے جہاں بھگوان دھروجی وراج مان ہیں۔ اور سارے گرہ نکشتر آدی اسی دھرو کا چکر کاٹتے ہیں۔ یہ سب بھگوان کی آکرشن شکتی سے ایک دوسرے کو کھینچے رہتے ہیں اور نیچے نہیں گرنے دیتے۔ کوئی کوئی وودوان کہتے ہیں کہ یہ جیوتش چکر ششماررو میں بھگوان واسدیو کی یوگ دھارنا سے ٹکا ہوا ہے اس کارن اس کے گرنے کی کچھ شنکا نہیں ہے سر کو نیچا کر کے کنڈلی بنا کر بیٹھے ہوئے اس جیوتش سروپ ششومار کی پونچھ کے اگر بھاگ میں دھروجی ہیں ان سے ٹکٹ نیچے کی اور لانگول پر برہما جی اور اگنی، اندر اور دھرم یہ استھت ہیں، اور پونچھ کی مول میں شواتا۔ ودھاتا استھت ہیں کٹی برسپت رشی ہیں۔ کنڈل کے آکار والے اس شیشو مار چکر کی داہنی کوکھ پر چودھ نکشتر ہیں، اور بائیں کوکھ پر بھی چودھ نکشتر ہیں۔ ششومار چکر کے داہنے نتمب پر پنروسو اور بائیں نتمب پر پشیہ نکشتر ہے — آدرا پچھلے داہنے پاؤں میں ہے اور آشلیشا پچھلے بائیں پاؤں پر ہے۔ ابھی جت داہنی تاسکا پر ہے۔ اتراشاڑھا ناسکا کے بائیں بھاگ پر ہے۔ شرون داہنے نیتر پر ہے اور پورواشاڑھ بائیں نیتر پر ہے۔ دھنشٹا داہنے کان پر سول بائیں کان پر استھت ہے۔ اور مگھا آدی آٹھ نکشتر جو کہ دکشن چاری ہیں وے ان کے بائیں طرف ہڈی میں لگے ہوئے ہیں۔ اس پرکار سے مرگ شر آدی اتر ائن سمبندھی آٹھ نکشتر اس کے

دکشن پارشو کی استھیوں میں اُلٹے کرم سے لگے ہوتے ہیں اور شٹ بھشا داہنے کندھے پر، جیشٹھا بائیں کندھے پر استھت ہے۔ تتھا اوپر کے ہونٹ پر اگستیہ جی۔ نیچے کے ہونٹ پر یم و مکھ پر منگل استھت ہے۔ لنگ پرشنی۔ پرشٹ شرنگ پر برہسپتی۔ چھاتی پر سوریہ۔ ہردے میں نارائن۔ من میں چندرماں۔ نابھی پر شکر اور دونوں استنوں پر اشونی کمار ہیں۔ پران اور اُپان میں بدھ استھت ہیں گلے پر راہو۔ سب انگوں میں کیتو اور شریر کے بالوں میں تارا گن لگے ہوتے ہیں، ہے راجن جو منوشیہ سندھیا کے سمے بھگوان وشنو کے اس ششو مار چکر روپی رُوپ کو ہردے میں دھارن کرکے بھگوان کا بھجن کرتا ہے وہ بھوساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔

24 ادھیائے ۲۴

سات ادھولوکوں کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! سوریہ کے دس ہزار یوجن نیچے راہو گھومتا ہے۔ سنگھ کا پُترا دھم راہو دیتہ ہونے کے کارن ایوگیہ ہونے پر بھی وشنو بھگوان کی کرپا سے دیوچہ..... اوگرہ بھاؤ کو پراپت ہو گیا ہے۔ سب کو گرہی پہنچانے والے سوریہ کا منڈل ایک ہزار یوجن وستار والا ہے اور چندرماں کا منڈل بارہ ہزار یوجن کا ہے۔ راہو کا منڈل تیرہ ہزار یوجن کا ہے اماوسیا تتھا پورنما کو سوریہ چندرماں کے سم سوتر پر آنے پر جب راہو کو یہ دکھائی پڑتے ہیں، تب ان کو پکڑنے کو دوڑتا ہے۔ بھگوان وشنو نے یہ بات جانتے ہوئے سوریہ و چندرماں کی رکشا کے لئے سُدرشن چکر رکھ چھوڑا ہے۔ راہو اُس درشن چکر کے تیج کو دیکھ کر دو گھڑی تک اُن کے سامنے کھڑا رہ کر راہو ڈر کے مارے دور سے ہی پیچھے لوٹ آتا ہے۔ جتنے سمے تک راہو کھڑا ہوتا ہے اس کو گرہن کہتے ہیں۔ راہو کے استھان سے نیچے سدھ، چارن اور ودیا دھران کے استھان ہیں۔ اِن سے بھی نیچے آکاش ہے جس میں سدھ۔ راکشش۔ بھوت پریت آدی گھومتے رہتے ہیں، اور اس سے سو یوجن نیچے پرتھوی ہے۔ پرتھوی کے نیچے سات پاتال ہیں اور دس دس ہزار یوجن کی دوری پر ساتوں لوک استھت ہیں۔ بھوی سے دس ہزار یوجن نیچے اتل۔ اتل سے دس ہزار یوجن نیچے وتل اس سے دس ہزار یوجن نیچے سُتل اسی کرم سے سب لوک استھت ہیں۔ اتل۔ وتل۔ ستل۔ تلاتل۔ مہاتل۔ رساتل اور پاتال یہ ساتوں لوک پاتال سورگ کہلاتے ہیں ان میں رہنے والے سب پرکار کے آنند مناتے ہیں اور بھوگ ولاس میں مست رہتے ہیں۔ اِن پاتالوں میں مایاوی دانو کی رچی ہوئی انیک پُریاں پرکاش وان رہتی ہیں وان پاتالوں میں سوریہ آدی گرہوں کے نہ ہونے سے دن اور راتری کا انتر نہیں ہے۔ اس کارن کال کا بھے وہاں نہیں ہے۔ ان لوکوں میں رہنے والوں یووا اوستھا یا بردھاوستھا آدی نہیں آتی اور ان کی مرتیو کیول بھگوان کی آگیا سے ہی ہوتی ہے۔ اتل نامک لوک میں مئے دانو کا پُتر بلی نامک راکشش رہتا ہے اسکے جمھائی لینے سے تین استریاں اُتپن ہوئیں۔ وتل نامک پاتال میں شنکر مہادیو جی پاروتی جی کے ساتھ وراج مان رہتے ہیں۔ ستل نام کے تیسرے پاتال میں ورو چن کا پتر بلی راجہ رہتا ہے۔ بھگوان نے وامن اوتار دھارن کرکے اس کا راجیہ چھین لیا پھر کرپا

کرکے اس کو تیسرے پاتال کا راجہ بنا دیا، اور بھگوان سوئم ہاتھ میں گدا لے کر آٹھوں پہر اس کے محل پر پہرا دیتے ہیں۔ اس ستل لوک کے دس ہزار یوجن نیچے تلاتل نامک چوتھا پاتال ہے اس تر پُر کا راجہ مئے دانو رہتا ہے۔ مئے دانو کی رکشا مہادیو جی کرتے ہیں، اس لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا، اور تلاتل لوک میں اس کی پُوجا ہوتی ہے۔ تلاتل کے نیچے مہاتل نامک پاتال ہے جس میں انیک سر والے مہادش دھاری سرپ رہتے ہیں۔ مہاتل کے نیچے رسا تل لوک ہے اس میں ناگ لوک کے پتی واسوکی آدی ناگ رہتے ہیں۔

ادھیائے ۲۵
25
شیش ناگ جی کی مہما کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پاتال سے تیس ہزار یوجن دُوری پر شیش ناگ جی وراج مان ہیں، جو بھگوان کی تپو گنی کلا کہلاتے ہیں۔ یہ شیش ناگ جی اہنکار کے راجہ ہیں۔ یہ ورشیٹا اور درشیہ کو سنکرشن دُوارا ارتھات کھینچ کر ملا دیتے ہیں، اس لئے ان کو سنکرشن کہتے ہیں۔ شیش جی کے ایک ہی پھن پر یہ سمست پرتھوی منڈل اس طرح رکھا ہے کہ جس طرح بڑی پگڑی پر سرسوں کا ایک دانہ رکھا ہوا ہو۔ جب یہ شیش بھگوان پرلئے کال میں اس جگت کو ناش کرنے کی اچھا کرتے ہیں تو ان کے کرودھ سے گیارہ رُودر اُتپن ہوتے ہیں۔ ہے راجن شیش ناگ جی کے گُنوں کا بکھان کرنا بڑا کٹھن ہے، اُن کا آدھار کوئی بھی نہیں ہے، یہ اپنے آپ ہی اپنے آدھار ہیں، ہے راجن اپنے کرموں کے انوسار منوشیہ ان لوکوں میں جاتے ہیں، اِس لئے میں نے اُن کا ورنن کر دیا ہے۔

ادھیائے ۲۶
26
سب پرکار کے نرکوں کا ورنن

پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے مہاراج! اب مجھے یہ بھی بتائیے کہ نرک کہاں ہیں اور کتنے پرکار ہیں، اور اُن کے کیا کیا نام ہیں؟ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جو منوشیہ جیسا کرم کرتا ہے اُسی کے انوسار دنڈ دینے کے لئے نرک بنائے گئے ہیں۔ نرک کل اٹھائیس ہیں، جن کے نام اس پرکار ہیں۔

۱۔ تامسر، ۲۔ اندھ تامسر، ۳۔ رورو، ۴۔ مہارورو، ۵۔ کمبھی پاک، ۶۔ کال سوتر، ۷۔ اسی پترون، ۸۔ شوکر مکھ، ۹۔ اندھ کوپ، ۱۰۔ کرمی بھوجن، ۱۱۔ سندیش، ۱۲۔ سپت سوامی، ۱۳۔ وجر کنٹک، ۱۴۔ شالملی، ۱۵۔ وینرنی، ۱۶۔ پوئیوُد، ۱۷۔ پرائ رودھ، ۱۸۔ وِش سن، ۱۹۔ لالا بھکش، ۲۰۔ سار میاون، ۲۱۔ اسے پان، ۲۲۔ چھار کردم، ۲۳۔ رکشوگن بھوجن، ۲۴۔ شول پروت، ۲۵۔ ونداشوک، ۲۶۔ اوٹی نرودھن، ۲۷۔ پریاورتن، اور ۲۸۔ سوچی مکھ۔

اب میں تم کو بتاؤں گا کہ کونسا دھرم کرنے پر کس نرک میں بھیجا جاتا ہے، جو پُرش پرائی استری - دھن اتھوا پُتر کو چُرا لیتا ہے اس کو تامسر نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے - اس نرک میں اَنّ، جل نہیں ملتا، اور ڈنڈوں سے پیٹا جاتا ہے - اس پرکار جو منوشیہ کسی کو چھل کر کسی کی استری کے ساتھ سمبھوگ کرتا ہے وہ اندھ تامسر نامک نرک میں جاتا ہے وہاں جاکر وہ اندھا ہو جاتا ہے اور اس کی بُدھی جاتی رہتی ہے جو منوشیہ اہنکار کرتا ہے اور مایا موہ میں پڑ کر چھل کپٹ دُوارا دھن اکٹھا کرتا ہے کبھی دھرم کا وچار نہیں کرتا وہ رورو نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے - اُس نے جن جن کو ٹھگا ہے وے وہاں پر اس کو بھانتی بھانتی کے دُکھ دیتے ہیں - جو منوشیہ کیول اپنے شریر کو پالتا ہے دُوسروں کی چنتا نہیں کرتا وہ مہارورو نرک میں جاتا ہے - وہاں کیڑے اس کا مانس نوچ نوچ کر کھاتے ہیں - جو پاپی منوشیہ جیوت پشو یکشو ں کو پکاتا ہے اس کو یم دوت لمبھی پاک نامک نرک میں اوٹاتے ہوئے تیل میں ڈال کر بھونتے ہیں - جو پُرش اپنے پتا سے برابر تاؤ کرتا ہے اور ماں کو بُرے وچن کہتا ہے اس کو کال سوتر نام کے نرک میں بھیجا جاتا ہے یہ نرک دس ہزار یوجن وستار والا ہے اس کی بھومی آگ کی طرح جلتی ہوئی ہوتی ہے - جو منوشیہ اپنے سناتن دھرم کو اپنی اچھا سے تیاگ کر دوسرا دھرم گرہن کرتا ہے اس کو یم دوت اُسی پُتر نامک نرک میں ڈال کر کوڑوں سے پیٹتے ہیں - جو راجہ یا راجہ کا کرمچاری بے قصور منوشیہ کو دنڈ دیتا ہے اس کو سوکر مکھ نامک نرک میں ڈالا جاتا ہے جہاں اس کو گنّے کی طرح کولہو میں پیرا جاتا ہے - جو منوشیہ بنا کارن کے ہی کھٹمل مکھی - مچھر آدی جیوں کی ہتیا کرتا ہے وہ اندھ کوپ نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے - یہاں پر وے جیو جن کو اُس نے دُکھ دیا تھا اپنا بدلہ لیتے ہیں - جو منوشیہ اَتم بھوجن سوئم کھاتا ہے اور اپنی استری و بچوں آدی کو خراب - باسی بھوجن دیتا ہے اس کو کرمی بھوجن نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے جہاں دوسرے کیڑے اُس پرانی کو کھاتے ہیں - جو منوشیہ اپنی ماتا اتھوا بہن یا پُتری سے رمن کرتا ہے یا جو ماں اپنے بیٹے - بہن اپنے بھائی یا پُتری اپنے پتا کیساتھ رمن کرتی ہے اس کو تپت سورمی نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے، جہاں پُرش کو گرم گرم لوہے کی بنی ویسی ہی استری جس سے اس نے بھوگ کیا تھا کے ساتھ باندھ کر پیٹا جاتا ہے - جو پُرش پشو آدی کے ساتھ متھین کرتا ہے اس کو وجر کنٹک وشالملی نامک نرک ملتا ہے جہاں یم دوت کانٹوں والے شالملی درکش پر اس کو کھینچتے ہیں - جو راجہ یا راجہ کے دُوت پاکھنڈی بن کر دھرم کی مریادا کو توڑتے ہیں، وے وتیرنی نامک نرک میں گرائے جاتے ہیں جہاں مل موتر آدی سڑتے رہتے ہیں اور کیڑے اس میں ڈالے گئے جیو کو نوچ نوچ کر کھاتے ہیں - جو منوشیہ ویشیا کے پاس جاتے ہیں، اُن کو پوئیو نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے - جہاں ان کو مل موتر آدی کھانا پڑتا ہے - جو منوشیہ اپنی کنیا کا وِواہ دھن لے کر کرتے ہیں، اُن کو پران رودھناک نرک میں بھیجا جاتا ہے، وہاں اُن کو نشانہ بنا کر یم دوت اپنے دانوں سے مارتے ہیں اور جو منوشیہ اپنے لڑکے کا وِواہ دھن کے بدلے میں کرتے ہیں - اور اچھی کنیا سے بھی وِواہ کرنا اس لئے منع کر دیتے ہیں کہ اس کا پتا دھن نہیں دے سکتا ان کو وِشاسن نامک نرک ملتا ہے جہاں ان کو اُٹھا اُٹھا کر پٹکا جاتا ہے اور انگ چھنّ بھنّ کر دیئے جاتے ہیں - جو منوشیہ کام دیو وِشی بھوت بن کر اپنے گرو کی پتنی سے سمبھوگ کرتے ہیں ان کو لالا بھکشن نامک نرک میں ٹپک کر بھانتی بھانتی کے دُکھ دیئے جاتے ہیں - جو منوشیہ چوری کرتے، یا کسی کے گھر میں آگ دیتے ہیں، اتھوا دُوسروں کو وِش پلا دیتے ہیں، ایسے

ادھرمیوں پریم پُری میں کُتے چھوڑ دیئے جاتے ہیں، جو کُتے اُن کو پھاڑ پھاڑ کر ہڈیوں کے ساتھ چبا جاتے ہیں۔ جو منوشیہ جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو اوچی نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے جہاں سو یوجن اونچے ورکت کی چوٹی سے اس کو پٹکا جاتا ہے۔ جو منوشیہ مدرا پیتے ہیں ان کو اتے پان نامک نرک میں ڈالا جاتا ہے جہاں یم دوت ان کے منہ میں پگھلتا ہوا گرم گرم لوہا ڈالتے ہیں جو منوشیہ اپنے کو بڑا مان کر اہنکار کرتا ہے اور دوسروں کو انادر کرتا ہے اس کو کشار کردم نامک نرک میں نیچے کو منہ کر کے ٹپکا جاتا ہے، جہاں اس کو بڑے دُکھ بھوگنے پڑتے ہیں جو منوشیہ کسی انیہ منوشیہ کو مار کر بھیرو یا کالی آدی پر بلی دیتے ہیں ان کو مرنے کے پشچات رکشوگن بھوجن نامک نرک ملتا ہے۔

ہے راجن! اس پرکار جو منوشیہ جیسا پاپ کاریہ کرتا ہے اس کو ویسا ہی دنڈ نرک میں دیا جاتا ہے۔ جو منوشیہ دھرم ..... کاریہ کرتے ہیں اُن کو سُکھ ملتا ہے اور سورگ میں بھیجا جاتا ہے۔ جو منوشیہ نشکام بھاؤ سے بھگوان کی پوجا کرتے ہیں وے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں۔

چھٹا اسکندھ

1 پہلا ادھیائے ۱

اجامل کی کتھا

پریکشت جی شکدیو جی سے کہنے لگے کہ منی ناتھ! ایسا اُپائے بتائیے جس سے منوشیہ کو ان نرکوں میں نہ جانا پڑے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جو منوشیہ اپنے پاپوں کا ترنت پرائشچت نہیں کرتا اس کو اوشیہ ہی ان نرکوں میں جانا پڑتا ہے اور وہاں جا کر کشٹ بھوگنے پڑتے ہیں۔ جو منوشیہ ان نرکوں میں نہیں جانا چاہتا اس کو چاہیئے کہ ہر سمے بھگوان کا بھجن کرے اور موکش پراپت ہو ایسا کاریہ کرے۔ اگر منوشیہ سے انجان میں کوئی پاپ ہو جاوے تو ترنت ہی شدھ ہردے سے اس کا پرائشچت کر ڈالے غریبوں کو دان دینا سب سے اچھا پرائشچت ہے۔ جس پرکار بنا شریر کو دھوئے میل نہیں چھوٹتا اُسی پرکار بنا پرتین کئے پاپ دُور نہیں ہوتا۔ یہ سُن کر پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج! بہت سے منوشیہ ایسے ہیں جو بار بار پاپ کرتے ہیں، اور پھر بھگوان سے چھما مانگتے ہیں کیا ان کو بھی پاپ نہیں لگتا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پرائشچت کرنے سے پاپ اسی سمے ہلکا ہوتا ہے جب دوبارہ منوشیہ وہی پاپ جان بوجھ کر نہ کرے جس پرکار منوشیہ اشنان کر کے پھر کھیت میں کام کرنے لگے تو شریر میں مٹی بھر جاتی ہے اُسی پرکار جو منوشیہ پرائشچت کر کے پھر پاپ

کرتا ہے اس کا پاپ نہیں چھوٹتا۔ جو منوشیہ نرک سے بچنا چاہتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ سدا سچ بولیں۔ کسی کا بُرا نہ چاہیں اور کبھی کروڑھیا ابھیمان نہ کریں جو ایسا کرتا ہے اُس سے پاپ نہیں ہوتا۔ اور ہے راجن منوشیہ چاہے کتنے ہی ہوں، اور یگیہ آدی کرے پر نتو جب تک بھگوان کا سمرن سچے ہردے سے نہیں کرے گا اس کی مُکتی نہیں ہو سکتی۔ جس پرکار سورپہ اودے ہوتے ہی راتری کا اندھیرا غائب ہو جاتا ہے اُس پرکار بھگوان کا نام لینے سے منوشیہ کے پاپ دُور ہو جاتے ہیں جو منوشیہ بھگوان کے چرنوں کا دھیان نہیں کرتے ان کے دان آدی کا کوئی پھل نہیں ہوتا۔ ہے راجن! جو منوشیہ ایک بار بھی شدھ ہردے سے بھگوان کا نام لے لیتا ہے وہ پاپ سے چھُٹ جاتا ہے۔ بھگوان تو ایسے دیالو ہیں کہ بھگت کی پکار سن کر دوڑے چلے آتے ہیں، اس پر سنگ میں میں آپ کو اجامل کی کتھا سُناتے ہیں۔ دھیان دے کر سُنو۔

بہت سمے ہوا اجامل نام کا ایک براہمن قنوج میں رہا کرتا تھا۔ اُس نے ایک داسی سے وواہ کر لیا، جس سے اس کے دس پُتر اتپن ہوئے۔ اس کے سب سے چھوٹے پُتر کا نام براہمنوں نے نارائن رکھا وہ اُس کو بہت پیار کرتا تھا۔ اور ہر سمے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا تھا۔ وُہ براہمن چوری۔ ٹھگی اور لوٹ مار کر کے دھن اکٹھا کرتا تھا۔ جب وُہ بہت بوڑھا ہو گیا اور اس کی مرتیو کا سمے نکٹ آیا تو یم کے دوت اس کو لینے آئے اور اس کے گلے میں رسّی ڈال کر کھینچنے لگے سو اُن کے بھئے سے گھبرا کر اجامل نے اپنے چھوٹے پُتر نارائن کا نام لے کر پُکارا۔ ہے راجن! ترنت ہی بھگوان کے چار دوت دویہ جیوتی والے ہاتھوں میں سونے کی گُدالے کر وہاں آ گئے، اور یم دونوں سے بولے کہ اس کو ہم اپنے لوک لے جائیں گے تم نہیں لے جا سکتے۔ یہ سنکر یم کے دوت کہنے لگے کہ ہے بھائی! یہ ویسے تو براہمن ہے پر نتو اس نے ساری آیو پاپ کرم کرنے میں دیتیت کی ہے اس لئے اس کو دنڈ دیا جائے گا، ہم اس کو نرک میں لے جائیں گے تم ہم کو مت روکو۔ یم دوتوں کے یہ وچن سُنکر بھگوان جی کے دوت کہنے لگے کہ ہے مترو! ہمیں بڑا تعجب ہے کہ تم لوگ یم راج کے دوت ہو کر بھی مورکھ ہو۔ تم کو یہ نہیں معلوم کہ کس منوشیہ کو نرک بھیجا جائے اور کون سورگ جائے گا۔ ہمیں بتاؤ کہ تم کن کن آدمیوں کو نرک لے جاتے ہو۔ تمہاری درشٹی میں دھرم کیا ہے اور ادھرم کیا ہے؟ یہ سُن کر یم کے دوت کہنے لگے کہ ہے مترو! ویدوں اور شاستروں کی رچنا بھگوان جی نے کی ہے اس لئے اُن میں جن کاریوں کو کرنے کی آگیا دی ہے وے دھرم ہیں، اور جن کاریوں کو کرنے کی منا ہی کی ہے وے ادھرم ہیں۔ جو منوشیہ دھرم تیاگ کر ادھرم کرتا ہے ہم اُس کو نرک میں لے جاتے ہیں۔ یہ اجامل براہمن پُتر ہے۔ جب یہ اپنے پتا اور گرو سے وِدیا پڑھ چکا تو ایک دن جنگل میں لکڑی کاٹنے جا رہا تھا۔ اُس نے وہاں پر دیکھا کہ ایک گھنے پیڑ کی جڑ میں ایک بھیل اور ایک ویشیا کام کلول کر رہے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر اس کے من میں بھی کام دیو نے آ کر من کیا، اور جب وہ بھیل پانی لینے گیا تو اُس نے اُس ویشیا کے ساتھ سماگم کر کے اس کو اپنے گھر لے آیا اور اپنے سارے دھرم کرم چھوڑ کر کما لوگ پر جانا شروع کر دیا۔ یہ مانس مدرا کا سیون کرنے لگا پھر چوری و ٹھگی آدی سے جیون بھر دُوسروں کا دھن اُس نے چھین۔ چھین کر اپنا کُٹمب پالا ہے۔ یہ بہت ہی پاپی ہے۔ اس کو اوشیہ دنڈ مِلنا چاہیئے۔

2 ادھیائے ۲

وشنو کے دُوتوں کا یم دُوتوں کو واجامل کو بھگوان کے نام کی مہما بتانا

بھگوان جی کے دُوت یم راج کے دُوتوں سے کہنے لگے کہ ہے مترو! تمہارے دھرم راج کی مت ماری گئی ہے جو اُس نے تمہیں اجامل کو بلانے کو بھیج دیا۔ دیکھو جو منوشیہ بھگوان کا اسمرن کرتا ہے یا دھوکے میں بھگوان کا نام لے لیتا ہے وہ سب پاپوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔ اس نے بھی تمہارے آتے سمے بھگوان جی کا نام لیا ہے، سو بھگوان نے اس کو بیکنٹھ میں بلا لیا ہے اور بھگوان جی کا نام لینے کے پشچات اُس نے اور کوئی پاپ نہیں کیا جس سے دُوسرا پاپ اس کو لگتا۔ یدی منوشیہ سے کوئی بھول ہو جاتے تو وہ بھگوان کا نام لے کر اپنے پاپ سے مُکت ہو سکتا ہے۔ منوشیہ چاہے کتنی ہی تیرتھیاترا کرے، ہون و یگیہ آدی کرے، کتنا ہی دان کرے پر نتو وہ بھگوان کی برابری نہیں کر سکتے۔ جس پرکار رن چھیتر میں آریہ ویروں کی ہنکار سُن کر..... راکشش آدی بھاگ جاتے ہیں، اُسی پرکار بھگوان کا نام سُنکر پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر بھگوان وشنو جی کے دُوتوں نے یم دونوں کو وہاں سے بھگا دیا، اور سوئم بھی انتردھیان ہو گئے۔ اُن کے جانے کے پشچات اجامل بار بار سر پکڑ کر پچھتانے لگا اور کہنے لگا کہ ہے بھگوان میرے پاپوں کو چھما کرو۔ اب میں کوئی پاپ نہیں کروں گا، اور جنم بھر تمہارا ہی نام لیتا رہوں گا۔ ایسا کہہ کر اجامل نے اُسی سمے گرہستی کا موہ تیاگ کر سنیاس لے لیا اور ہری دُوار میں جا کر تپ کرنے لگا۔ بھگوان کے دُونوں کا درشن ہو جانے سے اُس کی آیو ایک ورش اور بڑھ گئی۔ سو وہ پورے دن اُس نے بھگوان کے بھجن میں ہی لگائے اور جب اس کی مرتیو ہوئی تو بیکنٹھ سے بڑا سُندر وِمان اُس کو لینے آیا جس میں بیٹھ کر وہ بیکنٹھ میں گیا۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! بھگوان کے نام کی ایسی ہی مہما ہے۔ بھگوان نام کی دانوں سے منوشیہ کو ہر سمے اپنے منھ کو پوتر رکھنا چاہیئے۔

3 ادھیائے ۳

یم دُوتوں اور دھرم راج کا سموا د

پریکشت جی کہنے لگے ہے مُنی راج! جب بھگوان وشنو کے دونوں نے یم راج کے دُوتوں کو بھگا دیا تو اُنہوں نے یم راج کے پاس جا کر کیا کہا، اور اپنی آگیا بھنگ ہونا سُن کر یم راج نے کیا اُتر دیا، یہ ہمیں کرپا کر کے بتایئے۔ ہم نے آج تک کسی کے مُنھ سے یہ نہیں سُنا کہ یم راج کی آگیا بھنگ ہو گئی ہو، اِس بات سے اور لوگوں کو شنکا ہو گی سو آپ مجھے سمجھا کر بتایئے۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب..... وشنو کے دُوتوں نے

اجامل کو اُن سے چھڑا دیا تو وے بہت نراش ہوتے اور اپمان ہونے کے کارن بھاگتے ہوتے یم راج کے پاس جاکر کہنے لگے کہ ہے دھرم راج ہم آج سے آپ کی سیوا نہیں کریں گے کوئی اور کام ڈھونڈ لیں گے، کیونکہ ہمیں اپمانت ہوکر نوکری نہیں کرنی ہے۔ سمان کے ساتھ رہ کر رُوکھی روٹی کھانا لچّا اور اپمان کے حلوے اور پُوری سے بہت اچھا ہے آج تک تو ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ کی آگیا۔ کوئی ٹال نہیں سکتا اور ہم جس کسی کو بھی لینے جاتے تھے اس کو لے آتے تھے، کوئی ہمارے کاریہ میں رُکاوٹ نہیں ڈالتا تھا، پر تُو آج بھگوان کے دُوتوں نے ہمیں پاپی اجامل کو لانے سے روک دیا ہمارا بڑا اپمان ہوا ہے، یہ سُن کریم راج مُسکرائے اور کہنے لگے کہ تم لوگ نہیں جانتے سنسار میں سب سے بڑی شکتی بھگوان کی ہے، اور میں سارا کاریہ اُن کی آگیا سے کرتا ہوں جس طرح تم میرے داس ہو اُسی پرکار میں بھگوان کا سیوک ہوں۔ بھگوان ساری سرشٹی کو اُتپن کرنے والے ہیں، اور اپنی اُتپن کی ہوئی سرشٹی کا بڑا دھیان رکھتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے جیو کا اَنّ جل کا پربندھ وے کرتے ہیں اور جو منوشیہ ان کو گالیاں دیتا ہے وے اُس کا بھی پالن کرتے ہیں۔ ہے دُوتو! بھگوان کے نام کا مہاتم تم نہیں جانتے۔ اُن کے نام کا یہ پرتاپ ہے کہ پاپی اجامل کے مُکھ سے مرتے سمے دھوکے میں ہی ان کا نام نکل گیا۔ جس کے کارن اُنہوں نے اپنے دُوت بھیج کر تمہارے ہاتھوں سے اُس کو چھڑا دیا، اور جو منوشیہ دن رات اُن کا نام لیتا رہے گا، اُس کے تو کہنے ہی کیا ہیں۔ ہے دُوتو! بھگوان جی کے دُوت سرشٹی میں ہر استھان پر رہتے ہیں، اور پاپ پُنیہ کرنے والے منوشیوں کو دیکھتے رہتے ہیں جو منوشیہ بھگوان کا نام لیتے رہتے ہیں وے دُوت اُس کی رکشا کرتے ہیں تم کو جو ان دُوتوں کے درشن ملے ہیں سو تم اپنا پرم سوبھاگیہ سمجھو، کیونکہ بڑے بڑے دیوتاؤں اور رشی مُنیوں کو بھی اُن کے درشن نہیں مل پاتے تم لوگ کبھی بھی ایسے منوشیوں کو لینے مت جانا جو بھگوان کا سمرن نیتیہ پرتی نشکام بھاؤ سے کرتے ہیں یہ سُن کر دھرم راج کے دُوت کہنے لگے ہے سُوامی! آپ ہمیں کرپا کرکے یہ بتائیے کہ ہم پھر کس پرکار کے لوگوں کو پکڑ کر نرک میں لایا کریں۔ دھرم راج کہنے لگے کہ جو منوشیہ بھگوان سے نہیں ڈرتے اور مایا موہ میں پھنسے رہتے ہیں اُن کو تم لایا کرو۔ جو منوشیہ جُوا کھیلتے ہیں، کبھی دان نہیں کرتے۔ اپنے ماتا پتا کا اپمان کرتے ہیں پراستری گمن کرتے ہیں۔ چھل اور ٹھگی سے دُوسروں کا رُوپیہ چھینتے ہیں ان کو بھی تم لایا کرو۔ یہ کہہ کر دھرم راج جی بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! میرے دُوتوں نے آپ کے دُوتوں کے ساتھ جھگڑا کرکے آپ کا اپمان کیا ہے آپ انکو چھما کردیں

4 ادھیائے ۴

پرجا اُتپن کرنے کیلئے دکش کا بھگوان جی کی آرادھنا کرنا

پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے رشی شرشٹھ! آپ نے جو سومم بھو منو ترمیں دیوتا اور اُسروں آدی کی اُتپتی

کی کتھا کہی تھی اس کو وستار پورک سنائیے۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب پراچین وہرش کے پرچیتا نام والے دس پتر بھگوان جی کا تپ کر کے سمندر سے باہر آئے تب انہوں نے اپنے تپ کے پربھاؤ سے سمپورن درکشوں کو بھسم کرنے کی اچھا سے اپنے مکھ میں سے وایو اور اگنی کو اتپن کیا، تب اس وایو اور اگنی سے پیڑ بھسم ہونے لگے۔ اس سے درکشوں کے راجہ چندر دیو پرچیتاؤں کا کرودھ شانت کرانے کے لئے ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے رشیو! آپ کو ان غریب پیڑوں پر کرودھ کرنا اچت نہیں ہے۔ آپ کے پتا نے تتھا برہما جی نے آپ کو پرجا اتپن کرنے کی آگیا دی ہے سو آپ وہی کاریہ کریں، اور اپنے کرودھ کو شانت کریں کیونکہ کرودھ منوشیہ کا سب سے بڑا شترو ہے۔ اور آپ جیسے گیانی مہاتماؤں کو تو کرودھ کرنا اچت ہی نہیں ہے۔ اب تم ان درکشوں کی کنیا کو اپنی پتنی بنالو۔ ایسا کہہ کر چندرماں نے ان کو شانت کر دیا۔ اور نملوچا نامک سندر اپسرا کنیا کے ساتھ ان کا وواہ کر دیا۔ اس کنیا کے گربھ سے دکش نامک پتر اتپن ہوا۔ دکش نے بہت سی سنتانیں اتپن کیں، پر نتو ان کی سنتانوں کے اور سنتانیں نہیں ہوتی تھیں، کیونکہ ان کی سنتانیں مانسک بھوگ کرتی تھیں، سو دکش نے پرجا بڑھانے کے لئے وندھیا چل پروت پر جا کر کٹھن تپسیا کی، اور بھگوان کی استوتی کی۔ اس کی تپسیا سے بھگوان جی بڑے پرسن ہوتے اور درشن دیئے اور وردان دیا کہ ہے دکش اب تمہاری سنتانیں میتھن دوارا سرشٹی اتپن کریں گی، اور ان کی سنکھیا کبھی گھٹے گی نہیں، دن پرتی دن بڑھتی ہی رہے گی ہے دکش تو پنچ جن کی اسکی کے ساتھ۔ وواہ کر کے میتھن دوارا سرشٹی بڑھاؤ اور اس کی جتنی سنتانیں اتپن ہوں گی وے میتھن دوارا سرشٹی بڑھائیں گی، ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے

5 ادھیائے ۵

دکش کی سنتانیں اتپن ہونا اور نارد جی کو شاپ دینا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اس استری سے دکش کے گھر دس ہزار پتر اتپن ہوئے۔ وے سب اچھے گنوں والے اور ایک جیسے روپ کے تھے۔ دکش نے ان سب کا ایک ہی نام ہریشو رکھا، اور ان سب کو سرشٹی اتپن کرنے کی آگیا دی اور کہا کہ پہلے تم لوگ بھگوان کا تپ کر کے اپنے شریر اور من کو نرمل کر لو پھر سنتانیں اتپن کرو۔ پتا کی یہ آگیا مان کر وے سب پتر دکش دشائیں گئے اور وہاں جا کر نارائن سر نامک تیرتھ میں جہاں سندھو ندی سمندر سے ملتی ہے تپ کرنے لگے۔ ان کو تپ کرتے دیکھ نارد جی وہاں آئے اور کہنے لگے، ہے ہریشو! تم پرجا کی رچنا کس پرکار کرو گے تم نے تو پرتھوی کا انت ابھی تک نہیں دیکھا دکھ ہے کہ سرشٹی کی رچنا کے لئے تم تپ کر رہے ہو، بھلا تم لوگ پرتھوی کا انت جانے بنا کیسے سرشٹی کی رچنا کر سکو گے۔ تم نے ایک منوشیہ والا دیش اور جس میں اندر جا کر نکل کر آنے کا مارگ نہیں دکھائی دیتا ایسی گپھا نہیں دیکھی۔ تم نے ایسی استری نہیں دیکھی جو انیک روپ دھارن کر کے وبھچار کرتی ہے اور نہ اس استری کا پتی دیکھا ہے

تم نے وہ ندی نہیں دیکھی جو دونوں اور کو بہتی ہے، اور نہ پچیس پدارتھوں سے بنا ہوا گھر دیکھا ہے۔ تم نے اپنے آپ گیان وگیان کی کتھائیں سُناتا ہوا ہنس بھی نہیں دیکھا، اور نہ اپنے آپ گھومتا ہوا چکر دیکھا ہے۔ سو ہے بالکو! تم اِن دس باتوں کو جانے بنا کیسے سرشٹی کی رچنا کر سکو گے۔ ایسا کہہ کر نارد جی وہاں سے چلے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد ان بالکوں نے آپس میں بیٹھ کر وچار کیا کہ ان گوڑھ باتوں کا کیا ارتھ ہے۔ اُنہوں نے اپنے گیان سے وچار کیا کہ سنسار ایک دیش ہے جس میں اکیلا رہنے والا بھگوان ہے۔ اس کو نہ کسی نے اُتپن کیا ہے اور نہ کوئی اس کی برابری کا ہے۔ سرشٹی کے آرمبھ میں وہ اکیلا تھا اب بھی اکیلا ہے اور انت میں بھی اکیلا رہے گا۔ بیکنٹھ وہ استھان ہے جہاں جا کر منوشیہ پھر لوٹتا نہیں۔ اور جو بھانتی بھانتی کے رُوپ بدلنے والی استری بتائی ہے وہ ہماری بُدّھی ہے۔ جب تک اس کو اِدھر اُدھر بھٹکنے سے نہ روکا جائے گا تب تک بھگوان کا بھجن نہیں ہو سکتا، اور اُس استری کا پتی من ہے جو اُس کے ساتھ ہی پھرتا رہتا ہے۔ بھگوان کی مایا کو دونوں اور بہنے والی ندی سمجھنا چاہیئے اس میں پڑ کر منوشیہ دونوں طرف کو بہہ سکتا ہے ارتھات وہ یا تو نیچے کی اور ارتھات پاپ کرموں کی اور جا سکتا ہے یا اوپر کی اور ارتھات پُنیہ کاریوں کی اور جا سکتا ہے۔ جس پرکار ہنس دودھ اور پانی کو الگ الگ کر دیتا ہے اُسی پرکار وید اور شاستر ہیں جو دھرم اور ادھرم کو ایک دوسرے سے الگ کر کے ہمیں بتاتے ہیں کہ دھرم کیا ہے اور ادھرم کیا ہے اور اپنے آپ گھومنے والا چکر کال چکر ہے جو کبھی رُکتا نہیں۔

ہے راجن! اِس پرکار وچار کر کے وے بالک کہنے لگے کہ ہمیں اب سرشٹی اُتپن نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے اور اُسی میں جیون لگا دینا چاہیئے ایسا وچار کر وے تپ کرنے لگے اور پھر جب گیان پراپت ہو گیا تو پرم ہنس ہو کر بھگوان کے لوک کو چلے گئے اور آواگون سے مُکت ہو گئے کچھ سمے بیت جانے پر دکش کو پتہ چلا کہ ان کے پُتر نارد جی کے مُنہ سے گیان کی باتیں سُنکر سنتان وردھی کا کاریہ چھوڑ کر سدا کے لئے سنسار سے وِرکت ہو گئے ہیں تو اُن کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُنہوں نے پھر پرجا رچنے کی اچھا سے اپنی استری سے ایک ہزار پُتر اُتپن کئے اور اُن کا نام شولاشو رکھا۔ یہ پُتر بھی پتا کی آگیا سے بھگوان کا تپ کرنے گئے، کیونکہ دکش نے اِن سے بھی یہ کہہ دیا تھا کہ پہلے بھگوان کا بھجن کر کے پھر سنتان اُتپن کرنا، تو وے سب دھرماتما ہوں گی۔ جب یہ پُتر اُسی استھان پر پہونچے جہاں ان کے بھائیوں نے تپ کیا تھا تو پھر نارد جی وہاں آئے اور اُن کو ایسا اُپدیش دیا کہ یہ بھی سنسار سے وِرکت ہو کر اکھنڈ برہمچاری ہو کر برہم میں لین ہو گئے۔ جب دکش نے سُنا کہ یہ پُتر بھی نارد جی کی شکشا سے وِرکت ہو گئے تو اُن کو بڑا کرودھ آیا اور وے نارد جی کے پاس جا کر کہنے لگے نارد تم نے یہ کون سے جنم کا بدلہ مجھ سے لیا ہے جو میرے سب پُتروں کو وِرکت کر دیا۔ میرے پُتر ابھی دیورن۔ پُتر رن اور رِشی رن ان تینوں رنوں سے کسی ایک سے بھی نہیں چھوٹے تھے اور ان کو کرم سمبندھی گیان بھی نہیں تھا۔ تمہارا یہ وچار کہ ویراگیہ سے اُپ شم اور اُپ شم سے سنیہہ کی پھانس جاتی ہے متھیا ہے کیونکہ بنا گیان کے منوشیہ کو ویراگیہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک منوشیہ گرہست آشرم میں نہیں پڑتا تب تک وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ دُکھ کیا ہوتا ہے اِس لئے گرہست دھرم میں لینے کے بعد جیسا ویراگیہ منوشیہ کو ہوتا ہے ویسا کسی سے سُن کر نہیں ہو سکتا۔ تم نے میرے پُتروں کو مجھ سے چھڑا کر بڑا ادھرم کیا ہے۔ اس لئے میں تم کو شاپ دیتا ہوں کہ تم کبھی بھی ایک استھان پر نہیں رہو گے، اور ہر سمے اِدھر اُدھر بھٹکتے رہو گے۔ اُن کا یہ شاپ نارد جی نے

انجی کار کیا اور مسکرا کر ہری بھجن کرتے ہوئے چلے گئے۔ اسی سمے برہماجی وہاں پر آئے اور کہنے لگے کہ ہے دکش تم اب پُتر اُتپن مت کرو، بلکہ کنیائیں اُتپن کرو۔ استریاں سوبھاؤ سے ہی مایا موہ میں پھنسی رہتی ہیں اور اُن پر گیان اور ویراگیہ کی باتوں کا پربھاؤ بہت کم پڑتا ہے سووے نارد جی کے کہنے میں نہیں آئیں گی۔

6 ادھیائے ۶

دکش کا ساٹھ کنیائیں اُتپن کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! برہماجی کی آگیا پاکر دکش نے اپنی پتنی سے ساٹھ کنیائیں اُتپن کیں، اِن میں سے دس کنیائیں دھرم کو، تیرہ کشیپ جی کو، ستائیس چندرماں کو، اور انگرا کو شاشور شی کو دو، دو کنیائیں دیں شیش چار کنیائیں تاکشریہ رشی کو دان کردیں۔ بھانو، لبا، لکبھ۔ جامی وشوا، سادھیا، مرد توتی، وسو، ہوہو رتا، سنکپا یہ دس کنیائیں دھرم کو دیں۔ بھانو کے دیورشبھ اور دیورشبھ کے اندرسین پُتر ہوا۔ لبا کے دیوت اور دیوت کے استن تینو نام کا پُتر ہوا۔ لکبھ کے سنکٹ اور سنکٹ کے لیکٹ اور لیکٹ کے پرتھوی کے دُرگ پُتر ہوئے۔ جامی کا سورگ اور سورگ کا نندی نامک پُتر ہوا وشوا کے ایک پُتر وشوے دیوتا ہوئے جن کے کوئی سنتان نہیں ہوئی، اس لئے یہ پرجاپت کہلاتے ہیں۔ سادھیا کے سادھیا نام کے دیوگن اُتپن ہوئے ان کا ارتھ سدھی نامک پُتر ہوا۔ مرد توتی کے مرد توان اور جنیت نامک دو پُتر اُتپن ہوئے۔ جنیت بھگوان کا انش تھا، اس لئے اس کو اُپیندر بھی کہتے ہیں۔ سوہوتا کے گربھ سے سوہوتا نام کے دیوگن اُتپن ہوئے۔ سنکلپا سے سنکلپ نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ سنکلپ کے کاسنا نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ وسو کے آٹھ پُتر تھے جن کے نام یہ ہیں: دروں۔ پران۔ دھرو۔ ارک۔ اگنی۔ دوش۔ وسو۔ وبھاوسو۔ دردن کی رکھی متی نامک کنیا سے ہرش۔ شوک، اور بھئے آدی پُتر اُتپن ہوئے۔ پران کی ارجسوتی نامک استری سے سہ۔ آیو اور پُروجو یہ تین پُتر اتپن ہوئے۔ دھرو کی دھرنی نام کی پتنی سے بہت سے دیوتا اتپن ہوئے۔ ارک کی واسنا نام استری سے نرش اور بھئے آدی پُتر اُتپن ہوئے اگنی کی وسو دھارا نامک استری سے دروناک آدی پُتر ہوئے۔ اگنی کے کرنکا سے کا پُتر۔ اسکند نامک ہوا۔ اسکند کے وشاکھ آدی پُتر اُتپن ہوئے۔ دوش کے شروری نام کی پتنی سے ہری بھگوان کا انش ششو مار نامک پُتر اُتپن ہوا۔ وسو کی آنگرسی نامک استری سے شلب ودیا کا آچاریہ وشوکرما نامک پُتر ہوا۔ وشوکرما کے جاکشش منو نامک پُتر ہوا۔ منو کے وشودلو، اور سادھیہ گن اُتپن ہوئے۔ وبھاوسو کی اُوشا نامک استری سے دیوشٹ۔ روچش اور آتپ نامک پُتر ہوئے۔ آتپ کے پنچ یام نامک پُتر ہوئے۔ بھوت کے دو استریاں تھیں۔ شروپا نامک استری سے کروڑوں رودر اتپن ہوئے۔ جن میں ریوت۔ اج۔ بھو۔ بھیم۔ وام۔ اُگر۔ ورشاکپی۔ اجیک پاد۔ ہی ردھنیہ۔ بہوروپ۔ یہ گیارہ رودر پردھان ہیں۔ پرجاپتی انگ کی سودھا نامک استری نے تیرگنوں کو اور ستی نامک استری نے ادھرو اگرس نامک وید کو اپنا پُتر مان لیا۔ کرشاسو کے ارچس نامک استری سے دھومر کیش آدی اتپن ہوئے۔ تاکشریہ نے بھی ونتا۔ کدرو۔ پتنگی۔ یامنی نامک استریوں

سے گروڑ۔ اروڑ۔ ناگ پکشی اور شابھ اُتپن کئے۔ چندرماں کی کرتکا آدی نکشتر رُوپی ستائیس استریاں تھیں پرنتو چندر۔ ماں انیہ استریوں کا نرادر کر کے کیول روہنی سے پریم کرتا تھا، اس لئے اپنی انیہ کنیاؤں کو دُکھی دیکھ کر دکش نے شاپ دیا کہ تم کو اکشئے (تپ دق) روگ ہو جاوے۔ شاپ کے کارن ان پتنیوں سے کوئی سنتان نہیں اُتپن ہوئی۔ جب چندرماں نے دکش کی بہت پرارتھنا کی تو اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہمارا شاپ تو واپس نہیں ہو سکتا، پرنتو اتنا وردان دیتے ہیں کہ کرشن پکش میں تیری کلا گھٹ جائے گی۔ اور شکل پکش میں بڑھے گی۔ اِس پرکار کلا تو مل گئی پرنتو سنتان نہیں ہوئی۔ ہے راجن سمورن بھگت کو اُتپن کرنے والے کشیپ جی کی اویتی۔ دیتی۔ دنو۔ کاشٹا۔ ارشٹا۔ سرسا۔ الا۔ مُنی۔ کرودھ دشا۔ تامرا۔ سُربھی۔ سرما اور تمی نامک استریاں تھیں۔ ان پتن سے تمی سے سمست جل جنتو۔ سرماسے پیروں سے چلنے والے جانور۔ سُربھی سے گئو آدی دو پائے اور چوپائے ہوئے۔ تامراسے شکرا گدھ آدی پکشی۔ مُنی سے اپسرائیں۔ کرودھ وشاسے بچھو و سانپ آدی۔ الاسے سب طرح کے پیڑ۔ سُرساسے راکشش۔ ارشٹا سے گندھرو۔ کاشٹا سے ایک کھر والے پشو اُتپن ہوئے

دنوں نامک استری اکسٹھ پتر اُتپن ہوئے

ان میں سے اٹھارہ پُتروں کے ساتھ سورپھانو کی سوپربھا نامک کنیا کا وِواہ کیا گیا اور ورش پروا کی شرمشٹا نامک کنیا کے ساتھ نہش کے پُتر یایاتی نے وِواہ کیا ویشوانر نامک دنو کے پُتر کی سُندر چار کنیائیں اُتپن ہوئیں۔ اِن میں سے اُلپ دانوی کے ساتھ ہرنیاکش نے شرا کے ساتھ کرتونے اور پلوما کا لیا ان دونوں کنیاؤں کے ساتھ برہما جی کے کہنے سے کشیپ پرجاپتی نے وِواہ کیا جن کے ساتھ ہزار دانو اُتپن ہوئے، ہے راجن! تمہارے پتامہ ارجن جی جب سورگ میں آئے تب اندر کی پرارتھنا پر اُنہوں نے اکیلے ہی سب دیتیوں کو مار ڈالا تھا۔ دیتی کے ہرنیاکش اور ہرتے کشیپ نام کے دو پُتر اور سنگھنکا کا وِواہ وپرچت کے ساتھ ہوا جس سے ایک سو پُتر اُتپن ہوئے۔ اِن میں راہو سب سے بڑا تھا جس کا شر بھگوان نے سُدرشن چکر سے کاٹ دیا تھا اب ادیتی کے ونش کا ورنن سنو۔ ادیتی کے سورپ آدی ارو آدتیہ ہوئے ان میں دو سوان کے سنگیا نامک استری سے شرادھ دیو نامک سنو اور یم تتھا کنیا کا جنم ہوا۔ دو سوان کی چھایا لامک دُوسری اِستری سے شنیشچر اور ساورنی نامک دو پُتر اور تپتی نامک کنیا ہوئی اس کنیا نے سمورن نامک راجہ سے وِواہ کیا۔ اریما کی ماترکا نامک استری سے چرشنی نامک پُتر اُتپن ہوا اور پوشا کے کوئی سنتان نہیں اُتپن ہوئی۔ توشٹا کو دیتیوں کی چھوٹی بہن رچنا بیاہی گئی تھی جس سے منی ویش اور دشورُوپ اُتپن ہوئے دشورُوپ کو دیوتاؤں نے اپنا پروہت بنایا تھا۔

7 ادھیائے ۷

برہسپت دیوتاؤں پر کوپ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ایک سمے برہسپت جی جو سب دیوتاؤں و منوشیوں کے گرو ہیں کسی کاریہ سے اندر کی سبھا میں آئے۔ اندر تر لوکی کے راجہ ہونے کے کارن ابھیمان کرتے تھے سو اُن کو پرنام نہیں کیا اور نہ اپنے

استھان سے اُٹھے نہ اُن کا آدر ستکار کیا، یہ دیکھ کر برہسپتی جی اُلٹے پاؤں لوٹ آئے تو اندر کو اپنی بھول معلوم ہوئی اور وہ سوچنے لگا کہ میں نے مد میں اندھا ہو کر اپنے گرو کا اپمان کر دیا ہے۔ یہ بڑی بُری بات ہوئی یہ سوچ سوچ کر وہ اپنی بُدھی کو دھکارنے لگا، اور سوچنے لگا کہ کس پرکار اس پاپ کا پرائشچت کروں۔ اُدھر برہسپتی جی نے اپنے گیان سے جب یہ دیکھا کہ اندر میرے پاس کشما مانگنے آرہا ہے تو گھر میں سے غائب ہو گئے۔ اندر نے بہت ڈھونڈھا پر تو ان کا کہیں پتہ نہ چلا۔ جب اندر کے پُرانے شترو اُسروں نے یہ دیکھا کہ اندر کی رکشا کرنے والے گرو برہسپتی جی اُن سے رُوٹھ گئے ہیں تو وہ..... اپنے گرو شکراچاریہ جی کے پرامرش سے اندر کے اُوپر چڑھ آئے اور دیوتاؤں کو بُری طرح یُدھ میں ہرا دیا۔ اندر لجا سے سر نیچا کر کے برہما جی کے پاس گیا اور اپنی بیتا سُنائی۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤں! تم نے یہ بہت بُرا کیا کہ راج کے مد میں اندھے ہو کر اپنے کل گرو کا اپمان کیا، اُسی کا یہ دنڈ تم کو بھوگنا پڑ رہا ہے۔ دیکھو گرو کا استھان سنسار میں سب سے اُونچا ہے گرو بھگوان کا رُوپ ہوتا ہے۔ گرو کا اپمان کرنا بھگوان کا اپمان کرنا ہے۔ اب تم جا کر وشوروپ رشی کو اپنا گرو بنا لو۔ وے تمہاری منو کامنا پُورن کرنے میں سمرتھ ہیں۔ برہما جی کے وچن سنکر اندرانیہ دیوتاؤں کے ساتھ وشوروپ جی کے پاس پہونچے اور ان سے کہا کہ ہے رِشی راج! ہم آپ کی شرن میں آئے ہیں اور ہردے میں اپنا گرو بنا چکے ہیں، سو آپ ہمارے کل پروہت بن جائیے۔ آپ ہی ہمارے دُکھوں کو دُور کر سکتے ہیں۔ یہ سنکر وشوروپ جی کہنے لگے کہ ہے اندر تم میرے پاس آئے ہو، اس لئے میں تمہارے کہنے کا مان رکھے لیتا ہوں۔ پر نتو پروہت بننے سے سادھو کا پتو بل گھٹ جاتا ہے۔ یہ سُن کر اندر بڑے پرسن ہوئے اور ان کو پروہت بنا لیا۔ وشوروپ کی بتائی ہوئی ترکیب سے اندر نے اُسروں کو ہرا کر اندر کو راج گدی پر بٹھا دیا۔

8 ادھیائے ۸

نارائن کوچ کی مہما کا ورنن

پریکشت جی کہنے لگے کہ رِشی راج! کرپا کر کے مجھے یہ بتائیے کہ وشوروپ مہاراج نے اندر جی کو نسا اُپائے ایسا بتایا تھا جس سے انہوں نے اُسروں کو یدھ میں ہرا دیا۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! وشوروپ نے اندر کو نارائن کوچ دیا تھا اس کوچ میں بہت گُن ہیں۔ وشوروپ نے اندر سے کہا تھا کہ ہے مہیندر! ہاتھ پاؤں دھو کر آچمن کر کے پوتری ہو کر اُتر کی اور منہ کر کے بیٹھ کر آٹھ اکشر والے "اوم نمو نارائن" منتر پڑھ کر انگ نیاس کرے اور بارہ اکشروں والا "اوم نمو بھگوتے واسودیوائے" منتر پڑھ کر نیاس کرے اور اس پرکار بھگوان کی پرارتھنا کرے۔ ہے آٹھ بھجا دھاری بھگوان میری رکشا کرو۔ ستیہ روپ دھاری بھگوان جل کے پرانیوں سے میری رکشا کرو۔ وامن روپ دھارن کرنیوالے بھگوان پرتھوی پر میری رکشا کرو۔ ہرنیہ کشیپ کے شترو نرسنگھ بھگوان دُرگ۔ بن اور سنگرام میں میری رکشا کرو۔ واراہ سے پرتھوی کو نکال کر لانے والے واراہ بھگوان پرتھوی پر میری رکشا کرو ——— پروتوں کے

شکھروں پر پرشورام جی میری رکشا کریں۔ دُور پردیش میں رام چندر جی میری رکشا کرو۔ سنت کمار روپی بھگوان جی کام دیو سے میری رکشا کرو۔ ہیئے گریو روپی بھگوان مارگ میں دیوتاؤں کو نمسکار نہ کرنے کے اپرادھ سے میری رکشا کریں۔ کورم بھگوان سارے نرکوں سے میری رکشا کریں۔ دھنونتری بھگوان روگوں سے رکشا کریں۔ رشبھ دیو دُکھ آدی جھگڑوں سے رکشا کریں۔ یگیہ روپی بھگوان بدنامی سے رکشا کریں اور رشیش بھگوان سرپوں سے ہماری رکشا کریں۔ گرڈ کی سواری پر بیٹھنے والے وشنو جی آکاش سے رکشا کریں۔

ہے پرکیشت! پروہت وشوروپ نے یہ کوچ اندر کو بتایا تھا۔ اس کوچ کو جو منوشیہ دھارن کرے گا اُس کے سب بھئے دُور ہو جائیں گے اور شتروں سے وہ بچا رہے گا۔ اِس کوچ کو دھارن کرنے والے منوشیہ کو راجہ۔ چور۔ گرہ، آدی کا بھئے نہیں رہتا۔ اس کی مہما بڑی اُونچی ہے۔ ایک سمے میں کوشک نام کے ایک براہمن نے اِس کوچ کو دھارن کیا، ایک دِن وہ جب مرگیا تو ہزاروں ورش تک اس کی ہڈیاں وہاں پڑی رہیں۔ ایک دن چترتھ نامک گندھرو اپنی استریوں کے ساتھ وِمان میں بیٹھا ہوا مرتیولوک میں سیر کرنے کو آیا۔ اس کا وِمان ہڈیوں پر آکر اُترا۔ اُس سمے اس کا وِمان اُلٹا ہوگیا اور وِمان میں سے نیچے گر پڑا۔ اس پر اُس کو بڑا آشچریہ ہوا۔ اس نے اس کا کارن وال کھلیہ رشیوں سے پُوچھا۔ اُنہوں نے بتایا کہ تم اس براہمن کی ہڈیوں کو سرسوتی ندی میں ڈال دو۔ جب گندھرو نے ایسا ہی کیا تب اس کا وِمان اُڑانے کے یوگیہ ہُوا۔ ہے راجن! اندر نے وشوروپ سے اِس وِدیا کو سیکھ کر یُدھ میں سارے اُسروں کو ہرا دیا۔ جو کوئی منوشیہ اس کوچ کو دھارن کرے گا وہ سدا سکھی رہے گا۔

۹ ادھیائے ۹

وترا سُر کا اُتپن ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پروہت وشوروپ تین مکھ تھے۔ ایک مکھ سے وے سوم پان کرتے تھے دُوسرے سے مدرا پیتے تھے اور تیسرے سے اَن کھاتے تھے۔ وشوروپ جب یگیہ کرتے تھے تب دیوتاؤں کو بڑا سمجھ کر ساکلیہ میں اُن کا بھاگ نکال دیتے تھے اور اُن کی ماتا جو دیتیہ کی پُتری تھی اس کا مان رکھتے ہوئے چھپا کر اسُروں کا بھاگ بھی یگیہ میں نکال دیتے تھے۔ اُن کی یہ چوری ایک دِن اندر نے دیکھ لی، اور کرودھ میں آکر تلوار سے اُن کے تینوں سر کاٹ ڈالے۔ اِس پرکار برہم ہتیا کرنے سے اندر کا سُروپ بگڑ گیا اور جب بہت پرائشچت کرنے سے بھی پاپ دُور نہیں ہُوا تو اندر نے اس کے چار بھاگ کرکے پرتھوی۔ جل۔ ورکش اور استریوں کو الگ الگ بانٹ دیئے۔ ایک بھاگ پرتھوی نے لیا۔ پرتھوی پر جتنی اوسر بھوئی ہے وہ برہم ہتیا کا روپ ہے۔ ورکشوں نے ایک بھاگ اس پاپ کا لے لیا اور یہ وردان مانگ لیا کہ ہم کٹ کر پھر اُگ آئیں۔ ورکشوں میں سے جو گوند نکلتا ہے یہ وہی برہم ہتیا کا پاپ ہے۔ ایک بھاگ استریوں نے لیا سو ہر مہینے ماسک دھرم کے رکت کے رُوپ میں وہ پاپ نکلتا ہے۔ ایک بھاگ جل نے لیا اُس نے یہ وردان لیا

کہ یدی جل کو کسی وستو میں ملا دیا جاتے اور چاہے کتنا ہی خرچ کیا جاوے سنسار میں جل کی کمی نہ ہو۔ اس پرکار جب اندر نے سارا پاپ بانٹ دیا تو اس کا شریر نرمل ہو گیا اور وہ راج کرنے لگا۔

ہے راجن! جب وشوروپ کے پتا توشٹا رشی کو اپنے پتر کے مارے جانے کا سماچار ملا تو اُسے بڑا ہی کرودھ آیا اور اُنہوں نے اندر کو مارنے کے لئے ایک ہون کیا اور ایک منتر پڑھا جس سے ہون کی اگنی میں سے پروت کی طرح اونچا مہاول شالی اور اگنی کے سمان تیج والا ایک دیتیہ اُتپن ہوا۔ ہاتھ سے پھینکا ہوا ان جتنی دور پر گرے اسی پرمان سے اس کا شریر پرتی دن بڑھتا تھا۔ توشٹا نے کہا کہ ہے پُتر! میں نے تجھے اس لئے اُتپن کیا ہے کہ تو اندر کو مار کر اپنے بھائی وشوروپ کے مارے جانے کا بدلا لے۔ پتا کی آگیا سن کر وہ دیتیہ چھن بھر میں ہی اندر پُری میں پہونچ گیا۔ اندر بھاری سینا لے کر اُسے مارنے کو آئے دیوتا لوگ جو شستر بھی اُس کے مارتے تھے وہ اس کو نگل جاتا تھا، جب دیوتاؤں کے پاس ہتھیار نہ رہے تب وے بھاگ کھڑے ہوئے اور ترلوکی ناتھ بھگوان جی کی شرن میں پہونچ کر پرارتھنا کرنے لگے۔ ہے بھگوان آپ کی شرن میں رہتے ہوئے بھی آج ہمیں کشٹ ہو رہا ہے، ہے پربھو! ہمیں اس دیتیہ سے بچائیے۔ ہمارا بس اس پر نہیں چلتا۔ یہ سُنکر بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے اندر! تم نے براہمن کی ہتیا کی تھی۔ اس کا یہ پھل تم کو بھوگنا پڑ رہا ہے کیونکہ برہم ہتیا سب سے بڑا پاپ ہے، اس کا پرائشچت کئی جنم میں بھی ہونا کٹھن ہے۔ وترا سُر پر تمہارا کوئی استر کام نہیں کرے گا۔ تم ددھیچی رشی کے پاس جا کر ان کی ہڈی مانگو۔ انہوں نے ہزاروں ورش تک کٹھور تپ کیا ہے اس لئے ان کی ہڈی شریر پر لگنے سے وترا سُر مر سکتا ہے۔

10 ادھیائے ۱۰

اندر کا ددھیچی رشی کے پاس جا کر ہڈیاں مانگنا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! بھگوان جی کے یہ وچن سُنکر اندر بہت پرسن ہوئے اور بھاگ کر ددھیچی رشی کے پاس پہونچے، اور ان سے پرارتھنا کر کے کہنے لگے۔ ہے رشی راج! ہم بڑی بپتی میں پھنس گئے ہیں اور آپ کے پاس بھیک مانگنے آئے ہیں۔ آپ کرپا کر کے اپنے شریر کی ہڈی ہم کو دیجئے۔ اندر کے یہ وچن کر ددھیچی کہنے لگے ہے اندر اپنا شریر تو چیونٹی کیڑے اور پشو کو بھی پیارا ہوتا ہے۔ منوشیہ تو اپنے شریر کو بہت پیار کرتا ہے اس پر بھانتی بھانتی کے اُبٹن و تیل لگا کر چکنا و سُنگدھت کرتا ہے۔ اس پر اچھے اچھے وستر اور آبھوشن پہناتا ہے۔ گرمی اور ٹھنڈ سے بچاتا ہوا اس کی ہر پرکار رکشا کرتا ہے۔ سو میں اپنا شریر تم کو کیوں دے دوں۔ یہ سنکر اندر کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے جو کچھ کہا وہ سب ٹھیک ہے، پر نتو سنسار میں پروپکار سے بڑھ کر دُوسری اور کوئی وستو نہیں ہے۔ درکش جب تک جیوت رہتے ہیں اپنے پھل دُوسروں کو کھلاتے ہیں، اور اپنی لکڑی دُوسروں کو دیتے ہیں پر نتو سوئم اپنے آپ ایک بھی پھل نہیں کھاتے یہ شریر پران نکل جانے پر مٹی ہو جاتا ہے اور کسی کام بھی نہیں آتا، اس لئے جیون میں جتنا پروپکار کر لیا جائے وہی انت سمے کام آتا ہے یہ سُنکر ددھیچی رشی مُسکرا کر کہنے لگے کہ ہے اندر! تمہارے آنے سے پہلے ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ بھگوان جی نے تم کو میری ہڈی

لانے کے لئے بھیجا ہے، پرنتو میں تمہارے ہردے کے بھاؤ دیکھنا چاہتا تھا۔ یدپی یہ دیہہ مجھ کو پیاری ہے، پرنتو ایکدن اس کو نشٹ ہی ہونا ہے اِس لئے میں تم لوگوں کا کام چلانے کے لئے یہ شریر اوشیہ تم کو دوں گا۔ ایسا کہہ کر انہوں نے یوگ ابھیاس دوارا شریر تیاگ دیا اور اندر ان کے شریر کی ہڈیاں نکال کر لائے۔ اور وشو کرما جی کو استر بنانے کو دیئے۔ وشو کرما نے ان ہڈیوں سے ایک وجر بنا کر دیا۔ اندر اپنی سینا کے ساتھ اِس وجر کو ہاتھ میں لے کر ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر وترا سُر کو مارنے کو چلا۔ ——————— ترد واتٹ پر دیوتاؤں اور وترا سر کی سینا ؤں میں گھمسان یُدّھ ہوا۔ اُسروں نے بھانتی بھانتی کے استر شستر چلائے پرنتو وے سب ٹوٹتے جاتے تھے۔ جب شستر اُستر سماپت ہو گئے تو اسروں نے پہاڑ اور ورکشوں سے دیوتاؤں کو مارنا آرمبھ کر دیا، پرنتو دیوتاؤں نے ان کے بھی ٹکڑے کر ڈالے اور اسروں کو دیوتاؤں نے مار مار کر پیچھے ہٹا دیا۔ اسروں کی سینا وترا سُر کو چھوڑ کر بھاگنے لگی، وترا سُر نے اپنے سپاہیوں کی ہمّت بڑھانے کے لئے پکار کر کہا کہ ہے ویرو! رن بھومی سے بھاگنا کائرتا ہے۔ جو منوشیہ اس لوک میں جنما ہے اسے ایکدن مرنا بھی اوشیہ ہے۔ مرتیو دو طرح کی سب سے اچھی ہوتی ہے ایک تو دیش کے نام پر مرنا اور دُوسرے ادھرمیوں سے اپنی جاتی کی رکشا کے لئے یُدھ میں مرنا۔ یہ مرتیو پراپت کر کے منوشیہ امر ہو جاتا ہے۔

11 ادھیائے ۱۱

رَن بھومی میں اندر اور وترا سُر سمواد

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! وترا سُر کے بھاشن کا اس کی سینا پر کچھ بھی پربھاؤ نہیں پڑا اور وے بھاگتے رہے۔ یہ دیکھ کر وترا سُر کو بڑا کرودھ آیا اور وہ اندر سے کہنے لگا، ہے اندر تم ان بھاگتے ہوئے میرے سپاہیوں کو کیوں مار رہے ہو؟ اس میں تمہاری بہادری کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر تم سچ مچ بہادر ہو تو اکیلے میرے سامنے آؤ میں تمہیں اور تمہاری سینا کو اکیلا ہی بھگت لوں گا، ایسا کہہ کر اُس پہاڑ کے سمان کایا والے وترا سُر نے ایسے زور کی ہنکار ماری کہ سارے دیوتا بے ہوش ہو کر بھومی پر گر پڑے پھر اس نے ان سب کو اس طرح اپنے پاؤں سے روند ڈالا جیسے مست ہاتھی منوشیہ کو روند ڈالتا ہے، تب اندر نے اپنی گدا اس کو مارنے کیلئے پھینکی۔ اس آتی ہوئی گدا کو وترا سُر نے اپنے ہاتھ میں ایسے پکڑ لیا جیسے بچے گیند پکڑ لیتے ہیں اور پھر اُس نے وہ گدا اتنے زور سے ماری کہ اندر کا ایراوت ہاتھی بھی ایک یوجن پیچھے جا کر گرا۔ وترا سُر نے یہ سوچ کر کہ گھبرائے ہوئے پر استر نہیں چلانا چاہیئے اندر کے وجر نہیں مارا۔ اندر نے جلدی سے اُٹھ کر ہاتھی کو امرت پلا کر ٹھیک کر دیا اور دیوتاؤں پر بھی امرت کی ورشا کر دی۔ اور پھر وترا سُر کے سامنے آ کر ڈٹ گئے۔ اندر کو دیکھ کر وترا سُر کہنے لگا، ہے ادھم اندر! تو اپنے بھائی تشٹا گرد کی ہتیا کرنے والا آج میرے سامنے آیا ہے، آج میں تیرے پتھر جیسے ہردے کو اپنے ترشول سے توڑ کر اپنے بھائی کی ہتیا کا بدلا لوں گا۔ میں بھوت ناتھ مہادیو میں تیری اور تیرے دیوتاؤں کی بلی چڑھاؤں گا اگر تو وجر سے میرا سر کاٹ ڈالے گا تو بھی کچھ چنتا کی بات نہیں ہے میں کرم بندھن سے چھوٹ کر سورگ پراپت کروں گا۔ تو وہ استر کیوں

نہیں چلاتا جو تو نے ددھیچی رشی کی استھیوں سے بنایا ہے۔ یہ کہہ کر وہ من ہی من میں بھگوان کی پرارتھنا کرنے لگا ہے
تریلوکی ناتھ! بھگوان میں آپ کے چرنوں میں رہنے والے داسوں کا بھی داس ہوں۔ میرا شریر آپ کی سیوا کیا کرے الٹا میری
کرپا مجھ پاپی پر کیجئے۔ جیسے بنا پَر جمے ہوئے پکشی کے بچے اپنے ماتا پتا کو دیکھنے کی اچھا کرتے ہیں، اور بھوکے بچھڑے
دودھ پینے کی اچھا سے تھنوں کو دیکھنے کو ویاکل ہوتے ہیں، تتھا پردیش میں گئے ہوئے پتی کے ورہ میں دکھی
استریاں جس پرکار اپنے پتی کو دیکھنے کی اچھا کرتی ہیں اُسی پرکار میں بھی آپ کے درشن پانے کو بے چین ہوں۔

12 ادھیائے ۱۲

اندر دوارا وترا سُر کا وِدھ

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پرارتھنا کرنے کے پشچات وترا سُر نے بڑے کرودھ سے ترشول اٹھایا اور اندر کو
مارنے کو اِس تیزی سے دوڑا جیسے پرلے کال کے بدھ میں مدھو کیٹبو وشنو بھگوان پر دوڑا تھا۔ اندر نے ترنت ہی وہ
امودھ استر جو ددھیچی رشی کی ہڈیوں سے بنایا گیا تھا، اس پر چلایا، جس سے ترشول بھی کٹ گیا اور وترا سُر کی ایک
بھجا بھی کٹ گئی بھجا کٹ جانے پر کرودھت ہو کر اُسر نے پرگھ نامک استر اندر پر چلایا، جس سے اندر کے ہاتھ سے
وجر چھوٹ کر گر گیا۔ وجر کے گرتے ہی دیوتاؤں کی سینا میں ہاہاکار مچ گیا۔ اندر نے لجا کے مارے استر کو بھی نہیں اٹھایا
تب وترا سُر کہنے لگا ہے اندر! تجھے اپنی جان اتنی پیاری ہے کہ میرے ڈر کے مارے گدا بھی نہیں اٹھاتا، ارے
مُورکھ تو اتنا بھی نہیں سمجھتا۔ کہ میں اِتنا ادھرمی نہیں ہوں کہ نہتے شتروُ پر وار کروں۔ تو اپنی گدا اٹھالے اور میرے
سامنے آکر یُدھ کر۔ ہے اندر کوئی بھی منوشیہ یا اینر پرانی اس سمے تک نہیں مرتا، جب تک کہ بھگوان کی آگیا نہ ہو۔
اور اس کی آگیا کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ نہ تجھے میں مار سکتا ہوں نہ تو مجھے مار سکتا ہے بھگوان ہی مارتا ہے، اور بھگوان
ہی جلاتا ہے، ہے اندر یُدھ بھومی میں سے جو منوشیہ بھاگ جاتا ہے وہ بڑا ادھرمی ہے۔ اس کی ماں کو بھی دھکا
ہے۔ اِس لئے تو اُٹھ اور آکر یُدھ کر۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اندر من ہی من میں سوچنے لگا کہ دیکھو یہ اُسر ہو کر بھی کتنا گیانی ہے۔ ایسا سوچ کر
اُنہوں نے گدا اٹھالی اور اس کے ساتھ یُدھ کرنے لگے، اور ایک وار میں ہی اُس کی دوسری بھجا کو بھی کاٹ گرایا۔
تب وترا سُر نے اپنا منھ کھول کر اندر کو ابراوت ہاتھی سمیت نگل لیا۔ پر تو اس کے پیٹ میں جا کر بھی اندر پر کوئی
پربھاؤ نہیں پڑا، کیونکہ وہ نارائن کوچ دھارن کئے ہوئے تھا۔ وہ اس کے پیٹ کو پھاڑ کر باہر نکل آیا اور اپنا وجر
چلایا۔ وہ وجر وترا سُر کی گردن کے چاروں اور گھومتا ہوا اس کی گردن کو کاٹنے لگا، اور ایک ورش تک کاٹتے
رہنے سے اُس کی گردن کٹی۔ اُس کے پران ایک جیوتی کے رُوپ میں نکل کر پرم دھام کو گئے۔

اُس کے مرنے کا آنند سب دیوتاؤں نے منایا، پر تو اندر دیوتا کچھ اُداس ہو گئے تھے۔

13 ادھیائے ۱۳

برہم ہتیا کے بھئے سے اِندر کا بھاگنا

پریکشت جی پوچھنے لگے کہ رشی راج! وترا سُر کے مرنے سے اِندر کو اُداسی کیوں ہوئی اس کا بھید بتایئے۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب رشیوں نے وترا سُر کو مارنے کی پرارتھنا اندر سے کی تھی تب اندر نے اُن کو یہ اُتر دیا تھا کہ میں نے پہلے وشوروپ براہمن کی ہتیا کی تھی اور اُس برہم ہتیا کے پاپ کو بانٹ کر جیسے تیسے کرکے اپنا پنڈ چھڑایا تھا، اب اُس وترا سُر کو مارنے سے جو برہم ہتیا لگے گی اس سے کیسے چھٹکارا پاؤں گا۔ یہ بات سُن کر رشیوں نے اُتر دیا تھا کہ ہم لوگ تم سے اشومیدھ یگیہ کرا کر سب پاپ دُور کرا دیں گے، تم مت ڈرو۔ ایک بار بھگوان کا نام لینے سے سینکڑوں پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں تو تم ایک اُسُر کو مارنے سے کیوں ڈرتے ہو۔ ایسا سمجھا کر رشیوں نے اندر کو وترا سُر سے لڑنے پر راضی کر لیا۔ جب اُسُر مارا گیا تو اندر کو برہم ہتیا کا بھئے ہوا، اُسی سمے برہم ہتیا بوڑھی عورت کے بھیس میں بالکل چنڈالنی کا رُوپ بنائے ہوئے خون سے سنے ہوئے وستر پہنے ہوئے اور شریر پر لوہے کے موٹے موٹے آبھوشن دھارن کئے ہوئے اندر کو مارنے آئی۔ اندر اُسے دیکھ کر بھاگنے لگا اور وہ پیچھے پیچھے بھاگتی رہی۔ اندر آکاش اور سب دشاؤں میں گھوم آیا پر نتو کہیں بھی شرن نہیں ملی۔ تب وہ کیلاش پروت کے پاس مان سرووَر میں جا کر وہاں ایک کمل کی نال میں چھُپ کر بیٹھ گیا، تو وہ برہم ہتیا بھنورا بن کر کمل کے پھول کے اُوپر گونجنے لگی اس کے ڈر کے مارے اندر باہر بھی نہیں نکل رہا تھا اور جل میں اگنی کا پرویش نہیں ہو سکتا، اس کارن یگیوں میں اندر کے نام کا جو بھاگ نکالا جاتا تھا وہ اگنی دُوارا اِندر تک نہیں پہونچ رہا تھا سو اِندر بھوک پیاس سے ویاکل ہو گیا۔ اُدھر اندر اسن خالی پڑا تھا اور اندر نہیں تھا، سو یوگ اور ودیا کا پربھاؤ رکھنے والا ایک راجہ نہش اندر اسن پر جا کر بیٹھ گیا اور اندر پوری میں راجیہ کرنے لگا۔ راجہ نہش نے جب اندرانی کا دویہ رُوپ دیکھا تو اس پر موہت ہو گیا اور اس نے اس سے کہا، کہ میں اب راجہ اندر کی جگہ ہوں، تم کو چاہیئے کہ مجھے پتی کے رُوپ میں سویکار کرو۔ ہے راجن! اندر کی پتنی اندرانی بڑی پتی ورتا تھی، سو وہ نہش کے یہ وچن سُنکر کانپ اُٹھی اور بھاگ کر برہما جی کے پاس پہونچی اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج! راجہ نہش مجھ سے وشے بھوگ کرنا چاہتا ہے، آپ کوئی ایسا اُپائے بتایئے جس سے میرا پتی ورت دھرم نہ ٹوٹے۔ برہما جی کہنے لگے ہے ستی! تو چنتا مت کر اندر تھوڑے ہی دنوں میں راج گدی پر آ کر بیٹھے گا۔ تو نہش سے یہ کہہ دے کہ تھوڑے دنوں بعد اُتر دوں گی۔ تب برہما جی نے اپنے دُوتوں کو اندر کو کھوجنے بھیجا۔ دُوتوں نے سوچنا دی کہ اندر کمل کے پھول کے اندر چھُپا بیٹھا ہے اور برہم ہتیا کے ڈر سے باہر نہیں نکل رہا ہے۔ اندرانی نے نہش سے ایک پستاہ کا سمے مانگا تھا۔ جب وہ سمے بیت گیا تو نہش نے پھر اندرانی سے کہلوایا کہ اب میرے ساتھ وِواہ کرو۔ اندرانی نے اس کے دُوتوں سے کہا کہ تم اپنے راجہ سے کہہ دو کہ اس گدی پر وہی بیٹھنے کا ادھیکاری ہے جو اشو میدھ

یگیہ کرے۔ تمہارے راجہ نے ابھی تک یہ یگیہ نہیں کئے ہیں، اس لئے میں پاس جب جا سکتی ہوں، جب وے براہمنوں اور رشیوں سے اپنی پالکی اُٹھوا کر اس میں بیٹھ کر میرے پاس آویں، ہے راجن! نہش کام دیو کے وشی بھوت تھا سو اس کی متی ماری گئی اور اس نے اپنی پالکی براہمنوں اور رشیوں سے اُٹھوا کر اس میں بیٹھ کر اندرانی کو لینے چلا۔ رشی لوگوں نے کبھی ایسا کار یہ نہیں کیا تھا، اِس لئے وے دھیرے دھیرے چل رہے تھے اس پر نہش نے کرودھت ہو کر ان کے لات ماردی۔ اس پر رشی لوگوں نے شاپ دیا کہ تو سرپ ہو جا۔ رشیوں کے مکھ سے شاپ نکلتے ہی نہش سرپ بن گیا۔ اُسی سمے برہماجی مان سرودر پر پہونچے، اور اندر سے باہر آنے کو کہا ہے۔ اندر کہنے لگا کہ میں برہم ہتیا کے بھئے سے باہر نہیں آسکتا۔ یہ سُن کر برہماجی کہنے لگے کہ تو بھگوان کا نام لیتا ہوا باہر نکل آ۔ برہم ہتیا تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی اور جب تک تو اشومیدھ یگیہ سمپورن نہ کرے تب تک ہر سمے بھگوان کا نام لیتے رہنا۔ برہماجی کی آگیا سُن کر اندر کمل سے نکل آئے اور اشومیدھ یگیہ کیا، جس سے اُن کا برہم ہتیا کا پاپ دُھل گیا اور وے اُسی پرکار دوبیہ رُوپ کے ہو کر اندراسن پر آسین ہوئے۔

14 ادھیائے ۱۴

وترا سُر کے پچھلے جنم کا ورتانت

راجہ پریکشت جی پُوچھنے لگے کہ ہے رشیشور! کرپا کر کے یہ بتائیے کہ وترا سُر کو بھگوان میں ایسی بھگتی کیوں تھی۔ اسُر لوگ تو بھگوان کے ورودھی اور اگیانی ہوتے ہیں، وترا سُر نے اتنا گیان کہاں سے پایا؟ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پراچین کال میں شورسین دیش میں چترکیتو نام کا ایک پرسدھ راجہ تھا وہ بڑا ہی دھرماتما اور پراکرمی تھا اور اُس کے راجیہ میں ساری پرجا سکھی تھی۔ اُس راجہ کے ایک کروڑ رانیاں تھیں۔ پرنتو کسی کے بھی سنتان نہیں اُتپن ہوئی جس کے کارن راجہ کو ہر گھڑی چنتا رہتی تھی۔ ایک دن راجہ کے محل میں انگرا رشی گھومتے ہوئے آئے۔ انگرا کو دیکھ راجہ نے اُن کا ستکار کیا، اور ان کو شردھا پورک بٹھایا۔ راجہ کو اُداس دیکھ کر انگرا رشی پُوچھنے لگے کہ ہے راجن! ایسا دکھائی پڑتا ہے کہ تمہاری کوئی اچھا پُورن نہیں ہو رہی ہے جس کے کارن تم اُداس دکھائی دے رہے ہو۔ یہ سُن کر راجہ چترکیتو کہنے لگے ہے رشی راج! آپ تو سروگیانی ہیں، میرے من کی بات جانتے ہیں، پھر بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں، آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میرے پاس کسی وستو کی کمی نہیں ہے پرکیول سنتان نہیں ہوئی ہے جس سے مجھے بڑا دکھ ہے جیسے بھوکے منوشیہ کو چندن اور سگندھیاں پیاری نہیں لگتیں، ایسے ہی بنا پُتر کے مجھے یہ ساری دھن دولت اچھی نہیں لگتی۔ آپ کوئی ایسا اُپائے کیجئے جس سے میرے سنتان اُتپن ہو۔ اس کی یہ بات سُنکر انگرا رشی نے یگیہ کی تیاری کردی اور یگیہ سمپورن ہو جانے پر انہوں نے یگیہ کا پرشاد راجہ کو دے کر کہا کہ یہ اپنی رانی کو کھلا دے۔ اس کے پرتاپ سے تیری رانی کے پُتر اُتپن ہوگا پرنتو وہ پُتر پہلے تم کو خوشی دے گا، بعد میں اُس سے تمہیں

بہت دُکھ ہوگا۔ یہ کہہ کر انگرا جی اپنے استھان کو چلے گئے۔ راجہ چتر کیتو نے وہ پرشاد اپنی سب سے بڑی رانی کرت دھیوتی کو کھلایا، اور بھگوان کی کرپا سے رانی کے گربھ سے کچھ سمے پشچات بڑا سُندر پُتر اُتپن ہوا۔ پُتر اُتپن ہونے پر راجہ نے بڑا ہرش منایا۔ ہون یگیہ کرائے اور براہمنوں کو بہت سا دان و دکشا دی۔ راجہ کے پہلی سنتان ہوئی تھی اور بہت آیو ہو جانے پر ہوئی تھی، اِس لئے راجہ اپنے پُتر سے بڑا پیار کرتے تھے اور رانی کرت دھیوتی سے بھی بہت پریم کرنے لگے کیونکہ اس نے ہی پُتر اُتپن کیا تھا۔ راجہ ہر سمے اس رانی کے محل میں بیٹھے ہوتے پُتر کو کھلاتے رہتے تھے — یہ دیکھ کر اور رانیوں کو بڑی رانی سے اور اس کے پُتر سے جلن ہونے لگی، اور ایک دن کسی رانی نے بالک کو اکیلا دیکھ کر اُسے زہر کھلا دیا۔ زہر کے پربھاؤ سے بچہ سوتا رہا۔ جب بہت دیر پشچات رانی کرت دھیوتی بچے کو دُودھ پلانے گئیں تو دیکھا کہ بچہ مرا پڑا ہے۔ سو رانی ترنت ہی دلاپ کرنے لگی اور اپنی چھاتی پیٹنے لگی۔ جب راجہ کو یہ سماچار ملا تو وے بھی روتے پیٹتے ہوتے محل میں آئے اور دلاپ کرنے لگے۔ اس کے مرنے کا ان کو اتنا دکھ ہوا کہ روتے روتے مُور- چھت ہو کر بھومی پر گر پڑے۔ سارے محل کے داس داسیاں اور رانیاں بھی اس مرتیو پر رونے لگیں۔

15 ادھیائے ۱۵

نارد جی اور انگرا رشیوں کا محل میں آنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جس سمے محل میں راجہ اور رانیاں تتھا داس داسیاں آدی دلاپ کر رہے تھے۔ اُسی سمے نارد جی انگرا رشی کے ساتھ محلوں میں آ گئے۔ اس مرے ہوئے بچے کے پاس دُکھ میں مُور چھت پڑے ہوئے راجہ کو دیکھ کر اُس سے کہنے لگے، ہے راجن! اُٹھو یہ شوک چھوڑ دو۔ تم کس لئے رو اور دلاپ کر رہے ہو۔ یہ تمہارا کوئی نہیں ہے، نہ تم اس کے کوئی ہو۔ جیسے ہوا لگنے سے ریت اُڑ کر ایک استھان پر آ جاتا ہے ویسے ہی جیو بھی سنسار میں آ کر کبھی مِل جاتے ہیں، کبھی پھر الگ ہو جاتے ہیں۔ ہے راجن ماتا پتا کے شریر سے یہ دیہہ اُس پرکار اُتپن ہو جاتی ہے جیسے ایک بیج سے دوسرا بیج اُتپن ہوتا ہے۔ جس پرکار سُپن میں منوشیہ بھانتی بھانتی کی دستوئیں دیکھتا ہے۔ اور جب آنکھ کھل جاتی ہے تب کچھ نہیں رہتا، اُسی پرکار یہ شریر اور سنسار بھی جھوٹا ہے اس لئے تم شوک کرنا چھوڑ دو۔ جب دونوں رشیوں نے اسی پرکار کچھ دیر سمجھایا تو راجہ کی مُور چھا کچھ کم ہوئی اور وہ پُوچھنے لگا کہ آپ لوگ مجھے بڑے گیانی معلوم پڑتے ہیں، بتائیے کہ آپ کون ہیں؟ یہ سُن کر انگرا رشی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں انگرا رشی ہوں، اور یہ برہما جی کے پُتر نارد ہیں۔ پہلے جب میں تمہیں گیان سکھانے آیا تھا۔ اُس سمے تم پُتر کی کامنا میں اندھے ہو رہے تھے سو میں نے تم کو گیان کا اُپدیش نہیں دیا، پُتر دے کر چلا گیا تھا۔ اب تم کو معلوم ہو گیا کہ سنسار میں کیسے کیسے دُکھ اُٹھانے پڑتے ہیں۔ اب تم ہمارا کہنا مان لو کہ اس مایا موہ کو چھوڑ

کر بھگوان جی کا بھجن کرو، اور اپنے موکش کا اُپائے کرو۔ نارد جی بولے۔ میں تم کو ایک منتر بتاتا ہوں جس کو سات دِن تک جپنے سے تمہارا کلیان ہوگا، اور شیش بھگوان کے دَرشن ہوں گے۔

16 ادھیائے ۱۶

نارد جی کا اُپدیش دینا اور چتر کیتو کو گیان پراپت ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! انگرا اور نارد جی کے اُپدیشوں کا پربھاؤ راجا چتر کیتو پر نہیں پڑا۔ جب اُس کی مورچھا چلی گئی، اور اس نے نارد جی اور انگرا رشی کو پہچانا تو ان کے چرنوں میں گر پڑا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ رشیو! میں بہت ہی دُکھی ہوں، آپ کرپا کر کے تھوڑی دیر کے لئے ہی میرے بچے کو جیوت کر دیجئے جس سے ایک بار یہ مجھے پتا کہہ کر پکارے اور میں اس کو پیار کروں۔ راجہ کی یہ بات سُن کر انگرا رشی نے اِس بچے کو جیوت کر دیا اور اُس سے کہنے لگے کہ ہے پُتر تم اپنے ماتا پتا سے بات کرو۔ یہ سُن کر وُہ بالک کہنے لگا۔ یہ میرے ماتا پتا نہیں ہیں اور نہ میں اُن کا پُتر ہوں۔ میں تو جیوآتما ہوں بھنّ بھنّ یونیوں میں گھومتا رہتا ہوں پر تنو کسی کے پاس سدا نہیں رہتا۔ میرا اُن کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ پچھلے جنم میں میں ایک سیوک تھا اور چتر کیتو میرا سوامی تھا۔ اِس نے بنا اپرادھ کے مجھ کو پھانسی دی تھی، سو اس کا بدلا میں نے اس سے اس جنم میں اس کو دُکھ دے کر لیا ہے اور یہ جو رانیاں ہیں۔ یہ پچھلے جنم میں شہد کی مکھیاں تھیں۔ میں نے ایک دن شہد پراپت کرنے کے لئے اُن کے چھتے میں آگ لگا دی تھی جس سے ان کے سب بچے جل کر مر گئے تھے۔ اس کا بدلا انہوں نے مجھ کو وِش دے کر لیا ہے۔ یہ سرشٹی کا کرم جیون اور مرتیو اِسی پرکار چلتے پھرتے ہیں۔ اِس لئے میرے لئے شوک کرنا بیکار ہے۔ ہے راجن ایسا کہہ کر بچے کے شریر کا جیو آتما چلا گیا اور بچہ پھر مر گیا۔ جیو آتما سے یہ گیان سُنکر راجہ اور رانیوں کا موہ دُور ہو گیا تھا، سو اُنہوں نے اس کا انتم سنسکار کر دیا۔ جن رانیوں نے وِش دیا تھا، اُنہوں نے اپنے پرائشچت کیلئے یمنا جی میں جا کر کئی دن تک اشنان کیا۔ راجہ چتر کیتو اُسی سمے راج محل کو چھوڑ کر بن میں تپ کرنے چلے گئے اور نارد جی کے بتائے ہوئے مہامنتر کا جپ کرنے لگے۔ سات دِن کے پشچات اس کو شیش بھگوان نے درشن دیئے اور اس کو ودیادھروں کا راجہ بنا دیا۔ شیش جی نے اُس کو اُپدیش دے کر کہا کہ اب تیری بھگتی بھگوان کے چرنوں سے کبھی نہیں چھوٹے گی اور تو سدا سکھی رہے گا۔ یہ کہہ کر شیش جی انتردھیان ہو گئے۔

17 ادھیائے ۱۷

پاروتی جی کا شاپ دینا اور چتر کیتو کا وترا سُر کے رُوپ میں جنم لینا

شکدیو جی کہنے لگے، ہے راجن! شیش مہاراج نے چتر کیتو کو ایک ایسا وِمان دیا تھا جس میں بیٹھ کر وُہ تینوں

لوکوں میں کہیں پر بھی اپنی اِچھا انوسار جا سکتا تھا۔ راجہ چتر کیتو ہزاروں ورشوں تک اپنی استریوں کے ساتھ ومان میں بیٹھ کر آنند پوروک اِدھر اُدھر وِچرتا رہا۔ وہ اتنا پراکرمی تھا کہ مُنی۔ سِدھ اور چارن اس کی استوتی کیا کرتے تھے۔ ایک دِن وہ اپنی استریوں کے ساتھ ومان میں بیٹھا ہوا آکاش پر جا رہا تھا۔ جب اس کا ومان کیلاش پروت کے اُوپر سے گیا تو اس نے دیکھا کہ مہادیو جی پاروتی جی کو اپنی جنگھا پر بٹھائے رشی منیوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے گیان کی چرچا کر رہے ہیں۔ سو وہ کیلاش پروت پر آیا، اور مہادیو جی کو سُنا کر کہنے لگا کہ دیکھو مہادیو جی کتنے گیانی اور بھگوان کے بھگت ہیں، پر نتو انہوں نے لوک لاج تیاگ کر پاروتی جی کو اپنی جنگھا پر بٹھایا ہوا ہے۔ ایسا تو منوشیہ بھی نہیں کرتے۔ یہ سُنکر شنکر جی تو مُسکرا کر چُپ ہو گئے، پر نتو پاروتی جی کرودھ سے آگ ببولا ہو گئیں، اور کہنے لگیں کہ تم کون ہو جو ہمیں اُپدیش دینے آتے ہو۔ یہ کہہ کر انہوں نے شاپ دیا کہ جاؤ اور راکشش یونی میں جنم لو اور ہنسنے کا دنڈ بھوگو، ہے راجن! چتر کیتو نے پاروتی جی کا شاپ انگی کار کیا اور سر نوا کر پاروتی جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا، ہے امبکے! میں تمہارے دیئے ہوئے شاپ کو دونوں ہاتھ پسار کر گرہن کرتا ہوں، کیونکہ آپ نے جو کچھ کہا ہے یہ بھگوان کی اچھا سے ہوا ہے اور میرے پُورو جنم کا پھل ہے۔ ہے ماتا سنسار میں سب کو دُکھ اور سکھ بھوگنے ہی پڑتے ہیں، اس لئے میں دُکھ اور سُکھ کی چنتا نہیں کرتا۔ پر نتو میں نے یہ بات جو کہی تھی وہ آپ کو اُپدیش دینے کے لئے یا ابھیمان کرنے کے لئے نہیں کہی تھی، بلکہ اس لئے کہی تھی کہ منوشیہ دوسروں کی بُرائیوں کو تو گرہن کر لیتے ہیں، پر نتو اچھائیاں نہیں دیکھتے۔ جو منوشیہ آپ کو اس پرکار شوجی کی جنگھا پر بیٹھا دیکھیں گے یا سُنیں گے وہ بھی اپنی سنتانوں اور گرو جنوں کے سامنے نرلجّہ ہو کر پتنیوں کو گود میں بٹھانے لگیں گے، اور کسی کی لجّا نہیں کرے گا سارا سماج خراب ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر چتر کیتو چلا گیا۔ اس کے جانے کے پشچات مہادیو جی کہنے لگے کہ پاروتی! اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بھگوان کے بھگت کا سوبھاؤ کیا ہوتا ہے۔ جو بھگوان کے بھگت ہیں وے کسی سے ڈرتے نہیں، ان کو نرک اور سورگ دونوں برابر ہیں۔ یدی وہ چاہتا تو تم کو بھی شاپ دے سکتا تھا، اتنی سامرتھ اس میں تھی پر نتو اس نے تمہارے شاپ کو مستک پر دھارن کر لیا یا اس کی سادھو ورتی کی پہچان ہے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! وہ چتر کیتو راجہ اگلے جنم میں ترا سُر ہوا اور توشٹا رشی کے یگیہ میں اُتپن ہوا جب وہ اندر کے ہاتھوں مارا گیا تب اسے مُکتی ملی اور بیکنٹھ کو گیا۔

18 اڈھیائے ۱۸
سوتیا آدی دیوتا وشنش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! سوتیا کی استری نرشنی کے گربھ سے ساوترا، دیا ہرتا اور ویدترئی نام کی تین پُتریاں اور اگنی ہوتو، پشو یاگ، سوم یاگ، چتورماسیہ اور مہا مکھ یہ پانچ پُتر اُتپن ہوئے۔ بھگوان آدتیہ کے سِدھ نام کی استری

سے مہما، دِبھو یہ پُتر اور آشیش نام کی کنیا اُتپن ہوئی، دھات نام کے آدتیہ کی کہُو نامک استری سے سائن نام کا اور سِنی نامک استری سے دُرگ نامک پُتر اُتپن ہُوا۔ راکا نام کی استری سے پرات اور رانومتی نامک استری کے گربھ سے پورن ماس نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ سمنتر کی کریا نامک استری کے گربھ سے پُری شیا نامک پانچ اگنی پُتر اُتپن ہوئے اور ورُن جی کی درشنی نامک پتنی سے بھرگو جی پھر اُتپن ہوئے اور مہایوگی بالمیکی جی اور اگست و ششٹھ جی یہ دونوں ورُن جی کے اور مترجی کے پُتر اُتپن ہوئے۔ ادیتی کے دسویں پُتر مترِ دیوتا کے ریوتی نامک استری سے التسرگ اِرشٹ اور پتیپل یہ تین پُتر اُتپن ہوئے۔ ادیتی کے گیارھویں پتر اندر کے پولومی نامک استری سے جینت۔ رشبھ اور مودھش یہ تین پُتر ہوئے مایا سے وامن اوتار لینے والے اُرد کرم بھگوان کے کِرتی نامک استری سے برھت اشلوک نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ اس سے سو بھگ آدی پُتر اُتپن ہوئے۔ اب میں کشیپ جی کے پُتروں دیتیوں (اسُروں) کے ونش کا حال بتاتا ہوں۔ دیتی کے دو پُتر ہرنیہ کشیپ جی اور ہرنیاکش نامک بہت پرسِدھ ہوئے۔ ان میں ہرنیہ کشیپ کی کیادھو نامک استری سے سنگھ لاد، انوہلاد اور بھگت شرومنی پرہلاد کا جنم ہوا۔ ان کی بہن کا نام سنگھنکا تھا جس کا وواہ ویرچت نامک دیتیوں سے ہوا جس کا پُتر راہو تھا، اور اِسی راہو کا شِرامرت پیتے سمے بھگوان نے سُدرشن چکر سے کاٹ ڈالا تھا۔ سنگھلاد کی کرنی نام کی استری سے پنچ نامک دتیہ اُتپن ہُوا تھا۔ پرہلاد کے دھمنی نام کی پتنی کے گربھ سے وتاپی اور الول نامک دو پُتر ہوئے انوہلاد دانو کی پتنی سورمیہ سے واشکل۔ مہیش اور پرہلاد کی استری دیوی سے درُوچن نام کا پُتر ہوا۔ اور مہارانی بالی راجہ دروچن کا پُتر تھا۔ بلی کی اشنا نامک استری سے ایک سو پُتر اُتپن ہوئے ان میں سب سے بڑا پُتر وانا سُر نام کا تھا۔ اُنچاس بھی اِس دیتی کے پتر ہیں۔ ان کا نام ماروت پرسدھ ہوا۔ ان کو اندر نے اپنا بھائی دیوتا بنا لیا تھا۔ یہ سُنکر پریکشت جی کہنے لگے کہ یہ مُروت جنم سے دیتیہ تھے تو اندر نے دیوتا کیسے بنا لیا۔ شکدیو جی بولے جب اندر پر دیتیوں نے چڑھائی کی، اور بھگوان نے اِندر کی حمائت لے کر دتیوں کو یُدھ میں مار ڈالا۔ تب اپنے پُتروں کے مرنے سے دیتی کو بڑا کرودھ آیا اور وہ مَن میں وچار کرنے لگی کہ میں بھائیوں کو مارنے والے اندر سے بدلہ ضرور لوں گی۔ اُس نے سوچا کہ اندر سے تب ہی بدلہ لیا جا سکتا ہے جب اس کا پُتر اتنا بل شالی ہو کہ اندر کو یُدھ میں ہرا دے۔ ایسا وچار کر وہ پہلے سے بھی ادھک پریم اور شردھا کے ساتھ کشیپ جی کی سیوا کرنے لگی اور اپنی سیوا سے اُن کو وش میں کر لیا۔ ایک دِن کشیپ جی اُس سے پرسن ہو کر کہنے لگے کہ ہے بھاریہ! تو نے میری بڑی سیوا کی ہے تو مجھ سے جو چاہے وردان مانگ لے۔ یہ سن کر دیتی کہنے لگی ہے سوامی! یدی آپ مجھ کو وردینا چاہتے ہیں تو ایسا پُتر دیجئے جو اپنے آپ نہیں مرے اور اندر کو مار سکے۔ میرے دو پُتر اندر نے مار ڈالے ہیں، اب میرے کوئی پُتر نہیں ہے۔ یہ سُن کر کشیپ جی اُداس ہو کر چنتا کرنے لگے اور سوچنے لگے کہ دیکھو میں نے استری کے وش میں آکر وردان دینے کا وچن دے دیا اب وردان تو دینا ہی پڑے گا۔ اور اندر کو کوئی مار نہیں سکتا، اس کے لئے بھی کوئی پربندھ رچنا ہوگا۔ یہ سوچ کر کشیپ جی اپنی پتنی سے کہنے لگے ہے بھدرے! تو یدی ایک ورش تک برابر ورت رکھ سکے تو تیرے گربھ سے اندر سے یدھ کرنے والا پُتر اُتپن ہوگا اور یدی تیرا ورت ٹوٹ گیا تو وہ پُتر اندر کا پیارا ہو جائے گا۔ یہ سُنکر دیتی کہنے لگی کہ ہے سوامی! میں اُس ورت کو اوشیہ پورا کروں گی آپ مجھے بتایئے۔ کشیپ جی کہنے لگے کہ یہ پُتر

دینے والا پُنسون نامک ورت ہے۔ اس میں ورت کرنے والی پرانیوں کی ہنسا نہیں کرے، کسی کو گالی نہ دے۔ جھوٹ نہ بولے، جل میں بیٹھ کر غوطہ مار کر اشنان نہیں کرے۔ دُرجنوں سے بات چیت نہیں کرے، بناد دھویا وستر نہیں پہنے، بھدر کالی دیوی کی آرتی نہ کرے نہ اُن کا پرساد کھائے۔ رجسولا استری کا چھوا کھانا نہ کھائے۔ جھوٹے منھ نہ رہے سندھیا کے سمے بال نہ کھولے اور شریر کو بنا شرنگار نہ رکھے۔ اس ورت کو دھارن کرنے سے تمہارے گربھ سے اندر کو مارنے والا پُتر اُتپن ہوگا۔ دیتی یہ سنکر ورت کرنے بیٹھ گئی۔ اور ساری باتوں کا پالن کرنے لگی۔ اندر کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ آشرم میں بیٹھی ہوئی دیتی کے پاس آیا اور اپنی سوتیلی ماں کی سیوا کرنے لگا۔ کسی دن دیتی کوئی بھول نہیں کرتی تھی۔ جب ورت پورنے میں دو۔ تین مہینے رہ گئے تو اندر کو بڑی بھاری چنتا ہوتی۔ بھگوان کی مایا ایسی ہوئی کہ ورت پُورن ہونے میں جب ایک دن شیش رہ گیا اُس دن دیتی سندھیا سمے جھوٹے مُکھ اور بال کھولے ہوئے ہی سو گئی، اور ورت کھنڈت ہوگیا۔ یہ دیکھ کر اندر تُرنت ہی اپنی یوگ مایا سے اس کے گربھ میں پرویشٹ ہوگیا اور وہاں جاکر اُس نے سونے کی طرح کانتی والے اس گربھ کے سات ٹکڑے کر دیئے، جب وے رونے لگے تو اس نے کہا کہ تم رؤو مت ایسا کہہ کر اُس نے پرتیک کے سات سات ٹکڑے اور کر دیئے اس پرکار اُنچاس ٹکڑے کر دیئے۔ پر نتو تب بھی وے مرے نہیں اور ہاتھ جوڑ کر اندر سے کہنے لگے کہ ہے بھائی تم ہمیں کیوں مار رہے ہو ہم تو تمہارے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ ونتی سُن کر اندر کا ہردے پسیج گیا اور وہ کہنے لگا کہ تم ڈرو مت تم سب مروتی گن میرے بھائی ہوگئے ہے راجن! جس پرکار اشوتھاما کے استر سے ماتا کے گربھ میں تمہارا کچھ نہیں بگڑا، اُسی پرکار اندر کے وجر سے کھنڈ کھنڈ ہو جانے پر بھی وہ دیتی کا گربھ مرا نہیں، یہ سب بھگوان کی کرپا ہے۔ اندر.... ان سب بچّوں کو لے کر نکل آیا۔ تب دیتی کی آنکھ کھلی تو اپنے سامنے اگنی کے سمان تیج یکت اُنچاس بالک اور اندر کو کھڑے دیکھ کر کہنے لگی ہے اندر میں نے ایک پُتر کے لئے کامنا کی تھی یہ بات مجھے معلوم ہوگئی تھی سو میں نے اوسر پاکر تمہارا یہ گربھ کھنڈ کھنڈ کر ڈالا ہے، ہے ماتا میرے اِس اپرادھ کو چھما کرو۔ میں نے ان سب کو اپنا بھائی دیوتا بنالیا ہے۔ یہ کہہ کر اندر ان سب کو اپنے ساتھ سُورگ لوک کو لے کر چلا گیا۔

19 اُدھیائے ۱۹

شکدیوجی کا پنسون ورت کی وِدھی بتانا

راجہ پریکشت جی پُوچھنے لگے کہ ہے مہاراج! آپنے جو ابھی پنسون نامک پُتر دینے والا ورت بتایا کرپا کرکے اُس کی ودھی بھی بتا دیجئے۔ اس پرشن پر شکدیوجی ہنس کر کہنے لگے کہ تم پُوچھ کر کیا کرو گے۔ تم کو اب کیا پھر گرہست آشرم میں جانا ہے؟ پریکشت جی کہنے لگے مہاراج میں اس لئے پُوچھ رہا ہوں کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے رشی منی اس کو سُن لیں، اور سنسار میں جو لوگ پُتر اُتپن کرنا چاہتے ہیں اُن کو بتا دیں۔ یہ سُن کر شکدیوجی کہنے لگے، ہے راجن! ——

جس استری کو پُتر کی کامنا ہو، وہ اپنے سوامی کی آگیا سے مارگ شیرش مہینے کے شکل پکش میں پڑوا کے دن سے اس ورت کو آرمبھ کرے۔ پہلے اشنان کر کے چت کو شانت کر کے یہ مروتی دیو کی کتھا براہمنوں سے سُنے پھر آبھوشن پہن کر لکشمی نارائن کا پوجن کرے ورت آرمبھ کر کے اور برہمچریہ کے ساتھ رہے۔ پرتی دن لکشمی نارائن کی پُوجا کر کے پرشاد کھائے۔ اپنے پتی کی سیوا کرتی رہے اور جب ورش پُورا ہو جائے اُرتھات کارتک ماس کے سماپت ہونے کے دن براہمنوں آدی کو دان دے کر ورت کو چھوڑ دے۔ اس ورت کے رکھنے والی استری کے سونے کی سمان کانتی والا پُتر اتپن ہوتا ہے اور اس کے سارے منورتھ پُورے ہوتے ہیں۔

ساتواں اسکندھ

1 پہلا ادھیائے ۱

یُدھشٹر جی اور نارد جی کی بات چیت

پَریکشت جی کہنے لگے ہے مُنی ناتھ! بھگوان جی تو سب پرانیوں پر ایک جیسی درشٹی رکھتے ہیں، پھر اُنہوں نے پکش پات کر کے اندر کی طرف سے دیتیوں کی ہتیا کیوں کی۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان نرگن روپ ہیں اُنہوں نے اپنی مایا سے تین گن ستوگن۔ رجوگن اور تموگن اُتپن کئے ہیں۔ یہ تینوں گن سمے کے انوسار گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ جب ستوگن کے بڑھنے کا سمے ہوتا ہے تو بھگوان دیوتا اور رشیوں کو بڑھاتا ہے .... جب رجوگن کے بڑھنے کا سمے ہوتا ہے تو اسروں کو بڑھاتا ہے اور جب تموگن کے بڑھنے کا سمے ہوتا ہے تو یکش راکششوں کو بڑھاتا ہے اس پرکار جس جس سمے جس کی ورد ھی بھگوان دیکھتا ہے اُسی کے انوسار ویسا ہی ہو جاتا ہے، ہے راجن! اس وشے پر پہلے پرشن راجہ یدھشٹر نے نارد جی سے کہا تھا، تب نارد مُنی نے اس پر اتہاس سنایا تھا۔ یدھشٹر جی نے دیکھا کہ اُن کے راج سویہ یگیہ میں ششوپال کی مکتی ہو گئی تو وے نارد جی سے پوچھنے لگے کہ ہے مُنی ناتھ! ششوپال نے کرشن جی کو بڑے اپ شد کہے تھے اور اپمان کیا تھا پر تو اس کو بھی بھگوان نے مکتی دے دی۔ نرک میں کیوں نہیں بھیجا۔ یہ سنکر نارد جی کہنے لگے ہے دھرم راج! بھگوان سب کو ایک جیسا سمجھ کر پریت کرتے ہیں۔ دیکھو راون نے ان کو شتر و سمجھا گوپیوں نے اپنا پتی سمجھا، اور پریت کی یادوں نے اپنا بھائی سمجھ کر پیار کیا اور پانڈوؤں نے اپنا سہائک سمجھا بھگوان نے ان سب کو مکتی دی ہے راجن! یہ ششوپال اور دنت دکر پچھلے جنم میں بیکنٹھ میں بھگوان کے جے اور وجے

نامک دوارپال تھے۔ ان کو سنکادک نے شاپ دے دیا تھا، جس کے کارن اُنہوں نے دیتیہ یونی پائی۔ پہلے جنم میں انہوں نے کشیپ منی کی استری دیتی کے گربھ سے جنم لیا، اور ہرنیہ اکش اور ہرنیہ کشیپ نام ہوا۔ ان دونوں کی انیتی دیکھ کر بھگوان نے نرسنگھ اوتار لے کر ہرنیہ کشیپ کو مارا اور واراہ اوتار لے کر ہرنیاکش کی ہتیا کی۔ اس کے بعد دوسرے جنم میں انہوں نے وشوارشی کی پتنی کیشی کے گربھ سے راکشش ہو کر جنم لیا، اور راون و کمبھ کرن کہلائے اور بھگوان نے رام چندر جی کا جنم لے کر ان کو مارا۔ اب وے ہی دونوں تیسرے جنم میں تمہاری موسی کے گربھ سے چھتری ونش میں ششوپال اور دنت وکر نام سے جنمے ہیں، ان کو کرشن جی نے سُدرشن چکر سے مار کر شاپ سے مُکت کیا یہ جنم بھر بھگوان سے اِس لیے بیر رکھتے تھے کہ بھگوان نے ان کو کہہ دیا تھا کہ میں تمہیں تینوں جنموں میں اپنے ہاتھ سے ماروں گا۔ تب تمہارا اُدھار ہوگا سو ہے راجن وے تینوں جنم لے کر اور بھگوان کے ہاتھ سے مارے جا کر موکش کو پراپت ہوئے ہیں۔ دھرم راج کہنے لگے کہ ہرنیہ کشیپ اپنے پُتر پرہلاد سے کس کارن بیر رکھتا تھا، اُس کی کتھا سُنائیے اور پرہلاد کو بھگوان میں بھگتی کیسے اپتن ہوئی یہ بھی کرپا کر کے بتائیے۔

2 ادھیائے
ہرنیہ کشیپ کی کتھا

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! واراہ رُوپ دھارن کر کے جب بھگوان نے ہرنیہ کشیپ کے بھائی ہرنیاکش کو مار ڈالا تو ہرنیہ کشیپ کو بڑا کرودھ آیا، اور اپنی سبھا میں بیٹھے دیتیوں سے کہنے لگا ہے بھائیو! وشنو بھگوان سب کو مان مانتے ہیں۔ میرے شترو دیوتاؤں نے ان کو پھسلا لیا اور اپنا سہایک بنا لیا تو اس وشنو نے مہا ادھم جیو شوکر کا روپ دھر کر میرے بھائی کو مار ڈالا۔ سو میں پرتگیا کرتا ہوں کہ اُسی وشنو کا گلا ترشول سے کاٹ کر اس کے رکت سے اپنے بھائی کو ترپن کروں گا۔ دیوتا لوگوں میں سوئم تو اتنا بل اور شکتی نہیں ہے کہ وے ہم لوگوں کے سامنے آ کر یُدھ کر سکیں وے بھگوان کے سہارے یُدھ کرتے ہیں اور جب بھگوان نہیں رہے گا تو دیوتاؤں کا کوئی سہارا نہیں رہے گا اور ان کا ناش ہو جائے گا۔ میں وشنو کو مارنے کا تین کرتا ہوں اور تم لوگ ایسا کرو کہ جہاں بھی یگیہ یا ہون ہو رہا ہو اس کو ودھونس کر دو۔ رشیوں اور براہمنوں کو بھگوان کا نام مت لینے دو کسی کو تپ یا جپ مت کرنے دو۔ یہ سُن کر سب دیتیہ پرتھوی پر اتپات مچانے لگے اور ڈھونڈ کر براہمنوں اور رشیوں کو ستانے لگے، ہے راجن! ہرنیاکش کے مارے جانے کا شوک اس کی ماں اِستری اور سنتان نے بہت کیا، اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ تب ہرنیہ کشیپ نے جا کر ان کو سمجھایا کہ تم لوگ شوک مت کرو، کیونکہ شترو سے یُدھ کر کے مارے جانے میں شریشٹھ گتی پراپت ہوتی ہے۔ جو جنما ہے اُسے مرنا بھی ہے۔ سدا کوئی جیوت نہیں رہے گا۔ جس پرکار گرمی کے دنوں میں پیاؤ پر پانی پینے والے آ کر اکٹھے ہوتے ہیں، اور پھر پانی پی پی کر اپنے اپنے مارگ پر چلے جاتے ہیں اسی پرکار سنسار میں جیو آتا ہے۔

اور گھڑی دو گھڑی یہاں رہ کر چلا جاتا ہے۔ میں تمہیں اس پر ایک کتھا سُناتا ہوں۔ نرویش میں سوبگیہ نام کا ایک راجہ تھا۔ اس کو شتروؤں نے یدّھ میں مار ڈالا۔ تب اس کے سمبندھی اس کی لاش کے پاس آکر رونے لگے۔ اس کی رانیاں سب سے ادھک ولاپ کر رہی تھیں، اور انہوں کے موہ کے وشی بھوت ہو کر لاش کو سورج چھپنے کے سمے تک بھی نہیں جلانے دیا۔ اس سمے یم راج جی بالک کا رُوپ دھارن کر کے وہاں آئے اور ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ اتنے سمجھ دار ہو کر بھی دُکھ کر رہے ہو۔ یہ سنسار تو نشٹ ہونے والا ہے اس کی پرتیک وستو نشٹ ہوتی رہتی ہے۔ جیو بھگوان کی آگیا سے یہاں آتا ہے اور پھر اس کے بُلانے پر بھگوان کے پاس چلا جاتا ہے۔ دیکھو میرے ماتا پتا نے مجھے اس چھوٹی اوستھا میں ہی گھر سے نکال دیا ہے تب بھی میں چنتا نہیں کرتا۔ میرا کوئی رکشک نہیں ہے پھر بھی کوئی شیر یا بھیڑیا مجھ کو نہیں کھاتا۔ اس کا کارن یہ ہے کہ جب تک میری مرتیو نہیں ہے تب تک مجھے کوئی نہیں مار سکتا جس بھگوان نے گربھ میں رکشا کی اور بھوجن دیا وہی بھگوان اب بھی میرا پالن کر رہا ہے اور جب کسی کی مرتیو آتی ہے تو اُسے چاہے صندوق میں بھی بند کر کے رکھا جائے وہ بچ نہیں سکتا۔ تم لوگ ولاپ کر رہے ہو اس سے کوئی بھی لابھ نہیں ہے۔ جو جیو اتما شریر چھوڑ کر چلا گیا وہ اب لوٹ کر نہیں آئے گا، چاہے تم بھلے ہی رو رو کر اپنے پران تیاگ دو۔ دیکھو ایک چڑیمار جنگل میں چڑیوں کو جال بچھا کر پھانس رہا تھا۔ وہاں پر ایک کلنگ پکشی کا جوڑا اُڑتا ہوا جا رہا تھا۔ کلنگی لالچ میں آکر اس کے جال میں پھنس گئی۔ اسے پھنسا ہوا دیکھ کر کلنگ دکھی ہو کر ولاپ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ اب بھگوان مجھے اٹھا لے تو اچھا ہے کیونکہ میں پتنی کے بنا کیسے جیوت رہوں گا۔ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو جن کے ابھی پَر نہیں اُگے ہیں کیسے بھوجن دُوں گا اور پالن پوشن کروں گا۔ اس پرکار دکھی ہوتا ہوا وہ چڑی مار کے جال کے پاس گیا، تب اس نے ایک تیر مار کر اُسے بھی گرا دیا۔ اسی پرکار تم لوگ اپنے جنم مرن کو نہیں دیکھتے ہوئے بدّھی ہین ہو کر شوک کر رہے ہو۔ تم اپنے اس سوامی کو سو برس تک رو کر بھی نہیں پا سکتے۔ اس بالک کا یہ اُپدیش سُن کر رانیوں اور سمبندھیوں کے ہردے میں گیان اُپجن ہوا۔ اُنہوں نے راجہ کا انتم سنسکار کیا، ہے راجن! ہرنیہ کشیپ کی یہ گیان بھری باتیں سُنکر ہرنیاکش کی ماں۔ ودھو تتھا پُتروں کا شوک دُور ہو گیا۔

3 ادھیائے ۳

ہرنیہ کشیپ کا تپ کرنا

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! اس کے پشچات ہرنیہ کشیپ نے وچار کیا کہ میں اپنے بھائی کی مرتیو کا بدلہ وشنو بھگوان سے اوشیہ لوں گا، پرنتو یہ اُسی سمے ہو سکتا ہے کہ جب مجھے ایسا وردان مل جائے کہ میں کسی کے بھی ہاتھ سے نہ مروں۔ جب یہ وردان مل جائے گا تب بھگوان وشنو سے یدّھ کر کے اُس کو مار ڈالوں گا۔ ایسا وچار کر اُس نے تپ کرنے کا نشچے کیا اور اُس نے مندراچل پروت کی ایک کندرا میں جا کر پرتھوی پر ایک پاؤں کا انگوٹھا ٹیک کر

اس کے سہارے کھڑا ہو کر اور دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر تپ کرنا آرمبھ کر دیا۔ کٹھن تپ کے پربھاؤ سے اس کے شریر سے اگنی کے سمان تیج اتپن ہوا جس سے تینوں لوکوں میں اتنی گرمی بڑھ گئی کہ سمندر تک سوکھنے لگے۔ جب دیوتاؤں کو گرمی بہت لگنے لگی تو وے سورگ چھوڑ کر برہما جی کے پاس پہونچے اور کہنے لگے ہے جگت پتی! ہرنیہ کشیپ کے تپوبل سے ہمارے شریر جلے جا رہے ہیں، اس لئے آپ ترنت اُس کے پاس جا کر اس کا تپ چھڑائیے نہیں تو سارے جیو جنتو مارے جائیں گے۔ دیوتاؤں کے یہ وچن سُنکر برہما جی بھرگو تتھا دکش آدی پرجاپتیوں کو ساتھ لے کر ہرنیہ کشیپ کے پاس گئے برہما جی نے دیکھا کہ ہرنیہ کشیپ کے شریر پر مٹی جمی ہوئی ہے جس پر گھاس پھوس اُگ آیا ہے جس میں کیڑے مکوڑوں نے اپنے بل بنا لئے ہیں۔ برہما جی اس سوریہ کے سمان تیج والے دیتیہ کو دیکھ کر کہنے لگے ہے کشیپ پُتر! تم نے بہت کٹھن تپ کیا ہے ایسا اینہ کوئی نہیں کر سکتا۔ میں تم سے بہت پرسن ہوا ہوں۔ میں تم کو آشیرواد دے کر سارے منورتھ پورن کروں گا۔ ایسا کہہ کر برہما جی نے کنڈل کے جل کو ہاتھ میں بھر کر اس کے شریر پر چھڑک دیا اس کے چھڑکتے ہی اُس کے چاروں اور کی مٹی آدی ہٹ گئی اور سونے کی طرح اس دیتیہ کا شریر چمکنے لگا۔ ہرنیہ کشیپ برہما جی کو دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر ان کی استوتی کرنے لگا، ہے بھگوان! آپ اس سارے سنسار کے پالن ہار ہیں۔ اپ چر اور اچر کو اتپن کرتے ہیں۔ آپ کی مایا اپرمپار ہے میں آپ سے یہ ورادان مانگتا ہوں کہ آپ کا اُتپن کیا ہوا کوئی پرانی۔ منوشیہ یا دیوتا۔ جڑ اتھوا چیتن مجھے مار نہیں سکے۔ میں نہ اندر مروں نہ باہر، نہ دن میں مروں نہ رات میں۔ نہ بھومی پر مروں نہ آکاش میں۔ کسی ہتھیار کا پربھاؤ مجھ پر نہ ہو۔ ادویدھ میں کوئی مجھ سے نہ جیت سکے، ترلوکی میں میرا ہی راجیہ ہو جائے اور آپ کی طرح میری مہما ہو اور تپ ویوگ کرنے سے جو اِرماآدک سِدھیاں پراپت ہوتی ہیں وے مجھ کو ملیں۔

4 ادھیائے

ہرنیہ کشیپ کا وردان پراپت کر کے دیوتاؤں کو دُکھ دینا

نارد جی کہنے لگے ہے دھرم راج! جب اس پرکار ہرنیہ کشیپ نے وردان مانگے تو برہما جی وچار کرنے لگے کہ یہ تو بڑا بُرا ہوا جو میں نے اس دیتیہ کو وچن دے دیا، اس کو وردان دینا تو ایسا ہے جیسے سانپ کو دودھ پلانا۔ پر نتو جب تک میں وردان نہیں دوں گا تب تک یہ تپ کرنا بھی نہیں چھوڑے گا۔ ایسا وچار کر کہ برہما جی نے اسکو وردان دیدیا اور برہم لوک کو چلے گئے۔ ہرنیہ کشیپ نے کچھ ہی دنوں میں تینوں لوکوں کو جیت کر ترلوکی میں اپنا جھنڈا گاڑھ دیا۔ سورگ میں بھی اُس نے اپنا جھنڈا گاڑھ دیا، اور اندر کے اندراسن پر بیٹھ کر راج کرنے لگا۔ ہرنیہ کشیپ یگوں یگوں ورتک راجیہ کرتا رہا اُس نے اپنے راجیہ میں دیوتاؤں کو بھانتی بھانتی کے دُکھ دیئے سو سمست دیوتا بھگوان وشنو کی شرن میں جا کر اُن کا دھیان کرنے لگے۔ اُس سمے اُن لوگوں کا بھئے دُور کرنے کے لئے یہ آکاش وانی ہوئی ـــــ ہے دیوتاؤ! تم بھئے مت کرو! میں نے اِس دیتیہ کے اتیاچاروں کے سمبندھ میں سُن لیا ہے ـــــ تم کچھ دنوں تک دھیرج رکھو اور میرا بھجن کرو ـــــ جب یہ

اپنے مہاتما پُتر..... پرہلاد کو کشٹ دے گا تب میں اُس کو ماروں گا۔ بھگوان کی یہ بھوشیہ وانی سُن کر دیوتا لوگ پرسن ہو کر لوٹ آئے اور کہیں پہاڑوں کی گپھاؤں میں بیٹھ کر بھگوان کا بھجن کرنے لگے۔ ہرنیہ کشیپ کے چار پُتر اتپن ہوئے اُن میں پرہلاد سب سے چھوٹا تھا، پر تنو گنوں میں سب سے بڑا تھا اور اس کا سو بھاؤ سادھوؤں جیسا تھا۔ وہ ہر سمے سادھو مہاتماؤں کی سیوا میں لگا رہتا تھا اور جو سمے بچتا تھا، اس میں بھگوان کا بھجن کرتا تھا، وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا اور نہ کسی کو ستاتا تھا۔ اُس پُتر سے ہرنیہ کشیپ بنا کارن کے بیر بھاؤ رکھنے لگا۔ یدھشٹر جی پوچھنے لگے ہے دیورشی! یدی پُتر کپوت ہو تب بھی ماتا پتا اس سے بیر نہیں رکھتے، تب ایسے سادھو سے ہرنیہ کشیپ بیر کیوں کرنے لگا؟ کرپا کر کے اس کا کارن بتایئے۔

5 ادھیائے ۵

پرہلاد کا گرو کے یہاں پڑھنے جانا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر! ہرنیہ کشیپ نے پرہلاد کو شکر اچاریہ جی کے پُتر سنڈ اور مرک کے پاس پڑھنے بٹھال دیا۔ وہاں دیتیہ بالکوں کے ساتھ پرہلاد بھی پڑھنے لگے۔ سنڈ اور مرک ہرنیہ کشیپ کا دیا ہُوا لکھاتے تھے اِس لئے اُنہوں نے پرہلاد سے بھی کہا کہ تم اپنے پتا ہرنیہ کشیپ کا نام جپا کرو۔ کیونکہ وے ہی ترلوکی کے مالک ہیں، اُن سے بڑا اور کوئی نہیں ہے پر تنو پرہلاد پر ان باتوں کا پربھاؤ نہیں پڑتا تھا، وے بھگوان کا ہی نام جپا کرتے تھے، ایک ہرنیہ کشیپ نے پرہلاد کو بڑے لاڈ پیار سے گود میں لے کر کہا ہے بیٹے! تم نے گرو جی کے یہاں کیا سیکھا ہے ہمیں بھی سُناؤ! یہ سُن کر پرہلاد کہنے لگا۔ ہے پتا جی! میں نے اب تک کیول یہ سیکھا ہے کہ سارے برہمانڈ کے رچنے والے بھگوان جی ہیں وے ہی سب سے بڑے ہیں، اور ہر پرانی کو ان کا ہی بھجن کرنا چاہیئے۔ یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ کہنے لگا کہ ہے پُتر! بھگوان وِشنو میرے بیری ہیں،... کیونکہ اُنہوں نے تیرے چاچا ہرنیاکش کو شوکر کا روپ دھارن کر مروا ڈالا تھا، سو تم اُن کا نام بھی نہیں لینا چاہیئے۔ بھگوان وِشنو کو تم اپنا شترو سمجھو اور کسی سادھو سنت کے بہکاوے میں مت آؤ اور جیسا تمہارے گرو کہیں ویسا کرو۔ پتا کے یہ وچن سُنکر پرہلاد کہنے لگے، ہے پتا جی! اپنا اور پرایا یہ بھید منوشیہ کے ہردیئے میں پرمیشور کی مایا نے کر رکھا ہے اِسی کارن تمہارے ہردیئے میں موہ اتپن ہوا ہے، ہے پتا جی جو بھگوان سب جگت کو اور رِشی مُنیوں کو گیان سکھاتا ہے اُسی نے مجھے بھی گیان سکھایا ہے بھگوان کا گیان یہ ہے کہ سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی اچھا سے ہوتا ہے۔ آپ کے بھائی کی جو مرتیو بھگوان کے ہاتھوں ہوئی ہے وُہ ہونے ہی والی تھی اُس کو کوئی نہیں ٹال سکتا تھا، اس لئے آپ بھگوان سے شترو تا چھوڑ کر اُس کا بھجن کرو۔ اپنے پُتر کی یہ باتیں سُنکر ہرنیاکشیپ کو بڑا کرودھ آیا، اور وہ اپنے سیوکوں سے کہنے کہ اس کے بنیت لگاؤ یہ میرا پُتر ہو کر میرا کہنا نہیں مانتا اور میرے شترو کی پرشنسا کرتا ہے۔ یہ آستین کا سانپ ہے اس کو سماپت ہی کر دینا چاہیئے۔ یہ سُن کر دیتیوں نے ہاتھوں میں کوڑے اور ترشول لے کر پرہلاد کو مارنا آرمبھ کر دیا، پر تو کسی بھی دستو کا پربھاؤ پرہلاد پر نہیں پڑا۔ ترشول کا یا کوڑے کا تنک سا نشان بھی اُس کے شریر پر نہیں پڑا۔ تب دیتیوں نے پرہلاد کو جنگل میں

لے جاکر بار بار بھومی پر پٹکا پر نتو اس کے کہیں بھی چوٹ نہیں آئی، پھر اُس کو ہاتھی کے پیروں کے تلے روندوایا پر نتو اُس سے بھی کچھ نہیں ہوا۔ جب سب پرکار کے اُپائے کرکے دیتیہ ہار گئے، تب انہوں نے ہرنیہ کشیپ سے ہمارا حال کہا۔ یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ کو بڑا آشچریہ ہوا اور وہ وچار کرنے لگا کہ میں نے پرہلاد کو کٹھور وچن بھی کہے اور مارنے کے اُپائے بھی کئے پر نتو بھگوان نے اس کو مرنے نہ دیا۔ یدی میں اس کو اور دُکھ دوں گا تو بھگوان اس کو بچانے آئیں گے، تب میں اُن سے اپنے بھائی کی مرتیو کا بدلہ لوں گا۔ تب شکراچاریہ جی کے پُتر شنڈ اومرک کہنے لگے ہے راجن! آپ بڑے پراکرمی ہیں اور اپنے پرتاپ سے ترلوکی کو جیت لیا ہے سو آپ اس بالک کے گن دوشوں پر دھیان نہ دیں۔ جبتک شکراچاریہ جی نہ آجاویں، تب تک اس کو دُرن کی پھانسی سے باندھ کر رکھئے، جس سے یہ کہیں بھاگ نہ جاوے۔ یہ سن کر ہرنیہ کشیپ کہنے لگا کہ آپ اس بچے کو اپنے گھر لے جائیے اور گرہست آشرم کے جو دھرم ہیں وہ اِس کو سکھائیے۔ یہ سُنکر پرہلاد کو بڑی پرسنتا ہوئی اور وہ ہردے میں سوچنے لگا کہ اب میں گرو جی کے یہاں رہ کر اور بچوں کو بھی بھگوان کی بھگتی کرنے کا اُپدیش دوں گا۔

6 ادھیائے ٦

پرہلاد کا بالکوں کو گیان کا اُپدیش دینا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر! پرہلاد پھر پاٹھ شالا میں پڑھنے لگا، پر نتو اُس نے بھگوان کا بھجن کرنا نہیں چھوڑا۔ پاٹھ شالا میں پرہلاد اس بات کی پرتیکشا کرتا رہتا تھا کہ کب گرو جی کہیں کو جاویں، اور میں بالکوں کو گیان سکھاؤں.... ایک دن گرو جی پاٹھ شالا سے اُٹھ کر کسی کام کو باہر چلے گئے، تب پرہلاد نے سب بچوں کو اپنے پاس بُلایا اور اُن کو اُپدیش دینے لگا۔ ہے ساتھیو! بُدھی مان وُہ ہے جو بچپن سے ہی بھگوان کی پوجا کرنا آرمبھ کردے، کیونکہ جو بچپن سے ہی بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگاتا ہے وہ آگے چل کر اس کا بڑا بھگت بن جاتا ہے۔ بالکو تم ابھی سے اچھے اچھے گن سیکھو۔ جھوٹ بولنا بند کردو۔ جیو ہتیا مت کرو۔ بڑوں کا آدر کرو اور بھگوان کا بھجن کرو۔ اگر تم ابھی سے ان چیزوں کی عادت ڈالو گے تو آگے چل کر گیانی ہو جاؤ گے، ہے بالکو برہمانڈ میں سب سے بڑا بھگوان ہے، اُس نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور وُہی سب کو مارتا ہے۔ تم یہ کبھی مت سوچو کہ بھگوان کی کوئی برابری کرسکتا ہے۔ تم سب لوگ بھگوان کی شرن میں جاؤ اور انیہ کسی دیوتا کا بھروسہ نہ کرو۔ اگر تم بھگوان کا بھروسہ رکھو گے تو بھگوان کبھی تم کو دھوکا نہیں دے گا۔

یہ اُپدیش سُن کر دیتیوں کے بالک کہنے لگے کہ ہے پرہلاد شنڈ امرک گرو سے ہم اور تم ساتھ ساتھ پڑھ رہے ہیں تم کو یہ گیان کس نے سکھا دیا۔ جب تم بہت چھوٹے تھے تو محلوں میں رہتے تھے وہاں کوئی سادھو سنت جا نہیں سکتا تھا، پھر تم کو یہ گیان کس نے سکھا دیا، یہ ہمیں بتاؤ۔؟

7 ادھیائے

پرہلاد کا نارد جی کے بتائے ہوئے گیان کا ورنن کرنا

نارد جی کہنے لگے ہے یُدھشٹر! دیتیہ بالکوں کا یہ پرشن سُن کر پرہلاد کہنے لگے ہے بالکو! جب ہمارے پتا ہرنیہ کشیپ مندراچل پروت پر تپ کرنے چلا گیا، تو پیچھے دیوتاؤں نے دیتیوں پر آکرمن کر دیا۔ دیوتاؤں نے ہمارے راج محل کو بھی لوٹ لیا اور ہماری ماتا راج رانی کیادھو کو بھی اندر دیوتا پکڑ کر لے چلا۔ مارگ میں اُسے نارد مُنی مِل گئے اور کہنے لگے کہ اے اندر تو اِس نِراپرادھ استری کو کہاں لئے جا رہا ہے؟ یہ پتی ورتا استری ہے اس کو چھوڑ دے۔ اندر کہنے لگے ہے مُنی ناتھ! یہ گربھ وتی ہے اور اس کا جو پُتر ہوگا وہ بڑا ہی تیج وان اور پراکرمی ہوگا اور ہم لوگوں کو کشٹ دے گا۔ اس لئے میں اس کو اُس سمے تک اپنے پاس رکھوں گا جب تک بچہ اُتپن نہیں ہو جاتا، میں اُس بچے کو اُتپن ہوتے ہی مار ڈالوں گا۔ اور پھر اسے چھوڑ دوں گا۔ نارد جی کہنے لگے ہے دیوراج! تمہارا یہ وچار ٹھیک نہیں ہے۔ تم نہیں جانتے کہ یہ گربھ نشپاپ ہے اِس گربھ میں جو بالک ہے وہ بڑا بھگوت بھگت اور دھارمک وچار رکھنے والا ہوگا اور تمہارے ہاتھوں سے نہیں مرے گا نارد جی کے یہ وچن مان کر اندر نے میری ماتا کو چھوڑ دیا اور سورگ لوک کو چلے گئے۔ نارد جی میری ماتا کو اپنے آشرم میں لے گئے اور ان کو دھیرج بندھا کر کہنے لگے، ہے پُتری! جب تک تیرا پتی لوٹ کر نہ آوے تب تک تو میرے آشرم میں رہ۔ میری ماتا جی نارد جی کے آشرم میں اُس سمے تک ٹھہریں جب تک کہ میرے پتا جی گھور تپ سے لوٹ کر نہ آگئے۔ میری ماتا نارد جی کی سیوا دھیان سے کرتی رہیں۔ نارد جی میری ماتا جی کو گیان سکھاتے رہتے تھے۔ وے میری ماتا سے کہتے تھے کہ تم کو میرا بتایا ہوا گیان یاد نہیں رہے گا۔ پر نتو تمہارے گربھ میں جو بالک ہے یہ جب تک جیوت رہے گا۔ میری ایک ایک بات یاد رکھے گا۔ نارد جی کا جو گیان میں نے گربھ میں سُنا تھا، وہ اب تک مجھ کو یاد ہے، وہی میں اب تم کو بتاتا ہوں جس طرح استریاں انّ کو چھاج میں ڈال کر پھٹکتی ہیں اُسی گیانی منوشیہ کو چاہیئے کہ سنسار میں جو گیان اور اگیان مِلا ہوا ہے اُس کو بُدھی روپی چھاج میں پھٹکے اور جو گیان ہو اس کو گرہن کرے شیش کو پھینک دے ہے بالکو جس طرح اناج میں کوڑا کرکٹ مِلا ہوتا ہے پر نتو وہ بھی اناج ہی کہلاتا ہے۔ اُسی پرکار شریر میں جیوا تما باس کرتی ہے۔ اس کو بھی شریر کا انگ ہی مانتے ہیں پر نتو آتما شریر سے بالکل الگ وستو ہے۔ منوشیہ کا اور ہمارا تمہارا شریر کبھی چھوٹا ہوتا ہے کبھی بڑھتا ہے کبھی دُبلا پتلا ہوتا ہے کبھی موٹا تازہ ہوتا ہے پر نتو آتما نہ کبھی گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے نہ اس کو روگ بیاپتا ہے نہ اس کو ہرش ہوتا ہے یہ آتما بھگوان کا انش ہے اور انت میں بھگوان کے پاس ہی چلی جاتی ہے۔ شریر یہیں پڑا رہ جاتا ہے، ہے بالکو منوشیہ ہر سمے سکھ پانے کے لئے پرتین کرتا ہے پر نتو اسے سکھ اس سمے تک نہیں ملتا۔ جب تک بھگوان کی اچھا نہ ہو۔ اگر منوشیہ سکھ پراپت کرنے کی چیشٹا نہ کرے اور بھگوان کا بھجن نہ کرے تو اس کو سارے سکھ اپنے آپ ہی مِل جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے بھگتوں کے پاس کسی وستو کی کمی بھگوان نہیں رہنے دیتا۔

۱۷۹ ہے بالکو منوشیہ جنم بھر جھوٹ کرا دھرم کرکے اپنی پتنی وسنتان اور سمبندھیوں کے پالن پوشن کے لئے دھن اکٹھا کرتا ہے۔ اِس کا پاپ اسے لگتا ہے اور وہ نرک میں جاتا ہے۔ انت سمے یہ لوگ اس کی سہائتا نہیں کرسکتے یہ سنسار میں ہی رہ جاتے ہیں۔ منوشیہ کے ساتھ تو اس کا پُنیہ ہی جاتا ہے۔ اِس لئے تم سب بچے آج سے پرن کرلو کہ کبھی بُرا کاریہ نہیں کرو گے اور بھگوان کا بھجن نتیہ پرتی کرو گے ؂

8 ادھیائے ۸

بھگوان جی کا نرسنگھ اوتار لینا اور ہرنیہ کشیپ کو مارنا

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! پرہلاد جی کے اس اُپدیش کو دیتیہ بالکوں نے مانا، اور بھگوان کا نام لینے لگے جب شکراچاریہ کے پُتروں نے دیکھا کہ سارے کے سارے بچے بھگوان کا بھجن کرنے لگے ہیں، اور میری شکشا کا پربھاؤ ان پر نہیں پڑتا تو سارا حال ہرنیہ کشیپ سے کہا۔ یہ سن کر ہرنیہ کشیپ کرودھ میں بھر گیا اور پرہلاد سے کہنے لگا ہے مورکھ بالک میں تجھے ابھی یم لوک میں پہونچاتا ہوں۔ تو کس کے بھروسے پر میری آگیا نہیں مانتا۔ یہ سُن کر پرہلاد کہنے لگے کہ ہے پتاجی جس بھگوان نے تم کو مجھے اور سب پرانیوں کو اتپن کیا ہے وہی میری رکشا کرنے والا ہے میں اسی کے بھروسے پر ہوں آپ میرا کہنا مانئے اور اُن سے شترو تا کرنا چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ اُن سے بڑا کوئی نہیں ہے اور آپ جیسے کروڑوں مل کر بھی اُن کا بال بانکا نہیں کرسکتے۔ یہ سن کر ہرنیہ کشیپ کرودھ سے آگ ببولا ہو کر کہنے لگا، ہے مورکھ تیری بدھی ماری گئی ہے جو تو اس پرکار یکواس کر رہا ہے معلوم پڑتا ہے تیری مرتیو میرے ہاتھ سے آپہونچی ہے۔ دیکھتا ہوں تیرا بھگوان تجھے کیسے بچاتا ہے۔ یہ سُن کر پرہلاد کہنے لگا، ہے پتاجی! بھگوان مجھے بچانے کہاں سے آئے گا وہ تو ہر استھان پر ہر سمے رہتا ہے، یہاں بھی وہ موجود ہے۔ یہ سُن کر ہرنیاکش کہنے لگا کہ میں تجھے اس کھمبے سے باندھ کر اپنے کھڑگ سے تیرا شیش کاٹوں گا۔ بتا کیا تیرا بھگوان اس کھمبے میں ہے۔ پرہلاد کہنے لگا کہ مجھے تو کھمبے میں دکھائی دے رہا ہے۔ جب ہرنیہ کشیپ نے کھمبے کی اور دیکھا تو کچھ بھی دکھائی نہیں دیا۔ تب وہ کہنے لگا کہ میں تجھے اسی کھمبے سے باندھ کر مارتا ہوں بُلا لے اپنے بھگوان کو۔ یہ کہہ کر جیسے ہی اس کھمبے کی اور دیکھا تب اُسے بھگوان جی نرسنگھ کا رُوپ دھارن کئے ہوئے کھمبے میں دکھائی دیئے ان کو دیکھتے ہی اُس نے اتنے زور سے گھونسا کھمبے میں مارا کہ کھمبے کے دو ٹکڑے ہو گئے اور نرسنگھ جی شیر کی طرح دہاڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔ اُنہوں نے اتنے زور سے دھاڑ ماری کہ تینوں لوکوں میں لوگ اس کو سُنکر کانپ گئے اس رُوپ کو دیکھ کر ہرنیہ کشیپ کے سارے داس وغیرہ وہاں سے بھاگ گئے۔ ہرنیہ کشیپ ان کو دیکھتے ہی گدا لے کر مارنے کو دوڑا نرسنگھ جی نے اس کی گدا کو اس پرکار پکڑ لیا ہے جیسے گروڑ جی سانپ کو پکڑ لیتے ہیں اور پھر ہرنیہ کشیپ کو پکڑ کر گھر کی دہلیز پر لے آئے اور اپنی جانگھوں پر بٹھا کر پیٹ پھاڑنے لگے تب ہرنیہ کشیپ کہنے لگا کہ ہے بھگوان آپ مجھ کو کیوں مار رہے ہیں مجھے تو برہما جی نے وردان دے دیا ہے کہ ان کا اتپن کیا ہوا کوئی جیو

مجھے نہیں مار سکے گا، نہ مجھے منوشیہ مار سکے گا نہ پشو۔ نہ مجھے دن میں مار سکے گا نہ رات میں۔ نہ مجھے اندر مار سکے گا نہ باہر نہ بھومی پر مار سکے گا نہ آکاش پر تب آپ مجھے کیوں مار رہے ہیں۔ یہ سُن کر نرسنگھ جی کہنے لگے ہے مورکھ! میں برہما کا اپتن کیا ہوا نہیں ہوں۔ میں سوئم بھگوان ہوں۔ میں نرسنگھ روپ میں ہوں، جو نہ منوشیہ کا روپ ہے نہ پشو کا۔ اس سمے نہ رات ہے نہ دن۔ بلکہ سندھیا کا سمے ہے۔ میں تجھے نہ اندر مار رہا ہوں نہ باہر۔ کیونکہ یہ تیرے محل کی دہلیز ہے۔ میں تجھے نہ بھومی پر مار رہا ہوں، نہ آکاش پر۔ کیونکہ تو میری گود میں ہے، اور میں تجھے اپنے ناخونوں سے پھاڑ ڈالوں گا میرے ناخن شستر نہیں ہیں۔ ایسا کہہ کر انہوں نے ہرنیہ کشیپ کا پیٹ پھاڑ ڈالا پھر نرسنگھ جی اس کے سنگھاسن پر جا کر بیٹھ گئے۔ اُس سمے آکاش سے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ اور چاروں اور شنکھ اور تورن بجنے لگے۔ برہما آدی سب بڑے بڑے دیوتا نرسنگھ جی کے درشن کرنے وہاں آئے اور بھانتی بھانتی سے ان کی استوتی کرنے لگے۔

9 ادھیائے ۹

پرہلاد کا نرسنگھ جی کی استوتی کرنا

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! نرسنگھ جی بڑے کرودھ میں تھے۔ سب دیوتاؤں کی استوتی کرنے پر بھی ان کا کرودھ شانت نہیں ہوا تب وے لکشمی جی کے پاس گئے اور اُن سے پرارتھنا کرنے لگے ہے جگت ماتا! ہمارے کہنے سے بھگوان جی اپنا کرودھ شانت نہیں کرتے آپ ہی جا کر اُن کو منائیں، اگر آپ نہیں جائیں گی تو ان کے کرودھ سے پرتھوی ڈر کے مارے گر پڑے گی اور سارے جیو جنتو مر جائیں گے۔ دیوتاؤں کی یہ پرارتھنا سُن کر لکشمی جی اُن کے ساتھ چل دیں، جب اُنہوں نے نرسنگھ جی کا وکرال روپ دیکھا تو ڈر کے مارے ان کا کلیجہ بھی کانپنے لگا، پر نتو ہمت باندھ کر کہنے لگیں، ہے ترلوکی ناتھ! پاپی ہرنیہ کشیپ نے جو پاپ کئے تھے اس کا ونڈ آپنے دے دیا اب آپ اپنا کرودھ شانت کریں۔ پر نتو لکشمی جی کے کہنے سے بھی نرسنگھ جی کا کرودھ شانت نہیں ہوا تب دیوتاؤں کو بڑی چنتا ہوئی اور وے آپس میں وچار کرنے لگے کہ اب کونسا اُپائے کیا جائے۔ برہما جی نے تب پرہلاد کہا ہے بچے اب تم ہی بھگوان کے پاس جا کر ان کی استوتی کرو اور کرودھ شانت کرنے کو کہو، وے تمہارا کہنا نہیں ٹالیں گے۔ برہما جی کا کہنا مان کر پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر اُن کے چرنوں میں گر پڑے۔ تب نرسنگھ جی نے پرہلاد کے مستک پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُوپر اٹھایا۔ تب پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کی استوتی کر کے کہنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! میں دیتیہ کُل میں اُتپن ہوا ادھرمی جیو ہوں اپنے کرپا کر کے میری رکشا کی ہے اس لئے میں سمجھتا کہ میرے پچھلے جنموں کا پنیہ میرے سامنے آیا ہے بھگوان آپ کی مہما کا گن گان برہما اور شوجی بھی نہیں کر سکتے میں کس مکھ سے آپ کی مہما کا بکھان کروں۔ ہے بھگوان آپنے جس کارن یہ اوتار دھارن کیا تھا وہ کاریہ پورا ہو گیا ہے اب آپ اپنا کرودھ شانت کیجئے۔

10 ادھیائے ۱۰

نرسنگھ جی کا پرسّن ہوکر پرہلاد کو وردان دینا

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! پرہلاد کی استوتی سے نرسنگھ جی پرسّن ہوگئے اور کہنے لگے ہے بالک! میں تم پر بہت پرسّن ہوں جو تمہاری اچھا ہو مجھ سے وہ وردان مانگ لو۔ میں منوشیوں کی سب منوکامنائیں پورن کرنے کی سامرتھ رکھتا ہوں۔ شریر دھاری جیو میرا درشن کرکے پھر کسی سنتاپ سہنے یوگیہ نہیں ہوتا۔ نرسنگھ جی کے یہ وچن سنکر پرہلاد جی کہنے لگے ہے بھگوان! آپ مجھے وردان کا لالچ دے کر مت لبھائیں۔ میں آپ کی اس مایا میں پھنسنے والا نہیں ہوں۔ میں آپ سے کس وستو کا وردان مانگوں۔ اگر میں سکھ کا وردان مانگتا ہوں تو سکھ سدا استھر رہنے والا نہیں ہے۔ یدی میں آپ سے امر ہونے کا وردان مانگوں تو بھی بیکار ہے کیونکہ اس سے میں ابھیمانی ہو جاؤں گا اور آپ کو بھول جاؤں گا۔ اگر میں راج پاٹ اور دھن سنتان آدی کا وردان مانگوں تو یہ سب وستوئیں چھن بھنگر ہیں۔ میں تو ایسی وستو چاہتا ہوں جو سدا میرے ساتھ رہے اور مرنے پر بھی میرے ساتھ جائے۔ جو بھوساگر میں مجھے پڑنے نہ دے وہ ہے آپ کے چرنوں کی بھگتی، ہے بھگوان اگر آپ مجھ سے پرسّن ہیں تو مجھے ایسا وردان دیجئے کہ کسی بھی جنم میں میں آپ کو نہ بھولوں۔ یہ سنکر نرسنگھ جی نے کہا ہے بالک تمہاری یہ اچھا پورن ہوگی۔ تب پرہلاد کہنے لگا کہ ہے ترلوکی ناتھ! میری ایک پرارتھنا اور ہے، میرے پتا نے آپ سے شترو تا رکھی، اور آپ کو دُروچن کہے جس کا دنڈ آپ نے اُن کو دے دیا، پر نتو اب یہ کرپا اور کیجئے کہ میرے پتا جی نرک میں نہ جاویں کیونکہ اس میں میری بھاری بدنامی ہوگی یہ سُن کر نرسنگھ جی کہنے لگے ہے بالک! تیری یہ اچھا پورن ہوگی۔ تم اب اپنے پتا کا انتم سنسکار کرو، اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پنڈتوں اور رشیوں کی آگیا انوسار راجیہ کرو ہے راجن! بھگوان جی یہ کہہ کر انتردھیان ہوگئے۔ اور پرہلاد جی پتا کا انتم سنسکار کر دیا۔ برہما اور بھرگو آدی رشیوں نے پرہلاد کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا۔ ہے راجن اس پرکار بھگوان کے دوارا پال پہلے ہرنیہ کش اور ہرنیہ کشیپ کے روپ میں دیتیہ یونی میں اُتپن ہوئے اور بھگوان کے ہاتھوں مارے گئے۔ دوسرے جنم میں راون اور کمبھ کرن بن کر رامچندر جی کے ہاتھوں مارے گئے اور تیسرے جنم میں وے ششوپال اور دنت وکر ہوئے جن کو کرشن جی نے اپنے ہاتھ سے مارا۔ ہے یدھشٹر! تم بڑے بھاگیہ والے ہو کیونکہ تمہارے گھر میں بھگوان ترلوکی ناتھ! کرشن جی کا روپ دھارن کرکے سوئم آگئے ہیں اور تمہاری آگیا مانتے ہیں۔ پہلے مہادیو جی نے بھی انہیں بھگوان کرشن جی کی سہائتا سے مئے نامک دیتیہ کو مارا تھا اور شوجی کا لیش بڑھایا تھا۔ یدھشٹر جی پوچھنے لگے ہے منی ناتھ! بھگوان نے مئے دیتیہ کو کس کارن مارا تھا، اور شوجی کا لیش بڑھایا تھا، وہ کتھا بھی ہم کو بتائیے۔ نارد جی کہنے لگے کہ ایک سمے دیوتاؤں نے یدھ میں اسُروں کو ہرا دیا، تب وے سارے دیتیہ بھاگ کر مایا دھاری اسُروں کے —

پرم گرو مئے نامک دیتیہ کے پاس گئے۔ تب مئے دانونے لوہے۔ سونے اور چاندی کے تین وِمان قلعے کے روپ کے بنا دیئے اور سارے دیتیہ اُن میں رہنے لگے۔ یہ وِمان کبھی دکھائی دیتے تھے اور کبھی اور شیہ ہو جاتے تھے سو دیتیہ لوگ ان وِمانوں پر سوار ہو کر تینوں لوکوں میں پرانیوں کو کشٹ دینے لگے اور دیوتاؤں کو مارنے لگے وے چھن بھر میں آجاتے تھے اور چھن بھر میں غائب ہو جاتے تھے۔ تب لوک پالوں کے ساتھ دیوتا لوگ مہادیو جی کی شرن میں گئے اور کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ مئے دیتیہ کے بنائے گئے تین پُروں سے ہماری رکشا کرو۔ اُن کی یہ پرارتھنا سُن کر شوجی نے اپنے بان تینوں پُروں پر چھوڑے شوجی کے بانوں سے اگنی نکلنے لگی اور تین پُر دکھائی دینے بند ہو گئے اور ان میں جو دیتیہ بیٹھے ہوئے تھے وے سب مر کر بھومی پر گر پڑے۔ تب مئے دانو نے ان سب کو مایا سے بناتے ہوئے ایک کنو میں ڈال کر امرت چھڑک دیا۔ اور سب دیتیہ زندہ ہو گئے اور پھر مہادیو جی سے لڑنے لگے یہ دیکھ کر شوجی کو بڑی چنتا ہوئی اور وے اُداس ہو کر سوچنے لگے کہ اب کیا کیا جائے تب وے بھگوان جی کا دھیان کرنے لگے۔ تب کرشن جی نے اپنا روپ گئو کا بنایا اور برہما جی کو بچھڑا بنا کر تر پُر کے پُر میں جا کر امرت سے بھرے ہوئے اُس کنو کا امرت پینے لگے۔ وہاں پر جو دیتیہ پہرا دے رہے تھے، اُن میں کچھ کہنے لگے کہ اس گئو کو مار دو امرت پی رہے ہیں تو پینے دو۔ کتنا پی لیں گے۔ ہمارا تو پورا کنواں امرت سے بھرا ہوا ہے۔ سو انہوں نے ان دونوں کو امرت پینے دیا، اور انہوں نے کچھ ہی دیر میں سارا کنواں پی کر سکھا دیا اور انتر دھیان ہو گئے جب دیتیوں نے دیکھا کہ سارا کنواں خالی ہو گیا ہے تب وے رو رو کر ولاپ کرنے لگے اور اپنی بھول پر پچھتانے لگے اور اُنہوں نے اپنے راجہ مئے دانو کو سماچار سُنایا یہ سن کر وہ کہنے لگا ہے بھائیو! اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں ہے۔ ایسا ہی ہوتا تھا اور ودھی کے ودھان کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ جب بھگوان جی سارا امرت پی کر آ گئے تو اُنہوں نے شوجی سے کہا کہ اب تم بے فکر ہو کر دیتیوں سے یُدّھ کرو۔ اب اُن کا امرت کوپ سوکھ گیا ہے وہ مرے ہوئے کو جلا نہیں سکیں گے۔ یہ سُنکر مہادیو جی کو بڑا ہرش ہوا اور اُنہوں نے پھر وان اُٹھا کر مارا تو تینوں پُر جل گئے اور مئے دانو سارے دیتیہ جل کر مر گئے۔ چاروں اور سے شنکھ دھونی ہونے لگی، اور جے جے کار کے نعرے لگنے لگے۔ دیوتا لوگ مہادیو جی پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔

11 ادھیائے ۱۱

منوشیہ دھرم۔ ورن دھرم اور استری دھرم ورنن

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ منوشیہ دھرم تتھا انیہ دھرم و آشرم آدی کیا ہیں

ہے راجن! دھرماتما منوشیہ میں یہ گن ہونے چاہئیں: سدا سچ بولے۔ جیوں پر دیا کرے۔ بھگوان کا بھجن کرتا رہے۔ اپنی اچھاؤں کو وش میں رکھے۔ کسی کی ہتیا نہ کرے، اپنے بھوجن و درویہ آدی میں سے غریبوں کا بھی بھاگ سمے سمے پر نکالتا رہے۔ سب سے اس پرکار ملے جیسے داس اپنے سوامی سے ملتا ہے بھگوان کی لودھا بھگتی کرے۔ جس میں یہ لکشن ہوں وہ منوشیہ سروشریشٹھ ہوتا ہے اور ان باتوں کا پالن کرنا ہی منوشیہ کا دھرم ہے، ہے راجن بھگوان کا بھجن چاروں ورنوں ارتھات براہمن۔ کشتری۔ ویشیہ اور شودر کو کرنا چاہیئے۔ جو منوشیہ ہون اور یگیہ آدی کرتا رہے اور تیرتھ یاترا بھی کرے، پر نتو بھگوان کا سچے ہردے سے نام نہ لے اس کو کچھ بھی پھل نہیں ملتا۔ جو منوشیہ کیول بھگوان کا بھجن ہی کرے اور دھرم کا پالن کرتا رہے اس کو ہون اور یگیہ آدی کرنا بیکار ہیں کیونکہ بھگوان کا نام سے بڑھ کر اور کوئی چیز سنسار میں نہیں ہے ہے راجن! شم، دم، شوچ، سنتوش، شانتی، آبرو، گیان، دیا، بھگوان کے بھجن میں لگے رہنا اور ستیہ بولنا یہ دس لکشن براہمن کے ہیں۔ تنوِرتاہ، ویرتا، تیج دان، من کا جیتنا، چھما، بھگوت بھجن کرنا، پرستا اور رکشا کرنا یہ چھتری کے لکشن ہیں۔ دیوتا اور گرو ان میں وشواس کرنا۔ بھگوان کا بھجن کرنا، دھن، وشے وسکھ ان کو بڑھانا، آسکت رہنے والی بُدھی رکھنا، پرتی دن پریشرم کرنا اور پنپتا یہ ویشیہ کے لکشن ہیں۔ اپنے سے اُتم ورن کو سوئم پرنام کرنا۔ پوترتا سے رہنا، نشکپٹ بھاؤ سے اپنے سوامی کی سیوا کرنا، چوری نہ کرنا اور گئو و براہمن کی سیوا کرنا یہ شودر کے لکشن ہیں۔ استریوں کے چار دھرم یہ ہیں، پتی کی سیوا کرنا۔ پتی کی آگیا انوسار اس کی اِچھا پر چلنا، پتی کے بھائی بہنوں سے لڑائی جھگڑا نہ رکھ کر پریم کا ویوہار کرنا۔ اور پتی کو اُرگ پر جانے سے روکنا۔ جس پرکار لکشمی جی بھگوان کی سیوا کرتی ہیں اُسی پرکار جو استری پتی کو پرماتما سمجھ کر اس کی سیوا کرتی ہے وہ بیکنٹھ میں اپنے پتی کے ساتھ جاکر آنند بھوگتی ہے۔

12 ادھیائے ۱۲

گرہست آدی چاروں آشرموں کے دھرم کا ورنن

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! اب میں تم کو چاروں آشرموں کا دھرم بتاتا ہوں۔ برہمچاری کا دھرم یہ ہے کہ گرو کے گھر میں جتیندریہ ہو کر رہے اور سب سمے گرو میں وشواس اور بھگتی رکھے، پرات اور سائنکال اگنی سوریہ تتھا اپنے دیوتاؤں کی پوجا کرے اور دونوں سمے گائتری منتر جپے۔ جب گرو بلاوے تب پرنام کرکے جائے اور سادھانی کے ساتھ چت لگا کر ویدوں کا ادھین کرے جب وید پڑھ چکے تو گرو کے چرنوں میں مستک جھکا کر پرنام کرے۔ شاستر میں کہے انوسار میکھلا۔ ہرن کی کھال۔ کپڑے۔ جٹا۔ ڈنڈ۔ کمنڈل اور یگیوپویت انکو سب سمے دھارن کئے رہے۔ دونوں سمے جو بھکشا مانگ کر لاوے سو گرو کے آگے رکھ دے پھر جب گرو آگیا دیوے تب بھوجن کرے۔ یدی کسی دن گرو بھوجن کرنے کو کہے اُس دن اُپواس کر ڈالے۔ استریوں کی باتیں نہ سُنے۔ بالوں کو مل مل کر دھونا، ابٹن لگا کر اشنان کرنا۔ تیل لگانا، کاجل لگانا یہ کار یہ نہ کرے۔ استری اگنی رُوپ ہے اور پرش گھی کے کلش کے سمان ہے اس لئے ایکانت میں اپنی

پتنی کے ساتھ بھی نہ بیٹھے کیوں جتنا اوشیک ہو اتنی بات کرے۔ اوپر وکت برہمچاری کے دھرموں کو گرہستی اور سنیاسی کو بھی کرنا چاہیئے پر نتو گرو کی سیوا کرنا اتنی اوشیک نہیں ہے جتنی برہمچاری کو کرنا چاہیئے۔ رتو کے سمے میں استری کا سنگ کرے۔ برہمچاری ودیا پڑھنا سماپت کرکے گرو دکشنا دے کر گرو کی آگیا سے گرہست آشرم میں پرویش کرے۔ وان پرستھ آشرم موکش پراپت کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ وان پرستھ کو چاہیئے کہ کھیت میں کسان دوارا بوئے گئے انا ج کو نہیں کھائے اگنی میں بھنے ہوئے ان آدی کو کھائے اور سورپ سے پکے ہوئے پھل آدی کا آہار کرے۔ جس جس سمے میں شاستر نے یگیہ کرنا کہا ہے اُس اُس سمے میں یگیہ کرے۔ پرتوں کی گپھاؤں میں رہے۔ جاڑا، گرمی اور برسات ان کو اپنے شریر پر سہتا رہے۔ شریر پر بال رکھے۔ داڑھی اور مونچھ رکھے۔ کمنڈل اور مرگ چھالا رکھے۔ ہون کی سامگری ہر سمے اپنے پاس رکھے یہ دس وان پرستھ کے دھرم ہیں۔

13 ادھیائے ۱۳

سِدّھاوستھا کا ورنن

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! وان پرستھ آشرم کو سماپت کرنے کے بعد اگر شریر میں سامرتھ ہو تو سنیاس دھارن کرکے وہاں کیول شریر ماتر کو شیش رکھ کر اور سب وستوئیں چھوڑ دے۔ ایک گاؤں میں کیول ایک راتری ہی ٹھہرے اور کسی پرکار کا لالچ نہ رکھے۔ یدی سنیاسی وستر دھارن کرنا چاہے تو کیول ایک سدری اور اس کے اوپر چادر رکھے۔ جو جو سنیاس لیتے سمے تیاگ دیا ہے اس کو دوبارہ دھارن نہ کرے۔ کیول دنڈ اور کمنڈل اپنے پاس رکھے سنیاسی کیول اکیلا ہی بھیک مانگے۔ سب پرانیوں سے پریم رکھے۔ جیون کی اسا نہ رکھے اور مرتیو کا بھئے نہ کرے۔ بدھی مان ہو کر بالک کی طرح رہے اور گونگے کی طرح اپنا آچرن منوشیوں کو دکھاوے۔ یہاں میں تم کو ایک پرانی کہانی سناتا ہوں ایک سمے بھگوان جی کے پرم بھگت پرہلاد راجہ بن جانے کے پشچات اپنے منتریوں کو ساتھ لے کر گھومتے ہوئے دکشن بھارت میں کاویری ندی کے تٹ پر پہونچے۔ وہاں انہوں نے پرتھوی پر سوئے ہوئے دھول میں سنے ہوئے تیجسوی دتاتریہ اودھوت کو دیکھا۔ تب ان کو نمسکار کرکے پرہلاد جی کہنے لگے۔ آپ سب سمے پرتھوی پر پڑے سوتے رہتے ہیں اور اپنی آجیو کا کمانے کا یتن نہیں کرتے اس کارن آپ کے پاس کچھ دھن بھی نہیں دکھائی پڑ رہا ہے اور بنا دھن کے تمہارا شریر پشٹ کس طرح ہے یہ ہماری شنکا دور کریں۔ آپ سامرتھ ہوتے ہوئے بھی کچھ کام نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ یوگیشور ہیں یہ سن کر دتاتریہ جی ہنس کر کہنے لگے ہے پرہلاد! میں جانتا ہوں آپ بڑے گیانی اور بھگت ہیں، میں اس سے پہلے بہت سی یونیوں میں بھرمن کر چکا ہوں، اب مجھے یہ منوشیہ یونی ملی ہے۔ منوشیہ سکھ پانے کے لئے نانا پرکار کے کرم کرتے ہیں پر تو سب کو اچھا انوسار پھل نہیں ملتا، بلکہ الٹا پھل ہوتا ہے۔ یہ سب باتیں دیکھ کر میں یہاں آکر بیٹھ گیا ہوں اور سارے کرم تیاگ دیئے ہیں۔ سکھ آتما کا سروپ ہے جو سب کرم اور کرپاؤں سے نورت ہونے پر اپنے آپ ہی پراپت ہوتا ہے

سوامی نے سب بھوگوں کو یہ سمجھ کر یہ مَن کی کلپنائیں ہیں، تیاگ دیا ہے اور جو کچھ پرارب دھ سے پراپت ہو جاتا ہے اُس پر سنتوش کرتا ہوں۔ دیکھو جیسے مورکھ ہرن جل سے بھرے ہوئے جلاشیہ کو چھوڑ کر مرگ ترشنا سے جل کی اور دوڑتا ہے اُسی پرکار منوشیہ پرم سُکھ کو چھوڑ کر جھوٹے سکھوں کی کھوج میں بھاگتا رہتا ہے، ہے پرہلاد! میرے دو گرو ہیں، ایک شہد کی مکھی اور دُوسرا اجگر سرپ۔ شہد کی مکھی سے تو ہم نے ویراگیہ سیکھا ہے۔ شہد کی مکھی بہت سے کشٹ سہہ کر شہد کو اکٹھا کرتی ہے، اور اس کو دُوسرا کوئی منوشیہ چھین کر لے جاتا ہے ایسے ہی لوبھی منوشیہ دھن اکٹھا کرتا ہے اور دُوسرا منوشیہ اس کو چھین کر لے جاتا ہے۔ اجگر سرپ سے یہ شکشا لی ہے کہ جیسے اجگر کبھی کوئی اودیم نہیں کرتا جو مِل جاتا ہے اُسی پر سنتوش کر لیتا ہوں۔ کبھی ریشمی کپڑے کبھی مرگ چھال کبھی پھٹے کپڑے یا بھوج پتر جو بھی بھاگ سے مِل جاتا ہے ویسا ہی پہن لیتا ہوں۔ کبھی بھومی پر پتے بچھا کر سو رہتا ہوں۔ کبھی پہاڑ پر سو جاتا ہوں، کبھی راکھ میں ہی لوٹ جاتا ہوں۔ کبھی ہاتھی گھوڑے کی سواری مِل جاتی ہے۔ کبھی ننگا ہو کر پاگلوں کی طرح گھومتا رہتا ہوں، نہ کسی کی نِندا کرتا ہوں، نہ کسی کی استوتی کرتا ہوں، سب لوگوں کا کلیان چاہتا ہوں، ہے یدھشٹر! وناتریہ جی کے منہ سے یہ باتیں سنکر پرہلاد جی ان کو پرنام کر کے اپنے گھر کو چلے آئے ؛

14 ادھیائے ۱۴

گرہست کا سروتم دھرم آدی

یدھشٹر جی نے نارد جی سے پُوچھا۔ ہے دیورشی! کرپا کر کے یہ بتائیے کہ مجھ جیسے گرہست آشرم میں پڑے ہوتے منوشیہ کس پرکار سنیاس دھرم کی پدوی کو پراپت کر سکتے ہیں؟ نارد جی کہنے لگے ہے راجن! گرہستی منوشیہ کو چاہیئے کہ گرہستی کے کاریہ کرتا رہے، پرنتو ان سب کو بھگوان کو سمرپن کر دیوے اور شردھا پُوروک بھگوان کی لیلا سُنتا رہے اور بھجن کرے گرہستی سے جتنا سمے نکال سکے سادھو سنتوں کی سنگت میں گذارے، دھیرے دھیرے استری اور سنتان کا موہ کم کرتا جاوے اور جتنا آدھیک ہو اُتنا پریو جن اُن سے رکھے۔ ایسا وچار کرے کہ جتنا میں نے کھایا پیا یا خرچ کیا ہے وہی میرا اپنا ہے اُس سے ادھک میرا نہیں ہے جو مہمان گھر میں آوے اس کی سیوا کرے، سمے سمے پر سامرتھ کے انوسار دان بھی کرتا رہے، یدی بھگوان دھن دے تو تیرتھ یاترا وشیہ کرے ؛

15 ادھیائے ۱۵

موکش کے لکشن

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! موکش کی اچھا رکھنے والے گرہستی کو چاہیئے بھگوان کی بھگتی نشکام بھاؤ سے کرے

ارتھات کسی وستو کی اچھا نہ رکھتے ہوئے بھگوان کا بھجن کرے اور ان کی ہی بھگتی کرے۔ بھگوان کی بھگتی نو پرکار کی ہوتی ہے جس کو نودھا بھگتی کہتے ہیں۔ یہ اس پرکار ہے: شرون ارتھان بھگوان کا نام اور کتھا سننا، کیرتن۔ بھگوان کا گن گانا کرنا اور دوسروں کو بھگوت کتھا سنانا، سمرن۔ بھگوان کا نام جپنا، بھگوان جی کے چرنوں کی پوجا کرنا، ارچن بھگوان کی مورتی کو ودھی پوروک پوج کر بھگوان کا بھوگ لگانا، بندن، بھگوان کو وار مبار پرنام کرنا، بھگوان کی بھگتی ہردے میں رکھ کر بھجن کرنا، ساکھیہ۔ بھگوان سے پریت ومتر تا رکھنا۔ آتم نویدن۔ اپنا تن من دھن سب بھگوان کو ارپن کر کے سادھو سنتوں کی سیوا کرنا۔ ہے راجن اس پرکار بھگتی کرنے والا انت میں موکش پراپت کرتا ہے۔ بھگوان کی بھگتی یگیہ ہون۔ تپ اور تیرتھ یاترا آدی سب سے اچھی ہے۔ جو منوشیہ یگیہ ہون آدی کرے پرنتو اس کے ہردے میں بھگوان کی بھگتی نہ ہو اسے کچھ پھل نہیں ملتا، اور جو کیول بھگتی کرے اس کو اور کچھ کرنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔

آٹھواں اسکندھ

1 پہلا ادھیائے ۱

منوشتروں کی کتھا

پریکشت جی کہنے لگے۔ ہے رشی راج! بھگوان جی نے جس جس منونتر میں جس جس روپ میں اوتار لئے ہیں اُن کا ورنن کیجئے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اس کلپ میں سوئم بھو سے لے کر چھ منو بیت چکے ہیں، ان میں سے پہلے منونتر کا ورنن تو میں نے تم کو سنا دیا۔ ان ہی سوئم بھو منو کی اکوتی اور دیو ہوتی نامک پتریوں کو دھرم اور گیان سکھانے کے لئے بھگوان نے ان کے گھر میں یگیہ تتھا کپل نام کے پتروں کے روپ میں جنم لیا۔ بھگوان کپل دیو کا چرتر ہم پہلے ورنن کر چکے ہیں، اب یگیہ بھگوان کا چرتر ورنن کریں گے۔ شت روپا کے پتی سوئم بھو منو سانسارک کام بھوگوں سے وِرکت ہو کر تپ کرنے کے لئے استری کے ساتھ بن کو چلے گئے۔ وہاں انہوں نے سُنند اندی کے کنارے ایک پاؤں سے کھڑے رہ کر سو ورش تک کٹھور تپ کیا۔ تب اسُر لوگ ان کے تپ میں وگھن ڈالنے گئے یہ دیکھ کر یگیہ بھگوان ان کی سہائتا کو آئے اور آتمی رکشا کر کے راجیہ سکھ بھوگنے لگے۔ اتنی کتھا پہلے منونتر کی ہے۔ اب میں دوسرے منونتر کی کتھا سناتا ہوں۔ سوارو چش نامک منو اگنی کا پتر ہوا اس کے دیومان، سوشین اور روچشمان آدی دس پتر اتپن ہوئے۔ اُس منونتر میں روچن نام سے تو اندر تتھا توشت آدی دیوتا تھے اور اُرجستبھا آدی سپت رشی ہوئے تھے۔ ویدشرا رشی کی

توشتا نامک استری کے گربھ میں وِبھو نام سے بھگوان نے جنم لیا تھا۔ اس برہمچاری وبھو سے اٹھاسی ہزار منیوں نے ورت دھارن کرنا سیکھا تھا۔ پر یہ ورت کا اُتم نامک پُتر تیسرا منو ہوا جس کے پُتر پون، سرنجے تتھا یگیہ ہوتر آدی تھے۔ اس منونتر میں پرمدا آدِک وسشٹھ کے پُتر سپت رِشی تتھا ستیہ وید شرتا اور بھدرا دیوتا ہوئے اور اندر ستیہ جت کے نام سے ہوا۔ دھرم کی سونرتا نامک استری سے بھگوان نے ستیہ ورتوں کے ساتھ ستیہ سین نامک اوتار دھارن کیا، ستیہ جت کے متر ستیہ سین نے راکششوں کا وناش کیا۔ چوتھا منوانتم کا بھائی تامس نام کا ہوا، اس کے پُتر پرتھو، کھیانی۔ نر اور کیتو آدی تھے۔ اس منونتر میں ستیک، ہری، بیر آدی دیوتا ہوئے، ترشکھ اندر ہوا اور جیو تردھام آدی سپت رِشی ہوئے۔ ودھوتی کے پُتر وید دھرتی نام دیوتا ہوئے اُنہوں نے سمے کے پھیر سے نشٹ ہوتے ویدوں کا اپنے تیج سے اُدھار کیا تھا۔ اس منونتر میں ہری سیدھا کی ہرنی نام کی رانی سے بھگوان نے ہری کا رُوپ دھارن کرکے گراہ سے گج کو چھڑایا اُس کی کتھا کہیئے:

2 ادھیائے ۲

گج اور گراہ کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان اپنے بھگتوں کا بڑا دھیان رکھتے ہیں، اور جب بھی ان کے بھگت پر کوئی سنکٹ آتا ہے تُرنت سہائتا کرتے ہیں۔ سو بھگوان نے ہری کا رُوپ دھارن کرکے اپنے بھگت گج کو گراہ کے پھندے سے چھڑا دیا تھا، ہے راجن اس کی کتھا اس پرکار ہے کہ دُودھ سے بھرے ہوئے سمندر کے بیچ میں ترکوٹ نام کا ایک پربت ہے۔ یہ پربت دس ہزار یوجن اُونچا اور اتنا ہی لمبا چوڑا ہے۔ اس میں لوہے۔ سونے اور چاندی کے تین شکھر ہیں۔ اس پہاڑ پر ہر سمے اُجالا ہی رہتا ہے اُس کی گپھاؤں میں گندھرو اور اپسرائیں آدی کریڑا کرتے رہتے ہیں، اس میں انیک طرح کے پھل اور پھول والے ورکش اُگے ہوتے ہیں۔ اُسی گپھا میں مہاتما دون دیو کا رتو مان نامک باغیچہ ہے۔ جس میں دیوتاؤں کی استریاں وہار کیا کرتی ہیں۔ اُس واٹکا میں ایک سرووَر ہے جس میں سونے کے رنگ کے کمل کھِلے ہوتے ہیں۔ جن پر بھونرے گنجار کرتے رہتے ہیں، ایک دن اُسی پربت کے ایک بن کا رہنے والا یوتھ پتی ہاتھی بہت سی ہتھنیوں کو سنگ لئے ہوئے دُھوپ کا ستایا ہوا، پیاس سے وِیاکل ہوکر اُس سرووَر پر پانی پینے آیا۔ اس سرووَر میں اشنان کرکے خوب پیٹ بھر کر پانی پینے کے پشچات وہ اپنی سونڈ میں بھر کر پانی کو اِدھر اُدھر چھڑکنے لگا اور اپنے بچوں کو سونڈ سے جل بھر کر نہلانے لگا، ہے راجن! اُسی تالاب میں ایک بہت بڑا گھڑیال (ناکا) رہتا تھا۔ اُس نے ہاتھی کا پیر پکڑ لیا۔ گج راج کو گھڑیال دوارا دُکھی دیکھ کر ہتھنیاں چنگھاڑ مارنے لگیں اور اس کے دُوسرے ساتھی سونڈ سے پکڑ پکڑ کر اُس کو باہر کھینچنے لگے، پر نتو اُسے مگر سے نہ چھڑا سکے، ہے راجن اِس پرکار ہاتھی اور مگر کو لڑتے لڑتے سو ورش بیت گئے۔ کبھی ہاتھی مگر کو کھینچ لاتا تھا کبھی مگر ہاتھی کو کھینچ کر لیجاتا تھا۔ ایسا دیکھ کر دیوتا

لوگ بھی آشچریہ کرنے لگے۔ ایسا ہوتے ہوتے ہاتھی تو کمزور ہوگیا، پرنتو گراہ کی شکتی کم نہ ہوئی۔ جب ہاتھی ایسے سنکٹ میں پڑ گیا تب بہت سمے تک سوچتے سوچتے اس کو یہ گیان ہوا کہ میرے سارے سنگی ساتھی اور تپنیاں اِس دُکھ سے نہیں چھڑا سکے تو اب بھگوان کی شرن میں ہی جانا چاہیئے۔

3 ادھیائے ۳
گجیندر کا بھگوان کی پرارتھنا کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اِس پرکار گجیندر بھگوان کا سمرن کر کے کہنے لگا، میں اِس بھگوان کو نمسکار کرتا ہوں جس سے یہ وشوا چیتن بھی چیتنہ رُوپ ہے۔ سرشٹی کے نشٹ ہو جانے پر بھی جو رہ جاتا ہے اس بھگوان کو میں نمسکار کرتا ہوں جس پرکار بہہ رُوپیا نانا پرکار کے رُوپ بنا کر لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ اُسی پرکار بھگوان کی مایا کا پار کوئی نہیں پا سکتا، ایسا بھگوان میری رکشا کرے، ہے بھگوان میں بہت پاپی ہوں اور آپ کی شرن میں آیا ہوں، میری رکشا کریں، اور اُس بندھن سے مُکت کریں۔ مجھ کو جینے کی اچھا نہیں ہے کیونکہ بھیتر اور باہر اگیان سے بھری ہوئی اِس ہاتھی کی یونی سے مجھے کیا پریوجن ہے؟ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جیونی میں ملا کر آواگون سے چھٹکارا دلا دیں۔

ہے راجن! جب اِس پرکار گجیندر نے بھگوان کی استوتی کی تب بھگوان جی گرُڑ کی سواری پر بیٹھ کر سُدرشن چکر ہاتھ میں لے کر آئے۔ سرووَر کے اندر جب گج راج نے آکاش میں گرُڑ کی سواری میں بیٹھ کر آتے ہوئے بھگوان جی کو دیکھا تو ایک کمل کے پھول کو اپنی سونڈ میں لے کر آکاش کی اور پھینک دیا اور بھگوان کو پرنام کیا۔ بھگوان نے گج کو دُکھی دیکھ کر گرُڑ سے نیچے اُتر کر بہت شیگھرتا سے گج اور گراہ دونوں کو سرووَر سے باہر کھینچ لیا، اور چکر سے گراہ کا مُکھ پھاڑ کر ہاتھی کو چھڑا دیا۔

4 ادھیائے ۴
گجیندر کا سورگ کو جانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب بھگوان نے گج کا اُدّھار کیا، اس سمے دیوتا۔ رِشی۔ گندھرو۔ برہما تتھا مہادیو آدی بھگوان کی استوتی کر کے پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔ گراہ نے دیول رِشی کے شاپ سے مُکت ہو کر اپنا رُوپ دھارن کیا۔ یہ گراہ پہلے جنم میں ہوہو نام کا گندھرو تھا۔ یہ گج راج پہلے جنم میں دروڑ پرانت کے پانڈیہ دیش کا اندر دیومن نامک راجہ تھا، اور ہر سمے بھگوان کا بھجن کرتا رہتا تھا۔ ایک سمے وہ راجہ

مندراچل میں آشرم بنا کر تپ کر رہا تھا۔ ایک دن وہاں اپنے شیشوں کے ساتھ اگستیہ مُنی چلے آئے، راجہ کا نیم تھا کہ جب تک پوجا کرے تب تک بولے نہیں، اس نیم سے راجہ نے اگستیہ رشی کو پرنام نہیں کیا۔ یہ دیکھ کر رشی کرودھت ہو گئے اور راجہ کو شاپ دیا کہ "تو براہمنوں کا اپمان کرتا ہے۔ مجھے آیا دیکھ کر بھی تو مست ہاتھی کی طرح بیٹھا رہا اٹھا نہیں، اس لئے تجھے اگلے جنم میں ہاتھی کی یونی ملے گی، ہے راجن اگستیہ جی اس پرکار شاپ دے کر چلے گئے اس شاپ کے پربھاؤ سے راجہ نے ہاتھی کی یونی پائی۔ بھگوان نے اس ہاتھی کو گراہ کے پنجے سے چھڑا کر مکتی دی اور اپنے دھام کو لے گئے، ہے راجن کلیان چاہنے والے جو منوشیہ پرات کال اُٹھ کر اس گجیندر موکش کا پاٹھ کریں گے اُن کے دُکھ نشٹ ہو جائیں گے۔ سب دیوتاؤں کے سامنے بھگوان نے پرسن ہو کر گج راج سے کہا تھا، ہے بھگت راج! جو منوشیہ مجھ کو۔ اس سرودر کو۔ اس بن کو۔ اس پربت کے شکھروں کو۔ چھیر ساگر کو۔ شری ونس، کوستبھ، پکشی راج نگرڑ، پانچ جنیہ شنکھ، لکشمی، برہما، نارد رشی، مہادیو، پرہلاد منشیہ، کورم، واراہ آدی اوتار، سوریہ۔ اگنی، اذنکار۔ ستیہ، گو، براہمن، کشیپ جی کی دھرم پتنی کی کنیائیں، گنگا، سرسوتی، نندا، کالندی ندی، ایراوت ہاتھی، دھرو، سپت رشی آدی کو راتری کے پچھلے پہر میں اُٹھ کر دھیان پوروک سمرن کریں گے، وے سب پاپوں سے چھوٹ جائیں گے، ایسا کہہ کر بھگوان گرڑ پر چڑھ کر دیوتاؤں کو پرسن کرتے ہوئے اپنے لوک کو گئے۔

5 ادھیائے ۵

برہما کا بھگوان کی استوتی کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں پانچویں ریوت منونتر کا ورنن کرتا ہوں دھیان دے کر سنو۔ ریوت منو تامس نام منو کا سگا بھائی تھا۔ ارجن اور بلی بندھیاوک اس کے وشنو پتر تھے۔ اس میں وبھو نام کا اندر ہوا تھا۔ بھوتر یادک دیوتا تھے تتھا ہرنیہ روما، ویدشری اور اُدھرودا ہو آدی سپت رشی ہوئے تھے۔ اس منونتر میں شبھر کی پتنی وکنٹھا سے ویکنٹھ نام دیوتاؤں کے ساتھ بیکنٹھ بھگوان نے جنم لیا تھا۔ انہیں بھگوان نے لکشمی کی پرارتھنا سے ان کو پرسن کرنے کے لئے بیکنٹھ لوک رچا ہے۔ چکشش کا پتر چھٹا چکشش منو ہوا۔ اس کے پُرو پرش اور سودیومن آدی دس پتر ہوئے۔ منتر دروم اور آپیادک دیوتا ہوئے۔ ہوشمت اور ویرکا دک سپت رشی ہوئے اسی منونتر میں ویراج کی پتنی سمبھوتی سے بھگوان نے اجت نام کا اوتار دھارن کیا تھا جس سے سمندر کو متھ کر دیوتاؤں کو امرت پلایا اور کچھپ روپ دھارن کر کے مندراچل کو اپنی پیٹھ پر اُٹھایا۔

پریکشت کہنے لگے ہے رشی راج! جیسے بھگوان نے سمندر کا منتھن کیا، اور جس کارن سے دیوتاؤں کو امرت پلایا اور وہ کتھا مجھ کو سنائیے۔ شکدیو جی کہنے لگے، ہے راجن! جب سنگرام میں اسُروں نے اپنے تیز ہتھیاروں

سے دیوتاؤں پر آکرمن کیا، تب وے بہت سے مَرمر کر گر پڑے اور پھر نہ اُٹھے۔ جب دُروَاسا رشی کے شاپ سے اندر آدی کی کانتی اور تیج نشٹ ہوگیا اور تینوں لوکوں میں یگیہ آدی کرپائیں بھی نشٹ ہوگئیں، تب اندر وُرن آدی سب دیوتاؤں کے ساتھ برہما جی کی سبھا میں گئے اور پرنام کرکے سارا حال بتایا یہ سُن کر برہما جی کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! ہمارا دُکھ بھگوان ہی دُور کرسکتے ہیں، اس لئے سب کو اُن کے پاس چلنا چاہیئے۔ یہ کہہ کر وے دیوتاؤں کے ساتھ بھگوان جی کے پاس گئے اور ان کی استُوتی کرنے لگے۔ ہے بھگوان! آپ وکار رہت ہیں اور آدی پُرش ہیں، ہم آپ کو وار مبار پرنام کرتے ہیں۔ آپ کی مایا کا کوئی پار نہیں پا سکتا۔ آپ سب پرانیوں میں سمان رُوپ سے وِراج مان ہیں، ہے بھگوان آپ اپنے بھگتوں کے کشٹ دُور کرنے کے لئے بار بار اوتار لیتے ہیں، اِس لئے ہمارے کشٹوں کو بھی دُور کر دیجیئے ہم آپ کے تُچھ سیوک ہیں۔

6 ادھیائے ٦

امرت اُتپن کرنے کیلئے دیوتاؤں اور اسُروں کا پرتین کرنا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب اس پرکار دیوتاؤں نے بھگوان کی استُوتی کی تب بھگوان دیوتاؤں کے بیچ میں پرگٹ ہوتے۔ اُن کے مہا پرکاش سے سمپُورن دیوتاؤں کی دِرشٹی ایسی مند پڑ گئی کہ آکاش، دشا، پرتھوی اور اپنی آتما بھی نہ دکھائی دی۔ تب مہادیو کے ساتھ برہما جی اُس رُوپ کو دیکھ کر استُوتی کرنے لگے، ہے جگت پتا میں آپ کی اس وِشو رُوپی مُورتی کو تینوں لوکوں میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ وشو پہلے بھی آپ کے سوتنتر رُوپ میں تھا۔ پرارمبھ میں بھی آپ میں ہی ہے اور انت میں بھی آپ ہی میں رہے گا۔ بہت دنوں سے آپ کے درشنوں کی اِچھا ہم کو تھی، سو آج آپ کے درشن کرکے ہمیں پرسنتا ہوئی ہے، ہے بھگوان جس کارن سے ہم سب لوک پال آپ کے چرن کملوں میں آئے ہیں ہمارے اُس منورتھ کو آپ پُورن کیجیئے۔ برہما جی کی اس استوتی سے بھگوان جی پرسن ہوکر کہنے لگے۔ ہے برہما! تم جاؤ اور جب تک تمہارا اسے اچھا نہ آوے تب تک دیتیوں سے میل کرلو، کیونکہ اس سمے ان کے دن اچھے ہیں۔ تم لوگ بہت شیگھر ہی امرت اُتپن کرنے کا پرتین کرو۔ جس کے پینے سے پرانی امر ہو جاتا ہے، تم لوگ چھیر ساگر میں سب پرکار کی جڑی بوٹیاں اور وستیاں ڈالو۔ مُندراچل پربت کی رئی (متھانی) اور وسوکی سرپ کی نیتی بناؤ پھر پرشرم کیتھا سمندر کو متھو اس کام سے دیتیہ کیوں کلیش پائیں گے اور تم کو امرت پینے کو ملے گا۔ دیکھو سمندر سے پہلے کال کوٹ نامک وِش اُتپن ہوگا۔ اُس سے ڈرنا مت۔ کسی بات کا لوبھ نہ کرنا، کیونکہ لوبھ سے ہی کرودھ اُتپن ہوتا ہے، ہے راجن اس پرکار دیوتاؤں کو سمجھا بجھا کر بھگوان جی انتردھیان ہوگئے اور برہما جی تتھا مہادیو جی اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ پھر سب دیوتا اسُروں کے راجہ بلی کے پاس گئے اِندر بڑی میٹھی وانی میں بلی کو سمجھا کر کہنے لگے، دیکھو بھائی! ہم اور تم ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ بھائیوں میں آپس میں ہوتی ہی رہتی ہے۔ جس پرکار ندی میں لاٹھی مارنے

سے پانی الگ ہو کر تُرنت مِل جاتا ہے اُسی پر کار ہمارے اور تمہارے بیچ میں چاہے کتنی بھی لڑائی ہو ہم پھر بھی ایک ہی رہیں گے۔ آج اگر ہم اور تم مِل کر ایک ہو جائیں اور سمندر کو متھ کر امرت نکال لیں، تو دونوں اس کو پی کر اجرامر ہو جائیں گے۔ اندر کی یہ بات راجہ بلی اور شمبر، ارشٹ نیمی آدی اسُروں کو بڑی اچھی لگی۔ دیوتا اور اسُر آپس میں بڑا میل ملاپ کر کے امرت پراپت کرنے کے لئے پریشرم کرنے لگے تب دیوتا اور اسُر مندراچل کو اکھاڑ کر گرجتے ہوئے چھیر ساگر کی اور لے چلے، بہت دُور لے جانے کے کارن اندر اور بلی آدی سب سُر و اسُر ایسے تھک گئے کہ آگے کو لے چلنا کٹھن ہو گیا اور راستے میں ہی وہ پروت اُن کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا تب اس کے بوجھ سے دب کر ہزاروں دیوتا اور اسُر مارے گئے۔ تب بھگوان گرڑ پر چڑھ کر وہاں آئے۔ پروت کے گرنے سے پسے ہوئے دیوتا اور اسُروں کو اپنی دیا درشٹی سے ہی اُنہوں نے چھن بھر میں ہی جیوت کر دیا۔ تب پھر بھگوان ایک ہاتھ پر اس پروت کو اُٹھا کر گرڑ پر رکھ کر سمندر کے تٹ پر پہونچ گئے۔ بھگوان جی نے گرڑ سے کہا کہ اب تم یہاں سے چلے جاؤ یہاں واسو کی ناگ آئے گا۔ امرت پینے کے سمے تم کو بُلا لیں گے۔

7 ادھیائے

اسُروں اور دیوتاؤں کے سمندر متھنے سے کال کوٹ کی اتپتی

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اس کے پشچات دیوتا لوگ وسو کی نامک سرپ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہے سرپ راج امرت میں سے آپ کا بھی بھاگ نکالیں گے آپ پروت کو لپیٹ کر سمندر کا متھن کرنے میں ہماری سہائتا کریں ہے راجن واسو کی پرسن کر چلے آئے اور دیوتاؤں نے ان کو پروت پر لپیٹ کر سمندر کا منتھن کرنا آرمبھ کر دیا۔ پہلے بھگوان جی نے واسو کی کا منھ پکڑا اور دیوتا لوگ بھی اُسی طرف ہو گئے۔ بھگوان کا یہ کاریہ اسُروں کو اچھا نہ لگا، اور وے کہنے لگے کہ ہم پونچھ کو نہیں پکڑیں گے یہ امنگل کرنے والی ہے۔ تب مُسکرا کر بھگوان نے واسو کی کا منھ اور پونچھ کی اور چلے گئے اور دیوتا بھی پونچھ کی طرف ہو گئے دُوسری طرف اسُر منھ کی اور واسو کی کو پکڑ کر سمندر کا منتھن کرنے لگے پر نتو وہ پروت بڑا ہی بھاری تھا متھتے متھتے نیچے کو دھسکنے لگا۔ دیوتاؤں اور دیتیوں نے بہتیری کوشش کری۔ پر نتو پروت کو نیچے جانے سے نہیں روک سکے تب دیوتاؤں نے بھگوان کی پرارتھنا کی۔ بھگوان نے پرسن ہو کر کچھوے کا رُوپ دھارن کیا، اور سمندر کی تلی میں جا کر پروت کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا، تب دیوتا اور دیتیہ دونوں پرسن ہو کر متھنے لگے۔ اس سمے برہما اور مہادیو آدی نے آکاش سے پھول برسائے۔ جب دیوتا اور دیتیہ سمندر کو متھنے لگے تب واسو کی کے منھ سے ایسی گرم سانس نکلی کہ سارے اسُر کوئلے کی طرح جل کر کالے ہو گئے اور جب دیوتا بھی گرمی کے کارن بھاگنے لگے، تب بھگوان نے ورشا کر دی اور ٹھنڈی وایو چلنے لگی۔ اس پرکار جب بہت سمے تک دیوتاؤں اور اسُروں کے متھنے سے بھی امرت نہ نکلا تو بھگوان اپنے ہاتھ سے متھنے لگے۔ تب سمندر سے بڑا ہی زہریلا کال کوٹ نامک وش اُتپن ہوا۔ اس وِش کا دُھواں سنسار میں پھیلنے لگا، تب رشی منی شنکر جی کے پاس گئے اور کہنے لگے ہے پربھو! ہم اس کال کوٹ وش سے بچنے کے لئے

آپ کی شرن میں آئے ہیں، آپ ہماری رکشا کیجئے، ہے راجن اس پرکار رشیوں.... کو اور ساری پرجا کو دکھی دیکھ کر مہادیو جی نے اس وِش کو کمنڈل میں بھر کر ایک، سانس میں ہی پی لیا۔ وِش کے پربھاؤ سے شنکر جی کا گلا (کنٹھ) نیلے رنگ کا ہو گیا اِسی کارن مہادیو جی نیل کنٹھ کہلاتے ہیں۔ وِش پیتے سمے جو بُوندیں پرتھوی پر گر پڑیں، ان کو سانپ اور بچھّو آدی نے پی لیا جس سے یہ سب وِش دھر ہو گئے۔

8 ادھیائے ۸

اِمرت مَلنا اور بھگوان کا موہنی رُوپ دھارن کرنا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب مہادیو جی نے وِش کو پی لیا، تب دیوتا لوگ بڑے پرسن ہوئے اور سمندر کو تیزی سے متھنے لگے، تب سمندر میں سے سُرَبھی نامک گئو اُتپن ہوئی۔ اُس گئو کو رِشیوں نے لے لیا، کیونکہ اس سے یگیہ سپھل ہوتے ہیں۔ پھر اُچّ شروا نام کا سفید رنگ کا گھوڑا نِکلا اس کو راجہ بلی نے لے لیا۔ پھر ایراوت ہاتھی نِکلا اس کے چار دانت تھے پھر کوسمبھ نام کی منی نکلی، یہ بھگوان نے لے لی، اور گلے میں لٹکالی۔ پھر کلپ درکش اور السپرائیں نکلیں۔ پھر ساکشات لکشمی جی اُتپن ہوئیں، ان کو دیکھ کر دیوتا اور اسُر اپنی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ اندر لکشمی کے لئے ایک سُندر چوکی لے آیا، گنگا آدی ندیاں مُورت دان ہو کر سُورن کے کلشوں میں جل بھر لائیں۔ گئو نے پھول اکٹھے کئے اور رشیوں نے یگیہ کی سامگری اِکٹھی کی۔ یہ سب سامگریاں اکٹھی ہو جانے پر براہمنوں نے لکشمی جی کا یوجن کر کے سنگھاسن پر بٹھایا۔ گندھرگن منگل گان کرنے لگے اور سب میگھ گن اگر باجے اور تُرئی آدی بجانے لگے۔ جب لکشمی جی کا پوجن ہو چکا تو سمندر نے پیلے رنگ کے ریشمی وستر دیئے اور ورُن نے ایسی وینتی مالا دی کہ جس کے چاروں اور مست بھنورے گنجن کر رہے تھے۔ وشوکرما نے انیک پرکار کے آبھوشن بنا کر دیئے۔ سرسوتی نے ہار دیئے برہما نے کمل اور ناگوں نے کنڈل دیئے۔ اِس پرکار سج دھج کر لکشمی جی اپنا پتی ڈھونڈنے کے لئے چلیں پر نتو گندھرو، اسُر، یکش، سِدّھ چارن اور دیوتا آدی میں سے کوئی بھی ان کی اچھا کے رنو کول نہ ملا۔ تب لکشمی جی کہنے لگیں تم سب دیوتا اور اسُر برابر بیٹھ جاؤ جس کو میری آتما کہے گی، اس کو میں اپنا پتی بناؤں گی۔ یہ کہہ کر جے مالا ہاتھ میں لے کر ایک ایک کو دیکھتی ہوئی چلیں۔ جو تپسوی تھا اس میں کرودھ دیکھا، جو مہان ہیں ان میں کام تیاگ نہیں دیکھا۔ جو دھرماتما ہیں ان کے اندر پرانیوں پر دیا کرنے کی بھاونا نہیں دیکھی۔ جو پراکرمی ہیں ان میں کال کو شکتی نہیں دیکھی۔ کوئی ادھک آیو والے دیکھے ان کا سو بھاؤ اچھا نہیں دیکھا۔ کوئی کوئی اچھے سو بھاؤ کے ہیں، ان کی آیو کا ٹھکانا نہیں دیکھا، کسی کسی میں شیل اور ویوگھایو دونوں ہیں پر نتو ان کو منگل رُوپ نہیں دیکھا اور جو سب پرکار سے منگل رُوپ ہیں، وہ میری اچھا نہیں کرتے۔ اِس پرکار سوچتے سوچتے لکشمی کو صرف بھگوان ہی ایسے ملے جن میں دُرگن نہیں تھے سو انہوں نے بھگوان جی کے گلے میں ہی ورمالا ڈال دی۔ اس کے پشچات پھر دیوتاؤں اور اسُروں نے متھا تپ کیا رُوپ سے وارونی دیوی اُتپن ہوئی، اسے بھگوان کی صلاح سے دیوتاؤں نے گرہن نہ کیا، تو اسُروں نے گرہن کر لیا۔

جب پھر سمندر کو متھنے لگے تو اس میں سے دِویہ جیوتی والا ایک پُرش اپتن ہوا، اس کا نام دھنونتری تھا، اُس نے آیُوروید چلایا۔ اُن کے ہاتھ میں جو اِمرت کا کلش تھا اس کو دیوتاؤں نے لے لیا تب اسُر دیوتاؤں کے ہاتھ سے امرت کا کلش چھین کر لے گئے۔ تب دیوتا بہت دُکھی ہو کر بھگوان جی کی شرن میں گئے۔ ان کو دیکھ کر بھگوان جی کہنے لگے ہے دیوتاؤ! تم دُکھی مت ہو۔ میں اپنی مایا سے ابھی تمہارے منورتھ پُورن کروں گا۔ ایسا کہہ کر بھگوان نے اپنی مایا ایسی پھیلائی کہ اسُر لوگ آپس میں لڑنے لگے کوئی کہتا تھا میں پہلے پیوں گا دُوسرا کہتا تھا میں پہلے پیوں گا۔ کچھ بل ہین دیتیہ کہنے لگے کہ اس کو نکالنے میں دیوتاؤں نے بھی پریشرم کیا ہے ان کا بھی بھاگ ملنا چاہیئے۔ اس پرکار دیتیوں میں آپس میں چھینا جھپٹی ہونے لگی۔ اُسی سمے بھگوان نے ایک مہان سُندری استری کا رُوپ دھارن کیا۔ وہ استری اتنی سُندر تھی کہ کام دیو کی استری رتی گرہ اس کے سامنے کچھ نہ تھی۔ وہ استری دیتیوں کے بیچ میں جاکر اپنے ہاو بھاو اور کٹاکشوں سے ان کا من موہنے لگی ؛

۹ ادھیائے ۹

موہنی رُوپ دھاری بھگوان کا امرت بانٹنا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امرت کلش کے پیچھے آپس میں لڑتے ہوئے دیتیوں نے جب موہنی کو دیکھا تو وُہ اُس کے رُوپ پر آسکت ہو گئے اور کہنے لگے ہے کامنی ہم آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے ہیں کہ امرت کون پئے۔ ہم کشیپ کے پُتر ہیں۔ تم ہمارا فیصلہ ٹھیک طرح کر دو۔ ہے راجن یہ سنکر موہنی جی کٹاکش کر کے کہنے لگیں، ارے تم رِشی راج کشیپ جی کے پُتر ہو کر استری کا وشواس کر رہے ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ استری کا وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ اس بات کو سُنکر دیتیوں کے من میں موہنی کا اور بھی وشواس ہو گیا اور امرت کا کلش بھی موہنی کے ہاتھ میں دے کر کہنے لگے کہ اب تم اپنے ہاتھ سے اس امرت کو بانٹ دو۔ یہ سُنکر موہنی رُوپ دھاری بھگوان کہنے لگے، ہے دیتیہ گن! میں اس شرط سے جھگڑے کو طے کروں گی کہ تم یہ وچن دو کہ جو کچھ بھی بھلا بُرا میں کروں تم اس کو سویکار کرو گے۔ یہ سنکر سارے دیتیہ کہنے لگے کہ ہم کو یہ بات سویکار ہے۔ تب موہنی نے کہا کہ ایک پنکتی میں تم بیٹھ جاؤ اور دُوسری میں دیوتا بیٹھ جائیں۔ موہنی جی سوچنے لگیں کہ دیتیوں کو امرت پلانا سانپ کو دُودھ پلانے کی طرح ہے سو انہوں نے ایسی مایا رچی کہ سارے دیوتا اور دیتیوں کے رُوپ پر موہت ہو گئے، اور اپنی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ موہنی نے تب اصلی امرت تو دیوتاؤں کو پلا دیا، اور دُکھ کلیش اور مرتیو دینے والا مایا سے اُپتن کیا ہوا دوسرا امرت دیتیوں کو پلا دیا۔ اسُروں میں راہو بہت ہوشیار تھا وہ کہنے لگا کہ مجھے تو دال میں کچھ کالا دیکھتا ہے، سو وہ دیتیوں کی پنکتی میں سے نکل کر دیوتاؤں کی پنکتی میں سوریا اور چندرماں کے بیچ میں آکر بیٹھ گیا۔ جب موہنی امرت پلاتی ہوئی سوریہ کے پاس آئیں اور سوریہ نے راہو کی اور اشارہ کیا تب موہنی نے اپنے سُدرشن چکر سے اس کا سر کاٹ ڈالا، پر تو اس کا سر امر ہو گیا، اُس دن سے راہو چندرماں اور سوریہ سے اب تک ویر رکھتا ہے۔ جب سب دیوتا امرت پی چکے تو بھگوان نے اسُروں کے دیکھتے دیکھتے اپنا رُوپ دھارن کر لیا؛

10 ادھیائے ۱۰
دیوتاؤں اور اسُروں کا سنگرام

شُکدیو جی کہنے لگے۔ ہے راجن! یدپی دیتیوں نے بھی دیوتاؤں کے برابر ہی پریشرم کیا تھا، پرنتو بھگوان کے وِمکھ ہونے کے کارن ان کو امرت نہ ملا اس پرکار امرت کو سدھ کرا اور دیوتاؤں کو پلا کر سب کے دیکھتے دیکھتے بھگوان گرڑ پر چڑھ کر چلے گئے۔ جب اسُروں نے یہ دیکھا کہ دیوتاؤں نے چھل سے امرت پی لیا ہے تب اُنہوں نے دیوتاؤں پر آکرمن کر دیا اور شستر لے کر دیوتاؤں کو مارنے لگے، تب دیوتاؤں کو بھی مرنے کا بھئے نہیں رہا، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ امرت پینے سے پرانی مرتا نہیں ہے سو وے بھی اسروں سے دیرتا پُروک لڑنے لگے۔ سمندر کے کنارے بڑا کھورید دھ ہوا جس کا نام دیوا سُر سنگرام پڑ گیا۔ دیوتا اور دیتیہ انیک پرکار کے شستر استر لے کر ایک دُوسرے کو مارنے لگے رتھی رتھی سے، پیدل پیدل سے، سوار سوار سے اور ہاتھی والا ہاتھی والے سے بھڑ گیا۔ اس پرکھماسان یُدّھ ہونے لگا

راجن! تب دیتیوں کا راجہ مہاپرکرمی بلی راجہ مئے دیتیہ کے بنائے ہوئے وے ہانس نامک ـــــ وِمان پر چڑھ کر آیا.... وِمان کے چاروں طرف بڑے بڑے سینا پتی تھے۔ اس میں بیٹھے ہوئے بلی راجہ ایسے شوبھائے مان ہو رہے تھے جیسے مدرا چل پر چندرماں سشوبھت ہوتا ہے۔ تب بلی کے یودھا گن سنگھوں کی طرح گرجنے لگے۔ ان کو اس طرح گھمنڈ کرتا دیکھ کر اِندر کو بڑا کرودھ آیا، تب وہ بھی ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر آیا۔ راجہ بلی اندر کے ساتھ، تادک سوامی کارتک کے ساتھ، ہیتی وُن کے ساتھ، پرہیتی مِتر کے ساتھ، کالی نابھیم کے ساتھ، مئے وشوکرما کے ساتھ، شمبھ توشٹا کے ساتھ، دروچن سُوریہ کے ساتھ، اپراجت سموچی کے ساتھ، راہُو چندرماں کے ساتھ، پُلوم اگنی کے ساتھ، شمبھ نشمبھ بھدرکالی کے ساتھ یدّھ کرنے لگے۔ دیوتا اور اسُر ایک دوسرے پر پینے تیر چلانے لگے۔ بلی نے پچاسوں تیر اندر کے مارے پر نتو اندر نے سب کو کاٹ گرایا۔ پھر بلی نے جتنے بھی ہتھیار اندر پر چلائے۔ سب اندر نے کاٹ دیئے۔ تب دیتیہ لوگ دیوتاؤں کی سینا پر پربت برسانے لگے جن سے دیوتاؤں کا بھُس ہونے لگا۔ تب بھگوان جی دیوتاؤں کی سہائتا کو آئے اور اُنہوں نے اپنے پرتاپ سے دیتیوں کی کپٹ مایا کو دُور کر دیا سنگرام میں گرڑ پر بھگوان کو دیکھ کر سنگھ پر بیٹھے ہوئے کال نیمی نے ایک ترشول مارا۔ بھگوان نے اس ترشول کو گرڑ کے مستک پر پڑتا دیکھ کر آسانی سے ہی پکڑ کر اُسی سے سنگھ اور کال نیمی دونوں کو مار ڈالا، پھر مالی، اور سمالی نامک دیتیہ لڑنے کو آئے۔ بھگوان نے اپنے چکر سے اُن دونوں کے سر کاٹ لئے، اتنے میں مالیہ وان ایک بہت بھاری گدا لے کر گرڑ کو مارنے کو دوڑا، تب بھگوان نے چکر سے اُس کا بھی سر کاٹ دیا۔

11 ادھیائے ۱۱

دیوا سُر سنگرام سماپت ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب بھگوان نے اپنی کرپا سے دیتیوں کی مایا کو نشٹ کر دیا، تب دیوتاؤں کو ہوش آیا، اور اُنہوں نے اُٹھ کر بہت سے دیتیوں کو یدّھ میں مار ڈالا۔ اندر نے کرودھ کر کے بلی کو مارنے کے لئے جب استر اُٹھایا تب پرجا میں ہاہا کار مچنے لگا۔ اندر نے بلی کو للکار کر کہا، ہے مایا وی دانو میرے سامنے آ۔ میں تیرا سر کاٹ ڈالوں گا، اندر کے بچن سُنکر بلی کو بڑا کرودھ آیا اور اُس نے اپنا بھیانک استر اندر کو مارنے کو اُٹھایا پر نتو اندر نے اس سے پہلے ہی اپنا تیر چلا کر بلی کا شر کاٹ ڈالا۔ تب جمیا سُر اپنے متر کو مرا ہوا دیکھ کر اندر سے یدّھ کرنے آیا۔ سنگھ پر چڑھے ہوئے جمبھ نے پاس آ کر گدا اندر کی گردن پر ماری اور ہاتھی کی کنپٹی پر بھی ماری۔ گدا کی چوٹ سے ہاتھی نے پرتھوی پر گھٹنے ٹیک دیئے۔ تب ماتلی سارتھی ہزار گھوڑوں والے رتھ کو لے کر آیا اور اندر اُس رتھ پر سوار ہو گیا اور ایک ترشول سے جمبھ کی ہتیا کر ڈالی۔ نارد رشی سے جرمبھ کا مرنا سُن کر نمچی، بل اور پاک یہ تین اُس کے ساتھی اندر کو مارنے آئے۔ بل نے اپنے والوں سے اندر کے رتھ کے سب گھوڑوں کو مار ڈالا۔ پاک نے ماتلی کے دو سو وان مارے اور رتھ کے جوئے آدی توڑ ڈالے۔ نمچی پندرہ وان مار کر یدّھ میں بادل کی طرح گرجنے لگا۔ تب اندر نے اپنی گدا اور تیروں سے اِن تینوں ویروں کو مار ڈالا اور اُن آدی انیہ دیوتاؤں نے بہت سے دیتیوں کو مار ڈالا۔ جب بہت تھوڑے سے دیتیہ بچ رہے تب برہما جی وہاں آئے اور اندر سے کہنے لگے کہ تم لوگوں کو امرت بھی مِل گیا ہے اور یدّھ میں بھی جیت ہو گئی ہے اب تم یدّھ بند کر کے اپنے لوک کو جاؤ۔ تب دیوتا برہما جی کا کہنا مان کر اپنے لوک کو چلے گئے۔ دیتیہ لوگ اپنے راجہ بلی کو اور ان دیتیوں کو جو یدّھ میں مرے نہیں تھے پر نتو گھائل ہو گئے تھے اپنے لوک استاچل کو چلے گئے۔ وہاں پر ان کے گرو شکراچاریہ جی نے اپنی سنجیونی ودیا سے اُن کو اور راجہ بلی کو جیوت کر دیا اور ان کی سمرن شکتی واپس لوٹ آئی۔

12 اَدھیائے ۱۲

موہنی پر مہادیو جی کا موہت ہو جانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب مہادیو جی نے یہ سُنا کہ بھگوان نے موہنی رُوپ دھارن کر کے دیتیوں کو موہت کر کے دیوتاؤں کو امرت پلا دیا ہے تب وے اپنے بیل پر چڑھ کر درشن کرنے کے لئے بھگوان جی کے پاس گئے اور کہنے لگے ہے بھگوان! میں نے آپ کے دھارن کئے ہوئے انیک رُوپ دیکھے ہیں پر نتو آپ نے جو موہنی رُوپ

196

دھارن کیا تھا اس رُوپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر بھگوان جی کہنے لگے ہے مہادیو! میرا وہ رُوپ ایسا ہے کہ جو بھی اس کو دیکھ لے گا وہ موہت ہو جائے گا، اگر تم اس کو دیکھو گے تو مجھے بھئے ہے کہ تمہاری تپسیا کہیں کام دیو کے دشی بھوت ہونے کے کارن وِپھل نہ ہو جائے۔ شنکر جی کہنے لگے ہے بھگوان جو کچھ بھی ہو میں آپ کا وہ رُوپ دیکھنا چاہتا ہوں، ہے راجن! جس سمے مہادیو جی یہ کہہ ہی رہے تھے کہ بھگوان نے اپنا موہنی رُوپ دھارن کیا اور مہادیو جی سے تھوڑی دُور ایک واٹکا میں گیند سے کھیلنے لگی۔ مہادیو جی کی درشٹی بھی اُدھر گئی پر نتو اُس سمے بھگوان جی سامنے کھڑے ہوئے تھے سو وے کچھ نہ کہہ سکے اور بار بار اُدھر استری کی اور دیکھنے لگے۔ تب بھگوان جی کہنے لگے ہے مہادیو اب میں تم کو اپنا موہنی روپ دکھاتا ہوں، ایسا کہہ کر بھگوان انتردھیان ہو گئے۔ یہ چھل کرنے سے بھگوان جی کا آشیہ یہ تھا کہ مہادیو جی یہ نہ سمجھ سکیں کہ میں واستو میں موہنی رُوپ دھارن کر رہا ہوں ہے راجن جیسے ہی بھگوان انتردھیان ہوئے مہادیو جی سوچنے لگے کہ بھگوان پتہ نہیں کب تک موہنی رُپ دکھائیں تب تک میں چل کر اس پرم سُندری کا رُوپ دیکھوں ایسا وچار کر مہادیو جی پاروتی جی کو وہیں چھوڑ کر اس سُندری کی اور بھاگے۔ وہ استری بہت باریک ریشمی کپڑا اپنے زنگ وا دھارن لئے ہوئے تھی، جس میں سے اس کا دُودھ جیسا گورا شریر چمک رہا تھا۔ وہ استری جب گیند اٹھاتی تھی تو اس کی کمر میں انیک بل پڑ جاتے تھے۔ جس سمے وہ گیند اُٹھاتی ہوئی مہادیو جی کی اور دیکھتی تھی تو مہادیو جی کو ایسا معلوم پڑتا تھا کہ جیسے ان کا ہردے تیر سے بیندھ دیا ہو۔ اُس استری کو دیکھ کر مہادیو جی اپنی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ جب اس استری کی گیند کچھ دُور پر جا کر گری تو وہ اُسے اُٹھانے کو بھاگی جس سے اس کا وستر ہوا میں اُڑنے لگا اور شریر نگن دکھائی دینے لگا، تب مہادیو جی کام سے دیا کل اس کے پیچھے بھاگے اور وہ بھی مہادیو جی کو دیکھ کر لجا کے مارے ایک پیڑ کی آڑ میں ہو گئی، اور مند مند مسکاتی ہوئی نینوں کے کٹاکش پھینکتی ہوئی آگے کو چل دی۔ تب مہادیو جی اور تیزی سے اُس کے پیچھے دوڑے، اور کچھ دُور جا کر اُس کو پکڑ کر گود میں اُٹھا لیا، پر نتو وہ اپنے کو چھڑا کر بھاگی، اور مہادیو جی کام کے وشی بھوت ہو کر اُس کے پیچھے بھاگتے رہے

ہے راجن! اس پرکار کام دیو نے مہادیو جی سے بدلہ لے لیا۔ جہاں جہاں مہادیو جی کا ویریہ گرا وہاں سونے چاندی کی کھانیں بن گئیں۔ جب ویریہ اسکھلت ہونے پر مہادیو جی نے اپنے آپ کو بہت دُربل دیکھا تو بڑی لجا انوبھو کرنے لگے۔ تب بھگوان جی موہنی رُوپ تیاگ کر اپنے واستوک رُوپ میں شوجی کے سامنے آ کر کہنے لگے۔ ہے بھگت! اب تم نے دیکھ لیا کہ میری مایا نے آپ جیسے مہایوگی کو کس پرکار موہ لیا، پھر سنساری جیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کی کیا مجال ہے کہ میری مایا کے پھندے سے نکل سکیں، ہے راجن! بھگوان کے یہ وچن سُنکر مہادیو جی پرسن ہو کر پاروتی جی کے ساتھ اپنے دھام کو لوٹ آئے ؂

13 اَدھیائے ۱۳

دیوسوت آدی منونتروں کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے۔ ہے پریکشت! اس سمے ساتواں منونتر چل رہا ہے اس کے آرمبھ میں سُوریہ کا پُتر شرادھ دیو دوسوان نامک منو ہوا۔ اب میں اس کے پُتروں آدی کا حال بتاتا ہوں۔ دس دیوسوت منو کے دس پُتر ہیں، جن کے نام اکشواکو، بھنگ، دھرشٹ، شریاتی، نری شنیت انابھاگ، وشٹ، کروپ، پرشکھر اور دسومان ہیں اور آرتیہ، دیوا، رُودر، وشودیوا، مرودگن اور اشونی کنار یہ اس منو کے دیوتا ہیں اور اندر کا نام پُرندر ہے۔ کشیپ جی، اتری، وسیشٹ وشوامتر اگوتم، جمد اگنی اور بھاردواج یہ سات رِشی ہیں۔ کشیپ کے گھر میں ادیتی سے بھگوان نے جنم لیا۔ اب آگے آنے والے سات منونتروں کا ورنن کرتا ہوں۔ دوستو منو کے دو استریاں تھیں دونوں ہی وشوکرما کی پُتریاں تھیں۔ ان کے نام سنگیا اور چھایا تھے۔ سنگیا کے یم۔ یمی اور شرادھ دیو نامک تین سنتانیں اُتپن ہوئیں، اور چھایا کے سورنی پُتر اور تپتی نامک کنیا اتپن ہوئی جو سمورن نامک راجہ کو بیاہی گئی تھی اور اسی چھایا کے تیسرا شنیشچر نامک پُتر اتپن ہوا اور بڑوا نامک سُوریہ کی پتنی سے اشونی کمار دو پُتر اتپن ہوئے۔ سو اب سوریہ کا پُتر ساوَنی منو ہوگا اور نرموک تتھا ورجسکادی اس کے دس پُتر ہوں گے اور سُتپا، ورجا تتھا امرت پربھا دیوتا ہوں گے، اور وروچن کا پُتر بلی ان کا اندر ہوگا۔ وہ بلی بھگوان وشنو کو تین پیر بھومی دان میں دے گا اور پرم سِدھی پراپت کرے گا۔ گالو، دیپت مان پرشورام، اشوتھاما، کرپاچاریہ شرنگی رِشی اور ہمارے پتر ویدویاس جی یہ سپت رِشی ہوں گے یہ اس سمے اپنے اپنے آشرموں میں دمامتم مان ہیں۔ اس منونتر میں سرسوتی کے گربھ سے بھگوان جنم لیں گے اور اندر اس کو پرندر سے چھین کر بلی کو دیں گے۔ اس کے پشیجات ورن کا پتر دکش ساورتی نام سے نواں منونتر ہوگا۔ بھوت کیتو اور دیپتی کیتو آدی اس کے دس پُتر ہوں گے، پارا اور مریچی گربھادک دیوتا ہوں گے، اودبھت نام اندر ہوگا، دھیوتی من آدی رشی ہوں گے۔ آیوشمان کی امبودھارا نام کی استری سے رشبھ دیو نام بھگوان اُتپن ہوں گے، جن کی بڑھائی ہوئی ترلوکی کو ادبھت نام اندر بھوگے گا۔ اُس کے پشیجات اُپ اشلوک کا بیٹا برہم ساورنی نامک دسواں منو ہوگا۔ بھوری شین آدی اس کے پُتر ہوں گے اور ہوشمان آدی اس میں رِشی ہوں گے۔ سوواسن اور دِرُودھ آدی دیوتا ہوں گے، اور اندر کا نام شمبھو ہوگا۔ بھگوان وشوک سین، وشوسرشٹاؤں کے گھر میں وشوچی سے جنم لے کر شمبھو سے مترتا کریں گے، اس کے بعد دھرم ساورنی نامک گیارھواں منو ہوگا اس کے انانگت اور ستیہ دھرم آدی دس پُتر ہوں گے۔ دھنگم، کام گم، اور نروان روچی دیوتا ہوں گے دیدھتی، اندر ارُن آدی رِشی ہونگے۔ اس منونتر میں بھگوان آدیک کی استری ویدھرتا سے دھرم ستیونام کا اوتار دھارن کرکے ترلوکی کو دھارن کریں گے۔ پھر رُودر ساورنی نامک بارھواں منو ہوگا۔ دیوان۔ اُپ دیوا اور دیوسریشٹھ آدی اس کے دس پُتر ہوں گے۔ رِت دھاما نامک اندر اور ہرت آدی دیوتا ہوں گے۔ پتومورتی، پتوسوی اور اگیندھر آدی سپت رِشی

ہوں گے۔ ستیہ سہا کی سونرتا نامک استری سے بھگوان سدھاما اوتار دھارن کر کے رُودر ساوَرنی منوکا پان کریں گے۔ پھر دیوساوَرتی نام کا تیرھواں منو ہوگا، چترسین اور وچتر آدی اِس کے دَس پُتر ہوں گے۔ سوکرم اور سوترام آدی دیوتا دوسپتی نامک اندر تتھا نرموک اور ستھودر شادی سپت رِشی ہوں گے۔ دیوہوتر کی ورہتی استری سے بھگوان یوگیشور نام اوتار دھارن کریں گے۔ پھر اندر ساونی نامک چودھواں منو ہوگا۔ اُرو اور گمبھیر بدھ آدی اس کے پُتر ہوں گے۔ پوتر اور چاکشش دیوتا پسچی نامک اندر تتھا اگنی، داہو، شوچی، شدھ اور مائدھ آدی سپت رِشی ہوں گے۔ ستراین کی وِتانا نامک استری سے وربت بھانو بھگوان اوتار لے کر پاؤں کا وستار کریں گے۔ ہے راجن! اس پرکار بھوت بھوشیہ ورتمان تینوں کال میں ہونے والے چودھ منونتروں کا ورنن ہے۔ ہزار چوکڑی میں یہ چودھ منو بیتتے ہیں تب ایک کلپ ہوتا ہے۔

14 ادھیائے ۱۴

منوؤں کے دھرم کرم آدی کا ورنن

پریکشت جی کہنے لگے ہے رِشی راج! آپ نے منونتروں کی کتھا سُنائی جس کو سُن کر میرا ہردے بہت پرسن ہوا ہے اب آپ کرپا کر کے یہ بتائیے کہ یہ منو اپنا راجیہ کِس پرکار چلاتے ہیں، تتھا ان کے کیا دھرم ہیں۔ شکدیو جی کہنے لگے۔ ہے راجن! منو اور ان کے پُتر رِشی۔ اندر اور دیوتا یہ سب بھگوان کے آدھین ہیں، اور سارا کاریہ بھگوان کی آگیا سے کرتے ہیں۔ یہ بڑے پرتاپی ہوتے ہیں، اور دھرم کی ورِدھی کرتے ہیں، رِشی لوگ تپ کرتے ویگیہ کراتے ہیں اور ویگیہ کا بھاگ دیوتاؤں کو ملتا ہے۔ براہمن لوگ وید پڑھتے ہیں و پڑھاتے ہیں۔ راجہ اندر و رشا کرتے و دیتیوں کا ناش کرتے ہیں، اور جب سنسار میں ادھرم بہت بڑھ جاتے ہیں، تب بھگوان اوتار لیتے ہیں اور ادھرمیوں و پاپ کرنے والوں کو نشٹ کر کے پرتھوی کا اُبھار کرتے ہیں، پرتیک منونتر میں یہی کرم چلتا رہتا ہے جب پرلئے ہوتی ہے تو سارنی پرتھوی اور سب جیو جنتو نشٹ ہو جاتے ہیں، کیول بھگوان جی بچ رہتے ہیں اور پھر وے اپنی اچھا سے نئی سرشٹی کا نرمان کرتے ہیں۔

15 ادھیائے ۱۵

راجہ بلی کا اندر کو یدھ میں ہرا کر اندر اسن چھین لینا

پریکشت جی کہنے لگے ہے رِشی راج! بھگوان نے وامن اوتار دھارن کر کے راجہ بلی سے تین پیر پرتھوی کی بھکشا کیوں مانگی، جب کہ وے تر لوکی کے سوامی ہیں۔ اور بلی راجہ کے ساتھ چھل کیوں کیا اس کا کارن کیا ہے کرپا کر کے بتائیے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب دیوتاؤں نے دیوا سُر سنگرام میں دیتیوں کو ہرا دیا اور بلی کو مار دیا تب اس کے

199 سیوک بلی کو شکراچاریہ جی کے پاس لے گئے انہوں نے اپنی سنجیونی ودیا سے بلی کو جیوت کر دیا جیوت ہو کر بلی نے اپنے گرو کی بہت سیوا کی جس سے شکراچاریہ جی بہت پرسن ہوئے اور راجہ بلی سے ایک بہت بڑا یگیہ کرایا۔ یگیہ میں سے سونے سے مڈھا ہوا ایک رتھ نکلا، جس میں اندر کے گھوڑوں کے سمان گھوڑے جتے ہوئے تھے اور ایک دھوجا پھہرا رہی تھی۔ جس پر سنگھ کا چتر بنا تھا اور ایک دویہ دھنش بھی تھا۔ اس میں ترکش اور کوچ بھی رکھے ہوئے تھے۔ پرہلاد نے بلی کو ایک مالا دی جس کے پھول کبھی کملاتے نہ تھے اور شکراچاریہ نے ایک ایسا شنکھ دیا، جس کے بجانے سے شترو کی ہمت ٹوٹ جاتی تھی۔ اس پرکار سب دستوئیں راجہ بلی کو دے کر شکراچاریہ جی نے کہا، ہے راجن! اس رتھ پر بیٹھ کر اور یہ شستر استر لے کر تم دیوتاؤں پر آکرمن کرو۔ اس یدھ میں تم ان کو ہرا دوگے۔ یہ وردان پاکر بلی نے رتھ پر بیٹھ کر اپنی سینا ساتھ لے کر اندرپوری پر چڑھائی کر دی۔ راجہ بلی نے وہاں جاکر شنکھ بجایا جس کو سنکر دیوتا لوگ ڈر کے مارے کانپ اٹھے پر نتو ساہس کر کے بلی سے یدھ کرنے آئے تو بلی کے تیج سے ان کے شریر جلنے لگے سو وے رن بھومی سے بھاگ کھڑے ہوئے اور بلی نے اندراسن پر ادھیکار کر کے وہاں راج کرنا آرمبھ کر دیا۔ تب سب دیوتا لوگ اپنے گرو برہسپت جی کے پاس گئے اور کہنے لگے ہے گرودیو! ہمیں بڑی چنتا ہے کہ اس کارن سے ہمارے شترو دیتیہ جن کو ہم نے کچھ دن ہوئے یدھ میں ہرا دیا تھا آج ہم سے یدھ میں جیت گئے ہیں برہسپتی جی کہنے لگے ہے اندر مہرشی شکراچاریہ جی نے اپنی شکتی سے اس کا تیج بڑھایا ہے۔ ترلوکی کا کوئی بھی پرانی اور تجھ جیسے ہزار اندر بھی اس کو نہیں جیت سکتے۔ بھگوان کے اترکت اور کوئی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اب تم لوگ سوراگ کو چھوڑ کر روپ بدل کر کہیں اور جاکر رہو اور سمے کی پرتیکشا کرو۔ یہ سن کر دیوتا لوگ وہاں سے بھاگ گئے اور بلی راجہ ترلوکی پر راجیہ کرنے لگا۔ ایک دن اس نے بہت دین بھاؤ سے اپنے گرو شکراچاریہ جی سے کہا کہ ہے گرودیو کوئی ایسا اپائے بتائیے جس سے میرا یہ راجیہ سدا بنا رہے، اور کوئی مجھ سے چھین نہ سکے۔ شکراچاریہ جی کہنے لگے کہ تم سواشومیدھ یگیہ کرلو، تب تمہارا راجیہ اکھنڈ ہو جائے گا۔ اندر لوگ پر اکھنڈ راجیہ وہی کر سکتا ہے جو پورے سواشومیدھ یگیہ کرے۔ اندر نے بھی سدا شومیدھ یگیہ کئے تھے۔ اپنے گرو کی یہ آگیا مان راجہ بلی یگیہ کرنے لگا اور ننانوے ورشوں میں اس نے ننانوے یگیہ پورن کر لئے۔ اس سمے اندر کو بڑی چنتا ہوئی، اور سوچنے لگا کہ اگر اس کا سوواں یگیہ پورن ہو گیا تو مجھے کبھی بھی اندراسن نہیں ملے گا۔

16 ادھیائے ۱۶

ادیتی کا اپنے پتی کشیپ کی سیوا کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دیوتا لوگ بڑے دکھی تھے اور ان کی ماتا ادیتی کشیپ دیتی کی پتی اپنے پتروں کی اس اوستھا پر بڑی دکھی تھیں۔ جب اندر نے ان کو یہ سنایا کہ بلی ننانوے یگیہ پورن کر چکا ہے، تب ان کو اور بھی دکھ ہوا۔ ایک دن کشیپ جی نے ادیتی کو اداس دیکھ کر پوچھا کہ ادیتی! آج تم بہت اداس دکھائی دے رہی ہو کیا کارن ہے؟

200

کیا ایسا تو نہیں ہوا کہ براہمن کا اپمان ہو گیا ہو، یا کوئی استھتی بنا سوا گت کے لوٹ گیا ہو، یا اور کوئی کارن ہے
یہ سن کر ادیتی کہنے لگی ہے سوامی! میں اس کارن سے اداس ہوں کہ میری سوت دیتی پتر دیتیوں نے میرے پتروں
دیوتاؤں سے راج گدی چھین کر دیش نکالا دے دیا ہے سو آپ میرا دکھ دور کیجئے۔ کشیپ جی ہنس کر کہنے لگے۔
پریئے! تم بھگوان ترلوکی ناتھ کا بھجن کرو وے تمہارا منورتھ پورن کریں گے۔ تب ادیتی کہنے لگی ہے سوامی! میں بھگوان
کی اپاسنا کس طرح سے کروں، آپ مجھے بھگوان کی پوجا کرنے کی وہ بدھی بتائیے جس سے وے مجھ پر اور میرے پتروں
پر شیگھر ہی پرسن ہو جائیں۔ کشیپ جی کہنے لگے کہ ایک سمے پتر کی چاہنا سے یہی پرشن میں نے برہما جی سے کیا تھا
، تب بھگوان کو پرشن کرنے والا جو ورت انہوں نے مجھے بتایا تھا وہی میں تم کو بتلاتا ہوں۔ پھاگن شدی
میں پرتی پدا سے دواوشی تک بارہ دنوں تک یہ ورت ہوتا ہے۔ اس ورت کا پیوورت نام ہے۔ اماوس کے دن نار
شریر پر گئو کا گوبر مل کر اشنان کرے اور یہ منتر پڑھے ــــ "ہے دھرتی ماتا! رسائل میں جا کر جل کے اوپر استھا
پن کی اچھا سے وارہ بھگوان نے تم کو رسائل سے نکالا تھا تم میرے پاپوں کو دور کرو میں آپ کو نمسکار کرتی ہوں
اس پرکار دھرتی ماتا کی پرارتھنا کرے اور ایکاگرچت سے بھگوان کا بھجن کرے۔ کھیر بنا کر اس کا بھوگ لگا کر وہی
کھیر بارھوں دن کھائے برہمچریہ سے رہے۔ تیرھویں دن ورت کا وداپن کرے اور براہمنوں و نردھنوں کو دان
دے کر ورت توڑے .... ہے ادیتی اس ورت سے تیری منو کامنا پورن ہوگی، اور تو سکھی ہوگی۔

17 ادھیائے ۱۷

ادیتی کو بھگوان کے درشن ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اپنے سوامی کشیپ رشی کی آگیا سے ادیتی نے اپنی اندریوں کو وش میں کر کے
ایکاگرچت سے بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے اس ورت کا انوشٹھان کیا۔ تب بھگوان پیتامبر پہرے چاروں بھجاؤں
میں شنکھ، چکر، گدا اور پدم لئے ادیتی کے سنکھ پر گٹ ہوئے۔ ان کو دیکھ کر ادیتی ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے پریم
سے استوتی کر کے کہنے لگی ہے وینا ناتھ! میرا کلیان کیجئے۔ یہ سنکر بھگوان جی کہنے لگے ہے دیو ماتا! مجھے تمہاری اچھا
لاشا معلوم ہے۔ آپ کی اچھا ہے کہ آپ کے پتر اپنا راجیہ پھر پراپت کر لیں اور جیسے آپ کے پتر مارے مارے پھر رہے ہیں
ویسے ہی وے بھی پھریں، ہے دیوی! ابھی دیتیوں کا جتنا کٹھن ہے کیونکہ دیوا اور براہمن سبھی ان پر پرسن ہیں،
پرنتو میں کوئی نہ کوئی اپائے اوشیہ ڈھونڈھونگا ہی۔ تو نے پیوورت رکھا ہے اس لئے میں تیرا پتر بن کر تیرے پتر دیوتاؤں کی رکشا
کروں گا۔ تم اس سے اپنی پتی کی سیوا کرتی رہو اور میرا روپ ان کا جان کر ان کی آگیا کا پالن کرو۔ اس بات کو کوئی پوچھے تب
بھی مت بتانا کیونکہ دیوتاؤں کے گرو منتر گپت رہنے سے ہی سدھ ہوتے ہیں۔ ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔ اسی دن
کشیپ جی سے سنگم کرنے سے اس کے گربھ رہ گیا۔ جب برہما جی آدی دیوتاؤں نے یہ بات جانی تو ادیتی کی استوتی کرنے لگے ادیتی
کا تیج دن پرتی دن بڑھتا رہا اور پیٹ میں بھگوان جی ہونیکے کارن

شریر ہو گیا

ادھیائے ۱۸

ادیتی کے گربھ سے بھگوان کا جنم لینا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دس ماس پشچات ادیتی کے گربھ سے پھادرپد کے شکل پکش میں دُوادشی کے دن شرون نکشتر اور ابھی جیت مہورت میں ٹھیک دوپہر کے سمے بھگوان کا جنم ہوا۔ ادیتی اپنے گربھ سے بھگوان کو اُتپن ہُوا دیکھ کر بڑی پرسن ہوئی اور کشیپ جی پرسنتا کے مارے ناچنے لگے۔ بھگوان تھوڑی ہی دیر میں باون انگلی لمبے ہو گئے۔ اس وامن رُوپ کو دیکھ کر براہمنوں نے ان کی پری کرما کی اور سنسکار کرانے لگے۔ یگوپویت کے سمے سوریہ نے گائتری کا اُپدیش دیا، برہسپتی نے یگوپویت دیا اور کشیپ رشی نے سکھلادی بھومی سے مرگ چرم دیا، چندرماں نے ڈرایا، ماتا نے کوپین وستر اور سورگ نے وامن بھگوان کو چھتر دیا۔ برہمانے کمنڈل سمیت رشیوں نے کشار سرسوتی نے دوو راکش کی مالادی، اس پرکار یگوپویت ہوئے پر کبیر نے بھکشا کارتن اور بھگواتی امائے بھکشادی اس پرکار وامن جی سپت رشیوں کے بیچ میں سوبھائے مان ہوئے تب بھگوان داس جی نے یگیہ کرائے اور وہ سوواں یگیہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ سُن کر واسن جی بلی کی یگیہ شالا میں گئے۔ یہ یگیہ نرمدا کے اُتر تٹ نامک تیرتھ پر ہو رہا تھا۔ وہاں یگیہ کرانے والے شکراچاریہ آدی سپت رشی واسن جی کو دیکھ کر ترک وارک کرنے لگے کہ یہ سوریہ کا سا پرکاش کیا چلا آ رہا ہے؟ اتنے میں ہی واسن جی ہاتھ میں دنڈ کمنڈل لئے یگیہ شالا میں آ پہونچے۔ وامن برہمچاری کو آتے دیکھ کر بھرگو آدی رشیوں نے ان کا ستکار کیا۔ راجہ بلی نے ان کو دنڈوت کی۔ پھر بلی کہنے لگا ہے برہمن آپ کے یہاں آنے سے مجھے بڑا آنند ہوا۔ معلوم ہوتا ہے آپ ساکشات برہم رشیوں کے تپ کی مُورتی ہیں۔ آج ہمارے پتر گن نرپت ہو گئے ہیں۔ آج ہمارا کل پرتو کل ہو گیا آپ کے پدھارنے سے سارا نگر بھی پھل ہو گیا ہے۔ آپ کے ننھے ننھے چرنوں سے یہ پرتھوی بھی پوتر ہو گئی۔ ہے مہاراج! آپ کس اچھا سے یہاں آتے ہیں۔ آپ کی جو اچھا ہے مجھ سے مانگئے میں آپ کو دُوں گا۔

ادھیائے ۱۹

وامن دوارا بلی سے تین پیر بھومی مانگنا

شکدیو جی بولے ہے راجن! بلی کے وینت وچن سنکر وامن جی بہت پرسن ہو کر کہنے لگے ہے راجہ بلی! تمہارے واکیہ ستیہ ہیں اور تم بہت دانی اور پراکرمی راجہ ہو۔ تمہارے کل میں کوئی ایسا نہیں اُتپن ہُوا ہے۔ جس

نے یدھ میں یا دان کے سمے پیٹھ پھیر لی ہو۔ پرہلاد کا پتر تیرا پتا ورو چن ایسا براہمنوں کا بھگت تھا کہ جب دیوتا براہمنوں کا بھیش دھارن کر کے آئے اور ان کو معلوم بھی ہو گیا تب بھی انہوں نے ان دیوتاؤں کے مانگنے سے اپنی آیو دے دی ہے دانی ویر راجن! میں تجھ سے دان میں کیول تین پیر بھومی مانگتا ہوں، جو اپنے پیروں سے ناپ کر میں لوں گا اور اس بھومی میں اپنی کٹیا بناؤں گا۔ یہ سُن کر بلی راجہ کہنے لگے ہے مہاراج! آپ کے وچن تو مہان گیانیوں جیسے ہیں، پر تو آپ میں بدھی کی کمی معلوم ہوتی ہے، میں تینوں لوکوں کا راجہ ہوں، یہ سمجھتے ہوئے بھی آپنے کیول تین پیر بھومی مانگی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں ایک دیپ آپ کو دے سکتا ہوں۔ اس لئے آپ مجھ سے اتنی بھومی تو مانگ لیجئے جس میں آپ اپنا آشرم بنا کر اس میں واٹکا آدی لگا سکیں، اور اس میں کھیتی بھی کر سکیں۔ یہ سُنکر وامن جی کہنے لگے ہے راجن منوشیہ کو کبھی سنتوش نہیں ملتا۔ اگر منوشیہ کو تینوں لوکوں کا راجیہ بھی مل جائے تو بھی اس کی واسنا پورن نہیں ہوتی اگر میں تین پیر پرتھوی سے سنتشٹ نہیں ہو سکوں گا، ہے راجن (منوشیہ کو چاہیئے کہ اپنے پاس کیول اتنا ہی رکھے اور اتنا ہی پانے کی اچھا کرے جس سے اس کی آوشیکتا پورن ہو جائے) ادھک لالچ نہ کرے۔ اس لئے آپ مجھے کیول تین پیر بھومی ہی دید یجئے۔ وامن جی کے یہ وچن سُن کر بلی راجہ ہنس کر کہنے لگا۔ ہے نھے مہاراج؟ آپ کی اچھا ہے آپ تین پیر بھومی ہی لے لیجئے۔ یہ کہہ کر بلی نے دان کرنے کے لئے جل کا پاتر اپنے ہاتھ میں جیسے ہی جل کا پاتر اپنے ہاتھ میں لیا گرو شکر آچاریہ بلی کے کان میں کہنے لگے ہے راجن یہ دان اور کوئی نہیں ساکشات بھگوان جی ہیں اور یہ تینوں پیروں سے تر لوکی کو ناپ لیں گے اور دیوتاؤں کو دے دیں گے۔ اگر تم تینوں لوک ان کو دید و گے تو کہاں جا کر رہو گے، ہے راجن! جس دان سے منوشیہ کی جیوکا نشٹ ہو جاتی ہے وہ دان پرشنسا کے یوگیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ہے راجن تم اب بھی ان کو دان مت دو۔ گئو براہمنوں کی رکشا کے لئے اور اپنے یا کسی انیہ کے پران بچانے کے لئے جھوٹ بولنا پاپ نہیں مانا جاتا۔

20 ادھیائے ۲۰

وامن جی کا تین پیر بھومی ناپنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! شکر اچاریہ جی کی بات سُن کر راجہ بلی کہنے لگا ہے گرو جی آپ کا کہنا ٹھیک ہے گرہستیوں کا یہی دھرم ہے کہ گرہستی پُرش اس کام کو نہ کرے جس سے دھن پراپتی یا جیوکا پراپتی آدی میں باد ھا پڑتی ہو۔ پر نتو میں پرہلاد کے ولش میں ہوا ہوں، اس لئے دھن کے لوبھ میں اپنی دی ہوئی پرتگیا کو بھنگ نہیں کروں گا میں تو براہمن کو وچن دے چکا ہوں۔ گرو جی؟ جھوٹ بولنے سے بُرا اور کوئی پاپ نہیں ہے کیونکہ پرتھوی بھی کہتی ہے کہ میں سب کا بوجھ سہہ سکتی ہوں پر نتو جھوٹ بولنے والوں کا بوجھ نہیں سہا جاتا مہاتما دھیچی نے اپنے شریر کی ہڈیاں بھی اندر کو دے دی تھیں اس لئے یدی پر اُپکار کرنے ——

میں پران بھی دینے پڑ جائیں تو بڑی اچھی بات ہوتی ہے، ہے گرودیو! اگر یہ وشنو بھگوان بھی ہیں تو ڈر کاہے کاہے یہ تو میرے بڑے سو بھاگیہ کی بات ہے کہ بھگوان مجھ سے بھکشا مانگنے آئے ہیں۔ اِس لئے میں او شیہ ان کو دان دوں گا۔ یہ سُن کر شُکر آچاریہ جی کرودھ میں بھر گئے اور کہنے لگے ارے مورکھ تو میری بات نہیں مانتا میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تیری سمپتی اور دھن کا ناش ہوگا۔ ایسا کہہ کر شکر آچاریہ جی چلے گئے۔ گرو جی کا یہ شاپ پاکر بھی بلی نے اپنی پرتگیا نہیں توڑی اور وامن جی کا پوجن کر کے ہاتھ میں جل لے کر پرتھوی کا سنکلپ چھوڑ دیا۔ اس سمے بلی کی وندھیاولی نامک رانی سونے کے کلش میں جل بھر کر چرن دھونے کے لئے آئی بلی نے سوئم اپنے ہاتھوں سے وامن جی چرن دھو کر چرنامرت پان کیا، ہے راجن اُس سمے بھگوان نے اپنا رُوپ اتنا بڑھا لیا کہ سمپورن برہمانڈ اس میں آگیا۔ تب بھگوان وامن جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں بھومی ناپتا ہوں، سو انہوں نے اپنے ایک پاؤں سے پرتھوی سے لے کر نیچے کے پاتال لوک تک ناپ لیا۔ دُوسرے پیر سے پرتھوی سے آکاش اور سورگ آدی سب ناپ لئے تیسرا پیر رکھنے کے لئے کچھ نہیں رہا۔ تب بھگوان جی نے اپنے وراٹ رُوپ کو چھپا لیا اور وامن رُوپ میں ہو گئے، اُس سمے اندر لوک سے دیوتاؤں نے وامن جی پر پھولوں کی ورشا کی اور جے جے کار کیا۔

21 ادھیائے ۲۱

وشنو کا بلی کو باندھنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب اُسروں نے دیکھا کہ وامن نے سب بھومی ہر لی، تب وے کرودھ میں بھر کر کہنے لگے، ارے یہ تو مایا دھاری وشنو ہے اور دیوتاؤں کا کام سِدّھ کرنے کے لئے براہمن کا رُوپ دھر کر آیا ہے اس نے ہمارے سوامی سے سب کچھ لے لیا۔ ہمارے سوامی کی پرتگیا جھوٹی نہیں ہو سکتی اس لئے اس کو مار ڈالنا چاہیئے۔ ایسا کہہ کر سب دیتیہ اپنے اپنے ہتھیار اٹھا کر وامن جی کو مارنے کو دوڑے، تب راجہ بلی نے اُن کو روک دیا، اور اپنے سینکوں سے کہنے لگے۔ ہے سینکو اپنے ہتھیار نیچے رکھ دو۔ اس میں اس براہمن کا کوئی دوش نہیں ہے، آج کل ہمارے دن بُرے آگئے ہیں سو ہم کنگال ہو گئے۔ جب اچھے دن آئیں گے تب پھر دھنوان اور راجہ بن جائیں گے۔

یہ سُن کر بلی کے سینکوں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ پھر بھگوان کی آگیا سے گرڑ نے بلی کو ورن پاش سے باندھ لیا تب تو سارے میں ہاہا کار ہونے لگا۔ وامن بھگوان بلی سے کہنے لگے۔ ہے دیتیہ راج! تو نے مجھے تین پیر پرتھوی دینے کی پرتگیا کی تھی۔ میں نے اپنے دو پیروں سے پرتھوی آدی سب ناپ لئے اب تیسرا پیر کہاں رکھوں اور کیا ناپوں؟ اگر تو تیسرے پیر نہ دے گا تو نرک میں جائے گا۔

22 ادھیائے ۲۲

بھگوان کا بلی کا دوار پال ہونا سویکار کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان نے جب اس پرکار دھکارا، تب بلی بہت پرارتھنا کر کے کہنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! آپ میرے بچن کو جھوٹ نہ مانیئے۔ آپ اپنا تیسرا پیر میرے شریر پر رکھنا پالیجئے.... کیونکہ سب میرے باہویں سے پراپت کی ہوئی پرتھوی آپ کے دو پیر ہو گئی تو کیا میرا شریر ایک پیر بھی نہیں ہوگا۔ میں نرک میں جانے سے نہیں ڈرتا، اور نہ آپ کے وشنو پاش سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ مجھے جھوٹا نہ کہیں۔ ہم اسُر گن آپ سے بَیر کر کے وہ سدّھی پا جاتے ہیں جو یوگیوں کو جیون بھر تپسیا کرنے سے بھی نہیں ملتی آپ نے جو ورُن پاش سے مجھ کو باندھا ہے اس سے مجھ کو نہ لجّا ہے نہ دُکھ ہے، ہے بھگوان! میرا تو بڑا سوبھاگیہ ہے کہ آپ نے مجھے درشن دیدیئے ہیں۔ اسی سے میں اپنے پورو جنموں کے پاپ سے مُکت ہو گیا، ہے بھگوان دھن سمپتی اور راج پاٹ میں آدمی آپ کو بھول جاتا ہے سو آپ نے کرپا کر کے یہ چیزیں مجھ سے لے لیں۔ ہے راجن! جب بلی راجہ اس پرکار بھگوان جی کی پرارتھنا کر رہے تھے اس سمے پرہلاد جی وہاں آ گئے ورن پاش سے بندھے ہوئے بلی نے پرہلاد کو نمسکار بھی نہیں کیا، کیول سر جھکا دیا اور آنکھوں آنسو بھر آئے اور لجّا سے مستک جھک گیا، تب پرہلاد جی نے بھگوان کو ساشٹانگ ڈنڈوت کیا اور کہنے لگے، ہے پربھو آپ نے ہی تو بلی کو اندر سے بھی اونچا اٹھا دیا اور آپ نے ہی پھر ان کا گورو چھین لیا، یہ بڑا ہی اچھا کیا، کیونکہ بلی مد میں اندھا ہو کر آپ کو بھول گیا تھا۔ ہے راجن! اس طرح پرہلاد ہاتھ جوڑے کھڑے تھے تب اُسی سمے پتی کو بندھا ہوا دیکھ کر بلی کی استری ہاتھ جوڑ کر وامن جی سے کہنے لگی، ہے بھگوان آپ نے اپنے کھیل کھیلنے کے لئے یہ جگت رچایا تھا سو مُورکھ لوگ بیکار ہی اپنے کو جگت کا سُوامی کہتے ہیں، پرنتو اس کی اُتپتی، پالن اور سنگھار کرنے والے آپ کو کوئی کیا دے سکتا ہے۔ برہما جی بولے ہے دیوا دہی دیو! جو کچھ اس راجہ نے اپنے پراکرم سے سنچے کیا تھا، وہ سرو سو آپ کو دے چکا۔ دیتے سمے اس کے من میں کچھ بھی وچار نہ ہوا۔ اگر پاپی لوگ چھن بھر کو بھی آپ کا سمرن کر لیتے ہیں تو آپ ان کو موکش دے دیتے ہیں، پھر اس راجہ نے تو بڑی پرسنتا سے ترلوکی اور اپنی دیہہ آپ کو دیدی پھر اسے دُکھ کیوں مِل رہا ہے، اس کارن اس کو اب چھوڑ دیجئے۔

یہ سُن کر بھگوان جی کہنے لگے ہے برہما! جس پر میں کرپا کرتا ہوں، پہلے اس کا سب کچھ چھین لیتا ہوں، کیونکہ دھن آدمی کے مد میں اندھا ہو کر منوشیہ مجھ کو کچھ نہیں سمجھتا۔ جس کو جنم، کرم، دے، یہ دیا، ایشوریہ اور دھن آدمی سے مد اور موہ نہیں ہوتا، اُس پر میری پوری کرپا رہتی ہے، اس بلی راجہ نے میری مایا کو جیت لیا ہے اس لئے یہ دُکھ پاتا ہوا بھی نہیں گھبراتا۔ اس کو گرو نے بہت سمجھایا اور شاپ بھی دے دیا، اس کا سارا خزانہ خالی ہو گیا، اور

راجیہ بھی جاتا رہا، پر نتو یہ ستیہ سے نہیں ہٹا ہے میں نے چھل سے اس کو دھرموپدیش دیا، تب بھی اس نے اپنی پرتگیا نہیں چھوڑی۔ اِس لئے یہ ایسے استھان کو پاوے گا جو دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہے۔ برہما جی سے یہ کہہ کر بھگوان بلی سے کہنے لگے ہے دھرم ویر بلی تم اپنے جاتی کے لوگوں کو لے کر سُتل لوک میں نواس کرو۔ وہاں تم کو کوئی نہیں جیت سکے گا۔ میں تمہاری اور تمہارے کٹمب کی رکشا کرنے کے لئے تمہارے دروازے پر موسل لے کر کھڑا رہوں گا، وہاں تمہارا آسُری بھاؤ ہے وہ بھی میرے پربھاؤ سے شیگھر نشٹ ہو جائے گا۔

23 ادھیائے ۲۳

بلی کا ستل لوک کو جانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اُس سمے راجہ بلی ہاتھ جوڑ کر آنکھوں میں آنسو بھر کر ونے پُورک بھگوان سے بولا ہے بھگوان! کیا آشچریہ ہے جو انوگرہ آج تک دیووں کو بھی نہیں ملا وہ انوگرہ آپنے اپنا چرن میرے شیش پر رکھ کر دیا۔ یہ کہہ کر بھگوان، برہما اور مہادیو کو پرنام کر کے بلی بندھن سے چھوٹ کر اسُروں کو ساتھ لے کر سُتل لوک کو چلا گیا۔ اس طرح بھگوان نے اندر کو سورگ کا راجیہ دے کر ادیتی کا منورتھ پُورن کیا، اس کے پشچات رشیوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے شکراچاریہ جی سے بھگوان جی کہنے لگے ہے براہمن! یگیہ کرنے والے تمہارے شیشیہ کے کرم میں جو چھید رہ گیا ہے اُسے تم پُورن کرو۔ یہ سُن کر شکراچاریہ جی کہنے لگے، ہے بھگوان منتر، تنتر، دیش اور کال سے جو چھدر ہو جاتے ہیں وے سب آپ کے نام کا بھجن کرنے سے پُورن ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی ہے بھگوان میں آپ کی آگیا کا پالن کروں گا۔ اس پرکار کہہ کر شکراچاریہ جی نے بلی کا سوواں یگیہ پُورن کرا دیا۔
شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن اس وامن اوتار کی کتھا سُننے سے منوشیہ کے پاپ کٹ جاتے ہیں۔

24 ادھیائے ۲۴

متسیہ اوتار کی کتھا

پریکشت جی کہنے لگے ہے رشی راج! کرپا کر کے آپ مجھے بھگوان کے متسیہ اوتار کی کتھا سنائیے بھگوان نے کرموں میں پھنسے جیو کی طرح مچھلی کا روپ کیوں دھارن کیا۔ یہ میں جاننا چاہتا ہوں شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن گئو، براہمن، دیوتا، وید اور دھرم کی رکشا کرنے کی اچھا سے بھگوان شریر دھارن کرتے ہیں، اور اوپر نیچ سب پرانیوں میں سب جگہ والوں کی طرح وراج مان ہیں۔ کلپ کے انت میں جب برہما کی ندوا کے کارن سے سنسار کا پرلے ہُوا تھا، تب پرتھوی آدی سب لوک سمندر میں ڈوب گئے تھے اور اسی سمے

۲۰۶
برہما کے مکھ سے نکلے ہوئے ویدوں کو ہیئے گریو نامک دیتیہ چرا کر لے گیا، اُس دیتیہ کو مارنے کے لئے بھگوان نے مچھلی کا رُوپ دھارن کیا تھا۔ ستیہ ورت نام کا ایک راج رِشی کیول جل پی کر بھگوان کا تپ کرتا تھا۔ ایک دن یہ راجہ کرت مال ندی کے تٹ پر بیٹھا ہوا جل سے ترپن کر رہا تھا، تب اس کی انجلی کے جل میں ایک ننھی سی مچھلی آگئی۔ ستیہ ورت نے ہاتھ میں آئی ہوئی اُس مچھلی کو جل میں چھوڑ دیا، تب مچھلی اُس راجہ سے کہنے لگی، ہے دینا ناتھ! میں جل میں رہنے والی بڑی مچھلیوں کے ڈر کے مارے رکشا کے لئے آپ کی شرن آئی تھی سو مجھ غریبنی کو آپ پھر جل میں کیوں چھوڑے دے رہے ہیں۔ راجہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ میری ہی رکشا کے لئے بھگوان نے مچھلی کا رُوپ دھارن کیا ہے، اس بات کو بنا وچارے راجہ نے اُس مچھلی رکشا کرنے کا وچار کیا، تب اُسے کلش کے جل میں رکھ کر اس کو اپنے آشرم میں لے لیا۔ وُہ اُس کلش میں ایک ہی رات میں اتنی بڑھ گئی کہ اُس میں رہنے کی جگہ نہیں رہی، تب وہ راجہ سے کہنے لگی ہے راجن اس کلش میں رہنے میں مجھے بڑا کشٹ ہے سو آپ کوئی ایسا استھان بتایئے جہاں میں سُکھ سے رہ سکوں۔ تب راجہ نے اُس مچھلی کو وہاں سے نکال کر کسی جل سے بھرے کنڈ میں ڈال دیا، اُس میں جاتے ہی وہ مچھلی دو گھڑی میں ہی تین ہاتھ لمبی ہو گئی۔ پھر وہ راجہ سے کہنے لگی، ہے راجن! یہ چھوٹا سا کنڈ بھی میرے سُکھ سے رہنے یوگیہ نہیں ہے میرے لئے اس سے بڑا کوئی جلاشیہ بتاؤ۔ تب راجہ نے اس کو وہاں سے نکال کر ایک سروور میں ڈال دیا۔ وہاں جا کر وہ اتنی بڑھی کہ سروور کا جل اس سے ڈھک گیا۔ تب وہ پھر بولی ہے راجن! یہ سروور بھی ٹھیک نہیں ہے مجھ کو کسی بڑے جلاشئے میں چھوڑو۔ یہ سُن کر راجہ نے جہاں جہاں بڑے جلاشئے ملے مچھلی کو ڈالدیا، پر نتو وہ ڈالتے ہی بڑھ جاتی تھی۔ تب راجہ نے انت میں سمندر میں ڈالدی.... سمندر میں ڈالتے ہی وہ مچھلی بولی ہے راجن! تم مجھ کو اُس میں مت ڈالو۔ کیونکہ اس کے جل میں رہنے والے بڑے بڑے مگر آدی مجھے کھا جائیں گے۔ جب مچھلی نے اس پرکار پرارتھنا کی تو راجہ کہنے لگے کہ آپ کون ہیں۔ جو مچھلی کا رُوپ دھارن کر کے مجھ کو موہ رہے ہیں۔ ہم نے تو آج تک کوئی ایسا جیو نہیں دیکھا۔ معلوم پڑتا ہے آپ وشنو بھگوان ہیں، اور پرانیوں پر کرپا کرنے کے لئے آپ نے جل میں جیو کا رُوپ دھارن کیا ہے۔ ہے بھگوان میں آپ کے اس روپ لینے کا کارن جاننا چاہتا ہوں۔ ستیہ ورت راجہ کے یہ وچن سنکر متسیہ رُوپ دھاری بھگوان کہنے لگے ہے بھگت! آج کے ساتویں دن یہ تینوں لوک پرلئے کے جل میں ڈوب جائیں گے۔ تب میری بھیجی ہوئی ایک بڑی ناؤ تیرے پاس آئے گی۔ اس سمے تم سب چھوٹی بڑی اوشدھیوں کے بیجوں کو، سپت رِشی اور سب پرانیوں کے ایک ایک جوڑے کو لے کر اس ناؤ میں بیٹھ جانا۔ اس ناؤ کو واسوکی سرپ کی رسّی بنا کر میرے سینگ میں باندھ دینا۔ میں تمہاری ناؤ کو برہما کی واتری تک سمندر میں کھینچتا ہوا پھروں گا، اسی سمے تم کو میری مایا کا گیان ہو گا۔

یہ کہہ کر بھگوان انتردھیان ہو گئے، تب راجہ بھگوان کے بتائے ہوئے سمئے کی پرتیکشا کرنے لگا پھر گھورو رشا

کے کارن سمندر اپنی مریادا لانگھ کر اتنا بڑا دکھائی دیا کہ جس سے سب پرتھوی جل میں ڈوبنے لگی۔ اتنے میں ہی بھگوان کی بھیجی ہوئی ایک ناؤ آئی اس پر راجہ سپت رشیوں کو لے کر چڑھ گیا اور سمست پرانیوں کا ایک ایک جوڑا، اور اوشدھیوں کے بیج بھی ناؤ میں رکھ لئے۔ تب رشی پرسن ہو کر راجہ سے کہنے لگے ہے راجن! کیشو بھگوان کا اب تم دھیان کرو وہی بھگوان ہمارے اس سنکٹ کو دور کر کے ہمارا کلیان کریں گے۔ پھر راجہ کے دھیان کرنے پر اس مہاساگر میں ایک سینگ والی۔ سونے کی ایک مچھلی دکھائی دی جو ایک لاکھ یوجن لمبی اور اتنی ہی چوڑی تھی۔ تب راجہ نے واسوکی سرپ کی رسّی سے ناؤ کو اس مچھلی کے سینگ سے باندھ دیا۔ اور بھگوان کی استوتی کرنے لگا۔ ہے بھگوان! منوشیہ کام کرودھ لوبھ موہ اور مد میں بندھ کر آپ کو بھول جاتا ہے اور بھانتی بھانتی کے دُکھ پاتا ہے۔ پر نتو جس پر آپ انوگرہ کرتے ہیں وہ پرانی اگیان سے اُپتن ہوتے مل کو ایسے تیاگ دیتا ہے جس پرکار اگنی میں تپانے سے سونے کا میل کٹ جاتا ہے اور صاف ہو جاتا ہے، ہے بھگوان سنسار میں سارا کھیل آپ کا ہی بنایا ہوا ہے اور آپ ہی ترنت بگاڑ بھی دیتے ہیں۔ دینا ناتھ میں آپ کی شرن میں آیا ہوں آپ مجھے سد بدھی دے کر کلیان کیجئے۔

ہے راجن! راجہ کی پرارتھنا سے پرسن ہو کر متسیہ رُوپی بھگوان اُس ساگر میں وچرتے ہوتے راجہ کو تتو کا اُپدیش کرنے لگے۔ اُن کے ہی مُکھ سے راجہ نے سانکھیہ یوگ کی شکشا دینے والا متسیہ پُران سنا تھا۔ انہیں متسیہ روپ دھاری بھگوان نے پرلئے کے انت میں ہتے گریو نامک اسُر کو مار کر سوکر اٹھے ہوتے برہما کے لئے وید لاکر دیدیئے۔ وہی راجہ ستیہ ورت وشنو بھگوان کی دیا سے اس کلپ میں ویوسوت منو ہوا۔

نواں اسکندھ

1 پہلا ادھیائے ا

شرادھ دیو منو کا ورتانت

پریکشت جی کہنے لگے، ہے رشی شریشٹھ! آپ نے سب منوتروں کی کتھا سنائی اور ان میں بھگوان نے جو جو اوتار دھارن کیسے ان کی بھی کتھا سُنی۔ راجہ ستیہ ورت کو بھگوان نے مچھلی (متسیہ) روپ دھارن کر کے جو گیان سکھایا وہ بھی سُنا۔ آپنے یہ بھی بتایا کہ وہی راجہ ستیہ ورت اس منوتر میں ودسوان کا پُتر ہو کر ویوسوت منو ہوا اور اس کے پُتروں اکشوا کو آدی کا ورنن بھی سُنا۔ ہے براہمن! اب آپ اُن کے ولش کے الگ الگ راجاؤں

کا ورنن کیجئے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب کلپ کے انت میں پرلئے میں ساری سرشٹی نشٹ ہوگئی اور بھگوان نے پھر سرشٹی رچنے کی اچھا کی تب ان کی نابھی میں سے ایک کمل نکلا، اور اس کمل میں سے برہما جی اُتپن ہوئے۔ برہما جی سے مریچ اُتپن ہوئے۔ مریچ جی سے کشیپ اور کشیپ جی سے دکش کی ادیتی نام کی پُتری سے سوریہ اُتپن ہوا۔ اس سوریہ سے شرادھ دیو منو ہوا اور شرادھ دیو کی شردھا رانی سے اکشوا کو، نرگ، شریاتی، وشٹ، دھرشٹ، کروشک، نری شینت، پرشگھر، نبھگ اور کوی یہ دس پُتر ہوئے۔ پہلے شرادھ دیو کے کوئی سنتان اُتپن نہیں ہوئی تھی، تب اُنہوں نے وششٹھ جی سے پُوچھا تھا کہ سنتان اُتپن ہونے کے لئے کیا اُپائے کیا جائے۔ وششٹھ جی نے بتایا تھا کہ متراورن یگیہ کرنے سے سنتان اُتپن ہوگی۔ تب راجہ نے وششٹھ جی سے یگیہ کرادیا۔ یگیہ کرتے سمے جو براہمن آہوتی ڈال رہا تھا اُس سے منو کی پتنی نے کہا کہ میں پُتری اُتپن کرنا چاہتی ہوں سو تم پُتری کے نام کی آہوتی ڈالو۔ ہوتی نے ایسا ہی کیا۔ اس یگیہ کے پربھاؤ سے کچھ سمے پشچات منو کی پتنی کے گربھ سے ایک کنیا اُتپن ہوئی، جس کا نام براہمنوں نے اِلا رکھا۔ کنیا اتپن ہوئی دیکھ کر منو بہت دُکھی ہوئے اور وششٹھ جی سے کہنے لگے، ہے گرودیو! میں نے تو پُتر کی اِچھا سے یگیہ کیا تھا، پر نتو یہ پُتری اُتپن ہوگئی۔ اِس کا کیا کارن ہے؟ ویدوں کے وچن تو جھوٹے نہیں ہوتے۔

یہ سن کر وششٹھ جی کہنے لگے ہے راجن! وید کے وچن تو جھوٹے نہیں ہوتے۔ پر نتو تمہاری پتنی نے پُتری اُتپن ہونے کی اچھا کی تھی جس کارن پُتری اُتپن ہوئی ہے۔ پر نتو تم دُکھی ہو رہے ہو تو ہم اِس پُتری کو سُندر پُتر بنا دیں گے۔ ہے راجن! ایسا من میں وچار کر وششٹھ جی نے اِلا کنیا کو پُرش بنانے کی اچھا سے بھگوان کی استوتی کی۔ بھگوان سے پرسن ہو کر ان کو ورادان دیا اور اِلا سودیومن نام کا پُرش بن گیا۔ ایک دن سودیومن سندھو دیش کے گھوڑے پر بیٹھ کر اپنے متروں آدی کو ساتھ لے کر شکار کرنے کے لئے بن میں گھومتا ہوا ہرنوں کو مارتا ہوا اُتر دشا کی اور چلا گیا۔ سمیرو پروت کی تلہٹی کے بن میں گھس کر وہ استھان پر پہونچ گیا جہاں مہادیو جی پاروتی جی کے ساتھ وہار کر رہے تھے، ہے راجن! اس استھان میں پہونچتے ہی سودیومن استری ہوگیا، اور وہ جس گھوڑے پر سوار تھا وہ گھوڑی ہوگیا۔ اس کے سارے ساتھی بھی استری بن گئے۔ پریکشت نے پُوچھا ہے بھگوان اس دیش میں ایسا یہ کیا گُن ہے جس سے یہ لوگ استری بن گئے۔

شکدیو جی کہنے لگے ایک سمے ورت دھاری رشی لوگ مہادیو جی کے درشن کرنے کے لئے کیلاش پر گئے۔ اُس سمے پاروتی جی ننگی تھیں، سو ان کو دیکھ کر بڑی لجا آئی اور جھٹ پٹ کپڑے پہننے لگیں۔ رشی لوگ بھی ان کو دیکھ کر اُلٹے لوٹ گئے اور بھگوان جی کے آشرم کو گئے۔ تب شوجی نے پاروتی جی کو پرسن رکھنے کے لئے کہا۔ کہ جو اِس استھان پر آوے گا وہ استری بن جائے گا۔ اِسی کارن اپنے ساتھیوں سنگ لے کر وہ استری روپ سودیومن بن بن میں گھومنے لگی۔ ہے راجن! اس استری پر جب چندرماں کے پُتر بدھ کی درشٹی پڑی تو وہ اس پر موہت ہوگیا، اور یہ سودیومن استری بھی اس پر موہت ہوگئی، دونوں نے وِواہ کر لیا جس سے

پرورُوا نامک پُتر اتپن ہوا۔ استری ہونے پر بھی سودیومن اپنے کل گرو وسشٹھ جی کا اسمرن کرتا رہا۔ وسشٹھ جی اس کو پُرش بنانے کی اچھا سے شنکر جی کی پُوجا کرنے لگے۔ تب شوجیؔ ان پر پرسن ہو کر وردان دیا کہ تمہارا یہ شیشہ ایک مہینے پُرش رہا کرے گا اور اسی طرح پرتھوی کا پالن کرے گا۔ اس پر کار سودیومن پُرش ہو کر راجیہ کرنے لگا، پرنتو ایک مہینے کو استری بن جاتا تھا۔ سو وُہ لجّا کے کارن ایک مہینے گھر کے اندر بیٹھا رہتا تھا، اس کارن پرجا اس سے پرسن نہیں رہتی تھی۔ اُس کے تین پُتر اُتپن ہوئے، جن کے نام اتکل۔ گئے۔ اور ومک تھے جو دکشن دیش میں راجیہ کرنے لگے۔ جب سودیومن بوڑھا ہو گیا تو اُس نے پرتشٹھان پور کا راجیہ اپنے بیٹے پُرُورُوا کو جو چندرماں سے اتپن ہوا تھا دے دیا اور اپنے آپ بن میں جا کر تپ کرنے لگا:

2 ادھیائے ۲

شرادھ دیو کی دس سنتانوں کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب سودیومن بن کو تپ کرنے چلے گئے، تب دیوسوت منو نے اور پُتر اُتپن ہونے کی اچھا سے میناسٹ پردو سو ورش تک تپ کیا۔ تپ کے پربھاؤ سے ان کے اکشوا کو آدی دش پُتر اور اُتپن ہوئے۔ گرو وسشٹھ جی نے منو کے پتر پرشگھر کو گئوؤں کی رکشا کے لئے نیکت کیا، ایک دن رات میں مینھ برس رہا تھا، اتنے میں ایک شیر گئوشالا میں گھسا۔ اس کے ڈر سے گائیں اِدھر اُدھر بھاگنے لگیں۔ ان میں سے ایک گائے شیر نے پکڑ لی، تب وہ ڈر کے مارے ڈکرانے لگی، اس کی آواز سُن کر پرشگھر دوڑا۔ رات بہت اندھیری تھی، ہاتھ کو ہاتھ نہیں دکھائی دے رہا تھا سو پرشگھر نے شیر کے تلوار ماری، جس سے شیر تو بچ گیا، پرنتو گائے کی گردن کٹ گئی۔ جب سویرا ہوا اور پرشگھر نے دیکھا کہ میں نے بھول سے گائے کی گردن کاٹ دی ہے تب اس کو بڑا دکھ ہوا جب وسشٹھ جی نے یہ دیکھا تو اس کو شاپ دیا تو شودر ہی نہیں ہے۔ اس کرم کے کرنے سے تو شودر ہو گا۔ پرشگھر نے گرو کا یہ شاپ خوشی کے ساتھ انگی کار کیا، اور برہمچریہ ورت کا پالن کر کے بھگوان کا تپ کرنے لگا۔ ایک دن بن میں آگ لگ گئی، جس میں جل کر وہ مرگیا اور سورگ لوک میں پہونچا۔ منو کا سب سے چھوٹا پُتر کوی نام کا بچپن سے ہی بھگوان کا بھجن پوجن کرتا تھا اور سنیاس دھارن کر کے بن میں تپ کرنے چلا گیا۔ کروش سے کشتریوں کی کروش نامک جاتی اُتپن ہوئی جو اُتر دشا میں جا کر راجیہ کرنے لگا۔ دھرشٹ کے آرشٹ نام والی استری سے آرشٹ جاتی کے نشتری اُتپن ہوئے جو بعد میں برہمن بن گئے۔ نرگ کے دنش میں سومتی اتپن ہوا اس کا پُتر بھوت جیوتی تھا، اور بھوت جیوتی کا پُتر وسو تھا، وسو کا پُتر پرتیک، پرتیک کا اوگھ وان، اوگھ وان کا ایک پُتر اور ایک کنیا تھی، جس کا وواہ سُدرشن کے ساتھ ہوا۔ منو کے پُتر نری شینت کے چتر سیوتی نامک پُتر ہوا۔ اُس کے پتر وکش، وکش کے پتر مینڈھ واں، مینڈھ وان کے کوچ، کوچ کے اندرسین، اندرسین کے دیتی ہوتر، دیتی سین کے پُتر ستوشرا استوشرا کا پُتر اردشرا

اس کا پُتر دیودت، دیودت کا پُتر ساکشات اگنی بھگوان اگنی ویشیہ نام سے ہوتے۔ وشٹ کے پتر کا نام نابھاگ تھا، وہ اپنے کرم سے ویشیہ ہوگیا۔ نابھاگ کا پُتر بھل نندن، بھل نندن کا وتس پریت، اس کا پُتر پرانشو، پرانشو کا پُتر پرمتی، پرمتی کا چاکشش اور اس کا پُتر ونشنتی ہوا۔ ونشنتی کا رمبھ، رمبھ کا کھنی نیتر، کھنی نیتر کا کرندھم ہوا۔ کرندھم کا اویکشت اور اویکشت کا پتر چکر ورتی راجہ مُروت ہوا۔ پھر مروت کے دم اور دم کا راجیہ وردھن راجیہ وردھن کا سودھرتی، اور سودھرتی کا نر ہوا۔ نر کا کیول، کیول کا بندھومان، بندھومان کا پتر ویگ مان ہوا۔ ویگ مان کا بندھو اور بندھو کا ترن بندو ہوا۔ ترن بندو سے المبوشا نامک اپسرا نے وواہ کرلیا تھا۔ اس سے کئی پُتر ہوئے اور ایک اڈوڈا نامک کنیا اتپن ہوئی۔ اس کنیا سے وشروارشی کے کبیر نامک پُتر ہوا۔ اُس نے اپنے پتا یوگیشور سے انتردھان ہونے کی ایم ودیا پراپت کی تھی۔ ترن بندو کے وشال، شونیہ بندھو اور دھومر کیتو یہ تین پتر ہوئے تھے۔ ان میں سے وشال کا ونش چلا تھا اور اُس نے ویشالی نامک نگر بسایا تھا۔ وشال کا پُتر ہیم چندر۔ اس کا دھومراکش اور اُس کا سینیم ہوا، جس کے دو پُتر کرشاشو اور سہدیو نامک ہوئے۔ کرشاشو کا پُتر سوم دیو ہوا جس نے اتشوید یگیہ کرکے بھگوان کو پرسن کیا اور پرم گتی پراپت کی۔ سوم دت کا سومتی اور سومتی کا پُتر جنمے جے ہوا۔ اس پرکار یہ وشال ونش کے راجہ ہوئے۔

13 ادھیائے

منو۔ تنئے اور شریاتی کے ونش کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! منو کے پُتر کا نام شریاتی تھا، جو بھگوان کا بڑا بھگت تھا، اس کے ایک کنیا ہوئی جس کا نام سکنیا تھا۔ اس کو لے کر وہ بن میں چیون رشی کے آشرم میں گئے۔ ان کی کنیا اپنی سکھی سہیلیوں کے ساتھ آشرم کے آس پاس گھوم رہی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ ایک جگہ مٹی کا تودا سا بنا ہوا ہے جس میں سے دو چھید دیے جگنو کی طرح کوئی وستو چمک رہی ہے۔ سو اُس لڑکی نے ایک کانٹا لے کر دونوں چھیدوں میں چبھو دیا جس سے بہت سا رکت بہہ کر باہر نکلنے لگا۔ اُسی سمے ساری سینا کے لوگوں کا مل موتر بند ہوگیا۔ یہ دشا دیکھ کر راجہ پوچھنے لگے کہ تم لوگوں نے چیون رشی کو تو کوئی دُکھ نہیں دیا، یا کسی اور پرکار سے آشرم میں کوئی پاپ کار یہ تو نہیں کیا ہے یہ سُن کر سکنیا ڈر کر پتا سے کہنے لگی کہ اتنا تو مجھ سے ہوا ہے کہ ایک مٹی کے ڈھیر میں سے دو تارے سے چمک رہے تھے ان کو میں نے کانٹے سے چھید دیا۔

یہ بات سُن کر شریاتی ترنت ہی اُس استھان پر گئے اور چیون رشی سے جو اُسی مٹی کے ڈھیر میں دبے ہوئے تھے چھما مانگنے لگے اور کہنے لگے ہے رشی راج! میری کنیا نے آپ کو بہت کشٹ دیا ہے۔ اِس لئے میں وہی کنیا آپ کو ارپن کرتا ہوں۔ ایسا کہہ کر راجہ نے کنیا کا وواہ رشی کے ساتھ کر دیا اور پھر اپنی سینا کے ساتھ اپنے گھر چلا آیا۔

۲۱۱

وہ کنیا تن من سے چیون رشی کی سیوا کرنے لگی اور ان کو پرسن رکھنے لگی۔ ایک دن اشونی کمار اُس آشرم میں گئے۔ ان کا بہت آدر ستکار کرنے کے بعد چیون رشی ان سے کہنے لگے کہ مجھے اس بات کا بڑا دُکھ ہے کہ میں بوڑھا ہوں اور میری پتنی جوان ہے سو یہ بات مجھے اچھی نہیں لگتی، آپ کرپا کر کے مجھے بھی جوان بنا دیجئے۔ اشونی کمار کہنے لگے ہے رشی راج! ایسا ہی ہوگا۔ آپ اس سرودر میں اشنان کیجئے۔ جب چیون رشی سرودر میں سے اشنان کر کے نکلے تو بالکل یووک ہو گئے تھے اور سونے کی سمان ان کا رنگ چمک رہا تھا۔ اس کے پشچات اشونی کمار سورگ لوک کو چلے گئے۔ ہے راجن! کچھ دنوں کے پشچات راجہ شریاتی یگیہ کرنے کی اچھا سے پھر چیون رشی کے آشرم میں آیا، اور اپنی بیٹی سے کہنے لگا، تو نے یہ کیا کیا ہے۔ تو نے چیون رشی کو چھوڑ کر اس یووک کیساتھ رہنا آرمبھ کر دیا ہے، ارے تیری مت کیسے پھرشٹ ہو گئی، تو نے میرے کُل کو داغ لگا دیا۔

یہ سن کر سکنیا کہنے لگی ہے پتا جی! یہ آپ کے جمائی بھرگو کے بیٹے ہی ہیں۔ ایسا کہہ کر اس نے وہ کہانی سُنائی کہ کس پرکار ان کو یووا وستھا ملی۔ تب پتا نے بہت پرسن ہو کر پُتری کو گلے سے لگا لیا۔ تب چیون رشی نے راجہ شریاتی سے سوم یگیہ کرا کر جاتی سے نکالے ہوئے اشونی کماروں کو اپنے یگیہ سے سوم پان کرایا۔ شریاتی کے تین پُتر تھے۔ جن کے نام اُنان ویر، آرت اور بھوری سین تھے اور آرت کا پُتر ریوت ہوا۔ ریوت کے کوکو دمی آدی سو پُتر ہوئے۔ ایک دن کوکو دمی اپنی دیوتی نامک کنیا کو برہما جی کے پاس لے کر گیا، اور کہنے لگا ہے برہما جی! اِس کنیا کے لئے کوئی اچھا ساور بتایئے یہ سُن کر برہما جی کہنے لگے ہے راجن! جن جن راجاؤں کو آپ نے اپنی کنیا دینے کا وچار کیا تھا ان کو کال نے نشٹ کر دیا، اب ان کے بیٹے پوتے اور گوتر کا بھی پتہ نہیں ہے اب بھگوان کے انش سے مہابل کرنی بلد ہو پیدا ہوتے ہیں۔ آپ یہ کنیا بلد یوجی کو دیجئے۔ برہما جی کے واکیہ سُن و پاکر کوکو دمی اپنے گھر کو آیا، تو کیا دیکھا کہ اس کے بھائی بند ھو یکشوں کے ڈر سے اُس نگر کو چھوڑ کر اور جگہ بھاگ گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس نے اپنی کنیا کا وواہ بلد یوجی کے ساتھ کر دیا، اور تپ کرنے کے لئے اُتر اکھنڈ میں بدری ناتھ آشرم میں چلا گیا۔

4 ادھیائے ۴

نابھاگ اور امبریش کی کتھا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! منھ کا بیٹا نابھاگ ودیا پڑھنے کے لئے اپنے گرو کے گھر چلا گیا تھا سو اس کے پیچھے اُس کے بھائیوں نے پتا کا سارا دھن آپس میں بانٹ لیا، اُنہوں نے سوچا کہ وہ سدا برہمچاری ہی رہے گا۔ جب نابھاگ ودیا پڑھ کر گرو کے گھر سے آیا، اور بھائیوں سے اپنا حصہ مانگا تو وے کہنے لگے کہ ہم نے دھن اور سمپتی آدی سب بانٹ لی ہے تمہارے حصے میں پتا جی آئے ہیں تم اس کو ہی لے لو تب کر وہ پتا کے پاس پہونچا اور

کہنے لگا کہ ہے پتا جی آپ میرے حصّے میں آئے ہیں۔ پتا جی کہنے لگے کہ ہے بالک! تو اُن کی باتوں میں مت آ۔ انہوں نے تجھے دھوکہ دینے کے لئے ایسا کہا ہے۔ دھن تو بھوگنے کی وستو ہے وہ اُنہوں نے آپس میں بانٹ لی ہے۔ میرا تو کیا کرے گا۔ لیکن اُنہوں نے دھوکہ کر کے مجھے تیرے حصّے میں ڈال ہی دیا ہے۔ سو میں تجھے جیو کا کمانے کا اُپائے بتا دوں گا انگرا کے بدھی مان گوتر ج دواد شاہ یگیہ کرتے ہیں۔ یہ چھٹے دن کے کرتیو یہ اور کرم کو بھول جاتے ہیں۔ اِس سے تم وہاں جا کر ان کو دشوے دیوتاؤں کے دو سوکت پڑھا دو۔ جب وے سورگ کو جائیں گے تب یگیہ کا شیش دھن تم کو دے جائیں گے۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور وے رِشی باقی دھن اُس کو دے کر سورگ کو چلے گئے۔ جب وہ دھن کو سمیٹ رہا تھا، تب اُتر دشا سے کالے رنگ کا ایک منوشیہ آ کر یہ کہنے لگا کہ یہ یگیہ کا دھن میرا ہے۔ نابھاگ بولا کہ یہ میرا ہے اور رِشیوں نے مجھ کو دیا ہے۔ یہ سُن کر وہ منوشیہ کہنے لگا، میرے اور تیرے جھگڑے کا نپٹارا تیرے پتا جی کریں گے۔ چلو اُن کے پاس چلیں۔ دونوں نابھاگ کے پتا کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہمارا جھگڑا نپٹا دیں۔ نابھاگ کے پتا جی کہنے لگے کہ یگیہ بھومی میں شیش رہا ہوا دھن رُودر کا ہے ایسا دکش کے یگیہ میں رشیوں نے نرنئے کر دیا ہے، اس لئے یہ سب دھن ان ہی کا ہے۔

یہ سُن کر نابھاگ نے سارا دھن اس کو دے دیا اور پرنام کر کے کہنے لگا کہ آپ کو جو کشٹ ہوا ہے اُس کی چھما چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر وہ پُرش کہنے لگا کہ تم باپ بیٹے دونوں بہت نیائے کرنے والے اور دھرماتما ہو، میرے آشیرواد سے تم کو بھگوان کے درشن ہوں گے۔ اور میں پرسن ہو کر یہ یگیہ کا دھن بھی تجھ کو دے رہا ہوں تو اس کو لے لے یہ کہہ کر رُودر بھگوان انتر دھیان ہو گئے۔ اُسی نابھاگ کا پُتر امبریش ہوا جس پر براہمنوں کے شاپ کا کچھ بھی پربھاو نہ پڑا۔ یہ سُن کر پریکشت جی کہنے لگے ہے مہاراج! مجھے ان مہاتما امبریش کا چرتر بھی سُنائیے کہ جن پر براہمنوں کے شاپ کا بھی پربھاو نہ پڑا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امبریش ساتوں دویپوں کا راجیہ کرتا تھا اور اس کے پاس اتھاہ دھن تھا، چاروں اور اس کا پرتاپ پھیلا ہوا تھا، پرنتو وہ ان وستوؤں میں تنک بھی موہ نہیں رکھتا تھا۔ سب کو سوپن کی طرح نشٹ ہونے والا سمجھتا تھا۔ وہ ہر سمے بھگوان کا دھیان کرتا رہتا تھا، اور بھگتوں و سادھوؤں کی بڑی سیوا کرتا تھا۔ اس کی سیوا سے پرسن ہو کر بھگوان نے اس کی رکشا کے لئے اپنا سدرشن چکر نیکت کر دیا تھا جو ہر سمے راجہ کی رکشا کرتا رہتا تھا اور کسی کو دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک سمے اس نے اپنی رانی کے ساتھ کرشن بھگوان کی پوجا ایک ورش تک کی۔ پھر کارتک کے مہینے میں ورت کے انت میں تین دن اپواس رکھ کر یمنا جی میں اشنان کر کے مدھو بن کو چلا گیا اور وہاں بھگوان کی پوجن کرنے لگا۔ اُس نے ایک کروڑ گئوویں براہمنوں کو دان میں دیں راجہ پرتیک دواد شی کو براہمنوں کو دان دے کر اور ان کو بھوجن کھلا کر ورت کا پارن کرتا تھا۔ ایک ہے راجہ براہمنوں کو دان دے کر پارن کھولنے کو ہی تھا کہ اتنے میں دُرواسا رِشی اتتھی بن کر آ گئے۔ راجہ نے اُٹھ کر ان کو آسن دیا اور چرنوں میں گر کر بھوجن کے لئے پرارتھنا کی۔ راجہ کی پرارتھنا سویکار کر کے رِشی دوپہر کی

سندھیا کرنے کے لئے کالندی تٹ پر گئے اور اشنان کر کے بھگوان کا بھجن کرنے لگے۔ اُس دن دُوادشی کیول دو گھڑی کی تھی جس میں سے ایک گھڑی بچ رہی تھی۔ جب دُرواسا رشی لوٹ کر نہیں آئے اور دُوادشی سماپت ہونے کو ہوئی تب راجہ کو بڑی چنتا ہوئی اور براہمنوں سے پُوچھنے لگا کہ دُرواسا ابھی تک لوٹے نہیں ہیں۔ اور دُوادشی بیتی جا رہی ہے۔ تریودشی میں ورت کا پارن نہیں ہو سکتا، سواب کیا اُپائے کرنا چاہیئے۔ یہ سُن کر براہمن کہنے لگے ہے راجن! تم ٹھاکر جی کے چرنامرت سے ورت کا پارن کر لو۔ چرنامرت بھوجن نہیں مانا جاتا۔ براہمنوں کی آگیا مان کر راجہ نے ٹھاکر جی کے چرنامرت کے جل سے پارن کھول دیا اور دُرواسا رشی کے آنے کی پرتیکشا کرنے لگے۔ اتنے میں ہی دُرواسا رشی بھی وہاں آگئے اور راجہ نے اُٹھ کر ان کا آدر کیا۔ تب دُرواسا رشی اپنے گیان سے جان گئے کہ راجہ نے پارن کیا ہے، تب اُن کو بڑا کرودھ آیا اور کہنے لگے تو نے میرا اپمان کیا ہے میں اس کا مزہ تجھ کو چکھاتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے اپنی جٹا کا ایک بال نوچ کر پرتھوی پر پٹکا، جس سے کال اگنی کے سمان ایک کرتیا نام کی استری اتپن ہوئی اور راجہ کو مارنے کو دوڑی، پر نتو بھگوان کے سُدرشن چکر نے اُس کا گلا تر نت ہی کاٹ دیا، اور دُرواسا رشی کی طرف دوڑا.... سُدرشن کو اپنی اور آتے دیکھ کر دُرواسا جی وہاں سے بھاگے اور وہ چکر بھی اُن کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا۔ دُرواسا رشی وشا، آکاش، پرتھوی، ودر، سمندر، لوک پال سورگ آدی سب استھانوں پر گئے، پر نتو کسی نے بھی ان کو شرن نہیں دی، تب ہار مان کر وے برہما جی کی شرن میں گئے اور کہنے لگے ہے بھگوان! اس سُدرشن چکر سے میری رکشا کیجئے برہما جی کہنے لگے ہے رشی! میں مہادیو، دکش بھرگو آدی سب بھگوان کی آگیا کا پالن کرتے ہیں اور ان کے سیوک ہیں پھر ہم اُس دیکتی کو کیسے شرن دے سکتے ہیں، جس پر بھگوان جی کا کوپ ہو۔ تب دُواسا جی مہادیو جی کے پاس گئے پر نتو انہوں نے بھی ٹکا سا جواب دے دیا۔ سب طرف سے نراش ہو کر دُرواسا جی بیکنٹھ دھام میں گئے جہاں سوئم بھگوان جی لکشمی جی کے ساتھ وراج مان تھے۔ دُرواسا اس چکر کی گرمی سے جلتے ہوئے بھگوان کے چرنوں میں جا کر گر پڑے اور کہنے لگے ہے بھگوان! میں نے اپرادھ کیا ہے مجھے چھما کریں مجھے آپ کا پربھاؤ نہیں معلوم تھا، اس لئے میں نے آپ کے بھگت کو شاپ دے کر اپرادھ کیا ہے۔ یہ سُنکر بھگوان جی کہنے لگے ہے رشی راج! میں اپنے بھگتوں کا داس رہتا ہوں۔ میں اپنی تینی لکشمی جی کو چھوڑ سکتا ہوں پر نتو بھگت کو نہیں چھوڑ سکتا، ہے ویر! اس لئے تم ایسا کرو کہ جس کو تم نے نشٹ کرنا چاہا تھا اُسی کے پاس جاؤ اور چھما مانگو اور بھوشیہ میں اس پرکار کبھی بھی میرے بھگت پر کرودھ مت کرنا۔

5 ادھیائے
دُرواسا رشی کی پران رکشا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان جی کی آگیا پاکر دُرواسا بڑے لجت ہوتے ہوئے امبریش کے پاس آئے اور دُکھی ہو کر ان کے پاؤں پکڑ لئے۔ اُن کے کشٹ کو دیکھ کر راجہ کو بڑی دیا آئی اور چکر کی پرارتھنا کرنے لگا،

ہے سدرشن چکر آپ ہی اگنی ہو، آپ ہی سُوریہ دیوتا ہو، آپ ہی جل، آکاش اور پرتھوی ہو، آپ کو وار مبار نمسکار ہے۔ آپ اس برہمن کو چھوڑ دیں نہیں تو مجھے برہم ہتیا کا پاپ لگے گا۔

ہے راجہ پریکشت! جب امبریش نے اِس پرکار سُدرشن چکر کی پرارتھنا کی تو سُدرشن چکر جو آپنے تیجے دُرواسا کو جلائے ڈال رہا تھا شانت ہو گیا۔ تب دُرواسا جی پرسن ہو کر راجہ کو آشیرواد دینے لگے اور کہنے لگے۔ میں نے بھگوان کے داسوں کی شکتی آج ہی دیکھی ہے۔ ہے راجن! تم تیاگ مُورتی ہو تم نے میرے پرانوں کی رکشا کی ہے۔ راجہ امبریش نے یہ سوچ کر کہ دُرواسا جی شیگھر ہی آجائیں گے بھوجن نہیں کیا تھا، اِس لئے ان کے چرنوں کو پکڑ کر ان کو بھوجن کرایا۔ اِس پرکار آدر پُوروک بھوجن کرا کر دُرواسا رِشی راجہ کا گُن گان کرتے ہوئے آکاش مارگ سے برہم لوک کو چلے گئے۔ چکر کے ڈر سے بھاگے ہوئے دُرواسا رِشی ایک ورش پشچات آئے تھے اور راجہ نے اُن کے پیچھے ان کے درشن کی ابھی لاشا میں کیول پانی پی کر سمے بیتیت کیا تھا۔ دُرواسا کے چلے جانے پر براہمنوں نے بچے ہوئے بھوجن کو کھا کر امبریش بہت پرسن ہوئے۔ کچھ دنوں کے پشچات راجہ امبریش نے اپنا سارا راجیہ پتروں کو دے دیا اور آپ بھگوان کا تپ کرنے بن میں چلے گئے اور موکش پراپت کیا۔

6 ادھیائے ۶

امبریش کی سنتانوں کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امبریش کے تین پُتر تھے وِروپ، کیتومان اور سمبھو وِروپ کے پُتر کا نام پرشن دشو اور اس کا پُتر رتھیتر تھا۔ رتھیتر کے کوئی سنتان نہیں تھی، اس لئے اُس نے انگرا رِشی کی پرارتھنا کی۔ رِشی نے راجہ کو آشیرواد دیا، جس سے بہت سُندر اور تیجوان تین پُتر اُتپن ہوئے۔ یہ انگرا رِشی کی کرپا سے اُتپن ہوئے تھے۔ اس لئے ان کو انگرس کہا جانے لگا۔ چھینک لیتے سمے ان کی ناک میں سے اکشوا کو اُتپن ہوا جس کے سو پتر ہوئے تھے اُن میں سے دُکوکشی، نمی اور ونڈک سب سے بُرے تھے۔ ایک دن اکشوا کو نے اشٹ کا شرادھ کرنے کی آگیا اپنے پتر کو دی اور کہا کہ تم بن سے جا کر شیگھر ہی ہرنوں کا مانس لاؤ۔ سو اُن کا پُتر بن میں جا کر ہرنوں کو مارتے مارتے تھک گیا اور اسے اتنے زور کی بھوک لگی کہ اس میں سے تھوڑا سا اپنے آپ کھا لیا اور شیش پتا کو لا کر دے دیا۔ جب براہمن شرادھ کرنے بیٹھے تو اُن کو اپنے گیان سے معلوم ہوا کہ مانس جھوٹا ہے سو انہوں نے راجہ سے کہا کہ اس سے شرادھ نہیں ہو سکتا جب راجہ کو معلوم ہوا کہ میرا پُتر اتنا نیچ ہے تو اس نے اس کو دیش سے نکال دیا، پھر اکشوا کو نے وسشٹھ جی سے اُپدیش لیا اور یوگی بن گیا، پھر کچھ دنوں پشچات پران تیاگ دیئے۔

جب دکشوکشی نے سُنا کہ میرے پتا مر گئے ہیں، تو وہ بن سے آیا اور راج کرنے لگا۔ اُس نے بہت سے

یگیہ کئے اور بھگوان کا بھجن کیا۔ وکوکشی کے ایک پُتر ہوا جس کے پرنجئے، اندروامن اور لکوستھ آدی نام ہوئے۔ ست یگ کے انت میں جب دیتیہ اور دیوتاؤں کا گھور سنگرام ہوا تب دیوتاؤں نے ہار کر اس راجہ سے سہائتا مانگی تھی۔ اس راجہ نے کہا کہ اندر بڑا لوبھی اور سوارتھی ہے۔ وہ سدا دیتیوں سے یُدھ کرتا ہے، اور جب ہارنے لگتا ہے تو اِدھر اُدھر سہائتا مانگتا پھرتا ہے۔ اس لئے اگر اندر مجھے اپنے کندھے کے اوپر بٹھا کر لے جائے گا تب لڑوں گا۔ پرنتو اندر نے یہ بات سویکار نہیں کی۔ کچھ دنوں پشچات بھگوان جی نے اس سے کہا کہ اگر تم جیتا چاہتے ہو تو راجہ کو اپنے اوپر بٹھا کر لانا پڑے گا۔ بھگوان جی کی یہ آگیا مان کر اندر نے بیل کا رُوپ دھارن کیا، اور راجہ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر لایا۔ راجہ نے دیوتاؤں کے ساتھ جا کر دیتیوں کی پُری کو گھیر لیا اور اپنے بانوں سے دیتیوں کے چھکے چھڑا دیئے اور سمپورن دھن و پُری چھین کر اندر کو دے دی۔ اس نے دیتیہ پُری جیتی تھی اس لئے پُرنجئے اندروامن اور بیل کے کندھے پر بیٹھا تھا اس لئے ککوستھ کہلاتا تھا۔ پُرنجئے کے پُتر کا نام انیما تھا، اس کا پُتر پرتھو تھا۔ پرتھو کا وشورندھی اس کا اندر اور اندر کا یوونا شو ہوا۔ یوونا شو کے شابست ہوا جس نے شابستہ پُری بسائی تھی۔ اُس کا پُتر ورمداشو اور ورمداشو کا پُتر کووِلیا شو ہوا۔ اِس نے اتنک رشی کا ہت کرنے کیلئے اپنے اکیس ہزار بیٹوں کے ساتھ لے کر دھندھو مار راکشش کو مار اگرایا۔ اس لئے اس راجہ کا نام دھندھو مار ہو گیا پرنتو مرتے سمے اس راکشش کے منھ سے ایسی اگنی نکلی کہ اس کے سب پُتر جل گئے کیوں درڑھاشو، کپلاشو اور بھدراشو بچے تھے۔ درڑھاشو کا پُتر ہیئے شو اور اس کا پُتر نکمبھ ہوا۔ نکمبھ کا پُتر ورہناشو اور اس کا کدشاشو، اس کا سین جت ہوا۔ سین جت کا پتر یوونا شو ہوا۔ یوونا شو کے کوئی سنتان تھی۔ اس لئے وہ دُکھی ہو کر اپنی سورانیوں کو ساتھ لے کر بن میں چلا گیا وہاں کرپالو رشی نے پرسن ہو کر پُتر اپتی کے لئے یگیہ کیا۔ راتری کے سمے راجہ کو ایسی پیاس لگی کہ اس نے چپ چاپ اُٹھ کر براہمنوں کو سوتا ہوا دیکھ کر آمنترنت جل پی لیا۔ رشیوں نے پرات کال اٹھ کر دیکھا تو گھڑے میں جل نہیں تھا، تب پوچھنے لگے کہ پُتر کو اُتپن کرنے والا یہ جل کس نے پی لیا ہے۔ جب ان کو پتہ چلا کہ راجہ نے پی لیا ہے تو ان کو بڑا دکھ ہوا۔ کچھ سمے پشچات راجہ کی داہنی کوکھ سے ایک بڑا چکرورتی پُتر اُتپن ہوا۔ جب کچھ دیر پشچات وہ بالک دودھ پینے کے لئے رونے لگا تو اندر دیوتا نے اپنی ترجنی انگلی اس بالک کے منھ میں دے کر اس کی رکشا کی۔ ہے راجہ پریکشت اندر نے اس بالک کا نام ترس دینو رکھا، کیونکہ اس کے بھئے سے چور ڈاکو کانپتے تھے۔ یہ یوونا شو کا بیٹا ماندھاتا بڑا چکرورتی ہوا اور ساتوں دویپوں پر راجیہ کرنے لگا۔ اس کا وواہ شش بندو کی بیٹی بندومتی سے ہوا جس سے اس راجہ کے تین پُتر امبریش، پوروکس اور موچوکند ہوئے۔ اس کی پچاس بہنوں کا وواہ سوبھری رشی کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ رشی یمنا جی میں جل میں بیٹھ کر تپ کیا کرتے تھے ایک دن انہوں نے مگرمچھ اور مچھلیوں کو میتھن کرتے دیکھا، تب ان کو بھی وواہ کرنے کی اچھا ہوئی اور راجہ سے ایک کنیا مانگی۔ یہ سُنکر راجہ نے کہا ہے براہمن! مجھے آپ کی اچھا پورن کرنے میں کوئی بُرائی نہیں دیکھتی... پرنتو میں ایک سوئم ور کرتا ہوں۔ اس میں میری جو کنیا آپ کو پسند ہو اُسی کو لے جائیں۔ راجہ نے یہ بات یہ سوچ

کر کہی تھی کہ کوئی بھی کنیا اِس بُوڑھے کو پسند نہیں کرے گی، اِس لئے میری کنیائیں میرے گھر رہیں گی اور رِشی کا سمان بھی رہ جائے گا۔ جب سوبھری رِشی نے یہ بات سُنی تو ہردے میں وچار کرنے لگے کہ مجھ بُوڑھے کو تو کوئی کنیا بھی نہیں پسند کرے گی، مجھے بھی اپنا رُوپ بہت سُندر بنانا چاہیئے۔ ایسا وچار کرکے رِشی نے اپنا ایسا سُندر رُوپ کرلیا کہ سوئمور میں راجہ کی ساری کنیائیں کہنے لگیں کہ ہم اُن سے ہی وِواہ کریں گی۔ جب اُن لڑکیوں میں آپس میں جھگڑا ہونے لگا تب راجہ نے کہا کہ جھگڑو مت۔ سب انہیں کے ساتھ چلی جاؤ۔ سو وے رِشی اِن کنیاؤں کو ساتھ لے کر ایک سُندر واٹکا میں رہنے لگے، وہاں سب پرکار کی بھوگ والاس کی سامگریاں موجود تھیں اور رشی ان کنیاؤں کے ساتھ رِشی ولاس کرنے لگے۔ بہت دِن اِسی پرکار بیت گئے۔ پر نتو بھوگوں سے رشی کو تِرپتی نہیں ہوئی۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے ان کو گیان ہوا اور وے سوچنے لگے میں نے مچھلی کو منتھن کرتے دیکھ کر کام کے وش میں ہوکر وِواہ کرلیا، اور اب میرے پچاس استریاں اور پانچ ہزار سنتانیں ہیں۔ پر نتو یہ سب انت میں میرا ساتھ نہیں دیں گے، مجھے اکیلے ہی نرک میں جانا پڑے گا۔ ایسا وچار کر وے وِرکت ہوکر بن میں تپ کرنے چلے گئے، اور کچھ سمے پشچات پران تیاگ کر برہم لین ہوگئے۔

7 ادھیائے

ترشنکو اور ہریشچندر کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ماندھاتا کے پُتر امبریش کو اُس کے بابا یودناشو نے گود لیا تھا۔ امبریش کا بیٹا پارِیت ہوا۔ اُس نے گاندھر وادر ناگوں کے یُدھ میں ناگوں پکش لے کر گاندھروں کو ہرا دیا تھا۔ سو ناگوں نے اپنی بہن نرمدا کا وِواہ اس کے ساتھ کر دیا، اور یہ وردان دیا کہ جو لوگ تمہارا نام لے کر کہیں جائیں گے تو مارگ میں سانپ نہیں کاٹے گا۔ اس کا پُتر ترس دسیو تھا اس کا پُتر انارنیہ ہوا۔ اس انارنیہ کے ہریشو ہوا جس کا پُتر اُرن ہوا اور اُرن کا پُتر بندھن ہوا۔ بندھن کا پُتر ستیہ ورت تھا، جس کو ترشنکو کہنے لگ گئے تھے۔ ایک دِن یہ ستیہ ورت وششٹھ جی سے کہنے لگا ہے گرو دیو! مجھے سورگ پراپت کرنے کی اچھا ہے اس لئے آپ کوئی ایسا اُپائے مجھے بتائیں جس سے سورگ مِل جائے۔ وششٹھ جی کہنے لگے ہے پُتر میں کوئی ایسا یگیہ نہیں کرنا جانتا جس سے منوشیہ اوشیہ سورگ کو چلا جائے۔ یہ سُنکر ستیہ ورت نے سوچا کہ گرو جی مجھ سے جھوٹ کہہ رہے ہیں، سو وہ اُن کے پُتروں کے پاس پہونچا اور ان سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسا یگیہ کرا دیجئے جس سے میں سورگ چلا جاؤں۔ اُن کے پُتروں نے کہا کہ ہم بھی کوئی ایسا یگیہ نہیں جانتے۔

جب وششٹھ جی کو یہ معلوم ہوا کہ اس نے میری بات جھوٹ مانی ہے تب اُن کو بڑا کرودھ آیا اور شاپ دیا کہ تو چنڈال ہو جا۔ سو وہ ترنت ہی چنڈال ہوگیا۔ اس کا رنگ کالا ہوگیا اور سب اُس سے دُور رہنے لگے۔

اپنی یہ اوستھا دیکھ کر ترشنکو کو بڑا دکھ ہوا اور وہ وشوامتر رشی جی کے پاس جا کر کہنے لگا، ہے رشی راج! میں نے سورگ جانے کی اچھا کی تھی پر گرو وسشٹھ جی نے مجھے چنڈال بنا دیا۔ میں اب کہیں کا بھی نہیں رہا۔ اب میں آپ کی شرن میں آیا ہوں، میرا منورتھ پورن کیجئے۔

یہ سُن کر وشوامتر جی کہنے لگے کہ تو چنڈال ہو گیا ہے سو میں اُن کے شاپ کو تو نہیں میٹ سکتا پر تو تجھے سورگ اوشیہ بھیج دوں گا، ایسا کہہ کر وشوامتر جی نے ترشنکو سے یگیہ کرایا، پر تو کسی دیوتا نے آہوتی نہیں سو یکار کی تب وشوامتر جی نے کرودھ کر کے اپنے کمنڈل میں بھرے ہوئے جل سے ترشنکو کو اشنان کرایا اور کہا کہ اب تو سورگ کو چلا جا، میرا تپوبل تجھے وہاں لے جائے گا۔ سو ترشنکو ان کے تپوبل کے سہارے سورگ کو چلا گیا، اور اندر اسن پر بیٹھ گیا۔ جب اندر محل میں نکل کر آیا، اور چنڈال کو گدی پر بیٹھے دیکھا تو دھکّا مار کر وہاں سے نیچے پرتھوی پر گرا دیا۔ وشوامتر نے دیکھا کہ ترشنکو کو سورگ سے گرا دیا گیا ہے اور وہ اُلٹے منھ آ رہا ہے، تو اُنہوں نے آکاش میں ہی اس کو روک دیا۔ پر ترشنکو کے منھ سے جو تھوک ٹپکا اُس سے کرم ناسا ندی بہہ نکلی۔ ترشنکو کا پُتر ہریشچندر تھا۔ ہریشچندر کے کوئی پُتر نہیں ہوا جس سے وہ بڑا دُکھی رہتا تھا۔

ایک دن نارد منی نے بتایا کہ وُرن دیوتا کی پرارتھنا کرنے سے تمہارے سنتان ہوگی۔ سو راجہ ہریشچندر وُرن دیوتا کے پاس گیا، اور کہنے لگا ہے دیو! ایسا ورادان دیجئے کہ میرے پُتر اُتپن ہو۔ میں اُسی پُتر کا بلی دان آپ کو دوں گا۔ تب ورن کی کرپا سے راجہ کے گھر روہت نام کا پُتر اُتپن ہوا۔ جب پُتر اُتپن ہو تو ورن دیوتا بھی مانگنے آئے۔ ہریشچندر کہنے لگے کہ بچہ اُتپن ہونے کے دس دن بعد شدھ ہوتا ہے سو میں گیارھویں دن بلی دوں گا جب گیارھویں دن ورن آئے تو راجہ نے کہا کہ یہ دانت نکلنے پر پوتر ہوگا، تب چڑھاؤں گا۔ جب بچے کے دانت نکل آئے تب ورن دیو پھر آئے اور بلی مانگی، تب راجہ کہنے لگا کہ دودھ کے دانت جھڑ جانے پر یہ پوتر ہوگا اسی پرکار راجہ ورن کو دھوکا دے کر اگلا سمے بتاتا رہا، اور ورن دیوتا بھی پرتیکشا کرتے رہے۔ جب روہت کو معلوم ہوا کہ میری ہی بلی ورن پر چڑھائی جائے گی تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے دھنش وان لیکر بن کو چلا گیا۔ تب وُرن دیوتا کو بڑی نراشا ہوئی اور انہوں نے کرودھ میں آکر ہریشچندر کے پیٹ میں جلودر نامک روگ اُتپن کر دیا جس سے راجہ کشٹ پانے لگا۔ جب روہت نے یہ بات سنی تو کہنے لگا کہ میرا جیون دھکار ہے جو میرے رہتے ہوتے اور میرے ہی کارن سے میرا پتا دُکھ اُٹھاوے سو وہ اپنی بلی دینے کے لئے پتا کے پاس آنے لگا پر تو راجہ اندر نے راستے میں ہی روک لیا۔ اندر کے سمجھانے پر روہت ایک ورش تک بن میں ہی رہتا رہا۔ جب اگلے سال آنے کو ہوا تو پھر اندر نے روک دیا۔ اسی پرکار پانچ ورش تک اندر اُسے روکتا رہا۔ چھٹے ورش روہت نے اجاگرت کے بچلے پُتر شن شیف کو مول لے لیا اور اپنے پتا کے پاس آکر کہنے لگا کہ میرے بدلے اس کی بلی چڑھا دو، ہے راجش شیف وشوامتر جی کا بھانجہ لگتا تھا، سو جب راجہ اس کی بلی چڑھانے کو ہوا تو وشوامتر جی کہنے لگے ہے راجن! میں اندر کی خوشامد کر کے تم کو روگ سے مکت کرا دوں گا اور تم پرسن بھی ہو جائیں گے، تب

وشوامترجی نے وُرن دیوتا کی بڑی استوتی کی، اور انہیں راضی کرلیا۔ وُرن دیوتا نے ہریشچندر کا جلودر روگ بھی ٹھیک کردیا اور یہ کہا کہ میں اب تمہارے پُتر کی بلی نہیں چاہتا۔ اُس کے پشچات راجہ ہریشچندر اپنے پُتر روہت کو راج گدی دے کر بن میں تپ کرنے چلا گیا۔

۸ ادھیائے ۸
سگر وِنش کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجہ پریکشت! روہت کے ہرت نام کا پُتر ہوا، ہرت کے چمپ نامک پُتر ہوا جس نے چمپاپوری بسائی تھی۔ چمپ کے پُتر سودیو اور سودیو کا وجے ہوا۔ وجے کا بھروک، بھروک کا وِرک اور وِرک کا واہک ہوا۔ اس واہک کی بھومی شستروؤں نے چھین لی تھی، اِس لئے اپنی استری کو ساتھ لے کر وہ وَن میں چلا گیا۔ جب یہ بوڑھا ہو کر مرا تب اس کی رانی ستی ہونے لگی، پرنتو وہ گربھوتی تھی، تب اور وِرشی نے کہا کہ اگر تم ستی ہوگئی، تو سنتان کی ہتیا کا پاپ لگے گا۔ ایسا کہہ کر اُنہوں نے اُسے ستی ہونے سے روک دیا، اور رانیوں نے دیکھا کہ ہمارے تو کوئی پُتر نہیں ہے اِس کے پُتر ہوگا سو جلن کے مارے اُنہوں نے اس رانی کے بھوجن میں وِش ملا دیا، پرنتو رانی نہیں مری اور اس کے جو پُتر اتپن ہوا وہ وِش کے ساتھ اُتپن ہوا، اسی لئے اس کا نام سگر پڑا۔ یہ بڑا چکروتی راجہ ہوا۔ اُس نے اپنے کُرُوی آنگیا سے تال جنگھ آدی راکششوں کو مار ڈالا، اور وِرشی کے کہنے سے اشومیدھ یگیہ کیا۔ یگیہ کے لئے اُس نے جو شیام کرن گھوڑا چھوڑا تھا اس کو اندر دیوتا چُرا کر لے گئے اور کپل مُنی کے آشرم میں باندھ دیا۔ تب راجہ نے اپنے ساٹھ ہزار پُتروں کو آگیا دی کہ گھوڑے کو ڈھونڈ کر لاؤ۔ سو پتا کی آگیا پاکر سب راج کمار گھوڑے کو ڈھونڈنے چل دیئے۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہت دِن ہوگئے تب ایک دن وے کپل دیو جی کے آشرم میں پہونچے۔ وہاں اُنہوں نے گھوڑا بندھا ہوا دیکھا تو سوچنے لگے کہ یہ رِشی گھوڑا چُرا لایا ہے اور اب ہم کو دیکھ کر جھوٹی سمادھی لگائی ہے سو دے شستر استر لے کر رِشی کو مارنے کو دوڑے ہے راجن! جیسے ہی کپل دیو جی کا پت ان راج کماروں کی آواز سن کر ٹوٹا، اور اُنہوں نے دیکھا کہ وے مارنے کو تیار ہیں، تو اُنہوں نے اپنے یوگ بل سے سب کو وہیں بھسم کردیا، اور ان کا راکھ کا ڈھیر بن گیا۔

ہے راجن! راجہ سگر کے دو رانیاں تھیں، جن سے بڑی کے ساٹھ ہزار پُتر تھے اور چھوٹی جس کا نام کیشنی تھا اس کے اس منجس نام کا ایک پُتر تھا۔ اُس منجس پچھلے جنم میں یوگی تھا پرنتو بُری سنگت میں پڑ جانے سے اس کا یوگ بھرشٹ ہوگیا تھا، اس جنم میں اس نے راجہ سگر کے گھر جنم لے کر بُرے کرم کرنا آرمبھ کردیئے وہ اپنے پتا کی راجدھانی ایودھیا میں سریونٹ پر کھیلتا ہوا پرجا کے بچوں کو ندی میں پھینک دیتا تھا ـــــ بہت سے بچوں کو چوٹ مار کر گھائل کردیتا تھا ـــــ یہ دیکھ کر سگر کو بڑا کرودھ آیا اور اس نے اس کو گھر سے نکال دیا۔

اس اس منجس کے انشومان نامک ایک پُتر ہوا جو بڑا دھرماتما اور بھگت تھا۔ یہ اپنے بابا سگر کا بڑا آگیا کاری تھا۔ اُس نے کچھ دنوں میں ہی یوگ میں بڑی شکتی پراپت کرلی اور اس منجس نے جتنے بالکوں کو سرپ میں ڈبو دیا تھا، اِس نے اپنے یوگ بل سے سب کو جیوت کر دیا اور وے بچے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔ راجہ سگر نے اس سے کہا کہ تم گھوڑے کو ڈھونڈ کر لاؤ سو یہ اُسی مارگ سے چلا جس کو کودتے ہوئے سگر کے دوسرے لڑکے گئے تھے وہاں اُس نے کپل دیو کے آشرم کے پاس گھوڑے کو بندھا دیکھا، اور اپنے بھائیوں کی راکھ کا ڈھیر بھی دیکھا۔ تب وہ کپل مُنی کے جاکر ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر بیٹھ گیا، اور کپل دیو جی کی استوتی کرکے کہنے لگا، ہے رِشی راج! میرے یہ بھائی نادان تھے۔ ان کو آپ کی مہما کا پتہ نہیں تھا، اس لئے انہوں نے آپ کو کشٹ دیا۔ سو آپ اُن کی بھول کو چھما کیجئے اور ایسا اُپائے کیجئے جس سے ان کو موکش پراپت ہو۔ کپل بھگوان اس پر راضی تھنا کو سُن کر کہنے لگے ہے پُتر! تو اپنے پتامہ کے اس گھوڑے کو لیجا اور اپنے چاچاؤں کی بھسم کو بھی لے جاکر گنگا جی میں بہادے تو ان کو مکتی مِل جائے گی۔

ہے پرکیشت! تب انشومان گھوڑے کو لے کر آیا، اور سگر نے یگیہ پورن کیا۔ کچھ دنوں پشچات سگر انشومان کو گدّی دے کر اپنے آپ بن میں تپ کرنے چلا گیا۔

۹ ادھیائے ۹

بھاگیرتھ کا مرتیولوک میں گنگا اُتارنا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! انشومان نے اپنے چاچاؤں کی بھسم گنگا جی میں پرواہت کرنے کے لئے گنگا جی کو پرتھوی پر لانے کے لئے بڑی تپسیا کی پر نتو منورتھ پُورن نہ ہوا اور ایک دن وے پرلوک کو بھی چلے گئے۔ اسی پرکار ان کے پُتر دلیپ نے بھی گنگا جی کو اُتارنے کی جیون بھر کوشش کی پر نتو سپھل نہ ہو سکا۔ تب دلیپ کا پُتر بھاگیرتھ راج گدّی پر بیٹھا۔ اُس نے سُنا کہ میرے پِتا اور پتامہ دونوں گنگا جی کو پرتھوی پر لانے کے پرتین میں مر گئے۔ پر نتو سپھلتا نہیں ملی۔ سو اُس نے راج گدّی تیاگ دی، اور کہنے لگا کہ میں اس راج گدّی پر اُسی سمے آکر بیٹھوں گا، جب گنگا جی کو پرتھوی پر اُتار کر لے آؤں گا۔ اس پرن کو کرکے وہ بن میں جاکر گھور تپ کرنے لگا۔ گنگا جی نے پرسن ہو کر اس کو درشن دیئے اور کہنے لگیں ــــ ہے بھگت میں تجھ پر بہت پرسن ہوں تو جو چاہے وَر مجھ سے مانگ لے۔ یہ سُن کر بھاگیرتھ کہنے لگا ہے گنگا ماتا! میں چاہتا ہوں کہ آپ پرتھوی پر بہنے لگیں، گنگا جی کہنے لگیں۔ ہے پُتر! میرے اندر اتنا ویگ ہے کہ جب میں آکاش سے پرتھوی پر آؤں گی تو جہاں گرو نگی وہاں کی پرتھوی پاتال تک کھوکھلی ہو جائے گی، سو میرے ویگ کو جو روک سکے ایسے دیوتا کو ڈھونڈھو اور مجھے پرتھوی پر آنے میں ایک سنکوچ یہ بھی ہے کہ یہاں کے پاپی منوشیہ اپنا پاپ میرے جل

میں دھوئیں گے میں اس پاپ کو کہاں دھوؤنگی ؟ یہ سُن کر بھاگیرتھ جی کہنے لگے ہے ماتا ! بھگوان شوجی میں اتنی سامرتھ ہے کہ وے آپ کے ویگ کو روک سکیں اور آپ کے جل میں بھگوان کے بھگت اور دیوتا بھی اشنان کریں گے اُن کا پاپنیہ تم کو ملے گا۔ ایسا کہہ کر بھاگیرتھ نے بھگوان شنکر جی کا تپ کرنا آرمبھ کر دیا۔ کچھ دنوں تک تپ کرنے پر شنکر جی نے درشن دیئے۔ بھاگیرتھ نے ان سے پرارتھنا کی کہ ہے مہاراج ! میں نے گنگا جی کو پرتھوی پر آنے کو راضی کر لیا ہے۔ پرنتو اُن کا ویگ سہارنے کی سامرتھ کسی میں نہیں ہے۔ آپ کرپا کر کے ان کا ویگ سہار لیجئے۔ مہادیو جی کہنے لگے ہے پُتر مجھے اس میں کوئی آپتی نہیں ہے۔ تب بھاگیرتھ نے گنگا جی کو پرتھوی پر بلایا، اور وے آکاش سے اتر آئیں اور شنکر جی نے اپنی جٹاؤں میں ان کو دھارن کیا۔ گنگا جی کہنے لگیں ہے پُتر ! تم آگے آگے چلو میں تمہارے پیچھے پیچھے چلوں گی۔ تب گنگا جی کی پرارتھنا کرتے ہوئے بھاگیرتھ جی آگے آگے چلنے لگے اور گنگا جی کو وہاں لے گئے جہاں ان کے پُرکھوں کی راکھ کے ڈھیر لگے تھے۔ سو گنگا جی کے جل کا اسپرش ہوتے ہی وے سب جیوت ہو گئے، اور وِمانوں میں بیٹھ کر سورگ چلے گئے۔ اس بھاگیرتھ کے پُتر کا نام شُرت تھا۔ اس پُتر کا نام نابھ تھا۔ نابھ کا پُتر سندھو دویپ ہوا اور سندھو دویپ کا پتر آیوتایو ہوا۔ آیوتایو کا پُتر رتو پرن تھا اور رتو پرن کے پُتر کا نام سروکام تھا۔ سروکام کے سوداس نام کا پُتر ہوا۔ سوداس کا پُتر متر سہہ تھا، اس کا وواہ مدینتی سے ہوا تھا۔ اس کو وسشٹھ جی نے شاپ دیدیا تھا جس سے وہ راکشش ہو گیا تھا، اور اپنے کرموں سے اس کے کوئی سنتان اُتپن نہیں ہوئی۔

پرمکشت جی پوچھنے لگے کہ ہے رِشی راج ! متر سہہ کو وسشٹھ جی نے کس کارن سے شاپ دیدیا تھا شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن ! ایک دِن متر سہہ نے شکار کھیلتے سمے دو راکشش بھائیوں کو پکڑ لیا۔ اُن میں سے ایک کو مار ڈالا اور ایک کو دیا کر کے چھوڑ دیا۔ تب وہ راکشش اپنے بھائی کی مرتیو کا بدلہ لینے کا پرتین کرنے لگا ایک دن وہ اپنا روپ بدل کر راجہ کے پاس گیا اور کہا کہ میں بڑی اچھی رسوئی بنا لیتا ہوں، آپ مجھے نوکر رکھ لیجئے۔ راجہ نے اس کو نوکر رکھ لیا اور وہ راج بھون میں رہنے لگا۔ ایک دن راجہ نے گرو وسشٹھ جی بھوجن کرانے کو بُلایا، سو وہ رسوئیا ایک منوشیہ کا مانس پکا کر لے آیا اور وسشٹھ جی کے سامنے رکھ دیا۔ یہ دیکھ کر وسشٹھ جی کو بڑا کرودھ آیا، اور کہنے لگا ہے ادھمی راجہ تو نے مجھے نیچا دکھانے کے لئے منوشیہ کا مانس میرے پاس بھیجا ہے اس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تو راکشش ہو جا اور یہی منوشیہ کا مانس کھایا کر۔ جب وسشٹھ جی کو یہ پتہ چلا کہ یہ مانس چھل کر کے راکشش لایا ہے تب انہوں نے راجہ سے کہا کہ میرا شاپ کیول بارہ درش تک ہی رہے گا۔ گرو جی کی شاپ سے راجہ کو بڑا کرودھ آیا، اور وہ کہنے لگا کہ دیکھو انہوں نے اتنا گیانی ہوتے ہوئے بھی مجھے شاپ دے دیا، اور میرا کوئی دوش نہیں ہے یہ وچار کر راجہ بھی وسشٹھ جی کو شاپ دینے لگا، پرنتو جیسے ہی اس نے جل کا لوٹا ہاتھ میں لیا اس کی رانی وہاں آگئی اور کہنے لگی ! ہے سوامی اب جو شاپ آپ کو لگ گیا وہ تو مِٹ نہیں سکتا، اب آپ گرو کو شاپ ——

دے کر ایک اور پاپ اپنے سر پر کیوں لے رہے ہیں، یہ کہہ کر رانی نے لوٹے کا پانی اپنے پیروں میں ڈال لیا۔ جل پڑنے سے اُس کے پاؤں کالے پڑ گئے۔ اِس لئے اُس کا نام کلماشا پادھری ہوا۔ شاپ سے راجہ راکشش ہو کر گھومنے لگا۔ ایک دن وہ جنگلوں میں جا رہا تھا کہ اس نے ایک براہمن اور براہمنی کو بھوگ کرتے دیکھا۔ راجہ کو بڑی بھوک لگ رہی تھی سو اُس نے کھانے کے لئے براہمن کو پکڑ لیا۔ تب براہمنی اس کی پرارتھنا کر کے کہنے لگی کہ آپ تو راجہ ہیں اس لئے میرے پتی کو چھوڑ دیجئے۔ میری اچھا پُتر پراپت کرنے کی ہے اس لئے میں پتی کے ساتھ رمن کر رہی تھی۔ ابھی میری اچھا پورن نہیں ہوئی ہے سو آپ میرے پتی کو چھوڑ دیجئے۔ اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو مجھے کھا لیجئے۔ کیونکہ پتی کی مرتیو ہو جانے پر میں بھی جیوت نہیں رہ سکوں گی۔ براہمنی کی باتوں کا کچھ بھی پربھاؤ راجہ پر نہ پڑا اور وہ براہمن کو کھا گیا۔ تب براہمنی نے شاپ دیا کہ ہے نیچ تو مجھ کام سے پیڑت استری کے پتی کو کھا لیا ہے۔ اِس لئے تیری مرتیو بھی استری سماگم کرتے ہی ہو جائے گی۔ یہ شاپ دے کر وہ براہمنی وہیں ستی ہو گئی۔ بارہ ورش پشچات جب راجہ راکشش یونی سے مکت ہوا اور اپنی رانی کے پاس جا کر سماگم کر اچھا پرکٹ کی تو رانی کہنے لگی کہ تم براہمنی کا شاپ یاد کرو۔ میرے ساتھ سہسوا اس کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

ہے راجہ پریکشت! اُس راجہ نے اس دن سے استری سکھ کو چھوڑ دیا۔ ایک دن گرو وششٹھ جی راجہ کے یہاں آئے اور یہ ورتانت سُن کر کہنے لگے، ہے راجن! میں وردان دیتا ہوں کہ تیری رانی کے بنا سماگم کے ہی پُتر اتپن ہو گا۔ گرو جی کی کرپا سے رانی کے گربھ رہ گیا، اُس سے اشمک نام کا پُتر اتپن ہوا۔ اس کا پُتر مولک تھا۔ اس کے پرپوتے کا نام کھٹوانگ تھا، اس کا چرتر میں نے تم کو پہلے منا دیا ہے۔ اِس نے ایک بار دیوتاؤں اور دیتیوں کے یدھ میں اندر کی سہائتا کی تھی اور دیتیوں کو ہرا دیا تھا۔

10 دھیائے ۱۰

شری رام چندر جی کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! کھٹوانگ کا پُتر دیرگھ واہو کے رگھو اور پرتھو شروا ہوئے۔ رگھو کے پُتر کا نام اج تھا اور اج کا پُتر دشرتھ ہوا۔ دشرتھ کے گھر بھگوان جی نے اپنے چار روپوں میں چار پُتر بن کر جنم لیا جن کا نام رام چندر، لکشمن، بھرت اور شترو گھن تھا۔ انہوں نے بچپن میں وشوامتر جی کے یگیہ میں ماریچ آدی راکششوں کو مار گرایا تھا اور ان کے یگیہ کی رکشا کی تھی۔ راجہ جنک کے یہاں سیتا کے سوئم ور میں رکھے ہوئے ایسے بھاری دھنش کو جسے ایک ہزار یودھا بھی نہیں اُٹھا سکتے تھے، ان میں سے بڑے بھائی رام چندر نے پلک مارنے میں ہی توڑ ڈالا اور سیتا جی سے وواہ کیا اُسی سمے وہاں پرشورام جی آ گئے۔ جنہوں نے اپنے واہو یل سے اکیس بار پرتھوی پر سے چھتریوں کا ونش مٹا دیا تھا، سو ان کے گرو کو لکشمن جی نے گھمنڈ کر دیا۔ سیتا کو وواہ

کر یہ ایودھیا پوری میں اپنے گھر لوٹے کچھ دنوں کے پشچات راجہ دشرتھ نے وچار کیا کہ میں اپنے بڑے بیٹے رام چندر کو راج گدی دے دوں۔ اُن کا یہ وچار ان کی دوسری رانی کیکئی کو بڑا بُرا لگا، کیونکہ وہ اپنے پُتر بھرت کو راج گدی پر بٹھانا چاہتی تھی۔ اُس نے راجہ سے کہہ کر رام چندر جی کو چودھ ورش کا بن باس دلا دیا اور رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی و لکشمن جی بھی چلے گئے۔ بن جا کر راون نامک راکشش سیتا جی کو ہر کر لے گیا تب رام چندر جی کے بھگت جٹایو نے مارگ میں اُسے روکا، پر نتو راون نے اسے مار گرایا۔ جب رام چندر جی سیتا جی کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وہاں آئے تو انہوں نے جٹایو کا انتم سنسکار کیا۔ جب وے کشکندھا میں پہونچے تو وہاں ہنومان جی و سگریو آدی سے مترتا ہوئی۔ سگریو کی پتنی کو اُس کا بھائی بالی لے گیا تھا، سو رام چندر جی نے سگریو کے ہاتھوں بالی کو مروا دیا۔ اس کے پشچات رام چندر جی نے بندروں کی بڑی بھاری سینا لے کر راون کے گڑھ لنکا پر چڑھائی کر دی اور سمندر کا پل بنا لیا۔ راون نے اپنے بڑے بڑے سور ویر یُدھ کرنے کو بھیجے پر نتو رام چندر جی کی سینا نے ان سب کو مار گرایا۔ اِس یدھ میں کمبھ کرن نامک راون کا بھائی بھی مار گرایا۔ انت میں راون رام چندر جی سے سونم لڑنے کے لئے پُشپک وِمان پر بیٹھ کر آیا۔ رام چندر جی نے اپنے پَینے وانوں سے اس کے دشوں سر کاٹ ڈالے اور اس کے بھائی وبھیشن کو راج گدی دیدی تتھا سیتا جی کو لے کر ہرش مناتے ہوئے ایودھیا پُری میں آئے۔

ہے راجن رام چندر جی جب بن کو چلے گئے تو پیچھے بھرت جی راج گدی پر نہیں بیٹھے اور بھگوان رام چندر جی کی کھڑاویں راج سنگھاسن پر رکھ کر نیتیہ ان کی پوجا کرتے تھے۔ جب رام چندر جی کے آنے کا سماچار بھرت جی نے سُنا تو بڑے پرسن ہوئے اور رام چندر جی کے پاس جا کر ان کے چرنوں میں گر پڑے۔ رام چندر جی نے ان کو اُٹھا کر گلے سے لگایا اور محلوں میں آکر اپنی ماتاؤں کو پرنام کیا۔ تب وششٹھ جی نے آکر رام چندر جی کو راج گدی پر بٹھایا۔ رام چندر جی دھرم کے ساتھ راجیہ کرنے لگے۔ ان کے راجیہ میں پرجا بڑی سُکھی تھی کسی کو کسی پر کار کا کشٹ نہیں تھا۔ کوئی غریب نہیں تھا نہ کوئی امیر تھا۔ اِس لئے رام راجیہ پرسدھ ہے ؎

11 ادھیائے ۱۱

رام چندر جی کا سیتا کو تیاگنا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رام چندر جی اپنی پرجا کا بہت دھیان رکھتے اور راتری کے سمے بھیس بدل کر اپنے راجیہ میں گھومتے تھے کہ راتری میں جو چور ڈاکو آدمی ملیں، ان کو مار ڈالیں، اور پرجا کے دُکھ سُکھ کا پتہ بھی ملتا رہے۔ ایک دن وے بھیس بدلے ہوئے ایودھیا جی میں گھوم رہے تھے تو انہوں نے سُنا کہ ایک دھوبی اپنی استری سے کہہ رہا تھا تو میری بتا آگیا کے ایک رات باہر رہی ہے، میں تجھے اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا، میں راجہ رام چندر تھوڑے ہی ہوں جن کی پتنی ایک ورش راون کے یہاں رہی پھر بھی اُنہوں ——

نے اس کو گھر میں رکھ لیا۔ یہ بات سُن کر رام چندر جی کو بڑا دکھ ہوا اور وے سوچنے لگے۔ کہ ہماری پرجا سیتا جی کو گھر میں رکھنا پسند نہیں کرتی، اِس لئے پرات کال ہوتے ہی وے لکشمن جی سے کہنے لگے ہے تات! تم سیتا جی کو لے جا کر بن میں چھوڑ آؤ، تم ان سے جھوٹ بول دینا اور کسی بہانے سے بن میں لے جانا۔ یہ سُن کر لکشمن جی کو بڑا دکھ ہوا پر نتو بھائی کی آگیا مان کر وے سیتا جی کے پاس پہونچے اور کہنے لگے ہے ماتا! آپ نے رام چندر جی سے کہا تھا کہ آپ کی اچھا گنگا جی میں اشنان کرنے ورشیوں کی پوجا کرنے کی ہے سو اُنہوں نے آپ کے لئے رتھ بھیجا ہے۔ آپ اِس میں بیٹھ کر میرے ساتھ چلیں۔ یہ سُن کر سیتا جی بڑی پرسن ہوئی اور نئے وستر آبھوشن آدی پہن کر رتھ میں بیٹھ گئیں جب لکشمن جی رتھ کو لے کر بالمیکی جی کے آشرم کے پاس پہونچے تو رتھ کو روک دیا، اور سیتا کے پیروں میں گر کر رونے لگے۔ سیتا جی کہنے لگیں ہے پُتر! تم کس کارن روتے ہو؟۔

لکشمن جی نے تب ساری بات سنائی، اور کہا کہ میں تمہیں بن میں چھوڑنے آیا ہوں۔ یہ سُن کر سیتا جی کہنے لگیں کہ تمہارا رونا بیکار ہے، کیونکہ میرے بھاگیہ میں ایسا ہی لکھا تھا اور بھاگیہ کا لکھا کوئی ٹال نہیں سکتا، اِس لئے تم پرسن ہوتے ہوئے گھر کو جاؤ اور اپنے بھائی سے میرا پرنام کہہ دینا۔ ہے راجن! اُس سمے سیتا جی گربھوتی تھیں، سو لکشمن جی ان کو بالمیکی جی کے آشرم میں چھوڑ کر چلے آئے۔ بالمیکی جی نے سیتا جی کو اپنی پُتری کی طرح پیار سے رکھا، کچھ دن بیت جانے پر سیتا جی نے لو اور کش نامی دو پُتروں کو جنم دیا، جو بڑے ہی پراکرمی تھے کچھ سمے پشچات رام چندر جی نے اشومیدھ یگیہ کیا اور یگیہ کا گھوڑا چھوڑا تو اس کو کسی نے بھی نہیں پکڑا۔ پر نتو لوکش نے اس کو پکڑ کر باندھ لیا۔ رام چندر جی کی سینا کے سپاہیوں نے لوکش سے یُدھ کیا، پر نتو ان ویروں نے سب کو مار کر بھگا دیا۔ لکشمن جی جب یُدھ کرنے آئے تو ان کو بھی اِنہوں نے باندھ لیا۔ انت میں رام چندر جی جب سوئم یُدھ کرنے آئے، جب سیتا جی کو پتہ چلا کہ یہ میرے پتی سوئم یُدھ کرنے آئے ہیں تو اُنہوں نے لوکش کو یُدھ کرنے سے روک دیا۔

جب رام چندر جی کو معلوم ہوا کہ یہ پرتاپی بچے میرے ہی ہیں تو اُنہوں نے ان کو گلے لگا لیا اور سیتا جی سے چلنے کو کہنے لگے پر نتو انہوں نے وہیں دھرتی میں سمادھی لے لی، اور رام چندر جی اپنے پُتروں کو لے کر چلے گئے۔ اُس کے پشچات اُنہوں نے تیرہ ہزار ورش تک راجیہ کیا اور یگیہ کرتے رہے۔

12 ادھیائے ۱۲

رام چندر جی کے ونش کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رام چندر جی کے پُتر کُش کے لڑکے کا نام اتتھی تھا۔ اتتھی کا پُتر نشدھ اور نشدھ کا نبھ ہوا، نبھ کا پنڈریک اور پنڈریک کا کشیم دھنوا ہوا۔ کشیم دھنوا کا دیونیک، اس کا انیہہ اور انیہ کے

پُتر کا نام پاری یاترا تھا، اس کے پُتر کا نام بل، بل کا استھل، استھل کا پُتر وجرنابھ ہوا۔ وجرنابھ کا سگن کا ودھرتی، اور ودھرتی کا ہرنیہ نابھ ہوا۔ ہرنیہ نابھ کا پُتر کا نام پشیہ تھا، اس کا پُتر دھرو سندھی تھا، دھرو، سندھی کا سُدرشن، سُدرشن کا اگنی ورن، اگنی ورن کا شیگھر اور شیگھر کا مرو ہوا۔ یہ لوگ دُوارا سِدّھی پراپت کر کے اب تک کلاپ گاؤں میں استھت ہے۔ اور کلیگ کے انت میں نشٹ ہوتے سُورہ ونش کو پھر اتپن کریگا مرو کے پُرشُرت اُس کے سندھی، سندھی کے امرشن کے سہسوان، سہسوان کے وشوباہو، وشوباہو کے پرسین جت اور پڑسین جت کے تکشک کا پُتر ورہدول ہوا، جس کو تمہارے پتا ابھیبو نے مارا تھا۔ یہ سب اکشواکو ونش کے راجہ اب تک ہوئے ہیں۔ اب میں آگے ہونے والے راجاؤں کا نام سُناتا ہوں۔ ورہدول کا پُتر وہ ورن ہوگا اس کے اردکرم اور اردکرم کے ونس وردھ ہوگا۔ اس کی سنتانوں میں یہ راجہ ہوں گے۔ پرتی ویوم، بھانو، دواکر سہدیو ورہ دشوآدی۔ اکشواکو ونش کا انتم راجہ سمتر ہوگا اس کے ساتھ ہی یہ ونش نشٹ ہو جائے گا۔

13 ادھیائے ۱۳

اکشواکو کے پُتر نمی کے ونش کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اکشواکو کے پُتر نمی نے ایک سمے یگیہ کرنے کی تیاری کی اور وسشٹھ جی سے کہنے لگا آپ رتوج بن جائیں۔ وسشٹھ جی کہنے لگے کہ میں نے اندر کو وچن دے رکھا ہے اِس لئے میں پہلے اُس کا یگیہ سمپورن کرا دوں پھر لوٹ کر آؤں گا تب تمہارا یگیہ پورا کردوں گا۔ تم اس سمے تک میری پرتیکشا کرنا۔ یہ کہہ کر وسشٹھ جی اندر کا یگیہ کرانے چلے گئے۔ کچھ دنوں پشچات نمی نے وچار کیا کہ منوشیہ کی آیو کا کوئی بھروسہ نہیں، کب مرتیو آجائے اس لئے یگیہ کر لینا چاہیئے سو اُس نے وسشٹھ جی کی پرتیکشا نہیں کی اور انیہ رشیوں کو بُلا کر یگیہ کرنے لگا۔ جب وسشٹھ جی اندر کا یگیہ پورن کرا کے لوٹے اور اس کو یگیہ کرتے دیکھا تو کرودھ سے بھر گئے اور کہنے لگے ہے نمی! تو میرا اشیشہ ہو کر اتنا ابھیمانی ہے کہ میرے پیچھے ہی یگیہ کرانا آرمبھ کر دیا اِس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تو ابھی مرجائے گا۔ یہ سُن کر نمی نے بھی شاپ دیا کہ تم کو اپنی شکتی کا ابھیمان ہو گیا ہے اس لئے تم بھی ابھی مرجاؤ گے اس پر کارو یوگا بھیاسی نمی نے اپنے پران تیاگ دیئے اور وسشٹھ جی نے بھی شریر تیاگ کر اُروشی کے گربھ سے جنم لیا۔ یگیہ شالا میں جو منی لوگ بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے راجہ کے شریر کو سگندھت شالوں میں لپیٹ کر یگیہ شالا میں رکھا رہنے دیا، اور یگیہ سمپورن کیا جب یگیہ سمپورن ہو گیا تو رشی لوگ وہاں آئے ہوئے دیوتاؤں سے کہنے لگے کہ آپ لوگ بڑے سامرتھ وان ہیں، کرپا کر کے راجہ کو جیوت کر دیجئے۔ دیوتاؤں نے اپنی یوگ شکتی سے راجہ کو جیوت کر دیا۔ تب راجہ کہنے لگے ہے دیوتاؤں آپ مجھے جیوت کر کے پھر کیوں بندھن میں ڈال رہے ہیں۔ اگر آپ مجھ پر کرپا کرتے ہیں تو ایسا جیون دیجئے کہ پھر کبھی نہ مروں۔

یہ سُن کر دیوتا کہنے لگے کہ آج سے تم منوشیوں کی پلکوں میں رہا کرو گے۔ سو اس دن سے نمی منوشیوں کی پلکوں میں باس کرتا ہے۔ ہے راجن! راجہ کی دیہہ کو سالوں سے سنبھال کر رکھ دیا گیا تھا، سو وہ ویسی ہی اچھی بنی رہی کچھ دِنوں پشچات راجہ کے نہ رہنے سے چور ڈاکوؤں نے اُتپات مچانا آرمبھ کر دیا، تب رشیوں نے سوچا کہ راجہ کی کوئی سنتان اُتپن کرنا چاہیئے۔ یہ وچار کر وے راجہ کی لوتھ (لاش) کے پاس گئے اور اس کو متھنے لگے سو اس میں سے ایک پُتر اُتپن ہوا، جس کا نام جنک کہلایا۔ اس جنک نے متھلا پوری بسائی۔ ایک بار جنک کے راجیہ میں اکال پڑ گیا، سو جنک سوئم ہل لے کر بھومی جوتنے لگے ہل کی نوک سے بھومی کے اندر سے ایک کنیا سیتا نامک اُتپن ہوئی۔ جنک کے پتر کا نام کشی دھوج تھا:

14 ادھیائے ۱۴

سوم ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب ہم چندر ونش کا ورن کرتے ہیں، کیونکہ یہ کل بڑا پوتر ہے۔ اس میں پرورا آدی بڑے بڑے راجہ ہوتے ہیں — ہے راجن برہما جی نے کمل سے جنم لیا تھا۔ برہما جی کا اُتری نام کا پتر ہوا۔ اس اُتری کے نیتروں سے امرت مئے چندرماں کا جنم ہوا۔ برہما نے اس کو براہمن، اوشدھی اور تاراگنوں کا مالک بنا دیا۔ چندرماں نے تینوں لوکوں کو اپنے لاہوبل سے جیت لیا، اور راج سویہ یگیہ کیا اور برہسپتی جی کی استری تارا کو بل پورک چھین کر لے آیا۔ برہسپتی جی نے کئی بار چندرماں سے اپنی پتنی لوٹا دینے کی پرارتھنا کی پرنتو اس نے نہیں لوٹائی۔ اس بات پر دیوتاؤں اور دیتیوں میں بڑا بھاری یدھ ہوا۔ شکر اچاریہ جی کا برہسپتی سے بیر تھا اس لئے انہوں نے دیتیوں کا پکش لیا۔ شنکر بھگوان نے برہسپتی کے پتا سے ودیا پڑھی تھی، اس لئے انہوں نے دیوتاؤں کا پکش لیا، اور اپنی بھوتوں کی سینا لے کر چڑھ آئے۔ اندر نے اپنے گرو برہسپتی کا پکش لیا۔ اس یدھ میں ہزاروں لاکھوں دیوتا اور دیتیہ مارے گئے۔ پھر بھی چندرماں نے تارا کو نہیں لوٹایا۔ تب برہسپتی نے برہما جی سے کہا کہ آپ ہمارا فیصلہ کرا دیں۔ تب برہما جی نے چندرماں کو ڈرا دھمکا کر تارا برہسپتی جی کو واپس کروا دی۔ جب تارا برہسپتی جی کے گھر آئی تو گربھوتی تھی۔ یہ دیکھ کر برہسپتی جی نے کہا ہے مورکھ تو نے میری پتنی ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے ساتھ سمگم کیا اور اس کا پاپ لے کر آئی ہے، میں تجھ کو بھسم کر دیتا، پرنتو میری اچھا پُتر اُتپن کرنے کی ہے، اس لئے تجھے چھوڑ دیتا ہوں۔ تو اس گربھ کو گرا دے۔ اس بات کو سن کر تارا نے وہ گربھ گرا دیا۔ پرنتو وہ بالک سونے کی طرح رنگ اور کانتی والا تھا، اُسے دیکھ کر برہسپتی جی کا من بھی لینے کو للچا اُٹھا، پرنتو چندرماں آ کر کہنے لگا کہ یہ پُتر میرا ہے میں اُسے لوں گا۔ اس پر دونوں میں بہت جھگڑا ہونے لگا، تب رشیوں اور دیوتاؤں نے پنچ بن کر ان کا فیصلہ کرنے کے لئے تارا سے پوچھا کہ یہ بالک کس سے اُتپن ہوا ہے سچ سچ بتا دے۔ پرنتو تارا لجا کے کارن نہیں بتا رہی تھی۔

یہ دیکھ کر اس بالک کو بڑا کرودھ آیا، اور وہ ماں سے کہنے لگا کہ ارے پاپن صاف کیوں نہیں بتا دیتی کہ میں چندرماں سے اتپن ہوا ہوں۔ یہ سُن کر تارا نے کہا کہ یہ بالک ٹھیک کہتا ہے۔ تب رشیوں نے وہ بچہ چندرماں کو دے دیا۔ یہ بالک بڑا ہی بُدّھی مان تھا، اس لئے چندرماں نے اس کا بُدھ رکھا۔ اس بُدھ کا پترا اور روا تھا جو اتیت ہی گنی اور سُندر تھا۔ اس کے رُوپ اور گنوں کی چرچا نارد جی نے سورگ میں اور کی سبھا میں کی تھی۔ سو اُروشی اس کو دیکھنے پرتھوی پر آئی، اور راجہ کو دیکھ کر ایسی موہت ہوئی کہ تن من کی سُدھ بھول گئی اور جب راجہ نے اس کو دیکھا تو وے بھی دیکھتے ہی رہ گئے اور جب انہیں سُدھ آئی تو کہنے لگے ہے سندری تم میرے پاس آکر بیٹھو! یہ سُنکر وہ راجہ کے نکٹ آگئی اور راجہ کے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے اور کہنے لگی ہے راجن میں اندر کی اپسرا اُروشی ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ میرا اور تمہارا ساتھ سدا بنا رہے تو آپ کو ان باتوں کی پرتگیا کرنی پڑے گی۔

پہلی بات یہ ہے کہ میرے پاس یہ دو سندر مینڈھے ہیں جب تک آپ اُن کی رکشا کرتے رہیں گے، میں آپ کے پاس رہوں گی۔ میں گھی کا بھوجن کیا کروں گی، اور سماگم کے اترکت اور کسی سمے آپ کو ننگا نہیں دیکھوں گی، اگر دیکھ لوں گی، تو ترنت تیاگ دوں گی۔ راجہ نے ان باتوں کا سویکار کر لیا، اور اُروشی اس کے پاس رہنے لگی۔ راجہ اُروشی کے ساتھ آنند پوروک بہت دنوں تک وہار کرتا رہا، اور اُسے یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ کتنا سمے بیت گیا۔ ہے راجن! اُروشی کے چلے آنے سے اِندر کے دربار کی شوبھا پھیکی پڑ گئی تھی، سو اس نے اُروشی کو کھوجنے کے لئے گندھروں کو بھیجا۔ گندھروں نے ایک دن رات میں آکر راجہ کے سرہانے سے دونوں مینڈھے کھول لئے اور لے کر جانے لگے۔ ان کا چلّانا سُن کر اُروشی کی آنکھ کھل گئی اور اس نے راجہ کو اُٹھایا۔ راجہ جلدی میں ننگا ہی بھاگا۔ اس کو دیکھ کر گندھروں نے مینڈھے تو چھوڑ دیئے پر نتو بجلی چمکا دی جس کے پرکاش میں اُروشی نے راجہ کا ننگا شریر دیکھ لیا، سو ترنت ہی وہ راجہ کو چھوڑ کر چلی گئی۔ اس کے جانے کا راجہ کو بڑا دکھ ہوا اور وہ پاگلوں کی طرح بھومی پر پھرنے لگا۔ ایک بار کروکشیتر میں راجہ کو اُروشی دکھائی دی تو اس کی بڑی ونتی کر کے کہنے لگا کہ تم مجھ کو چھوڑ کر کیوں چلی گئیں، میرا تو کوئی دوش نہیں ہے یہ سُن کر اُروشی کہنے لگی کہ ہے راجن! مجھے متر اورن کے شاپ سے پرتھوی پر آنا پڑا تھا، سو میں سدا تمہارے پاس نہیں رہ سکتی تم مجھ کو بھول جاؤ۔ پر نتو راجہ نہیں مانا اور کہنے لگا کہ میں ابھی پران تیاگ کئے دیتا ہوں تب وہ کہنے لگی کہ تم پران مت تیاگو میں ہر ورش میں ایک دن تمہارے پاس آیا کروں گی اور رہا کروں گی اور آپ کے انش سے میرے اور پتر بھی اُتپن ہوں گے۔ اُروشی نے کہا کہ میں اس سمے بھی گربھوتی ہوں، یہ آپ کا ہی گربھ ہے۔

تب راجہ اپنے گھر کو چلا آیا۔ اس کے ایک ورش پشچات اُروشی وہاں آئی اور رات بھر راجہ کے پاس رہی۔ جب سویرے وہ جانے لگی تو راجہ دُکھ کے کارن رونے لگا۔ یہ دیکھ کر اُروشی نے کہا ہے راجن! تم گندھروں سے پرارتھنا کرو یہ مجھے تم کو سونپ دیں گے۔ یہ سنکر راجہ نے گندھروں کی پرارتھنا آرمبھ کر دی گندھروں نے اس کو ایک اگنی کے سمان پرکاش والی ہانڈی دی اور کہا کہ اس سے تیری منو کامنا پورن ہوگی۔

۲۲۷ راجہ نے اس ہانڈی کو بھومی میں گاڑھ دیا جس سے ایک بہت بڑا پیپل کا پیڑ اُپجن ہوا۔ راجہ نے اس پیڑ کو رگڑ کر اگنی اُپجن کر کے اس سے یگیہ کیا اور یگیہ کے پرتاپ سے سُورگ میں گیا اور وہاں اُروشی کے ساتھ رہنے لگا۔

15 ادھیائے ۱۵

پرشورام جی کا اُپجن ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اُروشی کے گربھ سے پورورواکے آیو۔ شرتایو، ستیایو، دیہ، وجئے اور جے یہ چھ پُتر ہوئے۔ ان کے ونش میں جہنو نام کا ایک بڑا دھرماتما پُتر اُپجن ہوا، اس نے ایک دن گنگا جی کو چلو میں بھر کر پی لیا، تب گنگا جی اس کی جنگھا میں سے ہو کر نکلیں، اسی لئے گنگا جی کو جانہوی کہتے ہیں۔ جہنو کے ونش میں گادھی نام کا ایک راجہ ہوا جس کی پتنی کا نام ستیہ وتی تھا۔ اس کے رُوپ پر موہت ہو کر بھرگو جی کے ونش کے ایک براہمن رچیک نے راجہ سے اپنے ساتھ اس کنیا کا وِواہ کرنے کو کہا۔ راجہ نے دیکھا کہ یہ براہمن ہماری کنیا کے یوگیہ نہیں ہے تو ان کا اپمان تو نہیں کیا، بلکہ ٹالنے کے لئے کہنے لگا کہ تم ہمیں ایک ہزار گھوڑے دودھ جیسے سفید رنگ کے اور جن کا ایک ایک کان کالا ہو ایسے لا کر دو، تب کنیا کا وِواہ تمہارے ساتھ کر دیں گے۔ یہ سُن کر براہمن نے ورُن دیوتا کی پرارتھنا کی، اور اُن سے ایک ہزار گھوڑے لا کر راجہ کو دیدیئے اور لاچار ہو کر راجہ کو بھی اپنی کنیا دینی پڑی۔ وہ براہمن راجا کی کنیا کے ساتھ رہنے لگا۔ کچھ دِنوں پشچات ستیہ وتی کی ماں نے کہا کہ مجھے ایسی اچھا ہے کہ میرے ایک پُتر اُپجن ہو اور ستیہ وتی نے بھی پُتر اُپجن ہونے کی اچھا کی، تب اس رِشی نے ایک یگیہ کیا اور جو سا کلیہ بچا اس کی دو پنڈیاں (چرو) بنا کر ایک اپنی ساس کو دے دیا۔ اور دوسرا اپنی پتنی کو اور اشنان کرنے کو چلے گئے۔ اُن کے پیچھے بھول سے ان کی پتنی نے اپنے چرو تو ماں کو کھلا دیا اور ماں کا اپنے آپ کھا لیا۔ جب رِشی لوٹ کر آئے اور یہ ورتانت معلوم ہوا تو کہنے لگے تو نے یہ بڑی بھول کی ہے جو اپنا چرو ماں کو کھلا دیا اور ماں کا اپنے آپ کھا گئی۔ اس کے پربھاؤ سے تیرا پتر بہت پراکرمی اور کرودھی ہوگا، اور تیری ماں کا پُتر بڑا دھرماتما اور بھگوان کا بھگت ہوگا۔

یہ سُن کر ستیہ وتی ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی ہے سوامی ایسا اُپائے کیجئے جس سے میرا پُتر کرودھی نہ ہو۔ تب رِشی کہنے لگے اچھا جا تیرا پُتر تو کرودھی نہیں ہوگا، پر نتو پُتر کا پُتر ارتھات پوتا مہا کرودھی اور دنڈ دھاری ہوگا۔ تب ستیہ وتی کے جمد اگنی نام کا پُتر اُپجن ہوا جس نے رینو کی پُتری رینو کا سے وِواہ کیا۔ اس رینو کا کے سو مان آدمی پُتر اُپجن ہوئے جن میں سب سے چھوٹے کا نام رام تھا۔ یہ بڑا کرودھی تھا اور برسمے پرسا کاندھے پر رکھے رہتا تھا، اس کارن سب اسے پرشورام کہنے لگے۔ پرشورام نے بڑے ہو کر دیکھا کہ کشتری جاتی کے لوگ اپنا دھرم بھول کر بھوگ وِلاس میں پھنس گئے ہیں اور مدرا مان کرتے ہیں، سو انہوں نے کرودھ کے مارے ساری

پرتھوی پر سے کشتری کُل کا نام مٹا دیا اور اکیس بار پرتھوی کو کشتریوں سے شونیہ کر دیا۔ یہ سُن کر پریکشت جی کہنے لگے ہے رشی راج! کشتری راجاؤں نے ایسا کون سا اپرادھ کیا تھا، جس سے پرشورام جی نے ان کی ولش کو اتنی بار نشٹ کر دیا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ہیہئے ونشیوں کا ارجن نام کا راجہ تھا، اِس نے دتاتریہ جی کی بڑی سیوا کی تھی، جس کے کارن دتاتریہ جی نے پرسن ہو کر اس کو ورادان دیا جس سے اس کی ایک ہزار بھجائیں ہو گئیں، اور یہ ویریوں میں اجیئے ہو گیا۔ آٹھویں سدھیاں اس کے پاس ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی تھیں، اور وہ بڑے نیائے اور دھرم کے ساتھ راجیہ کرتا تھا۔ اس کے راجیہ میں رشی مُنی بڑے پرسن تھے۔ ایک بار راجہ اپنی رانیوں کے ساتھ نرمدا میں اشنان کرنے گیا، وہاں اس نے کھیل کھیل میں ہی اپنی بھجاؤں سے نرمدا کا پانی روک دیا، تب پانی پیچھے کو اُلٹا بہنے لگا اور جہاں راون بیٹھا ہوا تھا، وہاں جا کر بھر گیا تب راون بہت کرودھ کر کے اِسے مارنے کو آیا، پر نتو اِس نے اس کو پکڑ کر اپنی بغل میں دبا لیا اور بہت دنوں تک دبائے رہا۔ جب راون نے بہت پرارتھنا کی تب اس نے براہمن سمجھتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ ایک بار ارجن راجہ اپنی ساری سینا کے ساتھ شکار کھیلتا ہوا اُس استھان پر آیا جہاں جمدا گنی رشی کی کٹیا تھی رشی کے پاس کام دھینو گئو بندھی ہوتی تھی، سو انہوں نے اُسی کے پرتاپ سے راجہ کی ساری سینا اور گھوڑوں آدی کو بھوجن کرا دیا۔ یہ دیکھ کر ارجن سوچنے لگا کہ یہ گائے تو بڑی اچھی ہے یہ رشی سے مانگنی چاہیئے۔ اس نے رشی سے گائے مانگی، پر نتو انہوں نے نہیں دی۔ اس پر اس نے اپنے سپاہی کو آگیا دی کہ گائے کو زبردستی چھین کر لے آؤ۔ سو وے بچھڑے سہت گائے کو چھین کر لے گئے۔ جب جمدا گنی کے پُتر پرشورام آشرم پر آئے اور یہ باتیں سُنی تو کرودھ کے مارے کانپتے ہوئے پرسالے کر اکیلے ہی ارجن سے لڑنے کو چل دیئے اور اس کی ساری سینا کو مار کر اس کو بھی مار گرایا۔ پرشورام کے ڈر سے راجہ کے ایک ہزار پتر بھاگ گئے۔ پرشورام نے وہ گائے لے کر اپنے پتا کو دے دی اور سارا ورتانت سنایا۔ یہ سنکر جمدا گنی رشی کہنے لگے ہے پُتر! یہ بڑا بُرا ہوا۔ تو نے ایسے چکرورتی راجہ کو بیکار ہی مار ڈالا۔ براہمن کا دھرم کشما کرنا ہے۔ اِس لئے تو جا کر اس پاپ کا پرائشچت ایک ورش تک بھگوان کا تپ کر کے کر تب یہ ہتیا کا پاپ چھوٹے گا۔

16 ادھیائے ۱۶

پرشورام کا اپنے بھائیوں اور ماتاؤں کا ودھ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پتا کی آگیا سے پرشورام جی نے ایک ورش تک تپ کیا اور پھر گھر پر لوٹ کر آئے کچھ دنوں پشچات ایک دن ان کی ماتا رینو گنگا جی میں جل بھرنے گئیں۔ وہاں اُنہوں نے دیکھا کہ گندھروں کے راجہ

السپراؤں کے ساتھ پانی میں کھیل رہے ہیں۔ اس کو بڑا کو دیکھنے میں وہ ایسی مگن ہوئیں کہ رشی کے ہون کے... سمے کا بھی دھیان نہ رہا، اور چیر رتھ پر آسکت ہوگئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب ان کو دھیان آیا تو پتی کے شاپ کے ڈر سے جل لے کر آشرم میں پہونچی، اور ہاتھ جوڑ کر رشی کے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ رشی نے اپنی انتر درشٹی سے دیکھ لیا کہ اس نے مالنک وبھی چار کیا ہے سو انہوں نے اپنے پتروں کو آگیا دی کہ اس کا شر کاٹ ڈالو، پر نتو کسی نے آگیا نہ مانی، تب پرشورام جی سے انہوں نے کہا۔ پرشورام نے اپنی ماتا کا سر کاٹ دیا اور ساتھ ہی سب بھائیوں کو بھی مار ڈالا۔ اس بات پر جمدا گنی بہت پرسن ہو کر کہنے لگے ہے پتر! تو نے میری آگیا کا پالن کیا ہے اس لئے میں تجھ سے بہت پرسن ہوں۔ تو جو چاہے ور دان مجھ سے مانگ لے۔ تب پرشورام جی نے کہا کہ یہ ور دان دیں کہ میری ماتا اور بھائی جیوت ہو جائیں، سو رشی نے ان سب کو جیوت کر دیا۔

ہے راجن! ارجن کے جو پتر یدھ میں سے بھاگ گئے تھے وے بدلہ لینے کی سوچتے رہتے تھے۔ ایک دن جب پرشورام جی اپنے بھائیوں کو ساتھ لے کر بن میں لکڑی لینے گئے، تو سہستر واہو کے پتروں نے آکر سمادھی میں لین جمدا گنی رشی کا شر کاٹ ڈالا۔ جب پرشورام لوٹ کر آئے اور پتا کا سر کٹا ہوا دیکھا تو انہوں نے کشتریوں کے ناش کرنے کا سنکلپ کیا اور اکیلے ہی جا کر ان سب بھائیوں کو مار ڈالا اور وے ان کے پتا جمدا گنی کا شر اپنے ساتھ لے گئے تھے اس کو لا کر پتا کے دھڑ پر لگا کر جوڑ دیا۔ پھر انہوں نے اکیس بار پرتھوی کشتریوں سے چھین کر براہمنوں کو دان میں دے دی۔

ہے راجن! اگلے منوانتروں میں پرشورام جی بھی سپت رشیوں میں ہوں گے اور اس سمے انہوں نے دنڈ تیاگ دیا ہے اور مہیندر اچل پروت پر نواس کرتے ہیں، جہاں گندھروادی ان کی استوتی کرتے ہیں۔ گمادی رشی کے پتر وشوامتر بڑے تیجسوی تھے۔ انہوں نے اپنے بتو بل سے برہم رشی کی اپادھی پائی۔ وشوامتر جی کے ایک سو پتر تھے۔ جو مدھو چھند کہلاتے ہیں:

17 ادھیائے ۱۷
پرورواکے ونش کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پرورواکا جو پتر آیو نام کا تھا۔ اس کے پانچ پتر نہش، چھتر وردھ، رجی، رمبھ اور انیما ہوئے۔ چھترو ـــ کے سہوتر ہوا اور سہوتر کے کاشو، کش اور گرمتس مدیہ تین پتر اتپن ہوئے گرمتس مد کے شنک اور شنک کے شونک ہوا، جو رگ ویدیوں میں سریشٹھ تھا۔ کاشیہ کے کاشی، کاشی کے راشٹر، راشٹر کے ویرگھ تم اور ویرگھ تم کے دھنونتری ہوا۔ دھنونتری نے آیورو ید کو جنم دیا۔ دھنونتری کے کیتو مان اور کیتو مان کے بھیم رتھ ہوا۔ بھیم رتھ کے دور داس ہوا۔ دود اس کے پتر کا نام دیو مان تھا جس کے کئی نام تھے۔ اس کا پتر

الرک ہوا۔ اس نے ساٹھ ہزار ورش تک یودک رہ کر راجیہ کیا۔ الرک کے پُتر کا نام سنتتی، سنتتی کا سنیتھ، سنیتھ کا سکیتن، سکیتن کے دھرم کیتو، ستیہ کیتو کے دھرشٹ کیتو، دھرشٹ کیتو کے سکومار، سکومار کے دیتی ہوتر اور دیتی ہوتر کا مارگ بھومی ہوا۔ یہ سب کاشی راجہ کی سنتان تھے۔ رمبھ کے پتر کا نام رکھبس، رکھبس کا گمبھیر اور گمبھیر کا اکریہ ہوا۔ اس کے ونش میں براہمن ہوئے۔ اب ہم انیمار کے ونش کا ورن کرتے ہیں۔ انیمار کے شدھ، شدھ کے شچی، شچی کے ترگلوت ہوا جس کا نام دھرم سارتھی پرسدھ، دھرم سارتھی کے شانتر رے ہوا جو جتیندریہ تھا۔ رج کے پانچ سو پُتر بڑے بلی اور پراکرمی تھے۔ ایک بار دیوتاؤں اور دیتیوں میں یدھ ہوا تب اندر نے راجہ رج سے سہائتا کی پرارتھنا کی۔ رج نے اپنے پانچ سو بیٹے اُس کے ساتھ یُدھ کرنے بھیج دیے جنہوں نے دیتیوں کو ہرا دیا۔ تب اندر کہنے لگا کہ اس سنگھاسن پر تم ہی بیٹھو۔ جب رج مر گیا، اور اندر نے اس کے بیٹوں سے راج مانگا، تو اُنہوں نے دینے سے منع کر دیا۔ جب مدر نے برہسپتی جی کی پرارتھنا کی تو انہوں نے بُدھی ناشک نام کا یگیہ کر کے سب بیٹوں کو نشٹ کر دیا۔

ہے راجن! چھتر ودھ کا پوتا کش تھا۔ اس سے پرتی ہوا، پرتی سے سنجئے اور سنجئے کے جئے ہوا۔ جئے کے کرت کرت کے ہریون، ہریون کے سہدیو، سہدیو کے اہین، اور اہین کے جئے سین ہوا۔ جئے سین کے سنسکرتی اس کے جے جئے کے دھرم چھیتر اور دھرم چھیتر کے مہارتھ ہوا۔ یہ سب چھتر کا ونش ہوا۔ اب راجہ نہش کے ونش کی کتھا کہوں گا۔

18 ادھیائے ۱۸

راجہ نہش کے ونش کا ورن

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! راجہ نہش کے یتی، یاتی، سیاتی، آیوتی، ویوتی اور کرتی یہ چھ پتر ہوئے تھے۔ یہ نہش کا کہنا بہت مانتے تھے۔ ان میں یتی نے تو راجیہ کیا ہی نہیں، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ راجیہ پاکر منوشیہ بھگوان کو بھول جاتا ہے۔ جب نہش نے سورگ پر راجیہ کیا، اور اندرانی پر آسکت ہو گیا، تو اگستیہ آدی رشیوں نے اس کو سورگ سے گرا دیا، اُس نے اجگر کی یونی پائی۔ اس سے یاتی راجہ ہوا۔ اس نے اپنے چاروں چھوٹے بھائیوں کو ایک ایک دِشا کا راجیہ دے دیا۔ اور اپنے آپ شکراچاریہ اور ورش پروا کی پُتری سے وواہ کر کے راجیہ کرنے لگا۔

یہ سُن کر پریکشت جی پُوچھنے لگے ہے مہاراج! شکراچاریہ تو براہمن تھے اور یاتی کشتری تھا، تو یہ وپریت سمبندھ کیسے ہوا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ایک دن ورش پروا کی پتری شرمشٹھا اپنی سکھیوں اور گرُپتری دیوپانی کو ساتھ لے کر سرووریں اشنان کرنے گئیں اور وہاں اپنے کپڑے کنارے پر رکھ کر جل میں گھس کر ایک

ایک دوسرے پر چھینٹے ہونے لگیں، اتنے میں ہی مہادیو جی اور پاروتی جی بیل پر بیٹھے ہوئے اُدھر سے نکلے، تب وے بڑی لجت ہو کر جھٹ پٹ جل میں سے نکل کر کپڑے پہننے لگیں۔ جلدی میں شرمشٹھا نے اپنی گرو کی پُتری دیویانی کے کپڑے پہن لئے۔ تب کرودھ میں آکر دیویانی کہنے لگی۔ تیرا اُسر پتا میرے پتا کا شیشہ ہے اور تو نے مجھے نیچا دکھانے کے لئے میرے کپڑے پہن لئے، ہماری داسی ہو کر تجھے اتنا ابھی مان ہے، اس بات پر شرمشٹھا کو بھی کرودھ آیا اور کہنے لگی کہ تو اپنی حالت بھی تو دیکھ تو ہم لوگوں کے یہاں بھوجن پراپت کرنے کے لئے کتوں کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ ایسا کہہ کر اُس نے گرو پُتری کو ننگا کر کے ایک کنویں میں گرا دیا اور اپنے گھر کو چلی آئی۔ کچھ دیر پشچات راجہ یاتی شکار کھیلتا ہوا وہاں آیا اور پیاس سے بیاکل ہو کر کنویں پر آیا اور اس میں دیویانی کو ننگا کھڑا دیکھ کر اپنا دوپٹہ پہننے کو اسے دے دیا اور ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔ جب دیویانی باہر آئی تو کہنے لگی ہے راجن! آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ اس لئے میں اب آپ سے ہی وِواہ کروں گی۔ میرا اور آپ کا سمبندھ بھگوان نے ملایا ہے۔ برہسپتی کے پُتر کچ نے میرے پتا سے مرت سنجیوتی ودیا پڑھی تھی، تب میں نے اُس پر موہت ہو کر کہا کہ مجھ سے وِواہ کرلے۔ اُس نے کہا کہ تو میرے گرو کی پُتری ہے، میں تجھ سے وِواہ نہیں کر سکتا، میں نے اس کو شاپ دیا کہ تیرا وِواہ بھی براہمن سے نہیں ہوگا، اس لئے میں آپ سے ہی وِواہ کرنا چاہتی ہوں۔ یہ سُنکر یاتی نے اُس سے وِواہ کرنا سویکار کر لیا۔ جب راجہ چلا گیا تو دیویانی اپنے پتا شکراچاریہ کے پاس گئی اور روتے ہوئے ساری بات سنائی کہ کس پرکار شرمشٹھا نے کٹو وچن کہے اور کنویں میں دھکیل دیا۔ اس بات پر شکراچاریہ جی کا من بڑا دُکھی ہوا اور وے سوچنے لگے کہ پرو ہتائی کرنا اور بھکشا مانگنا بُری بات ہے۔ ایسا وچار کر وے اپنی پُتری کو ساتھ لے کر پُر سے باہر جانے لگے۔ جب ورش پروانے یہ بات سُنی تو وہ بھاگتا ہوا وہاں گیا، اور شکراچاریہ جی کے چرنوں میں گر کر کہنے لگے ہے گرودیو! میری پُتری نے بڑی بھول کی ہے۔ آپ اسے چھما کریں اور یہ نگر چھوڑ کر نہ جائیں۔

یہ سنکر شکراچاریہ جی کہنے لگے ہے پُتر! میں اپنی پتری کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم دیویانی کا کہنا مانو اور جو کچھ وہ کہے وہ کرنے کو تیار ہو تو میں رُک جاؤں گا۔ جب ورش پروانے وچن دے دیا تو دیویانی کہنے لگی کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ جب میں اپنے پتی کے یہاں جاؤں تو شرمشٹھا بھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ جن کے سامنے اس نے میرا اپمان کیا تھا، میری داسی بن کر چلے۔ جب شکراچاریہ نے اپنی بیٹی دیویانی کا وِواہ یاتی سے کر دیا اور شرمشٹھا بھی داسی کے رُوپ میں جانے لگی۔ تب شکراچاریہ جی نے راجہ سے کہا ہے پُتر! اس بات کا دھیان رکھنا کہ شرمشٹھا میری پُتری کی داسی ہے۔ تو اپنی سیج پر اس کو کبھی مت آنے دینا کچھ دنوں پشچات دیویانی کے دو پُتر اُتپن ہوئے جن کے نام یدو اور ترد سو تھے۔ شرمشٹھا جب دیویانی کو گود میں بچے کھلاتے دیکھتی تھی تو اس کی اچھا ہوئی تھی کہ میرے بھی سنتان ہو۔ جب بہت دن اسی پرکار بیت گئے تو ایک دن اکیلے میں وہ راجہ سے کہنے لگی ہے راجن! میری اچھا یہ ہے کہ میرے بھی سنتان ہو سو آپ میرے ساتھ سماگم کیجئے۔ میں راجہ کی

بیٹی ہوں، اِس لئے کسی دُوسرے کے ساتھ بھوگ نہیں کر سکتی۔ یہ سُن کر راجہ کا ہردے بھی پسیج گیا اور انہوں نے اُس سے سماگم کیا، جس سے شرمشٹھا کے تین پُتر اُتپن ہوئے جن کے نام دریہیو انو اور پُرو تھے۔ جب دیویانی نے یہ دیکھا کہ میری داسی کے پُتر راجہ سے ہی اُتپن ہوئے ہیں تو وہ ناراض ہو کر اپنے پتا کے گھر چلی گئی۔ راجہ بھی اس کے پیچھے پیچھے خوشامد کرتا ہوا گیا، پر نتو وہ نہ راضی ہوتی۔ جب وُہ شکر اچاریہ کے پاس پہونچا تو انہوں نے شاپ دیا کہ تو نے کام لولپ ہو کر داسی کے ساتھ سماگم کیا ہے جا اُسی سے بوڑھا ہو جا۔ تب راجہ کہنے لگا، ہے رِشی راج میں آپ کی بیٹی سے سہواس کرنے سے ابھی ترپت نہیں ہُوا ہوں میں کچھ دنوں اور اس کے ساتھ گرہست دھرم کا سکھ اٹھانا چاہتا ہوں۔ تب شکر اچاریہ جی کہنے لگے کہ اگر کوئی تجھے اپنی تَرن اوستھا دیکر بڑھاپا بدلے میں لے لے تو تو جوان ہو جائے گا۔

یہ سُن کر راجہ اپنے بیٹوں کے پاس آیا، اور ان سے ترنا وستھا مانگی پر نتو کسی نے نہیں دی۔ اُن کے سب سے چھوٹے پتر پرو نے اپنے پتا کا بڑھاپا لے لیا۔ اور بیان گرہست سکھ بھوگتا رہا اور راجیہ کرتا رہا۔ دیویانی بھی راجہ کی سیوا پہلے سے ادھک کرنے لگی ــــ ہے پریکشت! اس طرح ایک ہزار ورش تک راجہ پانچوں اندریوں اور چھٹے من سے بھوگوں کو بھوگتا رہا، پر نتو اس کا من نہیں بھرا۔

19 اُدھیائے ۱۹

بیاتی کا مُکتی پراپت کرنے کیلئے تپ کرنے جانا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب بہت دن بھوگ ولاس کر چکے تب راجہ نے انو بھو کیا کہ میری آتما نشٹ ہو گئی ہے تب ایک دن اپنی رانی دیویانی سے کہنے لگا ہے رانی! میں نے جنگل میں ایک نئی بات دیکھی ہے جسے کہتے ہوئے بھی مجھے سنکوچ ہوتا ہے۔ ایک براہمن کی بکری جن میں گھوم رہی تھی کہ ایک کنوئیں میں گر پڑی۔ اُدھر سے ایک بکرا آنکلا، اور جب اس نے دیکھا کہ بکری کنوئیں میں گر پڑی ہے تو وہ اپنے سینگوں سے کنوئیں کے پاس کی مٹی کھودنے لگا اور کنوئیں کے اندر راستہ بنا کر بکری کو نکال لایا۔ بکرا بڑا ہرشٹ پشٹ تھا سو بکری بھی اس پر موہت ہو گئی اور وے دونوں سُکھ پوروک رہنے لگے۔ کچھ دنوں کے پشچات بکرا کسی دُوسری بکری سے پریم کرنے لگا۔ تب بکری اُس سے روٹھ کر براہمن کے یہاں چلی گئی۔ بکرا بھی اُس کے پیچھے پیچھے گیا۔ براہمن نے بکرے پر کرودھ کر کے اُس کو بدھیا کر دیا، تب وہ بہت گڑگڑانے لگا، سو براہمن نے دیا کر کے اُسے پھر ویسا ہی بنا دیا، اور وہ بکری کے ساتھ سکھ بھوگنے لگا پر نتو اس کی ترپتی نہ ہوتی تھی۔ ہے دیویانی! اِسی پرکار ہماری تمہاری کہانی ہے۔ ہم تم مایا موہ میں ایسے پھنس گئے ہیں کہ اپنی آتما کو بھی بھول گئے ہیں۔ ہم وشئے واسنا میں ڈوبے رہتے ہیں، پر نتو من نہیں بھرتا۔ منوشیہ جتنا وشے بھوگ کرتا ہے اُتنی ہی چاہنا بڑھتی جاتی ــــــــــــــــ

ہے اِس لئے یہ اُچت ہے کہ ہم دونوں اپنا پرلوک سُدھارنے کے لئے بھگوان کا بھجن کریں۔ یہ بات اس کی استری کو بھی بہت پسند آئی۔ راجہ بیاتی نے اپنی یوواوستھا اپنے پُتر کو لوٹا دی اور وردھاوستھا واپس لے لی۔ پھر وہ رانی کو ساتھ لے کر اُتر اکھنڈ میں بدری آشرم میں جاکر تپ کرنے لگا۔ اور کچھ دنوں پشچات دونوں نے اپنے استھول شریر تیاگ کر سورگ پراپت کیا:

20 ادھیائے ۲۰

پُروکے ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں پُروکے ونش کا ورنن کرتا ہوں جس میں تم اُپتن ہوتے ہو۔ پُروکے پُتر جنمے جے، جنمے جے ..... کا پرچن وت، پرچن وت کے پرویر، پرویر کے نمسیو اور نمسیو کے چارو پاد ہوا۔ چارد پاد کا بیٹا سودیومن کا بھوگو، بھوگو کے سنیاتی، سنیاتی کے اہنیاتی، اہنیاتی کے رودراشو ہوا۔ اس رودراشو کے ریتو، ککشیو، سنھڈلیو، کرتیو، جلیو، سنتیو، دھرمبو، ستیو، ورستیو اور سب سے چھوٹا دینو یہ دس پُتر گھرتاپی نامک السپراسے اُپتن ہوتے۔ ان میں سے ریتو کے رنتی بھار۔ رنتی بھار کے سمتی، دھرو اور ایرتی اتھ، یہ تین پُتر ہوتے۔ ان میں سے ایرتی رتھ کے کنڈو ہوا، کنڈو کے میدھاتتھی، میدھاتتھی کے پرسکنڈ آدی براہمن ہوتے۔ پھر سمتی کے ریبھ، اور ریبھ کے دُشنیت ہوا۔ یہ دُشنیت ایک دِن شکار کھیلتے ہوتے کنڈورشی کے آشرم میں چلا گیا وہاں ایک بہت ہی سُندر استری کو بیٹھے دیکھ کر اس پر موہت ہوگیا، اور پوچھنے لگا — ہے کو ملانگی تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو؟ یہ سُن کر شکنتلا کہنے لگی ہے راجن! میں وشوامتر کی پُتری ہوں اور میری ماں منیکا ہے۔ وہ جب سورگ جانے لگی تو مجھے پرتھوی پر ہی ڈال گئی تھی، اِس بات کو کنڈورشی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہے پریکشت! شکنتلا بھی راجہ کو دیکھ کر موہت ہوگئی تھی، سو اُن سے کہنے لگی۔ ہے راجن! آج رات کو آپ کو یہیں پر نواس کیجئے۔ راجہ اُس رات کو وہیں رہا اور گاندھروِیتی سے وِواہ کر کے شکنتلا کے ساتھ سمّاگم کیا، جس سے اس کے اُسی رات گربھ رہ گیا۔ پرات کال راجہ اپنے نگر کو چلا آیا۔ کچھ سمے پشچات شکنتلا نے پُتر کو جنم دیا۔ وہ پُتر اتنا پرتاپی تھا کہ سنگھ کے بچّوں کو پکڑ کر اُن کے ساتھ کھیلا کرتا تھا کنڈورشی کی آگیا سے شکنتلا پُتر کو لے کر اپنے پتی دُشنیت کے پاس گئی، پر نتو راجہ کہنے لگا کہ میں تجھے پہچانتا بھی نہیں، اور اس کو گرہن نہیں کیا تب آکاش وانی ہوئی "ہے راجن شکنتلا ٹھیک کہتی ہے یہ تیرا ہی پتر ہے۔ تو اپنی پتنی اور پتر کو رکھ کر پالن پوشن کر"، تب راجہ نے ان کو اپنے یہاں رکھ لیا۔ راجہ نے اِس پُتر کا نام کنڈورشی کے کہنے سے بھرت رکھا تھا۔ دشنیت کے مرنے پر بھرت راج گدی پر بیٹھا۔ یہ بڑا چکرورتی راجہ تھا۔ اُس نے بچپن اشومیدھ یگیہ یمناجی کے کنارے اور اٹھتر گنگاجی کے کنارے بیٹھ کر کئے۔ ایک سو تینتیس یگیوں کو دیکھ کر دیوتا بھی آشچریہ کرنے لگے تھے — راجہ

لے کروڑوں گئوئیں اور لاکھوں ہاتھی براہمنوں کو دان دیتے تھے۔ ایک بار اس نے دیوتاؤں اور دیتیوں کے یُدھ میں دیوتاؤں کا پکش لے کر دیتیوں کو مار بھگایا تھا۔ اِس کا وِواہ ودربھ دیش کے راجہ کی تین پتروں سے ہُوا تھا۔ اس کی رانیوں کے جو پُتر ہوتے وے بڑے کروپ تھے۔ سو رانیوں نے ڈرتے ہوئے کہ کہیں راجہ یہ نہ کہنے لگیں کہ یہ میرے ویریہ سے اُتپن نہیں ہیں۔ اِن تینوں پُتروں کو گنگا جی میں پھینک دیا۔ راجہ سُنتان نہ ہونے کے کارن بڑا دکھی رہتا تھا۔ سو ایک بار اس نے کنڈوِرشی سے پُتر ہونے کے لئے یگیہ کرایا۔ تب مروت دیوتاؤں نے ان کو بھردواج نامک پُتر دیا۔

ایک بار برہسپتی نے اپنے بڑے بھائی کی ممتا نامک پتنی سے زبردستی سماگم کیا، جس سے اس کے گربھ رہ گیا۔ اُس نے اپنے پتی کے بھئے سے گربھ گرا دیا، اور برہسپتی کے یہاں چھوڑ دیا۔ برہسپتی نے اُس بالک کو جنگل میں چھوڑ دیا۔ جب وُہ بچّہ بھوک پیاس سے تڑپنے لگا، تب ماروتوں نے اس کو اُٹھا لیا اور پالن پوشن کرنے لگے، انہوں نے اس کا نام بھردواج رکھا، اور یگیہ میں وہی بالک بھرت کو دے دیا۔

21 اودھیائے ۲۱

رنتی دیو اور اجمیڑھ آدی کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! وہ بالک ونش نشٹ ہونے پر دیا گیا تھا، اس لئے اُسے ونتھ کہتے تھے۔ اِس ونتھ کے مینو نامک پُتر ہوا اور مینو کے ورہت کشیتر، جئے، مہاویریہ، نر اور گرگ یہ پانچ پُتر ہوئے۔ اِن میں سے نر کے سنکرتی نام کا پُتر ہوا۔ اِس سنکرتی کے گرو اور رنتی دیو نامک دو پُتر تھے۔ رنتی دیو بڑا ہی بھگت اور دھرماتما تھا۔ اِس کو بنا پریشرم کے جو دھن مِل جاتا تھا اُسی سے پیٹ پالن کرتا تھا، اور دین دُکھیوں کو دے دیتا تھا، ایک سمے اِس کے پاس کچھ نہیں رہا، سو وہ اپنے کٹمب کے ساتھ بہت دُکھی ہوا اور اڑتالیس دن تک کھانے پینے کو کچھ نہیں ملا۔ انچاسویں دن کوئی کرپالوان کو بھوجن دے گیا۔ رنتی دیو بھوجن کھانے کو بیٹھتے ہی تھے، کہ اتنے میں ایک ننھی آ گیا۔ رنتی دیو نے اُس کا سنمان کیا، اور بھوجن اُسے کھانے کو دے دیا۔ جب وہ چلا گیا اور جو کچھ بچا اس کو سب نے آپس میں بانٹ لیا۔ اتنے میں ہی ایک شُودر آ گیا اور بھوجن مانگنے لگا۔ راجہ نے اپنا بھاگ اس کو دے دیا۔ شُودر کے چلے جانے پر ایک اور ننھی اپنے کتّوں کو لے کر آ گیا۔ اور کہنے لگا۔ ہم لوگ بڑے بھوکے ہیں ہمیں کھانے کو دو۔ تب راجہ نے جو بھوجن رکھا ہوا اس کو دے دیا۔ پھر راجہ پانی پینے کو بیٹھا کہ ایک شُودر آ گیا اور کہنے لگا کہ میں بڑا پیاسا ہوں پانی دیجئے۔ راجہ نے وہ پانی بھی اس کو دے دیا۔ رنتی دیو کے بچّے بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے۔ پر نتو اُس نے کسی کا دھیان نہیں کیا۔ اتتھیوں اور غریبوں کی سیوا کی۔ تب بھگوان وشنو، برہما اور مہادیو جی تینوں راجہ کے پاس آ کر کہنے لگے ہے رنتی دیو! ہم تجھ سے بڑے پرسن ہیں تیرا کلیان ہوگا۔

مینو کے ایک پُتر کا نام گرگ تھا، جس سے رشنی اُتپن ہوا اور رشنی سے گارگیہ ہوا جس سے براہمن کُل اُتپن ہُوا مہاویریہ سے دُرت چھیک، تریارُتی کوی اور پُشکارونی نامک تین پُتر اُتپن ہوتے۔ یہ بھی براہمن ہوگئے۔ برہچھتر کا پُتر ہستی تھا، جس نے ہستناپور بسایا تھا، ہستی کے تین پُتر ہوئے جن کے نام اج میڈھ، روی میڈھ اور پُرمیڈھ تھے۔ اج میڈھ میں وِرہ دِشو ونش میں ہونے والے پریہ نیدھاری براہمن ہوگئے۔ وِرہ دِشو کا پُتر ورھد ہنو، ورھد ہنو کا ورھد کائے اور ورھد کائے کے جئے ورتھ ہوا۔ جئے ورتھ کے وشر، وشر کے سینا جت ہوا اس کے روچی واشو، ورڑھ ہنو اور کاشیہ یہ تین پتر اُتپن ہوئے۔ روچی راشو کے پار، پار کے پرتھوسین تتھا تیپ دو پُتر ہوئے ان میں سے نیم کے سو پُتر ہوئے۔ اس کا وِواہ شک کی کنیا کتوی سے ہوا جس کا پُتر برھمدت نام کا ہوا اس برھمدت کا وِواہ سرسوتی نامک استری سے ہوا جس سے وشوک سین نامک پُتر اُتپن ہوا۔ اِسی برھمدت نے جیگی شویہ رشی کے اُپدیش سے یوگ کا ایک گرنتھ رچا تھا۔ وکشوکسین کے اُدکسون اور اس کے بھلاّدنام کا پتر اُتپن ہوا۔ یہ سب ورتن وردھ وشو کے ونش کا ہے۔ روی میڈھ سے یوی نر، یوی نر سے کیرتی نان، کیرتی مان کے ستیہ دھرتی، ستیہ دھرتی کے درڑھ نیمی اور درڑ نیمی کے سپارشو ہوا۔ سپارشو کے سمتی، سمتی کے سنتی مان، سنتی مان کے کرتی ہوا۔ اس کرتی نے ہرنیہ نابھ سے یوگ ودیا سیکھی تھی۔ کیرتی نیپ، نیپ سے اُگرُیدھ۔ اُگریدھ سے چھیمیہ، چھیمیہ سے سوویر، سوویر سے رپو نجئے ہوا۔ رپو نجئے کے بہو رتھ ہوا اور پُرمیڈھ کے کوئی سنتان نہیں ہوئی۔ اجمیڈھ کا پُتر نیل تھا جس سے شانتی ہوا۔ شانتی سے سوشانتی، سوشانتی کے پروج، پروج کے ارک، ارک کے بھمریاشو ہوا اس کے پانچ پُتر ہوئے جن کے نام مُدگل، یوی نر، وِرہ وشو، کمپلیہ اور سنجئے تھے۔ جب بیٹے جوان ہوگئے تب بھمریاشو نے اپنے پتروں سے کہا کہ تم دیش کی رکشا کرو۔ سو انہوں نے دیش کے پانچ بھاگ کرکے ایک ایک بھاگ کی رکشا کی اسی لئے اس دیش کا نام پانچال ہے۔

مُدگل سے براہمن کُل کی اُتپتی ہوئی، اور مُدگلیہ ان کا گوتر تھا۔ مُدگل کے دو بچے ایک ساتھ ہوئے جن میں لڑکے کا نام دودداس اور پُتری کا نام اہلیا ہُوا۔ اس لڑکی کا وِواہ گوتم رشی سے ہوا جن سے شتانند کی اُتپتی ہوئی اس شتانند کا پتر شردوان ہوا۔ ایک بار یہ بن میں گھوم رہا تھا، وہاں ایک سردوریں اُروشی اپسرا کو اشنان کرتے دیکھ کر یہ موہت ہوگیا، اور اس کا ویریہ سرکنڈوں میں گر پڑا جس سے شبھ نامک جڑواں بچے ہوئے۔ ایک بار راجہ شانتنو شکار کھیلنے بن میں گئے اور دیا کرکے ان بچوں کو اُٹھا کر لائے۔ اِن میں سے لڑکے کا نام کرپا چاریہ تھا اور لڑکی کا نام کرپی تھا جو درونا چاریہ کو بیاہی گئی تھی۔

ہر قسم کی درسی وغیر درسی کتب حاصل کریں
دیہاتی پستک بھنڈار (بڑشاہ بولہ) چاوڑی بازار دہلی

22 ادھیائے ۲۲

یُدھشٹر۔ دریُودھن و جراسندھ آدی کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! مدگل کا پُتر دودواس بڑا پرتاپی تھا۔ اس کے مترلیہ نامک پُتر ہوا جس کا چیون ہوا، چیون کا سداس، سداس کا سہدیو، سہدیو کا سومک سومک کا جنتو ہوا تھا۔ اس جنتو کے سو پُتر تھے جس میں سب سے چھوٹے کا نام پرشت تھا۔ پرشت کے پتر کا نام درو پد اور درُپد کے دھرشٹ دیومن آدی پُتر ہوئے اور کنیا کا نام دروپدی تھا۔ اجمیڈھ کے دوسرے پُتر کا نام رِکش تھا، جس کا پُتر سنورن ہوا۔ اِس کا واہ سوریہ کی پُتری سے ہوا تھا جس سے کرو کشیتر کا سوامی کرو ہوا۔ اس کرو کے سو گھنو آدی چار پُتر اتپن ہوئے۔ ان میں سے سو گھنو کے ونش میں رشبھ اور وہ ورتھ اتپن ہوئے۔ وہ ورتھ کی ایک پتنی سے ایسا بالک اُتپن ہوا جس کے شریر کی سیج میں سے دو پھانکیں تھیں، ماتا نے اُسے اُٹھا کر دُور لے جاکر پھینک دیا، تب جرا نامک راکششی نے اس کو جوڑ دیا۔ اس بالک کا نام جراسندھ ہوا۔ اِس جراسندھ کے ونش میں پرتیپ ہوا۔ اس پرتیپ کے دیوا پی، شانتنو اور بالیک یہ تین پُتر تھے۔ اِن میں سے دیوا پی نے راجیہ نہیں کیا، اوربن کو چلا گیا، تب شانتنو کو راجیہ ملا۔ پچھلے جنم میں شانتنو کا نام مہابش تھا۔ وہ جس کو چھو لیتا تھا وہ بوڑھے سے جوان ہو جاتا تھا جس کے کارن لوگوں کو شانتی ملتی تھی۔ اِسی لئے اِسے شانتنو کہتے تھے۔ دیو یوگ کی بات ایسی ہوئی کہ شانتنو کے راجیہ میں بارہ ورش تک ورشا نہیں ہوئی، تب براہمنوں نے اُسے کہا کہ تم اپنے بڑے بھائی کے جیوت ہوتے ہوئے راجیہ کر رہے ہو یہ ادھرم کی بات ہے۔ یدی تم ورشا چاہتے ہو تو راجیہ اپنے بڑے بھائی کو دے دو۔ تب وہ بَن میں جاکر اپنے بڑے بھائی دیوا پی کو بہت سمجھانے لگا کہ تم راجیہ کرو پر نتو وہ نہیں مانا، اور کہنے لگا کہ مجھے بھگوان کے چرنوں کے پریت ہے راجیہ آدی نہیں چاہیئے۔ تب شانتنو نراش ہو کر لوٹ آیا، اس پر دیوتاؤں نے پرسن ہو کر اس کے راجیہ میں ورشا بھی کی۔ شانتنو کے پُتر بھیشم تھے جو بڑے پراکرمی تھے۔ ایک سمے شانتنو ندی کے کنارے گھوم رہے تھے کہ وہاں ان کو ستیہ وتی نام کی ایک مچھیرے کی بڑی سندر کنیا دکھائی دی جس کو راجہ اپنے ساتھ واہ کر لائے۔ اُس سے چترانگد اور وچترویریہ نامک دو پُتر ہوئے۔ یہ ستیہ وتی اتنی سندر تھی کہ جب یہ کماری تھی تو ایک ہمارے دادا پاراشر رشی نے اس پر موہت ہو کر سمانگم کیا جس سے ہمارے پتا ویاس جی کا جنم ہوا تھا چترانگد کو چترانگد نام کے گاندھروں نے اس لئے مار ڈالا کہ تو نے میرا نام کیوں رکھا ہے۔ وچترویریہ کا واہ کاشی کے راجہ کی دو کنیاؤں امبا اور امبالکا سے ہوا۔ راجہ ان میں بہت آسکت رہتے تھے اس کارن ان کو راج یکشما (تپ دق) نامک روگ ہو گیا اور وہ اسی میں مر گیا۔ اس کے کوئی سنتان نہیں تھی۔ تب ستیہ وتی نے اپنے پُتروں کا ونش چلانے کے لئے اپنے پتر ویاس کو ——

بلا کر کہا کہ تم ان دونوں رانیوں سے ایک ایک سنتان اُتپن کرو۔ ویاس جی کہنے لگے ہے ماتا دیوی یہ میرے سامنے ننگی ہو کر نکلیں تو ان کے سنتان ہو جائے گی۔ اپنی ساس کا کہنا مان کر پہلے امبالکا رشی کے سامنے گئی پر نتو اُس نے لجّا کے کارن پہلے ہی شریر پر پیلے رنگ کا چندن لگا لیا تھا، جس سے اس کے پانڈو نامک پیلے شریر والا پُتر اُتپن ہوا۔ جب دوسری رانی امبکا رشی کے سامنے ننگی ہو کر جانے لگی تو اُس نے لجّا سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے جس سے اس کا پُتر دھرت راشٹر اندھا اُتپن ہوا۔ ان رانیوں کی ایک داسی بڑا نام کی تھی، جسے پُتر پراپتی کی بڑی اِچھا تھی۔ جب رانیاں ننگی ہو کر گئیں تو یہ بھی ننگی ہو کر کسی پرکار کی لجّا کیئے بنا رشی کے سامنے گئیں اور ہنستی ہوتی چلی گئی۔ سو اس کے گربھ سے وِدُر جی نامک بڑے دھرماتما بھگت اُتپن ہوئے۔ دھرت راشٹر کا دواہ گاندھاری سے ہوا تھا، جس سے سو پُتر اُتپن ہوئے ان میں سب سے بڑا دریودھن تھا اور ایک کنیا اُتپن ہوئی جس کا نام دُشلا تھا۔ پانڈو ایک دن بن میں شکار کھیلنے گئے۔ وہاں ایک رشی ہرن کا رُوپ دھارن کیئے ہوئے ہرنی کے ساتھ سماگم کر رہے تھے پر نتو پانڈو نے ان کو وہاں سے بھگا دیا، تب رِشی نے شاپ دیا کہ تو نے مجھے سماگم کرنے سے ——— روک کر بڑا دُکھ دیا ہے اِس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ استری پرسنگ کرنے سے تیری مریتو ہوگی۔ اس شاپ کے کارن پانڈو اپنی دونوں پتنیوں کُنتی اور مادری سے بھوگ نہیں کرتے تھے۔ کُنتی نے منتروں کے بل سے دھرم۔ پون اور اندر کو بلا کر ان کے ساتھ بھوگ کیا جس سے دھرم سے یدھشٹر، پون سے بھیم اور اندر سے ارجن اُتپن ہوئے۔ کنتی نے اپنی سوت مادری کا بھوگ اشونی کمار سے کرایا۔ جس سے نکل اور سہدیو اُتپن ہوئے۔ ان پانچوں بھائیوں کا وِواہ دروپدی سے ہوا تھا۔ دروپدی کے پانچ پُتر ہوئے تھے۔ یدھشٹر سے پرتی وندھیہ، بھیم سین سے شرت سین، ارجن سے شرت کیرتی، نکل سے شتانیک اور سہدیو سے شرت کرما اُتپن ہوئے تھے۔ یدھشٹر آدی بھائیوں نے الگ الگ وواہ بھی کیئے تھے۔ یدھشٹر کی دوسری پتنی پوروی رانی سے دیوک اُتپن ہوا۔ بھیم سین کی ہڈمبا رانی سے گھٹوتکچ ہوا، اور دوسری کالی رانی سے سروگت ہوا، سہدیو کی وجیا نامک رانی سے سہوتر ہوا۔ نکل کی کرینومتی رانی سے نرمتر ہوا۔ ارجن کی تین رانیاں اور تھیں۔ ایک ناگ کنیا الوپی تھی جس سے اراون نام کا پُتر ہوا۔ منی پور کے راجہ کی لڑکی سے ببرو واہن نام کا پُتر ہوا جس کو اُس کے نانا نے گود لیا تھا۔ ارجن کی تیسری سبھدرا رانی سے ——— ابھیمینیو اُتپن ہوا جو بڑا پراکرمی تھا۔ اُس کی سُبھدرا نامک پتنی سے تمہارا جنم ہوا۔ کوروں کے نشٹ ہو جانے پر اشوتھاما نے براھم استر چلایا تھا۔ جو تمہاری ماں کے پیٹ میں گھس کر تم کو مارنے لگا تھا پر نتو بھگوان کرشن جی نے گربھ میں تمہاری رکشا کی اور تم جیوت رہے، ہے پریکشت! تمہارے جنمے جنمے، شرت سین، بھیم سین اور اگرسین یہ چاروں پُتر بڑے پراکرمی ہیں۔ ہے راجن جب تم تکشک سرپ کے کاٹنے سے مارے جاؤ گے، تب تمہارا پُتر جنمے جنمے سرپ جاتی پر کرودھ کر کے سب سانپوں کو پکڑ پکڑ کر اگنی میں ڈال کر ان کا ہون کرے گا اور پرتھوی کو جیت کر اشومیدھ یگیہ کریگا۔ جب ہستناپور ندی میں ڈوب جائیگا تب تمہارے ونش کا نیمی چکر نامک راجہ کوشامبی نامک نگر بسائیگا۔ یہ تمہارے ونش کا نواں راجہ ہوگا

23 ادھیائے ۲۳

یدُو ونش کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں تم کو بیاتی کے سب سے بڑے پُتر یدو کے ونش کی کتھا سُناؤں گا۔ اسی ونش میں بھگوان نے کرشن جی کے روپ میں اوتار لیا تھا، اِس لئے یہ ونش بڑا پوتر ہے اور جو اس کی کتھا سنتا ہے اُس کے جنم کے سارے پاپ دُھل جاتے ہیں۔ یدو کے چار پُتر تھے جن کے نام سہستر جت، کرو شٹا نل اور دیو تھے۔ ان میں شہستر جت کا پُتر شت جت ہوا۔ اس شت جت کے تین آدی تین پُتر اتپن ہوئے۔ اِس کے ونش میں کرت ویریہ اتپن ہوا جس کا پُتر سستر آرجن بڑا ہی پراکرمی اور پرتاپی تھا۔ اس نے ساتوں دویپوں کو جیت لیا اور دتاتریہ جی سے مہا گن اور یوگ ودیا سیکھی تھی۔ اس نے پچاس ہزار ورش تک راجیہ کیا۔ اس کے ایک سو پُتر اُتپن ہوئے تھے جو سب یُدّھ میں مارے گئے کیول جیٹھ دھوج، شورسین، ورشبھ، مدھو اور جت یہ پانچ بچ رہے تھے۔ ان میں سے جیٹھ دھوج کا پُتر تال جنگھ ہوا۔ اس تال جنگھ کے سو پُتر اتپن ہوئے جن میں سب سے بڑے کا نام ورشنی تھا۔ یدو۔ مدھو اور ورشنی کے نام سے یادو، مادھو اور ورشنی نامک تین ونش چلے۔ یدو کے ونش میں مہا بھوج نامک ایک بڑا پرتاپی راجہ تھا، جس کے پاس چودھ رتن تھے اور دس ہزار رانیاں تھیں اور اس کے دس کروڑ پُتر تھے۔ اس کے ونش میں ہی جیا مگھ نامک ایک راجہ ہوا۔ اس کا وواہ شیویا نامک استری سے ہوا۔ یہ بانجھ تھی جس کارن کوئی سنتان نہیں ہوئی اور راجہ نے رانی کے ڈر کے مارے دوسرا وِواہ بھی نہیں کیا۔ ایک بار اُس نے کسی دیش پر چڑھائی کی اور وہاں کے راجہ کو ہرا کر اس کی بھوجیا نامک کنیا کو ہر لایا۔ جب اس کی رانی شیویا نے اس کو رتھ پر بیٹھے دیکھا تو کرودھ کر کے کہنے لگی کہ یہ رتھ میں کیا میری سوت کو بٹھا کر لائے ہو۔ تب راجہ ڈر کے مارے کہنے لگا یہ تیرے لڑکے کی بہو ہے۔

یہ سُن کر شیویا ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ میرے تو کوئی پُتر نہیں ہے، اور نہ میری کوئی سوت ہے۔ جس کے پُتر کو یہ بیاہی جائے تو پھر یہ میرے بیٹے کی بہو کیسے ہو سکتی ہے۔ اس پر راجہ کہنے لگا کہ جب آگے چل کر تیرے پُتر ہوگا تو اس کے ساتھ اس کا وِواہ ہوگا۔ یہ سُن کر رانی ہنسنے لگی۔ تبھی دیوتاؤں جن کی راجہ نے پُتر ہونے کے لئے بڑی پوجا کی تھی، رانی شیویا پر کرپا کی اور اس کے گربھ رہ گیا۔ جب اُس کے پُتر ہوا تو اس سے اس لڑکی کا وِواہ ہوا، اس لڑکے نام وِدربھ تھا۔

24 ادھیائے ۲۴

وِدربھ کے ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! راجہ وِدربھ کے بھوجیا کے گربھ سے کُش اور کرتھ نام کے دو پُتر اُتپن ہوئے تیسرے کا نام روم پاد تھا، یہ بڑا پرتاپی تھا، روم دیو کے وبھرو آدی پتر ہوئے۔ کرتھ کا کنت نام کا پتر ہوا جس کے کئی پتر تھے ان کے ونش میں ایک وشرتھ نام کا راجہ ہوا۔ وشرتھ کے ونش میں دیوادرو ھا اُتپن ہوا جس کا پُتر وبھرونامک منوشیوں میں سریشٹھ تھا اور دیو اور دھ دیوتاؤں کے سمان تھا۔ ان دونوں نے ساٹھ ہزار پُرشوں کو موکش پراپت کرایا تھا۔ ان کے ونش میں شوپھلک اُتپن ہوا جس کی پتنی گودنی سے اکرور آدی بارہ پُتر اُتپن ہوئے۔ پھر ان کے ونش میں آہوک نام کا راجہ اُتپن ہوا جس کے دیوک اور اگرو سین دو پُتر تھے۔ دیوک کے چار پُتر اور سات پُتریاں دیوکی آدی تھیں جو سب واسو دیو کو بیاہی گئی تھی۔ اگرسین کے کنس آدی نو پُتر تھے تھا پانچ کنیائیں تھیں جن کا وِواہ واسو دیو کے چھوٹے بھائی کے ساتھ ہوا تھا۔ واسدیو کی پانچ بہنیں پرتھا آدی تھیں۔ ان کے پتا شورسین نے اپنے ایک متر کے ساتھ جن کے کوئی سنتان نہیں ہوئی تھی پرتھا کا وِواہ کر دیا۔ اس پرتھا کا نام کنتی تھا۔ جب یہ کماری تھی تب درواسا رشی کو اُس نے سیوا کر کے پرسن کر لیا تھا سو انہوں نے اس کو ایسا منتر بنا دیا تھا کہ جس دیوتا کا نام لے کر پڑھا جاوے وہ دیوتا ترنت آکر درشن دے گا۔ ایک دن کنتی نے سوچا کہ اس منتر کی پریکشاؤں سو اس نے سوریہ کو بلایا، سوریہ دیوتا اس کے روپ کو دیکھ کر موہت ہو گئے اور کہنے لگے، تو نے مجھے کس لئے بلایا ہے؟ کنتی کہنے لگی! ہے مہاراج میں نے کیول منتر کی پریکشا کی تھی، اب آپ کو بڑا کشٹ ہوا ہے جس سے میں لجت ہوں آپ چلے جائیے سوریہ دیوتا کہنے لگے کہ دیوتاؤں کا آہوان نشپھل نہیں ہو سکتا۔ میں تمہارے پُتر اُتپن کروں گا پر تو اس پرکار اُتپن ہو گا کہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا، اور تمہارا کنوارا پن بھی بنا رہے گا۔ یہ کہہ کر سوریہ دیو نے کنتی کے پیٹ میں گربھ استھاپت کر دیا۔ اس گربھ سے کنتی کے جو پُتر اُتپن ہوا وہ بڑا پراکرمی اور سوریہ کی طرح تیج والا تھا۔ یہ بالک اس کے کان سے اُتپن ہوا تھا اس لئے کرن کہلایا۔ کنتی نے لوک لاج کے بھئے سے اس کو صندوق میں بند کر کے ندی میں بہا دیا جس کو ادھی رتھ نامک راجہ نے پال لیا۔ اس کرن کا پُتر ورش سین ہوا۔ اُس کنتی کے ساتھ ہی تمہارے پردادا پانڈو نے وِواہ کیا تھا۔ کروش دیش کے راجہ وردھ شرما نے شرت دیوا سے وِواہ کیا تھا۔ اس کے پیٹ میں سنکاوک کے شاپ سے دیتی کے پُتر نے جنم لیا اور اس کا نام دنت وکر ہوا۔ کنتی کی دوسری بہن شرت کیرتی کے ساتھ کیول دیش کے راجہ دھرت کیتو نے وِواہ کیا تھا۔ کنتی کی بہن راجادھی دیوی کا وِواہ اجین کے راجہ جے سین کے ساتھ ہوا۔ کنتی کی شرت شروا نامک بہن کے ساتھ چندیری کے راجہ دم گھوش نے وِواہ کیا جس سے ششوپال اُتپن ہوا ہے راجن دیوکی کے گربھ سے بھگوان جی نے کرشن جی کے روپ میں جنم لیا۔ بھگوان کرشن جی نے جو لیلائیں کی ان کا ورنن میں اب تم کو سناؤں گا۔

بندنا

(پرارتھنا)

نہ اِس طرح دَرد کو اُٹھاؤ۔ کہ سادھناڈگمگائے میری
نہ اِس طرح درشٹی ہٹاؤ۔ کہ بندنا تلملائے میری
نہ آج کی بات ہے، یُگوں سے اُٹھایا ہے شیش پر گگن کو
نہ آج کی رات ہے، یُگوں سے۔ بُلایا ہے چاند کی کرن کو
پر نتو کب لکش پا سکائیں۔ چلا جہاں سے وہیں کھڑا ہوں
نہ اِس طرح رُوپ کو چھپاؤ۔ کہ ارچنا چھٹ پٹائے میری
دشائیں پراچیر سی کھڑی ہیں۔ بنا ہے سمپُورن وشوکارا
کہو کہ اب کون دوار سے آ۔ مجھے ملے گا درشن تمہارا
لئے ہیں اب تک جنم ہزاروں۔ پر نتو پایا نہیں تمہیں ہے
نہ اِس طرح اَور دِل دُکھاؤ۔ کہ بھاؤنا چوٹ کھائے میری
سُنا ہے تم گیتا میں چھپے ہو۔ اِسی لئے گا رہا ہوں اُن کو
سُنا ہے تم پریت میں بسے ہو۔ اِسی لئے پا رہا ہوں اُن کو
رَمے ہو تم سب جگہ اسی سے سبھی کو اپنا رہا ہوں بڑھ کر
نہ اِس طرح انیتھا دُکھاؤ۔ کہ کلپنا ٹوٹ جائے میری

شری

سُکھ ساگر

یعنی

شری مدبھاگوت کے دسویں اسکندھ

کا

اُردو ترجمہ پریم ساگر

فہرست مضامین

ادھیائے	مضمون	صفحہ
۱	اُپادھات۔ پیڑھی بندھن	۵
۲	دیوکی وواہ۔ بالک دودھ	۱۱
۳	گربھ استوتی۔	۱۲
۴	کرشن جنم۔ کنیا کرشن	۱۴
۵	کنس اُپدرو	۱۶
۶	کرشن جنم اُتسو	۱۸
۷	پُوتنا ودھ۔	۱۹
۸	شکٹ بھنجن۔ ترشناورت ودھ	۲۰
۹	وشو درشن۔	۲۱
۱۰	دام بندھن۔	۲۴
۱۱	یملارجن اُدھار۔	۲۵
۱۲	وتسا سُر وبکا سُر ودھ۔	۲۶
۱۳	ادھا سُر ودھ۔	۲۸
۱۴	برہم وتس ہرن۔	۲۹
۱۵	برہم ستوتی۔	۳۰
۱۶	دھینو کا سُر ودھ۔	۳۱
۱۷	کالی مردن	۳۲
۱۸	داوا گنی۔	۳۵
۱۹	پرلمب ودھ۔	۳۶
۲۰	داوا گنی موچن۔	۳۷
۲۱	ورشا رتو ورن	۳۸
۲۲	گوپی۔ وینو گیت	۳۹

ادھیائے	مضمون	صفحہ
۲۳	چیر ہرن لیلا۔	۴۱
۲۴	دُوج پتنیوں پر کرپا۔	۴۳
۲۵	گوورد ھن پوجن اندر وگیہ۔	۴۵
۲۶	گوورد ھن دھارن	۴۸
۲۷	نند بابا سے گوپی کی شری کرشن کے پربھاو بابت چیت	۵۰
۲۸	شری کرشن سبھا اندر کی استوتی کرنا	۵۱
۲۹	درن جی سنجی مندر جی کو چھڑا کر لانا	۵۲
۳۰	راس لیلا	۵۳
۳۱	شری کرشن ورہ میں گوپیوں کی حیرانت	۵۷
۳۲	گوپیوں کا کرشن گن گان	۵۹
۳۳	گوپی کرشن سنواد	۶۰
۳۴	مہا راس لیلا۔	۶۲
۳۵	دریادھر موکش شنکھچوڑ ودھ	۶۴
۳۶	گوپی گیت۔	۶۵
۳۷	ارشٹا سُر اُدھار اور کنس کا شر اکرور جی کے پاس بھیجنا	۶۶
۳۸	کیشی اور ویوما سُر کا اُدھار۔	۷۰
۳۹	اکرور جی کی برج یاترا	۷۲
۴۰	شری کرشن بلرام کا متھرا گمن	۷۳
۴۱	اکرور جی دوارا بھگوان کی استوتی	۷۶

ادھیائے	مضمون	صفحہ
۴۲	شری کرشن کا متھرا جی میں پرویش	۷۷
۴۳	کنجا پر کرپا۔ دھنش بھنگ اور کنس کی گھبراہٹ۔	۸۱
۴۴	کبلیا ودھ۔	۸۳
۴۵	چانورن۔ مشٹک اور پہلوانوں تتھا کنس کا اُدھار	۸۵
۴۶	اگرسین راجیہ بھیشیک شری کرشن بلرام کا یگیہ وویت اور گورو کل پرویش۔	۸۷
۴۷	اُودھو جی کی برج یاترا	۹۴
۴۸	اُودھو گوپی سنواد	۹۷
۴۹	بھگوان کا کنجا اور، اکرور جی کے گھر جانا	۱۰۱
۵۰	اکرور جی کا ہستناپور جانا	۱۰۲
۵۱	جراسندھ پراجیہ اور دوارکا نرمان	۱۰۵
۵۲	کالیون ودھ۔ مچکند تا[illegible] کرشن دوارکا گمن	۱۰۹
۵۳	بھگوان کا براہمن دوارا رکمنی کا سندیش سویکار کرنا	۱۱۲
۵۴	رکمنی لیلا۔	۱۱۸
۵۵	رکمنی وواہ	۱۲۳
۵۶	پردیمن جنم شمبر ودھ۔	۱۲۸

ادھیائے	مضمون	صفحہ
۵۷	سیمنتک دھی کتھا۔ جامونتی و ستیبھاما کے ساتھ شریکرشن کے وواہ۔	۱۳۲
۵۸	سیمنتک ہرن۔ شترودھن دوارا اور اکرور جی کا پھر دوارکا بلاوا	۱۳۷
۵۹	شریکرشن کے دیگر بیاہوں کی کتھا۔	۱۴۲
۶۰	بھوماسر ودھ۔ ۱۶ ہزار ایکسو راجپوت کنیاؤں کے ساتھ بھگوان کا بیاہ شری کرشن	۱۴۸
۶۱	رکمنی سنواد	۱۵۳
۶۲	پردیومن وداہ و سنتی ورنن	۱۵۶
۶۳	اوشا سوپن۔ انی رودھ ہرن	۱۶۰
۶۴	بانا سر سنگرام	۱۶۱
۶۵	نرگ پھیکیان	۱۷۶
۶۶	بلرام ورندابن گمن	۱۷۹
۶۷	پانڈوک ودھ	۱۸۲
۶۸	ودی ودکپی ودھ	۱۸۶
۶۹	بلرام کوپ و سانب وداہ	۱۸۷
۷۰	نارد دوارا بھگوان کی گرہ چیر یا دیکھنا۔	۱۹۰
۷۱	بھگوان کی نتیہ چیریا اور انکے پاس جراسندھ کے راجاؤں کے دوت کا آنا	۱۹۲
۷۲	شریکرشن ہستناپور گمن جراسندھ ودھ۔	۱۹۴
۷۳	پانڈو راج سویگیہ	۱۹۵
۷۴	جراسندھ کی جیل سے چھوٹے راجاؤں کی ورداری اور بھگوان کا اندر پرستھ لوٹنا	۱۹۱
۷۵	بھگوان کی اگر پوجا ششوپال ودھ	۲۰۲
۷۶	راجسویگیہ پورتی	۲۰۶
۷۷	دریودھن اپمان	۲۰۷
۷۸	شالو دیتیہ ودھ	۲۰۸
۷۹	دنتوکر دورتھ کا آدھار اور تیرتھ یاترا میں بلرام جی کے ہاتھوں موت کا ودھ بلول کا آدھا بلرام تیرتھ یاترا	۲۱۰ ۲۱۲
۸۰	شریکرشن دوارا سداما سوگت	۲۱۴
۸۱	سدامادرید رسنگھاہ۔	۲۱۶
۸۲	شریکرشن بلرام سے ورکشیتر گمن	۲۱۸
۸۳	بھگوان کی پٹ رانیوں کے ساتھ درو پدی کی بات چیت۔	۲۲۲
۸۴	واسدیو کرت یگیہ ورنن	۲۲۲
۸۵	دیو کی مرتک پتراپین	۲۲۵
۸۶	سبھدرا ہرن۔	۲۲۷
۸۷	وید ستوتی۔	۲۲۹
۸۸	شوجی کا نکٹ موچن	۲۳۱
۸۹	پھر بھوجی دوارا اتر دیوی کی پریکشا	۲۳۳
۹۰	بھگوان کی لیلا وہار ورنن	۲۳۷

شری شکراچاریہ کرت چرپٹ پنجریکا ارتھ سہت چار صفحات یعنی ۵۲۹ سے ۵۳۲ تک ہے۔

عوام سادھان رہیں:- 241 سے 528 تک کے صفحات سکھ ساگر یعنی شریمد بھاگوت مہاتم ہے سکھ ساگر کے دسویں سکندھ میں پریم ساگر کی فہرست مضامین 5 سے 240 تک کے صفحات کو 241 سے 528 شمار کریں۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

دُکھ رُوپی سَنسار سے پار اُترنے اور موکش پَد پراپت کرانے والا

اِس واحد گرنتھ کو سُننے اور پڑھنے کا مہاتم اپرم پار اور جس کی عظمت اور روحانیت کا کوئی وار پار نہیں ہے۔ وِشنو بھگوان کے دربار میں دیوتا لوگ اس کی استوتی کرتے ہیں اور گیانی مُنش اس سے نجاتِ اَبدی پاتے ہیں۔ یہ کلیان یوگی گرنتھ ہر ہندو ماتر کے گھر میں ہونا چاہیئے۔ ہر دیوتا کی مکمّل لیلا اور ہر اوتار کی مکمّل کتھا اِس میں درج ہے۔ برہما شیو، وشنو، اس گرنتھ کی مہما پراچرج کرتے ہیں۔ اس گرنتھ کے امرت پان سے دیہہ، وچاری جیوؤں کا کلیان ہوتا ہے۔ اور مُنش ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آواگون کے دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اگر آپ بھگتی گیان ویراگیہ کی ترویٹی میں غوطہ لگاتے ہوئے بیکنٹھ کے امِٹ سکھ کو حاصِل کرنا چاہتے ہیں تو شریمد بھاگوت کے آسان ترجمہ کو جس میں بھگوان پاربرہم پرمیشور کے چوبیس اوتاروں کی امرت بھری سُندر کتھائیں ہیں ادھین کریں۔

بڑا سائز مجلّد سفید کاغذ اُردو صفحات 528 ہندی صفحات 40 قیمت Rs. 250/- ڈھائی صد روپیہ ڈاک خرچ جدا

دیہاتی پستک بھنڈار (رجسٹرڈ دہلی) چاوڑی بازار دہلی ۶

شری ہری

اَتھ کوی ورّللو لال جی رچت

پریم ساگر

شری شکدیو جی کا راجہ پریکشت کو کتھا سُنانا.. پہلا ادھیائے

پُورو اَردھ

اَدھیائے

دوہا

وگھن ودارن بردور — بارن بدن وِکاس
بر دیو ہُو باڑھے بِد — بانی بُدّھی وِلاس
رُیگل چرن جووت جگت — جیت رین دِن تو ہے
جے ماتا سرسوتی سمر — یکتی یکتی دے موہے

مہابھارت کے انت میں جب شری کرشن چندر انتردھیان ہوئے تب پانڈو تو مہاؤ گھی ہستناپور کا راجہ پریکشت کو دے آپ

ہمالیہ میں گلنے کو چلے گئے اور پرکیشت سب دیش جیت دھرم راج کرنے لگے۔ کتنے ہی دن بعد ایک دن راجہ پرکیشت شکار کو گئے تھے وہاں دیکھا کہ ایک گائے اور ایک بیل دوڑے چلے آتے ہیں اُنکے پیچھے مُوصل ہاتھ میں۔ لٹھ لئے ایک شودر مارتا ہوا چلا آتا ہے جب وہ یہاں پہنچے تو راجہ نے شودر کو بلایا اور جھنجھلا کر کہا۔ "ارے تو کون ہے؟ جو گائے اور بیل کو جان کر مارتا ہے۔ اپنا نام بتا۔ کیا ارجن کو تو نے دور گیا جان لیا؟ کیا اسکا دھنش نہیں پہچانا؟ سُن! پانڈو کے کل (خاندان) میں ایسا کسی کو پاویگا کہ جس کے سامنے کوئی دین (محتاج) کو ستاویگا۔" اتنا کہہ راجہ نے کھڑگ (تلوار) ہاتھ میں لیا۔ وہ دیکھ ڈر کر کھڑا ہو گیا۔ بھوپتی نے گائے اور بیل کو بھی نزدیک بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو؟ مجھے کہو دیوتا ہو یا کہ برہمن اور کس لئے بھاگے جاتے ہو؟ یہ بے دھڑک کہو میرے رہتے کسی کی اتنی طاقت نہیں جو تمہیں کچھ دے۔ اتنی بات سنی تو بیل سر جھکا کر بولا۔ مہاراج۔ یہ پاپ روپ کالے وستر کا ڈراؤنی صورت جو آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ سو کل یگ ہے۔ اسی کے آنے سے میں بھاگا جاتا ہوں۔ یہ گائے سروپ پرتھوی ہے۔ سو یہ بھی اسی کے ڈر سے بھاگ چلی۔ اور میرا نام دھرم ہے۔ چار پاؤں کھا ہوئے تپ ستیہ (سچائی) دیا اور شوچیہ ست یگ میں میرے چرن بیس بسوے تھے۔ ترتیا میں سولہ۔ دواپر میں بارہ اور اب کل یگ میں چار رہے ہیں۔ اسی لئے کل کے بیچ میں چل نہیں سکتا۔ دھرتی بولی "دھرم اوتار! مجھ سے بھی اس یگ میں رہا نہیں جاتا۔ کیونکہ شودر راجہ ہو زیادہ ادھرم میرے اوپر کرینگے۔ ان کا بوجھ میں نہ سہہ سکوں گی۔ اس بھے (خوف) سے میں بھی بھاگتی ہوں۔" یہ سنتے ہی راجہ نے کر ودھ (غصہ) کر کر کہا سے کہا۔ "میں تجھے ابھی مارتا ہوں۔" وہ گھبرا کر راجہ کے چرنوں پر گر کر گڑگڑا کر کہنے لگا۔ "پرتھوی ناتھ! اب تو میں تمہاری شرن آیا۔ مجھے کہیں رہنے کو ٹھور (جگہ) بتاؤ۔ کیونکہ نین کال اور چاروں یگ جو برہما نے بنائے ہیں۔ سو کسی طرح میٹے نہ مٹینگے۔" اتنا وچن سنتے ہی راجہ پرکیشت نے کلیگ سے کہا کہ تم اتنی جگہوں میں رہو۔ جوئے۔ جھوٹ۔ شراب کی دوکان۔ ویشیا کے گھر بہتیا۔ چوری اور سورن (سونا) میں۔ یہ سُن کلیگ نے تو اپنے گھر کی راہ لی۔ اور دھرم کو من میں رکھ لیا۔ پرتھوی اپنے روپ میں مل گئی۔ پھر نگر میں آئے اور دھرم راج کرنے لگے۔

کتنے ہی دن بیتے۔ راجہ ایکدن پتھر سکار کو گئے۔ اور چلتے چلتے بڑے زور کی پیاس لگی۔ سر کے مکٹ میں تو کل یگ رہتا ہی تھا اسے موقعہ پاکر راجہ کو اگیان کیا۔ راجہ پیاس کے مارے وہاں آتے ہیں کہ جہاں لامیش رشی آسن مارے نین مُوندے ہری کا دھیان لگائے تپ کر رہے تھے۔ انھیں دیکھ پرکیشت من میں کہنے لگا۔ کہ یہ اپنے تپ کے گھمنڈ سے مجھے دیکھ کر آنکھیں مُوند رہا ہے۔ ایسی کُمتی (بُرا خیال) ٹھان ایک مرا ہُوا سانپ جو وہاں پڑا تھا۔ دھنش سے اُٹھا کر رشی کے گلے میں ڈال اپنے گھر آیا۔ مکٹ اُتارتے ہی راجہ کو گیان ہوا۔ تو سوچ کر کہنے لگا کہ کنچن (سونے) میں کلیگ کا واس (رہائش) ہے۔ یہ میرے سر پر تھا۔ اسلئے میرا ایسا بُرا وچار ہوا۔ جو مرا سانپ لے رشی کے گلے میں ڈال دیا۔ سو میں اب سمجھا کہ کلیگ نے مجھ سے پلٹا لیا۔ اس مہا پاپ سے میں کیسے چھوٹوں گا۔ دھن۔ جن۔ استری اور راجیہ سب آج میرا کیوں نہ گیا جانوں۔ کس جنم میں یہ ادھرم جائیگا۔ جو میں نے براہمن کو ستایا ہے۔

راجہ پرکیشت تو یہاں اس اتھاہ شوک (دکھ) ساگر میں ڈوب رہے تھے۔ اور جہاں لامیش رشی تھے وہاں کتنے لڑکے کھیلتے ہوئے جا نکلے۔ مرا سانپ انکے گلے میں دیکھ اچنبھے میں رہے۔ اور گھبرا کر آپس میں کہنے لگے۔ کہ بھائی کوئی اُنکے پتر سے جا کر کہدے۔ باغ میں کوشکی ندی کے کنارے رشیوں کے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔ ایک سنتے ہی وہاں دوڑا گیا جہاں شرنگی رشی لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔ کہا "بندھو! تم یہاں کیا کھیلتے ہو؟ کوئی دُشٹ مرا ہوا کالا ناگ تمہارے پتا کے گلے میں ڈال گیا ہے۔ یہ سنتے ہی شرنگی رشی کے نین (آنکھیں) لال ہو گئے۔ دانت پیس پیس کر تھر تھر کانپنے لگا۔ اور غصہ کر کہنے لگا کہ کلیگ میں راجہ ہوئے ہیں۔ ابھیمانی دھن کے

کے گھمنڈ سے اندھے ہو گئے ہیں۔ دُکھدائی۔

اب میں اُن کو دوں گا شاپ۔ وہی نیچے پاویگا آپ۔

ایسا کہہ شرنگی رشی نے تو سکی ندی کا جل لے راجہ پریکشت کو شاپ (بددعا) دیا کہ وہ سرپ (سانپ) ساتویں دن تجھے کاٹے گا۔

اس طرح راجہ کو شاپ دے کر اپنے باپ کے پاس آئے۔ گلے سے سرپ نکال کہنے لگا ہے تپا! تم اپنا شریر سنبھالو میں نے اسے شاپ دیا جسنے آپ کے گلے میں مرا سرپ ڈالا تھا۔ اتنا سنتے ہی لومش رشی سچیت ہو آنکھیں کھول اپنے گیان دھیان سے وچار کر بولے۔ ارے پتر! تو نے یہ کیا؟ کیوں راجہ کو شاپ دیا؟ اسکے راجیہ میں ہم سکھی! کوئی پرشو پکشی بھی نہ ہوا دکھی۔ ایسا دھرمراج تھا کہ جیسیں سنگھ گائے ایک ساتھ رہتے آپس میں کچھ نہ کہتے تھے اور پتر اسکے دیش میں ہم؟ نے کیا ہوا انکے ہے مرا ہوا سرپ ڈالا تھا اسے شاپ کیوں دیا؟ ذرا سے دوش پر ایسا شاپ تو نے دیا۔ بڑا پاپ کیا۔ کچھ وچار من میں نہیں۔ تن چھوڑا دگن ہی لیا۔ سادھو کو چاہیئے نِشل (نرم) سُبھاؤ سے رہے۔ آپ کچھ نہ کہے اور کی سُن لے سب کا گُن لے۔ اوگُن کو تج دے۔

اتنا کہہ لومش رشی نے ایک چیلے کو بُلا کر کہا کہ تم راجہ پریکشت کو جا کر بتا دو، کہ تمہیں شرنگی نے شاپ دیا ہے بھلا لوگ تو دو دن دینگے ہی پر ساودھان ہو جاؤ۔ اتنا وچن سُن کر وہ چیلا وہاں چلا آیا جہاں راجہ بیٹھا سوچ کرتا تھا آتے ہی کہا۔ مہاراج! تمہیں شرنگی رشی نے یہ شاپ دیا ہے کہ ساتویں دن کالاناگ ڈسیگا۔ اب تم اپنا کام کرو جس سے کرم کی پھانسی سے چھوٹو۔ سنتے ہی راجہ پرسنتا (خوشی) سے کھڑا ہاتھ جوڑ کہنے لگا۔ کہ مجھ پر رشی نے بڑی کرپا کی جو شاپ دیا۔ کیونکہ مایا موہ کے اپاشوک ساگر میں پڑا تھا۔ سو کال باہر کیا۔ جب مُنی کا چیلا وداہُوا۔ تب راجہ نے آپ تو ویراگیہ لیا اور جنمے جے کو بلا کر راج پاٹ دیکر کہا۔ بیٹا! گُرو براہمن کی رکشا کیجو اور پرجا کو سکھ دیجو۔ اتنا کہہ آئے دن واس۔ دیکھی رانی سبھی اُداس۔ راجہ کو دیکھتے ہی رانیاں پاؤں پر گر کر رو رو کہنے لگیں۔ مہاراج! تمہارا ویوگ (جُدائی) ہم ابلا نہ سہہ سکیں گی۔ اس لیئے تمہارے ساتھ جائیں تو بھلا۔ راجہ بولا سُنو، استری کو چاہیئے وہ کام جس سے اپنی پتی کا دھرم رہے۔ سو اچھے کام میں روکاوٹ نہ ڈالے۔

اتنا کہہ دھن۔ جن۔ کٹمب (کنبہ) اور راجیہ کی مایا تج نرموہی ہو آپ یوگ سادھنے گنگا کے تیر پر جا بیٹھا۔ اسکو جس نے سُنا وہ ہائے ہائے کر پچھتا پچھتا کر روئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور یہ سماچار جب مُنیوں نے سُنا کہ راجہ پریکشت شرنگی رشی کے شاپ سے مرنے کو گنگا کے کنارے آ بیٹھا ہے تو واس ورشٹھ، بھارد واج۔ کاتیائن۔ پراشر۔ نارد۔ وشوامتر۔ واسدیو۔ وغیرہ وغیرہ اٹھاسی ہزار رشی آئے اور آسن بچھا کر پاس پاس بیٹھ گئے اپنے اپنے شاستر وچار انیک بھانتی راجہ کو سُنانے لگے کہ اتنے میں راجہ کی شردھا دیکھ، پوتھی نجل میں دبائے دگمبر بھیس شری شکدیو جی بھی آ پہنچے ان کو دیکھتے ہی جتنے مُنی تھے وہ سب کھڑے ہو گئے اور راجہ پریکشت بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو نوید کر کہنے لگا۔ کہ کرپا ندھان! مجھ پر بڑی کرپا کی جو اس سمے آپنے سدھ لی۔ اتنی بات کہی تب شکدیو مُنی بھی بیٹھے۔ راجہ رشیوں سے کہنے لگا کہ مہاراج واس جی کے دو بیٹے اور پراشر جی کے پوتے جن کو دیکھ کر تم بڑے بڑے منیشہ اٹھے سو تو ٹھیک نہیں اسکا کارن کہو۔ تاکہ میرے من کا سندیہہ جائے۔ تب پراشر مُنی بولے۔ راجن! جتنے بڑے ہم رشی ہیں۔ لیکن شکدیو جی سے گیان میں چھوٹے ہی ہیں۔ اسلیئے سب نے شکدیو کا آدر مان لیا۔ کسی نے اس مقصد پر کہا کہ یہ ترن تارن ہیں۔ کیونکہ جب سے جنم لیا ہے تب سے ہی اداس ہو۔

سنٹرل لائبریری جامع مسجد دہلی

بن باس کرتے ہیں۔ اور راجہ تیرا بھی کوئی بڑا اپنیہ اُدے ہوا جو شکدیو جی آئے۔ یہ ہم سب سے اُتم دھرم کہینگے۔ جس سے تو جنم مرن کے چھوٹ بھوساگر پار ہوگا۔ یہ وچن سُن راجہ پریکشیت نے شکدیو جی کو دنڈوت کر پوچھا۔ مہاراج! مجھے دھرم سمجھا کر کہو کس طریقے سے کرم پھندے سے چھوٹوں گا۔ سات دن میں کیا کروں گا۔ ادھرم ہے اپار۔ کیسے بھوساگر ہونگا پار۔ شری شکدیو جی بولے۔ راجہ! تو تھوڑے دن مت سمجھ مکتی تو ہونی ہے ایک ہی گھڑی کے دھیان میں جیسے گھٹوانگ کو نارد منی نے گیان بتایا تھا۔ اور اس نے دو گھڑی ہی میں مکتی پائی تھی۔ تجھے تو سات دن بہت ہیں۔ جو ایک چت ہو کر رو۔ دھیان تو سب سمجھوگے اپنے ہی گیان سے کہ کیا ہے دیہہ۔ کس کا ہے دیہہ۔ کون کرتا ہے اس میں پرکاش۔ یہ سُن راجہ نے خوشی سے پوچھا۔ مہاراج! سب دھرموں سے اُتم کون سا ہے۔ سو کرپا کر کہو۔ تب شکدیو جی بولے۔ راجہ! ویسے سب دھرموں میں ویشنو دھرم بڑا ہے۔ تیسے پُرانوں میں شری مد بھاگوت۔ جہاں ہری بھگت وہ کتھا سناتے ہیں وہاں ہی سب تیرتھ آتے ہیں۔ جتنے ہیں پُران۔ پر نہیں ہے کوئی بھاگوت سمان۔ اسلئے میں تجھے بارہ سکندھ مہا پُران سناتا ہوں۔ جو ویاس مُنی نے مجھے پڑھایا ہے۔ تو شردھا سمیت آنند سے چت لگا کر سُن۔ تب تو راجہ پریکشیت پریم سے سُننے لگے اور شری شکدیو جی نیم سے سُنانے لگے۔ کتھا کے شروتا (سُننے والے) سب آنے لگے۔

نو سکندھ کتھا جب مُنی نے سنائی تب راجہ نے کہا۔ دینددیال! دیا کر شری کرشن اوتار کی کتھا کہیئے۔ کیونکہ ہمارے سہائک کل پوجیہ وہی ہیں۔ شکدیو جی بولے۔ راجہ! تم نے مجھے بڑا سکھ دیا جو یہ پرسنگ پوچھا۔ سنو میں پرسن من کہتا ہوں۔ رگھوکل میں پہلے بھی ان نام کے راجہ تھے۔ ان کے بیٹے پرتھو۔ پرتھو کے دو رتھے۔ ان کے شورسین جنھوں نے نوکھنڈ پرتھوی کو جیت کے یش (عزت) پایا۔ انکی استری کا نام مرشیا۔ اُس کے دس لڑکے۔ پانچ لڑکیاں۔ ان میں بڑے لڑکے واسدیو جنکی استری کی آٹھویں گربھ میں شری کرشن جی نے جنم لیا۔ واسدیو جی اپجے تھے تب دیوتاؤں نے سُرلوک میں آنند کے باجے بجائے تھے۔ اور سورسین کی پانچ پتریاں (لڑکیوں) میں سب سے بڑی کنتی تھی۔ جو پانڈو کو بیاہی تھی۔ جسکی مریادا مہابھارت میں گائی ہے اور واسدیو جی پہلے تو روہن نرپتش کی بیٹی روہنی کو بیاہ لائے تھے۔ اسکے بعد ستر بیاہ کئے۔ تب اٹھارہ پٹ رانی ہوئیں۔ پھر متھرا میں کنس کی بہن دیوکی کو بیاہا۔ آکاش بانی ہوئی کہ اس لڑکی کے آٹھویں گربھ میں کنس کا کال پیدا ہوگا۔ یہ سُن کنس نے بہن و بہنوئی کو ایک گھر میں قید کر لیا۔ اور شری کرشن نے وہیں جنم لیا۔ اتنی کتھا سنتے ہی راجہ پریکشیت بولے۔ مہاراج! کیسے کرشن نے جنم لیا۔ کس نے اسے مہابر دیا اور کس طرح کرشن پیدا ہوئے اور پھر کس طرح گوکل پہنچے جائے۔ یہ تم مجھے کہو سمجھائے۔

شری شکدیو جی بولے۔ متھرا پوری میں راجہ نامی راجہ تھا جس کے دو بیٹے تھے ایک کا نام ویوک۔ دوسرے کا نام اگرسین۔ بہت عرصہ بعد اگرسین ہی وہاں کا راجہ ہوا جسکی ایک ہی رانی تھی اس کا نام پون ریکھا تھا۔ اور وہ بہت سندر اور پتی ورتا تھی۔ آٹھوں پہر سوامی کی آگیا (حکم) میں ہی رہے۔ ایک دن کپڑوں (ماہواری) سے ہوئی تو اجازت لے سکھی سہیلیوں کو ساتھ لیکر رتھ میں چڑھا کر بن میں کھیلنے کو گئی۔ وہاں گھنے گھنے درختوں میں پھول پھولے ہوئے۔ خوشبو والی مند مند ٹھنڈی ہوا بہہ رہی۔ کوکل کیول کریں میٹھی میٹھی من بھاون بولیاں بول رہے۔ اور ایکطرف پربت کے نیچے جمنا الگ ہی لہریں لے رہی تھی کہ رانی اس وقت کو دیکھ کر رتھ سے اُتر کر چلی تو اچانک ایک طرف بھول سے جا نکلی۔ وہاں درد کلک نامی راکشش بھی سنیوگ (اتفاق) سے آپہنچا۔ وہ اسکے یوون (جوانی) اور روپ کی چھبی دیکھ کر موہت ہوگیا اور من میں کہنے لگا۔ کہ اس سے بھوگ کرنا چاہیئے۔ فوراً اگرسین کا روپ بنا رانی کے

سامنے جا بولا۔ تو مجھ سے مل۔ رانی بولی۔ مہاراج۔ دن کو کام کے لئے کرنا یوگیہ نہیں۔ کیونکہ اسمیں شیل اور دھرم جاتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے جو ایسی مکتی وچاری ہے۔ جب پون ریکھا نے اس بھانتی کہا تب ورولک نے رانی کا ہاتھ پکڑ کھینچ لیا۔ اور جومن مانا سو کیا۔ اس طرح چھل (دھوکے) سے بھوگ کر کے جیسا تھا ویسا ہی بن گیا۔ تب تو رانی بہت دکھ پائے پچھتا کر بولی۔ ارے ادھرمی۔ پاپی چانڈال تو نے یہ کیا اندھیر کیا، جو میرے ست کو کھو دیا۔ دھکار ہے تیرے ماتا پتا اور گورو کو جس نے تجھے ایسی عقل دی۔ تجھ سا پوت جنم سے بانجھ کیوں نہ ہوئی۔ ارے دشٹ! جو نر دیہہ پاکر کسی کا ست بھنگ کرتا ہے۔ سو جنم جنم نرک میں پڑتا ہے۔ در ولک بولا۔ رانی تو شاپ مت دے۔ تجھے میں نے اپنے مم کا پھل دیا ہے۔ تیری کوکھ بند دیکھ میرے من میں بڑی چنتا تھی۔ سو گئی آج سے ہوئی گربھ کی آس۔ لڑکا ہوگا دسویں ماس۔ اور میری دیہہ کے سبھاؤ سے تیرا پتر نو کھنڈ پرتھوی کو جیت راجیہ کریگا۔ اور شری کرشن جی سے لڑیگا۔ میرا نام پہلے کال نیمی تھا۔ تب ترسٹو سے یدھ کیا تھا۔ اب جنم لے آیا تو درولک نام کہلایا۔ تجھ کو پتر دے چلا۔ تو اپنے من میں کسی بات کی چنتا مت کر۔ اتنی بات کہہ جب در ولک چلا گیا تب رانی کو بھی کچھ سوچ سمجھ کر من میں دھیرج ہوا۔

دوہا:۔ جیسی ہو ہو تبیتا ۔ تیسی اُپجے بدّھی
ہو نہار ہر دے بسے ۔ بسر جائے سب بدّھی

اتنے میں سب سکھی سہیلی آن ملی۔ رانی کا شنگار بگڑا دیکھ ایک سہیلی بول اٹھی۔ اتنی دیر تجھے کہاں لگی۔ اور یہ کیا گتی (حالت) ہوئی۔ پون ریکھا نے کہا سنو سہیلی۔ تم نے اس بن میں تنہا اکیلی۔ ایک بندر آیا اس نے مجھے بہت ستایا جسکے ڈر سے میں اب تک تھر تھر کانپتی ہوں۔ یہ بات سن کر سب کی سب گھبرائیں اور رانی کو اٹھا کر رتھ پر چڑھائے گھر لائیں۔ جب دس مہینے پورے ہوئے تو پورے دنوں کا اڑکا ہوا اسوقت بڑی آندھی چلی جس کے مارے لگی دھرتی ڈولنے۔ اندھیرا ایسا ہوا جو دن کی رات ہوگئی اور لگے تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے۔ بال گرجنے اور بجلی کڑکنے۔

ایسا ماگھ شدی نردوشی برہسپتوار کو کنس نے جنم لیا۔ تب راجہ اگرسین نے خوش ہو سارے نگر کی منگل مکھیوں کو بلائے منگلا چار کرائے۔ اور سب براہمن۔ پنڈت۔ جیوتشیوں کو بھی خوب مان عزت سے بلوا بھجوائے۔ راجہ نے بڑی بھاؤ بھگتی سے آسن دے بٹھائے۔ تب جیوتشیوں نے لگن سادھ مہورت وچار کر کہا۔ پرتھوی ناتھ! یہ لڑکا کنس نام تمہارے ونش (خاندان) میں پیدا ہوا سو بہرت بلونت ہو۔ راکشسوں کو لے راجیہ کریگا۔ دیوتا اور ہری بھگتوں کو دکھ دے، آپکا راجیہ لے۔ بہو قوف ہری کے ہاتھ مرے گا اتنی کتھا کہہ شکدیو منی نے راجہ پریکشت سے کہا، راجہ! اب میں اگرسین کے بھائی دیوک کی کتھا کہتا ہوں۔ اسکے چار بیٹے تھے اور چھ لڑکیاں۔ سو چھوؤں وسدیو کو بیاہ دیں۔ ساتویں دیوکی ہوئی جسکے ہونے سے دیوتاؤں کو بڑی خوشی ہوئی اور اگرسین کے دس پتروں میں کنس ہی سب سے بڑا تھا جب سے یہ اپائے کرنے لگا کہ نگر میں چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پکڑ پکڑ کر لاوے اور پہاڑی کی کھوہ میں بند کر کر مار ڈالے۔ جو بڑے ہوں انکی چھاتی پر چڑھ گلا گھونٹ جی نکال دے اس دکھ سے کوئی نکلنے نہ پاوے۔ سب کوئی اپنے لڑکوں کو چھپا دے۔ پر جا کہے دشٹ یہ کنس اگرسین کا نہیں ہے۔ کوئی انش مہاپاپی جنم لے آیا ہے۔ جس نے سارے نگر کو ستایا ہے۔ یہ بات سن اگرسین نے اسے بلا کر سمجھایا پر اسکا کہنا اسکے جی میں کچھ نہ آیا۔ تب دکھ پا کر پچھتا کر راجہ کہنے لگا۔ ایسے پوت سے بانجھ ہونے میں کپوت کیوں نہ ہوا۔ کہتے ہیں کپوت جس وقت گھر میں آتا ہے۔ تو یش اور دھرم چلا جاتا ہے۔ جب کنس آٹھ سال کا

ہوا تو مگدھ دیش پر چڑھ آیا۔ وہاں کا راجہ جراسندھ بڑا ابودھا تھا اس سے مل اس نے یدھ کیا تو اس نے کنس کی طاقت دیکھ لی تب ہارمان دو بیٹیاں بیاہ دیں۔ یہ انھیں متھرا لے آیا اور اگرسین سے بیر (دشمنی) بڑھایا۔ ایک دن غصہ کر اپنے پتا سے بولا کہ تم رام نام کہنا چھوڑ دو۔ اور مہادیو کا جپ کرو۔ اس نے کہا! میرے تو دکھ ہرتا وہی ہیں جو ان کو ہی نہ بھجوں گا تو ادھرمی ہو کیسے بھوساگر پار ہوگا۔ یہ سن کنس غرایا۔ باپ کو پکڑ کر سارا راجیہ لے لیا اور نگر میں یہ منادی کرا دی کہ کوئی یگیہ دان۔ دھرم۔ تپ اور رام نام جاپ نہ کرنے پاویگا۔ تب ایسا ادھرم بڑھا کہ گئو۔ براہمن۔ ہری کے دکھ پانے لگے۔ اور دھرتی بوجھ سے مرنے لگی جب کنس سارے راجاؤں کا راجیہ لے چکا، تب ایک دن اپنا دل لے راجہ اندر پر چڑھ چلا۔ تب منتری نے کہا! مہاراج! اندر اسن بنا تپ کئے نہیں ملتا۔ آپ طاقت کا گھمنڈ نہ کریئے دیکھو گھمنڈ نے راون کنبھ کرن کو کیسے کھو دیا کہ جسکے کل (خاندان) میں ایک بھی نہ رہا۔

اتنی کتھا کہہ شکدیو جی پریکشت سے کہنے لگے۔ کہ راجہ تب پرتھوی پر بہت ادھرم ہونے لگا۔ تب پرتھوی دکھ پائے گھبرائے گائے کا روپ بنائے رنبھاتی دیو لوک میں گئی۔ اور اندر کی سبھا میں جائے سر جھکائے اس نے سب تکلیف کہی۔ کہ مہاراج! شنار میں اسر (راکشس) بہت پاپ کرنے لگے۔ انکے ڈر سے دھرم تو اٹھ گیا۔ اور مجھے آ گیا ہو تو نر پور چھوڑ رساتل (پاتال) کو جاؤں۔ اندر سن سب دیوتاؤں کو ساتھ لے برہما کے پاس گئے۔ برہما سن سب کو مہادیو کے پاس لے گئے۔ مہادیو بھی سن سب کو ساتھ لے وہاں گئے جہاں چیر ساگر میں نارائن سو رہے تھے۔ ان کو سوئے جان برہما۔ رودر۔ اندر سب دیوتاؤں کو ساتھ لے کھڑے ہو ہاتھ جوڑ کر وِنتی کرتے استوتی کرنے لگے۔ مہاراج! ادھیراج۔ آپ کی مہما کون کون کہہ سکے۔ تس روپ ہو وید ڈوبتے نکالے۔ کچھ روپ ہو پیٹھ پر گری (پہاڑ) دھارن کیا باراہ بن بھومی کو دانت پر رکھ لیا۔ بامن ہو راجہ بلی کو چھلا پرشو رام اوتار کو لے کشتریوں کو مار پرتھوی کشیپ منی کو دی۔ رام اوتار لیا تب مہا دشٹ راون کا ودھ کیا۔ اور جب جب راکشس تمہارے بھگتوں کو دکھ دیتے ہیں تب تب تم آپ ہی ان کی رکشا کرتے ہو ناتھ۔ اب کنس کے ستانے پرتھوی بہت وِیاکل ہو پکار کرتی ہے۔ اس کو جلد سنبھال لیجئے۔ اسروں کو مار سادھوؤں کو سکھ دیجئے۔

ایسے گن گا کر دیوتاؤں نے کہا۔ تب آکاش بانی ہوئی۔ سو برہما دیوتاؤں کو سمجھانے لگے۔ یہ جو بانی ہوئی سو تمہیں آ گیا دی ہے کہ تم سب دیوی دیوتا برج منڈل پر جا کر متھرا نگری میں جنم لو۔ پیچھے چار سروپ دھر ہری بھی اوتار لیں گے۔ وسدیو کے گھر دیوکی کی کوکھ میں اور بال لیلا کر نند یشودھا کو سکھ دیں گے۔ اس طرح برہما نے سمجھا کر کہا۔ تب تو سر منی۔ کنر اور گندھرو سب استریوں سمیت جنم لے برج منڈل میں آئے۔ یدو ونشی اور گوپ کہلائے۔ اور جو چاروں وید کی رچنائیں تھیں وہ بھی برہما کی آگیا سے گوپی ہو برج میں آئیں اور کہلائیں۔ جب سب دیوتا متھرا پوری میں آ چکے تب چیر ساگر میں ہری وچار کرنے لگے کہ پہلے لکشمن ہو ویں بلرام۔ پیچھے واسدیو ہو میرا نام۔ بھدرت پردمن۔ ستر وگھن۔ انرودھ اور ستیارمنی کا اوتار لے گی۔

اتی شری للولال کرتے پریم ساگر بیڑھی بندھن پرتھمو ادھیائے

* * *

2 — اُدھیائے — ۲

اتنی کتھا سنائے شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! کنس تو اس انیتی سے متھرا میں راجیہ کرنے لگا۔ اور اگرسین دُکھ سہنے لگا۔ دیوک جو کنس کا چاچا تھا اس کی کنیا دیوکی بیاہنے یوگیہ ہوئی۔ تب اُس نے جو کنس سے کہا یہ لڑکی کسکو دیں۔ یہ دیوے شورسین کے پُتر وسدیو کو دیجئے۔ اتنی بات سنتے ہی دیوک نے ایک براہمن کو بلائے۔ شُبھ لگن ٹھہرائے شورسین کے گھر پٹھا دیا۔ تب تو شورسین بھی بڑی دھوم دھام بارات بنائے سب دیش کے نریش (راجے) ساتھ لے متھرا پوری وسدیو کو بیاہنے آئے۔ بارات نگر کے نِکٹ آئی سُن اگرسین۔ دیوک اور کنس اپنا اپنا دل (گروہ) ساتھ لے آگے بڑھ نگریں لے گئے۔ بہت مان سے اگوانی (استقبال) کر جنواس دیا۔ پھر کھلائے پلائے سب باراتیوں کو مانڈھے کے نیچے لیجائے۔ بٹھائے اور وید کی ریتی (رسم) ہو

کنس نے وسدیو کو کنیا دان دیا۔ اُس کے جہیز میں پندرہ ہزار گھوڑے۔ چار ہزار ہاتھی۔ اٹھارہ سو رتھ۔ داس۔ داسیاں بہت دیں۔ کنچن کے تھال۔ کپڑے۔ زیورات۔ ہیرے جواہرات سے جڑے ہوئے بھر بھر بے شمار دیئے اور سب باراتیوں کو بھی انکار سمیت پوشاکیں پہنائیں۔ سب مل پہنچانے چلے۔ آکاش بانی ہوئی کہ ارے کنس! جسے تو پہنچانے چلا ہے اس کا آٹھواں لڑکا تیرا کال پیدا ہوگا۔ اس کے ہاتھ تیری موت ہے۔

یہ سنتے ہی کنس ڈر کر کانپ اٹھا۔ اور غصہ کر دیوکی کا چوٹا پکڑ رتھ سے کھینچ لیا۔ کھڑگ ہاتھ میں لے دانت پیس پیس کہنے لگا جس درخت کو جڑ ہی سے اکھاڑ دیئے اس میں پھل پھول کیسے لگے گا۔ اب اس کو ماروں تو بے خوف راجیہ کروں۔ یہ دیکھ سُن وسدیو من میں کہنے لگے۔ اس مورکھ نے دیا سنتاپ (دُکھ) جانتا نہیں پنیہ اور پاپ۔ جو میں اب غصہ کرتا ہوں تو کام بگڑے گا اور اس لیئے اس وقت کشما کرنا ہی ٹھیک ہے۔

جو بیری کھینچے تلوار ، کریں سادھو اُنکی منوہار
سمجھا مُوڈھ سوئی پچھتائے ، جیسے پانی آگ بجھائے

یہ سوچ سمجھ وسدیو کنس کے سامنے جا۔ ہاتھ جوڑ۔ بنتی کر کہنے لگے۔ کہ سُنو پرتھوی ناتھ تم سے بلی رطاقتور) سنسار میں کوئی نہیں اور سب تمہارے سایے تلے بستے ہیں۔ ایسے شوُر ویر ہو کر (استری پر شستر اٹھاؤ یہ مناسب نہیں۔ اور بہن کے مارنے سے مہا پاپ ہوتا ہے۔ اس پر منشیہ ادھرم کرے جو جانے کہ میں کبھی نہ مرونگا۔ اس سنسار کی تو یہی ریتی ہے۔ اِدھر پیدا ہوا اُدھر مرا کروڑوں جتن (کوشش) سے پاپ پُنیہ کر کوئی اس دیہہ (جسم) کو پالے مگر یہ کبھی اپنی نہ ہوگی۔ اور دھن یوون (جوانی) راجیہ بھی نہ آویگا کام ایسے میرا کہنا مان لیجئے اور اپنی ابلا ادھین بہن کو چھوڑ دیجئے۔ اتنا سُن وہ اپنا کال جان گھبرا کر اور بھی جھنجھلایا تب وسدیو سوچنے لگے۔ یہ پاپی تو راکشش بدھی کے اپنی ضد کی ٹیک پر ہے۔ کسی طرح اسکے ہاتھ سے بچے ایسا اُپائے کرنا چاہیئے۔ ایسا وچار کر کے من میں کہنے لگے اب تو اس سے یہ کہہ دیوکی کو بچاؤں کہ جو پُتر میرے ہوگا سو تجھے دُونگا۔ پیچھے کس نے دیکھا ہے لڑکا ہو یا نہ ہوئے کہ یہ دشٹ مرے یا نہ مرے۔ یہ اوسر (موقعہ) تو ٹلے پھر دیکھا جائیگا۔ اس بھانتی من میں ٹھان وسدیو نے کنس سے کہا مہاراج! تمہاری مرتیو اسکے پُتر کے ہاتھ نہ ہوگی کیونکہ ایک بات ٹھہرائی ہے کہ دیوکی کے جتنے بچے ہونگے انکو میں تمہیں لا دونگا۔ یہ وچن میں نے تم کو دیا۔ ایسی بات جب وسدیو نے کہی تب سمجھ کے کنس نے مان لی اور دیوکی کو چھوڑ دینے لگا۔ ہے وسدیو! تم نے اچھا وچار کیا جو ایسے بھاری پاپ سے مجھے بچا لیا اتنا کہہ الگ ہوا وہ سب اپنے گھر گئے کتنے ہی دن ٹھہر اہیں رہتے ہو گئے۔ جب پہلا پُتر دیوکی کے ہوا تو وسدیو کنس کے پاس گئے اور روتا ہوا لڑکا آگے رکھ دیا۔

دیکھتے ہی کنس نے کہا۔ وسدیو تم بہت سیدھے وادی ہو۔ میں نے آج جانا کیونکہ تم نے مجھ سے کپٹ نہ کیا۔ نر ہی (بے رحم) ہو اپنا پُتر لا دیا۔ اس سے ڈر نہیں ہے مجھ کو۔ یہ بالک میں نے دیا تم کو۔ اتنا سُن بالک نے دنڈوت کیا وسدیو جی تو اپنے گھر آئے۔ اور اسی وقت نارد منی جی نے جائے کنس سے کہا۔ راجن! تم نے یہ کیا کیا جو بالک واپس کر دیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ وسدیو کی سیوا کرنے کو سب دیوتا برج نے برج میں آکر جنم لیا ہے اور دیو کے آٹھویں گربھ میں شری کرشن جنم لے سب راکششوں کو مار مار بھوجی کا بھار اتاریں گے۔ اتنا کہہ نارد منی نے آٹھ لکیر کھینچ گنوائی۔ جب آٹھ ہی گنتی میں آئی تب ڈر کے کنس نے لڑکے سمیت وسدیو جی کو بلا بھیجا۔ نارد منی تو یوں سمجھائے بجھائے چلے گئے۔ اور کنس نے وسدیو سے بالک لے مار ڈالا۔ ایسے جب پُتر ہوئے تب وسدیو لے آویں اور کنس مار ڈالے۔ اسی طرح چھ بالک مارے۔ تب ساتویں گربھ میں شیش روپ جو بھگوان انھوں نے آواس کیا۔ یہ کتھا سُن راجہ پریکشت نے شکدیو منی سے پوچھا۔ مہاراج نارد منی جو ادھک پاپ کروایا اس کا مفصل حال کہو جس سے میرے من کا سندیہہ جائے۔ شری شکدیو جی بولے۔ راجہ نارد منی نے چاہا جو کہ یہ زیادہ پاپ کرے تو بھگوان فوراً ہی پرگٹ ہوں۔

3— ادھیائے —۳

پھر شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ راجہ! اگر بھ میں آئے ہری اور برہماوک نے ستوتی کری اور دیوی جس طرح بلدیو جی کو کل لے گئی وہ کہتا ہوں۔ ایک دن راجہ کنس اپنی سبھا میں آ بیٹھا۔ اور جتنے راکشش اس کے تھے۔ انکو بلا کر کہا سُنو سب دیوتا پرتھوی میں جنم لے آئے ہیں ان میں کرشن بھی اوتار لے گا۔ یہ بھید مجھ سے نارد منی سمجھا گئے ہیں۔ اس لئے اب ممکن یہ ہے کہ تم جا کر سب بد دشیوں کا

۲۵۳ ایسا ناش کرو جو ایک بھی جیتا نہ بچے۔ یہ حکم پاکر سب کے سب ذنڈوت کر چلے۔ نگر میں آدھونڈ پکڑ پکڑ کر باندھنے لگے۔ کھاتے پیتے۔ کھڑے بیٹھے سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے جیسے پایا اسے نہ چھوڑا۔ گھر کی ایک جگہ لاتے اور جلا جلا۔ ڈبا ڈبا۔ ٹپک ٹپک دکھ دے دے سب کو مار ڈالا۔ اسی طرح چھوٹے بڑے طرح طرح کے بھیانک بھیس بنا کر نگر نگر۔ گاؤں گاؤں۔ گلی گلی۔ گھر گھر تلاش کرنے مارنے لگے اور بدو ونشی دکھ پاکر دیش چھوڑ چھوڑ جی لے لے بھاگنے لگے۔

اسی وقت وسدیو جی کی جو استریاں تھیں وہ بھی روہنی سمیت متھرا سے گوکل میں آئیں۔ وہاں وسدیو جی کے پرم متر نند جی رہتے تھے۔ انھوں نے دل سے آشا بھروسہ دیکر رکھوائیں۔ تب وہ آنند سے رہنے لگیں جب کنس دیوتاؤں یوں اوگھڑ پاپ کرنے لگا۔ تب دیوکی نے اپنی آنکھوں سے اپجائی۔ وہ ہاتھ باندھے سامنے آئی۔ اس سے کہا۔ اب تو سنسار میں جا۔ اور لے متھرا پوری کے بیچ جہاں کنس دشٹ رہتا ہے اور میرے بھگتوں کو دکھ دیتا ہے۔ اور کشیپ اریتی جو وسدیو دیوکی ہو برج میں تیرے ہیں۔ انکو قید کر رکھا ہے۔ چھ بالک تو انکے کنس نے مار ڈالے اب ساتویں گربھ میں لکشمن جی ہیں۔ انکو دیوکی کی کوکھ سے نکال گوکل میں جا کر اس طرح سے روہنی کے پیٹ میں رکھ دینا کہ کوئی دشٹ نہ جانے۔ اور سب وہاں کے لوگ تیرا ایش بکھانے۔

اس طرح مایا کو سمجھائے شری نارائن بولے کہ تو پہلے جا کر یہ کام کر کے نند کے گھر میں جنم لے پیچھے وسدیو گھر میں اوتار لے میں بھی نند کے گھر میں آتا ہوں۔ اتنا سنتے ہی مایا اٹھ متھرا میں آئی اور موہنی روپ بن وسدیو کے گھر میں بیٹھ گئی۔

چوپائی:۔ جو چھپائے گربھ ہری لیا جائے روہنی کو سو دیا
جانے سب پہلا آدھان بھئے روہنی کے بھگوان

اس طرح ساون چودش بدھوار کو بلدیو جی نے گوکل میں جنم لیا اور مایا نے وسدیو۔ دیوکی کو جا کر خواب دیا کہ میں نے تمہارا اتپر گربھ سے لے جائے روہنی کو دیا ہے۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرنا۔ سنتے ہی وسدیو دیوکی جاگ پڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ یہ تو بھگوان نے بھلا کیا۔ لیکن کنس کو اسی وقت جتانا چاہیئے نہیں تو نہ معلوم بعد میں کیا دکھ دے۔ یوں سوچ سمجھ پہرے داروں کو بلا کر کہا۔ انھوں نے کنس کو جا سنایا کہ مہاراج دیوکی کا گربھ ادھوا گیا۔ بالک کچھ نہ پورا بھیا۔ سنتے ہی کنس گھبرا کر بولا۔ کہ تم اس دفعہ حفاظت رکھنا کیونکہ آٹھویں ہی گربھ کا مجھے ڈر ہے جو آکاش وانی کہہ گئی ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے جے راجہ! بلدیو جی تو یوں پر گئے اور جب شری کرشن جی دیوکی کے گربھ میں آئے تبھی مایا نے جو نند کی عورت یشودھا تھی۔ اسکے پیٹ میں کیا دونوں کے حمل تھا کہ ایک متھرا کو دیوکی نہانے گئی وہاں اتفاق سے یشودھا بھی آن ملی تو آپس میں دکھ کی چرچا چلی۔ یشودھا نے دیوکی کو وچن دے کر کہا کہ تیرا بالک میں رکھوں گی۔ اپنا مجھے دو گی۔ ایسے وچن دے یہ اپنے گھر آگئی۔ آگے جب کنس نے جانا کہ دیوکی کو آٹھواں گربھ رہا۔ تب جا وسدیو کا گھر گھیرا۔ چاروں طرف راکششوں کا پہرہ بٹھا دیا۔ اور وسدیو سے بلا کر کہا کہ اب تم مجھ سے کپٹ مت کیجو۔ اور اپنا لڑکا لا دیجو۔ تب میں نے تمہارا ہی کہنا مان لیا تھا۔

ایسے کہہ وسدیو دیوکی کو بیڑی ہتھکڑی پہنائے ایک کوٹھری میں بند کر کے تالا لگا اپنے مندر میں آ۔ مارے ڈر کے فاقہ کر سو رہا۔ صبح ہوتے ہی وہاں گیا جہاں وسدیو دیوکی تھے۔ گربھ کا بکاش دیکھ کہنے لگا۔ اسی یم گپھا میں میرا کال ہے۔ مار توڑ ڈالوں مگر

بے عزتی سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ بلوان ہو کر استری کو مارنا ٹھیک نہیں۔ اسکے بیٹے کو ہی ماروں گا۔ یوں کہہ کر باہر آیا۔ ہاتھی شیر کتے اور اپنے بڑے بڑے یودھا وہاں پہرے پر رکھوائے اور خود بھی روزانہ دیکھنے کو آئے۔ اور ایک گھڑی بھی چین نہ پائے۔ جہاں دیکھے وہیں آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی کرشن روپ کال ہی نظر آوے۔ اسکے خوف سے متاثر ہو رات فکر میں گنوا دے۔

ادھر کنس کی تو یہ حالت تھی اُدھر وسدیو اور دیوکی پورے دنوں جہا کاشٹ میں شری کرشن ہی کو مانتے تھے کہ اس بیچ بھگوان نے انھیں سوپن دیا۔ اور اتنا کہہ انکے من کی چنتا دور کی کہ ہم جلد ہی جنم لے تمہاری چنتا میٹتے ہیں۔ اب مت پچھتاؤ۔ یہ سُن وسدیو دیوکی جاگ پڑے اتنے میں برہما رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے ومان چھوڑ ایکھ روپ بن وسدیو کے گھر آئے اور ہاتھ جوڑ جوڑ وید گائے گربھ ستوتی کرنے لگے اسوقت انکو تو کسی نے نہ دیکھا لیکن وید کی دھنی (آواز) سب نے سُنی۔ یہ اچنبھا دیکھ پہرے دار حیران ہوئے اور وسدیو دیوکی کو یقین ہوا کہ بھگوان جلد ہی ہماری بڑی (مصیبت) دور کریں گے۔

4 — ادھیائے — ۴

شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجہ جسوقت شری کرشن جنم لینے لگے اس وقت سب ہی کے دلمیں ایسا آنند ہوا کہ دکھ کا نام بھی نہ رہا خوشی سے لگے بن اپون (باغ باغیچے) ہرے ہو ہو پھولنے۔ ندی نالے سرور بھرنے۔ ان پر طرح طرح کے پکشی کلول کرنے اور نگر نگر۔ گاؤں گاؤں گھر گھر منگلا چار ہونے۔ برہمن یگیہ رچنے۔ دسوں دشاؤں کے۔ دکپال ہرشتے۔ بادل برجمنڈل پر پھرنے۔ دیوتا اپنے اپنے ومانوں میں بیٹھے آکاش سے پھول برسانے۔ ودیادھر۔ گندھرو۔ چارن۔ ڈھول۔ دمامے بھیری بجائے گن گانے اور ایک طرف اردسی وغیرہ سب اپسرا ناچ رہی تھیں کہ ایسے سمے بھادوں بدی اشٹمی بدھوار روہنی نکشتر میں آدھی رات کو شری کرشن چندر نے جنم لیا اور دیوکی

چندر مکھ۔ کمل نین ہو پیتامبر کاچھے۔ مکٹ دھرے۔ وجنتی مالا۔ اور رتن جڑت آبھوشن پہنے۔ چترج روپ کے شنکھ چکر۔ گدا۔ پدم لیئے وسدیو دیوکی کو درشن دیا دیکھتے ہی اچنبھے میں ہوان دونوں نے گیان سے وچارا تو آدی پرش کو جانا۔

تب ہاتھ جوڑ ونتی کر کہا۔ ہمارے بڑے بھاگ جو آپ نے درشن دیا اور جنم مرن کا نوارن کیا۔

اتنا کہہ اپنی پہلی کتھا سب سنائی۔ جیسے کنس نے دکھ دیا تھا۔ تب شری کرشن چندر بولے تم اب کسی بات کی چنتا من میں مت کرو کیونکہ میں نے تو تمہارے دکھ دور کرنے کو ہی اوتار لیا ہے۔ لیکن اس وقت مجھے گوکل پہنچا دو۔ اور اس وقت یشودھا کے لڑکی ہوئی ہے۔ سو کنس کو لادو۔ اپنے جانے کا کارن کہتا ہوں سو سنو۔

دوہا

نند یشودھا تپ کرے موہی سے من لائے
دیکھن چاہت بال سکھ رہوں کچھک دن جائے

پھر کنس کو مار آن ملوں گا۔ تم اپنے من میں دھیرج دھرو۔ ایسے وسدیو دیوکی کو سمجھائے شری کرشن بالک نیکر روتے لگے اور اپنی مایا پھیلا دی۔ تب تو وسدیو دیوکی کا گیان کیا اور جانا کہ ہمارے پتر ہوا۔ یہ سمجھ دس ہزار گائیں من میں سنکلپ کر لڑکے کو گود میں اٹھا اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اسکا منہ دیکھ دونوں لمبی سانس بھر بھر آپس میں کہنے لگے۔ جو کسی طرح اس لڑکے کو بھگا دیجے تو کنس پاپی کے ہاتھ سے بچے۔ وسدیو بولے۔

چوپائی:۔ ودھنا بن راکھے نہیں کوئی کرم لکھا سوئی پھل ہوئی
تب کر جوڑ دیوکی کہے نند مندر گوکل میں رہے
پیر یشودھا ہرے ہمارے ناری روپ تہاں تہاری

اس بالک کو وہاں لے جاؤ۔ یوں سن وسدیو اکو لا کر کہنے لگے۔ اس کٹھن بندھن سے چھوٹ کیسے لیجاؤنگا۔ اتنی بات کہی تو سب بیڑی ہتھکڑی کھل پڑیں۔ چاروں طرف کے کواڑ کھل گئے۔ پہرے دار گہری نیند سو گئے۔ تب تو وسدیو نے شری کرشن کو ٹوکری میں رکھ کر سر پر دھر لیا اور جھٹ پٹ ہی گوکل کو چل دیئے۔

سورٹھا:۔ اوپر برسے دیو پیچھے سنگھ جوں گنجرے
سو چت ہیں وسدیو۔ یمنا دیکھی پرواہ اتی

ندی کے کنارے کھڑے ہو وسدیو وچارنے لگے۔ کہ پیچھے تو شیر بولتا ہے اور آگے اتھاہ جمنا بہہ رہی ہے۔ اب کیا کروں۔ ایسا کہہ بھگوان کا دھیان دھر آگے جمنا میں پیر جیوں جیوں آگے جاتے تھے۔ تیوں تیوں ندی بڑھتی تھی۔ جب ناک تک پانی آیا۔ تب وسدیو گھبرائے۔ انکو وپاکل جان شری کرشن نے اپنا پاؤں بڑھایا۔ اور پرکار دیا۔ چرن چھوتے ہی جمنا شانت ہوئی۔

وسدیو پار ہو نند کے گھر جا پہنچے وہاں کواڑ کھلے پائے۔ اندر جا کر دیکھا تو سب پڑے ہیں۔ دیوی نے ایسی موہنی ڈالی تھی کہ یشودھا کو لڑکی کے ہونے کا ہوش نہیں تھا۔ وسدیو جی نے شری کرشن کو یشودھا کے پاس سلا دیا۔ اور لڑکی کو لے فوراً اپنا راستہ لیا۔ ندی کو پار کر پھر آئے وہاں دیوکی بیٹھی سوچتی تھی جب کنیا دے وہاں کی کشل کہی سنتے ہی دیوکی خوش ہو بولی۔ ہے سوامی! ہمیں کنس اب بھی مار ڈالے تو کچھ چنتا نہیں۔ کیوں کہ اس دشٹ کے ہاتھوں پتر تو بچا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے۔ کہ جب وسدیو جی لڑکی کو لے آئے اور دونوں نے ہتھکڑیاں پہن لیں۔ کنیا رو اٹھی۔ رونے کی آواز سن پہریدار جاگے اور اپنے اپنے ہتھیار لے ساودھان ہو گئے۔ بندوقیں چھوڑنے۔ اکی آواز سنکے ہاتھی چنگھاڑنے۔ شیر دہاڑنے اور کتے بھونکنے لگے اسی وقت اندھیری رات کے وقت ایک پہریدار نے آکر ہاتھ جوڑ کنس سے کہا۔ مہاراج! تمہارا دشمن پیدا ہو گیا۔ یہ سن کنس بیہوش ہو کر گرا۔

5— ادھیائے —۵

بالک کا جنم سنتے کنس ڈرتا۔ کانپتا اٹھ کھڑا ہوا اور کھڑک ہاتھ میں لے گرتا پڑتا دوڑا کھلے بالوں۔ پسینے میں تر دھکڑ پکڑ کرتا جا بہن کے پاس پہنچا۔ جب اسکے ہاتھ سے لڑکی چھین لی تب وہ ہاتھ جوڑ بولی۔ اے بھیا! یہ کنیا تیری بھابی ہے اسے مت مار۔ یہ پیٹ بھوتی ہے۔ میرے چھ بالک مارے ہیں۔ انکا دکھ بہت ستاتا ہے۔ بن کاج کنیا کو مار کیوں پاپ بڑھاتا ہے۔ کنس بولا۔ زندہ کنیا کو تجھے نہ دونگا۔ اسے جو بیاہے گا وہ تجھے مارے گا۔ اتنا کہہ باہر آکے جونہی چاہا کہ پھرائے پتھر پر پٹکے۔ تیوں ہی ہاتھ سے چھوٹ کنیا آکاش کو گئی۔ اور پکار کے یہ کہہ گئی۔ کہ ارے کنس! میرے پٹکنے سے کیا ہوا۔ تیرا دشمن کہیں جنم لے چکا اب تیرا جی نہ بچے گا۔

یہ سن کنس وہاں ہا نپتا کانپتا وہاں آیا جہاں وسدیو دیوکی تھے۔ آتے ہی انکے ہاتھ پاؤں کی ہتھکڑی بیڑی کاٹ دیں۔ اور ونتی کر کہنے لگا کہ میں نے بڑا پاپ کیا۔ جو تمہارے پتر مارے۔ یہ کلنک کیسے چھٹے گا۔ میری گتی کس جنم میں ہوگی۔ تمہارے دیوتا جھوٹے ہوئے جنھوں نے کہا تھا کہ دیوکی کے آٹھویں گربھ میں لڑکا ہوگا۔ سو بجائے لڑکے کے لڑکی ہوئی وہ بھی ہاتھ سے چھوٹ سورگ کو گئی۔ اب دیا رحم کر میرا پاپ من میں مت رکھو۔ کیونکہ کرم کا لکھا کسی کا مٹتا نہیں مٹتا۔ جو گیانی ہیں سو مرنا جینا برابر ہی سمجھتے ہیں۔ اور ابھیمانی دوست کو دشمن جانتے ہیں۔ تم تو بڑے سادھو ستبہ وادی ہو جو ہمارے لیئے اپنے

257

۲۵۷
پتر (لڑکے) لے آئے۔

ایسا کہہ جب کنس بار بار ہاتھ جوڑنے لگا۔ تب وسدیو جی بولے۔ مہاراج! تم سچ کہتے ہو۔ اس میں تمہارا کچھ دوش نہیں۔ ودھاتا نے یہی کرم میں لکھا تھا۔

یہ سُن کنس خوش ہو وسدیو دیوکی کو اپنے گھر لے آیا اور بھوجن کروائے۔ کپڑے پہنائے۔ بڑی عزت سے دونوں کو پھر وہیں پہنچا دیا۔ اور سنتری (وزیر) کو بُلا کر کہا۔ کہ یہ دیوی کہہ گئی ہے کہ تیرا دشمن جگت میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسلئے اب دیوتاؤں کو جہاں پاؤ وہیں مارو۔ کیونکہ انھوں نے بے سمجھے جھوٹی بات کہی۔ کہ دیوکی کے آٹھویں گربھ میں تیرا دشمن ہوگا۔ منتری بولا۔ اُن کا مارنا کیا بڑی بات ہے۔ وہ تو جنم کے بھکاری ہیں۔ جب آپ غصہ کرینگے تبھی وہ بھاگ جاوینگے۔ اُن کی کیا مجال جو آپ کا سامنا کریں۔ برہما تو آٹھوں پہر گیان دھیان میں رہتا ہے۔ مہادیو بھانگ دھتورا کھائے۔ اندر کا تم پر کچھ پار نہ لبسائے۔ رہا نارائن، سو سنگرام (لڑائی) نہ جانے۔ لکشمی کے ساتھ رہتا ہے۔ سُکھ مانے۔ کنس بولا۔ نارائن کو کہاں پاویں اور کس طرح جیتیں (فتح کریں) سو کہو۔ منتری نے کہا۔ مہاراج! جو نارائن کو جیتنا چاہتے ہو۔ تو جن کے گھر میں آٹھ پہر میں اُن کا باس۔ ان کا ہی اب کرو ونا ش۔ براہمن۔ ویشنو۔ یوگی۔ جتی۔ تپسوی سنیاسی۔ بیراگی وغیرہ جتنے ہری کے بھگت ہیں اُن میں لڑکے سے لے کر بوڑھے تک زندہ نہ رہے۔ یہ سُن کنس نے پردھان سے کہا۔ تم سب کو جا کے مارو۔ آگیا (اجازت) پاکر منتری بہت سے راکشش ساتھ لے وِدا ہو نگر میں لگا گئو۔ براہمن بالک اور ہری بھگتوں کو دھوکے سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارنے۔

6— ادھیائے —۶

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! ایک سمے نند یشودھا نے پتر کیلئے بڑا تپ کیا تو شری نارائن نے آکر وردان دیا کہ ہم تمہارے یہاں جنم لے آئینگے۔ جب بھادوں بدی اشٹمی بدھوار کو آدھی رات کے وقت شری کرشن آئے تو یشودھا نے جاگتے ہی پتر کا منہ دیکھ نند کو بلا بہت آنند مانا اور اپنا جیون سپھل جانا۔ صبح ہوتے ہی اٹھ کے نند جی نے پنڈتوں اور جیوتشیوں کو بلا بھیجا۔ وہ اپنی پوتھی پترا لے کر آئے۔ انکو آسن دے دیکر آدر مان سے بٹھائے۔ انھوں نے شاستر کے طریقے سمت مہینہ۔ تتھی (تاریخ) دن نکشتر یوگ کرن ٹھہرائے۔ لگن۔ وچار مہورت سادھ کے کہا مہاراج! ہمارے شاستر کے وچار میں تو ایسا آتا ہے کہ یہ لڑکا دوسرا اودھاتا ہوئے راکشسوں کو مار برج کا بھار بوجھ اتار گو پی ناتھ کہلاویگا۔ اسنسار اسی کا یش (بڑائی) گاویگا۔ یہ سن نند جی نے سونے کے ترنگ۔ روپے کے کھر۔ تانبے کے پیٹھ کی دو لاکھ گئوئیں خوشی سے سنکلپ کیں اور بہت سا دان دے۔ براہمنوں کو دکشنا دے۔ آشیرواد لے لے دوا کیا۔ تب نگر کی سب منگلا سکھیوں کو بلایا وہ آ کر اپنا گن پرکاش کرنے لگیں۔ بجنتری بجانے۔ نرتک ناچنے۔ گایک گانے۔ گرتے بھانے۔ اور جتنے گوکل کے گوپ گوال تھے وہ بھی اپنی اپنی ناریوں کے سر پر مٹھڑیاں لوائے طرح طرح کے بھیس بنائے ناچتے گاتے نند کو ودھائی دینے آئے آتے ہی ایسا کیا کہ سارے گوکل میں دہی دہی کر دیا جب یہ کھیل کھیل چکے۔ تب نند جی نے سب کو کھلائے پلائے باگے پہنائے تلک کر پان دے وداع کیا۔ اسی طرح کئی دن تک ودھائی رہی۔ نند جی سے جس نے جو جو آکر مانگا وہی پایا۔ بدھائی سے نشچنت ہو نند جی نے سب گوالوں کو بلا کر کہا۔ بھائیو! ہم نے سنا ہے کہ کنس بچوں کو پکڑ پکڑ منگواتا ہے نہ جانے کوئی دشٹ کچھ بات لگا دے۔ اس سے اچت ہے کہ سب ملکر بھینٹ لے چلیں اور ہر سوڑی دے آویں۔ یہ وچن مان سب اپنے اپنے گھر سے دودھ دہی مکھن لے متھرا آئے۔ کنس سے مل کر اسے بھینٹ دی۔ کوڑی کوڑی چکائے ودا ہو کر اپنی راہ لی۔

جیونہی جمنا کنارے پر آئے۔ تیونہی سما چار سن وسدیو جی آپہنچے۔ نند جی سے مل کشل (خیریت) پوچھی۔ کہنے لگے تم جیسا گا اور میرا دوست ہمارا سنسار میں کوئی نہیں۔ کیونکہ جب ہمیں بھاری مصیبت ہوئی تب گرجھوتی روہنی تمہارے یہاں بھیجدی۔ اسکے لڑکا ہوا سو تم نے پال پوس بڑا کیا۔ ہم تمہارے گن کہاں تک کہیں۔ اتنا کہہ پھر پوچھا۔ کہو رام کرشن۔ اور یشودھا رانی آنند سے ہیں۔ نند جی بولے۔ آپکی کرپا سے سب بھلا ہے۔ اور تمہارے بلدیو جی بھی کشل سے ہیں کہ جن کے ہوتے تمہارے پتنیہ پرتاپ سے ہمارا پتر ہوا۔ مگر ایک تمہارے ہی دکھ سے ہم دکھی ہیں۔ وسدیو کہنے لگے۔ متر! ودھاتا سے کچھ پار نہ بسائے۔ کرم کی ریکھ کسی سے مٹی نہ جائے۔ اسلئے سنسار میں آئے دکھ پائے۔ کون پچھتائے ایسا گیان جنائے کے کہا۔

تم گھر جاؤ ویگ آپنے — کینے کنس اُپدرو گھنے
بالک ڈھونڈ منگاوے نیچ — بھئی سب پر جا کی میچ

تم تو یہاں سب چلے آئے ہو اور راکشس ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ نہ جانے کون دشٹ جائے گوکل میں اودھم مچاوے۔ یہ سنتے ہی نند جی گھبرا کر سب کو ساتھ لے سوچتے وچارتے متھرا سے گوکل کو چلے۔

7 — ادھیائے

شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ اگنس کا منتری تو بہت سے راکشش ساتھ لیئے مارتا ہی تھا۔ ادھر کنس نے پوتنا نامی راکشنی کو بلا کر کہا۔ تو جا اور بید دونیشوں کے جتنے بالک پاویں اُن سب کو مار۔ یہ سُن پرسن (خوش) ہو دنڈوت کر چلی تو اپنے من میں کہنے لگی۔

بھیئے پوت ہیں نند کے سُنو گوکل گاؤں۔ چل کر اب ہی آئی گوپیوں کے گاؤں

یہ کہہ سولہ شنگار بارہ آبھرن کر چھاتی میں زہر لگا اور موہنی روپ بن کپٹ لیئے۔ کمل کا پھول ہاتھ میں لیئے بن ٹھن کے ایسی چلی کہ جیسے شنگار کئے لکشمی اپنے پتی کے پاس جاتی ہو۔ گوکل میں پہنچ۔ ہنستی ہنستی نند کے مندر میں گئی۔ دیکھے سب کی سب گوپیاں موہت ہو بھولی سی رہیں۔ یہ جو یشودھا کے پاس بیٹھی اور کشل پوچھ آشیش دی کہ ویر تیرا کاہنا جیوے کوٹی برس ایسے پریت بڑھائے لڑکے کو یشودھا کے ہاتھ سے لے گود میں رکھ جیوں دودھ پلانے لگی۔ تیونہی شری کرشن نے دونوں ہاتھوں سے چھاتی پکڑ منہ میں لگائے لگے۔ پرانوں سمیت دودھ پینے۔ تب تو بہت وِیاکل ہو پوتنا پکاری۔ کیا یشودھا تیرا پوت منش نہیں ہے یہ بمیدوت۔ رسّی سمجھ کر میں نے سانپ پکڑ لیا۔ جو اُس کے ہاتھ سے بچ کر زندہ جاؤنگی تو پھر گوکل میں کبھی نہ آؤنگی۔ یوں کہہ بھاگ گاؤں کے

باہر آئی۔ مگر کرشن نے نہ چھوڑی۔ اس کا جی لیا۔ وہ پچھاڑ کھائے ایسی گری جیسے آکاش سے بجر گرے۔ اس کا بھیانک شبد (آواز) سُن روہنی اور یشودھا روتی پیٹتی وہاں آئیں۔ جہاں پوتنا دو کوس میں مری پڑی تھی اور انکے پیچھے سارا گاؤں بھاگ کھڑا ہوا۔ آکر دیکھا تو شرکرشن اس کی چھاتی پر چڑھے دودھ پی رہے ہیں۔ جھٹ اٹھائے۔ مکھ چوم ہردے لگائے گھر لے آئے گنیوں کو بلائے جھاڑ پھونک کرانے لگی اور پوتنا کو دیکھ گوپی گوال کھڑے آپسمیں کہہ رہے تھے۔ کہ بھائی اسکے گرنے کی آواز کو سُن ہم ایسے ڈرے ہیں جو چھاتی اب تک دہلتی ہے۔ نہ جانے بالک کی کیا گتی (حالت) ہوئی ہوگی۔ اتنے میں متھرا سے نند جی

آئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک راکشنی مری پڑی ہے اور برج واسیوں کی بھیڑ گھیرے کھڑی ہے۔ پوچھا! یہ اُپادھی کیسے ہوئی؟ وہ کہنے لگے۔ مہاراج! پہلے تو یہ بہت سُندر بن کر تمہارے گھر آشیش دینے گئی، اسے دیکھ سب برج ناری بھول رہیں۔ یہ کرشن کو دُودھ پلانے لگی۔ اُس کے بعد ہم نہیں جانتے کہ کیا گتی ہوئی۔ اتنا سُن نند جی بولے۔ بڑی کُشل ہوئی جو بالک بچا۔ یہ گوکل پوری نہیں تو ایک بھی نہ بچتا۔ سب اس کے بیچ دَب مرتے۔ یوں کہہ نند جی تو گھر آئے۔ دان پُنیہ کرنے لگے اور گوالوں نے فرسے کھاڑے۔ کُدال سے کاٹ کاٹ پُوتنا کے ہاتھ پاؤں توڑ توڑ گڑھے کھود کھود گاڑ دیا۔ اور مانس چام اکٹھا پھونک دیا۔ اسے جلانے سے ایسی سُگندھ پھیلی کہ جس نے سارے سنسار کو سگندھ سے بھر دیا۔ اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا۔ مہاراج! وہ راکشنی مہا ملین (گندی) بدمانس کھانے والی اُس کے شریر (جسم) سے سگندھ (خوشبو) کیسے نکلی۔ سو کرپا کر کے ہمیں مُنی بولے۔ راجہ! شری کرشن چندر نے دُودھ پینے سے مُکتی دی اس لیئے سگندھ نکلی۔

8 — ادھیائے — ۸

شری شکدیو جی بولے۔ ارے راجہ پریکشت!

دوہا:۔ جن نکشتر موہن بھئے سو نکشتر پر وآئے
چار و بدھائے ریت سب کرت یشودھا مائے

جب ستائیس دن کے ہری ہوئے تب نند جی نے سب برہمن اور برج واسیوں کو نیوتا بھیج دیا۔ وہ آئے۔ انھیں آدر مان سے بٹھایا۔ آگے براہمنوں کو بہت سا دان دے کر ودا کیا۔ اور بھائیوں کو باگیں پہنائیں۔ لذیذ بھوجن کرائے اس وقت یشودھا رانی پروستی تھیں۔ روہنی ٹہل کرتی تھی۔ برج واسی ہنس ہنس کر کھا رہے تھے۔ گوپیاں گا رہی تھیں۔

261

۲۶۱ سب آنند میں ایسے مگن تھے کہ کرشن کی سُرت (خیال) کسی کو بھی نہ تھی۔ اور کرشن ایک بھاری چھکڑے کے نیچے پالنے میں اچیت (بے خبر) سوتے تھے۔ اس میں بھوکے ہوئے تو پاؤں کا انگوٹھا منہ میں دے رونے لگے۔ بلک بلک چاروں طرف دیکھنے۔ اسی موقعہ پر اُڑتا ہوا ایک راکشش آنکلا۔ کرشن کو اکیلا دیکھ اپنے مَن میں کہنے لگا کہ یہ تو کوئی بڑا بلی (طاقتور) پیدا ہوا ہے۔ مگر آج میں اس سے پونا کا بدلہ لونگا۔ یہ مین میں ٹھان شکٹ میں آن بیٹھا۔ اسی لیئے اس کا نام شکٹاسُر ہوا۔ جب گاڑی چرچرائے کے ہلی تب شری کرشن نے روتے ایک ایسی لات ماری کہ وہ مرگیا اور چھکڑا ٹوک ٹوک ہوگیا۔ تو جتنے برتن دودھ دہی کے تھے سب پھوٹ کر چور ہوئے اور دودھ کی ندی سی بہہ نکلی (دیکھو شکل ۱۲) گاڑی ٹوٹنے اور پھوٹنے کی آواز سُن سب گوپی گوال دوڑے آئے۔ آتے ہی یشودھا جی نے کرشن کو اٹھائے۔ منہ چُوم۔ چھاتی سے لگائے لیا۔ یہ اچنبھا دیکھ سب آپس میں کہنے لگے۔ آج ودھنا (تقدیر) نے بڑی کُشل کی جو بالک بچ رہا۔ اور چھکڑا ہی ٹوٹ گیا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے۔ ہے مہاراج! جب ہری پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترنادرت کو بھیجا۔ وہ بگلا بن گوکل میں آیا۔ نندرانی کرشن کو گود میں لیئے آنگن (صحن) کے بیچ بیٹھی تھی کہ یکایک کہنا ایسے بھاری ہوئے کہ یشودھا نے مارے بوجھ کے گود سے اُتار دیا۔ اتنے میں ایک۔ ایسی آندھی آئی کہ دن کی رات ہوگئی۔ اور پڑا کھڑا کھڑ گرنے لگے جھپر لڑنے لگے۔ تب ویاکل ہو یشودھا جی شری کرشن کو اٹھانے لگے مگر وہ نہ اٹھے۔ جیونہی اُن کے جسم سے ان کا ہاتھ الگ ہوا تیوں ہی ترنادرت آکاش کو لے اُڑا اور مَن میں کہنے لگا کہ آج اسے مارے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ وہ تو کرشن کو لیئے وہاں یہ وچار کرتا تھا اور یہاں جب یشودھا جی نے کرشن کو نہ پایا تو رو رو کر کرشن کرشن کہہ کر پکارنے لگی۔ یہ شبد سُن سب گوپی گوال دوڑے آئے ساتھ ہی ڈھونڈنے دھائے (گئے) اندھیرے میں ٹٹول ٹٹول کر چلتے تھے۔ پھر بھی ٹھوکر کھا کھا کر گرتے پڑتے تھے۔

چوپائی:- برج میں گوپی ڈھونڈت ڈولے۔ روہنی اور یشودھا بولے
نند میگھ دھن کرے پکار۔ ڈونڈے گوپی گوپ اپار

جب شری کرشن نے نند یشودھا کے ساتھ سب برج واسی بہت دُکھی دیکھے تو ترنادرت کو گھمایا اور آنگن میں لا شلا پتھر پر پٹکا۔ فوراً ہی اس کا جی جسم سے نکل سٹکا۔ آندھی رُک گئی۔ روشنی ہوئی۔ سب بھولے بھٹکے گھر آئے۔ دیکھا تو راکشش آنگن میں مرا پڑا ہے۔ شری کرشن چھاتی پر کھیل رہے ہیں۔ آتے ہی یشودھا نے اٹھایا۔ کنٹھ سے لگایا اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا۔

۹ — ادھیائے — ۹

شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! ایک دن وسدیو جی نے گرگ مُنی کو جو بڑے جیوتش اور یدونیشوں کے پروہت تھے انھیں بُلا کر کہا کہ تم گوکل میں جاؤ اور لڑکے کا نام رکھ آؤ۔

گئی روہنی گرہ بھ سوں بھیو پوت ہے تاہی
کتی آیو۔ کیسی بلی کہا نام تیہی آئی

نند جی کے پتر ہوا ہے وہ بھی تمہیں بُلا گئے ہیں۔ سُنتے ہی گرگ مُنی پرسن ہو چلے اور گوکل کے نزدیک جا پہنچے۔ اسی

۲۶۲ وقت کسی نے نند جی سے آکہا کہ یدو ونشیوں کے پروہت گرگ منی جی آئے ہیں۔ یہ سن نند جی آنند سے گوال بال سہت پھولے
262 لے اٹھ دھائے اور پانبر کے پانوڑے ڈالتے باجے لے آئے۔ پوجا کرا آسن پر بیٹھائے چرن امرت لے اِستری پرش ہاتھ جوڑ کہنے لگے
مہاراج! بڑے بھاگیہ ہمارے جو آپ نے دیا کر درشن دے گھر پوتر کیا۔ تمہارے پرتاپ سے دو پتر ہوئے ہیں ایک روہنی کے
ایک ہمارے۔ کرپا کر کے ان کا نام دھرئے۔ گرگ منی بولے۔ نام رکھنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ بات پھیلے کہ گرگ منی گوکل میں
لڑکے کا نام دھرنے گئے ہیں اور کنس جان پاوے تو وہ یہی سمجھے گا کہ دیوکی کے پتر کو وسدیو کے متر کے یہاں کوئی پہنچا

آئے ہیں۔ اس لئے گرگ پروہت گیا ہے۔ یہ سمجھ بوجھ مجھ کو پکڑ لنگا ویگا۔ اور نہ جانے تم پر بھی کیا مصیبت لاوے۔ اسلئے
تم پھیلاؤ مت کرو چپ چاپ گھر میں نام دھرو الو۔ نند بولے۔ گرگ جی! تم نے سچ کہا۔ اتنا کہہ کے گھر کے اندر لیجا کر بیٹھ گئے
تب گرگ منی نے نند جی سے دونوں کی جنم تتھی (تاریخ پیدائش) اور وقت پوچھ لگن سودھ اس ٹھہرایا
اور کہا سنو نند جی! وسدیو کی رانی روہنی کے پتر کے تو اتنے نام ہوں گے۔ سنکرشن۔ ریوتی رمن۔ بلدیو۔ بلبرام۔ کالندری۔
بھیدان۔ ہلدر اور بل ویر اور کرشن روپ جو تمہارا لڑکا ہے۔ ان کے نام تو بے شمار ہیں۔ مگر کسی سمے وسدیو کے یہاں
پیدا ہوا اس لئے واسدیو نام ہوا۔ اور وچار میں آتا ہے کہ یہ دونوں بالک تمہارے چاروں یگ میں جب پیدا ہوئے ہیں
تو ساتھ ہی پیدا ہوئے ہیں۔ نند جی بولے۔ ان کے گن کہو۔ گرگ منی نے جواب دیا۔ یہ دوسرے ودھاتا ہیں۔ انکی گتی کچھ جانی
نہیں جاتی۔ پر میں یہ جانتا ہوں کہ کنس کو مار بھومی کا بھار اتارینگے۔ ایسے کہہ گرگ منی چپ چاپ چلے اور وسدیو سے جا
سمجھا کر کہہ آگے دونوں بالک گوکل میں دن بدن بڑھنے لگے۔ اور بال لیلا نند یشودھا کو سکھ دیئے۔
نیلے۔ پیلے۔ جھگلے پہنے ماتھے پر چھوٹی چھوٹی لٹیں بکھری ہوئی۔ پگڑی باندھے کھلے گلے میں ڈالے۔
کھلونے ہاتھ میں لیئے کھیلتے۔ آنگن کے بیچ گھٹنے کے بل چلتے چلتے گر پڑتے۔ اور توتلی باتیں کریں۔ روہنی اور یشودھا

پیچھے پیچھے لگی پھریں۔ اسلئے کہ کہیں لڑکے کسی سے ڈر ٹھوکر کھا کر گریں۔ جب چھوٹے چھوٹے بچھڑوں اور بچھیاؤں کی دُم پکڑ پکڑ اٹھتے اور گر گر پڑتے۔ تب یشودھا اور روہنی پیار سے اٹھائے چھاتی سے لگائے۔ دُودھ پلائے۔ کھانتی بھانتی کے لڈھاویں جب شری کرشن بڑے ہوئے تو ایک دن گوال بال ساتھ لے برج میں دودھ۔ دہی۔ مکھن کی چوری کو گئے۔

چوپائی: سُونے گھر میں ڈھونڈے جائے۔ جو پاوے سو ویں لُٹائے
جن کو گھر میں سوتے پاویں۔ تنکی ڈھکی رہی ڈھلکاویں

جہاں چھینکے پر رکھا دیکھے تہاں پیڑھی پیڑھے پر پیڑے پر اوکھل دھر۔ ساتھیوں کو کھڑا کر اس کے اوپر چڑھ اُتارے۔ کچھ کھاوے کچھ لٹاوے۔ ایسے گوپیوں کے گھر روزانہ چوری کر آوے۔ ایک دن سب نے صلاح کی۔ اور گھر میں موہن کو آنے دیا۔ جیوں ہی گھر اندر بیٹھے۔ چاہیں کہ مکھن دہی چرائیں تیوں ہی گوپی نے جائے پکڑ کر کہا۔ دن دن آنے تھے نش بھور اب کہاں جاؤ گے ماکھن چور۔ یوں کہہ جب سب گوپی مل کنہیا کو لئے یشودھا کے پاس اُلاہنا دینے چلیں۔ تب شری کرشن نے ایسا چھل (دھوکہ) کیا۔ کہ اُسی کے لڑکے کا ہاتھ اسے پکڑا دیا اور خود بھاگ کر گوال بالوں کا ساتھ لیا۔ وہ چل کر نند رانی کے پاس پہنچی اور باؤں پکڑ کر بولیں جو تم برا نہ مانو تو ہم کہیں جیسی کہ آپا وہی کرشن نے ٹھانی ہے۔

دوہا: دُودھ دہی ماکھن — ہی بچے نہیں برج ماہی
ایسی چوری کرت ہیں — پھرت بھوا رو ساتھ

جہاں کہیں دیکھا ڈھکا پاتے ہیں۔ وہیں سے بے دھڑک اُٹھا لاتے ہیں۔ کچھ کھاتے ہیں۔ کچھ گراتے ہیں۔ جو کوئی اگے مکھ میں دہی لگا تبا دے ناسوں اُلٹ کر کہتے ہیں تو نے ہی تو لگایا ہے اسی طرح روزانہ چوری کر آتے تھے آج ہم نے پکڑ پایا تو تم کو دکھانے لائی ہیں۔ یشودھا بولی۔ دیر۔ تو کس کا لڑکا پکڑ لائی۔ کل سے تو کل سے باہر نہیں نکالا میرا کنور کنہائی۔ ایسا ہی سچ بولتی ہو

یسن اور اپنا ہی بالک ہاتھ میں دیکھ ہنس کر شرما رہی۔ تب یشودھا جی نے کرشن کو بلا کر کہا۔ پتر! تم کسی کے یہاں مت جاؤ۔ جو چاہو سو گھر میں سے ہی لے کھاؤ۔

چوپائی:۔ سُن کے کانہا کہت تُرائے ۔ مت میّا انہیں تو پتی بائے
جھوٹی گوپی جھوٹی بولیں ۔ میرے پیچھے لاگی ڈولیں

کبھی دوہنی بچھڑا پکڑاتی ہیں۔ کبھی گھر کی ٹہل کراتی ہیں۔ مجھے دُوارے رکھوالی بٹھائے اپنے کاج کو جاتی ہیں پھر جھوٹ موٹ آئے تم سے باتیں لگاتی ہیں۔ یوں سُن گوپی ہری مُکھ دیکھ دیکھ مسکرا کر چلی گئیں۔ ایک دن کرشن بلرام سکھاؤں کے سنگ ریت میں کھیلتے تھے کہ کانہا نے مٹی کھائی۔ تو ایک سکھا نے یشودھا سے جا لگائی۔ وہ کرودھ کر ہاتھ میں چھڑی لے اُٹھ دہائی۔ ماں کو غصّے میں آتی دیکھ منہ پونچھ ڈر کر کھڑے ہو رہے۔ اُنھوں نے جاتے ہی کہا۔ کیوں رے تو نے مٹی کیوں کھائی۔ کرشن ڈرتے کانپتے بولی۔ مات۔ تم سے کس نے کہا۔ یہ بولی۔ تیرے سکھا نے۔ تب موہن نے غصّہ میں سکھا سے پوچھا۔ کیوں رے میں نے مٹی کب کھائی۔ وہ ڈر کر بولا۔ بھیّا۔ میں تیری کچھ بات نہیں جانتا۔ کیا کہوں۔ جیوں ہی کانہا سکھا سے باتیں کرنے لگے۔ یشودھا میّا نے انھیں جا پکڑا تو کرشن کہنے لگا۔ میّا تو مت ناراض ہو۔ کہیں مٹیشہ بھی مٹی کھاتے ہیں۔ وہ بولی۔ میں تیری اٹپٹی بات نہیں سنتی۔ جو تو سچا ہے تو اپنا منہ دکھا۔ جیونہی کرشن نے منہ کھولا۔ تو اس میں تین لوک نظر آئے۔ تب یشودھا کو گیان ہوا تو من میں کہنے لگی۔ میں بڑی مُورکھ ہوں ترلوکی کے ناتھ کو اپنا سُت (بیٹا) مانتی ہوں۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے بولے۔ ہے راجہ! جب نند جی نے ایسا جانا تب ہری نے جگت موہنی مایا پھیلائی اتنے میں موہن کو یشودھا پیار کر کنٹھ لگائے گھر لے آئی۔

10 — ادھیائے — ۱۰

ایک دن ادہی متھنے کیلئے صبح ہی نند رانی اٹھیں۔ اور سب گوپیوں کو بلایا۔ وہ آئیں۔ گھر جھاڑ۔ بہار لیپ پوت۔ اپنی اپنی متھنیاں لے لے دہی متھنے لگیں۔ وہاں نند رانی بھی ایک بڑا سا کوراچرواے اندوے پر رکھ چو کا بچھا۔ نیتا اور رسی منگا رام کرشن کیلئے بلورن بیٹھیں۔ اس وقت نند کے گھر ایسا شبد دہی متھنے کا ہو رہا تھا کہ جیسے میگھ گرجتا ہوا۔ اتنے شری کرشن جاگے۔ رو رو کر میّا میّا کہہ کر پکارنے لگے۔ جب انکی پکار کسی نے نہ سنی تب آپ ہی یشودھا کے پاس آئے اور آنکھیں ڈبڈبائے اتنے ہو سک سک تلائے کہنے لگے۔ ماں تجھے کئی بار بلایا مگر مجھے کلیوا دینے نہ آئی۔ تیرا کاج آج تک ختم نہ ہوا۔ اتنا کہہ مچل پڑے۔ اور رسی چرواے سے نکال۔ دونوں ہاتھ ڈال۔ ماکھن نکال نکال پھینکنے لگے۔ اور جسم پر لیپنے لگے۔ پاؤں ٹپک ٹپک آنچل کھینچ رونے لگے۔ تب نند رانی گھبرائے جھنجھلا کے۔ بولی۔ بیٹا! یہ کیا چال نکالی۔

چوپائی:۔ چل اٹھ تجھے کلیوا دیوں ۔ کرشن کہے اب میں نہیں لیوں
پہلے کیوں نہیں دینا ئے ۔ اب تو میری لیوے بلائے

آخر یشودھا نے پھسلائے پیار سے منہ چوم گود میں اٹھا لیا۔ اور دہی مکھن روٹی کھانے کو دیا۔ ہری ہنس ہنس کھاتے تھے۔ نند ہری

11 — ادھیائے — 11

شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! کرشن کو بندھے ہوئے پہلے جنم کا خیال آیا کہ کبیر کے بیٹوں کو نارد نے شراپ (بددعا) دیا ہے اُن کا اُدھار کرنا چاہیئے۔ یہ سن شری شکدیو جی سے راجہ پریکشت نے پوچھا۔ مہاراج کبیر کے پتروں کو نارد منی نے کیسے شراپ دیا، سو سمجھائے کے کہو۔ شکدیو جی منی بولے۔ نل کوبر ناتھ و کبیر دو کیلاش میں رہتے تھے۔ وہ شیو جی کی سیوا کر کے بہت امیر ہوئے۔ استریاں ساتھ لے وہ جنگل کی سیر کو گئے۔ وہاں جا کر شراب پی نشہ میں ہوئے رانیوں سمیت ننگے ہو گنگا میں نہانے لگے اور گلے میں باہیں

ڈال طرح طرح کی کلولیں کرنے لگے۔ اتنے میں وہاں نارد منی آنکلے۔ انھیں دیکھتے ہی رانیاں تو نکل کپڑے پہن کھڑی ہوگئیں اور یہ متوالے وہیں کھڑے رہے انکی حالت دیکھ نارد منی جی کہنے لگے کہ ان کو دھن کا گھمنڈ ہوا ہے۔ اسی لیے شراب پی کام کرودھ کو سکھ دینے والا مانتے ہیں۔ غریب انسان کو غرور نہیں ہوتا۔ اور دھنوان کو دھرم ادھرم کی تمیز کہاں ہے؟ لیکن مورکھ جھوٹی دیہہ سے موہ کر بھولے۔ سمپتی کمبھ دیکھ دیکھ کے پھولے اور سادھو جن دھن کا غرور من میں نہ دے آنے سمپتی دیتی ایک سمان مانے۔ اتنا کہہ نارد منی نے انہیں شراپ دیا کہ اس بد دعا سے تم گوکل میں جاکر درخت بن جاؤ جب شری کرشن اوتار لینگے تب تمہیں مکتی دیں گے۔ ایسا نارد منی نے انہیں شراپ دیا۔ اسی لیے وہ گوکل میں آکر درخت بنے اور اس کا نام یملارجن ہوا۔ اتنی کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! اس بات کو یاد کر شری کرشن اوکھلی کو گھسیٹ وہاں لے گئے۔ جہاں یملارجن پیڑ تھے۔ جاتے ہی ان دونو درختوں کے بیچ اوکھل کو اڑا بل سے ایک ایسا جھٹکا مارا کہ وہ دونوں اکھڑ پڑے اور ان سے پرش بہت خوب صورت نکل ہاتھ جوڑ استتی کرنے لگے۔ ہے ناتھ! منی نے تم پر بڑی دیا کی جو گوکل میں مکتی دی۔ انکی کرپا سے تم نے مجھے پایا۔ اب وردان مانگو جو تمہارے من میں ہو۔ یملارجن بولے۔ دینا ناتھ! یہ نارد منی جی کی ہی کرپا ہے۔ جو آپ کے کمل چرن ملے۔ اور درشن کئے اب ہمیں کسی چیز کی اچھا نہیں۔ مگر ایسا ہی وردو کہ ہمیشہ تمہاری بھگتی ہمارے دل میں رہے۔ یہ سن وردان دے ہنس کر شری کرشن چندر نے انھیں وداکیا۔

12 — ادھیائے — ۱۲

شری شکدیو منی بولے۔ ہے راجہ! جب وہ دونوں درخت گرے تب ان کا شبد سن نندرانی گھبرا کر وہاں دوڑی آئیں۔ جہاں کرشن کو اوکھل سے باندھ گئی تھیں۔ اور انکے پیچھے سب گوپی گوال بھی آئے۔ جب شری کرشن کو وہاں نہ پایا۔ تب وہ بکل ہو یشودھا موہن موہن پکارتی اور کہتی چلی۔ کہاں گیا۔ یہاں بندھا تھا۔ بھائی۔ کہیں کسی نے دیکھا میرا کنور کنہائی۔ اتنے میں سامنے سے آ ایک بولی برج ناری کہ دو پیڑ گرے تجاں بچے مراری۔ یہ سن سب آگے جائے دیکھے تو سچ ہی درخت اکھڑے پڑے ہیں اور کرشن انکے بیچ اوکھلی سے بندھے سکڑے بیٹھے ہیں۔ جاتے ہی نندم ہری نے اوکھل سے کھول کانہا کو ورو کر گلے لگا لیا۔ اور سب گوپیاں ڈرا ہوا جان لگیں چٹکی تالی دے دے ہنسانے۔ تب نند آپ نند آپ سمیں کہنے لگے۔ کہ کیسی نگوں کے درخت جمے ہوئے کیسے اکھڑ گئے۔ یہ بڑا اچنبھا من میں آتا ہے۔ کچھ بھید ان کا سمجھا نہیں جاتا۔ اتنا سن کے ایک لڑکے نے پیڑ گرنے کا جیوں کا تیوں حال کہا لیکن کسی کو صحیح نہ جچا۔ ایک بولا یہ بالک اس بھید کو کیا سمجھیں۔ دوسرے نے کہا۔ شاید یہی ہو۔ ہری کی گتی کون جانیں۔ ایسی طرح طرح کی باتیں کر شری کرشن کو لے سب آنند سے گوکل میں آئے۔ تب نند جی نے بہت سا دان پنیہ کیا۔ کتنے ہی دن بعد کرشن کا جنم دن آیا۔ تو یشودھا رانی سارے کٹمب کو نیوتا بلایا۔ اور منگلاچار کر درش گانٹھ باندھی۔ جب سب مل کر کھانا کھانے بیٹھے۔ تب نند رائے بولے۔ سنو بھیا۔ اب گوکل میں رہنا کیسے بنے۔ دن دن ہونے لگے۔ اپدروگھ چلو کہیں ایسی جگہ چلیں جاویں، یہاں سب طرح کا سکھ پاویں۔ آپ نند بولے ورندابن جایئے تو سکھ سے رہیے۔ یہ وچن سن نند جی نے سب کو کھلایا۔ پلایا۔ پان دے بٹھایا۔ اسی وقت ایک جیوتشی کو بلا کر یاترا کا مہورت پوچھا۔ اسنے وچار کے کہا۔ اس دشا کی یاترا کو کل کا دن بہت شبھ ہے۔ بام یوگنی۔ پیچھے دشا شول اور سنمکھ (سامنے) چندرماں ہے۔

۲۶۷

آپ بے خوف صبح ہی روانہ ہو جاویں۔ یہ سُن اس وقت گوپی گوال تو اپنے اپنے گھر گئے۔ لیکن اگلے دن صبح ہی اُٹھ اپنی اپنی چیز گاڑی پر لاد آ اکٹھے ہوئے۔ کٹمب سمیت نند جی بھی ساتھ ہو لئے۔ اور چلتے چلتے شام کیوقت نند جی اُدھر پہنچے۔ ورندا دیوی کو منائے ورندا دن بسایا۔ وہاں سب سُکھ چین سے رہنے لگے۔ کہ ماں ہیں بچھڑے چرانے جاؤنگا۔ تو بلدراؤ سے کہہ دے کہ وہ مجھے بن میں اکیلا نہ چھوڑے وہ بولی۔ بٹیا! بچھڑے چرانے والے بہت ہیں داس تمہارے۔ تم مت پل بھر کیلئے بھی اوجھل ہو میرے نینوں کے آگے سے پیارے کانہا بولے جو میں بن میں کھیلنے جاؤنگا، تو کھانے کو کھاؤنگا۔ نہیں تو نہیں کھاؤنگا۔ یہ سُن یشودھا نے گوال بالوں کو بُلائے کرشن بلرام کو سونپ کر کہا کہ تم بچھڑے چرانے دور مت جائیو۔ اور شام ہونے سے پہلے ہی دونوں کو ساتھ لے کر گھر آئیو بن میں انھیں اکیلے مت چھوڑیو۔ ساتھ ہی ساتھ رہیو۔ تم اُن کے رکھوالے ہو۔ ایسے کہہ کر کلیوادے رام کرشن کو انکے ساتھ کر دیا۔ وہ جا کر جمنا کے کنارے بچھڑے چرانے لگے۔ اور گوال بالوں میں کھیلنے لگے کہ اتنے میں کنس کا بھیجا ہوا بھیس بدل کر وتساسُر آیا اسے دیکھتے ہی سب بچھڑے ڈر کر ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ تب کرشن جی نے بلدیو جی کو اشارے سے جتایا کہ بھائی! یہ کوئی راکشش آیا۔ جیونہی آگے آگے چلتا وہ وار کر نیکیلئے نزدیک پہنچا۔ تیونہی شری کرشن نے پچھلے پاؤں پکڑ گھما کر ایسا اینٹھا کہ اسکا جی کھٹ سے نکل سٹکا۔

وتساسُر کا مرنا سُنکر کنس نے بکاسُر کو بھیجا۔ وہ ورندا بن میں آئے اپنی گھات لگائے جمنا کے کنارے بگلے کی طرح جا بیٹھا۔ اسے دیکھ ڈر کے مارے گوال بال کرشن سے کہنے لگے کہ یہ تو کوئی راکشش بگلا بن آیا ہے اس کے ہاتھ سے کیسے بچیں گے۔ یہ تو ادھر کرشن سے یوں کہتے تھے اور وہ ادھر یہ وچارتا تھا۔ کہ آج اسے مارے بغیر نہ جاؤنگا۔ اتنے میں جو شری کرشن اسکے نزدیک گئے تو اسنے انہیں اٹھائے منہ بند کر لیا۔ گوال بال دیا کل ہو چاروں طرف دیکھ رو رو پکار پکار کہنے لگے۔ ہائے ہائے۔ یہاں تو بلدھر بھی نہیں ہیں ہم یشودھا سے کیا جا کر کہیں گے۔ ان کو بہت دُکھی دیکھ کرشن ایسے گرم ہوئے کہ وہ منہ میں نہ رکھ سکا۔ اس نے جو انہیں اُگلا تو انھوں نے اسکی چونچ پکڑ ہونٹ پاؤں نیچے دیا چیر ڈالا۔ اور بچھڑے گھر سکھاؤں کو ساتھ لے ہنستے کھیلتے گھر آئے۔ (دیکھو شکل نمبر ۲۰)

13 — ادھیائے — ۱۳

شری شکدیو جی مُنی بولے۔ سُنو مہاراج! صبح ہوتے ہی شری کرشن بچھڑے چراونے بن کو چلے۔ ان کے گوال بال بھی اپنے اپنے گھر سے لسّی لے لے ساتھ ہو لئے۔ اور گوجر بھومی میں جائے بچھڑے چرنے کو چھوڑے اور خود کھیلنے لگے۔ اور پنچھی (پرندوں) کی بولیاں بول بول کر کھیلنے لگے۔ اتنے میں کنس کا بھیجا ہوا اگھاسُر نام کا راکشش آیا۔ وہ بہت بڑا اجگر (منہ پسارے) بیٹھا۔ سب دوستوں سمیت شری کرشن بھی کھیلتے جا نکلے وہاں جہاں وہ گھات لگائے منہ پائے بیٹھا تھا۔ دُور سے اسے دیکھ دیکھ گوال بال آپس میں لگے کہنے کہ بھائی یہ تو کوئی پہاڑ ہے کہ جس کی گپھا اتنی بڑی ہے۔ ایسے کہتے اور بچھڑے چراتے اسکے پاس

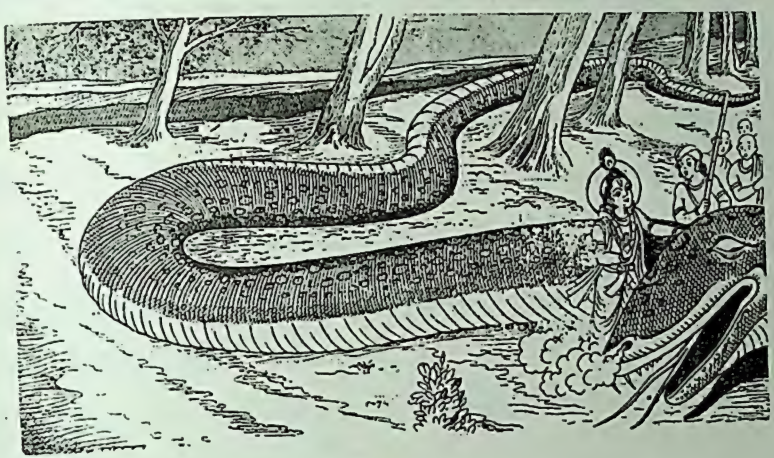

پہنچے تب ایک لڑکا اس کا منہ دیکھ کر بولا۔ بھائی یہ تو کوئی نہایت بھیانک گپھا ہے۔ اسکے اندر نہ جائینگے۔ ہمیں تو دیکھتے ہی ڈر لگتا ہے، پھر کرشن نامی سکھا بولا۔ چلو اُسکے اندر گھس چلیں۔ کرشن کے ساتھ رہتے ہمیں کس کا ڈر ہے؟ اگر کوئی راکشش بھی ہوا تو بکاسُر کی طرح مارا جائے گا۔

سب سکھا کھڑے کھڑے ایسی باتیں کر رہے تھے کہ اس نے ایک ایسی زور کی سانس کھینچی کہ بچھڑوں سمیت سب گوال اُڑ کے اُس کے منہ میں جا پڑے۔ زہر بھری گرم بھاپ جو لگی تو لگے وہ بکل ہو۔ بچھڑے رانبھنے اور سکھا پکارنے کہ ہے کرشن پیارے۔ جلدی سے سدھ لو ورنہ جلے مرتے ہیں۔ انکی پکار سنتے ہی بے چین ہو شری کرشن اس کے منہ میں آپڑے۔ اس نے خوش ہو کر منہ بند کر لیا۔ تب شری کرشن نے اپنا جسم اتنا بڑھایا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا۔ سب بچھڑے اور گوال بال نکل پڑے۔ اسوقت آنند ہو کر دیوتاؤں نے پھول اور امرت برسائے سب کی تپت کم ہوئی۔

بھیّا اس راکشش کو مار تو نے خوب بچائے ورنہ سب مر چکے تھے۔ سب گوال بال شری کرشن سے کہنے لگے کہ

14 — ادھیائے — ۱۴

شری شکدیو منی بولے۔ ہے راجہ! ایسے اگھاسُر کو مار شری کرشن چند بچھڑے گھر سکھاؤں کو ساتھ لے آگے چلے تھوڑی دُور جا کر درخت کے سائے میں کھڑے ہو بنسی بجائے سب گوال بالوں کو بُلائے کر کہا کہ بھیّا۔ یہ اچھی جگہ ہے اسے چھوڑ آگے کہاں جائیں۔ بیٹھو یہیں دہی مکھن کھائیں ایسا سنتے ہی اُنھوں نے بچھڑے تو چرنے کو ہانک دئے۔ اور آک ڈھاک۔ بڑ۔ کدمب کمل کے پتّے لا کر پتّلیں دونے بنا کر جھاڑ بُہار کر شری کرشن کے چاروں طرف قطار باندھ کر بیٹھ گئے اور اپنی اپنی چھالیں کھول کھول لگے آپس میں پروسنے۔ جب پروس چکے تو شری کرشن نے سب کے بیچ کھڑے پہلے آپ لقمہ اُٹھائے کھانے کی اجازت دی۔ وہ کھانے لگے۔ ان میں مور مکٹ دھرے۔ بن مالا گلے میں ڈالے۔ لٹک لیے۔ ترکھنگی پھبی کئے پیتامبر پہن پیت پت اوڑھے ہنس ہنس شری کرشن بھی اپنی چھاک سے سب کو کھلاتے تھے۔ اور آپ ایک کے پنوارے سے اٹھائے چکھ چکھ کھٹے مٹھے گرم چرپرے کا سواد (ذائقہ) کہتے جاتے تھے۔ وہ اس منڈلی میں اتنے خوبصورت لگتے تھے کہ جیسے تاروں میں چندرماں۔ اس وقت برہما آدمی سب دیوتا اپنے اپنے وِمانوں میں بیٹھے آکاش سے گوال منڈلی کا سکھ دیکھتے تھے۔ اتنے میں برہما جی آئے سب بچھڑے چرائے لے گیا۔ وہاں گوال بالوں نے کھاتے کھاتے فکر میں شری کرشن سے کہا بھیّا! ہم تو بے فکر ہو بیٹھے کھا رہے ہیں۔ نہ معلوم بچھڑے کہاں نکل گئے ہوں گے۔

چوپائی:۔ تب گوالن سوں کہت کنہائی — تم سب جیوت رہیو بھائی
جن کو وُ اٹھے کرے اوسیر — سب کے بچھڑے لاؤں گھیر

ایسے کہہ بہت دُور بن میں جائے جب جانا کہ بچھڑے برہما باہر لے گیا۔ تب شری کرشن ویسے ہی بنائے۔ یہاں آئے۔ دیکھا تو

گوال بالوں کو بھی اٹھالے گیا اور پھر اُنہوں نے جیسے تھے ویسے ہی بنائے اور شام ہوئی جان سب کو ساتھ لے ورندابن آئے۔ سب گوال بال اپنے اپنے گھر آئے۔ لیکن کسی نے یہ بھید نہ جانا کہ یہ ہمارے بالک بچھڑے نہیں بلکہ اور بھی دن بدن مایا بڑھتی چلی۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! وہی برہما گوال بال بچھڑوں کو لیجائے ایک پربت کی گپھا میں بھرا اس کے منہ پر ایک پتھر کی شلا دھر بھول گیا اور شری کرشن چندر روزانہ نئی نئی لیلا کرتے تھے۔ اس طرح ایک سال گزر گیا۔ تب برہما کو خیال آیا اور من میں کہنے لگا کہ میرا تو ایک پل بھی نہ ہوا مگر آدمیوں کا ایک سال ہو گیا اسلیئے اب چل کر دیکھا جائے کہ برج میں گوال بالوں کی بچھڑوں کے بغیر کیا حالت ہوئی۔ یہ خیال کر وہاں آیا جہاں گپھا میں سب کو بند کر گیا تھا۔ شلا اٹھا کر دیکھا تو لڑکے اور بچھڑے گہری نیند میں سوئے پڑے ہیں۔ وہاں سے چل برندابن میں آیا۔ بالک اور بچھڑے جیوں کے تیوں دیکھا اچمبھے میں ہو کہنے لگا۔ کیسے گوال بچھڑے یہاں آئے؟ کیسے کرشن نے اُپجائے؟ اتنی کہہ پھر گپھا دیکھنے لگا جب تک وہ وہاں سے دیکھ کر آیا اس دوران میں شری کرشن نے ایسی مایا کری کہ جتنے گوال بال اور بچھڑے تھے سب چترج ہو گئے اور ہر ایک کے آگے برہما رودر ہاتھ جوڑے کھڑے تھے۔

چوپائی:۔ دیکھ ورنچی چتر سو بھیو — بھولو گیان دھیان سب گیو
جنو پاشان دیوی چوکھی — بھئی بھگتی پُوجا بن دیکھی

اور ڈر کر آنکھیں بند کر لگا تھر تھر کانپنے۔ جب انتریمی شری کرشن چندر نے جانا کہ برہما بہت ڈرا ہُوا ہے تب اس کا انش ہر لیا اور آپ اکیلے رہ گئے جیسے کئی بادل مل کر ایک ہو جائیں۔

15 — ادھیائے — ۱۵

شری شکدیو جی بولے ہے راجہ! جب شری کرشن نے اپنی مایا اُٹھالی تب برہما کو اپنے شریر کا گیان ہوا تو دھیان کر بھگوان کے پاس گڑگڑایا۔ پاؤں پڑ۔ وِنتی کر ہاتھ باندھ کھڑا ہو کہنے لگا کہ ہے ناتھ! تم نے بڑی کرپا کی جو میرا گھمنڈ دُور کیا۔ اسی سے اندھا ہو رہا تھا۔ ایسی کس کی عقل ہے جو آپ کی دَیا بغیر تمہاری مایا کو جانے۔ تمہاری مایا سب کو موہ لیتی ہے۔ تم سب کے کرتا ہو۔ تمہارے روم روم میں مجھ جیسے برہما بے شمار پڑے ہیں۔ میں کس گنتی میں ہوں دینا دیال۔ اب کرپا کر کے کشما کیجئے۔ میرا دوش چِت میں نہ لیجئے۔

اتنا سُن شری کرشن چندر مُسکرائے تب برہما نے سب گوال بال اور بچھڑے سوتے لادے اور برہما ستر مندہ ہو استوتی کرا اپنے استھان کو گیا۔ جیسی منڈلی آگے تھی ویسی ہی بن گئی۔ ایک سال گزر گیا اور کسی کو پتہ بھی نہ چلا جب گوال بالوں کی نیند گئی۔۔۔ تو شری کرشن بچھڑے گھر لائے۔ تب ان سے لڑکے بولے بھیّا! تو بچھڑے جلد ہی لے آیا۔ ہم بھوجن کرنے بھی نہ پائے۔

چوپائی:۔ سُنت بچن ہنس کہت بہاری ۔ موکو چیتا بھئی تمہاری
نِکٹ ہی ایک ٹھورے پائے ۔ اب گھر چلو بھور کے آئے

ایسے آپس میں بتلائے بچھڑوں کو لے سب ہنستے کھیلتے اپنے گھر آئے۔

16 — ادھیائے — ۱۶

شری شکدیو جی بولے ہے مہاراج! جب شری کرشن آٹھ سال کے ہوئے تب ایک دن انہوں نے یشودھا سے کہا کہ ماں

میں بچھڑے چَراؤنے جاؤنگا۔ تو بابا سے سمجھا کر کہہ مجھے گوالوں کے ساتھ بھیجدیں۔ سنتے ہی یشودھا نے نند جی سے کہا۔ انہوں نے شُبھ مہورت ٹھہرا گوال بالوں کو بُلائے کا رتک شدی اشٹمی کو رام کرشن سے کھرک بچوائے وِنتی کر گوالوں سے کہا کہ بھائیو! آج

سے گئو چراون اپنے ساتھ کرشن کو بھی لے جایا کرو۔ مگر انکے پاس ہی رہیو۔ بن میں اکیلے نہ چھوڑیو۔ ایسے کہہ چھاک دے کرشن بلرام کو دہی کا تلک کر سب کے ساتھ وہ مگن ہو گوال بالوں سمیت گائے لیئے بن میں پہنچے۔ وہاں بن کی شوبھا دیکھ شری کرشن بلرام جی سے کہنے لگے۔ داؤ۔ یہ تو بہت من بھاونی سہاونی ٹھور (جگہ) ہے۔ دیکھو کیسے ورکش (درخت) جھک رہے ہیں۔ اور طرح طرح کے پشو (جانور) پکشی (پرندے) کلولیں کرتے ہیں۔ ایسے کہہ ایک اونچے ٹیلے پر جا چڑھے اور لگے دوپٹہ پھرائے۔ کالی۔ گوری۔ پیلی۔ دھولی۔ بھوری۔ نیلی کہہ کہہ پکار کو سنتے ہی سب گائیں رانبھتی۔ ہانپتی دوڑی آئیں۔ اس وقت ایسا شوبھا ہو رہی تھی کہ جیسے چاروں طرف سے زنگ برنگی گھٹا گھر آئی ہوں۔ پھر شری کرشن چندر گئو چراون کو ہانک۔ بھائی کے ساتھ چھاک کھا کر کدم کی سایہ میں ایک سکھا کی جانگھ پر سر دھر سو گئے۔ کتنی ہی دیر میں جو جاگے تو بلرام جی سے کہا۔

چوپائی :۔ داؤ سنو کھیل یہ کریں — نیارو کٹک باندھ کے لہریں

اتنا کہہ آدھی آدھی گائیں اور گوال بانٹ لیئے۔ پھر بن کے پھول پھل توڑ جھولیوں میں بھر بھر لگے تُرہی۔ بھیری۔ بھونپو۔ ڈھپ۔ ڈھول۔ دمامے سے منہ سے ہی بجا بجا لڑنے اور مار مار پکارنے۔ ایسے کتنی ہی دیر تک لڑے۔ پھر اپنی اپنی ٹولی سے گائیں چرانے لگے۔ اسی دوران بلدیو سے کسی سکھا نے کہا۔ مہاراج! یہاں سے تھوڑی ہی دور ایک تالاب بنا ہے۔ اسمیں امرت سمان پھل لگے ہیں۔ وہاں گدھے کی شکل کا ایک راکشش رکھوالی کرتا ہے۔ اتنی بات سنتے ہی بلرام جی گوال بالوں سمیت اس بن میں گئے اور لگے اینٹ پتھر۔ ڈھیلا۔ لاٹھیاں مار مار پھل جھاڑنے۔ ان کا شبد سن کر دھینک نامی خر (گدھا) آیا اور اس نے آتے ہی پھر کر بلدیو جی کی چھاتی میں دولتی ماری۔ تب انھوں نے اسے دے پٹکا۔ پھر وہ لوٹ پوٹ کے اٹھا اور دھرتی (زمین) کھود کھود کان دبا کر ہٹ ہٹ دولتیاں مارنے لگا۔ اس طرح بڑی دیر تک لڑتا رہا۔ پھر اچانک بلرام جی نے اس کی دونوں پچھلی ٹانگیں پکڑ پھرا کر ایک اونچے درخت پر ایسا پھینکا کہ گرتے ہی مر گیا اور ساتھ ہی وہ پیڑ بھی ٹوٹ گیا۔ دونوں کے گرنے سے بڑا بھیانک شبد ہوا سارے بن کے درخت ہل اٹھے۔

چوپائی :۔ دیکھ دور سے کہت مراری — بالیو روکھ شبد بھیو بھاری
تب ہی سکھا ہلدر کے آئے — چلو کرشن تم ٹیر بلائے

ایک اسر (راکشش) مارا ہے سو پڑا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی کرشن بھی بلرام جی کے پاس جا پہنچے۔ تب دھینو کے ساتھی جتنے راکشش تھے سو سب چڑھ آئے انھیں شری کرشن چندر جی نے فوراً مار گرائے۔ تب تو سب گوال والوں نے خوش ہو بیدھڑک پھل توڑ توڑ من چاہی جھولیاں بھر لیں۔ اور گائیں گھیر گھیر شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا۔ مہاراج! بڑی دیر سے آئے ہیں اب گھر کو چلیئے۔ اتنا وچن سنتے ہی دونوں بھائی گائیں لیئے گوال بالوں سمیت ہنستے کھیلتے شام کو گھر آئے۔ اور جو پھل لائے تھے وہ سارے برندابن میں بٹوائے۔ سب کے بعد آپ سوئے۔ پھر اگلے دن صبح اٹھتے ہی شری کرشن گوال بالوں کو بلائے کلیوا کر گائیں لے بن کو گئے۔ اور گئو چراتے کالی دیہہ جا پہنچے۔ وہاں گوالوں نے گئوؤں کو پانی پلایا اور آپ بھی پیا جب پانی پی وہاں سے اٹھے۔ تو گایوں سمیت زہر کے کارن سب لوٹ گئے۔ تب شری کرشن چندر نے امرت کی ورشا کر سب کو زندہ کیا۔

17 — ادھیائے — ۱۷

اتھ ناگ لیلا پرارمبھ (شروع)

شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! ایسی سب کی رکشا (حفاظت) کرشنری کرشن گوالوں کے ساتھ گیند کھیلنے لگے۔ اور جہاں کالیا تھا وہاں چار کوس تک جمنا کا پانی اس کے زہر سے ایسا کھولتا تھا کہ کوئی پشو پکشی وہاں نہ جا سکتا تھا۔ جو بھول سے چلا بھی جاتا تو لپٹ سے جھلس دیہہ میں گر پڑتا۔ اور تیر میں کوئی درخت بھی نہ تھا۔ ایک پرانا کدمب کا پیڑ کنارے پر تھا بس وہی تھا۔ راجہ نے پوچھا۔ مہاراج! وہ کدمب کیسے بچا۔ منی بولے۔ ایک سمے امرت چونچ میں لئے گرڑ اس پیڑ پر آ بیٹھا تھا۔ بس وہی تھا۔ بوند گر گیا تھا اس لئے وہ درخت بچا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! شری کرشن چندر جی کالیا مارنا جی میں ٹھان گیند کھیلتے کھیلتے کدمب پر جا چڑھے اور نیچے سے سکھانے جو گیند چلائی تو جمنا میں گرا۔ اسکے ساتھ شری کرشن بھی کود دے۔ اتنے میں کود نے کا شبد کان سے سن وہ کالیا زہر اگلنے لگا۔ اور اگنی کی طرح پھنکار مار مار کہنے لگا کہ یہ ایسا کون ہے جو اب تک دیہہ میں زندہ ہے۔ کہاں اکشے ورکش جیسے میرا تیج نہ برداشت کر سکے اور ٹوٹ پڑا۔ کیا کوئی پشو پکشی آیا ہے جو اب تک جل میں آہٹ ہوتا ہے۔ یوں کہہ وہ ایک سو دس پھنوں سے زہر اگلنے لگا۔ اور شری کرشن تیرتے پھرتے تھے۔ انھیں دیکھ سب سکھا رو رو ہاتھ پسار پسار پکارتے تھے گائیں چاروں طرف رنبھاتی۔ ہو کتی پھرتی تھیں۔ گوال بال نیارے ہی کہتے تھے۔ شیام جلد ہی نکل آئیے۔ نہیں تو تمہارے بغیر ہم گھر جا کر کیا جواب دینگے؟ یہ تو یہاں کبھی یوں کہہ رہے تھے۔ اتنے میں کسی نے برندابن میں جا کہا کہ شری کرشن کالی دیہہ میں کود پڑے۔ یہ سن روہنی۔ یشودھا اور نند۔ گوپی۔ گوپ سمیت روتے پیٹتے اٹھ بھاگے اور سب کے سب گرتے پڑتے کالی دیہہ

آئے وہاں شری کرشن کو نہ دیکھ ویاکل ہو نند رانی دوڑ گرنے چلی پانی میں تب گوپیوں نے بیچ میں ہی جا پکڑا اور گوال بال نند جی کو تھام ایسا کہہ رہے تھے۔

چوپائی:۔ چھانڈ مہابن یا بن آئے — تا ہوں دُتین بہت ستائے
بہت کشل اشرن نے کری اب کیوں دہتے تکست ہری

کہ اتنے میں بلدیو جی پیچھے سے وہیں آئے۔ اور سب برج واسیوں کو سمجھا کر بولے۔ ابھی آو نینگے اونیاشی تم کاہے کو ڈرکر ہوتے ہو۔

چوپائی:۔ آج ساتھ آیو میں ناہیں — موبن ہری پٹھے وہ ماہیں

اتنی کتھا کہ شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے۔ کہ مہاراج! ادھر تو بلرام جی سب کو یوں آشا بھروسہ دیتے تھے۔ اور اُدھر شری کرشن جی تیر کر اسکے پاس گئے تو وہ آان کے سارے شریر پر لپٹ گیا۔ تب شری کرشن اتنے موٹے ہوئے کہ اسے چھوڑتے ہی بن پڑا۔ پھر جیون وہ پھنکار مار مار ان پر پھن چلاتا تھا، تیوں تیوں یہ اپنے کو بچاتے تھے۔ آخر برج واسیوں کو بہت دکھی جان شری کرشن اچانک اچک کر اس کے سر پر جا چڑھے۔

دوہا:۔ تین لوک کا بوجھ لے — بھاری بھئے مُراری
پھن پھن پر ناچت پھریں باجے بگ پٹتاریں

تب تو مارے بوجھ کے کالی مرنے لگا اور پھن ٹپک ٹپک اس نے زبانیں نکال دیں۔ ان سے لہو کی دھار بہہ چلی جب زہر اور طاقت کا گھمنڈ گیا۔ تب اُس نے من میں جانا کہ آدی پُرش نے اوتار لیا ہے ورنہ اتنی کس کی مجال ہے جو میرے زہر سے بچے۔ یہ سمجھ زندہ رہنے کی اُمید چھوڑ خاموش رہا۔ تب ناگ پتنی نے آئے۔ ہاتھ جوڑ۔ سر نوائے۔ وِنتی کرشری کرشن چندر سے کہا۔ مہاراج! آپ نے اچھا کیا۔ جو اس دُکھ کے دینے والے گھمنڈی کا غرور دُور کیا۔ اب اسکی قسمت جاگی جو تمہارا درشن پایا۔ جن چرنوں کو برہما دک سب دیوتا جپ تپ کر دھیاوت ہیں وہی پاؤں کالی کے شیش پر وراجتے ہیں۔ اتنا کہہ پھر بولا۔ مہاراج مجھ پر دیا کر اسے چھوڑ دیجئے۔ نہیں تو اس کے ساتھ مجھے بدھ کیجئے۔ کیونکہ سوامی بغیر استری کا من ہی بھلا ہے اور جو سو جو تو اس کا بھی کوئی قصور نہیں۔ یہ تو ذات کا سوبھاؤ (عادت) ہے۔ کہ دودھ پلائے زہر بڑھے۔

اتنی بات ناگ پتنی سے سُن شری کرشن چندر اس پر سے اتر پڑے تب پرنام کر ہاتھ جوڑ کالی بولا۔ ناتھ! میرا قصور کشما کیجئے۔ میں نے انجان آپ پر پھن چلائے۔ ہم ادھم ذاتی سانپ ہیں اتنا گیان کہاں جو تمہیں پہچانیں شری کرشن بولے جو ہوا سو اچھا ہی ہوا لیکن اب تم یہاں نہ رہو۔ کٹمب سمیت رمنک ودیپ میں جا بسو۔ یہ سُن کالی نے ڈرتے کانپتے کہا۔ کرپا ناتھ! وہاں جاؤں تو گرڑ مجھے کھا جائے گا اسکے ڈر سے میں یہاں بھاگ آیا ہوں۔ کرشن بولے۔ اب تو بے خوف چلا جا۔ ہمارے پاؤں کے نشان تیرے سر پر دیکھ تجھ سے کوئی نہ بولے گا۔ ایسے کہہ شری کرشن چندر جی نے اسی وقت گرڑ کو بلائے کالی کے من کا بھے مٹا دیا۔ تب کالی نے دھوپ۔ دیپ۔ نئی دیہ سمیت وِدھی سے پوجا کر بہت سی بھینٹ شری کرشن کے آگے دھر ہاتھ جوڑ وِنتی کر وِدا ہو کر کہا۔

چوپائی:- چار گھڑی ناچے موماتھ — یہ مَن پریتی رکھیو ناتھ

18— ادھیائے — ۱۸

ناگ لیلا

اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا۔ مہاراج! رمنک دویپ تو بھلی جگہ تھی۔ کالی وہاں سے کیوں آیا اور کس لیئے جمنا میں رہا۔ یہ مجھے سمجھا کر کہو۔ جو میرے من کا شبہہ جائے۔ شری شکدیو جی بولے۔ راجہ رمنک دویپ میں ہری کا باہن گرڑ رہتا ہے۔ سو بہت بلوان ہے۔ اس سے وہاں کے بڑے بڑے سانپوں نے ہار مان اسے ایک سانپ روزانہ دینا کہا۔ روزانہ ایک درخت پر دھر آویں۔ وہ آوے اور کھا جائے۔ ایک دن کردو کا پتر کالی اپنے زہر کا گھمنڈ کر گرڑ کا بھکش کھانے گیا۔ اتنے میں وہاں گرڑ آیا اور دونوں میں گھور یدھ (جنگ) ہوا۔ آخر ہار مان کالی اپنے من میں کہنے لگا۔ کہ اب اسکے ہاتھ سے کیسے بچوں اور کہاں جاؤں۔ اتنا کہہ کر سوچا کہ برندرابن میں جمنا کے کنارے جا رہوں تو بچوں۔ کیونکہ یہ وہاں جا نہیں سکتا۔ ایسا وچار کر کالی وہاں گیا۔ پھر راجہ پریکشت نے شکدیو جی مُنی سے پوچھا کہ مہاراج! وہ گرڑ وہاں کیوں نہیں جا سکتا تھا۔ سو بھید کہو۔ شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! اسی وقت یہاں جمنا کے کنارے پر سو رشی تپ کرتے تھے۔ وہاں گرڑ نے جا کر ایک مچھلی مار کھائی تب رشی نے غصہ کر اسے شراپ دیا کہ تو اس جگہ پھر آوے گا تو زندہ نہ رہے گا۔ اس لیئے وہ وہاں نہ جا سکتا تھا۔ اور جب سے کالی وہاں گیا تبھی سے اس جگہ کا نام کالی دیہہ ہو گیا۔

اتنی کتھا سُن کر شکدیو جی بولے ہے راجہ! جب کرشن چندر نکلے تو نند یشودھا نے آنند کر بہت سا دان پُنیہ کیا۔

تیر کا منہ دیکھ نینوں کو سکھ دیا اور سب برج واسیوں کے بھی جی میں آیا۔ اس درمیان شام ہوئی تو آپس میں کہنے لگے اب دن بھر کے ہارے تھکے۔ بھوکے پیاسے گھر کہاں جائیں گے۔ آج کی رات یہیں کاٹیں۔ صبح ہوتے ہی برندابن چلیں گے یہ کہہ سب سو رہے۔

چوپائی:۔ آدھی رات بیت جب گئی — بھاری کالی آندھی تب بھئی
دادا اگنی لگی چہوں اور — اتی جھار پڑے ورکش بن ٹھور

آگ لگتے ہی سب چونک پڑے اور گھبرا کر چاروں طرف دیکھ ہاتھ پسار پسار لگے پکارنے کہ ہے کرشن! اس آگ سے جلدی بچاؤ۔ نہیں تو پل بھر میں ہم سب کو جلائے بھسم کرتی ہے۔ جب نند یشودھا سمیت سب برج واسیوں نے ایسا پکارا شری کرشن جی نے اٹھتے ہی آگ پل میں پی لی۔ سب کے من کی چنتا دور کی۔ صبح ہوتے ہی سب برندابن آئے گھر گھر آنند منگل بدھائی ہوئیں۔

19 — ادھیائے — ۱۹

پرلمبا سر اُدھار

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! اب میں موسم کا ورن کرتا ہوں کہ جیسے کرشن چندر نے لیلا کری سو دھیان دیکر سنو۔ پہلے گرمی کی موسم آئی۔ اس نے آتے ہی سارے سنسار کا سکھ لے لیا۔ اور دھرتی آکاش کو تپائے آگ کے سمان کیا۔ پر شری کرشن کے پرتاپ سے برندابن میں سدا بسنت ہی رہے۔ جہاں گھنے گھنے کنجوں پر بیلیں لہلہا رہی ہیں مختلف قسم کے پھول پھوٹے ہوئے۔ ان پر بھونروں کے جھنڈ کے جھنڈ گونجے۔ آموں کی ڈالیوں پر کوئل کوک رہی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی سایوں میں مور ناچ رہے خوشبو والی میٹھی ہوا بہہ رہی۔ اور جنگل کے ایک طرف جمنا نیاری ہی شوبھا دے رہی تھی۔ وہاں کرشن بلرام گائیں چھوڑ سب سکھا سمیت آپس میں انوٹھے کھیل کھیل رہے تھے۔ اتنے میں کنس کا بھیجا ہوا گوالے کا روپ بنا کر پرلمب نامی راکشش آیا۔ اسے دیکھتے ہی کرشن چندر نے بلدیو جی کو اشارے سے کہا۔

چوپائی:۔ اپنا سکھا نہیں بلبیر — کپٹ روپ یہ دھرا سریر
یا کو بدھ کو کرو اپائے — گوال روپ مار و نہیں جائے
جب یہ روپ دھری ہے اپنو — تب تم یا ہی تنکش ہر نو

اتنی بات بلدیو جی کو سمجھائے شری کرشن جی نے پرلمب کو ہنس کر پاس بلا کر ہاتھ پکڑ کر کہا۔

چوپائی:۔ سب تے میکو دیش تہارو — بھلو کپٹ بن مر ہمارو

یوں کہہ اسے ساتھ لے آدھے گوالوں میں بانٹ لیے۔ اور آدھے بلرام جی کو دیدیئے۔ لڑکوں کو بٹھائے لگے پھل پھولوں کے نام پوچھنے اور بتانے۔ اتنے میں بتاتے بتاتے شری کرشن ہارے۔ بلدیو جیتے۔ تب شری کرشن جی کی طرف کے گوال

277

بلدیوجی کے ساتھیوں کو کاندھے پر چڑھائے لے چلے۔ اور لمب بلدیوجی کو سب سے آگے لے بھاگا۔ اور بن میں جاکر انہیں جھم بڑھایا۔ اس وقت اس کالے پہاڑ پر بلدیوجی ایسے شوبھایمان تھے جیسے کالی گھٹا میں چاند اور کنڈل کی دمک بجلی کی چمک جیسی تھی۔ پسینہ بارش کی طرح برستا تھا۔ اتنی کتھا کہہ شکدیوجی نے راجہ پریکشت سے کہہ مہاراج! جیونہی اکیلے پایا دیو بلرام جی کو مارنے کو دھوا۔ انہوں نے مار گھونسوں کے اسے مار گرایا۔

20 — ادھیائے — ۲۰

داوا اگنی موچن

شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! پرلمب کو مار کر چلے بلرام۔ تبھی سامنے سے سکھاؤں سمیت آن ملے گھنشیام اور سب گوال بال بن میں گائے چراتے تھے، وہ بھی اسمر اسن گائیں چھوڑ اُدھر دیکھنے کو چلے۔ ادھر گائیں چرتی چرتی تھام کاس سے نکل منج بن میں بڑ گئیں۔ وہاں سے آکر دونوں بھائیوں نے یہاں دیکھا تو ایک بھی گائے نہیں۔

چوپائی:۔ بچھڑی گیا بچھڑے گوال ۔ بھولے پھریں مونج بن تال
رُوکھن چڑھے پرسپر پیریں ۔ لے لے نام بچھوروں پھیریں

اتنے میں کسی نے آئے ہاتھ جوڑ شری کرشن سے کہا کہ مہاراج! گائیں سب مونج بن چلی گئیں۔ اِنکے پیچھے گوال بال الگ ڈھونڈتے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اتنی بات کے سُنتے ہی شری کرشن نے کدم پر چڑھ اونچے سُر سے جو بنسی بجائی تو سُن گوال بال اور سب گائیں مونج بن کو پھاڑ کر ایسے آن ملے جیسے ساون بھادوں کی ندی تنگ ترنگ کو سمندر میں جا ملے۔ اسی دوران دیکھتے کیا ہیں بن چاروں طرف سے دھکڑ دھکڑ چلتا آتا ہے۔ یہ دیکھ گوال بال اور سکھا بہت گھبرائے۔ ڈر کر پکارے ہے کرشن! اس آگ سے جلد بچاؤ نہیں تو ایک پل میں سب جل کر مرتے ہیں۔ کرشن بولے تم اپنی آنکھیں مُوند لو۔ تب شری کرشن جی نے پل بھر میں آگ بجھائے ایک اور مایا کری کہ گایوں سمیت سب گوال بالوں کو بھانڈیر بن میں لے آئے اور کہا اب آنکھ کھول دو۔

چوپائی:۔ گوال کھول درگ کہت نہاری ۔ کہاں گئی وہ آگ مراری
کب پھر آئے بن بھنڈیر ۔ ہوت اچنبھا یہ بلبیر

ایسے کہہ گائیں لے سب مل کرشن بلرام کے ساتھ برندابن میں آئے اور سب اپنے اپنے گھر جا کر کہا کہ آج بن میں بلرام جی نے پرلمب نامی راکشش کو مارا۔ اور مونج بن میں آگ لگی تھی۔ سو بھی ہری کے پرتاب سے بجھ گئی۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے کہا۔ ہے راجہ! گوال بالوں کے منہ سے یہ بات سُن برج واسی اسے دیکھنے گئے مگر انھوں نے شری کرشن چرتر کا بھید کچھ بھی نہ پایا۔

21 — اِدھیائے — ۲۱

اتھ ورشا رتو ورنن لیلا پرارمبھ

شکدیو منی بولے کہ مہاراج! گرمی کا بہت زور دیکھ پاوس پرچنڈ نرپ میگھ پرتھوی۔ پشو۔ پکشی۔ جیو۔ جنتو کی دیا چاہ چاروں طرف سے دل بادل ساتھ لے لڑنے کو چڑھ آیا۔ اس وقت بادل جو گرجتا تھا۔ تو دھونسا بجتا نظر آتا تھا اور طرح طرح کی گھٹا گھر آئی تھی۔ شور ویر روتے تھے۔ اِنکے بیچ بیچ بجلی کی چمک دمک شستر جیسی چمکتی تھی۔ بگلوں کی قطاریں جگہ بجگہ سفید جھنڈوں جیسی پہرا رہی تھیں۔ دادُر۔ مور بندی کی طرح لیش بھانتے تھے۔ بڑی بڑی بُوندوں کی جھڑی بانوں جیسی جھڑی لگی تھی۔

اس دھوم دھام سے پاوس کو آتے دیکھ گرمی کھیت چھوڑا اپنا جیون لے بھاگا۔

تب میگھ پیارے برس پرتھوی کو سکھ دیا۔ اس نے جو آٹھ مہینے پتی کی جدائی میں یوگ کیا تھا اس کی قیمت مل گئی۔ کچھ بہار ٹھنڈے ہوئے اور گربھ دیا۔ اس میں سے اٹھارہ بھانت پیدا ہوئے۔ وہ بھی پھل پھول بھینٹ لے لے پتا کو پرنام کرنے لگے۔ اس وقت برندابن کی بھومی ایسی سہاونی لگتی تھی کہ جیسے شنگار کئے کامنی اور جہاں تہاں ندی نالے سرور بھرے ہوئے۔ ان میں ہنس سارس مور شور بھادے رہے۔ اونچے اونچے درختوں کی ٹہنیاں جھوم رہیں۔ ان میں بگلے۔ چاتک کبوتر۔ کیر بیٹھے شور مچا رہے تھے جگہ جگہ سوہے کمبھے جوڑ رہن گوپی۔ گوال جھولوں پر جھول جھول اونچے اونچے سروں سے ملہار گاتے تھے انکے نزدیک جاجاکر شری کرشن بلرام جی بال لیلا کر کر ادھک سکھ دکھاتے تھے۔ اسی طرح آنند سے ورشا رتو بیتی۔ شری کرشن گوال بالوں سے کہنے لگے کہ بھیا۔ اب تو سکھدائی سردی کا موسم آیا۔

چوپائی :۔ سب سے سکھ بھاری اب جانو ۔ سواد سگندھ روپ پہچانو
منشی نکشتر۔ اوجول آکاش ۔ مانہو نرگن برہم پرکاش
چار ماس جا برسے گیہہ ۔ بھئے شرد تنھ تجے سنیہہ
اپنے اپنے کاج سدھائے ۔ بھوپ چڑھے مکھ دیکھ پرائے

22 — ادھیائے — ۲۲

گوپی وینوگیت

شکدیو جی بولے۔ کہ ہے راجہ اتنی بات کہہ شری کرشن پھر گوال بال ساتھ لے لیلا کرنے لگے۔ اور جب تک شری کرشن بن میں دھینو چراویں۔ تب تک سب گوپی گھر میں بیٹھی ہری کا یش گاویں۔ ایک دن شری کرشن بن میں وینو بجائی

۲۸۰ نو بنسی کی آواز سن ساری برج کی استریاں ہڑبڑائے اٹھ بھاگی۔ اور ایک طرف مل کر راستے میں آ بیٹھیں۔ وہاں آپس میں کہنے لگیں 280
کہ ہمارے لوچن پھل تب ہونگے جب شری کرشن کے درشن پاونگی۔ ابھی تو گانہا گایوں کے ساتھ بن میں ناچتے گاتے پھرتے ہیں
شام کے وقت ادھر آویں گے۔ تب درشن ملیں گے۔ یوں سن ایک گوپی بولی۔

اس میں اتنا کیا گن ہے جو دن بھر شری کرشن کے منہ لگی رہتی ہے اور ادھر امرت پی آنند کی ورشا برساتی ہے
کیا ہم سے بھی یہ پیاری۔ جو رات دن لیئے رہتے ہیں مُراری۔

چوپائی

میرے آگے کو یہ گڑھی
اب بھئی سوت بدن پر چڑھی

جب شری کرشن اسے پیتامبر سے پونچھ بجاتے ہیں تب سُر دیوتا، کنّر، منی اور گندھرو اپنی اپنی استریوں کو ساتھ لے وِمانوں پر بیٹھ بیٹھ ہونس کر سننے کو آتے ہیں۔ اور سُن کر موہت ہو وہیں کے وہیں تصویر ہو جاتے ہیں۔ ایسا اس نے کیا تپ کیا ہے۔ جو سب اس کے آدھین (ماتحت) ہوتے ہیں۔ اتنی بات سُن کر گوپی نے جواب دیا کہ پہلے تو اس نے بانس کے خاندان میں پیدا ہو کر ہری کا سُمرن (یاد) کیا۔ پھر گرمی۔ سردی۔ برسات اپنے اُوپر برداشت کی آخر ٹکڑے ٹکڑے ہو۔ جسم جلائے۔ دھواں پیا۔

چوپائی:۔ اُس نے تپ کیھو ہے کیسا ۔ سُدھ ہوئی پایا پھل ایسا

۲۸۱ یہ سن کوئی برج ناری بولی کہ ہم کو وِنُو کیوں نہ رچی برج ناتھ۔ جو رات دن رہتی ہری کے ساتھ اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ مہاراج! جب تک شری کرشن دھینو چرائے بن سے نہ آویں تب تک روزانہ گوپی ہری کے گن گاویں۔

23 — ادھیائے — ۲۳

اتھ چیر ہرن لیلا پرارمبھ

شری شکدیو جی بولے۔ سردی کا موسم جانے ہی ہیمنت رُتو آئی اور جاڑا پالا پڑنے لگا۔ تب برج بالا آپس میں کہنے لگیں۔ سنو سہیلی! اگہن (کارتک) کے مہینے میں نہانے میں جنم جنم کے پاپ جاتے ہیں اور من کی مُراد پوری ہوتی ہے یوں ہم نے بزرگوں سے سُنا ہے۔ یہ بات سُن سب کے من میں آئی کہ اگہن نہائیے تو یقیناً کرشن ور (پتی) پائیے۔ ایسا وچار ہوتے ہی صبح اٹھ دستر آبھوشن (کپڑے و زیورات) پہن سب برج لال جمنا نہانے آئیں۔ اشنان کر سورج کو ارگھ دے جل لے باہر آ کے مٹی کی گوری بنائے۔ چندن اکشت پھل پھول چڑھائے۔ دُھوپ دیپ مٹی ولید آگے دھر پوجا کر ہاتھ جوڑ سر جھکائے گوری کو منائے کے بولیں۔ ہے دیوی! ہم تم سے برابر یہی ور مانگتی ہیں کہ کرشن ہمارے پتی ہووِیں۔ اس طرح گوپی روز نہاویں۔ دن بھر برت کر شام کو دہی چاول کھا بھومی پر سووِیں۔ اس لیئے کہ ہمارے برت کا پھل جلد ملے ایک دن جب برج بالا مل اشنان کو اوگھٹ گھاٹ گئیں۔ اور وہاں جائے چیر اُتار کنارے پر دھر ننگی ہو جل میں بیٹھ ہری کے گن گا گا کر پانی میں کلیل کرنے۔ اس وقت شری کرشن بھی بنسی بٹ کی سایہ میں بیٹھے دھینو چراتے تھے۔ ان کے گانے کا شبد سن وہ چُپ چاپ چلے آئے اور لگے چھپ کر دیکھنے۔ آخر دیکھتے دیکھتے جوان کے جی میں آئی تو سب کپڑے چرائے کدم پر جا بیٹھے اور گٹھڑی باندھ آگے دھر لی۔

اتنے میں گوپیوں نے جو دیکھا تو کنارے پر کپڑے نہیں۔ تب گھبرا کر چاروں طرف اُٹھ اٹھ لگیں دیکھنے اور آپس میں کہنے لگیں کہ ابھی تو یہاں ایک چڑیا بھی نہیں آئی۔ کپڑے کون اُٹھا لے گیا بھائی۔ اچانک ایک گوپی نے دیکھا کہ سر پر مکٹ، ہاتھ میں لکٹ، کیسر تلک لگائے، بن مالا پہنے۔ پیتامبر پہنے۔ کپڑوں کی گٹھڑی باندھے چپ سادھے شری کرشن کدمب پر چڑھے چھپے ہوئے بیٹھے ہیں۔ وہ دیکھتے ہی پکاری۔ سکھی! وہ دیکھو۔ ہمارے چیت چور۔ کدمب پر کپڑے لیے براجتے ہیں۔ یہ وچن سُن اور سب یُوتیاں (عورتیں) کرشن کو دیکھ شرمندہ ہو کر پانی میں ہاتھ جوڑ سر جھکا کر پرارتھنا کر کے بولیں۔

چوپائی:۔ دین دیال ہرن دُکھ پیارے — دیجئے موہن چیر ہمارے
ایسے سُن کے کہے کنہائی — یوں نہیں دونگا۔ نند دوہائی
ایک ایک چل باہر آؤ — تو تم اپنے کپڑے پاؤ

برج بالا چڑ کر بولیں۔ یہ تم اچھی نصیحت سیکھے ہو جو ہم سے کہتے ہو کہ ننگی باہر آؤ۔ ابھی اپنے پتا و ملنے والوں سے کہیں تو وہ تمہیں چور بتا آپکڑ لیں۔ اور نند یشودھا کو جو سُنا دیں تو وہ بھی تمہیں خوب پاٹھ پڑھا دیں۔ ہم کرتی ہیں کس کی کان۔ تم نے مٹی سب پہچان۔

اتنی بات سنتے ہی غصہ میں شری کرشن جی نے کہا کہ اب چیر (کپڑے) تبھی پاؤ گی جب اُن کو بُلا لاؤ گی۔ ورنہ نہیں یہ سُن کر ڈر کر گوپی بولیں۔ دینہ دیال! ہمارے سُکھ کے دیا۔ پتی کے رکھیا تو آپ ہی ہیں۔ ہم کسے لاوینگی۔ تمہارے ہی لئے تو روز ٹھنڈے پانی میں نہاتی ہیں۔ شری کرشن بولے۔ جو تم من سے میرے لئے اگہن نہاتی ہو تو شرم کا لحاظ چھوڑ ہم کو اپنے کپڑے لے لو۔ جب شری کرشن نے ایسا کہا تو سب گوپی آپس میں وچار کرنے لگیں۔ کہ چلو سکھی جو موہن کہتے ہیں۔ سو ہی مانیے۔ کیونکہ یہ ہمارے تن من کی سب جانتے ہیں۔ ان سے شرم کیا؟ یوں آپس میں ٹھان۔ شری کرشن کی بات مان ہاتھ سے کچھ جسم چھپا کر سب عورتیں پانی سے نکل سر جھکائے جب سامنے کنارے پر جا کے کھڑی ہوئیں، تب شری کرشن ہنس کے بولے۔ اب تم ہاتھ جوڑ آگے آؤ تو میں تمہیں کپڑے دوں۔ گوپی بولیں۔

کاہے کپٹ کرت نند لالہ — ہم سیدھی بھولی برج بالا
پری ٹھگوری سدھ بدھ گئی — ایسی تم ہری لیلا ٹھئی
من سنبھار کے کر ہیں لاج — اب تم کچھ بھی کرو برج راج

اتنی بات سُن کہہ گوپیوں نے ہاتھ جوڑ تو شری کرشن چندر نے کپڑے دے اُن کے پاس آئے کہ تم اپنے من میں اس بات کا کچھ غصہ مت مانو۔ یہ میں نے تم کو نصیحت دی ہے۔ کیونکہ جل میں ورون دیوتا رہتے ہیں۔ اسلئے جو کوئی ننگا ہو کر جل میں نہاتا ہے اس کا سب دھرم بہہ جاتا ہے۔ تمہارے من کی لگن دیکھ مگن ہو۔ میں نے یہ بھید تم سے کہا ہے۔ اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ۔ پھر کارتک کے مہینے میں آکر میرے ساتھ راس کریو۔

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! اتنا وچن سُن خوش ہو نستوش (صبر) کر۔ گوپیاں اپنے اپنے گھروں کو گئیں اور کرشن بنسی بٹ میں آئے گوپ گوال بالوں کو ساتھ لے آگے چلے۔ اس وقت چاروں طرف گنجان بن دیکھ دیکھ

۲۸۳ درختوں کی بڑائی کرنے لگے کہ دیکھو یہ سنسار میں آکر اپنے پر کتنے دُکھ برداشت کر کے لوگوں کو سُکھ دیتے ہیں جگت میں ایسے پرو پکاریوں کا آنا پھل ہے۔ یوں کہہ آگے بڑھ جمنا کے کنارے جا پہنچے۔

24 — ادھیائے — ۲۴

بیگیہ پتنیوں پر کرپا

شری شکدیو جی بولے کہ جب شری کرشن جمنا کے پاس پہنچے۔ درخت کے نیچے لاٹھی ٹیک کھڑے ہوئے تو سب گوال اور سکھاؤں نے آکر کہا کہ مہاراج! ہمیں اس وقت بڑی بھوک لگی ہے۔ جو کچھ ساتھ لائے تھے وہ تو کھائی لیکن بھوک نہ گئی۔ کرشن بولے۔ دیکھو وہ جو دھواں دکھائی دیتا ہے وہاں متھرا واسی کنس کے ڈر سے چھپ کے یگیہ کرتے ہیں۔

اُن کے پاس جا۔ ہمارا نام لے۔ ڈنڈوت کر ہاتھ باندھ کھڑے ہو۔ دُور سے کہو۔ بھوجن دو ایسے دین ہو مانگو جیسے بھکاری آدھین ہو مانگتا ہے۔ یہ بات سُن کر گوال چلے اور وہاں گئے جہاں متھرا واسی بیٹھے یگیہ کرتے تھے۔ جاتے ہی انھوں نے پرنام کر نہایت عاجزی سے ہاتھ جوڑ کے کہا۔ مہاراج! آپ کو ڈنڈوت کر ہمارے ذریعہ شری کرشن چندر جی نے یہ کہلایا ہے کہ ہم کو بہت بھوک لگی ہے۔ کچھ کرپا کر بھوجن بھیج دیجئے۔ اتنی باتیں گوالوں کے مُنہ سے سُن متھرے بہت بگڑے اور بولے۔ تم بڑے مورکھ ہو جو ہم سے ابھی یہ بات کہتے ہو۔ بغیر ہون ہو چکے کسی کو کچھ نہ دیں گے۔ سُنو۔ جب یگیہ کر لیں گے۔ تب جو کچھ بچے گا بانٹ دیں گے۔ پھر گوالوں نے گڑگڑائے کے بہت کہا کہ مہاراج! گھر آئے بھوکوں کو بھوجن کرانے سے بڑا پُنیہ ہوتا ہے۔ مگر وہ ان کے کہنے کو کچھ دھیان میں نہ لائے۔ بلکہ ان کی طرف سے مُنہ پھیر آپس میں کہنے لگے۔

چوپائی:۔ گھنے موڑھ پشو پالک نیچ — مانگت بھات ہوم کے بیچ

تب تو یہ وہاں سے نراش (نا امید) ہو پچھتائے شری کرشن کے پاس آئے بولے۔ مہاراج! بھیک مانگ مان عزت بھی گنوائی۔ مگر تو بھی کھانے کو کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اب کیا کریں؟ شری کرشن جی نے کہا۔ کہ اب تم انکی استریوں سے جا مانگو۔ وہ بڑی دیا وتی دھرماتما ہیں انکی پریتی بھگتی دیکھنا۔ وہ تمہیں دیکھتے ہی آدر مان سے بھوجن دیں گی۔ یہ سُن وہ پھر وہاں گئے۔ جہاں وہ بیٹھی رسوئی کرتی تھیں۔ جاتے ہی اُنسے کہا کہ بن میں شری کرشن کو گائیں چراتے بھوک لگی ہے سو ہمیں

تمہارے پاس بھیجا ہے۔ کچھ کھانے کو ہو تو بتا دو۔ اتنا وچن گوالوں کے منہ سے سنتے ہی وہ سب خوش ہو کنچن تھالوں میں شٹھر س بھوجن بھر بھر لے کر بھاگ کھڑی ہوئیں اور کسی کے روکیں نہ رکیں۔ ایک متھرا نی کے پتی نے جانے نہ دیا تو وہ دھیان کر دیہہ چھوڑ سب سے پہلے ایسے جا ملی جیسے جل جل میں جا ملے۔ اور پیچھے سے سب چلی وہاں آئیں۔ جہاں شری کرشن چندر گوالوں سمیت درخت کے سائے میں سکھا کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ترِبھنگی چھبی کئے کمل کا پھول ہاتھ میں لیئے کھڑے تھے۔ آتے ہی تھال آگے دھر۔ ڈنڈوت کر ہری مکھ دیکھ آپس میں کہنے لگیں کہ سکھی! یہ ہی ہیں نند کشور! جن کا نام سن سن دھیان دھرتی

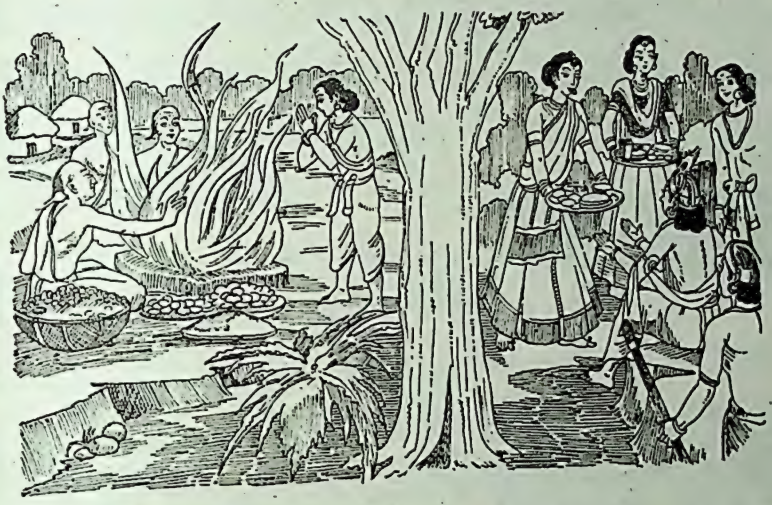

تھیں۔ اب چندر مکھ دیکھ لو جن سپھل کیجئے اور جیون کا پھل لیجئے۔ ایسے تبلائے ہاتھ جوڑ بنتی کرشنی کرشن سے کہنے لگیں۔ کہ کرپا ناتھ! آپ کی کرپا بغیر تمہارا درشن کب کسی کو ہوتا ہے۔ آج دھنیہ بھاگیہ ہمارا جو درشن پایا اور جنم کا پاپ گنوایا۔

مورکھ وپر کرپن ابھیمانی ۔ شری موہ لوبھ متی سانی
الپشور کو مانش کرمانیں ۔ مایا اندھ کہاں پہچانیں
جب تپ یگیہ جاسو ہت کیجئے ۔ تاکو کہا نہ بھوجن دیجئے

مہاراج! وہی دولت ہے دھنیہ جن ولاج جو آوے تمہارے کاج۔ اور وہی ہے تپ گیان جسمیں آوے تمہارا دھیان۔ اتنی بات سن شری کرشن چندران کی خیریت پوچھ کہنے لگے کہ:

ماتا جن موہ کرو پرنام ۔ میں ہوں نند مہر کو شام

جو برہمن کی استری سے پاؤں پجواتے ہیں۔ وہ کیا سنسار میں بڑائی پاتے ہیں۔ تم نے ہم کو بھوکے جان دیا کر کے بن میں آن سدھ لی۔ اب ہم یہاں تمہاری کیا خاطر کریں۔

جو وہاں ہوتے تو کچھ پھل پھول ہی آگے لا دھرتے۔ تم ہمارے کارن دُکھ پائے جنگل میں آئیں۔ اور یہاں ہم سے تمہاری ٹہل کچھ نہ بن پائی۔ اس بات کا پچھتاوا ہی رہا۔ ایسے شنشٹا چار کر پھر بولے۔ تمہیں آئے بہت دیر ہوئی۔ اب گھر کو جاؤ۔ کیونکہ براہمن تمہاری انتظار دیکھتے ہوں گے۔ اس لیئے کہ استری بغیر یگیہ سپھل نہیں ہوتا۔ یہ وچن شری کرشن سے سنتے ہی ہاتھ جوڑ بولیں۔ مہاراج! ہم نے آپ کے چرن کمل سیون کر کٹمب کی مایا سب چھوڑی۔ کیونکہ جن کا کہا نہ مان ہم اٹھ دھائیں انکے یہاں اب کیسے جائیں؟ جو وہ گھر میں نہ آنے دیں تو پھر کہاں بسیں۔ اس سے تو آپ کی شرن میں رہیں تو ہی ٹھیک ہے اور ناتھ! ایک ناری ہمارے ساتھ تمہارے درشن کی ابھیلاشا (خواہش) کئے آئی تھی۔ اس کے پتی نے روک دیا تو استری نے ایک دم اپنا جی دیا۔

اس بات کو سنتے ہی ہنس کر شری کرشن چندر نے اسے دکھایا جو جسم چھوڑ آئی تھی اور کہا کہ سنو، جو ہری سے ہت کرتا ہے اس کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔ یہ تم سے بھی پہلے مجھ سے آملی ہے۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس کو دیکھتے ہی ایک بار تو سب اچمبھے میں رہیں۔ پیچھے گیان ہوا تب ہری گن گانے لگیں۔ اسی دوران شری کرشن چندر نے بھوجن کران سے کہا کہ اب اپنے گھروں کو جایئے۔ تمہارے پتی کچھ نہ کہیں گے۔ جب شری کرشن نے انھیں ایسا سمجھائے بجھائے کے کہا۔ تب وہ وداہو ڈنڈوت کر اپنے گھر آئیں۔ اور ان کے آدمی سوچ وچار کر پچھتائے کے کہہ رہے تھے۔ کہ ہم نے کتھا پران میں سنا ہے کہ کسی وقت نند شو دھا نے پتر کے لیئے بڑی تپسیا کی تھی۔ تب بھگوان نے آکر انھیں یہ ورد یا تھا کہ ہم دیو کل میں اوتار لے تمہارے یہاں پیدا ہونگے۔ وہ ہم جنم لے آئے ہیں۔ انھوں نے گوال بالوں کے ہاتھ بھوجن منگوا بھیجا تھا۔ سو ہم نے یہ کیا کیا۔ جو آدی پرش نے بھوجن مانگا اور ہم نے انکار کر دیا۔

یگیہ دھرم جا کارن ٹھیئے — تن کے سنمکھ آج نہ بھیئے
آدی پرش ہم ناش جانیو — ناہی وچن گوالن کو مانیو
ہم مورکھ پاپی ابھیمانی — کینی دیا نہ ہری گتی جانی

دھکار ہے ہماری عقل کو اور اس یگیہ کرنے کو جو بھگوان کو پہچان سیوا نہ کی ہم سے تو ناری ہی بھلی جنھوں نے جب تپ کیئے بغیر ہی ہمت کر جا کر شن کے درشن کیئے اور اپنے ہاتھوں انھیں بھوجن دیا۔ ایسے پچھتائے متھریوں نے اپنی استریوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ دھنیہ بھاگیہ تمہارا جو ہری کا درشن کر آئیں۔ تمہارا ہی جیون سپھل ہو۔

25 — ادھیائے — ۲۵

اتھ گوورد ھن پوجا بلا انڈ یگیہ ودھ

شری شکدیو جی بولے۔ جیسے شری کرشن چندر جی نے گری گوورد ھن اٹھایا اور اندر کا گھمنڈ دُور کیا وہ کتھا میں کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ سب برج واسی ورش میں کارتک بدی چودش کو نہا دھو کر کسیر چندر سے چوک لیپ طرح طرح کی مٹھائیاں اور پکوان دھر دھوپ دیپ کر اندر کی پوجا کیا کرتے۔ یہ رسم انکے یہاں قدیم زمانہ سے چلی آتی تھی۔ ایکدن

دن آیا۔ نند جی نے بہت سی کھانے کی چیزیں بنوائیں۔ اور برج واسیوں کے بھی گھر گھر سامگری بھوجن کی ہو رہی تھی۔ شری کرشن نے اماں سے پوچھا کہ ماں! آج گھر گھر میں پکوان مٹھائی جو ہوئی ہے۔ سو کیا ہے؟ اس کا مجھے بھید سمجھا کر کہو۔ جو میرے من کی دبدھا (شک) جائے۔ یشودھا بولی کہ بیٹا! اس وقت مجھے باتیں کرنے کی فرصت نہیں۔ تم اپنے پتا کے پاس جا پوچھو! وہ سمجھا کر کہیں گے۔ یہ سن نند اپنند کے پاس آئے۔ شری کرشن نے کہا کہ پتا آج کس دیوتا کے پوجن کی ایسی دھوم دھام ہے۔ جس کے لیے گھر گھر پکوان اور مٹھائی ہو رہی ہے۔ وہ کیسے بھگتی ور کے داتا ہیں۔ ان کا نام اور گن کہو۔ جو میرے من کا سندیہہ (شک) جائے۔ نند ہر بولے کہ پتر! یہ بھید تو نے ابھی تک نہیں سمجھا۔ کہ میگھوں (بادلوں) کے پتی جو ہیں سُرپتی۔ اُن کی پوجا ہے۔ جن کی کرپا سے اس سنسار میں ردھی سدھی ملتی ہے اور گھاس پھوس جل و اناج ہوتا ہے۔ بن اُپون پھلتے پھولتے ہیں۔ اس سے سب جیو جنتو پشو پکشی آنند میں رہتے ہیں۔ یہ اندر پوجا کی ریتی ہمارے یہاں بزرگوں کے آگے سے چلی آتی ہے۔ کچھ آج نہیں نئی نکلی۔ نند جی سے اتنی بات سُن شری کرشن چندر بولے۔ ہے پتا جی! جو ہمارے بزرگوں نے جانے انجانے اندر کی پوجا

کی تو کی مگر اب تم جان بوجھ کر دھرم کا پنتھ چھوڑ اوگھٹ گھاٹ کیوں چلتے ہو؟ اندر کے ماننے سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ وہ بھگتی مکتی کا داتا نہیں۔ اور اس سے ردھی سدھی کس نے پائی ہے۔ یہ تم ہی کہو۔ اس نے کسے ورد یا ہے ہاں ایک بات یہ ہے کہ یگیہ کرنے سے دیوتاؤں نے اپنا راجہ بنا کر اندر اسن دے رکھا ہے اس سے کچھ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ سنو جب اسر وں (راکششوں) سے بار بار ہارتا ہے۔ تب بھاگ کے کہیں جا چھپ کر اپنے دن کاٹتا ہے۔ ایسے کائر کو کیا مانو۔ اپنا دھرم کیوں نہیں پہچانو؟ اندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو کہ کرم میں لکھا سوئی ہوتا ہے۔ سکھ۔ سمپتی۔ دارا (عورت) بھائی۔ بندھو بھی سب اپنے کرم دھرم سے ملتے ہیں۔ اور آٹھ مہینے جو سورج جل سوکھتا ہے۔ سو چار مہینے برساتا ہے۔ اسی سے گھاس پھوس اناج ہوتا ہے اور برہمانے جو چار ورن بنائے ہیں۔ براہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر انکے پیچھے بھی ایک ایک کرم لگا دیا ہے کہ براہمن تو وید و دیا پڑھیں۔ کشتری سب کی رکشا کریں۔ ویش کھیتی و وپار (تجارت) کریں۔ شودر ان تینوں کی سیوا میں رہیں۔ تاہم ویش ہیں۔ گائیں بڑھیں۔ اس سے گوکل ہوا۔ اسی لئے اس کا نام گوپ پڑ گیا۔ ہمارا یہ کرم ہے کہ کھیتی باڑی کریں۔ اور گئو براہمن کی سیوا میں رہیں۔ وید کی آگیا ہے کہ اپنی کل ریتی نہ چھوڑیئے جو لوگ نیچ دھرم اور کادھرم پالتے ہیں سو ایسے ہیں جیسے کل بدھو ہو۔ غیر شخص سے پریت کرے۔ اس لئے اب اندر کی پوجا چھوڑ دیجئے۔ اور بن پربت کی پوجا کیجئے۔ کیونکہ ہم بن باسی ہیں۔ ہمارے راجہ وہی ہیں جن کے راجیہ میں ہم سکھ سے رہتے ہیں۔ انھیں چھوڑ غیر کی پوجا کرنا ہمارے لئے ٹھیک نہیں۔ اسلئے اب سب پکوان مٹھائی اناج لے چلو اور گوبردھن کی پوجا کرو۔

اتنی بات کے سنتے ہی نند اپنے وہاں گئے جہاں بڑے بڑے گوپ اتھائی پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے جاتے ہی کرشن کی سب وہی باتیں کہیں۔ وہ سنتے ہی بولے کہ کرشن سچ کہتا ہے۔ تم بالک جان اس کی بات مت ٹالو بھلا تم ہی سوچو کہ اندر کون ہے۔ اور ہم کس لئے اسے مانتے ہیں۔ ان کی تو پوجا ہی چھوڑ دینی چاہیئے۔

ہمیں کہا سرپتی سو کا جو ۔ پوجیں بن سر تیا گری راجو

ایسے کہہ سب گوپوں نے کہا۔

دوہا:۔ بھلی متی کانہا دیو تجئے سگرے یو ۔ گوورد ھن پربت بڑو تا کی کیجئے سیو

یہ وچن سنتے ہی نند جی نے پرسن ہو گوپوں میں ڈھنڈورا پٹوا دیا۔ کہ کل ہم سب برج باسی چل کر گوورد ھن کی پوجا کریں گے۔ جس کے گھر اندر کی پوجا کے لیئے پکوان مٹھائی بنی ہے۔ سو سب لے صبح ہی گوورد ھن پر جائیو۔ اتنی بات سن سارے برج باسی دوسرے دن علے الصبح اشنان دھیان کو سب سامگری جھالوں۔ پرانتوں۔ تھالوں۔ ڈالوں۔ ہانڈوں۔ چروں میں بھر کر گاڑی بہنگیوں میں رکھوائے گوورد ھن کو چلے اسی وقت نند اپنند جی کنبے سمیت سامگری لے سب کے ساتھ ہو لیے اور باجے گاجے سے چلے۔ سب مل گوورد ھن کو چلے۔ اسی وہاں جا کر پربت کو چاروں طرف سے جھاڑ بہار۔ جل چھڑک گھیور پاٹر۔ جلیبی۔ لڈو۔ خرمے۔ امرتی۔ پھینی۔ پیڑے۔ برفی۔ کھاجے۔ گوجھے۔ مٹھلیا۔ شیرہ۔ پوری۔ کچوری۔ سیب۔ پاپڑ۔ پکوڑے وغیرہ پکوان اور طرح طرح کے بھوجن چن چن رکھ دیئے۔ اتنے کہ جن سے پربت چھپ گیا اور اوپر پھولوں کی مالا پہنا طرح طرح کے پتیا مبر تان دیئے۔ اس وقت کی شوبھا کہی نہیں جاتی۔ گری (پربت) ایسا سہاونا لگتا تھا۔ کہ کسی کو گہنے

کپڑے پہنائے نکھ سکھ سے شنگار ہوئے اور نند جی نے پُروہت بلائے سب گوال بالوں کو ساتھ لے رولی۔ اکشت پشپ چڑھائے دھوپ دیپ نئی وئید کر بان سواری دکشنا دھر دیو کی ودھی سے پوجا کی۔ تب شری کرشن نے کہا کہ اب تم شدھ من سے گری راجیہ کا دھیان کرو۔ تو وہ آکر درشن دیں۔ بھوجن کریں شری کرشن سے یوں سنتے نند یشودھا سمیت سب گوپی گوپ ہاتھ جوڑ آنکھیں بند کر دھیان لگائے کھڑے ہوئے۔ اس وقت نند لال ادھر تو بہت موٹی بھاری دوسری دیہہ رجسم ابنا کر بڑے بڑے ہاتھ پاؤں کر کمل نین چندر مکھ ہو مکٹ دھرے۔ بن مالا گیر پیت بسن اور رتن جڑت آبھوشن پہن منہ پسارے چپ چاپ پریت کے بیچ سے نکلے۔ اور ادھر آپ ہی نے اپنے دوسرے روپ کو دیکھ سب سے پکار کے کہا دیکھو گری راج نے پرگٹ ہو درشن دیا۔ جن کی پوجا تم نے من لگائے کی ہے۔

اتنا وچن سنائے شری کرشن چندر جی نے گری راج کو دنڈوت کیا (دیکھو شکل ۴۵) ان کی دیکھا دیکھی سب گوپی گوپ پرنام کر آپس میں کہنے لگے کہ اس طرح اندر نے کب درشن دیا تھا؟ ہم نے فضول اس کی پوجا کی۔ اور کیا جانئے۔ بزرگوں نے ایسے پرتیکش درشن ہونے والے دیوتاؤں کو چھوڑ کر کیوں اندر کو مانا تھا۔ یہ بات سمجھی نہیں جاتی۔ یوں سب تبلا رہے تھے۔ کہ شری کرشن بولے۔ اب دیکھتے کیا ہو۔ جو بھوجن لائے ہو سو کھلاؤ۔ اتنا وچن سنتے ہی گوپی گوپ شٹرس بھوجن تھال پراتوں میں بھر اٹھا لگے دینے۔ اور گوبردھن ناتھ ہاتھ بڑھائے لے لے بھوجن لگے کرنے۔ آخر جنی سانگری نند سمیت برج باسی لے گئے تھے وہ کھائی۔ تب وہ صورت پریت میں سمائی۔ پھر پریت کی پرکرما چاروں طرف گھوم دے دوسرے دن گوردھن سے چلے۔ ہنستے ہنستے ورندابن آئے۔ گھر گھر آنند منگل ہونے لگے اور گوال بال سب گائے بچھڑوں کو ساتھ لے انکے گلے میں گنڈے۔ گھنٹالیاں۔ گھونگرو باندھ باندھ تیارے ہو شور کر رہے تھے۔

26 — ادھیائے — ۲۶

گوورد ھن دھارن

دوہا:۔ سُرپتی کو پوجا تجی کری پریت سیو
تب ہی اندر بھن کوپ کے تبھی بلائے دیو

اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو منی بولے کہ ہے مہاراج! جب سارے دیوتا اندر کے پاس گئے تب وہ ان سے پوچھنے لگا کہ تم مجھے سمجھا کر کہو کہ کل برج میں کس کی پوجا تھی۔ اسی دوران نارد جی آپہنچے تو اندر سے کہنے لگے کہ سنو مہاراج! تمہیں سب کوئی مانتے ہیں۔ مگر ایک برج واسی نہیں مانتے۔ کیونکہ نند کے ایک بیٹا ہوا ہے۔ اس کا کہنا سب مانتے ہیں۔ انھوں نے تمہاری پوجا ختم کرا کر ایک پریت بچوایا۔ اتنی بات کے سنتے ہی اندر کرودھ کر بولا کہ برج واسیوں کے دھن بڑھا ہے اس لیئے انھیں گھمنڈ ہو گیا ہے۔

چوپائی:۔ جپ تپ یگیہ تجو درت میرا — کال درید رُبلایو نیرا

مانش کرشن دیو کرمانے ۔ تاکی باتیں ساچی جانے
وہ بالک مورکھ اگیانا بہو وادی راکھے ابھیمانا
اُن کا اب ہی گرد سب ہر دوں پشو کھوئے لکشمی بن کروں

ایسے بک جھک کھیسانا ہو کر سرپتی نے میگھ پتی کو بلایا۔ وہ سنتے ہی ڈرتا کانپتا آ ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا۔ اسے دیکھتے ہی اندر پیار سے بولا کہ تم ابھی جاؤ اپنا دل ساتھ لے جاؤ اور گو بردھن پربت سمیت برج منڈل کو برس کر بہا دو۔ ایسا کہ کہیں پہاڑ کا نشان اور برج واسیوں کا نام نہ رہے۔ اتنی آگیا (حکم) پاتے ہی میگھ پتی دنڈوت کر راجہ اندر سے وِدا (رخصت) ہوا۔ اور اس نے اپنی جگہ آئے بڑے بڑے بادلوں کو بلا کر کہا کہ سنو۔ مہاراج کی آگیا ہے کہ تم ابھی جائے برج منڈل کو بارش سے بہا دو۔ یہ وچن سن سب میگھا اپنے دل لے میگھ پتی کے ساتھ ہو لئے۔ اس نے آتے ہی برج منڈل کو گھیر لیا اور گرج گرج بڑی بوندوں سے لگا موسل دھار پانی برسانے اور انگلی سے پہاڑ کو تانے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جب ایسے چاروں طرف گھنگور گھٹا گھر آئی اور اکھنڈ جل برسنے لگا، تب نند یشودھا سمیت سب گوپی گوال بال ڈر کر بھیگتے تھر تھر کانپتے شری کرشن کے پاس جا پکارے ہے کرشن! اس مہا پرلے رقیامت کے جل سے کیسے بچیں گے۔ تب تو تم نے اندر کی پوجا میٹ پربت پجوایا۔ اب ان کو جلد بلائیے جو آ کر حفاظت کریں۔ نہیں تو گھڑی بھر میں نگر سمیت سب ڈوبے مرتے ہیں۔ اتنی بات سن اور سب کو خوف زدہ دیکھ کر شری کرشن چندر بولے کہ تم اپنے دل میں کسی بات کی چنتا مت کرو۔ گری راج! ابھی آ کر تمہاری رکشا کرتے ہیں۔ یوں کہہ کر گو وردھن کو تیج سے تپا کر آگ کی طرح کیا۔ اور بائیں ہاتھ کی انگلی پر اٹھا لیا۔ اس وقت سب برج واسی اپنے ڈیروں سمیت آ کر ان کے نیچے کھڑے ہوئے اور شری کرشن چندر کو دیکھ دیکھ حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے۔

ہے کوئی آدی پُرش اوتاری ۔ دیکھت ہے کوئی دیو مُراری
موہن مائش کیسو بھائی ۔ انگلی پر کیوں گری اٹھائی

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی راجہ پریکشیت سے کہنے لگے کہ ادھر تو میگھ پتی اپنا دل لیے کروودھ کر موسل دھار برسا تا تھا۔ ادھر پربت پر گرتے ہی چھناک دے توے کی سی بوند ہو جاتی تھی۔ یہ سکل چار سن اندر بھی غصہ کر آپ پڑھ آیا اور لگاتار سات دن اسی طرح برسا۔ مگر برج میں ہری پرتاپ سے ایک بوند بھی نہ پڑی۔ جب سب ختم ہوا۔ تب بادلوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! جتنا قیامت کا جل تھا۔ سب کا سب ختم ہو چکا تھا۔ اب کیا کریں۔ یہ سن اندر نے اپنے گیان دھیان سے وچارا کہ آدی پُرش نے اوتار لیا ہے۔ نہیں تو کس میں اتنی طاقت تھی جو گری کو اٹھا کر برج کی رکشا کرتا۔ ایسے سوچ سمجھ اچھتا پچھتایا دلوں سمیت اندر اپنی جگہ کو گیا اور بادل اکھڑ روشنی ہوئی۔ تب سب برجواسی نے خوش ہو کر شری کرشن سے کہا۔ مہاراج! اب پربت اتار دھریے میگھ جاتا رہا۔ یہ وچن سنتے ہی شری کرشن جی نے پہاڑ جہاں کا تہاں رکھ دیا۔

27 — ادھیائے — ۲۷

نند بابا سے گوپی کی شری کرشن کے پربھاؤ کے بارے میں باچیت

شری شکدیو منی بولے کہ جب ہری نے پہاڑ انگلی سے اتارا۔ اس وقت سب بڑے بڑے گوپ تو اس عجیب کرشمہ کو دیکھ یہی کہہ رہے تھے کہ جس کی طاقت نے قیامت سے آج برج منڈل کو بچایا۔ اسے ہم نند سُت کیسے کہیں گے ہاں کسی وقت نند یشودھا نے مہاتپ کیا تھا۔ اسی لیے بھگوان نے آکر ان کے گھر جنم لیا ہے اور گوال بال آ آ کر شری کرشن کے گلے مل مل پوچھنے لگے کہ بھیا تو نے اس کمل سے نازک ہاتھ پر کیسے اتنے بھاری پہاڑ کا بوجھ سنبھالا۔ اور نند یشودھا نے دبا کر پتر کو ہردے سے لگایا۔ ہاتھ دبائے انگلی چٹکا کے کہنے لگیں کہ سات دن پہاڑ ہاتھ پر رکھا۔ ہاتھ دُکھتا ہوگا اور گوپیاں یشودھا کے پاس آئے پچھلی سب کرشن کی لیلا گائے کہنے لگیں۔

یہ جو بالک پوت تہارو ۔ چر جیوا برج کو رکھوارو
دانو دیتہ اسر سنگھارے ۔ کہاں کہاں برج جن اُبارے
جیسی کہی گرگ رشی آئی ۔ سوئی سوئی بات ہوت ہے بھائی

28 ادھیائے ۲۸

شری کرشن سے اندر کی استوتی کرنا

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! صبح ہوتے ہی سب گائیں اور گوال بالوں کو ساتھ لیکر اپنی اپنی چھاک لے کرشن بلرام بنسی بجاتے اور میٹھے میٹھے سُر سے گاتے جو گائیں چرانے بن کو چلے تو راجہ اندر سارے دیوتاؤں کو ساتھ لیے کام دھینو کو آگے کیے ایراوت ہاتھی پر چڑھ سُرلوک سے چلا اور برندابن میں آیا۔ بن کا راستہ روک کر کھڑا ہوا جب شری کرشن اسے دُور سے دکھائی دیئے تب ہاتھی سے اُتر گلے میں کپڑا ڈال ننگے پاؤں تھر تھر کانپتا دُور کر شری کرشن کے پیروں پر گر پڑا۔ اور بچھتائے رو رو کر کہنے لگا۔ کہ ہے برج ناتھ! مجھ پر رحم کرو۔

میں ابھیمان گرُوانی کیا ۔ راج ست ماس میں من دیا
دھن لاکر تمپتی سکھ مانا ۔ بھید تمہارا کچھو تمہارو جانا
تم پرمیشور سب کے ایس ۔ اور دُوسر کو جگدیش
برہما رُودر آدی برداتی ۔ تمہاری دئی سمپدا پائی
جگت پتا تم نگم نواسی ۔ سیوت نت کملا بھی داسی
جگت کے ہیت لیت اوتارا ۔ تب تب ہرت بھومی کو بھارا
دُور کرو سب چوک ہماری ۔ ابھیمانی مورکھ ہو بھاری

تب ایسے دین ہو اندر نے استوتی کی تب شری کرشن دیالو ہو بولے کہ اب تو کام دھینو کے ساتھ آیا اسلئے تیرا اپرادھ (قصور) معاف کیا۔ مگر پھر گھمنڈ مت کیجو۔ کیونکہ گھمنڈ کرنے سے گیان جاتا ہے۔ اور کمتی بڑھتی ہے اسلیئے ایمان ہوتا ہے۔ اتنی بات شری کرشن کے مکھ سے سنتے ہی اندر نے اُٹھ کر وید کی طرح سے پوجا کی اور گوبند نام دھر جرپا مرت لے پرکرما کری۔ اس وقت گندھرو طرح طرح کے باجے بجا کے شر کرشن کے جس گانے لگے اور دیوتا اپنے اپنے وِمانوں میں بیٹھا آکاش سے پھول برسانے لگے۔

اس وقت ایسی رونق ہوئی کہ گویا شری کرشن نے دوبارہ جنم لیا ہو۔ تب بے فکر ہو اندر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑا ہوا۔ شری کرشن نے اجازت دی کہ اب تم کام دھینو سمیت اپنے دیش کو جاؤ۔ اجازت پاتے ہی کام دھینو اور اندر رخصت ہو دنڈوت کرا اندر لوک کو گئے اور شری کرشن چندر گائیں چرائے شام ہوئے سب گوال بالوں کو لیئے برندابن آئے۔ اُنھوں نے دیکھا اُنھوں نے اپنے گھر جاکر کہا کہ آج ہم نے ہری پرتاپ سے اندر کا درشن بن میں کیا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! یہ جو شری گوبند کی کتھا میں نے

تہیں سنائی۔ اس کے سننے اور سنانے سے سنسار میں دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش چاروں پدارتھ ملتے ہیں۔

29 اُدھیائے ۲۹

وُرن جی سے نند جی کو چھڑا کر لانا

شری شُکدیو جی بولے۔ مہاراج! ایک دن نند جی نے ہمت کرا یکادشی برت کیا۔ دن تو اشنان دھیان پوجن جپ۔ پوجا میں کاٹا اور رات جاگ کر گزاری چھ گھڑی رات رہی اور دُوادشی ہوئی تب اٹھ کے جسم پاک کر صبح ہوئی سمجھ کر دھوتی انگوچھا لے جمنا نہانے چلے۔ اُنکے پیچھے کئی ایک گوال بھی ہو لیے۔ جب کنارے پر جا پرنام کر کپڑے اُتار نند جی جیوں پانی میں بیٹھے۔ تبھی ورن کے سیوک جو پانی کا پہرہ دیتے تھے کہ کوئی رات کو نہانے نہ پاوے۔ اُنہوں نے جا کر ورن سے کہا کہ مہاراج! کوئی اس وقت جمنا میں نہا رہا ہے۔ سو ہمیں کیا حکم ہوتا ہے؟ ورن بولے۔ اسے ابھی پکڑ لاؤ۔ حکم پاتے ہی سیوک پھر وہاں آئے۔ جہاں نند راج جی کے ساتھ جو گوال بال گئے تھے۔ اُنہوں نے آکر شری کرشن سے کہا کہ مہاراج! نند جی کو ورن کے سیوک کنارے سے پکڑ ورن لوک کو لے گئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی شری گوبند غصہ کر بھاگے اور پل بھر میں ورن کے پاس جا پہنچے۔ انھیں دیکھتے ہی ورن فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ ونتی کر بولا۔

چوپائی :۔

سپھل جنم ہے آج ہمارو
پایو یدرو پتی درش تمہارو

کیجئے دوش دُور سب میرے ۔ نند پتا اس کارن گھیرے
تم کو سب کے پتا بکھانے ! ۔ تمہارے پتا نہیں ہم جانے

رات کو نہاتے دیکھا انجان سیلوک پکڑ لائے۔ بھلا اس بہانے میں نے آپکے درشن پائے۔ اب دیا کیجئے۔ میرے دوش دل میں نہ لیجئے۔ ایسے بہت پرارتھنا کر بہت سی بھینٹ شری کرشن کے آگے دھر جب ورن ہاتھ جوڑ سر جھکائے سامنے کھڑا ہوا۔ تب شری کرشن بھینٹ لے پتا کو ساتھ کر وہاں سے چل برند ابن آئے۔ ان کو دیکھتے ہی سب برج واسی آملے۔ اس وقت بڑے بڑے گوپوں نے نند رائے سے پوچھا کہ تمہیں ورن کے سیلوک کہاں لے گئے تھے؟ نند بولے۔ سنو۔ جب وہ پکڑ مجھے ورن کے پاس لے گئے تو اسی وقت پیچھے سے شری کرشن پہنچے۔ انھیں دیکھتے ہی وہ سنگھاسن سے اتر پاؤں پر پڑ پرارتھنا کرنے لگا۔ ناتھ! میرے اپرادھ کشما کیجئے۔ مجھ سے انجانے یہ غلطی ہوئی سو خیال نہ کرنا۔ اپنی بات نند جی کے مکھ سے سنتے ہی گوپ آپس میں کہنے لگے۔ کہ بھائی ہم نے یہ تو جان لیا تھا جب کہ شری کرشن چندر نے گوبر دھن دھارن کر برج کی رکشا کی کہ نند جی کے گھر میں آدی پُرش نے آکر اوتار لیا ہے ایسے آپس میں تبلائے پھر سب گوپوں نے ہاتھ جوڑ شری کرشن سے کہا۔ مہاراج! آپ نے ہمیں بہت دن بہکایا۔ پر اب سب بھید تمہارا پایا۔ تم ہی جگت کے کرتا دُکھ ہرتا ہو۔ ترلوکی ناتھ! دیا کر ہمیں بیکنٹھ دکھایئے۔ اتنے میں بچن سن شری کرشن نے پل بھر میں بیکنٹھ رچ کر انھیں برج ہی میں دکھایا۔ دیکھتے ہی برج واسیوں کو گیان ہوا۔ تو ہاتھ جوڑ سر جھکائے بولے۔ ہے ناتھ! تمہاری مہما اپرم پار ہے۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پر آپ کی کرپا (مہربانی) سے ہم نے یہ جانا۔ کہ تم نارائن ہو۔ بھومی کا بھار اتارنے کے لیے سنسار میں جنم لے آئے ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب برج واسیوں نے اتنی بات کہی تب شری کرشن چندر جی سب کو موہت کر جو بیکنٹھ کی رچنا (بناوٹ) رچی تھی۔ سو اٹھالی اور اپنی مایا پھیلا دی۔ تب تو سب گوپوں نے خواب سا جانا۔ اور نند جی بھی مایا کے قابو میں ہو شری کرشن کو اپنا بیٹا کرمانا۔

ادھیائے ۳۰ 30

راس لیلا آرمبھ (شروع)

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

جیسے ہری گوپن بہت کینہو راس ولاس
سو پنچ دھیائی کہوں جیسی بدھی پرکاش

دوہا:

جب شری کرشن نے چیر ہرے تھے۔ تب سب کو یہ وچن دیا تھا کہ ہم کارتک مہینے میں تمہارے ساتھ راس کرینگے۔ تبھی سے گوپیاں راس کی آس کے من میں اداس ہو روز اٹھ کارتک مہینے کو ہی منایا کریں۔ ان کے مناتے مناتے سکھدائی سردی کی رتو اموسم آئی:

چوپائی:

لاگیو جب سے کارتک ماس ۔ گھام شیت ورشا کو ناش
نرمل جل سرور بھرے ہے ۔ پھولے کمل ہوئے ڈہے ڈہے
کمد چکور کنت کامنی ۔ پھولیں دیکھ چندر یامنی
چکئی ملن کمل کملھانے ۔ جین جمتر بھانو کو مانیں

ایسے کہہ پھر مسکد یومنی بولے: کہ پرتھوی ناتھ! ایک دن شری کرشن چند کارتک پورنماشی کی رات کو گھر سے نکل باہر آئے دیکھیں تو نرمل آکاش میں تارے نکل رہے ہیں۔ چاندنی دسوں دشاؤں میں پھیل رہی ہے۔ شیتل سگندھ سہت مندگتی پون بہہ رہی ہے۔ اور ایک طرف گنجان جنگل کی چھبی ادھک شوبھا دے رہی ہے۔ ایسا سمے دیکھتے ہی ان کے من میں آیا کہ ہم

نے گوپیوں کو یہ وچن دیا تھا کہ سردی کے موسم میں تمہارے ساتھ راس کریں گے۔ سو پورا کرنا چاہیئے۔ یہ وچار کرن میں آئے۔ شری کرشن نے بنسری بجائی۔

بنسی کی دھن سب برج کی حسینہ وروہ کی مایا چھوڑ۔ کل کام پٹک۔ گھر کا کام چھوڑ۔ ہڑبڑا۔ الٹا سیدھا تن گار کر اٹھ بھاگیں

ایک گوپی جو اپنے پتی کے پاس سے اٹھ چلی تو اس کے پتی نے راستہ میں جا روکا اور پھیر کر گھر لے آیا۔ جانے دیا۔ تب تو ہری کا دھیان دھر دیہہ چھوڑ سب سے پہلے جا ملی

۲۹۵ اس کے چت کی محبت دیکھ شری کرشن چندر جی نے اسے مکتی دی۔

اتنی کتھا سن راجہ پریکشت نے شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپا ناتھ! گوپی نے شری کرشن کو الیشور جان کے تو نہیں پایا۔ صرف دشے کی واسنا سے بھجا۔ وہ مکت کیسے ہوئی؟ سو مجھے سمجھا کر کہو جو میرے من کا شبہ جائے۔ شری شکدیو منی بولے! دھرم اوتار جو لوگ شری کرشن چندر کی مہما کا انجانے بھی گن گاتے ہیں۔ سو بھی یقیناً بھگتی مکتی پاتے ہیں۔ جیسے کوئی بن جانے امرت پیئے گا وہ بھی امر ہو جائے گا اور جان کے پیئے گا اسے بھی گن ہوگا۔ یہ سب جانتے ہیں کہ پدارتھ کا گن اور پھل بغیر اثر دکھائے نہیں رہتا۔ ایسے ہی ہری بھجن کا پرتاپ ہے۔ کوئی کسی بھاؤ سے بھجے مکتی ہوگی۔ کہا ہے۔

دوہا:۔ جیب مالا چھاپا تلک ۔ سرے نا ایکو کام
من کاچے ناچے ورتھا ۔ سانچے راچے رام

اور سنو۔ جن جن نے جس بھاؤ سے شری کرشن کو منا کے مکتی پائی سو کہتا ہوں، کہ نند یشودھا نے تو انہیں بیٹا سمجھ کر مانا۔ گوپیوں نے زار سمجھا۔ کنس نے خوف کھا کر یاد کیا۔ گوال بالوں نے دوست کا سلوک کیا۔ پانڈوؤں نے پرتم کرجانا ششوپال نے دشمن کر مانا۔ یدو نشیوں نے اپنا کر بٹھانا اور یوگی یتی منیوں نے الیشور سمجھ کر دھیایا مگر آخر میں مکتی پدارتھ سب ہی نے پایا۔ جو ایک گوپی پر بھو کا دھیان کر ترگئی تو کیا حیرانی کی بات ہے۔

یہ سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو منی سے کہا کہ کرپا ناتھ! میرے من کا شک گیا۔ اب کرپا کر آگے کتھا کہیئے۔ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! اس وقت سب گوپیاں اپنے اپنے جھنڈ لیے شری کرشن چندر جگت اوجاگر روپ ساگر میں بھاگ کریوں جا ملیں جیسے پانی پانی میں جا ملتا ہے۔ اس وقت کی شوبھا کچھ بیان نہیں کی جا سکتی۔ کہ سب شنگار کر نٹور بھیس دھر ایسے من بھاؤنے۔ سندر سہاؤنے لگتے تھے۔ کہ برج کی عورتیں ہری چھبی دیکھتے ہی چھک گئیں تب موہن انکی راضی خوشی بوجھ دوکھے ہو کر بولے۔ کہو رات کے وقت بھوت پریت کی طرح بھیاؤنا راستہ طے کر کے اکٹھے سیدھے کپڑے و زیورات پہن گھبرائی ہوئی۔ کٹمب کا خیال چھوڑ اس بھیانک جنگل میں کیسے آئیں۔ ایسا حوصلہ کرنا عورتوں کو ٹھیک نہیں۔ عورت کیلئے کہا ہے کہ کائر بے عقل۔ دھوکہ باز۔ بدشکل۔ کوڑھی۔ کانا۔ اندھا۔ لولا۔ لنگڑا اپاہج۔ کیسا بھی پتی کیوں نہ ہو اسکی سیوا کرنی چاہیئے۔ اسی میں اس کا کلیان ہے اور جو استری اپنے پتی کو چھوڑ غیر شخص کے پاس جاتی ہے سو جنم جنم جاتی ہے۔ ایسے کہہ پھر بولے کہ سنو۔ تم نے آکر جنگل۔ نرمل چاندنی اور جمنا کے کنارے کی شوبھا دیکھ لی۔ اب گھر جا کر من لگا کر اپنے پتیوں کی سیوا کرو۔ اس میں تمہاری سب طرح بھلائی ہے۔ اتنا وچن شری کرشن کے مکھ سے سنتے ہی سب گوپیاں ایک دفعہ تو بیہوش ہو نم کے سمندر میں جا گریں۔ بعد میں

نیچے جتنے اُسا سے لئی ۔ پنکھ تے بھو کھورت بھئی
یوں دُرگ سوں چھوٹی جل دھارا ۔ مانو ٹوٹے موتی ہارا

آخر دکھ سے بہت گھبرا کر رو رو کہنے لگیں کہ کرشن چندر جی! تم بڑے ٹھگ ہو پہلے تو بنسی بجائے اچانک ہمارا گیان دھیان، دھن من چرا لیا۔ اب بے رحم ہو کر دھوکہ سے کٹھور وچن کہہ کر پران لینا چاہتے ہو۔ یوں کہہ کر پھر بولیں۔۔

دوہا: لوگ کٹمب گھر پتی تجے . تجی لوک کی لاج !
ہے اناتھ کو وَہیں . راکھ شرن برج راج !

اور جن آدمی تمہارے چرنوں میں رہتے ہیں۔ سودھن۔ تن۔ لاج۔ بڑائی۔ نہیں چاہتے۔ ان کے تو تمہیں ہی پرکرت (مالک) جنم جنم کے ہے پران روپ بھگونت۔

چوپائی: کری ہیں کہا جائے ہم گیہہ . اَلجھے پران تمہارے مَیہہ

اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر نے مسکرائے سب گوپیوں کو اپنے پاس بلائے کے کہا۔ جو تم راضی ہو اس رنگ تو کھیلو راس ہمارے سنگ۔ یہ وچن سُن دُکھ بھول گوپیاں خوشی سے چاروں طرف گھر گئیں۔ اور ہری مکھ دیکھ دیکھ آنکھیں سپھل کرنے لگیں

دوہا: ٹھاڑھے بیچ جو شیام گھن . اہی چھبی کامنی کیل
منہو نیل گل کے ترے . اُلٹی کنچن بیل

شری کرشن نے اپنی مایا کو حکم دیا کہ ہم راس کریں گے اس کے لیئے تو ایک اچھی سی جگہ بنا اور وہیں کھڑی ہو جو جس چیز کی خواہش کرے وہی لا دیجیو مہاراج! اس نے سنتے ہی جمنا کے کنارے جا کر ایک سونے کا منڈلا کار بڑا چبوترہ بنا کر موتی ہیرے جڑا اس کے چاروں طرف کیلے کے کھمب لگائے ان میں بندنوار اور مختلف قسم کے پھولوں کی مالا باندھ آئی شری کرشن چندر سے کہا۔ یہ سُنتے ہی خوش ہو کر سب برج کی عورتوں کو ساتھ لے جمنا کنارے کو چلے۔ وہاں جا کر دیکھیں تو چندر منڈل سے راس منڈل کے چبوترے کی چمک چوگنی شوبھا دے رہی تھی۔ اُس کے چاروں طرف ریتی چاندنی سی پھیلا رہی ہے۔ خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی میٹھی ہوا چل رہی ہے اور ایک طرف گنجان جنگل کی ہریالی اُجالی رات میں عجیب ہی بہار دے رہی ہے۔ ایسے وقت کو دیکھتے ہی سب گوپیاں مگن ہو اسی جگہ کے نزدیک مانسرور ایک تالاب تھا۔ اس کے کنارے جا کر من مانتے ستھرے کپڑے زیورات پہن۔ ہر طرح سے سنگار کر اچھے باجے۔ گھنگھرو وغیرہ باندھ باندھ لے آئیں۔ اور لگیں پریم میں مگن ہو سوچ شرم چھوڑ شری کرشن کے ساتھ مل بجانے ناچنے گانے۔ اس وقت گوپیوں کی منڈلی کے درمیان ایسے سہانے لگتے تھے جیسے تارا منڈل میں چندرما شوبھا دیتا ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے سنو مہاراج! جب گوپیوں نے گیان وِویک چھوڑ راس میں ہری کو دشٹی پتی مانا۔ اور آدھین جانا۔ تب شری کرشن چندر نے من میں وچارا کہ:

اب موہی اِن اپنے وش جانیو . پتی دشٹی سم من میں مانیو
بھئی اگیان لاج تج دیہہ . لیٹیں پکر ہی کنت سنیہہ
گیان دھیان مل کے بسرایو . چھوڑ جاؤں ان گرو بڑھایو

دیکھوں۔ مجھ بغیر پیچھے بن میں کیا کرتی ہیں اور کیسے رہتی ہیں۔ ایسے وچار شری رادھکا جی کو ساتھ لے شری کرشن جی انتردھیان ہوئے۔

ادھیائے 31 ۳۱

شری کرشن کی جدائی میں گوپیوں کی حالت

شری شکدیو منی بولے۔ کہ مہاراج! یکایک شری کرشن کو نہ دیکھتے ہی گوپیوں کی آنکھوں کے آگے اندھیرا ہوگیا اور بہت دکھی ہوکر ایسی گھبرائیں جیسے منی کے کھونے سے سانپ گھبراتا ہے۔ اس میں ایک گوپی کہنے لگے۔

کہو سکھی موہن کہاں گئے ہمیں چھڑکائے
میرے گرے بھجا دھرے رہے تتے آلائے

ابھی تو ہمارے ساتھ ہل مل راس ولاس کر رہے تھے۔ اتنے ہی میں کہاں گئے۔ تم میں سے کسی نے بھی جاتے نہ دیکھا۔ یہ وچن سب گوپیاں ورہ کی ماری نہایت اداس ہوہائے مار کر بولیں:

دوہا:۔ کہاں جائیں کیسے کریں ۔ کاسوں کریں پکار
ہیں کٹ کچھو نہ جانیئے ۔ کیوں کر ملیں مرار

ایسے کہہ کر پاگل ہو سب گوپی لگیں۔ چاروں طرف ڈھونڈ ڈھونڈ گن گا گا کر رو رو یوں پکارنے:۔

ہم کو کیوں چھوڑا برج ناتھ ۔ سروس دیا تمہارے ساتھ

جب وہاں نہ پایا تو آگے جا کر آپس میں بولیں۔ سکھی۔ یہاں تو ہم کسی کو نہیں دیکھتیں۔ کس سے پوچھیں کہ ہری کدھر گئے۔ یوں سن ایک گوپی نے کہا کہ سنو آلی ایک بات میرے خیال میں آئی ہے۔ کہ یہ جتنے اس جنگل میں چرند پرند اور

درخت ہیں سو سب رشی منی ہیں۔ یہ کرشن لیلا دیکھنے کے لیئے اوتار لے یہاں آئے ہیں۔ انھیں سے پوچھیں۔ یہ یہاں کھڑے دیکھتے ہیں۔ جدھر گئے ہوں گے ادھر بتا دیں گے۔ اتنا وچن سنتے ہی سب گوپیاں جدائی سے بے چین ہو گیا جڑ کیا چیتن لگیں ایک ایک سے پوچھنے

ہے بڑ پیپل پکر بیر - لہر پنیہ کرا چیہ شریر
پر اپکاری تمہیں تھیئے - ورکش روپ پرتھوی پر تھیئے
گھام شیت ورشا دکھ سہو - کاج پرائے ٹھاڑے رہو
بکلا پھول مول پھل ڈار - تنسوں کرت پرائی سار
سب کا من دھن ہر نند لال - گئے کدھر کو کہو دیال
اہو کدم امب کچنار - تم کہوں دیکھے جات مرار
ہے اشوک چمپا کرویر - جات لکھے تم نے بلبیر
ہے تلسی اتی ہر کی پیاری - تم تے کہوں نہ راکھت نیاری
بھولی آج ملے ہری آئے - ہم ہوں کو کن دیت بتائے
جہی جہی مالتی مائی - اتہ ہوئے نکرے کنور کنہائی
مگھی پکار کہیں برج ناری - اتہ تم جات لکھے بنواری

اتنی کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس طریقے سے سب گوپی چرند پرند۔ گھاس۔ بیل سے پوچھتی شری کرشن کی طرح ہو لگیں پوتنا وادا وغیرہ سب کرشن کی ہوئی لیلا کرنے اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے کافی دور جا کر دیکھا تو شری کرشن چرن کمل نشان۔ بودھو جا۔ انکش سمیت ریت پر جگمگا رہے ہیں۔ دیکھتے ہی برج کی ناریاں جس رج کو سر نرمنی کھوجتے ہیں اس رج کو دنڈوت کر۔ سر چڑھائے۔ ہری ملنے کی آس کر وہاں سے بڑھیں تو دیکھا، کہ ان چرن چنہوں (نشانات) کے آس پاس ایک ناری کے بھی پاؤں اپڑے ہوئے دیکھ حیران ہو آگے جا کر دیکھیں تو ایک جگہ کمل پتے کے بچھونے پر سندر جڑاؤ شیشہ پڑا۔ اس سے لگیں پوچھنے۔ جب وہ بھی وہ کا مارا نہ بولا تب انہوں نے آپس میں پوچھا۔ کہو آلی (سکھی!) یہ کیونکر لیا۔ اسی وقت جو پریہ پیاری کی من کی جانتی تھی اس نے جواب دیا کہ مکھی جب پریتم پیاری کی چوٹی گوتھنے بیٹھے اور سندر بن دیکھنے میں انت ہو۔ اس وقت پیاری نے شیشہ پیا کو دکھایا۔ تب شری مکھ کا عکس سامنے آیا۔ یہ بات سن گوپیاں کہنے لگیں کہ ان سے شوہار پتی کو اچھی طرح سے پوجا ہے اور بڑا تپ کیا ہے۔ جو پران پتی کے ساتھ ایکانت میں بیخوف وہار کرتی ہے۔ مہاراج! سب گوپیاں تو ادھر جدائی میں تڑپتی پھرتی تھیں اور ادھر رادھکا جی ہری کے ساتھ بہت سکھ مان پریتم کو اپنے بس جان آپ کو سب سے بڑا ٹھان من میں ابھیمان آن بولی۔ پیارے! اب مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ کندھے چڑھالے چلیئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی انتریامی شری کرشن چندر جی نے مسکرا کر بیٹھ کر کہا کہ آیئے ہمارے کاندھے پر چڑھ جایئے۔ جب وہ ہاتھ بڑھائے

299

۲۹۹ چڑھنے کو تیار ہوئی تو شری کرشن انتر دھیان ہوئے۔ جو ہاتھ پسارے تھے سو ہاتھ پسارے کھڑی رہ گئی۔ ایسا کہ جیسے دامنی گھن گھن سے مان کر بچھڑ رہی ہو۔ یا چندر سے چندر کا روپ پیچھے رہ گئی ہو اور گورے تن کی جیوتی چھوٹ کہی ہو یوں بھی دے رہی تھی۔ گویا سندر کنچن (سونے) کی مورتی بھومی پر پڑی ہے۔ آنکھوں سے جل کی دھار بہہ رہی تھی اور جو سانس کے زور سے منہ کے پاس آ آ کر بھور بیٹھتے تھے۔ انھیں بھی اڑا نہ سکتی تھی۔ اور ہائے ہائے بن میں جدائی کی ماری اس طرح رو رہی تھی اکیلی کہ جس کے رونے کی آواز سن روتے تھے چرند پرند سب یوں کہتے تھے۔

ہاہا ناتھ پرم ہتکاری　　کہاں گئے سو چھند بہاری
چرن شرن داسی میں تیری　　کرپا سندھو لیجے سدھ میری

اتنے میں سب گوپیاں بھی ڈھونڈتی ڈھونڈتی اس کے پاس جا پہنچیں۔ اور اسکے گلے لگ سب نے مل مل ایسے سکھ مانا کہ جیسے کوئی مہادھن کھوئے آدھا دھن پائے سکھ مانے۔ آخر سب گوپیاں بھی اسے نہایت دکھ سمجھ ساتھ لے۔ مہابن میں بیٹھیں اور جہاں تک چاندنی دیکھی وہاں تک گوپیوں نے جنگل میں شری کرشن کو ڈھونڈا۔ جب گنجان جنگل کے اندھیرے میں راستہ نہ دکھائی دیا۔ تب وہ سب وہاں سے واپس ہو صبر کر ملنے کی امید لے جمنا کے اسی کنارے پر آ بیٹھیں جہاں شری کرشن نے یہ دکھ دیا تھا۔

ادھیائے ۳۲ 32

گوپیوں کا کرشن گن گان

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! سب گوپیاں جمنا کنارے بیٹھ پریم میں مگن ہو ہری کے چرتر اور گن گانے لگیں کہ پریتم جب سے تم برج میں آئے۔ تب سے نئے نئے سکھ آ کر یہاں چھائے۔ لکشمی نے کی تمہارے چرن کی آس۔ اچل آ کے کیا ہے باس۔ گوپی ہیں داس تمہاری۔ سدھ لیجے دیا کر ہماری۔ جب سے سندر سانولی۔ سلونی مورتی دیکھی ہے تیری تب سے ہوئی ہیں بن مول کی چیری۔ تمہارے نین بانوں نے ہرے ہیں یہہ ہمارے۔ سو پیارے کس لیے لیکھے نہیں تمہارے۔ جیو جاتے ہیں ہمارے۔ اب رحم کیجیے۔ بے رحمی چھوڑ جلد درشن دیجیے۔ جو جو تمہیں مارنا ہی تھا تو ہم کو وشدھر۔ آگ اور جل سے کس لیے بچایا؟ تبھی مرنے کیوں نہ دیا۔ تم صرف یشودھا کے بیٹے نہیں۔ تمہیں تو برہما۔ رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا وندتی کرلائے ہیں سنسار کی رکشا کیلئے ہے پران ناتھ! ہمیں ایک اچنبھا بڑا کہ جو اپنے ہی کو مارو گے تو پریتم انتریامی تم کس کی رکشا کرو گے۔ ہمارے دکھ دور کر کے من کی آشا کیوں نہیں پوری کرتے۔ کیا ابلاؤں پر ہی شور تا دھری ہے۔ ہے پیارے۔ جب تمہاری مند مسکان والی۔ پیار بھری نظر۔ اور بھرکٹی مروڑ۔ آنکھوں کی سکوڑ مکت گریوا کی لٹک اور باتوں کی چٹک ہمارے دل میں آتی ہے تب کیا دکھ پاتی ہیں جس وقت تم گائیں چرانے جاتے تھے بن میں۔ تب تمہارے کمل چرنوں کا دھیان کرنے سے جنگل کے کنکر کانٹے آ سکتے تھے۔ ہمارے من میں صبح کے گئے ہوئے شام کو واپس آتے تھے۔ اس پر بھی ہمیں چار پہر چار یگ

سے جاتے تھے۔ جب سامنے بیٹھے سندر جسم نہارتی (دیکھتی) تھیں تو اپنے من میں وچارتی تھیں کہ برہما بڑا بے وقوف ہے جو پلکیں بنائی ہیں، ہمارے اکٹک دیکھنے میں روکاوٹ ڈالنے کو۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس طریقہ سے جب گوپی ورہ کی ماری شری کرشن چندر کے گن اور چرتر انیک پرکار سے گا گا کر ہاریں۔ تب بھی نہ آئے بہاری۔ تب تو بالکل نا امید ہو ملنے کی آس چھوڑ جینے کا بھروسہ چھوڑ بے چینی سے بیہوش ہو کر گر ایسے رو رو پکاریں کہ سن کر چرند پرند بھی دکھی ہوئے بھاری۔

33 اڈھیائے ۳۳

گوپی کرشن واد

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب شری کرشن چندر انتریامی نے جانا کہ اب یہ گوپیاں مجھ بغیر زندہ نہ رہینگی۔

چھند: تب تہنی میں پرگٹ بھئے نندنندن یوں — درشٹی بندھ کر چھپے پھرے پر گئے نٹور جیوں
آئے ہری دیکھے جبھی اٹھیں سبھی یوں چیت — پرا گیا پڑے جیوں مرتک میں اندری جگے اچیت
بن دیکھے سب کو من ویاکل ہوت بھیو — مانو من متھ بھنگ سب کو ڈس کے گیو
پیر کھری پر یہ جان پہنچے کرائے کے — امرت بلین سینچ لئی سب جائے کے

دوہا: منہو کمل نش ملن ہے — ایسے ہو برج بال
کنڈل روی چھبی دیکھ کے پھولے نین وشال

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شری کرشن چندر آنند کند کو دیکھتے ہی سب گوپیاں یکایک ورہ ساگر سے نکل ان کے پاس جا کر ایسے خوش ہوئیں کہ جیسے کوئی انتھاہ سمندر میں ڈوب سہارا پائے خوش ہو کر اور چاروں طرف سے گھیر کر کھڑی ہوئیں تب شری کرشن انھیں ساتھ لیئے وہاں آئے جہاں پہلے راس ولاس کیا تھا۔ جاتے ہی ایک گوپی نے اپنی اوڑھنی اتار کے شری کرشن کے بیٹھنے کے لیئے بچھادی۔ جب وہ اس پر بیٹھے تو کئی ایک گوپی غصہ کر بولیں کہ مہاراج! تم بڑے دھوکہ باز ہو۔ غیر کا دل و دھن لینا چاہتے ہو۔ مگر کسی کا گن نہیں مانتے۔ اتنا کہہ آپس میں کہنے لگیں۔

۳۰۱ دوہا: گن چھانڈے اگن گہے ۔ رہے کپٹ من بھائے
دیکھی سکھی وچار کے تاسو کہا بسائے

یہ وچن سن ایک بولی کہ سکھی! تم الگ ہی رہو۔ اپنے کہی کچھ شوبھا نہیں پاتی۔ دیکھو میں کرشن ہی سے کہلاتی ہوں۔ یوں کہہ اس نے مسکرائے کے شری کرشن سے پوچھا کہ مہاراج! ایک تو بغیر بھلائی کیے احسان مان لے۔ دوسرا بھلائی کرے تو اس کا بدلہ دیدے۔ تیسرا بھلائی کے بدلے میں برائی کرے۔ چوتھا کسی کی بھلائی کرنے پر احسان نہ مانے۔ ان چاروں میں کون بھلا ہے

جو بغیر بھلائی کرے ہی اس کا بھلا چاہے جیسے پتا پتر کو چاہتا ہے اور کرنے پر کرنے سے کچھ بنیہ نہیں۔ سو ایسے ہیں جیسے بیٹے کے لیے گائے دودھ دیتی ہے۔ بھلائی کو برائی مانے اسے دشمن جانے اس سے برا وہ جو کیے کو احسان فراموش ہو۔ اتنا وچن سنتے ہی سب گوپیاں آپس میں ایک دوسرے کا منہ دیکھ دیکھ ہنسنے لگیں تب تو شری کرشن چندر گھبرا کے بولے کہ سنو میں ان چار کی گنتی میں نہیں جو تم سمجھ کے ہنستی ہو۔ بلکہ میری تو یہ عادت ہے کہ جو مجھ سے جس بات کی خواہش کرتا ہے اس من کی چاہی پوری کرتا ہوں۔ شاید تم یہ کہو جو تمہاری یہ چال ہے تو ہمیں بن میں ایسے کیوں چھوڑ گئے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے تمہاری محبت کا امتحان لیا ہے۔ اس بات کا برا مت مانو، سچا ہی جانو۔ یوں کہہ کر پھر بولے۔

اب ہم پر چولیو تہارو ۔ کینہو سمرن دھیان ہمارو
موہی سوں تم پریتی بڑھائی ۔ نر دھن مانو سنیدا پائی
ایسے آئی میرے کاج ۔ چھانڈے لوک وید کی لاج
جیوں ویراگی چھانڈے گیہہ ۔ من دے ہری سے کرے سنیہہ
کہا تمہاری کریں بڑائی ۔ ہم پے پلٹو دیو نہ جائی

* * *

ادھیائے 34 ۳۴

مہاراس لیلا

شری شکدیومنی بولے ہے راجہ! جب کرشن چندر نے اس ڈھب سے اس کے وچن کہے تب تو سب گوپیاں رنج چھوڑ خوش ہو ہری سے مل اٹھ طرح طرح کے سکھ مان آنند میں مگن ہو شور کرنے لگیں۔ اس وقت

دوہا: کرشن انس مایا ٹھئی - بھئے انگ بہو دیہہ
سب کو سکھ چاہت دیو لیلا پرم سنیہہ

مہاراج! جتنی گوپیاں تھیں اتنے ہی جسم کرشن چندر نے دھر اسی راس منڈل کے چوترے پر سب کو ساتھ لے پھر راس ولاس کا آغاز کیا۔

دونوں گوپی جوڑیں ہاتھا - تنکے بیچ بیچ ہری ساتھا
اپنی اپنی ڈھنگ سب جانیں - نہیں دوسرے کی پہچانیں
انگلیوں میں انگلی کر دیئے - پرپھلت پھریں سنگ ہری لیئے
بیچ گوپی بیچ نند کشور - سگھن گھٹا چھائی چہوں اور
شیام کرشن گوری. برج بالا - ماہو کنک نیل منی بالا

مہاراج! اسی ریتی سے کھڑے ہو گوپی اور کرشن لگے مختلف قسم کے آلہ جات سُر ملا ملا کر مشکل راگ الاپنے و باجے بجا کر گانے اور ناچنے اور آنند میں مگن ایسے ہوئے کہ ان کو تن من کی بھی سُدھ (ہوش) نہ تھی۔ کبھی اُن کا آنچل اُکھڑ جاتا تھا۔ کبھی اُن کا مکٹ پھسلتا۔ اِدھر موتیوں کے ہار ٹوٹ گرتے۔ اُدھر بن مالا۔ پسینے کی بوندیں ماتھے پر موتیوں کی لڑی چمکتی تھیں۔ اور گوپیوں کے گورے گورے مکھڑوں پر زلفیں یوں بکھر رہی تھیں کہ جیسے امرت کے بوجھ سے پٹیلیئے اڑ کر چاند کو جا چپٹے ہوں۔ کبھی کوئی گوپی آ کر شن کی مرلی کے ساتھ مل کر ساتھ میں گاتی تھی۔ کبھی کوئی اپنی تان الگ ہی لے جاتی تھی اور کوئی بنسی کو چھیک اس کی تان سمجھ جوں کی توں گلے سے نکالتی تھی۔ تب ہری ایسے پھول رہتے جیسے بالک شیشہ میں اپنا عکس دیکھ بھول جاتا ہے۔ اس طرح آپس میں ہنس ہنس کر پیار لیتے دیتے تھے۔ اور وِمتر آبھوشن نیوچھاور کرتے تھے۔ اس وقت برہما۔ اندر۔ رُودر وغیرہ ..... سب دیوتا اپنی اپنی عورتوں سمیت وِمانوں میں بیٹھ۔ راس منڈلی کا سکھ دیکھ آنند سے پھول برسانے لگے۔ اور اُن کی عورتیں وہ سکھ دیکھ رشک کر من میں کہتیں کہ جو جنم لے برج میں جاتیں تو ہم بھی ہری کے ساتھ راس ولاس کرتیں۔ اور راگ راگنیوں کا ایسا سماں بندھا ہوا تھا جس کو سن کر پون پانی میں نہ بہتا تھا اور تارا منڈل سمیت چندر ماحیراں ہو کرنوں سے امرت برساتا تھا۔ اس میں رات بڑھی۔ چھ مہینے گزر گئے اور کسی نے نہ جانا۔ تبھی سے اس رات کا نام برہم راتری ہوا۔

اتنی کتھا سُنائے شری شُکدیو جی بولے۔ پرتھوی ناتھ!
راس لیلا کرتے کرتے جو کچھ شری کرشن کے من میں ترنگ آئی
تو گوپیوں کو جمنا کنارے پر جا کر جل میں بیٹھ جل کریڑا (پانی
کا کھیل) کر تھکاوٹ دُور کر باہر آئے۔ سب کے منور تھ پُورے
کر بولے۔ کہ اب چار گھڑی رات باقی رہی ہے۔ اب تم سب
اپنے اپنے گھر جاؤ۔ اتنا وچن سُن اُداس ہو گوپیوں نے کہا
ناتھ! آپ کے چرن کمل چھوڑ کے گھر کیسے جاویں۔ ہمارا لالچی
من تو کہنا مانتا ہی نہیں۔ شری کرشن بولے کہ سنو جیسے یوگی
جن میرا دھیان کرتے ہیں تم بھی دھیان کیجیو۔ میں تمہارے
پاس وہیں رہوں گا جہاں تم رہو گی۔ اتنی بات کے سنتے
ہی صبر کر سب رخصت ہوا اپنے گھر گئیں اور یہ بھید اُن کے
گھر والوں میں سے کسی نے نہ جانا کہ یہ یہاں نہ تھیں۔

اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شری شُکدیو منی سے پوچھا کہ دیالو! یہ تم مجھے سمجھا کر کہو کہ شری کرشن تو راکششوں کو
مار پرتھوی کا بھار اُتارنے اور سادھو سنت کو سُکھ دے دھرم کا پنتھ چلانے کے لیے اوتار لے آئے تھے۔ انہوں نے
استریوں کے ساتھ راس ولاس کیوں کیا۔ یہ تو کچھ لنپٹ کا کرم ہے جو غیر عورت سے بھوگ کرے شُکدیو جی بولے:

سُن راجہ یہ بھید نہ جانیو ۔ مانش سم پرمیشور مانیو
جنکے سمرے پاپ جان ۔ تینجونت پاون ہوگات
جیسے اگنی مانجھ کچھ پرے ۔ سوؤ اگنی ہوئے کے جرے

سامرتھی کیا نہیں کرتے کیونکہ وہ تو کرکے کرم کی بانی کرتے ہیں۔ جیسے شو نے زہر لیا۔ اور کھا کے کنٹھ کو بھوشن دیا۔
اور کالے سانپ کا کیا ہار۔ کون جانے ان کا بیوہار۔ وہ تو اپنے لیے کچھ بھی نہیں کرتے۔ جو ان کا بھجن سمرن کر کوئی بردان
مانگتا ہے ویسا ہی اس کو دیتے ہیں۔ ان کی تو یہ ریتی ہے کہ سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں اور دھیان کر دیکھیے تو سب سے
ایسے الگ رہتے ہیں جیسے جل میں کمل کا پات اور گوپیوں کی پیدائش تو میں تمہیں پہلے ہی سُنا چکا ہوں کہ وید اور وید
کی رچنائیں درشن و پرس کرنے کو برج میں جنم لے اور اسی طرح شری رادھیکا بھی برہما سے ور پایا۔ شری کرشن جی کی سیوا
کرنے کو جنم لے آئی ہیں اور پربھو کی سیوا میں رہیں۔ اتنا کہہ شری شُکدیو جی بولے مہاراج! کہا ہے کہ ہری کا چرتر مان لیجیے
پر اُن کے کرنے میں من نہ دیجیے۔ جو کوئی گوپی ناتھ کا یش گاتا ہے۔ سو یقیناً پرم پد پاتا ہے اور جیسا پھل پاتا ہے اڑسٹھ
تیرتھ کے نہان میں ویسا ہی پھل ملتا ہے شری کرشن لیش گان میں

* * *

35 ادھیائے ۳۵

ودیادھر موکش اور شنکھ چوڑھ کا ودھ

شری شُکدیو منی کہنے لگے، کہ راجہ! جیسے شری کرشن نے ودیادھر کو تارا اور شنکھ چوڑ کو مار اسو پرسنگ کہتا ہوں تم دل لگا کر سنو۔ ایک دن نند جی نے سب گوپ گوالوں کو بُلائے کے کہا کہ بھائیو جب شری کرشن کا جنم ہوا تھا تب میں نے کُل دیوی امبکا کی مانتا کی تھی کہ جس دن شری کرشن بارہ برس کا ہوگا۔ اس دن نگر سمیت باجے گاجے سے جا کر پوجا کروں گا۔ سو دن انکی کرپا سے آج دیکھا۔ اب چل کر پوجا کرنی چاہیئے۔ اِتنا وچن نند جی سے سُنتے ہی سب گوپ گوال اُٹھ دھائے اور جھٹ پٹ اپنے اپنے گھروں سے پوجا کی سامگری لے آئے۔ تب تو نند رائے کُٹمب سمیت انکے ساتھ ہو لیئے اور چلے چلے امبکا کی جگہ پر پہنچے۔ وہاں جا کر سرسوتی ندی میں نہا کر نند جی نے پروہت بُلائے سب کو ساتھ لے دیوی کے مندر جائے شاستر کی ریتی سے پوجا کی۔ اور چوپدا رتھ چڑھانے کو لے گئے تھے۔ سو آگے دھر پرکما دے ہاتھ جوڑ وِنتی کر کہا کہ ماں۔ آپ کی کرپا سے کانہا بارہ سال کا ہوا۔ ایسے کہہ دنڈوت کر مندر کے باہر آئے۔ ہزار برہمن جمائے۔ اس میں دیر جو ہوئی تو سب برج واسیوں سمیت نند جی تیر تھ ورتھ کر وہاں ہی رہے۔ رات کو سوتے تھے۔ یکایک اجگر نے آئے نند رائے کا پاؤں پکڑا اور لگا نگلنے۔

تب تو وہ دیکھتے ہی بھئے گھائے گھبرائے کے لگے پکارنے۔ ہے کرشن! جلد آؤ۔ ورنہ یہ مجھے نگل جاتا ہے۔ ان کی آواز سُنتے ہی سب برج واسی عورت مرد نیند سے چونک نند جی

305

۳۰۵ کے نزدیک جائے اُجالا کر دیکھیں تو ایک اجگر اُن کا پاؤں پکڑے کھڑا ہے۔ اتنے میں شری کرشن چندر جی بھی جا پہنچے۔ سب کے دیکھتے ہی جیوں ہی اسکی پیٹھ میں چرن لگائے تو وہ اپنا جسم چھوڑ خوب صورت انسان بنکر ہاتھ جوڑ پرنام کر سامنے کھڑا ہوا۔ تب شری کرشن نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور کس پاپ سے اجگر ہوا تھا۔ وہ کہہ۔ وہ سر جھکا عرض کر بولا۔ انتریامی! تم سب کچھ جانتے ہو میری پیدائش کی بابت میں سدرشن نامی ودیادھر ہوں۔ سُرپور میں رہتا تھا۔ اور اپنی خوب صورتی و خوبیوں کے آگے گھمنڈ سے کسی کو کچھ نہ کہتا تھا۔ ایکدن ومان میں بیٹھے پھرنے کو نکلا تو جہاں انگرارشی بیٹھے تپ کرتے تھے۔ ان کے اوپر سے سو دفعہ آیا گیا۔ ایکدفعہ جو انہوں نے ومان کی پرچھائیں دیکھی تو اوپر دیکھ غصہ میں بھر مجھے بددعا دی۔ اسلئے میں نے نند لالے جی کے چرن آن پکڑے تھے۔ کرآپ آکر میری مکتی کریں۔ سو کرپا پاتھ! آپنے آکر کرپا کر کے مجھے مکتی دی۔ ایسے کہہ ودیادھر تو پرکرما دے اجازت لے ڈنڈوت کر رخصت پاکر ومان پر چڑھ سُرلوک کو گیا۔ اور یہ چرتر دیکھ سب برج واسیوں کو بڑی حیرانی ہوئی۔ آخر صبح ہوتے ہی دیوی کا درشن کر سب مل برندابن آئے۔ اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو منی بولے کہ پرتھوی ناتھ! ایک دن بلدر اور گوبند گوپیوں سمیت چاندنی رات کو آنند سے بن میں گا رہے تھے کہ اسی دوران میں کبیر کا سیوک شنکھ چوڑ وہ نامی راکشش جسکے سر میں منی اور رتنہا طاقتور تھا سو آنکلا۔ دیکھے تو ایک طرف سب گوپی شور کر رہی تھیں اور کرشن بلدیو مگن ہو گا رہے ہیں۔ اس کے من میں کیا آئی کہ سب برج گوپیوں کو گھر آگے کر لے چلا۔ اسوقت سب گوپی خوف زدہ ہو کر پکاریں برج ناتھ! رکشا کرو۔ کرشن بلرام اتنا وچن گوپیوں کے نکلتے ہی سُن کر دونوں بھائی درخت اکھاڑ ہاتھوں میں لے یوں دوڑے آئے کہ مانو شیر ہاتھی پر جھپٹے اور وہاں جا کر گوپیوں سے کہا کہ تم کسی طرح مت ڈرو۔ ہم آپہنچے ہیں۔ انکو موت کی طرح دیکھتے ہی راکشش ڈر کر گوپیوں کو چھوڑ اپنے پران بچا کر بھاگا۔ اس وقت نند لال جی نے بلدیو جی کو تو گوپیوں کے پاس چھوڑا اور آپ جا کر اسکے بال پکڑ پچھاڑا آخر ترچھا ہاتھ کر اس کا سر کاٹ منی لے بلرام جی کو دی۔

ادھیائے ۳۶ 36

گوپی گیت

شری شکدیو منی بولے۔ راجہ! جب تک بن میں دھینو چرائے۔ تب تک سب برج عورتیں نند رانی کے پاس آکر بیٹھ کر پربھو کا یش (بڑائی) گاویں جو لیلا شری کرشن بن میں کریں سو گوپیاں گھر بیٹھ کر بیان کریں۔

سُنا سکھی ہاجت ہے بین ۔ یشو بکھی پاوت ہیں چین
پیت منگھ دیوی تھئیں ومان ۔ مگن بھئی ہیں دھینو نہ گان
کرتے ہری چری سُندری ۔ دُہول من تن کی سُدھ ہار
تب ہی ایک کہے برج ہری ۔ گرجنی مینگھ تلی اتی بھاری

گادت ہری آنند اڈول — موہن چانک پاتک پول
پک سنگ مرگیتھ کی سنی بینو جمنا پھریں گھری تہاں دھینو
موہے یاور چیا کرے مانو چھتر کرشن پر دھرے
ماوہری مگھن کنج کو دھائے پتی سب بلنی بٹ ترآئے
گائین پیچھے ڈولت بھئے گھیر لئی جل پیاون گئے
سانجھ بھئی اب اٹکے ہری سامونتی گائے وینو دھن کری

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو منی نے راجہ پرکیت سے کہا کہ مہاراج! اسی طریقہ سے روزانہ گوپیاں دن بھر ہری گن گاویں اور شام کے وقت آگے جا کر شری کرشن چندر آنند مکند سے مل سکھ مان لے آویں۔ اور اس وقت یشودھا رانی بھی منڈت پتر کا منہ پیار سے پونچھ کنٹھ لگائے سکھ مانیں۔

37 ادھیائے ۳۷

ارشٹاسر کا اُدھار اور کنس کا شری اکرور جی کے پاس بھیجنا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن بلرام شام کے وقت دھینو گایوں کو لے کر جنگل سے گھر کو آتے تھے۔ اس دوران ایک راکشش بڑا بلوان گایوں میں آ ملا۔

تہی آکاش یوں دیہی دھری ۔ بیٹھ کڑی پاتھری کری

307

۳۰۷

بڑے سینگ ودوَ کھرے ۔ رکت نین اتی ہی رس بھرے
پونچھ اٹھائے ڈکارت پھرے ۔ رہی رہی موتت گوبر کرے
ٹھٹکے کنو ہلاوے کان ۔ ہے دیو سب چھوڑ دمان
کھر سے کھودے ندی کرارے ۔ پربت الٹ پیٹھ سے ڈارے
پرتھوی ہے شیش تھرہرے ۔ تیہ اور دھینو گربھ بھو پرے

اُسے دیکھتے ہی سب گائیں تو اِدھر اُدھر پھیل گئیں اور برج واسی دوڑ وہاں آئے سب کے پیچھے کرشن بلرام چلتے آتے تھے پرنام کر بولے مہاراج! آگے ایک بہت بڑا بیل کھڑا ہے اس سے ہمیں بچاؤ۔ اتنی بات کے سنتے ہی انتریامی شری کرشن چندر بولے تم کچھ مت ڈرو۔ وہ راکشش بیل کا روپ دھر کر آیا ہے۔ نیچ ہم سے چاہتا ہے اپنی مکتی چاہتا ہے جاکر اسے دیکھ بولے۔ کہ بنواری! آ ہمارے پاس کپٹ تنو دھاری۔ تو اور کسی کو کیا ڈراتا ہے۔ میرے نزدیک کیوں نہیں آتا ہے۔ جو دشمن تیر کا کھاتا ہے۔ وہ ہرن پر نہیں جھپٹتا۔ دیکھ میں ہی کال روپ گوبند۔ میں نے تم سے بہت سوں کو مار کے کیا ہے مکند۔ یوں کہہ پھر تال ٹھوک للکارا۔ آ مجھ سے لڑائی کر۔ یہ وچن سنتے ہی "سُر ایسے غصّہ کر دھایا گویا کہ اندر کا وجر آیا۔ جیسے جیسے ہری اسے ہٹاتے تجھے ویسے ہی وہ آگے ہی آگے بڑھا چلا آتا تھا ایک دفعہ جو انہوں نے اسے دے پٹکا پتیوں ہی کھجلا کر اٹھا اور دونوں سینگوں سے اس نے ہری کو دبایا۔ تب تو شری کرشن نے پھرتی سے نکل جھٹ پاؤں پر پاؤں دے اسکے سینگ پکڑ لیوں مروڑا جیسے کوئی بھیگے کپڑے کو نچوڑے۔ آخر وہ پچھاڑ کھا کے گر پڑا۔ اور اسکا جی نکل گیا۔ اسوقت سب دیوتا اپنے اپنے وِمان میں بیٹھ آنند سے پھول برسانے لگے۔ اور گوپی گوپ کرشن کی تعریف گانے لگے۔ اسی دوران شری رادھکا جی نے آ شری کرشن سے کہا۔ کہ مہاراج اہیں دُوپی جو راکشش تم نے مارا سو اس کا تمہیں پاپ ہوا۔ اسلیئے اب تم تیرتھ نہا آؤ۔ تب کسی کو ہاتھ لگاؤ۔ اتنی بات سنتے ہی....

پرتھو بولے کہ سب تیرتھوں کو میں برج میں ہی بلائے لیتا ہوں۔ یوں کہہ گوبردھن کے نزدیک جا کر دو اونڈے کنڈ کھدوائے۔ وہاں کہا سب تیرتھ آئے اور اپنا اپنا نام کہہ کہہ ان میں جل ڈال ڈال کر چلے گئے۔ تب شری کرشن چندر اس میں اشنان کر باہر آئے۔ انیک گائیں دان دیں۔ اور بہت سے براہمن جمائے۔ شدھ ہوئے۔ اور اسی دن سے وہ دونوں کنڈ کرشن کنڈ و رادھا کنڈ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ پرسنگ سنائے شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ایک دن نارد جی کنس کے پاس آئے، اور اس کا غصہ بڑھانے کو جب انھوں نے بلرام اور شیام کے ہونے مایا کے آنے اور کرشن کے جانے کا بھید سمجھا کر کہا تب کنس غصہ کر کے بولا۔ نارد جی تم سچ کہتے ہو۔

دوہا: پرتھم دیا تم آن کے من پرتیت بڑھائے
جیوں ٹھگ کچھ دکھا کے سروس لے بھاگ جائے

اتنا کہہ واسدیو جی کو بلائے پکڑ باندھا۔ اور کاندھے پر ہاتھ دھر بولا۔

مل رہا کپٹی تو مجھے ۔ بھلا سادھو جانا میں تجھے
دیانند کے کرشن پٹھائے دیوی ہمیں دکھائی آئے
من میں کچھو کری کچھو اور ماروں تجھے اوشیہ ہیں ٹھور
متر سگا سیوک ہت کاری کرے کپٹ سو پاپی بھاری

دوہا: مکھ میٹھا من وش بھرا رہے کپٹ کے ہیت
آج کاج پرور وہیا اس سے بھلا جو پریت

ایسے بک جھک کر کنس نارد جی سے کہنے لگا کہ مہاراج! ہم نے کچھ اس کے من کا بھید نہ پایا۔ ہوا لڑکا اور کنیا کو لاؤ کہا جیسے کہا ادھورا۔ سوئی گوکل میں جا کر بلدیو ہوا۔ اتنا کہہ کر ودھ کر ہونٹ چبائے کھڑک اٹھائے جیوں چاہا کہ واسدیو کو مار ڈالے تیونہی نارد منی نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔ راجہ! وسدیو کو تو رکھ آج۔ اور جس طرح کرشن بلرام یہاں آویں وہ کر کاج ایسے سمجھا بجھا کر جب نارد منی چلے گئے۔ تب کنس نے وسدیو دیوکی کو تو ایک کوٹھری میں بند کر دیا اور خود خوف زدہ ہو کیشی نامی راکشش کو بلا کر کہا۔

چوپائی: مہا بلی تو ساتھی میرا بڑا بھروسہ مجھ کو تیرا
ایک بار تو برج میں جا رام کرشن ہتی مجھے دکھا

اتنا وچن سنتے ہی کیشی تو اجازت لے رخصت ہو ونڈوت کر برندابن کو گیا اور کنس نے شکنتو شکل، چانور آرشٹ دیو اسر آدی جتنے منتری تھے سب کو بلا بھیجا۔ وہ آئے انھیں سمجھا کر کہنے لگا کہ میرا دشمن پاس میں رہتا ہے۔ تم اپنے من میں سوچ وچار کر کے میرے دل میں جو کانٹا کھٹکتا ہے۔ وہ نکالو۔ منتری بولے۔ پرتھوی ناتھ! آپ مہا بلی ہو۔ کس سے ڈرتے ہو؟ رام کرشن کو مارنا کیا بڑی بات ہے، کچھ فکر مت کرو۔ جس دھوکے سے وہ یہاں آویں۔ سوئی ہم پتہ بتا دیں پہلے تو یہاں ایک نہایت خوبصورت رنگ بھومی بنوائیے۔ جس کی شوبھا سنتے ہی دیکھنے کے لیے نگر مگر گاؤں گاؤں کے لوگ

۳۰۹ اٹھ بھاگیں۔ پھر مہادیو کا بیگیہ کراؤ۔ اور ہوم کیلئے بکرے۔ بھینس منگاؤ۔ یہ سما چار سن سب برج واسی بھینٹ لاوینگے۔ انکے ساتھ ہی رام کرشن بھی آویں گے۔ انھیں ابھی کوئی پہلوان پچھاڑیگا۔ کوئی اور بلوان مگر میں ماریگا۔ اتنی بات کے سنتے ہی

سورٹھا: کہیں کنس من لائے بھلی متی منتری دیو
لینے مَلّ (پہلوان) بُلائے آدر کر بیڑا دیو

پھر سبھا میں آئے اپنے بڑے بڑے راکششوں سے کہنے لگا کہ جب ہمارے بھانجے رام کرشن یہاں آویں۔ تب تم میں سے کوئی انھیں مار ڈالنا۔ تاکہ میرے دل کا اندیشہ دور ہو۔ یوں سمجھا کر پھر مہاوت کو بلا کر بولا کہ تیرا جو سب سے متوالا ہاتھی ہے تو اسے دروازے پر لیے کھڑا رہیو۔ جب وہ دونوں دروازہ میں قدم رکھیں تب تو ہاتھی سے روندا دیو۔ کسی طرح بھاگنے نہ پاویں جوان دونوں کو مارے گا۔ سو منہ مانگا دھن پاوے گا۔ ایسا سب کو سنا کر سمجھائے بجھائے۔ کارتک بدی چودس کو شو کا بیگیہ ٹھہرا کنس نے شام کے وقت اکرور جی کو بلایا۔ بہت بھگتی بھاؤ کر اندر گھر اندر لے جائے۔ ایک سنگھاسن پر اپنے پاس بٹھائے ہاتھ پکڑ پیار سے کہا کہ تم بید و کل میں سب سے بڑے گیانی۔ دھرماتما۔ دھیر ہو اسلیئے تمہیں سب جانتے مانتے ہیں۔ ایسا کوئی نہیں جو تمہیں دیکھ کر سکھی نہ ہو۔ اسلیئے جیسے اندر کا کام وامن نے جا کر کیا تھا جو دھوکے سے بلی کا سارا راجیہ دو۔ راجہ بلی کو پاتال لے گیا۔ ویسے ہی تم ہمارا کام کرو۔ کہ ایک دفعہ برندابن جاؤ اور دیوکی کے دونوں لڑکوں کو جیسے ہو سکے ویسے ہی چھل بل سے یہاں لے آؤ۔ کہا ہے۔ جو بڑے ہیں سو آپ پرائے کاج دُکھ سہا کرتے ہیں جس میں تمہیں تو ہماری سب بات کی لاج ہے۔ زیادہ کیا کہیں؟ جیسے بنے ویسے لے آؤ۔ تو آسانی سے مارے جائیں گے۔ یا تو دیکھتے ہی چانور پچھاڑیگا یا کُبلیا ہاتھی پکڑ چیر ڈالیگا نہیں تو میں ہی اُٹھ مارونگا۔ اپنا کاج اپنے ہاتھ سنوارونگا اور ان دونوں کو مار پیچھے اگرسین بنونگا۔ کیونکہ وہ بڑا کپٹی (دھوکہ باز) ہے۔ مجھے مارنا چاہتا ہے۔ پھر دیوکی کے پتا دیوک کو آگ سے جلا کر پانی میں ڈبوؤنگا۔ اسکے ساتھ ہی وسدیو کو مار ہری بھگتوں کو جڑ سے کھوؤنگا۔ تب بے خوف راجیہ کرو جرا سندھ میرا جو دوست ہے پرچنڈا اس کے ڈر سے کانپتے ہیں۔ نو کھنڈ اور نر کا سُر والناسُر وغیرہ بڑے بڑے مہابلی راکشش جس کے سیوک ہیں اس سے جا ملوں گا۔ جو تم رام کرشن کو لے آؤ۔ اتنی بات کہہ کنس پھر اکرور جی کو سمجھانے لگا کہ تم برندابن جا کر نند کے یہاں کہنا کہ شیو جی کا بیگیہ ہے۔ دھنش دھرہے اور کئی طرح کے کھیل تماشے وہاں ہونگے۔ یہ سن نند اپ نند گوپی سمیت بکرے بھینسیں لے بھینٹ دینے آوینگے ان کے ساتھ دیکھنے کو کرشن بلدیو بھی آویں گے۔ یہ تو میں نے تمہیں ان کے لانے کا طریقہ بتا دیا۔ آگے تم خود سمجھ دار ہو۔ جو طریقہ بن آوے سو کہنا تم سے زیادہ کیا کہیں؟ کہا ہے کہ:-

سورٹھا: ہوئے وچتر وسیٹھ ۔ جاہی بُدھی بل آپنی
پر کارج پرویٹھ کرہی بھروسہ تاہی کو

اتنی بات کے سنتے ہی پہلے تو اکرور نے اپنے جی میں وچارا کہ جو میں اب اچھی طرح کہونگا، تو یہ نہ مانے گا۔ اسلیئے تو بہتر یہی ہے کہ اس وقت اس کے من کی ہی بات کہوں۔ ایسے اور بھی جگہ کہاں ہے؟ کہا ہے کہ وہی کیجیے جو جسے سہائے۔ یوں سوچ وچار اکرور ہاتھ جوڑ سر جھکائے بولا۔ مہاراج! تم نے خوب سوچا یہ بات ہم نے بھی مان لی ہے۔ ہونہار پر کچھ بس نہیں چلتا۔ آدمی طرح طرح

کے منصوبے کر دھاوتا ہے۔ مگر کرم کا لکھا ہی پھل پاؤتا ہے۔ سوچتا ہے کچھ اور ہوتا ہے کچھ۔ کسی کا من چاہا ہوتا نہیں۔ آگے کی سوچ تم نے یہ بات وچاری۔ نہ جانے کیسا ہو۔ میں نے بات مان لی۔ کل صبح کو جاؤنگا اور رام کرشن کو لے آؤنگا۔ ایسے کہہ کنس سے رخصت ہوا کرور اپنے گھر آیا۔

ادھیائے ۳۸ 38

کیشی اور دیو اسر کا اُدّھا اور نارد دُوارا بھگوان کی استوتی۔!

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جیسے شری کرشن چندر نے کیشی کو مارا اور نارد نے استوتی کری۔ منی ہری نے دیوا کو سہراوہ سب چرتر کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سنو۔ صبح ہوتے ہی کیشی بہت اونچا بھیانک گھوڑا بن کر برندابن میں آیا۔ اور لگا لال لال آنکھیں نکال۔ نین چڑھائے۔ کان پونچھ اٹھائے ٹاپوں سے زمین کھودنے اور ہنہنا کر لاتیں چلانے۔ اسے دیکھتے ہی گوال بالوں نے ڈر کر بھاگ کر شری کرشن سے جا کہا۔ یہ سُن کے وہاں آئے جہاں وہ تھا۔ اسے دیکھ لڑنے کو تیار ہو شیر کی طرح گرج کر بولے! ارے جو تو کنس کا پریتم ہے اور گھوڑا بن کر آیا ہے تو اور کے پیچھے کیوں پھرتا ہے آ مجھ سے لڑ۔ جو تیرا بل دیکھوں دیپ پتنگ کی طرح کب تک پھریگا۔ تیری موت تو نزدیک آپہنچی ہے۔ یہ وچن سن کیشی غصہ کر اپنے من میں کہنے لگا کہ آج

اس کی طاقت دیکھوں گا۔ اور پکڑ گنے کی طرح چبائے کنس کا کام کر جاؤنگا۔ ایسا سوچ منہ پھاڑ کے ایسے دوڑا گویا سارے سنسار کو کھا جائیگا۔ آتے ہی پہلے جا اس نے شری کرشن پر منہ چلایا۔ تو انھوں نے ایک دفعہ تو دھکیل پیچھے کی طرف ہٹایا۔ جب دوسری دفعہ پھر وہ سنبھل کر منہ پھیلا کر دھایا، تو شری کرشن نے اپنا ہاتھ اسکے منہ میں

۳۱۱ ڈال رہے کی طرح سخت کرا یا بڑھایا کہ جسنے اُسکے دروازے روکے۔ تب تو کاشی گھبرا کر من میں کہنے لگا کہ اب جسم پھٹتا ہے۔ یہ کیسے ہوئی۔ اپنی موت آپ منہ میں لی۔ جیسے مچھلی کانٹے کو نگل پران دیتی ہے۔ ویسے ہی اپنی جان گنوائی۔

اتنی سوچ اس نے بہت اپائے ہاتھ نکالنے کے لیئے کیئے مگر ایک بھی کام نہ آیا۔ آخر سانس رُک کر پیٹ پھٹ گیا تو پچھاڑ کھا کے گرا۔ تب اُسکے جسم سے لہو ندی کی طرح بہہ نکلا۔ اس وقت گوال بال آ آکر دیکھنے لگے۔ اور شری کرشن چندر آگے جا کر بن میں ایک کدمب درخت کے سایہ نیچے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران دیوناہاتھ میں لیئے نارد منی جی آپہنچے۔ پرنام کر کھڑے ہو۔ دیوا بجائے شری کرشن چندر کی ماضی اور مستقبل کی تمام لیلائیں گا کر بولے کہ کر پانا تھ! تمہاری لیلا اپرم پار ہے۔ اتنی کس میں طاقت ہے جو آپکے چرتروں کو بیان کرے۔ مگر آپ کی دیا سے میں اتنا جانتا ہوں کہ آپ بھگتوں کو سکھ دینے کے لیئے اور اور سادھوؤں کی رکشا کے لیئے اور دشٹوں کے ناش کرنے کے لیے بار مبار اوتار لے سنسار میں جنم لے کر بھوی کا بھار اُتارتے ہو۔ اتنا وچن سنتے ہی پربھو نے نارد منی کو تو رخصت کیا۔ وہ تو ڈنڈوت کر گئے اور خود سب گوال بالوں کو ساتھ لے ایک بڑ کے تلے بیٹھ پہلے تو کسی کو منتری۔ کسی کو پردھان۔ کسی کو سینا پتی بنایا۔ آپ راجہ ہو کر راج نیتی کے کھیل کھیلنے لگے اور پیچھے آنکھ مچولی۔ اتنی کتھا سُنا کر شری شکدیو جی بولے کہ پرکھوی ناتھ!

دوہا:

ماریو کیشی جیوں ہری	سُن کنس یہ بات
دیو اسُر سوں کہت ہیں	ویاکل کپت گات
اری کُرندن دیو اسُر بلی	تیری جگ میں کیرتی بھلی
جیون رام کے پون کو پوت	تیو نہی تو میرے یہ دوت
وسدیو کے پتر ہر لیاؤ	آج کاج میرا کر آؤ!

یہ سُن۔ ہاتھ جوڑ دیو اسُر بولا۔ جو بن پڑیگی سو کرونگا آج۔ میری دیہہ ہے آپ ہی کے کاج۔ جو جی کے لو بھی ہیں۔ اُنہیں بالک کیلئے پران دینے آتی ہے لاج۔ سیوک اور اسری کا تو اسی میں دھرم اور عزت ہے کہ اپنے مالک کے لیئے دے۔ ایسے کہہ کرشن بلرام پر بیڑا اُٹھائے کنس کو پرنام کر دیو اسُر برندابن کو چلا۔ راستے میں جا کر گوال کا بھیس بنائے وہاں پہنچا جہاں ہری گوال سکھاؤں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ جاتے ہی دُور سے جب اس نے ہاتھ جوڑ شری کرشن چندر سے کہا مہاراج! مجھے بھی اپنے ساتھ کھلاؤ۔ تب ہری نے اسے پاس بُلا کر کہا۔ تو اپنے دل میں کسی بات کی خواہش مت رکھ۔ جو تیرا من مانے اسے ہمارے ساتھ کھیل۔ یوں سُن وہ خوش ہو کر بولا کہ یوک مینڈھے کا کھیل اچھا ہے۔ شری کرشن چندر نے کہا بہت اچھا تو بن بھیڑیا اور سب گوال بال بنیں گے مینڈھا۔ یہ سُن کر دیو اسُر تو پھول کر تیار ہوا اور گوال بال مینڈھا بن کر سب مل کر کھیلنے لگے تھے۔ تب وہ راکشش ایک کو اٹھالے جائے اور پہاڑ کی گپھا میں رکھ اس کے منہ پر بڑی شِلا (پتھر) رکھ بند کر کے چلا آوے۔ ایسے جب سب کو وہاں رکھ آیا۔ اور اکیلے شری کرشن رہے تب للکار کر بولا کہ آج کنس کا کاج سارونگا۔ اور سب یدوونشیوں کو مارونگا۔ یوں کہہ گوال بال کا بھیس چھوڑ سچ مچ کا بھیڑیا بن ہری پر جا جھپٹا۔ تب ہی اُنھوں نے پکڑ گلا گھونٹ مارے گھونسوں کے یوں مار پٹکا جیسے بلی کے بکرے کو مار ڈالتے ہیں۔

ادھیائے 39 ۳۹

اکرور جی کی برج یاترا

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! کارتک بدی دوادشی کو تو کیشی اور دیو اسر مارا گیا اور ترودشی کی صبح کو ہی اکرور کنس کے پاس آئے۔ وداہو۔ رتھ پر چڑھ اپنے من میں یوں سوچتا برندابن کو چلا کہ ایسا میں نے جپ تپ یگیہ دان تیرتھ برت کون سا کیا ہے جس کے پنیہ سے یہ پھل پاؤں گا۔ اپنی سمجھ میں تو میں نے اس جنم بھر کبھی ہری کا نام نہیں لیا۔ سدا کنس کی سنگت میں رہا۔ بھجن بھید کہاں پاؤں گا؟ ہاں اگلے جنم میں شاید کوئی بڑا پنیہ کیا ہو جس دھرم کے پرتاپ سے یہ ہوتا ہے جو کنس نے مجھے شری کرشن چندر آنند کند سے لینے کو بھیجا ہے اب جائے انکا درشن پائے جنم سپھل کرونگا۔

چوپائی:

ہاتھ جوڑ کے پایں پری ہوں — پنی پگ نیوشیش پر دھری ہوں
پاپ ہرن جیہی پگ آہیں — سیوک شری برہمادک تاہی
جے پگ کالی کے سر پرے — جے پگ کچ کم سوں بھرے
ناچے راس منڈلی آچھے — جے پگ ڈولیں گائن پاچھے
جو پگ نیوا ہلیا تیری — جے پگ تے گنگا نہری
بلی چھل کیا اندر کو کاج — تے پگ ہو دیکھوں گا آج
موکو شگن ہوت ہیں بھلو — گائے کے جھنڈ داہنے چلو

مہاراج! ایسے وچار کے اکرور اپنے من میں کہنے لگا کہ کہیں مجھے وہ کنس کا دوت تو نہ سمجھے؟ پھر آپ ہی سوچا کہ جن کا انتریامی ہے وہ تو من کی پریتی مانتے ہیں اور سب دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ ایسا کبھی نہ سمجھیں گے۔ بلکہ مجھے دیکھتے ہی گلے لگائے دبا کر اپنا کو کل سا ہاتھ میرے سر پر دھریں گے۔ تب میں اس چندر بدن کی شوبھا اک ٹک دیکھ اپنے نین چکور کو سکھ دونگا۔ کہ جس کا دھیان برہما، رودر وغیرہ سب دیوتا سدا کرتے ہیں۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس طرح سوچ وچار کر کے اکرور جی گئے تو ہانک ادھر سے اور ادھر بن سے گائیں چرائے گوال بال سمیت کرشن بلرام بھی آئے۔ تو ان سے ورندابن کے باہر ہی بھینٹ ہوئی۔ ہری جی دور سے دیکھتے ہی اکرور جی رتھ سے اتر دوڑ کر ان کے پاؤں پر جا گرا۔ اور ایسا مگن ہوا کہ منہ سے بول نہ سکا۔ مہانند کر آنکھوں سے آنسو برسنے لگا۔ تب شری کرشن جی اسے اٹھائے بہت پیار سے مل ہاتھ پکڑ کر لوا لے گئے۔ وہاں نند رائے اکرور جی کو دیکھتے ہی خوش ہو کر اٹھ ملے۔ اور بہت سا آدر کیا۔ پاؤں دھلوائے آسن دیا۔

۳۱۳ چوپائی: یئے نیل مردنیاں آئے اُبٹ سُگندھی چیڑ نہلائے
چوکا پٹا بیٹھو دھا دیو شٹھرس رُوچی بھوجن کیو

جب اپنے کے پان کھائے لگے سب نندجی اُن سے خیریت پوچھ بولے کہ تم بدو دنشیوں میں بڑے سادھو ہو۔ سدا اپنی بڑائی سے دور رہے ہو۔ کہو کنس دُشٹ کے پاس کیسے رہتے ہو اور وہاں کے لوگوں کی کیا گنتی ہے۔ سو بھید کہو۔۔ اکرُور جی بولے۔

چوپائی: جب تے کنس مدھو پوری بھیو تب تے سب ہی کو دُکھ دیو
پُوچھو کہا مگر کُشلات پرجا دُکھی ہوت ہے گات
جو لوں ہے متھرا میں کنس تو لوں کہاں بچے یدودوش

دوہا: بیٹھو مینڈھے چھری مکو جیوں کھٹیک رُوپ ہوئے
تیوں پرجا کو کنس ہے دُکھ پاوے سب کوئے

اتنا کہہ پھر بولے کہ تم کنس کا دیو ہار جانتے ہو ہم زیادہ کیا کہیں۔

40 ادھیائے ۴۰

شری کرشن بلرام کا متھرا گمن (جانا)

شری شکدیو جی۔ بولے کہ پرتھوی ناتھ جب نندجی باتیں کر چکے تب اکرور کو کرشن بلرام۔ اشارے سے بلائے الگ

چوپائی: آدر کر پوچھی کشلات — کہو کا کامتھرا کی بات
ہے وسدیو دیوکی تاکے — راجہ بیر پروتن ہی کے
اتی پاپی مایا ہے کنس — بت کھویو سکر یدووںش

کوئی یدوکل کا مہاروگ جنم لے آیا ہے۔ اسی نے سب یدووںشیوں کو ستایا ہے اور سچ پوچھو تو وسدیو دیوکی ہمارے لیے اتنا دکھ پاتے ہیں۔ جو نہ چھپاتے تو وہ اتنا دکھ نہ پاتے۔ یوں کہہ پھر بولے:

چوپائی: تم سوں کہا چلت اُن کہیو — تمکو سدا رکی ہوں رہیو
کرت ہائے یگ سرت ہماری — سنکٹ میں پاوت دکھ بھاری

یہ سن اکرور جی بولے۔ کہ کرپا ناتھ! تم سب جانتے ہو۔ میں کیا کہوں گا۔ کنس کی انیتی۔ اسکی کسی میں نہیں پریتی۔ وسدیو اور اگرسین کو مارنے کے لیے روزانہ وچار کیا کرتا ہے۔ مگر وہ آج تک اپنی قسمت سے بچے ہوئے ہیں۔ اور جب سے نارد منی آئے آپ کے ہونے کا سب حال سمجھا کر کہہ گئے ہیں۔ تب سے وسدیو کو بیڑی ہتھکڑی دے مہادکھ میں رکھا ہے۔ اور کل اسکے یہاں مہادیو کا بیگیہ ہے۔ دھنش دھرا ہے۔ سب کوئی دیکھنے کو آویں گے۔ تمہارے بلانے کو مجھے بھیجا ہے۔ یہ کہہ کر کہ جا کر رام کرشن سمیت نندرام کو بھینٹ سہت لے آؤ سو میں لینے کو آیا ہوں۔ اتنی بات اکرور جی سے سن رام کرشن نے اگرنندرائے سے کہا۔

چوپائی: کنس بلائے ہیں سن تات — کہی اکرور کا کا یہ بات
گورس میڈھے چھری لیہو — دھنش بیگیہ ہے تاکو دیہو
سب مل چلو ساتھ اپنے — راجہ بولے رہت نہ بنے

جب ایسے سمجھا بجھا کر شری کرشن چندر جی نے نند جی سے کہا تب نند رائے جی نے اسی وقت ڈھنڈورچی کو بلا کر سارے نگر میں یوں کہہ ڈونڈی پٹوا دی کہ کل سویرے ہی سب متھرا کو جائیں گے۔ راجہ نے بلایا ہے۔ اس بات کے سننے سے صبح ہوتے ہی بھینٹ لے لے سارے برج واسی آپہنچے اور نند جی بھی دودھ مکھن۔ دہی۔ مینڈھے۔ بکرے۔ بھینس لے گاڑی جتوائے ان کے ساتھ ہو لئے۔ اور کرشن بلدیو بھی گوال بالوں کو ساتھ لے رتھ پر چڑھے۔

آگے بھئے نند آپ نند　　سب پاچھے بلدر گوبند

شری شکدیو جی بولے: پرتھوی ناتھ! اچانک شری کرشن کا چلتا سن سب برج کی گوپیاں بہت گھبرا کر بے چین گھر چھوڑ ہڑبڑائے بھاگ کھڑی ہوئیں اور گرتی پڑتی وہاں آئیں۔ جہاں شری کرشن کا رتھ تھا۔ آتے ہی رتھ کے چاروں طرف کھڑی ہو ہاتھ جوڑ وِنتی کر کہنے لگیں　　ہمیں کس لیے چھوڑتے ہو برج ناتھ! سروس دیا ہے تمہارے ساتھ .....

سادھو کی تو پریتی کبھی گھٹتی نہیں۔ ہاتھ کی سی لکیر سدا ہاتھ میں ہی رہتی ہے اور بیوقوف کی پریتی نہیں ٹھہرتی۔ جیسے بالو ریت کی دیوار۔ ایسا ہم نے کونسا قصور کیا ہے؟ جو ہمیں پیٹھ دکھائے جاتے ہو یہ شری کرشن چندر کو سنا کر پھر گوپیاں اگر و کھیف دیکھ بولیں

یہ اکرور کرور ہے بھاری　　جانی کچھو نہ بیر ہماری
جاون چھن سب ہوت اناتھ　　تاہی چھکیو لے اپنے ساتھ
کیٹی کور گھٹن من بھیو　　ناس اکرور تھا کن نیو
ہے اکرور کٹل منی ہیں　　کیوں واہت ابلا آدھین

ایسے سخت باتیں سنائے سوچ سنکوچ چھوڑ ہری کا رتھ پکڑ آپس میں کہنے لگیں متھرا کی رانیاں بہت چنچل چتر خوبصورت ہیں۔ ان سے محبت کر ان کے قابو میں ہو وہاں ہی رہیں گے ہماری تب کاہے کو کرینگے سُرت ہماری۔ انھیں کے بڑے بھاگ ہیں۔ جو پریتم کے سنگ رہیں گی۔ ہمارے جپ تپ کرنے میں ایسی کیا چوک پڑی تھی۔ جس سے شری کرشن چندر بچھڑتے ہیں۔ یوں آپس میں کہہ پھر ہری سے کہنے لگیں کہ تمہارا تو نام ہے گوپی ناتھ! کس لیے نہیں چلتے اپنے ساتھ۔

تم بن چھن چھن کیتو کٹے　　پلک اوٹ میں چھاتی پھٹے
بہت لگائے کیوں کرت بچھوہ　　ٹھہر نروئی دھرت نہ موہ
ایسے تہاں آئے سُندری　　سوجیں دکھ سمندر میں پری
چاہی رہیں اک ٹک ہری اور　　ٹھنی مرگی سی چند چکور
پر ہیں بدن تے آنسو ٹوٹ　　رہیں بتھر لٹ مکھ پہ چھوٹ

شری شکدیو منی بولے کہ راجہ! اس وقت گوپیوں کی تو یہ حالت تھی جو میں نے کہی۔ اور یشودھا رانی ممتا کر پتر کو گلے لگائے رو رو بہت پیار سے کہتی تھی جس دن تم وہاں سے واپس آؤ اس دن کیلئے کلیو لے جاؤ۔ وہاں جا کر کسی سے پریتی مت کرنا۔ جلدی آ اپنی ماتا کو درشن دینا۔ اتنی بات سن شری کرشن رتھ سے اتر سب کو سمجھا بجھا کر ماں سے رخصت ہو دنڈوت کر آشیرباد لے پھر رتھ پر چڑھ چلے۔ اس وقت اِدھر سے تو گوپیاں سمیت یشودھا جی بہت رو رو۔

کرشن کرشن پکارتی تھیں اور ادھر شری کرشن رتھ پر کھڑے کھڑے پکار پکار کہتے جاتے تھے کہ تم گھر جاؤ۔ کسی بات کی چنتا مت کرو۔ ہم چار پانچ دن میں ہی واپس آتے ہیں۔ ایسے کہتے کہتے اور دیکھتے دیکھتے رتھ دور نکل گیا۔ اور دھول آکاش تک چھائی۔ اسمیں رتھ کی دھوجا بھی نہیں دکھائی دی۔ تب نراش ہو بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ تڑپ کے مورچھا کھا گریں بعد میں ہوش آیا تو ادھر لیشو دھاجی تو سب گوپیوں کو لے برندابن کو گئیں اور ادھر شری کرشن چندر سمیت سب چلتے چلتے جمنا کنارے آپہنچے۔ وہاں گوال بالوں نے پانی پیا اور ہری نے بھی ایک بڑ کے سایہ میں رتھ روکے کیا۔ ادھر اکرور جی نہانے کا وچار کر رتھ سے اترے۔ تب شری کرشن جی نے نند رائے سے کہا کہ آپ سب گوال بالوں کو لے کر آگے چلئے۔ چچا اکرور اشنان کرلیں تو ہم بھی آملتے ہیں۔ یہ سن سب کو لے کر نند جی آگے بڑھے اور اکرور جی کپڑے اتار ہاتھ پاؤں دھو آچمن کر کنارے پر جا کر پانی میں بیٹھ ڈبکی لے پوجا ترپن جب دھیان کر پھر ڈبکی مار آنکھیں کھول دیکھا تو وہاں رتھ سمیت شری کرشن نظر آئے۔

پُنی اُن دیکھیو تشیں اٹھائے ۔ ہٹی ٹھاں بیٹھے ہیں یدورائے
کریں اچمبھا ہیئے وچار دے رتھ اوپر دُور مرار
بیٹھے دوؤ بڑ کی چھانہہ تنہوں کو دیکھا جل مانہہ
باہر بھیتر بھید نہ ہوں سانچوں رُوپ کون سو کہوں

مہاراج! اکرور جی تو ایک ہی صورت اندر دیکھ سوچتے ہی تھے۔ اسی دوران پہلے تو شری کرشن چندر جی چترج ہو شنکھ، چکر، گدا، پدم دھارن کر سُرمنی۔ کنور گندھروادی سب بھگتوں سمیت پانی میں درشن دیا اور بعد میں شیش شائی۔ تو اکرور دیکھ کر اور بھی بھول رہا۔

41 اڑھیائے ۴۱

اکرور جی دوارا بھگوان شری کرشن کی استوتی

شری شکدیو جی بولے کہ ہے مہاراج! پانی میں کھڑے اکرور جی کو کتنی ہی دیر میں پربھو کا دھیان کرنے سے گیان ہوا تو ہاتھ جوڑ رے پرنام کر کہنے لگا کہ کرتا تم ہی ہو بھگونت۔ بھگتوں کے لیے سنسار میں آپ دھرتے ہو بھیس اننت۔ اور سُر نر تمہارے ہی انش ہیں۔ تمہیں سے پیدا ہو کر تم میں ہی ایسے سماتے ہیں۔ جیسے جل ساگر سے نکل کر ساگر میں ہی سماتا ہے تمہاری مہما انوپ۔ کون کہہ سکے۔ سدا رہتے ہو وراٹ سروپ۔ سر سورگ پر تھوی پاؤں۔ سمندر پیٹ۔ نابھی آکاش۔ بادل کیش (بادل) درخت روم۔ اگنی مکھ۔ دسوں وچن پران۔ پون جل ویریہ پلک لگانا رات دن۔ اس روپ سے سدا وراجتے ہو۔ تمہیں کون پہچان سکے۔ اس طرح استوتی کر اکرور جی نے پربھو کے چرنوں کا دھیان کر کہا۔ کرپا ناتھ! مجھے اپنے چرنوں میں رکھو

42 ادھیائے ۴۲

شری کرشن کا متھرا جی میں پرویش

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب شری کرشن چندر نے نٹ مایا کی طرح پانی میں انیک روپ دکھا کر ہر لیے۔ تب اکرور جی نے جل سے نکل کنارے پر آ ہری کو پرنام کیا۔ اس وقت نند لال نے اکرور جی سے پوچھا۔ کاکا! سردی میں جل کے اندر اتنی دیر کیوں لگائی؟ ہمیں یہ بہت چنتا تھی تمہاری کہ چاچا نے کس لیئے راستہ چلنے کی سدھ بسار دی۔ کیا کچھ حیرانی تو جا کر نہیں دیکھی یہ سمجھا کر کہو جو ہمارے من کا شک جائے۔

منی اکرور کہہ جوڑے ہاتھ ۔ تم سب جانت ہو برج ناتھ
بھلو درش دینو جل ماہیں ۔ کرشن چرتر کچھ اچرج ناہیں
موہی بھرو سو بھیو تمہارو ۔ بیگ ناتھ متھرا گیہ دھارو
اب تو کانہہ بلمب نہ کریئے ۔ نشیگھر چلو کارج چت دھریئے

۳۱۸ 318

اتنی بات کے سنتے ہی ہری اٹھ۔ رتھ پر بیٹھ اکرور جی کے ساتھ چلے اور نند وغیرہ جو سب گوپ گوال آگے تھے۔ انھوں نے جامتھرا کے باہر ڈیرے کئے اور کرشن بلدیو کی انتظار دیکھ دیکھ فکر سے اپنے من میں کہنے لگے کہ اتنی دیر نہانے میں کیوں لگی اور کس لیے اب تک ہری نہیں آئے۔ کہ اسی وقت چلتے چلتے شری آنند کند شری کرشن چندر بھی جا ملے۔ اس وقت ہاتھ جوڑ سر جھکا شری اکرور جی بولے کہ برج ناتھ! اب چل کے میرا گھر پوتر کیجئے اور اپنے بھگتوں کو درشن دیکر سکھ دیجئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ہری نے اکرور جی سے کہا۔

پہلے سوچ کنس کو دیہو — تب اپنو دکھڑا و ایکیہو
سب کی وِنتی کہو سنائے — سُن اکرور چلو سرنائے

چلتے چلتے بہت دیر کے بعد رتھ سے اتر کر وہاں پہنچے جہاں کنس سبھا لگائے بیٹھا تھا ان کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اٹھ نیچے آئے نہایت محبت سے ملا اور بڑے آدر مان سے ہاتھ پکڑ لے جائے سنگھاسن پر اپنے پاس بٹھائے انکی عافیت خوشی پوچھ کر بولا جہاں گئے تھے وہاں کی بات کہو۔

سُن اکرور کہے سمجھائے۔ — برج کی مہما کہی نہ جائے
کہاں نند کی کروں بڑائی — بات تمہاری شیش چڑھائی
رام کرشن دونو ہیں آئے — بھینٹ سبھی برج واسی لائے
ڈیرا گئے ندی کے تیر — اترے گاڑھا بھاری بھیر

یہ سُن خوش ہو کر بولا۔ اکرور جی آج تم نے ہمارا بہت بڑا کام کیا۔ جو رام کرشن کو لے آئے۔ اب گھر جا کر آرام کرو۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! کنس کی اجازت لے اکرور تو اپنے گھر گئے اور وہ یہ سوچ وچار کرنے لگا اور جہاں نند اپنے بیٹھے تھے وہاں ان سے ہلدر اد و گوبند نے پوچھا کہ جو ہم آپکی اجازت پاویں تو نگر دیکھ آویں۔ یہ سُن پہلے تو نند رائے جی نے کچھ کھانے کو مٹھائی منگوا دی۔ ان دونوں بھائیوں نے کھالی۔ پھر بولے۔ اچھا جاؤ۔ دیر مت کرنا۔ اتنا وچن نند مہر کے مکھ سے نکلتے ہی آنند کند دونوں بھائی اپنے گوال بال سکھاؤں کو ساتھ لے نگر دیکھنے چلے۔ آگے چل کر دیکھا تو نگر کے چاروں طرف بن اپون پھول رہے ہیں۔ ان پر پرندے بیٹھے طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے تالاب نرمل جل سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں کمل کھلے ہوئے ہیں جن پر بھنوروں کے جھنڈ جھنڈ گونج رہے ہیں اور کنارے پر ہنس وسارس وغیرہ پکشی کلولیں کر رہے۔ نشچنتل سگندھ۔ سمرمند مند بہہ رہی اور بڑی بڑی باڑی بنواڑی پر بنواڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ بیچ بیچ ون ون کے پھولوں کی کیاریاں کوسوں تک پھولی ہوئی جگہ جگہ رہٹ چل رہے اور مالی میٹھے سروں میں گا گا کر جل سینچ رہے ہیں۔

یہ شوبھا بن اپون کی دیکھ خوش ہو پربھو سمیت متھرا پوری میں گئے۔ وہ پوری کیسی ہے کہ اس کے چاروں طرف تانبے کا کوٹ اور پکی چوڑی کھائی چار پھاٹک ان میں آٹھ دھاتی کواڑ کنچن منچت لگے ہوئے اور نگر میں طرح طرح کے پیلے، ہرے، سفید، پانچ سات منزلے مندر اتنے اونچے کہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے جن کے سونے کے کلش

کلشیوں کی جیوتی۔ بجلی سی چمک رہی ہے۔ دھوجا پھہرا رہیں۔ جالی۔ کھڑکیوں وغیرہ سے دھوپ کی سگندھ آ رہی ہے۔ ہر دروازے پر کیلے کا پودہ اور سونے کے کلش بھرے ہوئے دھرے ہوئے اور دروازوں پر بندروال بندھی ہوئی گھر گھر باجے بج رہے۔ اور ایک طرف طرح طرح کے منی والے سونے کے مندر راجہ کے الگ ہی جگمگا رہے۔ ان کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ ایسی جو سندری سہائی متھرا پوری۔ اسے شری کرشن بلدیو گوال بالوں کو ساتھ لیے دیکھنے چلے۔

دوہا: پڑی دھوم متھرا نگر آوت نند کمار
سن دہائے پرلوگ سب گرہ کا کاج بسار

چوپائی:

اور جو متھرا کی سندری — سنت کان اتی آتر کھری
کہیں پر میرا وچن اُچاری — آوت ہیں بل بھدر مراری
اکرور گئے ہیں لین — چلو سکھی اب دیکھیں نین
کوئی کھات نہات سے جھجے — گہت شیش کو وا اٹھ تجے
کام کمیل سے تے بسراویں — اُلٹے بھوشن وسن بناویں
جیسے ہی تیسے اُٹھ دھائیں — کرشن درشن دیکھن کو آئیں
لاجے کان ڈر ڈرے نہ کوو — کھڑکن کو وائن پر کوو
کوو کھڑی دوار پر تاکیں — دوری گلی نن پھریں اُجھکیں
ایسے جہاں تہاں کھڑی ناری — پربھو متماہیں باہنہ بساری
نیل بسن گورے بلرام — پیتامبر اوڑھے گھنشیام
یہ بھانجے کنس کے دووَ — اِن تے اشر نچے نہ کوو
سُنت ہتی پرشار تھ جن کو — دیکھو روپ نین بھر تنکو
پورب جنم سکت کچھ کینا — سو ودھ یہ درشن پھل دینا

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! اسی طرح سب پورواسی کیا استری کیا پرش طرح طرح کی کہہ درشن کرمگن ہوتے تھے اور جس راستے سے سب سمیت کرشن بلرام نکلتے تھے۔ وہیں اپنے اپنے کوٹھوں پر ہو کر ان پر چندن چھڑک چھڑک آنند سے لوگ پھول برساتے تھے۔ اور یہ نگر کی شوبھا دیکھ دیکھ گوال بالوں سے کہتے جاتے تھے۔ بھیا! کوئی بھولیو مت اور جو کوئی بھولے تو پچھلے ڈیروں پر جائیو۔ اتنے میں کچھ دور جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ کنس کے دھوبی دھوئے ہوئے کپڑوں کی گانٹھیں لادے۔ شراب پیئے ہوئے انگڑاتے۔ کنس کیتی گاتے نگر کے باہر سے چلے آتے ہیں۔ انھیں دیکھ شری کرشن نے بلدیو جی سے کہا۔ بھیا! ان کے سب کپڑے چھین لیجیے اور آپ پہن لو۔ گوال بالوں کو پہنا دو اور جو بچیں انہیں لٹا دیجیے۔ ایسے بھائی کو سنائے سب کے ساتھ دھوبیوں کے پاس جا کر ہری بولے۔

ہم کو اُجلا کپڑا دیہو راجہ کو مل آویں پھر لیہو
اپہراون پنسان پہنیں تامیں تے کچھو تم کو دے ہیں

اتنی بات کے سنتے ہی اس میں جو بڑا دھوبی تھا۔ سو ہنس کر کہنے لگا۔

سورٹھا: راگھو گھری بنائے ہے نرپ دوار ہوں
تب لیلا پٹ آئے جو چاہو سو دیجو
بن بن پھرت چراوت گیّا اہیر جات کامری چڑھیّا
جُرے چلے نرپتی کے پاس پہراون لیوے کا آس
نیک آس جیون کو جوٹو چاون چہت اب ہی پنی سوٹو

یہ بات دھوبی کی سُن کر ہری نے پھر مسکرا کر کہا کہ ہم تو سیدھی طرح مانگتے ہیں۔ تم الٹی کیوں سمجھتے ہو۔ کپڑے دینے سے کچھ تمہارا نہ بگڑے گا بلکہ یش اور لابھ ہوگا۔ یہ وچن سُن دھوبی جھنجلا کر بولا کہ راجہ کے کپڑے پہننے سے پہلے اپنا منہ تو دیکھ۔ میرے سامنے سے بھاگ جا ورنہ ابھی مار ڈالتا ہوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی غصہ میں آ کشری کرشن چندر نے ترچھا کرا ایک ہاتھ مارا کہ اس کا سر اڑ گیا تب جتنے اس کے ساتھ دھوبی تھے سب کے سب چھوٹی موٹی گٹھری چھوڑ اپنی زندگی لے بھاگے۔ اور کنس کے پاس جا پکارے کہ ہمارے سب کپڑے شری کرشن چندر نے لیئے اور خود پہن لیے۔ کچھ بھائی کو پہنا دیے۔ کچھ گوال بالوں کو بانٹ دئے۔ اور باقی جو بچے سب لٹا دئے۔ اس وقت گوال بال خوش ہو کر لگے الٹے سیدھے کپڑے پہننے۔

دوہا: کٹی کس پگ پہرے جھگا سو تھن میلے بانہہ
دھست بھید کھانے نہیں ہنست کرشن من انہہ

وہاں سے آگے بڑھے تو ایک سوجی نے آ کر دنڈوت کر کھڑے ہو ہاتھ جوڑ کے کہا۔ مہاراج! میں کہنے کو تو کنس کا سیوک ہوں۔ مگر دل سے ہمیشہ آپ ہی کا گن گاتا ہوں۔ دیا کر کہئے تو کپڑے پہناؤں۔ جس سے تمہارا داس کہاؤں۔ اتنی بات اس کے منہ سے نکلتے ہی انتریامی شری کرشن چندر نے اسے اپنا بھگت جان نزدیک بلا کر کہا۔ تو ٹھیک وقت پر آیا۔ لے پہنا دے۔ تب تو اس نے جھٹ پٹ ہی کھول۔ اُدھیڑ۔ کتر۔ چھانٹ اور سی کر ٹھیک ٹھیک بنا کر جن جن رام کرشن سمیت سب کو کپڑے پہنا دئے۔ اس وقت اس کو بھگتی دے۔ ساتھ لے آگے چلے۔

تا نہہ سُدا ماں مالی آیو آدر کرا اپنے گھر لائیو
سب ہی کو مالا پہنائی مالی کے گھر بھئی بدھائی

ادھیائے ۴۳ 43

کُبجا پر کرپا۔ دھنش بھنگ اور کنس کی گھبراہٹ

شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ! مالی کی لگن دیکھ مگن ہو شری کرشن چندرا سے بھگتی پدارتھ دے وہاں سے جاکر آگے دیکھیں تو سامنے گلی میں ایک کُبڑی چندن سے کٹوریاں بھرتھالی کے بیچ دھر ہاتھ میں لیے کھڑی ہے۔ اس سے ہری نے پوچھا تو کون ہے؟ اور یہ کہاں لے چلی۔ وہ بولی دین دیال! میں کنس کی داسی ہوں۔ میرا نام کبجا ہے۔ روزانہ چندن گھس کر کنس کو لگاتی ہوں اور میں سے تمہارے ہی گیت گاتی ہوں۔ اسی کے پرتاپ سے آج آپ کا درشن پاکر جنم سپھل کیا۔ اور نینوں کا پھل لیا۔ اب داسی کا منورتھ یہ ہے کہ جو پربھو کی اجازت پاؤں تو چندن اپنے ہاتھوں چڑھاؤں۔ اسکی بھگتی دیکھ کہا جو تو اسی میں خوش ہے تو لگاؤ۔ اتنا وچن سنتے ہی کبجا بڑے چاؤ سے چیت لگائے جب رام کرشن کو چندن لگایا تب شری کرشن چندر نے انکے من کی لگن دیکھ دیا کر باؤ دھر دو انگلی ٹھوڑی کے نیچے لگائے اچکائے سے سیدھی کیا۔ ہری کا ہاتھ لگتے ہی یہ مہاسندری ہوئی۔ اور وِنتی کر پربھو سے کہنے لگی، کہ کرپا ناتھ! جو آپنے کرپا کر اس داسی کی دیہہ سیدھی کی تو دیا کر کے چل کے میرا گھر بھی پوتر کیجے اور شرام سے داسی کو سکھ دیجے۔ یہ سن ہری اس کا ہاتھ پکڑ مسکرا کر کہنے لگے۔

تو شرم دور ہمارو کیو
تلک شتیل چندن دیو
روپ شتیل گن سندر نیکی + تو نہی پریتی نرنر جی کی ـــــ آئے ملوں گا کنس ہی ماری + یوں کہہ آگے چلے مُراری
اور کبجا اپنے گھر جائے کیسر چندن چوک پُرائے ہری کے ملنے کی آشا من میں رکھ منگلا چار کرنے لگی۔
آویں تہہ متھرا کی ناری ،، کریں اچمبھو کہیں نہاری ـــــ دھن دھن کبجا تیرا بھاگ ،، جاکو ودھنا دیو سہاگ
ایسو کہا کٹھن تپ کیو ،، گوپی ناتھ بھینٹ بھیج لیو ـــــ ہم نیکے نہیں دیکھے ہری ،، توں کو ملے پریت اتی کری
ایسے تہاں لکھت سب ناری ـ متھرا دیکھت پھرت مُراری
اس بیچ نگر دیکھ دیکھ سب کے ساتھ پربھو دھنش پوار پر جا پہنچے۔ انھیں اپنے رنگ رلتے آتے آتے دیکھتے ہی پہریدار خوش ہو کر بولے۔

ادھر کدھر چلے آتے ہو گنوار۔ دور کھڑے رہو یہ ہے راج دوار۔ پہریداروں کی بات سنی ان سنی کر سب کے ساتھ درا کے وہاں چلے گئے۔ جہاں نیر تار ٹیلیا اور موٹا بھاری مہادیو کا دھنش دھرا تھا۔ جاتے ہی جھٹ اٹھائے چڑھائے معمولی سا کھینچ کر توڑ ڈالا ایسے جیسے کہ ہاتھی گنا توڑ ڈالتا ہے۔ اس میں سب رکھوالے جو کنس کے بٹھائے ہوئے تھے اور جو کیدارہ دیتے تھے سو چڑھ آئے۔ پر کھو نے انھیں بھی مار گرایا۔ اس وقت نگر کے لوگ تو یہ چرتر دیکھ وچار کر آپس میں یوں کہنے لگے کہ دیکھو راجہ نے گھر بیٹھے اپنی موت خود بلائی۔ ان دونوں بھائیوں کے ہاتھوں سے اب زندہ نہ بچے گا۔ اور دھن کی زوردار آواز سن کنس ڈر کر اپنے لوگوں سے پوچھنے لگا کہ یہ آواز کس چیز کی ہوئی۔ اتنے میں کتنے ہی لوگ راجہ کے جو دور سے کھڑے دیکھتے تھے وہ واپس آکر یوں جا پکارے کہ مہاراج کی دہائی۔ رام کرشن نے آئے نگر میں بڑی دھوم مچائی۔ دھنش توڑ سب رکھوالوں کو مار ڈالا۔ اتنی بات کے سنتے ہی کنس نے بہت سے یودھاؤں کو بلا کے کہا۔ تم اسے ساتھ جاؤ اور کرشن بلدیو کو دھوکہ سے ابھی مار کر آؤ۔ اتنا وچن کنس کے مکھ سے نکلتے ہی یہ اپنے استر شستر لے وہاں گئے جہاں دونوں بھائی کھڑے تھے انھیں یوں للکارا تو انہوں نے انکو بھی مار ڈالا۔ جب ہری نے دیکھا کہ اب یہاں کنس کا کوئی سیوک نہیں رہا تب بلرام جی سے کہا کہ بھائی ہمیں آئے بہت دیر ہو گئی۔ اب ڈیرے پہ چلنا چاہیئے۔ کیونکہ بابا نند ہری ہماری انتظار دیکھ دیکھ پچتے ہونگے۔ فکر کرتے ہوں گے۔ یوں سب گوال بالوں کو ساتھ لے پربھو بلرام سہت چل کر وہاں آئے جہاں ڈیرے پڑے تھے۔ آتے ہی نند ہر سے یوں کہا۔ کہ پتا جی! ہم نگر میں جا کر بہت رونق دیکھ آئے اور گوپ گوالوں نے اپنے اپنے کپڑے دکھائے۔

تب دیکھ نند کہیں سمجھائے — کانہا تمہاری ٹیکو نہ جائے
برج بند نہیں ہمارا گاؤں — یہ ہے کنس راؤ کی ٹھاؤں
یہاں جن کچھوا پدرو کرو — میری سیکھ پوت من دھرو

جب نند رائے جی ایسے سمجھا چکے۔ تب نند لال بڑے پیار سے بولے کہ پتا جی! بھوک لگی ہے جو ہماری ماتا نے کھانے کو دیا ہے۔ سو دیجیے۔ اتنی بات کے سنتے ہی انھوں نے جو پدارتھ کھانے کو ساتھ لائے تھے سو نکال دیا۔ کرشن بلدیو نے لے کر گوال بالوں کو ساتھ ملا کر کھا لیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ادھر تو یہ آئے پرانند سے خوش ہو کر سوئے اور ادھر شری کرشن کی بات سن کنس کے دل میں بہت چنتا ہوئی۔ اسے اٹھتے بیٹھتے چین نہ تھا۔ من ہی من کرتا تھا اپنی تکلیف کسی کو نہ کہتا تھا۔ کہا ہے کہ۔

دوہا:

جیوں کاٹھ ہی گھن کھات ہے — کوئی نہ جانے پیر
یتوں چنتا چت میں بھئی — بڈھی بل گھٹے شریر

آخر بہت گھبرا کر مندر میں جا کر سیج پر سویا۔ وہاں بھی اسے ڈر کے مارے نیند نہ آئی۔

تین پہر نش جاگت گئی — لاگی پلک نیند کشن بھئی
تب سپنا دیکھ من ماہنہ — پھرے شیش بن گھر کی چھاہنہ
کبھوں نگن ریت میں نہائے — دھاوے گدھا چڑھ وش کھاوے
لیے سان بھوت منگ لیئے — رکت پھول کی مالا ہیئے

مہاراج! جب کنس نے ایسا خواب دیکھا تب تو وہ بہت بے چین ہو کر چونک پڑا اور سوچ وچار کرتا باہر آیا اور اپنے منتریوں کو بلا کر بولا۔ تم ابھی رنگ بھومی کو جھڑوا کر جھپڑوا کر سنوارو اور نند اپ نند سمیت سب برج واسیوں کو اور وسدیو وغیرہ بدو دنشیوں کو رنگ بھومی میں بلا کر بٹھاؤ اور جو سب دیش دیش کے راجہ آئے ہیں انھیں بھی اتنے میں میں بھی آتا ہوں اسکی اجازت پا کر منتری رنگ بھومی میں آ کر اسے جھڑوائے۔ جھڑکوائے اور پیتا مبر بھوائے دھوجا پتاکا۔ تورن بندوار بندھوائے۔ طرح طرح کے باجے بجوائے سب کو بلائے بھیجا۔ وہ آئے اور اپنے اپنے منچ پر جا بیٹھے۔ اتنے میں راجہ کنس بھی غرور میں بھرا اپنے مچان پر آ بیٹھا۔ تب دیوتا ابوان میں بیٹھ آکاش میں دیکھنے لگے۔

ادھیائے 44 ۴۴

اتھ کُبلیا ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! صبح ہی جب نند اپ نند وغیرہ سب بڑے بڑے رنگ بھومی کی سبھا میں گئے تب شری کرشن چندر نے بلدیو جی سے کہا کہ بھائی سب گوپ آگے گئے۔ اب دیر نہ کرئے۔ جلدی گوال بال سکھاؤں کو ساتھ لے رنگ بھومی دیکھنے چلیئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی اٹھ کھڑے ہوئے اور سب گوال بال سکھاؤں سے کہا کہ بھائیو! چلو رنگ بھومی کی رچنا دیکھ آویں۔ یہ وچن سنتے ہی فوراً سب سنگ ہو لیئے۔ آخر شری کرشن چندر جی بلرام ٹھور بھیس کیئے گوال بالوں سکھاؤں کو ساتھ لے چلے۔ رنگ بھومی کی پور پر آ کھڑے ہوئے جہاں دس ہزار ہاتھیوں

کے بل والا بڑا متوالا ہاتھی کہلایا جھومتا تھا۔

دیکھ تنگ ودار متوارو — گج پالہی بلرام پکارو
سنو مہاوت بات ہماری — لیہو دوار تے گج تم ٹاری
جانے دو ہمیں زپ پاس — تا تر ہوئے گج کو ناش
کہے ریت نہیں دوش ہمارو — مت جانو تم ہری کو وارو

یہ ترجھون پتی ہیں۔ دشٹوں کو مار بھومی کا بھار اتارنے آئے ہیں۔ یہ سُن مہاوت کر ودھ کر بولا۔ میں جانتا ہوں گائے چرا چرا کر تر بھون پتی بن گئے۔ اسی لیئے یہاں آ کر کھڑے ہو کر شور ویر بنے ہو۔ دھنش کا توڑنا نہ سمجھیو میرا ہاتھی دس ہزار ہاتھیوں کا بل رکھتا ہے۔ جب تک اس سے نہ لڑیں گے تب تک اندر نہ جانے پاؤ نیگے۔ تم نے تو بہت بل مارے ہیں مگر آج اس کے ہاتھوں سے بچو گے تو جانوں گا۔ کہ تم بہت بلی ہو۔

دوہا: تب ہی کوپ ہلدر کیو — سُن رے موڑھ کُجات
گج سمیت پٹکوں ابھی — منہ سنبھال کر بات
سورٹھا: نیک نہ لگ ہی بار — ہاتھی مرجے ہے ابھی
تاسوں کہت پکار — اجہو مان میرو کہیو

اتنی بات کے سنتے ہی گجراج نے گج پیلا۔ جیوں وہ بلدیو جی پر ٹوٹا تیوں ہی انھوں نے ہاتھ گھمائے ایک تھپیڑا ایسا مارا کہ وہ سونڈھ سکوڑھ چنگھاڑ مار پیچھے ہٹا۔ یہ تر تر دیکھ کنس کے بڑے بڑے یودھا جو کھڑے دیکھتے تھے سو اپنی طرف سے ہار مان من ہی من میں کہنے لگا کہ ان بلوانوں سے کون جیت سکے گا۔ اور مہاوت بھی ہاتھی کو پیچھے ہٹا جان بہت ڈر مان سوچنے لگا۔ کہ جو یہ بالک نہ مرے تو کنس بھی مجھے زندہ نہ چھوڑیگا۔ یوں سوچ سمجھ کر اس نے پھر انکش مارا ہاتھی کو گرم کیا اور ان دونوں بھائیوں پر ہلا بول دیا۔ اس نے آتے ہی سونڈ سے ہری کو پکڑ گھسائے کر جیوں دانتوں سے دبایا تو پر بھو چھوٹا شریر بنائے دانتوں کے بیچ میں بچ رہے۔

دوہا: ڈرپ اُٹھے تہی کان سب — سُر نر منی پُر نر ناری
دھنوں دشن بچ ہو کڈھے — ہل ندھی پر بھو دے تاری
سورٹھا: اٹھے گجہیں کے ہاتھ بہوری خیال ہو ہانک دے
ترت ہی بھئے سناتھ۔ دیکھ چرت بل شیام کے
چوپائی: ہانک سُنت انی گوپ بڑھائیو — جھٹک سُنڈ بہو روج دھائیو
رہے اُر تر دبک نراری — بھجے جان گج رہیو نہاری
باچھے پرگٹ پھیر ہری ٹیرو — بلداؤ آگے تے گھیرو

لگے گجھیں کھجاون دووَ بھونچکے رہے دیکھ سب کووَ

مہاراج! اسے کبھی بلرام سونڈ پکڑ کھینچتے تھے۔ کبھی شیام پونچھ پکڑ اور انھیں پکڑنے کو آتا تھا۔ تب یہ الگ ہو جاتے تھے۔ کتنی ہی دیر تک اس کے ساتھ ایسے کھیلتے رہے۔ جیسے بچھڑوں کے ساتھ بچپن میں کھیلتے تھے آخر ہری نے پونچھ پکڑ پھرا کر اسے دے پٹکا اور مارے گھونسوں کے مار ڈالا۔ دانت اکھاڑ لیے تب اس کے منہ سے خون کی ندی بہہ نکلی۔ ہاتھی کے مرتے ہی مہاوت للکار کر آیا۔ پر بھون نے اسے ہاتھی کے پاؤں تلے جھٹ مار گرایا اور ہنستے ہنستے دونوں بھائی نٹور بھیس کیے ایک ایک دانت ہاتھوں میں لیے رنگ بھومی کے بیچ جا کھڑے ہوئے۔ اس کال نندلال کو جن جن نے جس جس بھاؤ سے دیکھا اس کو اس طرح کے نظر آئے۔ پہلوانوں نے پہلوان مانا۔ راجاؤں نے راجا جانا۔ دیوتاؤں نے اپنا پربھو سمجھا یا۔ گوال بالوں نے سکھا مانا۔ نند اپ نند نے بالک سمجھا۔ اور نگر کی عورتوں نے روپ کا خزانہ اور کنس جیسے راکششوں نے کال سمان دیکھا۔ مہاراج! انکو دیکھتے ہی کنس بہت ڈر کر پکارا! ارے پہلوان! انھیں پچھاڑ مارو یا میرے آگے سے ٹالو۔ اتنی بات جو کنس کے منہ سے نکلی۔ تو سب پہلوان جلدی ہی اپنے ہتھیار لے کر طرح طرح کے بھیس بنا کر بنا کر پیٹھ ٹھوک ٹھوک بھڑنے کو کرشن بلرام کے چاروں طرف گھر آئے۔ جیسے وہ آئے ہتوں ہی یہ بھی سنبھل کھڑے ہوئے۔ تب ان میں سے ان کی طرف دیکھ چانور بولا۔ سنو ہمارے راجہ کچھ اداس ہیں اسلیے خوش ہونے کے لیے تمہارا یدھ دیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ تم نے بن میں وہ سب تعلیم سیکھی ہیں اور کسی بات میں سوچ نہ کیجیے۔ ہمارے ساتھ مل یدھ کر اپنے راجہ کو سکھ دیجیے۔ سری کرشن بولے۔ راجہ جی نے بڑی دیا کر ہمیں بچایا ہے۔ آج ہم سے کیا بنے گا۔ ان کا کاج تم بہت طاقتور گنوان۔ ہم بالک انجان۔ تم سے ہاتھ کیسے ملاویں۔ کہا ہے کہ شادی۔ دشمنی اور محبت برابر والے سے کیجیے۔ مگر راجہ جی سے کچھ زور نہیں چلتا۔ اسلیے تمہارا کہنا مانتے ہیں۔ ہمیں بچا لیجو۔ طاقت سے پٹک نہ دیجیو۔ ہم جو مناسب ہو جس سے دھرم رہے سو کیجیے۔ مل کر اپنے راجہ کو سکھ دیجیے۔

سُن چانور کہے بھئے کھائے تمہاری گنی جانی نہیں جائے
تم بالک مانش دووَ! کینیے کپٹ بلی ہو کووَ
کھیلت دھنش کھنڈے کریو مار یو ترنت کنسیا تریو
تم لڑے ہانی نہیں ہوئی یہ باتیں جانے سب کوئی

ادھیائے 45 ۴۵

چانور مشٹک اور پہلوانوں کا تھا کنس کا اُدھار

شری شکدیو جی بولے۔ کہ پرکھتی ناتھ! ایسے کتنی ہی بات کر خم ٹھوک چانور توشری کرشن کے سامنے ہوا۔ اور مشٹک بلرام جی سے آ بھڑا۔ اور مہا یدھ ہونے لگا۔

دوہا: سرسے بھجا سے بھجا۔ درشٹی درشٹی سے چھور ۔ چرن چرن گہی جھپٹ کے لپٹ لپٹ بھجبھور

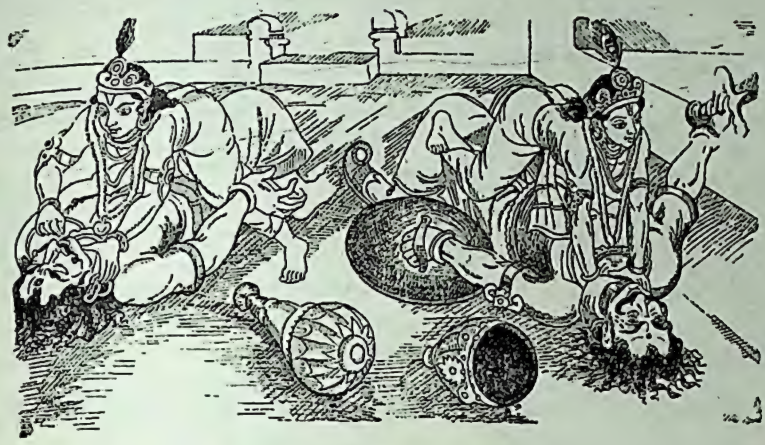

اس وقت انھیں دیکھ دیکھ سب لوگ آپس میں کہنے لگے کہ بھائیو! اس سبھا میں بہت بے انصافی ہوئی ہے۔ دیکھو کہاں یہ بالک روپ ندھان۔ کہاں یہ سب پہلوان بجر سمان۔ جو پرجیں تو کنس رسائے۔ نہ برجیں تو دھرم نسائے اس لیئے یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ہمارا کچھ زور نہیں چلتا۔ مہاراج! ادھر تو یہ سب لوگ یوں کہتے ہیں اور اُدھر شری کرشن بلرام پہلوانوں سے یدھ کرتے تھے۔ آخران دونوں بھائیوں نے پہلوانوں کو پچھاڑ مارا۔ اُن کے مرتے ہی باقی سب پہلوان آ ٹوٹے پر بھونے ان سب کو بھی پل بھر میں مار گرایا۔ اس وقت ہری بھگت تو خوش ہو باجہ بجا بجا کر جے جے کار کرنے لگے۔ اور دیوتا آکاش سے اپنے وِمانوں میں بیٹھ شری کرشن کے لیئے گائے پھول برسانے لگے اور کنس بہت دُکھ یا ویاکل ہو اپنے لوگوں سے کہنے لگا۔ ارے! باجہ کیوں بجاتے ہو۔ تمہیں کرشن کی جیت اچھی لگتی ہے۔ یوں کہہ کر بولے کہ یہ دونوں بالک بڑے چنچل ہیں۔ انھیں پکڑ باندھ سبھا سے باہر لے جاؤ۔ اور دیوکی سمیت وسدیو کو پکڑ لاؤ۔ پہلے ان کو مار پھر ان دونوں کو بھی مار ڈالو۔ اتنا وچن کنس کے مکھ سے نکلتے ہی بھگتوں کے ہتکاری مراری سب راکششوں کو پل بھر میں مار اچھل کر وہاں جا چڑھے جہاں اونچے منچ پر جھلیم پہنے، ٹوپ دئے۔ کھانڈا ہاتھ میں لیئے بڑے ابھیمان سے کنس بیٹھا تھا۔ وہ اُن کو موت سمان سامنے دیکھتے ہی ڈر کر اٹھ کھڑا ہوا اور تھر تھر کانپنے لگا۔ من سے چاہا کہ بھاگوں۔ مگر شرم کے مارے بھاگ نہ سکا۔ تلوار سنبھال کر لگا وار کرنے۔ اس کال نندلال اپنی گھات لگائے اس کا وار بچاتے تھے۔ اور سرمنی گندھروہ یہ مہا جنگ دیکھ دیکھ خوفزدہ ہو کر یوں پکارتے تھے۔ ہے ناتھ! اس دُشٹ کو جلدی مارو۔ بہت دیر تک منچ پر یدھ ہوتا رہا۔ آخر پربھو نے سب کو دُکھی سمجھ اس کے بال پکڑ منچ سے نیچے پٹکا۔ تب سب سبھا کے لوگ پکارے۔ شری کرشن چندر نے کنس کو مارا۔ یہ آواز سن سرمنی سب کو بہت خوشی ہوئی۔

327 ۳۲۷

دوہا: کری استوتی پنی پنی ہرش ورش سمن سُر ورند
یُدت بجاوت دُند بھی کی جے جے نند نند

سورٹھا: متھرا پوری نر نارائی ۔ پرجھاپت سب کو ہیو
منہو کمد ون چاری ۔ وکست ہری شنتی سکھ نرکھ

اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ دھرم اوتار کنس کے مرتے ہی جو بلوان آٹھ بھائی اسکے تھے سو لڑنے کو چڑھ آئے۔ پربھو نے انھیں بھی مار گرایا۔ جب ہری نے دیکھا کہ اب یہاں راکشش کوئی نہیں رہا۔ تب کنس کی لاش کو گھسیٹ جمنا کنارے لے آئے اور دونوں بھائیوں نے بیٹھ آرام کیا۔ اسی دن سے اس گھاٹ کا نام وشرام گھاٹ ہوا۔ آگے کنس کی رانیاں دیور انیوں سمیت بہت وبالکل ہو روتی پیٹتی وہاں آئیں جہاں جمنا کنارے دونوں بہادر لاش لیئے بیٹھے تھے اور لگیں اپنے پتی کا منہ دیکھ سکھ یاد کر کر گن گا کر بے چین ہو پچھاڑ کھا کھا گرنے۔ اتنے کرونا ندھان کا نہا رحم کھا کر ان کے پاس جا کر بولے۔

چوپائی: مائی سُنو شوک نہیں کیجے ماما جی کو پانی دیجے
سدا نہ کوئو جیوت رہے جھوٹو سوجو اپنو کہے
مات پتا سُت بندھو نہ کوئی جنم مرن پھر ہی پھر ہوئی
یہیں سمبندھ جبھی لوں رہے نوں لوں ہی تا سوں سکھ لہے

مہاراج! جب شری کرشن چندر نے رانیوں کو ایسا سمجھایا۔ تب انھوں نے وہاں سے اُٹھ صبر کر جمنا کنارے پر آپتی کو پانی دیا اور خود پربھو نے اپنے ہاتھوں کنس کو آگ دے کر اس کی گتی کی۔

ادھیائے 46 ۴۶

اگر سین راجیہ ابھیشیک شری کرشن بلرام یگیوپویت اور گرو کل پرویش

شری شکدیو منی بولے کہ راجہ کی رانیاں تو دیور انیوں سمیت وہاں سے نہا دھو کر راج مندر کو گئیں اور کرشن بلرام وسدیو دیوکی کے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ پاؤں کی ہتھکڑیاں بیڑیاں کاٹ دنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہوئے اس وقت پربھو کا روپ دیکھ وسدیو دیوکی کو گیان ہوا۔ تو انھوں نے اپنے من میں نشچے کر جانا کہ وہ دونوں ودھاتا ہیں۔ اسروں کو مار بھومی کا بھار اتارنے کو سنسار میں اوتار لے آئے ہیں۔ جب وسدیو دیوکی نے یوں من میں جانا تو انتریامی ہری نے اپنی مایا پھیلا دی۔ اس نے انکی یہ متی ہر لی۔ پھر تو انھوں نے پتر کو سمجھا۔ اتنے میں شری کرشن چندر اتی وِنیتا کر بولے۔ اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں کیونکہ جب سے آپ ہمیں گوکل میں نند کے یہاں چھوڑ آئے تب سے لاچار تھے۔ ہمارا زور نہ تھا۔ مگر من میں سدا یہ آتا تھا کہ جس کے گربھ (پیٹ) میں دس مہینے رہ جنم لیا اسے کچھ بھی سکھ نہ دیا۔ نہ ہم ہی

نانا پتا کا منہ دیکھا۔ فضول میں جنم دوسرے کے یہاں کھویا۔ انھوں نے ہمارے لیے بہت تکلیفیں سہیں۔ ہم سے ان کی کچھ سیوا نہیں ہوتی۔ سنسار میں وہی سپوت کہلاتے ہیں جو ماں باپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہم ان کے قرضہ میں رہے۔ ان کی آہ لگ کر ہمارے پرتھوی ناتھ! جب شری کرشن نے اپنے من کا بھید یوں سنایا۔ تب انھوں نے نہایت خوشی سے اپنے گلے لگایا۔ اور سکھ مان کیا۔ سب دکھ گنوایا۔ ایسے ماتا پتا کو سکھ دے کر دونوں بھائی وہاں سے چلے اور اگر سین کے پاس آئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے۔

نانا جواب کیجے راج شبھ نکشتر نیکے دن آج

اتنی بات ہری کے مکھ سے نکلتے ہی راجہ اگر سین اٹھ کر آئے۔ شری کرشن چندر کے پاؤں پر گر کر کہنے لگے کہ کرپا ناتھ! میری وِنتی سن لیجیے۔ جیسے آپ نے سب اسروں سمیت مہادشٹ کو مار بھگتوں کو سکھ دیا ہے تو آپ ہی سنگھاسن پر بیٹھ مدھوپوری کا راجیہ کر پرجا پالن کیجیے۔ پربھو بولے مہاراج! یدووونشیوں کو راجیہ کا ادھیکار نہیں۔ اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں۔ جب راجہ ییاتی بوڑھے ہوئے تب اپنے پتر یدو کو انھوں نے بلا کر کہا کہ اپنی جوانی مجھے دے اور میرا بڑھاپا تو لے۔ یہ سن انھنے اپنے دل میں سوچا کہ جو میں پتا کو جوانی دوں گا۔ تو جوان ہو کر بھوگ کرے گا۔ اس میں مجھے پاپ ہوگا۔ اس لیے نہ کرنا ہی بھلا ہے۔ یوں سوچ سمجھ کر اس نے کہا کہ پتا جی! یہ تو مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ یہ سنتے ہی راجہ ییاتی نے کرودھ کر یدو کو شاپ دیا کہ تیرے ونش میں کوئی راجہ نہ ہوگا۔ تب پورو نام ان کا چھوٹا بیٹا سامنے آکر ہاتھ جوڑ کے بولا۔ کہ پتا جی! اپنا بڑھاپا مجھے دو اور میری جوانی تم لو۔ یہ جسم کسی کام کا نہیں۔ جو آپ کے کام آوے تو اس سے بہتر اور کیا ہے؟ جب پورو نے کہا تب ییاتی خوش ہو اپنا بڑھاپا اسے دے اس کی جوانی لے بولا۔ تیرے خاندان میں راج گدی رہے گی

329

۳۲۹ اس لیے نانا جی ہم یدو ونشی ہیں۔ ہمیں راجیہ کرنا مناسب نہیں۔

سورٹھا: کرو بیٹھ کر راجیہ — دور کرو سندیہہ سب
ہم کری ہیں سب کاج جو آئے کے دیہو ہمیں

چوپائی: جو نہ مانہی آن تمہاری تبہی دنڈ کری ہیں ہم بھاری
اور کچھو چت شوک نہ کیجے نیتی سہت پرجا سکھ دیجے
یا دو جتے کنس کے ترآس نگر چھوڑ کے گئے پرواس
تن کو اب کر جور منگاؤ سکھ دے متھرا مانہی لساؤ
ونپر دھینو سر پوجن کیجے ان کی رکشا میں چت دیجے

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی بولے کہ دھرم اوتار! مہاراج! ادھیراج بھگت ہتکاری شری کرشن چندر نے اگرسین کو اپنا بھگت جان ایسے سمجھا کر سنگھاسن پر بٹھا راج تلک کیا۔ اور چھتر پھرائے۔ دونوں بھائیوں نے اپنے ہاتھ میں چنور لیا اس وقت نگر کے تمام لوگ خوش ہو کر مگن ہو دھنیہ دھنیہ کہنے لگے اور دیوتا پھول برسانے لگے۔ مہاراج! اگرسین کو راج پاٹ پر بٹھائے دونوں بھائی بہت سے وستر آبھوشن اپنے ساتھ لے وہاں سے چل کر نند رائے جی کے پاس آئے اور سامنے ہاتھ جوڑ کھڑے ہو نہایت عاجزی سے بولے۔ ہم تمہاری کیا بڑائی کریں۔ اگر ہزار زبانیں بھی ہوں تو بھی تمہارے گنوں کا بیان نہ ہو سکے گا۔ تم نے ہمیں بہت پیار سے اپنے بیٹے کی طرح پالا۔ سب لاڈ پیار کیا۔ یشودھا میا بھی بڑی محبت کرتی۔ اپنا لاڈ ہم پر ہی رکھتے۔ سدا اپنا پتر سمان جانا۔ کبھی من میں ہمیں غیر نہ جانا۔ ایسا کہہ پھر شری کرشن چندر بولے۔ ہے پتا جی! تم یہ بات سن کر کچھ برا مت مانو۔ ہم اپنے من کی بات کہتے ہیں کہ ماتا پتا تو تمہیں کہیں گے۔ مگر اب کچھ دن متھرا میں رہیں گے۔ اپنے ذات برادری کے بھائیوں کو دیکھ یدو ونش کی پیدائش سنیں گے اور اپنی ماتا سے مل انھیں سکھ دینگے کیونکہ انھوں نے ہمارے لیے بڑے بڑے دکھ سہے ہیں جو ہمیں تمہارے یہاں نہ پہنچا آتے تو وہ دکھ نہ دیتے اتنا کہہ وستر آبھوشن نند مہر کے آگے دھر پھر بولے نرمو ہی ہو کہا۔ بسرتی بھائی۔ جو یہ سکھ چھوڑ ہمارا کہا نہ مان۔ ماتا پتا کی ما یا تج یہاں رہو گے۔ تو تمہاری اس میں کیا بڑائی ہو گی۔ اگر سین کی سیوا کرو گے اور رات دن چنتا میں رہو گے۔ جس میں تم نے راجیہ دیا۔ اسی کے آدھین (ماتحت) ہونا ہو گا۔ یہ بے عزتی کیسے برداشت ہو گی۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ نند رائے کو دکھ نہ دیجے۔ اس کے ساتھ ہو لیجے۔

برج بن ندی دہا و چارو گوپن کو من نے نہ وچارو
نہیں چھانڈ ہیں ہم برج ناتھ چلیں سب ہی تمہارے ساتھ

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ایسے بہت سی باتیں کہہ دس بیس دوست شری کرشن بلرام جی کے ساتھ رہے۔ اور انھوں نے نند رائے سے کہا کہ آپ سب کو لے کر بیشک آگے بڑھیے پیچھے سے ہم بھی انھیں ساتھ لیے چلے آتے ہیں اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن نے کہا۔

مایا سوں پالا گن کہیو - ہم میں پریم کرے تم رہیو

اتنی بات شری کرشن کے منہ سے نکلتے ہی نند رائے تو بہت اداس ہو لگے لمبی لمبی سانس لینے اور گوال بال من ہی من میں وچار یوں کہنے لگے کہ یہ کیا اچنبھے کی بات کہتے ہیں۔ اس سے ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ اب جھٹ پٹ کر جایا چاہتے ہیں۔ ورنہ ایسے کٹھور وچن نہ کہتے۔ مہاراج! آخر ان میں سے سداماں نام کا سکھا بولا۔ بھیا کنہیا! اب متھرا میں تیرا کیا کام ہے؟ جو بے رحمی سے پتا کو چھوڑ یہاں رہتا ہے۔ اچھا کیا جو کنس کو مارا۔ سب کام سنوارا۔ اب نند کے ساتھ ہو کیجیے اور برندابن میں چل کر راجیہ کیجیے۔ یہاں کا راجیہ دیکھ من میں مت للچاؤ۔ وہاں جیسا سکھ یہاں نہ پاؤ گے۔ سنو۔ راجیہ دیکھ مور کھ بھولتے ہیں اور ہاتھی گھوڑے دیکھ پھولتے ہیں۔ تم برندابن چھوڑ کہیں مت رہیو۔ وہاں ہمیشہ بسنت کا موسم رہتا ہے گنجان جنگل اور جمنا کی شوبھا من سے نہیں نکلتی۔

سورٹھا: ویاکل سبھی اہیر مانہو پننگ کے ڈسے
ہری مکھ مکھت اگھیر ٹھاؤے کاڈھے چترسے

اس وقت بلدیو جی نند رائے کو بہت دکھی دیکھ سمجھانے لگے کہ پتا جی! تم اتنا دکھ کیوں پاتے ہو۔ تھوڑے ہی دنوں میں یہاں کا کام کر ہم بھی آتے ہیں۔ آپ کو پہلے اس لیئے وداکرتے ہیں، کہ ماتا اکیلی ہماری ویاکل ہوتی ہوں گی۔ تمہارے جانے سے انھیں کچھ صبر ہو گا۔ نند جی بولے کہ بیٹا ایک دفعہ تم میرے ساتھ چلو پھر مل کر چلے آنا۔

دوہا: ایسے کہہ اتی وکل ہو رہے نند گہی پائے
بھئی کشین ویوگی مند گئی۔ نینن جل رہیو چھائے

مہاراج! جب مایا رہت شری کرشن چندر جی نے گوال بالوں سمیت نندم ہر کو بہت ویاکل دیکھا تب من میں وچارا کہ یہ بچھڑیں گے تو زندہ نہ بچیں گے۔ یتو نہی انھوں نے اپنی اس مایا کو چھوڑا جس نے ساری دنیا کو بھلایا ہوا ہے۔ اس نے آتے ہی نند جی کو سب سمیت اگیان کیا۔ پھر پربھو بولے۔ پتا جی! تم اتنا کیوں پچھتاتے ہو، پہلے یہی سوچو کہ متھرا اور برندابن کا فاصلہ ہی کیا ہے؟ تم سے ہم کہیں دور نہیں... جاتے۔ جو اتنا دکھ پاتے ہو۔ برندابن کے لوگ دکھی ہونگے۔ اس لیے تمھیں پہلے بھیجتے ہیں۔ جب ایسے پربھو نے نندم ہر کو سمجھایا تب یہ صبر کر ہاتھ جوڑ بولے پربھو! جو تمہارے ہی دل میں ایسا آیا تو میرا کیا زور ہے؟ جاتا ہوں۔ تمہارا کہنا ٹال نہیں سکتا۔ اتنا وچن نند جی کے مکھ سے نکلتے ہی ہری سب گوال بالوں سمیت نند رائے کو تو برندابن وداکیا اور خود کئی ایک سکھاؤں سمیت دونوں بھائی رہے۔ اس وقت نند سہت گوپ گوال اس طرح جیوں تیوں کر کے برندابن پہنچے۔

چلے سکل لگ سوچت بھاری بارے سروس منہو جواری
کاہو سدھ کاہو سدھ ناہیں لٹ پٹ چرن پرت لگ ماہیں
جات برندابن دیکھت مدھوبن ورہ ویتھا باڑھی ویاکل تن

اُن کا آنا سنتے ہی یشودھا رانی دوڑی آئیں۔ اور رام کرشن کو نہ دیکھ ویاکل ہو نند سے کہنے لگیں۔

331

۳۳۱ چوپائی:

کہو کنت سُت کہاں گنوائے — دسن آبھوشن لینھے آئے
کنچن پھینک کانچ دھر راکھیو — امرت چھوڑ موڑھ وش چاکھیو
پارس پائے اندھ جی ڈارے — پھر گن سہی کپار ہمارے

ایسے تم نے ست گنوائے اور کپڑے زیورات ان کے بدلے لے آئے۔ اب اُن کے بغیر دھن کا کیا کروگے۔ ہے موڑھ کنت جنکے پلک اوٹ ہوتے ہی چھاتی پھٹے۔ اُن کے بغیر دن رات کیسے کٹے۔ جب اُنھوں نے تم سے بچھڑنے کو کہا، تب تمہارا دل کیسے رہا۔ اتنی بات سُن نند جی نے بڑا دُکھ پایا اور نیچا سر کر یہ وچن سُنایا۔ سچ کہیں۔ یہ کپڑے و زیورات کرشن نے دئے۔ پر مجھے یہ پتہ نہیں کہ کس نے لیے اور میں کرشن کی بات کیا کہوں گا۔ سُن کر تو بھی دُکھ پاوے گی۔

کنس مار موپے پھر آئے — پریت ہرن کہی بچن منائے
وُسدیو کے پُتر دے بھیجے — کر منوہار ہمارے گئے
ہوں تب مہرا جبھے رہیو — پوشن بھرن ہمار دکھیو
اب جنم ہری ہری ست کہئے — ایشور جان بھجن کر رہیئے

اُسے تو ہم نے پہلے ہی نارائن جانا تھا۔ پر مایا وش پُتر کر مانا۔ مہاراج! جب نند رائے جی نے سب باتیں شری کرشن کی کہہ سنائیں تو مایا وش ہو یشودھا رانی کبھی تو پر بھو کو اپنا پُتر جان من ہی من میں پچھتائے و یاکل ہو کر روتی تھی اور کبھی گیان کر ایشور جان ان کا دھیان گن گا گا کر من کا دُکھ کھوتی تھی اور اسی طرح سب برندابن واسی کیا مرد کیا عورت ہری کے پریم رنگ گئے۔ طرح طرح کی باتیں کرتے تھے۔ میری طاقت نہیں جو میں ان باتوں کو بیان کروں۔ اس لیے اب متھرا لیلا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ جب بلدراور گوبند نند رائے کو وداکر وسدیو دیوکی کے پاس آئے۔ تب اُنھوں نے انھیں دیکھ دُکھ بھلائے ایسے سُکھ مانا کہ جیسے تپسوی تپ کر اپنے تپ کا پھل پا کر سُکھ مانتا ہے۔ وسدیو جی نے دیوکی سے کہا کہ کرشن بلدیو پرا کے یہاں رہے ہیں۔ اُنھوں نے انکے ساتھ کھایا پیا ہے اور اپنی ذات کا حال بھی نہیں جانتے۔ اسلیئے اب مناسب ہے کہ پروہت کو بلا کر پوچھیں۔ جو وہ کہیں سو کریں۔ دیوکی بولی۔ بہت اچھا۔ تب وُسدیو جی نے اپنے کل راجیہ گرگ منی کو بلا بھیجا۔ وہ آئے۔ اُن سے اُنھوں نے اپنے من کا سندیہہ سب کہہ کر پوچھا۔ کہ مہاراج! اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے سو کرپا کر کے کہیئے۔ گرگ منی بولے۔ پہلے سب ذات برادری کو نیوتا دے کر بلایئے۔ بعد میں رام کرشن جنیو دیجیئے۔ اتنی بات پروہت کے مُنہ سے نکلتے ہی وسدیو جی نے نگر میں نیوتا بھیجا۔ براہمن اور بیدو دنشیوں کو دعوت دے کر بلایا۔ وہ آئے۔ انھیں نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا۔ اس وقت پہلے تو وُسدیو جی نے طریقے سے ذات کرم کر جنم پتری لکھوائے دس ہزار گائیں سونے کے سینگ، تانبے کی پیٹھ، روپے کا کھر سمیت پتیامبر اوڑھائے براہمنوں کو دیں۔ جو شری کرشن کے جنم کے وقت سنکلپی تھیں۔ بید میں منگلاچار کروائے۔ ویدکی سب ریتی بھانتی سے کر رام کرشن کا یگیہ پویت کیا۔ اور ان دونوں بھائیوں کو کچھ دے وِدیا پڑھنے کو بھیج دیا۔ وہ چلے اونٹڈ کا پوری کے سوندی پن نامی رشی سے جو بڑا وِدوان اور بڑا گیان وان کاشی پوری کا تھا اس کے یہاں آ ونڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو نہایت عاجزی سے بولے

ہم پر کرپا کر درشی رائے ودیادان دیہو من لائے

مہاراج! جب شری کرشن بلرام جی نے سندی پن رشی سے عرض کی تو انھوں نے نہایت پریم سے اپنے گھر میں رکھا اور لگے کرپا کر پڑھانے۔ بہت دنوں میں یہ چار وید۔ چھ شاستر۔ نو ویاکرن۔ اٹھارہ پُران۔ منتر۔ ینتر۔ تنتر۔ آتم وِدیا۔ نیتی۔ ویدک۔ کوک۔ سنگیت اور پنگل پڑھ چودھا ودیا ندھان..... ہوئے۔ تب ایک دن دونوں بھائیوں نے ہاتھ جوڑ اتی ونتی کر گرو سے کہا کہ مہاراج! کہا ہے جو انیک جنم اوتار لے۔ بہت کچھ دیجیے تو بھی ودیا کا بدلہ نہیں دیا جاتا مگر آپ ہماری سکتی دیکھ گورو دکشنا کی آگیا (حکم) کیجیے۔ تو ہم اپنی اوقات کے مطابق آشیرباد لے اپنے گھر جائیں۔ اتنی بات شری کرشن بلرام جی کے منہ سے نکلتے ہی

سندی پن رشی وہاں سے اٹھ سوچ وچار کرتا گھر میں گیا اور اپنی عورت سے ان کا بھید یوں سمجھا کر کہا کہ یہ رام کرشن دونوں بالک ہیں۔ سوادی پرش اور نیاشی ہیں۔ بھگتوں کے لیے اوتار لے کر بھومی کا بھار اتارنے سنسار میں آئے ہیں۔ میں نے انکی لیلا دیکھ یہ بھید جانا۔ کیونکہ پڑھ پڑھ پھر جنم لیتے ہیں۔ سو بھی ودیا روپی ساگر کی تھاہ نہیں پاتے اور دیکھو اس بچپن سے تھوڑے ہی دنوں میں یہ ایسے اگم۔ اپار۔ سمندر کے پار ہو گئے..... جو کرنا چاہیں سو پل بھر میں کر سکتے ہیں۔ اتنا کہہ کر پھر بولے۔

ان پے کہا مانگے نہ ناری من کے سندری کہے وچاری
مرتگ پُتر مانگو تم جائے جو ہری ہیں تو دیویں لوائے

ایسے گھر میں وچار کر سندی پن رشی عورت کے ساتھ باہر آئے۔ شری کرشن بلدیو جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے مہاراج! میرے ایک پُتر تھا۔ اسے ساتھ لے کر کٹمب سمیت ایک سال ہوا میں سمندر نہانے گیا تھا۔ وہاں پہنچا اور کپڑے اتار سب کے ساتھ نہانے لگا۔ تو ساگر کی ایک لہر آئی۔ اس میں میرا پُتر بہہ گیا اور پھر نہ نکلا۔ کسی مگرمچھ نے نگل لیا۔ اس کا مجھے بڑا

333 ۳۳۳ دکھ ہے۔ جو آپ گورو دکشنا دینا چاہتے ہو تو وہی لڑکا لا دیجئے اور ہمارے من کا دکھ دور کیجئے یہ سن شری کرشن بلرام گورو ماتا اور گورو کو پرنام کر رتھ پر چڑھ انکا بٹیا لینے کیلئے سمندر کی طرف چلے اور چلتے چلتے کافی دیر میں کنارے پر پہنچے۔ انھیں کر دھ کرتے دیکھ ساگر ڈر کر منشیہ کا روپ دھارن کر بہت سی بھینٹ جل سے نکل کنارے پر ڈرتا کانپتا انکے سامنے آ کھڑا ہوا اور بھینٹ رکھ دنڈوت کر ہاتھ جوڑ مہر جھکا اتی وِنتی کر بولا۔

بڑے بھاگیہ پربھو درشن دیو　　کون کاج اِت آون بھیو

شری کرشن چندر بولے۔ ہمارے گورو دیو یہاں پر ایک بار سہت نہانے آئے تھے۔ اُن کے پُتر کو جو ترنگ کے ساتھ تو بہا لے گیا ہے اسے واپس لاؤ۔ اس لیئے ہم یہاں آئے ہیں۔

سدت سمدھو بولا سرنائے :: میں نہیں لیہو۔ واہی بہائے ـــ تم سب ہی کے گورو جگدیش :: رام روپ باندھیو ہے ایش

تبھی سے میں بہت ڈرتا ہوں اور اپنی مریاد اسے رہتا ہوں۔ ہری بولے جو تو نے نہیں لیا تو یہاں سے اور کون اسے لے گیا۔ سمندر نے کہا۔ کرپا ناتھ! اس کا بھید بتاتا ہوں۔ کہ ایک تنکھاسر نافی اسُر تنکھ روپ مجھ میں رہتا ہے سو جل چر جیوؤں کو دکھ دیتا ہے اور جو کوئی کنارے پر نہانے کے لیئے آتا ہے اسے پکڑ لے جاتا ہے۔ شاید وہی آپ کے گورو کے بیٹے کو لے گیا ہو۔ میں نہیں جانتا۔ آپ اندر چل کر دیکھ لیجئے۔

یوں سن کرشن دھنسے من لائے　　مانجھ سمندر پہنچے جائے

دیکھت ہی تنکھا سر ماریو۔　　پیٹ پھاڑ کے باہر ڈاریو

"تا میں گورو کو پتر نہ پایو۔　　پچھتانے بل بھدر سنایو

کر بھیا ہم نے اسے فضول ہی مارا۔ بلرام جی بولے۔ کچھ چنتا نہیں۔ اب آپ اسے دھارن کیجئے۔ تب ہری نے اس تنکھ کو آبودھ کیا۔ دونوں بھائی وہاں سے چلتے چلتے یم پوری میں جا پہنچے جس کا نام سنیمنی ہے اور دھرم راج وہاں کا راجہ ہے انکو دیکھتے ہی دھرم راج اپنی گدی سے اٹھ آئے۔ بھاؤ بھگتی سے لے جائے سنگھاسن پر بٹھائے۔ پاؤں دھو چرنامرت لے بولا۔ دھنیہ یہ بھاگ۔ دھنیہ یہ پوری جہاں آکر پربھو نے درشن دیا اور اپنے بھگتوں کو کرتارتھ کیا۔ اب کچھ حکم کیجئے جو سیوک پوری کرے۔ پربھو نے کہا کہ ہمارے گورو پتر کو لاوے۔ اتنا وچن ہری کے مکھ سے نکلتے ہی دھرم راج جھٹ بالک کو لے آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج! آپ کی کرپا سے یہ بات میں نے پہلے ہی جانی تھی کہ آپ گورو سُت کو لینے آوگے۔ اس لیئے میں نے کوشش کر کے رکھا ہے اور اس بالک کو آج تک دوسرا جنم نہیں دیا۔ کرپا ناتھ! ایسے کہہ دھرم راج نے بالک ہری کو دیا۔ پربھو نے لے لیا اور ترنت اسے رتھ پر بٹھائے وہاں سے چل تھوڑی ہی دیر میں لا کر گورو کے سامنے کھڑا کیا اور دونوں بھائیوں نے ہاتھ جوڑ کے کہا۔ گورو دیو اب اجازت ہوتی ہے۔ اتنی بات سن اور پتر کو دیکھ سانندی پن منی بہت خوش ہو کر شری کرشن بلرام جی کو بہت سی آشیش دے کر بولے۔

اب ہی مانگو کہا مرا ری　　دینہے موہی پتر سکھ کاری

اتی شنے تم سوں شیشہ ہمارو　　کشل کشیم اب گھر ہی پدھارو

جب ایسے گورو نے اجازت دی۔ تب دونوں بھائی وداہو۔ ڈنڈوت کر۔ رتھ پر بیٹھے۔ وہاں سے چل کر متھرا پوری کے نکٹ آئے۔ ان کا آنا سن راجہ اگرسین وسدیو سمیت نگر واسی کیا مرد کیا عورت سب اٹھ بھاگے اور نگر کے باہر آئے۔ بھینٹ کر بہت سکھ پائے باجے گاجے سے پاٹمبر کے پاؤنڑے ڈالتے پربھو کو نگر میں لے گئے۔ اس وقت گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اور بدھائی بجنے لگی۔

ادھیائے 47 ۴۷

اُودھوجی کی برج یاترا

شری شکدیوجی بولے کہ پرتھوی ناتھ! جو شری کرشن چندر نے برندابن کا خیال کیا وہ میں سب لیلا کہتا ہوں

تم دھیان سے سنو۔ ایک دن ہری نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی سب برندابن واسی ہماری یاد کر کے بہت دکھ پاتے ہونگے۔ کیونکہ جو وقت میں نے ان سے مقرر کیا تھا وہ بیت چکا۔ اس لیئے مناسب ہے کہ کسی کو وہاں بھیج دیجیے جو جاکر ان کو تسلی دے آوے۔ یوں بھائی سے صلاح کر کے ہری نے اُودھو کو بلا کر کہا کہ ہے اُودھو! ایک تو تم ہمارے سکھا (دوست) ہو۔ دوسرے بہت ہوشیار۔ گیان وان اور دھیر ہو۔ اس لیئے ہم تمہیں برندابن بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ تم جاکر نند یشودھا اور گوپیوں کو گیان دے کر انکی تسلی کر آؤ۔ اور ماتا روہنی کو لے آؤ۔ اُودھوجی نے کہا جو آگیا۔ پھر شری کرشن چندر بولے۔ تم پہلے نندم ہر اور یشودھا جی کو گیان اُپجائے۔ اُن کے من کا موہ بٹائے ایسے سمجھائے کہیو جو وہ مجھے نزدیک جان دکھ تجیں اور پتر بھاؤ چھوڑ ایشور مان کے بھجیں۔ بعد میں ان گوپیوں سے کہیو جنہوں نے میرے کاج

335 ۳۳۵
چھوڑی ہے۔ لوک وید کی لاج۔ رات دن لیلا پیش گاتی ہیں اور عرصہ کی اُمید لیئے پران مٹھی میں لیئے پھرتی ہے کہ تم کنت بھاؤ چھوڑ ہری کو بھگوان جان بھجو۔ اور جدائی کا دکھ تجو مہاراج! ایسے اُدھو کو کہہ دونوں بھائیوں نے مل کر ایک چٹھی لکھی جس میں نند یشودھا سمیت گوپ گوالوں کو تو تیا یوگ ونڈوت پرنام آشیرواد لکھا اور سب برج واسیوں کو جوگ کا اپدیش لکھا اور یہ اُدھو کے ہاتھ دی اور کہا یہ چٹھی انھیں پڑھ کر سُنا دینا اور جیسے بنے ان سب کو سمجھا کے جلد واپس آئیو۔ اتنا سندیش کہہ پربھو نے اپنے کپڑے۔ آبھوشن۔ مکٹ پہنائے۔ اپنے ہی رتھ پر بٹھائے اُدھو جی کو برندابن وِدا کیا۔ یہ رتھ ہانک کافی دیر میں چلتے چلتے برندابن کے نزدیک پہنچے تو وہاں دیکھتے کیا ہیں کہ گنجان باغوں کے درختوں پر طرح طرح کے پرندے من بھاون بولیاں بول رہے ہیں اور جہاں جہاں سفید بھوری۔ پیلی گائیں گھٹیاں پھر رہی ہیں اور جگہ بہ جگہ گوال بال شری کرشن لیش گا رہے ہیں۔ یہ شوبھا نرکھ خوشی سے اور پربھو کا دہار کی جگہ سمجھ پرنام کرتے اودھو جی کو گاؤں کے کھرک کے پاس لے گئے۔ تو کسی نے ہری کا رتھ پہچان پاس آکر ان کا نام پوچھ کر نندم ہرسے جا کہا کہ مہاراج! شری کرشن کا بھیس کئے انھیں کا رتھ لیئے کوئی اُدھونامی متھرا سے آیا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی نند رائے جیسے گول منڈل کے بیچ بیٹھے تھے ویسے اُٹھ دھائے اور ترنت اُدھو جی کے پاس آئے رام کرشن کا منگی جان بہت پیار سے ملے اور خیریت پوچھ بڑے آدر سے گھر لے گئے۔ پہلے پاؤں دھلائے۔ آسن بیٹھنے کو دیا۔ پھر شٹھر سی بھوجن بنوائے اودھو جی کی مہمان نوازی کی۔ جب وہ آنند سے بھوجن کر چکے تب اچھی جگہ بڑھیا سیج بچھوادی۔ اس پر بان کھا کر انہوں نے لیٹ کر بہت آنند پایا اور راستہ کا شرم (تھکاوٹ) سب گنوایا۔ کچھ دیر بعد جب اُدھو جی سو کر اُٹھے تو نندم ہر ان کے پاس جا بیٹھے اور پوچھنے لگے کہ کہو اُدھو جی! شورسین کے پتر۔ ہمارے پرم متر وسدیو جی کٹمب سمیت سب آنند سے تو ہیں۔ اور ہم سے کیسی پریتی کرتے ہیں۔ یوں کہہ پھر بولے۔

کشل ہمارست کی کہو جن کے سنگ سدا تم رہو
کہو وہ ست کرت ہماری اُن بن دُکھ پاوت اتی بھاری
سب ہی سول آون کہہ گئے بیتی اودھی بہت دن بھئے

روزانہ اٹھ یشودھا دہی بلوئے ماکھن ہری کے لیے رکھتی ہیں اور برج عورتوں کو جوان کے پریم رنگ میں رنگی ہیں سُرت کبھی کا نہا کرتے ہیں کہ نہیں۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! اس طرح سماچار پوچھتے اور کرشن چندر جی کی گزری ہوئی لیلا گاتے گاتے نند رائے جی تو پریم سے بھیگ اتنا کہہ کر پربھو کا دھیان کر آگے نہ بول سکے۔

مہا بلی کنس آدی مارے اب ہم کاہے کرشن پسارے

تبھی بہت دُکھی ہو سُدھ بُدھ دیہہ کی بسارے۔ من مارے۔ روتی یشودھا رانی اودھو جی کے پاس آکر رام کرشن کی راضی خوشی پوچھ کر بولی۔ کہو اُدھو جی ہری ہمارے بغیر وہاں اتنے دن کیسے رہے اور کیا سندیش (پیغام) بھیجا ہے۔ کب آکر درشن دینگے۔ اتنی بات سنتے ہی پہلے اُدھو جی نے نند یشودھا کو کرشن بلرام کی چٹھی پڑھ۔۔۔۔

سنائی۔ بعد میں سمجھا کر کہنے لگے۔ کہ جن کے گھر میں بھگوان نے جنم لیا۔ اور بال لیلا کر سکھ دیا۔ ان کی مہما کون کہہ سکے۔ تم بڑے بھاگیہ وان ہو کیونکہ جو آدی پرش، اودیناشی۔ شوبرہما کا کرتا۔ نہ جس کے ماتا نہ پتا نہ بندھو۔ انھیں اپنا پتر مانتے ہو۔ اور سدا اسی کے دھیان میں من لگائے رہتے ہو۔ وہ تم سے کب دور رہ سکتا ہے۔ کہا ہے۔

سدا سمیپ پریم وش ہری — جن کے ہیتو دیہہ نج دھری
جاکے ہری متر نہ کوئی — اوپج نیچ کوؤ بن ہوئی
جوئی بھگتی بھجن من دھرے — سوئی ہری سوں مل انوسرے

جیسے بھرنگی پتنگے کو لے جاتا ہے اور اپنا روپ بنا دیتا ہے اور جیسے کمل کے پھول میں بھونرا بند ہو جاتا ہے اور رات بھر اس کے اوپر گونجتا رہتا ہے۔ اسے چھوڑ اور کہیں نہیں جاتا۔ ویسے ہی جو ہری سے ہیت کرتا ہے اور اُن کا دھیان دھرتا ہے اسے وہ بھی اپنے جیسا بنا لیتے ہیں اور سدا اُنکے پاس ہی رہتے ہیں۔ یوں کہہ پھر اودھو جی بولے کہ اب تم ہری کو پتر کرت جانو۔ ایشور کرمانو۔ وہ انتریامی۔ بھگت ہتکاری پربھو آکر درشن دینگے اور تمہارا منورتھ (مقصد) تم کسی بات کی چنتا مت کرو۔

مہاراج! اس طرح باتیں کرتے کرتے اور سنتے سنتے جب سب رات گذر گئی اور چار گھڑی پچھلی باقی رہی تب نندرائے جی سے اودھو جی نے کہا مہاراج! اب دہی بلونے کا وقت ہوا۔ جو آپ کی اجازت پاؤں تو جمنا اشنان کر آؤں نندم ہر بولے۔ بہت اچھا۔ اتنا کہہ وہ تو وہاں بیٹھ سوچ وچار کرتے رہے۔ اور اُدھو اُٹھ جھٹ پٹ تھ میں بیٹھ جمنا کنارے آئے۔ پہلے کپڑے اتار کر جسم شدھ کیا۔ پھر پانی کے نزدیک جائے مٹی سر چڑھائے ہاتھ جوڑ کالندی استوتی گا کر آچمن کر کے پانی میں بیٹھ۔ نہا دھو کر سندھیا ترپن سے نشچنت ہو لگے تپ کرنے۔ اس وقت سب برج عورتیں بھی اٹھیں اور اپنا گھر جھاڑ لیپ پوت دھوپ دیپ کر لگیں دہی بلونے۔

دوہا: دہی کا متھن مینہ ساگا جے — گاویں نوپر کی دھن باجے
دہی متھ کے ماکھن لیئے — کہو گیہہ کا کام!
تب سب مل پانی چلیں — سندر برج کی بام

چوپائی: ایک کہے موہے ملے کنہائی — ایک کہے وہ بھجے ٹھکائی!
پیچھے تے پکری مو باہنہ — وہ ٹھاڈے ہری بٹ کی چھانہہ
کہت ایک تو دوہت دیکھے — بولی ایک بھور ہی پیکھے
ایک کہے وہ دھینو چراویں — سنو کان دے بنسی بجاویں
یا مارگ ہم جائے نہ مائی — دین مانگہیں کنور کنہائی
گگری پھوڑیں گانٹھ چھوڑیں — نیک چیتے کو تیو چور ہیں
ہیں کیوں دورے دور رہیں — تب ہم کہاں جان پائے ہیں
ایسے کہت چلیں برج ناری — کرشن ویوگ وکل تن بھاری

ادھیائے ۴۸ 48

اُودھو گوپی سنواد

شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ جب اُودھو جی جب کر چکے تو ندی سے نکل کپڑے پہن رتھ میں بیٹھے جب کالندی کنارے سے نند گیہہ کی طرف چلے تو گوپیاں جو پانی بھرنے کو نکلی تھیں۔ اُنھوں نے رتھ دُور سے راستے میں آتے دیکھا دیکھتے ہی آپس میں کہنے لگیں کہ یہ رتھ کس کا چلا آتا ہے اسے دیکھ لو۔ آگے پاؤں نہ بڑھاؤ۔ یوں سُن ان میں سے ایک گوپی بولی کہ سکھی! کہیں وہ کپٹی (دھوکہ باز) اکرور تو نہ آیا ہو جس نے شری کرشن چندر کو لے جاکر متھرا میں بسایا۔ اور کنس کو مروایا۔ اتنی سُن ان میں سے ایک اور بولی یہ وشواس گھاتی پھر کس لیے آیا۔ ایک دفعہ تو ہمارے جیون مول کو لے گیا اب کیا پران لے گا۔ مہاراج!

ٹھاڈی بھئی جہاں برج ناری سہرتے گاگر دھری اُتاری

اس طرح سے باتیں کرتے کرتے رتھ نزدیک آیا تو کچھ دُور سے ہی اُودھو جی کو دیکھا۔ آپس میں کہنے لگیں کہ سکھی۔ یہ تو کوئی شیام ورن کمل نین مکٹ سروے۔ بن مالا گلے پیتامبر پہنے۔ پیت پیت اوڑھے۔ شری کرشن چندر سا بیٹھا ہماری طرف دیکھتا چلا آتا ہے۔ تب انہی میں سے ایک گوپی نے کہا۔ کہ سکھی! یہ تو کل سے نند جی کے یہاں آیا کہ اُودھو اس کا نام ہے اور شری کرشن نے سارا سندیشہ اس کے ہاتھ کہہ بھیجا (بھیجا) ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ایکانت جگہ دیکھ سوچ سنکوچ چھوڑ دوڑ دوڑ کر اُودھو جی کے نزدیک گئیں اور ہری کا ہتو جان ونڈوت کر کشل کشیم (خیریت) پوچھ ہاتھ جوڑ رتھ کے چاروں طرف گھیر کر کھڑی ہوگئیں۔ ان کا پریم دیکھ اودھو جی بھی رتھ سے اُتر پڑے۔ تب سب گوپیاں انہیں ایک

درخت کے سایہ میں بٹھا کر آپ بھی چاروں طرف گھر بیٹھیں۔ اور پیار سے کہنے لگیں۔

بھلی کری اُودھو تم آئے ۔ سماچار مادھو کے لائے
سدا سمیپ کرشن کے رہو ۔ ان کا کہا سندیشہ کہو
بیٹھیے مات پتا کے ہیت اور نہ کا ہو کی سدھ لیت
سروس دینو اُن کے ہاتھ اُلجھے پران چرن کے ساتھ
اپنے ہی سوارتھ کے بھئے سب ہی کو اب دُکھ دے گئے

اور جیسے بغیر پھل کے پودے کو پرند اچھوڑ جاتا ہے ویسے ہی ہری ہمیں چھوڑ گئے۔ ہم نے اُنھیں اپنا سب کچھ دیا، انھوں ہمارے نہ ہوئے۔ مہاراج! جب پریم میں مگن ہو کر اس طرح کی بہت سی باتیں گوپی نے کہیں، تب اُودھو جی اُن کے پریم کی (مضبوطی) دیکھ جیونہی پرنام کرنے کو اٹھا چاہتے تھے، تیونہی کسی گوپی نے ایک بھونرے کو پھول پر بیٹھتے دیکھ اس کے بہانے اُودھو سے کہا ارے بھونرے! تو نے مادھو کے چرن کمل کا رس پیا ہے۔ اسی لیے تیرا نام مدھوکر ہوا اور کپٹی کا مترہے۔ اس لیے تجھے اپنا دُوت بنا کر بھیجا ہے۔ تو ہمارے چرن مت پکڑ۔ کیونکہ ہم جانتی ہیں کہ جتنے شیام ورن ہیں۔ وہ سب دھوکے باز ہیں۔ جیسا تو ہے ویسا ہی شیام۔ اس لیے تم ہمیں مت کرو پرنام۔ جو تو پھل کا رس لیتا پھرتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا۔ تو وہ بھی محبت کر کے کسی کے نہیں ہوتے۔ ایسے گوپی کہہ رہی تھیں کہ ایک بھنورا اور آیا، اسے دیکھ کر للتا نام کی گوپی بولی۔

اہو بھنے تم الگ ہی رہو یہ تم جائے متھرا پُوری کہو

جہاں کُبجا سی پٹ رانی اور شری کرشن وِراجتے ہیں کہ ایک جنم کی ہم کیا کہیں تمہاری تو جنم جنم کی یہی چال ہے بلی راجہ کے سروس دیا۔ اسے پاتال بھیجا اور ستیا جیسی ستی کو بنا قصور گھر سے نکالا۔ جب ان کی یہ حالت کی تو ہماری کیا چلی ہے۔ یوں کہہ سب گوپی ہاتھ جوڑ اُودھو سے کہنے لگیں۔ کہ اُودھو جی ہم اناتھ ہیں شری کرشن بغیر۔ تم اپنے ساتھ لے جاؤ شری سُکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! اتنی بات گوپیوں کے منہ سے نکلتے ہی اُودھو جی نے کہا کہ سندیشہ شری کرشن نے لکھ بھیجا ہے وہ میں سمجھا کر کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سنو۔ لکھا ہے کہ تم بھوگ کی امید چھوڑ یوگ کرو۔ تم سے دیوگ کبھی نہ ہوگا اور کہا کہ:

نشدن کرتی میرا دھیان پر یہ نہیں کوئی تم سی سمان

اتنا کہہ پھر اُودھو جی بولے۔ جو ہیں آدی پرش اویناشی ہری۔ ان سے تم نے محبت لگاتار کری۔ جنھیں سب کوئی اکیلا اگوچر۔ ابھید بکھانے۔ جنھیں تم نے اپنے کنت رتی، کرمانے۔ پرتھوی۔ پون۔ پانی۔ تیج آکاش کا ہے۔ جیسے جسم میں نواس۔ ایسے پربھو تم میں وِراجتے ہیں۔ مگر مایا کے گنوں سے الگ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا سمرن دھیان کرو۔ وہ ہمیشہ اپنے بھگتوں کے قابو میں رہتے ہیں اور پاس رہنے سے ہوتا ہے گیان دھیان کا ناش اس لیے ہری نے کیا ہے دور جا کے پاس اور یہ بھی مجھے شری کرشن چندر نے سمجھا کر کہا ہے۔ تمہیں بنسی بجائے بن میں بلایا اور جب دیکھا تمہارے ورن

339

۳۳۹ پرکاش۔ تب ہم نے تمہارے ساتھ مل کر کیا تھا راس ولاس۔ پھر جو تم نے گیان دھیان ہری کا من میں کیا تیو نہی تمہارے چِت کی بھگتی گیان دیکھ پربھو نے آکر درشن دیا۔ مہاراج! اتنا وچن اُودھو جی کے مکھ سے نکلتے ہی اتنی کتھا سنائے شری شُکدیو منی بولے۔

گوپی تبھی کہیں مترائے — سُنو بات اب رہو الگائے
گیان یوگ وِدھی ہم ہی سناوے — دھیان چھوڑ آکاش بتاوے
بن کی لیلا میں من رہے — تن کو نارائن کہے
بالاپن نے جن سُکھ دیو — سو کیوں الکھ اگوچر بھیو
جو سب گن یت روپ سروپا — سو کیوں نرگن ہوئے سروپا
ایک سکھی اُٹھ کہے وچاری — اُودھو کی کیجے منوہاری
ان سوں سکھی کچھو نہیں کہیئے — سن کے وچن دیکھ مکھ رہیئے
ایک کہت اپرادھ نہ یاکو — یہ آیو پٹھیو کبجا کو
اب کبجا جو جائے سکھاوے — سوئی واکو گایا گاوے
کبھوں شیام کہیں ناہی ایسی — کہا آئے برج میں ان جیسی
ایسی بات تینے کو بھائی — اُٹھت شول سنی سہی نہ جائی
کہت بھوگ تج یوگ ارادھو — ایسی کیسے کہے ہیں مادھو
جب تپ سیم نیم اپار — یہ سب ودھوا کا بیوہار
ریگ ریگ جیہوں کنور کنہائی — شیش ہمارے پر سکھدائی
آچھت پتی وبھوت لگائی — کہو کہاں کی ریت چلائی
ہم کو نیم یوگ برگ ابہا — نند نند پد سدا سنیہا
اُودھو تہیں دوش کولاوے — یہ سب کبجا ناچ نچاوے

اتنی کتھا سنائے شری شُکدیو منی بولے کہ مہاراج! جب گوپیوں کے منہ سے ایسے پریم بھرے وچن سُنے تب یوگ کتھا کہہ کے اُودھو من ہی من میں پچھتائے۔ سکو چائے چُپ کھنچ سر جھکائے رہ گئے۔ پھر ایک گوپی نے پوچھا کہو بل بھدر جی تو راضی خوشی ہیں۔ اور بچپن کی یاد کر کبھی ہمیں بھی یاد کرتے ہیں کہ نہیں۔ یہ سُن اُنہی میں سے کسی دُوسری گوپی نے جواب دیا کہ تم تو ہو اہیری گنواری۔ متھرا کی ہیں سندر ناری۔ ان کے قابو ہو کر ہری وہار کرتے ہیں۔ اب ہماری سُرت کیوں کریں گے۔ جب سے وہاں جا کے چھائے۔ سکھی تب سے پیا بھئے پرائے۔ جو پہلے ہم ایسا جانتی تو کاہے کو جانے دیتیں۔ اب پچھتائے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ سب دُکھ چھوڑ اس وقت کی اُمید لگائے رہیئے۔ کیونکہ جیسے آٹھ مہینے پرتھوی بن۔ پریت بادل کی اُمید لگائے گرمی برداشت کرتے ہیں۔ اور انھیں آکر وہ ٹھنڈا کرتا ہے — ویسے ہی

ہری بھی آملیں گے۔

ایک کہت ہری کیتھو کاج　　وَیری مار لیتھو راج
کاہے کو برندابن آویں　　راج چھوڑ کیوں گائیں چرادیں
چھوڑ ہو سکھی اودھی کی آشا　　چنتا جیہے بھئے نراشا
ایک تریا بولی اکولائے　　کرشن اِس کیوں چھوڑی جائے

جنگل، پربت اور جمنا کنارے جہاں جہاں کرشن بلبیر نے لیلا کی۔ تہاں تہاں وہی جگہ دیکھ یاد آتی ہے گوپی پران پتی! ہری کو یوں یاد کر پھر بولیں۔

دوہا۔　　دُکھ ساگر یہ برج بھیو نام ناؤ وچ دھار
بوڑہی ورہ ویوگ جل کرشن کرے کب پار

چوپائی:　　گوپی ناتھ تے کیوں سدھ بھئی - لاج نہ کچھ نام کی بھئی:

اتنی بات سن اُودھو جی من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ دھنیہ ہے گوپیوں کو اور ان کی درڑھتا کو جو سب کچھ چھوڑ شری کرشن چندر جی کے دھیان میں محو ہو رہی ہیں مہاراج! اُودھو جی تو ان کا پریم دیکھ من ہی من میں سراہتے تھے اس وقت سب گوپی اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور اُودھو جی کو بڑی عزت کے ساتھ اپنے گھر لوا لے گئیں۔ ان کی پریتی دیکھ اُنھوں نے بھی وہاں جاکر بھوجن کیا اور وشرام کرشن کی کتھا سنائے انھیں بڑا سکھ دیا۔ تب سب گوپی اُودھو جی کی پوجا بہت بھینٹ آگے دھر ہاتھ جوڑ وِنتی کر بولیں۔ اُودھو جی! تم ہری سے جاکر کہیو کہ ناتھ پہلے تو تم بڑی کرپا کرتے تھے۔ ہاتھ پکڑا اپنے ساتھ لیئے پھرتے تھے۔ اب ٹھکرائی پائے نگر ناری کُبجا کے کہنے سے یوگ گیان لکھ بھیجا۔ ہم ابلا ابو تراب تک گوپیاں نہیں ہوئیں۔ ہم گیان کیا جانیں۔

اُن سوں بال پن کی پریتی　　جانے کہا یوگ کی ریتی
وہ ہری کیوں نہ یوگ دے بات　　بس نہ سندیش کی ہے بات
اودھو یوں کہیئے سمجھائے　　پران جات ہیں راکھیں آئے

مہاراج! اتنی بات کہہ سب گوپیاں تو ہری کا دھیان کر مگن ہو رہیں۔ اور اُودھو جی انھیں دنڈوت کر وہاں سے چلے اور جہاں جہاں شری کرشن چندر نے لیلا کی تھی وہاں گئے اور دو دو چار دِن سب جگہ ٹھہرے۔ آخر بہت دن بعد پھر برندابن میں آئے اور نند یشودھا جی کے پاس ہاتھ جوڑ کر بولے۔ آپ کا پریم دیکھ دیکھ میں اتنے دن یہاں رہا۔ اب اجازت پاؤں تو متھرا کو جاؤں۔ اتنی بات کے سنتے ہی یشودھا رانی دُودھ، دہی، ماکھن اور بہت سی مٹھائی گھر سے لے آئیں اور اُودھو جی کو دے کر کہا کہ یہ تو تم شری کرشن بلرام پیاروں کو دینا اور بہن دیوکی سے یہ کہنا کہ میرے شری کرشن بلرام کو بھیج دے۔ بہکائے نہ رکھیں۔ اتنا سندیش کہہ نند رانی بہت ویاکل ہو رونے لگیں۔ تب نند جی کہنے لگے کہ اُودھو جی! ہم تم سے زیادہ کیا کہیں۔ تم خود ہی سمجھ دار گنوان مہا سجان ہو ہماری طرف سے ایسے جائے کہیو کہ

341 ۳۴۱
وہ برج واسیوں کا دُکھ وچار جلد آکر درشن دیں اور ہماری یاد نہ بھولیں۔ اتنا کہہ جب نند رائے نے بھی آنسو بھر لیئے تو سب برج واسی کیا مرد کیا عورت جتنے بھی وہاں کھڑے تھے سب رونے لگے۔ تب اُدھو جی انھیں سمجھائے آشا بھروسہ دے ڈھارس بندھائے وِدا ہو رہنی کو ساتھ لے متھرا کو چلے اور چلتے چلتے شری کرشن کے پاس آپہنچے۔

انھیں دیکھتے ہی شری کرشن بلدیو اُٹھ کر اور بڑے پیار سے ان کی خیریت پُوچھ برندابن کے سماچار پوچھنے لگے کہ کہو اُدھو جی! نند یشودھا سمیت سب برج واسی آنند سے تو ہیں اور کبھی ہماری یاد کرتے ہیں کہ نہیں، اُدھو بولے کہ مہاراج! برج کی مہما اور برج واسیوں کا پریم مجھ سے کچھ کہا نہیں جاتا۔ ان کے تو تم ہی ہو پران۔ نشدن وہ کرتے ہیں تمہارا ہی دھیان۔ اور ایسی دیکھی گوپیوں کی پریتی۔ جیسے ہوتی ہے پُران بھجن کی ریتی۔ آپ کے کہنے کے مطابق میں نے اُپدیش سُنایا۔ مگر میں نے بھجن کا بھید انھیں سے پایا۔ اتنا حال کہہ اُدھو جی بولے، کہ دینا ناتھ میں زیادہ کیا کہوں۔ آپ انتریامی گھٹ گھٹ کی جانتے ہو۔ تھوڑے میں ہی سمجھیئے کہ برج میں کیا جڑ۔ کیا چیتن آپ کے درشن پرشن بنا مہادُکھی ہیں۔ صرف اس آپ کے کہے ہوئے عرصہ کی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ اِتنی بات کے سُنتے ہی دونوں بھائی اداس ہو رہے۔ تب اُدھو جی شری کرشن چندر سے اجازت لے نند یشودھا کا سندیشہ وسدیو دیوکی کو پہنچائے اپنے گھر گئے اور روہنی شری کرشن بلرام سے مل بہت خوش ہوا اپنے مندر میں رہیں۔

ادھیائے ۴۹ 49

بھگوان کا کُبجا اور اکرُور جی کے گھر جانا

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن بہاری بھگت تہکاری کُبجا کی پریتی وچار اپنا وعدہ پورا کرنے کو اُدھو جی کو

ساتھ لے اُس کے گھر گئے۔

جب کیجا جان ہری آئے　　پاٹمبر پانوڑے بچھائے
اتی انند لیئے اٹھ آگے　　پورو پنیہ پنج سب جاگے
اودھو کو آسن بیٹھاری　　مندر بھیتر دھنسے مراری

وہاں جاکر دیکھا تو چتر شالا میں صاف ستھرا بچھونا بچھا ہے۔ اس پر پھولوں سے سنواری اچھی سیج بچھی ہے۔ اس پر ہری جا بیٹھے۔ اور کیجا ایک طرف مندر میں جائے سگندھ ابٹن لگائے نہائے دھوئے چوٹی کر ستھرے کپڑے پہن ہر طرح سے شنگار کر پان کھائے سگندھ (خوشبو) لگائے کر ایسے چاؤ سے شری کرشن چندر کے نزدیک آئی کہ جیسے سندری اپنے پتی کے پاس آئی ہو۔ اور لاج سے گھونگھٹ کئے۔ پہلی دفعہ ملن کا بھید دل میں لیے چپ چاپ ایک طرف کھڑی ہوئی۔ دیکھتے ہی شری کرشن چندر آنند کند نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھا لیا اور اس کا منورتھ (مقصد) پورا کیا۔

تب اٹھ اودھو کے ڈھنگ گئے　　بھیئے لاج ہنس نین نوائے

مہاراج یوں کیجا کو سکھ دے اودھو جی کو ساتھ لے شری کرشن چندر پھر اپنے گھر آئے اور بلرام جی سے کہنے لگے کہ بھائی ہم نے اکرور جی سے کہا تھا کہ تمہارا گھر دیکھنے آویں گے۔ سو پہلے تو وہاں چلیئے۔ بعد میں انھیں ہستناپور بھیج وہاں کے سماچار منگوایئے۔ اتنا کہہ دونوں بھائی اکرور جی کے گھر گئے۔ وہ پربھو کو دیکھتے ہی بہت سکھ پائے پرنام کر چرن رج سر چڑھائے ہاتھ جوڑ وِنتی کر بولا۔ کرپا ناتھ! آپ نے بڑی کرپا کی جو درشن دیا۔ اور میرا گھر پوتر کیا۔ یہ سن شری کرشن چندر بولے کاکا! اتنی بڑائی کیوں کرتے ہو۔ ہم تو آپ کے لڑکے ہیں۔ یوں کہہ پھر سنایا کہ کاکا آپ کے پنیہ سے اُسرتو سب مارے گئے مگر ایک ہی فکر ہمارے دل میں ہے کہ پانڈو بیکنٹھ سدھارے اور دریودھن کے ساتھ پانچ بھائی ہیں دکھی ہمارے۔

ادھیائے 50

اکرور جی کا ہستناپور جانا

اتنی بات کہہ سنتے ہی اکرور جی نے ہری سے کہا۔ آپ اس بات کی چنتا مت کیجیے۔ میں ہستناپور جاؤں گا اور انھیں سمجھائے اُن کی سدھ لے آؤں گا۔

شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ! جب ایسا شری کرشن چندر جی نے اکرور جی کے مکھ سے سنا تب انھیں پانڈوؤں کی سدھ لینے کو وداکیا۔ وہ رتھ پر بیٹھ چلے۔ کئی ایک دن میں متھرا سے ہستناپور پہنچے اور رتھ سے اُتر جہاں راجہ دریودھن اپنی سبھا میں بیٹھا تھا۔ وہاں جاکر پرنام کر کھڑے ہوئے۔ انھیں دیکھتے ہی دریودھن سبھا سمیت اٹھ کر ملا اور بہت عزت سے پاس بٹھا کر اُنکی خیریت پوچھ بولا۔

343

نیکے شُور سین بلدیو	نیکے ہیں موہن بلدیو ؛
اگر سین راجہ کہت ہیت	ناہن کا ہُو کو سدھ لیت
پُتر ہی مار کرت ہے راج	تنہیں کا ہُو سوں ہے کاج

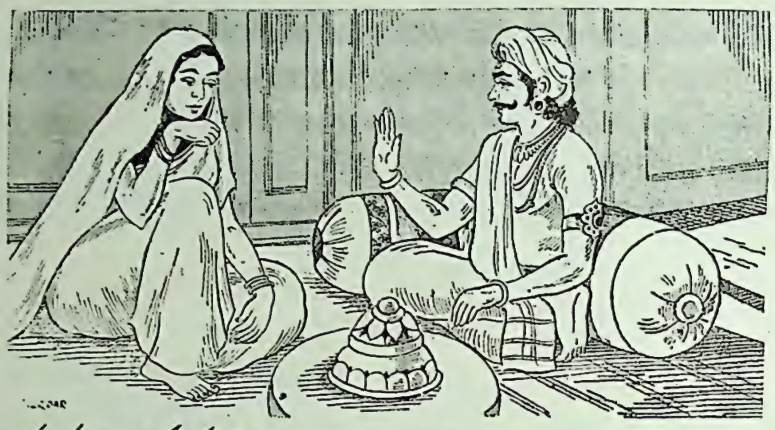

ایسے جب دُریودھن نے کہا تو اکرُور سُن کر چُپ ہو گیا اور من ہی من میں کہنے لگا کہ یہ پاپیوں کی سبھا ہے یہاں مجھے رہنا ٹھیک نہیں کیونکہ جو میں رہوں گا تو ایسی ایسی بہت سی باتیں کہیں گے۔ سو مجھ سے کب سُنی جائینگی۔ اسلیئے رہنا ٹھیک نہیں۔ ایسا وچار اکرُور جی وہاں سے اُٹھ دُور کو ساتھ لے پانڈو کے گھر گئے۔ وہاں جا کر دیکھا تو گنتی تپی کے دُکھ سے مہا وِیاکُل ہو رہی ہے۔ اسکے پاس جا بیٹھے اور لگے سمجھانے کہ ودھنا سے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا ہے۔ ہمیشہ کوئی امر ہو کر زندہ بھی نہیں رہتا۔ دیہہ پا کر جیو دُکھ سُکھ سہتا ہے۔ اس لیئے آدمی کو فکر کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ چنتا کرنے سے کچھ ہاتھ نہیں آتا صرف دل کو دُکھ دینا ہے۔ مہاراج! جب ایسے سمجھائے اکرُور جی نے گنتی سے کہا۔ تب وہ سوچ سمجھ کے چُپ ہو رہی اور انکی راضی خوشی پُوچھ بولی۔ ہے اکرُور جی! ہمارے ماتا پتا اور بھائی وسدیو جی کُٹمب سمیت سب ٹھیک ہیں اور شری کرشن بلرام کبھی یُدھشٹر بھیم۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیوان اپنے پانچوں بھائیوں کی یاد کرتے ہیں۔ یہ تو یہاں دُکھ کے سمندر میں پڑے ہیں وہ انکی رکشا کب آکر کریں گے۔ ہم سے اب تو اس اندھے دھرت راشٹر کا دُکھ برداشت نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دُریودھن کی رائے سے چلتا ہے۔ ان پانچوں کو مارنے کے اپائے میں دن رات رہتا ہے۔ کئی دفعہ تو زہر گھول کر دیا جو کہ میرے بھیم سین نے پی لیا۔ اتنا کہہ پھر گنتی بولی۔ کہو اکرُور جی۔ جب سب کورُو اس طرح سے دشمنی کر رہے تو یہ میرے بالک کس کا منہ دیکھیں اور نیچوں سے بچ کر کیسے ہوویں سیانے۔ یہ دُکھ بڑا ہے ہم کیا بکھانیں۔ جیوں ہی ہرنی جھنڈوں سے بچھڑ کرتی ہے تو اِس تیوں میں بھی سدا رہتی ہوں اداس۔

جن کنس آوک اسُر دن مارے	سوئی ہیں میرے رکھوارے
بھیم یُدھشٹر ارجن بھائی	اُن کا دُکھ تم کہیو جائی

جب ایسے دین ہو گنتی نے کہے بچن۔ تب سُن کر اکرُور نے بھر لیئے نین اور سمجھا کے کہنے لگا کہ تم کچھ چنتا مت کرو۔ یہ جو پانچوں پُتر تمہارے ہیں۔ سو مہا بلی اور یش والے ہونگے۔ شترو اور دُشمن کو مار کریں گے نکند۔ ان کے حمایتی ہیں شری گوبند۔ یوں کہہ پھر اکرُور جی بولے۔ کہ شری کرشن بلرام نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ کچھ بھی سے کہیو کہ کسی بات سے دُکھ نہ پاوے۔

ہم جلد ہی تمہارے پاس آتے ہیں۔ مہاراج! ایسے شری کرشن کی کہی ہوئی بات کنتی کو سمجھائے بجھائے آشا بھروسہ دے رخصت مانگ، ودر کو ساتھ لے دھرت راشٹر کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تم بزرگ ہو کر ایسی بے انصافی کیوں کرتے ہو؟ جو بیٹے کے قابو میں ہو کر اپنے بھائی کا راج پاٹ لے کر بھتیجے کو دکھ دیتے ہو۔ کہاں بھلا ہوگا جو ایسا ادھرم کرتے ہو

لوچن گئے نہ جھجھے ہیئے ۔ کُل بہہ جائے آپ کے کیئے

تم بھلے چنگے بیٹھے بٹھائے کیوں بھائی کا راجیہ لیا۔ اور بھیم یدھشٹر کو کیوں دکھ دیا۔ اتنی بات کے سنتے ہی دھرت راشٹر اکرور کا ہاتھ پکڑ بولا کہ کیا کروں۔ میرا کہنا کوئی نہیں سنتا۔ یہ سب اپنی اپنی رائے سے چلتے ہیں۔ میں تو ان کے آگے بیوقوف بنا ہوا ہوں۔ اس لیئے ان کی باتوں میں دخل نہیں دیتا۔ اکیلا بیٹھا اپنے پربھو کا چپ چاپ بھجن کرتا ہوں۔ اتنی بات جو دھرت راشٹر نے کہی تو اکرور جی وِدا ہو کر وہاں اٹھ رتھ پر چڑھ ہستنا پور سے چل کر متھرا نگر میں آئے۔

اگرسین وسدیو سوں کہی دھرت راشٹر کی بات
کنتی کے سب ہتی دُکھت بھیئے کشین سب گات

یوں اگرسین وسدیو سے ہستنا پور کے سب سماچار کہہ کر اکرور جی پھر شری کرشن بلرام جی کے پاس جا کر پرنام کر کے ہاتھ جوڑ بولے کہ مہاراج! میں نے ہستنا پور جا کر دیکھا آپ کی پھوپی اور پانچوں بھائی کوروؤں کے ہاتھ سے مہا دکھی ہیں۔ زیادہ کیا کہوں۔ آپ انتریامی ہیں وہاں کی حالت اور مصیبت آپ سے چھپی نہیں یوں کہہ اکرور تو کنتی کا پیغام سنا کر اجازت لے اپنے گھر گئے اور سب حال سن شری کرشن بلدیو جو ہیں سب دیون کے دیو سود بنیادی کے طور پر فکرمان بھومی کا بھار اتارنے کا وچار کرنے لگے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی نے راجہ پریکشت کو سنا کر کہا ہے پرکشی ناتھ! یہ جو میں نے برج بن متھرا کا لیش گایا۔ سو پہلا آدھا حصہ کہو اب باقی آدھا حصہ گاؤں گا جو دوارکا ناتھ کا بل پاؤں گا۔

اودھیائے 51 ۵۱

جراسندھ پرارجیہ (ہار) اور دوارکا پوری کا نرمان

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج جیوں ہی شری کرشن چندر سمیت جراسندھ کو جیت کال یون کو مار مچکند کو تار برج کو تج دوارکا میں جا بسے۔ وہ میں ساری کتھا کہتا ہوں۔ تم غور سے دھیان دیکر سنو۔ راجہ اگرسین راج نیتی سے متھرا پوری کا راجیہ کرتے تھے۔ اور شری کرشن بلرام سیوک کی طرح فرماں بردار تھے۔ اس سے راجا و پرجا سب سکھی تھے۔ مگر ایک کنس کی رانیاں ہی اپنے پتی

کے رنج سے مہا دکھی تھیں۔ نہ انھیں نیند آتی تھی نہ بھوک پیاس لگتی تھی آٹھوں پہر اُداس رہتی تھیں۔ ایک دن وہ دونوں بہنیں چنتا کر آپس میں کہنے لگیں کہ جیسے راجا بغیر پرجا۔ چاند بغیر یامنی شوبھا نہیں پاتی ویسے ہی پتی بغیر کامنی بھی شوبھا نہیں پاتی۔ اب اناتھ ہو یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ اس لیئے اپنے پتا کے گھر چل کے رہیں تو اچھا ہے مہاراج! وہ دونوں رانیاں آپس میں ایسے سوچ وچار کر رتھ منگوائے اس پر چڑھ متھرا سے چل کر مگدھ دیش میں اپنے پتا جی کے یہاں آئیں۔ اور جیسے شری کرشن بلرام نے سب راکششوں سمیت کنس کو مارا۔ ویسے ان دونوں نے رو رو کر اپنے پتا سے کہہ سنایا۔ سنتے ہی جراسندھ بہت غصہ کر سبھا میں آیا۔ اور کہنے لگا کہ ایسے بلی کون یدو ونش میں پیدا ہوئے۔ جنھوں نے سب اسروں سمیت مہا بلوان کنس کو مار میری بیٹی کو رانڈ کیا۔ میں اپنا سب کٹکلے چڑھ جاؤں اور یدو ونشوں سمیت متھرا پوری کو جلائے شری کرشن بلرام کو جیت باندھ نہ لاؤں تو میرا نام بھی جراسندھ نہیں۔ اتنی کہہ اس نے فوراً چاروں طرف کے .....

راجاؤں کو خط لکھے۔ کہ تم اپنا اپنا دل (فوج) لے ہمارے پاس آؤ۔ ہم کنس سے بدلہ لیں گے۔ بدو نیشوں کا ونا ش کریں گے جراسندھ کا خط ملتے ہی منتخب ملکوں کے نریش اپنی اپنی فوج ساتھ لے اُٹھ چلے آئے اور یہاں جراسندھ نے بھی اپنی فوج ٹھیک کر رکھی تھی۔ آخر سب راکشش فوج لے جراسندھ جس وقت مگدھ دیش سے متھرا پوری کے لیئے روانہ ہوا۔ اس وقت اس کے ساتھ تیئیس اکشونی فوج تھی۔ (اکیس ہزار آٹھ سو ستر ہ تھی اور اتنے ہی ہاتھی۔ ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل اور چھیاسٹھ ہزار گھوڑ سوار۔ یہ اکشونی ہوئی۔ ایسی تئیس اکشونی ان کے ساتھ تھیں) اور ان میں سے ایک ایک راکشش اتنا بلوان تھا کہ کہاں تک بیان کروں۔ مہاراج! جس وقت جراسندھ فوج ساتھ لے کر دھونسہ دے چلا تو دسوں دشاؤں میں دگپال لگے تھر تھر کانپنے اور سب دیوتا ڈر کے مارے لگے بھاگنے۔ پرتھوی بھی بوجھ سے لگی چھت کی طرح ہلنے۔ آخر بہت دنوں میں چلتے چلتے جا پہنچے۔ اور اس نے چاروں طرف سے متھرا پوری کو گھیر لیا۔ تب نگر نواسی ڈر کر شری کرشن کے پاس جا کر پکارے کہ مہاراج! جراسندھ نے چاروں طرف سے آکر فوج لے نگر گھیرا۔ اب کیا کریں اور کدھر جائیں۔ اتنی بات کے سنتے ہی ہری کچھ سوچ وچار کرنے لگے۔ اتنے میں بلرام جی نے آکر پربھو سے کہا کہ مہاراج! آپ نے بھگتوں کا دکھ دور کرنے کے لیئے اوتار لیا ہے۔ اب آگ بن کر راکشش روپی جنگل کو جلا کر بھومی کا بھار اتاریئے۔ یہ سن شری کرشن چندر انھیں ساتھ لے اگرسین کے پاس گئے اور کہا کہ مہاراج! ہمیں تو لڑنے کی اجازت دیجئے۔ اور آپ سب عورتوں کو ساتھ لے گڈھ کی حفاظت کیجئے۔ اتنا کہہ کر ماتا پتا کے پاس آئے تو سب نگر نواسی گھر آئے۔ وہ ویاکل ہو کہنے لگے۔ کہ ہے کرشن! اب ان اسروں کے ہاتھ سے کیسے بچیں۔ تب ہری نے ماتا پتا سمیت سب کو خوف زدہ دیکھ سمجھا کے کہا کہ تم کسی طرح کی چنتا مت کرو۔ یہ راکششوں کا دل جو تم دیکھتے ہو سو پل میں یہیں کا یہیں ایسے ختم ہو جائے گا جیسے پانی کے بلبلے ختم ہو جاتے ہیں یوں کہہ سمجھائے بجھائے ڈھارس بندھائے ان سے رخصت ہو پربھو جو آگے بڑھے تو دیوتاؤں نے دور تھ ہتھیاروں سے بھر کر ان کے پاس بھیج دیئے۔ وہ آکر ان کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ تب وہ دونوں رتھوں میں بیٹھ لیئے۔

بکھے دونوں بھارت یدورائے۔ پہنچ شیگھر رن دل میں جائے

جہاں جراسندھ کھڑا تھا۔ وہاں جا نکلے۔ دیکھتے ہی جراسندھ شری کرشن چندر سے ابھیمان کر کہنے لگا۔ ارے! تو میرے سامنے سے بھاگ جا۔ میں تجھے کیا ماروں۔ تو میرے برابر کا نہیں جو تجھ پر ہتھیار چلاؤں۔ بھلا۔ بلرام کو میں دیکھ لیتا ہوں۔ شری کرشن چندر بولے۔ ارے بیوقوف ابھیمانی! یہ کیا بکتا ہے جو بہادر ہوتے ہیں۔ وہ بڑا بول نہیں بولتے۔ سب سے نری سے پیش آتے ہیں۔ کام پڑنے پر اپنی طاقت دکھاتے ہیں اور جو اپنے منہ اپنی بڑائی مارتے ہیں سو کیا بھلے کہلاتے ہیں؟ کہا ہے گرجتا ہے سو برستا نہیں۔ اس لیے فضول بکواس کیوں کرتے ہو؟

اتنی بات سنتے ہی جراسندھ نے غصہ کیا۔ تو شری کرشن بلدیو چل کر کھڑے ہوئے ان کے پیچھے۔ وہ بھی اپنی سب سینا لے دھایا۔ اور ان سے یوں پکار کے کہہ سنایا۔ ارے دشٹو۔ میرے آگے سے کہاں بھاگ کر جاؤ گے۔ بہت دن زندہ رہ چکے تم نے اپنے من میں کیا سوچا ہے اب زندہ نہ رہنے پاؤ گے۔ جہاں سب اسروں سمیت کنس گیا ہے وہاں ہی سب یدونیوں سمیت تمھیں بھی بھجواؤں گا۔ مہاراج! ایسے دشٹ بچن اسر کے مکھ سے نکلتے ہی تھوڑی دور جا کر دونوں بھائی پھر

۳۴۷ 347

کھڑے ہوئے۔ شری کرشن جی نے سب ہتھیار لیے اور بلدیو جی نے ہل موسل۔ جیونہی راکششوں کا دل ان کے نکٹ گیا۔ تیونہی دونوں ویر للکار کر ایسے ٹوٹے جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ پر شیر ٹوٹتے ہیں اور لگا لوہا بجنے۔ اس وقت جو بجتا تھا باجہ، وہ بادل کی طرح گرجتا تھا اور چاروں طرف سے راکششوں کا دل جو گھر آیا تھا سو کالے بادلوں جیسا چھایا تھا۔ اور ہتھیاروں کی جھڑی سی لگی تھی۔ ان کے بیچ شری کرشن بلرام ایسے شوبھایمان لگتے تھے جیسے گنجان جنگل میں دامن سہاونی لگتی ہے۔ سب دیوتا اپنے اپنے وِمانوں میں بیٹھ آکاش سے دیکھ دیکھ پربھو کا یش گاتے اور انھیں کی جیت مانتے تھے۔ اور اگرسین سمیت یدو ونشی بہت فکر کر من ہی من میں پچھتاتے تھے کہ ہم نے یہ کیا کیا جو شری کرشن بلرام کو اسر دل میں جانے دیا اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ پرکھتی ناتھ! جب لڑتے لڑتے اسروں کی بہت سی فوج کٹ گئی۔ تب بلدیو جی نے رتھ سے اتر جراسندھ کو باندھ لیا۔ اتنے میں شری کرشن نے بلرام سے کہا کہ بھائی اسے زندہ چھوڑ دو۔ مارو مت۔ کیونکہ یہ زندہ جائے گا تو پھر اسروں کو ساتھ لے آویگا انھیں ہم مار بھومی کا بھار اتارینگے۔ اور جو زندہ نہ چھوڑیں گے۔ جو راکش بھاگ گئے ہیں۔ سو ہاتھ نہ آویں گے۔ ایسے بلدیو جی کو سمجھائے پربھو نے جراسندھ کو چھڑوا دیا۔ وہ اپنے ان لوگوں میں گیا جو ان سے بھاگ کے بچ گئے تھے۔

چھوں رتھی چتے کہے پچھائے ۔ سگری سینا گئی بلائے
بھیو دکھ اتی کیسے جیجے ۔ اب گھر چھوڑ نپسیا کیجے
منتری تب کہیں سمجھائے ۔ تم سے گیانی کیوں پچھتائے
کبھوں ہار جیت بنی ہوئی ۔ راجہ دیش چھانڈے نہیں کوئی

کیا ہوا جو اب کی لڑائی میں ہارے۔ پھر اپنا دل جوڑ لائیں گے اور سب یدو ونشیوں سمیت شری کرشن بلدیو کو سورگ پٹھاویں گے۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرو مہاراج! ایسے سمجھائے بجھائے جو اسروں سے بھاگ کے بچے تھے انھیں اور جراسندھ کو منتری نے گھر لے پہنچایا۔ اور پھر وہ وہاں کٹک جوڑنے لگا۔ یہاں شری کرشن بلرام رن بھومی میں دیکھتے کیا ہیں کہ لہو کی ندی بہہ نکلی ہے۔ اس میں رتھ بغیر رتھی کے کشتی کی طرح بہے چلے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ ہاتھی مرے ہوئے پہاڑ سے دکھائی پڑتے ہیں۔ ان کے زخموں سے خون جھرنے کی طرح جھرتا ہے وہاں مہادیو بھی بھوت پریت ساتھ لیے بہت آنند سے ناچ ناچ گا گا کر منڈوں کی مالا بنائے پہنتے ہیں۔ بھوتنی پریتنی بوگنیاں کھپر بھر خون پیتی ہیں۔ گیدڑ۔ گدھ۔ کوے۔ لوتھوں پر بیٹھ بیٹھ مانس کھاتے ہیں اور آپس میں لڑتے جاتے ہیں۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جتنے رتھ۔ ہاتھی۔ گھوڑے اور راکشش اس کھیت میں مرے تھے انھیں پون (ہوا) نے تو سمیٹ اکٹھا کیا اور اگنی (آگ) نے سب کو جلا کر پل بھر میں بھسم کر دیا۔ پنچ تتو میں پنچ تتو مل گئے۔ انھیں آتے تو سب نے دیکھا، مگر جاتے کسی نے نہ دیکھا کہ کدھر گئے۔ ایسے اسروں کو مار۔ بھومی کا بھار اتار شری کرشن بلرام بھگت ہتکاری اگرسین کے پاس آکر دنڈوت کر ہاتھ جوڑ بولے کہ مہاراج! آپ کے پُنیہ پرتاپ سے اسر دل مار بگایا۔ اب بے خوف راجیہ کیجیے اور پرجا کو سکھ دیجیے۔ اتنا وچن ان کے مکھ سے نکلتے ہی راجہ اگرسین نے بہت آنند

بدھی کی۔ اور دھرماج کہنے لگے کہ بہت عرصہ بعد پھر جراسندھ اتنی فوج لے کر چڑھ آیا
یدوبنشیوں نے پھر اسی طرح مار بھگایا۔ ایسے تیئیس اکشونی فوج لے کر جراسندھ سترہ دفعہ چڑھ کر آیا
اور ہر بار مار بھگایا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس دوران میں نارد منی کے جی میں کیا آئی کہ
ایک دم اٹھ کر کال یمن کے یہاں گئے۔ انھیں دیکھتے ہی وہ سبھا سمیت اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے دنڈوت کر ہاتھ جوڑ پوچھا
کہ مہاراج آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا۔

سُن کے نارد کہیں وچار ۔ متھرا میں بھدر مُرار
تُجھ بن انھیں ہنی نہیں کوئی ۔ جراسندھ سوں کچھ نہیں ہوئی
توہے اجرامراتی بلی ۔ بالک واسدیو اور جلی

یوں کہہ نارد جی بولے کہ جیسے تو میگھ ورن کمل نین اتی سُندر بدن پیتامبر پہنے پیت پٹ اوڑھے دیکھے اس کا پیچھا
دیو بنجارے مت چھوڑیو اتنا کہہ نارد منی چلے گئے اور کال یمن اپنا دل جوڑنے لگا۔ اس نے کافی عرصہ میں تیس کروڑ ملیچھ اکٹھے
کیے۔ ایسے بھیانک کہ جن کے بازو لمبے گلے بڑے دانت میلے بھیس کیس بھورے۔ آنکھیں لال اندر کو دھنسی ہوئی۔ انھیں
ساتھ لے ڈنکا بجا متھرا پوری پر چڑھ آیا اور اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس وقت شری کرشن چندر جی نے اس کا
سلوک دیکھا اپنے من میں سوچا کہ اب یہاں رہنا ٹھیک نہیں کیونکہ آج یہ چڑھ آیا ہے اور کل کو جراسندھ بھی چڑھ آوے
تو پرجا دکھ پاوے گی اس سے تو اچھا یہی ہے کہ یہاں نہ رہیں اور سب کو ساتھ لے انت جا بسیں۔ مہاراج! ہری نے
یوں وچار کر وشوکرما کو بلائے سمجھائے بجھائے کے کہا کہ تم بھی جا کے سمندر کے بیچ ایک نگر بساؤ ایسا کہ جس میں سب
یدوونشی سکھ سے رہیں مگر وہ یہ بھید نہ جانیں کہ یہ ہمارے گھر نہیں اور پل بھر میں سب کو لے پہنچاؤ۔ اتنی بات کے
سنتے ہی وشوکرما نے جا کر سمندر کے بیچ سُدھ زمین کے اوپر بارہ یوجن کا نگر جیسا کہ شری کرشن نے کہا تھا ویسا ہی
رات میں بسائے اس کا نام دوارکا رکھ دیا۔ اور ہری سے آکر کہا۔ پھر یہ بھو نے حکم دیا کہ اسی وقت تو یدوونشیوں کو وہاں
ایسے پہنچا دے کہ کوئی یہ نہ معلوم نہ کر سکے کہ ہم کہاں آئے اور کون لے آیا۔

اتنا وچن پربھو کے مکھ سے جیوں نکلا۔ تیوں راتوں رات ہی اگر سین وسدیو سمیت وشوکرما نے سب یدوونشیوں کو
لے پہنچایا اور شری کرشن بلرام وہاں پدھارے۔ اس دوران سمندر کی لہر کی آواز سن کر سب یدوونشی چونک پڑے اور حیران
ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ متھرا میں سمندر کہاں سے آیا۔ یہ بھید کچھ جانا نہیں جاتا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! ایسے سب یدوونشیوں کو دوارکا میں
بسائے شری کرشن چندر جی نے بلدیو جی سے کہا کہ بھائی اب چل کے پرجا کی حفاظت کیجیے اور کال یمن کا ودھ کیجیے۔ اتنا
کہہ دونوں بھائی وہاں سے چلے اور برج منڈل میں آئے۔

* * *

اودھیائے 52 ۵۲

کال یون ودھ۔ مچکند ترن کرشن دوارکا گمن

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! برج منڈل میں آتے ہی شری کرشن جی نے رام جی کو تو متھرا میں چھوڑا اور آپ روپ سماگر جگت اوجاگر پیتامبر پہنے پیت پٹ اوڑھے سب شرنگار کیے کال یمن کے دل میں جائے انکے سامنے جا کر نکلے وہ انھیں دیکھتے ہی اپنے من میں کہنے لگا کہ ہو نہ ہو یہی کرشن ہے۔ نارد منی نے جو نشانیاں بتلائی تھیں سو سب ان میں پائے جاتے ہیں۔ اس نے کنس وغیرہ اسر مارے۔ جراسندھ کی فوج ختم کی۔ ایسے دل میں سوچ کر کہا۔

کال یون یون کہہ پکاری ۔ کا ہے بھاگے جات مُراری
آئے پریواب لو سو کام ۔ کھڑے رہو کرو سنگرام
جراسندھ ہو نا ہیں کنس ۔ یاد و کل کو کرو ودھونس

ہے راجن! یوں کہہ کال یمن بہت گھمنڈ کر اپنی سب سینا کو چھوڑ اکیلا شری کرشن کے پیچھے دھایا مگر اس بیوقوف نے ہری کا بھید نہ پایا۔ آگے آگے تو پربھو بھاگے جاتے تھے اور ایک ہاتھ کے فاصلے پر پیچھے پیچھے وہ دوڑا جاتا تھا آخر بھاگتے بھاگتے جب بہت دور نکل گئے تب پربھو ایک پہاڑ کی گپھا میں گھس گئے۔ وہاں جا کر دیکھا تو ایک آدمی سویا پڑا ہے۔ جھٹ اپنا پیتامبر اسے اڑھائے آپ الگ ایک طرف چھپ رہے۔ پیچھے سے کال یمن بھی دوڑتا ہانپتا اس بہت اندھیری گپھا میں جا پہنچا۔ اور پیتامبر اوڑھے اس آدمی کو سوتا دیکھا اس نے اپنے دل میں جانا کہ یہ کرشن ہی دھوکہ دینے کی غرض سے سو رہا ہے۔ مہاراج! ایسے من ہی من میں وچار غصہ کر اس سوتے ہوئے کو ایک لات مار

کال یمن بولا۔ ارے دھوکہ باز! کیا سادھو کی طرح بے فکری میں سو رہا ہے۔ اُٹھ میں تجھے ابھی مارتا ہوں۔ یوں کہہ
اُس نے اس کے اوپر سے پیتامبر جھٹک کے اٹھالیا۔ تب وہ نیند سے چونک پڑا اور جو اس نے اس کو غصہ سے دیکھا تو بیحال کر کے
ہو گئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی راجہ پرکیرت نے کہا۔

یہ شکدیو کہو سمجھائے۔ کیوں وہ رہیو کندراجائے
تاکی درشٹی بھسم کیوں بھیو۔ کون واہی مہاور دیو

شری شکدیو منی بولے۔ پرتھوی ناتھ! اکشا کونسی کشتری مندھاتا کا بیٹا مچکند بہت بلوان مہاپرتاپی جس کا
اری دل دلن یش چھائے دھانو کھنڈ ایک وقت سب دیوتا اسروں کے ستائے بہت گھبرائے مچکند کے پاس آئے اور
عاجزی سے کہا۔ مہاراج! راکشش بہت بڑھے۔ اب اُن کے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے۔ اب ہماری رکشا کرو میہ ریتی پرمپرا
وقدیمی سے چلی آئی ہے۔ جب جب سُر و منی رشی کمزور ہوئے ہیں تب تب ان کی حفاظت کشتریوں نے کی ہے۔ اتنی بات
کے سنتے ہی مچکند اُن کے ساتھ ہو لیا۔ اور جا کے اسروں سے یدھ کرنے لگا۔ ان سے لڑتے لڑتے کتنے ہی جگ گذر گئے تب
دیوتاؤں نے مچکند سے کہا۔ کہ مہاراج! آپنے ہمارے لیے بہت تکلیف اٹھائی۔ اب وشرام کیجئے۔ اور جم کو سکھ دیجئے۔

بہت دِن کینو سنگرام۔ گیو کٹمب سہت دھن دھام
رہیو نہ کو وُتھاں نہارو۔ تاتے اب جن گھر گ دھارو

اور جہاں تمہارا من مانے وہاں جاؤ۔ یہ سن مچکند نے دیوتاؤں سے کہا۔ کرپا ناتھ! مجھے کرپا کر کے ایسی ایکانت جگہ
بتاؤ کہ جہاں جا کر میں بے فکری سے سوؤں۔ اور کوئی نہ جگاوے۔ اتنی بات کے سنتے ہی خوش ہو کر دیوتاؤں نے مچکند سے
کہا کہ مہاراج! کہ آپ دھولاگری پربت کی گپھا میں جا کر سوئیے۔ وہاں تمھیں کوئی نہیں جگاویگا۔ اور جو کوئی جانے انجانے
وہاں جا کر تمہیں جگاویگا تو وہ دیکھتے ہی تمہاری نظر سے جل کر بھسم ہو جاویگا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ
سے کہا کہ مہاراج! ایسے دیوتاؤں سے ورپا کر اس گپھا میں سو رہا تھا۔ اس لئے اس کی نظر پڑتے ہی کال یمن جل کر راکھ
ہو گیا۔ پھر کرونا نِدھان کا نہا بھگت ہتکاری نے میگھ ورن۔ چندر مکھ۔ کمل نین۔ چترج بھج شنکھ چکر گدا پدم لیے مورنکٹ مکراکرت
کنڈل بن مالا اور پیتامبر پہنے مچکند کو درشن دیا۔ سروپ دیکھتے ہی وہ اشٹانگ پرنام کر کھڑا ہو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ
کرپا ناتھ! جیسے آپنے اس مہا اندھیری گپھا میں آ کر اُجالا کر کے اندھیرا دُور کیا ایسے بھی بھید بتائے دیا کر کے میرے من
کا بھی بھرم (شک) دُور کیجئے۔ شری کرشن بولے کہ میرے تو جنم کرم اور گن ہیں گھنے وہ کسی طرح گنے نہ جائیں۔ کوئی کتنا ہی
گئے۔ مگر میں اس جنم کا بھید کہتا ہوں۔ سو سنو کہ اس دفعہ وسدیو کے یہاں جنم لیا۔ اس لئے واسدیو میرا نام ہوا۔ اور
متھرا پوری سے سب راکششوں سمیت کنس کو میں نے ہی مار دھرتی کا بھار اُتارا اور سترہ دفعہ تیئیس اکشونی
سینا لے کر جراسندھ یدھ کرنے کو چڑھ آیا۔ وہ بھی مجھ سے ہارا۔ اور یہ کال یمن بھی ملیچھ تین کروڑ کی بھیڑ بھاڑ
لے لڑنے کو آیا تھا سو نظر سے جل مرا۔ اتنی بات پربھو کے منہ سے نکلتے ہی سن کر مچکند کو گیان ہوا تو بولا کہ مہاراج!
آپ کی مایا بہت بلوان ہے اس نے سارے سنسار کو موہا ہے اسلیئے کسی کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

کرت کرم بس سُکھ کے ہیتو ۔ تاتے بھاری دُکھ سہہ لیتو

دوہا: چھٹے ہاڑ جیوں شواں مگھ رودھر چھچوڑے آپ
جانت تاہی سے چھوت ۔ سُکھ بانے سنتاپ

اور مہاراج! جو اس سنسار میں آیا ہے سو گرہ رُوپی اندھے کنوئیں سے آپ کی مہربانی کے بغیر نکل نہیں سکتا۔ اسلئے مجھے بھی فکر ہے کہ میں کیسے گرہ رُوپ کنوئیں سے نکلوں گا۔ شری کرشن بولے۔ سُن مکند! بات تو ایسی ہی ہے جیسی تو نے کہی۔ مگر میں تیرے ترنے کا اپائے (راستہ) بتائے دیتا ہوں تو وہ کر۔ میں نے راجیہ پاکر بھومی۔ دھن۔ استری کے لئے بہت ادھرم کئے ہیں۔ وہ تپ کئے بغیر نہ چھوٹیں گے۔ اس لئے شمال کی طرف جاکر تو تپسیا کر۔ تو اپنی دیہہ (جسم) چھوڑ کر پھر رشی کے گھر جنم لے گا۔ تب تو مکتی پدارتھ پاوے گا۔ مہاراج! اتنی بات جو مچکند نے سنی تو جانا کہ اب کلیگ آیا۔ یہ سمجھ پربھو سے ودا ہو ڈنڈوت کر پری کرما دے مچکند تو بدری ناتھ گیا اور شری کرشن جی نے متھرا میں آکر بلرام سے کہا کہ:

کال یمن کو کیو نکیند ۔ بدری پن پٹھیو مچکند
کال یمن کی سینا گھنی ۔ تن گھیری متھرا اپنی
آؤ ہو تہاں ملیچھن مارو ۔ سکل بھومی کا بھار اُتارو

ایسے کہہ کر بلدر کو ساتھ لے شری کرشن چندر متھرا پوری سے نکل وہاں آئے جہاں کال یمن کا دل کھڑا تھا آتے ہی دونوں اس سے لڑائی کرنے لگے۔ آخر لڑتے لڑتے جب ملیچھ کی سینا پر بھو نے سب ماری تب بلدیو جی سے کہا کہ بھائی اب متھرا پوری کی سب سمپتی لے دُوارکا کو بھیج دیجئے۔ بلرام جی بولے بہت اچھا۔ تب شری کرشن جی متھرا کا سب دھن نکلوا بھینسوں۔ چھکڑوں۔ اونٹوں پر لدوائے دُوارکا کو بھیج دیا۔ اسی دوران جرا سندھ تیئیں اکشونی سینا لے متھرا پر چڑھ آیا۔ تب شری کرشن بلرام بہت گھبرا کر نکلے اور اس کے سامنے آکر دکھائی دے کر اس کے من کا فکر مٹانے کے لیے بھاگ چلے۔ تب منتری نے جرا سندھ سے کہا۔ کہ مہاراج! آپ کے پرتاپ کے آگے ایسا کون بلوان ہے جو ٹھہرے دیکھو وہ دونوں بھائی کرشن۔ بلرام چھوڑ کے سب دھن دھام۔ اپنا پران لے کے تمہارے ڈر کے مارے ننگے پاؤں ننگے پاؤں بھاگے چلے جاتے ہیں۔ اتنی بات منتری سے سن جرا سندھ بھی یوں پکار کر کہتا ہوا فوج لے ان کے پیچھے دوڑا

کاہے ڈر کے بھاگے جات ۔ کھڑے رہو کرو کچھ بات
پرت اٹھت کمپت کیوں بھاری ۔ آئی ہے ڈھنگ بیچ تمہاری

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی جی بولے۔ کہ پرکھتی ناتھ! جب شری کرشن اور بلدیو نے بھاگ کے دُنیاداری دکھائی تب جرا سندھ کے من سے پچھلا دکھ گیا۔ اور بہت خوش ہوا۔ اتنا کہ جس کا کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کرشن بلرام بھاگتے بھاگتے ایک گومتم نامی پہاڑی پر جو گیارہ یوجن اونچا تھا چڑھ گئے۔ اور اس کی چوٹی پر جا کر کھڑے ہو گئے۔

دیکھ جرا سندھ کہے پکاری ۔ شکر چڑھے بلبھدر مُراری
اب کمی ہم سوں جائیں پائے ۔ یا پربت کو دیئوں جلائے

اتنا وچن جراسندھ کے مکھ سے نکلتے ہی اسروں نے اس پہاڑ کو جا گھیرا۔ گاؤں گاؤں سے لکڑی کے گٹھڑ لا لا کر اس کے چاروں طرف چن دیئے اس پر گوڑ گھی و تیل سے بھگو کر ڈال کر آگ لگا دی۔ جب وہ آگ پربت کی چوٹی تک لگی تب ان دونوں بھائیوں نے وہاں سے اس طرح دوار کا راستہ لیا کہ کسی نے انھیں جاتے بھی نہ دیکھا اور پہاڑ جل کر بھسم ہو گیا۔ تب جراسندھ کرشن بلرام کو اس پربت کے احل جل مراجان بہت سکھ مان سب فوج ساتھ لے متھرا پوری میں آیا۔ اور وہاں کا راجیہ لے نگر میں ڈھنڈورا دے اس نے اپنا تھانہ بیٹھایا۔ جتنے اگرسین کے پرانے مندر تھے سو سب ڈھوائے اور اپنے نئے مندر بنوائے۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج اس طرح جراسندھ کو دھوکہ دے شری کرشن بلرام جی تو دوارکا میں جا بسے اور جراسندھ متھرا نگری سے چل سب سینا لے خوب آنند کرتا بے خوف ہو کر اپنے گھر آیا۔

ادھیائے 53 ۵۳

دوارکا گمن۔ بھگوان کا براہمن کے ذریعہ رکمنی کا سندیشہ سویکار کرنا

شری شکدیو منی بولے مہاراج! آپ آگے کتھا سنیئے کہ جب کال یمن کو مار مکند کو جراسندھ کو دھوکہ دے بلدیو جی کو ساتھ لے شری کرشن چندر آنند کند جیوں دوارکا میں گئے تو سب یدو ونشیوں کے جی میں آیا اور سارے نگر میں سکھ چھایا۔ سب جین آنند سے پوروا سی رہنے لگے۔ اس میں کتنے دن بعد ایک دن یدو ونشیوں نے راجہ اگرسین سے جا کہا کہ مہاراج! اب کہیں بلرام جی کا بیاہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بالغ ہوئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی

اگرسین نے ایک براہمن کو بلایا۔ بہت سمجھا بجھا کر کہا کہ دیوتا۔ تم کہیں جاکر اچھا خاندان گھر دیکھ بلرام جی کی سگائی کراؤ...
اتنا کہہ روئی۔ سپاری۔ روپیہ ناریل دے کر وداکیا۔ وہ چلتا چلتا۔ آنرت دیش میں راجہ رکمیت کے یہاں گیا۔ اس کی لڑکی دیوئی سے بلرام جی کی سگائی کر لگن ٹھہرائے اس کے براہمن کے ساتھ ٹیکا لوائے دوارکا میں راجہ اگرسین کے پاس لے آیا۔ اور اس نے وہاں سب بیورا کہہ سنایا۔ سنتے ہی راجہ اگرسین نے بہت خوش ہو کر اس براہمن کو بلایا جو ٹیکا لے کر آیا تھا۔ منگلاچار کروائے ٹیکا لیا۔ اور بہت سادھن دے کر اسے رخصت کیا۔ بعد میں خود سب یدوونشیوں کو ساتھ لے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ارنت دیش میں جائے بلرام جی کا بیاہ کر لائے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی نے راجہ سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! اس طریقہ سے تو سب یدوونشی بیاہ کر لائے، اور شری کرشن آپ ہی بھائی کو ساتھ لے گنڈن پور میں جانے بھیشم نریش کی بیٹی رکمنی ششوپال کی مانگ کو راکششوں سے یدھ کر کے چھین لائے۔ گھر میں آکر شادی کی۔ یہ سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپا سندھو! بھیشم سنا رکمنی کو شری کرشن چندر کنڈن پور میں جاکر اسروں کو مار کر کیسے لائے۔ سو تم مجھے سمجھا کر کہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! آپ دھیان سے سنیئے۔ میں سب بھید سمجھا کر کہتا ہوں کہ ودربھ میں کنڈن پور نام۔ وہاں بھیشم نامی نریش جس کا یش چہار دانگ جہوں۔ دیش ان کے یہاں جاکر شری ستیاجی نے اوتار لیا۔ کنیا کے ہوتے ہی راجہ بھیشم نے جیوتشیوں کو بلا بھیجا۔ انھوں نے آکر لگن سادھ اس لڑکی کا نام رکمنی دھر کر کہا۔ کہ مہاراج! ہمارے وچار میں ایسا آتا ہے کہ یہ کنیا بہت نیک چال چلن والی۔ روپ ندھان گنوں میں لکشمی سمان ہوگی۔ اور آدی پرش سے بیاہی جائے گی۔ اتنا وچن جیوتشیوں کے مکھ سے نکلتے ہی راجہ بھیشمکھ نے بہت سکھ مان بڑا آنند کیا۔ اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا۔ وہ لڑکی چندرکلا کی طرح دن بہ دن بڑھنے لگی۔ اور لگی بال لیلا کر ماتا پتا کو سکھ دینے۔ ذرا بڑی ہوئی تو سکھی سہیلیوں کے ساتھ طرح طرح کے عجیب کھیل کھیلنے لگی۔ ایک دن یہ مرگ نینی۔ چمپک ورنی۔ چندرمکھی۔ سکھیوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلنے گئی تو کھیلتے وقت سب سکھیاں اس سے کہنے لگیں۔ کہ رکمنی تو ہمارا کھیل بگاڑنے آئی ہے۔ کیونکہ جہاں تو ہمارے ساتھ اندھیرے میں چھپتی ہے وہاں تیرے چندرمکھ کی روشنی سے چاندنی ہو جاتی ہے۔ یہ سن وہ ہنس کر چپ ہو رہی اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے کہا مہاراج! اس طرح وہ سکھیوں سے کھیلتی رہی اور دن بہ دن اس کی چھبی دگنی ہوتی تھی۔ اسی دوران میں ایک دن نارد جی کنڈن پور آئے اور رکمنی کو دیکھ شری کرشن چندر جی کے پاس دوارکا میں جاکر انھوں نے کہا۔ مہاراج! کنڈن پور میں راجہ بھیشمک کے گھر ایک لڑکی روپ گن شیل کی کھان۔ لکشمی کے سمان پیدا ہوئی ہے۔ وہ تمہارے لائق ہے۔ یہ بھید سب نارد منی سے سن پایا۔ تبھی سے رات دن اپنا من اس پر لگایا...

مہاراج! اس طرح شری کرشن چندر جی نے رکمنی کا نام گن سنا اور جیسے رکمنی نے پربھو کا نام اور بڑائی سنی۔ وہ کہتا ہوں۔ ایک دفعہ دیش دیش کے بھکاریوں نے جاکر کنڈن پور شری کرشن چندر کا یش گایا۔ جیسے پربھو نے متھرا میں جنم لیا۔ اور گوکل برندابن میں جائے گوال بالوں کے ساتھ مل کر بال چرتر کیا اور راکششوں کو مار بھومی کا بھار اتار یدوونشیوں کو سکھ دیا۔ وہ گا سنایا۔

ہری کے چرتر سنتے ہی سب نگر واسی بہت حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ جن کی لیلا ہم نے کان سے سنی 354
انھیں اپنی آنکھوں سے کب دیکھیں گے۔ پھر بھکاری کسی ڈھنگ سے راجہ بھیشمک کی سبھا سے جا کر پربھو کا چرتر اور گن گان گانے لگے۔ اس وقت

چڑھی اٹاری رکمنی سندری ۔ ہری چرتر دھوئی شرون نہ پری
اچرج کرے بھولی من رہے ۔ پیرا چک کر دیکھی چہے
سن کے کنواری رہی من لائے ۔ پریم لتا اور اُبجی آئے
بھئی مگن وہول سندری ۔ باقی سدھ بدھ ہری گن ہری

یوں کہہ شری شکدیو جی بولے کہ پرکھتی ناتھ! اس طرح رکمنی جی نے پربھو کا یش اور نام سنا تو اسی دن سے رات دن آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، انھیں کا دھیان کیے رہتی۔ اور گن گا کر روزانہ صبح اٹھتے ہی نہا کر مٹی کی گوری بنا کر رولی دھوپ پھول چڑھا کر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہا کرے۔

موپر گوری کرپا تم کرو ۔ پدو پتی دے مم دکھ ہرو

اسی طرح رکمنی رہنے لگی۔ ایک دن سکھیوں کے ساتھ کھیلتی تھی کہ راجہ بھیشمک اسے دیکھ اپنے من میں چنتا کرنے لگا کہ اب ہوئی بیاہنے یوگ۔ اسے جلدی دیجے ورنہ ہنسیں گے لوگ۔ کہا ہے کہ جس کے گھر میں کنیا بڑی ہوئے اس کا دان۔ پنیہ۔ جپ تپ کرنا فضول ہے کیونکہ کرنے سے تب تک کچھ دھرم نہیں ہوتا جب تک کنیا کے رن سے نہیں اُبار ہوئے۔ یوں وچار راجہ بھیشمک اپنی سبھا میں آئے اور سب منتری و کٹمب کے لوگوں کو بلائے بولے۔ بھائیو! کنیا بیاہنے یوگ ہوئی اس کے لیے بلوان۔ گنوان۔ روپ ندھان اور شیل وان کہیں اور ڈھونڈنا چاہیئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ان لوگوں نے بشیمار نریشوں کے کل۔ گن۔ روپ اور بہادری کہہ سنائے۔ پر راجہ بھیشمک کے دل میں کسی کی بات کچھ سمجھ نہ آئی۔ تب اُن کا بڑا بیٹا جس کا نام رکم تھا کہنے لگا کہ پتا جی چہری کا راجہ ششوپال بہت بلوان ہے۔ اور سب طرح ہمارے مہمان ہے اس لیئے رکمنی کی سگائی وہاں کیجیے اور جگت میں یش لیجیے۔ مہاراج! اس کی کہی بات راجہ نے سنی انسنی کی تب رکم کیش نامی اس کا چھوٹا لڑکا بولا۔

چوپائی: رُکمنی پتا کرشن کو دیجے ۔ واسدیو سے ناطہ کیجے
یہ سن بھیشمک ہرشے گات ۔ کہی پوت تم نیکی بات

دوہا: چھوٹے بڑے سب پوچھ کے ۔ کیجے من پر نیت
سار وچن کہہ لیجے ۔ یہی جگت کی ریت

ایسے کہہ پھر راجہ بھیشمک بولے کہ یہ تو رکمیش نے ٹھیک بات کہی۔ یدو ونشیوں میں راجہ شورسین بڑے یشی اور پرتاپی ہوئے انہی کے پتر وسدیو ہیں وہ کیسے ہیں کہ جن کے گھر میں آدی پرش اویناشی سکل دیوں کے دیو شری کرشن نے جنم لے مہابلی کنس وغیرہ راکششوں کو مار اور بھومی کا بھار اُتار یدو ونشیوں کو اجاگر کیا اور سب یدو ونشیوں سمیت

355

۳۵۵ رجب کو سکھ دیا۔ ایسے جو دوار کا ناتھ شری کرشن چندر ہیں انھیں رُوکمنی دیں گے اور جگت میں یش اور بڑائی لیں گے۔ اتنی بات کے سنتے ہی سب سبھالد کے لوگ بہت خوش ہو کر بولے کہ مہاراج! یہ تو تم نے بھلی وچاری۔ ایسا ور کہیں نہیں ملے گا۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ شری کرشن چندر جی کو رُوکمنی بیاہ دیجیے۔ مہاراج! جب سبھا کے لوگوں نے یہ کہا تب راجہ بھیشمک کا بیٹا رُوکم نام کا تھا وہ یہ بات سُن کر بہت جھنجلایا اور بولا۔

سمجھ نہ بولت مہا گنوار۔ جانت نہیں کرشن بیوہار
سولہ درش نند کے رہو۔ تب اہیر سب کا ہو کہیو!
کامری اوڑھ گائے چرائی۔ بن میں بیٹھ بچھاک چند کھائی

وہ گنوار جاتی گوال ہے۔ اس کی ذات پات کا کیا ٹھکانہ۔ اور جس کے ماں باپ کا بھید ہی نہیں جانا جاتا اسے ہم پُرکس کا کہیں۔ کوئی نند گوپ کا جانتا ہے کوئی وسدیو کا مانتا ہے اور جو جس کے من میں آتا ہے وہی گاتا ہے۔ ہم راجہ ہمیں سب کوئی جانتا مانتا ہے اور یدوونشی راجہ کب ہوئے۔ کیا ہوا جو تھوڑے دنوں سے طاقت ہونے پر انہوں نے بڑائی پائی۔ پہلا کلنک تو اب نہ چھوٹے گا کہ وہ اگر سین کا چاکر کہلاتا ہے۔ اس سے سگائی کر کے کیا ہم سنسار میں یش پاویں گے۔ کہا ہے۔ کہ بیاہ۔ دشمنی اور محبت برابر والے سے کریے تو شوبھا پایئے۔ اور جو کرشن کو دیں گے تو لوگ کہیں گے گوال کا سارا رسالا جس سے جائے گا نام اور یش ہمارا۔ مہاراج! پھر یوں کہہ کر رُوکم بولا کہ چندیری کا راجہ ششوپال بڑا بلی، اور پرتاپی ہے۔ اس کے ڈر سے سب راجہ تھر تھر کانپتے ہیں اور قدیم زمانے سے اس کے گھر میں راج گدی چلی آتی ہے۔ اسلیے اب بہتر یہی ہے کہ رُکمنی اسی کو دیجیے اور میرے آگے پھر کرشن کا نام بھی نہ لیجیے۔ اتنی بات کے سنتے ہی سب سبھا کے لوگ مارے ڈر کے من ہی من میں پچھتا کر چُپ ہو رہے اور راجہ بھیشمک بھی کچھ نہ بولا۔ رُوکم نے جیوتشیوں کو بلائے شبھ دن لگن ٹھہرائے ایک براہمن کے ہاتھ راجہ ششوپال کے یہاں ٹیکہ بھیج دیا۔ وہ براہمن ٹیکہ لے کر چلتا چلتا چندیری نگر میں جا کر راجہ ششوپال کی سبھا میں پہنچا۔ دیکھتے ہی راجہ نے پرنام کر جب براہمن سے پوچھا کہ کہو دیوتا! آپ کا آنا کہاں سے ہوا اور کس مقصد کو لے کر آئے۔ تب تو اس براہمن نے آشیرواد دے کر اپنے آنے کا سب مقصد کہا سنتے ہی راجہ ششوپال نے اپنے پروہت کو بلائے ٹیکہ لیا اور اس برہمن کو بہت کچھ دے کر رخصت کیا۔ بعد میں جراسندھ وغیرہ سب ملکوں کے نریشوں کو دعوت دی وہ اپنی اپنی فوج لے کر آئے۔ یہ بھی اپنا سب کٹک بیاہنے چلا۔ اس نے آ کر راجہ بھیشمک سے کہا جو کہ ٹیکہ لے گیا تھا۔ مہاراج! میں راجہ ششوپال کو ٹیکہ دے آیا۔ وہ بڑی دھوم دھام سے بارات لے کر بیاہنے آتا ہے۔ آپ اپنا کام کیجیے۔ یہ سُن راجہ بھیشمک پہلے تو بہت اُداس ہوئے پیچھے کچھ سوچ سمجھ مندر میں جائے انھوں نے پٹ رانی سے کہا۔ وہ سن کر لگی منگلا سکھی اور کٹمب کی رانیوں کو بلا کر منگلا چار کروائے بیاہ کی سب ریتی رواج کرنے۔ پھر راجہ نے باہر آ کر پردھان اور منتریوں کو حکم دیا کہ کینکے دواہ میں جو جو چیزیں چاہئیں وہ سب اکٹھا کرو۔ راجہ کا حکم پاتے ہی منتری اور پردھان نے سب چیزیں بات کی بات میں بنوا منگوا لا دھریں۔ لوگوں نے دیکھا سنا تو یہ بات سارے شہر میں پھیلی کہ رُوکمنی کی شادی شری کرشن چندر سے ہوتی تھی جو دشٹ رُوکم نے نہ ہونے دی۔ اب ششوپال سے ہوگی۔

۳۵۶ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! نگر میں تو یہ گھر گھر باتیں ہو رہی تھیں اور 356
راج مندر میں ناریاں گا بجا کر رسم درواج کر رہی تھیں۔ براہمن وید پڑھ پڑھ ٹہلیں کر واتے تھے جگہ جگہ دندبھی بجائے جا
دروازے پر کیلے کے کھمبے گاڑ گاڑ سونے کے کلش بھر بھر لوگ دھرتے تھے اور تورن بندر وار باندھتے تھے اور نگر وا
الگ ہی ہاٹ ہاٹ چوہٹے جھار بہار پٹ سے پاٹتے تھے۔ اس طرح باہر اندر سب جگہ دھوم سی مچ رہی تھی۔ اسی وقت
دو چار سکھیوں نے رکمنی سے کہا کہ:

توہی روکم سنشو پال ہی دئی ۔ اب تو رکمنی رانی بھئی
بولی سوچ نائے کرشیں ۔ من وچن میرے پران جگدیش

اتنا کہہ رکمنی نے بہت فکرمند ہو ایک براہمن کو بلا ہاتھ جوڑ اس کی بہت سی بڑائی کر اپنا مطلب اسے سمجھا کے کہا کہ
میرا سندیش (پیغام) دوارکا میں لے جاؤ اور دوارکا ناتھ کو سنائے انھیں ساتھ لے آؤ۔ میں آپ کا بہت احسان مانوں گی
اور یہ جانوں گی کہ تم ہی نے رحم کھا کر مجھے شری کرشن پتی دیا۔ اتنی بات کے سنتے ہی وہ براہمن بولا کہ اچھا تم سندیش کہو
میں لے جاؤنگا۔ شری کرشن چندر کو سناؤنگا۔ وہ کرپانا تھ ہیں جو کرپا کر میرے ساتھ آویں گے تو لے آؤنگا۔ اتنی بات جو
اس براہمن کے منہ سے نکلی تو رکمنی جی نے ایک پاتی (چٹھی) محبت بھری لکھ اس کے ہاتھ دی اور کہا کہ شری کرشن چندر آنند
کو پاتی دے کر میری طرف سے کہنا کہ اس داسی نے ہاتھ جوڑ بہت نویدن کر کے کہا ہے آپ انتریامی ہیں۔ گھٹ گھٹ کی
جانتے ہی ہیں۔ جس میں لاج رہے سو کیجئے اور اس داسی کو جلد آکر درشن دیجئے مہاراج! ایسے کہہ سن جب رکمنی نے اس
براہمن کو رخصت کیا۔ تب وہ پربھو کا دھیان کر نام لیتا دوارکا کو چلا اور ایشور کی کرپا سے باتوں ہی باتوں میں وہاں
جا پہنچا۔ وہاں جا کر دیکھا تو سمندر کے بیچ وہ پوری (شہر) ہے جس کے چاروں طرف بڑے بڑے پہاڑ اور جنگل شوبھا دے
رہے ہیں۔ ان میں طرح طرح کے پرندے بول رہے ہیں اور صاف ستھرے تالاب صاف پانی سے بھرے ہوئے ہیں
ان میں کمل کھلے ہوئے ہیں جن پر بھنوروں کے جھنڈ کے جھنڈ منڈرا رہے ہیں۔ کناروں پر ہنس، سارس، وغیرہ پرندے
کلول کر رہے ہیں۔ کوسوں تک مختلف قسم کے پھول پھلوں کی کیاریاں چلی گئی ہیں۔ رہٹ چل رہے ہیں جن پر سندر
ناریاں گا رہی ہیں اور پنگھٹوں پر پنہاریوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں۔ یہ قدرت کے نظارے دیکھ خوش ہو
وہ براہمن جو آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے کہ نگر کے چاروں طرف اونچی فصیل کھنچی ہوئی ہے جس میں چار دروازے سونے کے
جڑاؤ سامان کے ہیں اور شہر کے اندر چاندی سونے کے پانچ سات منزلہ مندر ایسے اونچے کہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے
جگمگا رہے ہیں۔ ان کے کلش کلشیاں بجلی جیسی چمکتی ہیں۔ طرح طرح کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ کھڑکیوں جالیوں اور
نالیوں سے خوشبو آرہی ہے۔ ہر دروازے پر کیلے کے پودے اور کنچن کلش بھرے دھرے ہیں اور تورن بندنوار بندھے
ہوئے ہیں۔ گھر گھر آنند کے باجے بج رہے ہیں۔ جگہ جگہ کتھا پران اور ہری چرچا ہو رہی ہے۔ پرجا کے لوگ سکھ چین سے
رہتے ہیں۔ سدرشن چکر سارے شہر کی رکشا کرتا ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی بولے کہ راجہ اگر سین کی سبھا میں وہ براہمن
جا کھڑا ہوا اور آشیش دے کر وہاں اس نے پوچھا کہ شری کرشن چندر جی کہاں وراجتے ہیں۔ تب کسی نے اسے ہری

کا مندر بتا دیا۔ یہ ہر دروازے پر جا کر کھڑا ہوا تو پہریداروں نے اسے دیکھ کر دنڈوت کر پوچھا۔

کہیئے آپ کہاں تے آئے ۔ کون دیش کی پاتی لائے

یہ بولا میں براہمن ہوں۔ اور کنڈن پور کا رہنے والا راجہ بھیشمک کی کنیا رکمنی جی کی چٹھی شری کرشن کو دینے آیا ہوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی انھوں نے کہا مہاراج! آپ مندر میں پدھاریے۔ شری کرشن چندر سامنے ہی وراجتے ہیں سنگھاسن پر۔ یہ بات سن جو براہمن اندر گیا تو ہری نے دیکھتے ہی سنگھاسن سے اتر۔ دنڈوت کر بہت عزت مان کیا اور سنگھاسن پر بٹھائے چرن دھوئے چرنامرت لیا۔ اور ایسے سیوا کرنے لگے جیسے کوئی اپنے اشٹ دیو کی سیوا کرتا ہے۔ اتر پربھو نے خوشبو اٹن لگا نہلا دھلا پہلے تو اسے لذیذ بھوجن کروائے پھر پان کھلایا اور کیسر چندن سے بھرے ہوئے پھولوں کی خوشبودار مالا پہنائی۔ مندر میں لے جا کر ایک ستھرے پلنگ پر لٹائے۔ مہاراج! وہ بھی سفر کا تھکا ماندہ تو تھا ہی سکھ پا کر سو گیا۔ شری کرشن جی بہت دیر تک تو اس کی بات سننے کی خواہش سے وہاں بیٹھے دل میں سوچتے رہے کہ اب اٹھے اب اٹھے۔ آخر جب دیکھا کہ نہ اٹھا تو بیاکل ہو اس کے پنتیانے بیٹھ لگے پاؤں دبانے۔ اس میں اس کی نیند ٹوٹی تو وہ اٹھ بیٹھا تب ہری نے ان کی راضی خوشی پوچھ کر کہا۔

نیکے راج ونش تم تنو ۔ ہم سوں بھید کہو اپنو

کون کاج یہاں آون کیو ۔ درش دکھائے ہمیں سکھ دیو

براہمن بولا کہ کرپا ندھان! آپ دھیان سے سنیئے۔ میں اپنے آنے کا سبب کہتا ہوں کہ مہاراج کنڈن پور کے راجہ بھیشمک کی کنیا نے جب سے آپ کا نام اور گن سنا ہے۔ تب سے ہی وہ رات دن آپ ہی کا دھیان کیئے رہتی ہے اور کومل چرنوں کی سیوا کیا چاہتی ہے۔ سنیگ بھی آنا تھا۔ مگر بات بگڑ گئی ہے۔ پربھو بولے وہ کیا۔ براہمن نے کہا۔ دینیال۔ ایک دن راجہ بھیشمک نے اپنے سب کٹمب اور سبھا کے لوگوں کو بلا کر کہا کہ بھائی کنیا بیاہنے یوگیہ ہوئی۔ اب اس کے لیے لڑکا ڈھونڈنا چاہیئے۔ اتنی بات راجہ کے منہ سے نکلتے ہی انھوں نے بیشمار راجاؤں کا خاندان اوصاف اور نام طاقت وغیرہ سنایا۔ مگر ان کے من میں ایک نہ آیا۔ تب رکمیش نے آپ کا نام سنایا تو راجہ نے خوش ہو کر اس کا کہنا مان لیا اور سب سے کہا کہ بھائیو! میرے دل میں تو اس کی بات پتھر کی لکیر ہو چکی تم کیا کہتے ہو۔ وہ بولے۔ مہاراج! ایسا گھر ور جو تر لوک میں بھی ڈھونڈو گے تو نہ پائیے گا۔ اس لیے یہی بہتر ہے کہ دیر نہ کیجئے۔ جلد ہی شری کرشن چندر جی سے رکمنی کا بیاہ کر دیجئے۔ مہاراج! یہی بات ٹھہر چکی تھی۔ تب رکم نے بھانجی مار رکمنی کی . . . . سگائی ششوپال سے کی۔ اب وہ سارا راکشش دل لے کر بیاہنے کے لیے آیا ہے۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے۔ پرتھوی ناتھ! ایسے اس براہمن نے حال کہہ رکمنی جی کی چٹھی ہری کو دی۔ پربھو نے بڑے پریم سے چٹھی لے کر چھاتی سے لگائی اور پڑھ کر خوش ہو کر براہمن سے کہا۔ دیوتا! تم کسی بات کی چنتا مت کرو۔ میں تمہارے ساتھ چل کر راکششوں کو مار ان کا مقصد پورا کروں گا۔ یہ سن براہمن کو تو صبر ہوا۔ مگر رکمنی کا خیال کر کے فکر کرنے لگے۔

ادھیائے ۵۴ 54

رُوکمنی ہَرن لیلا

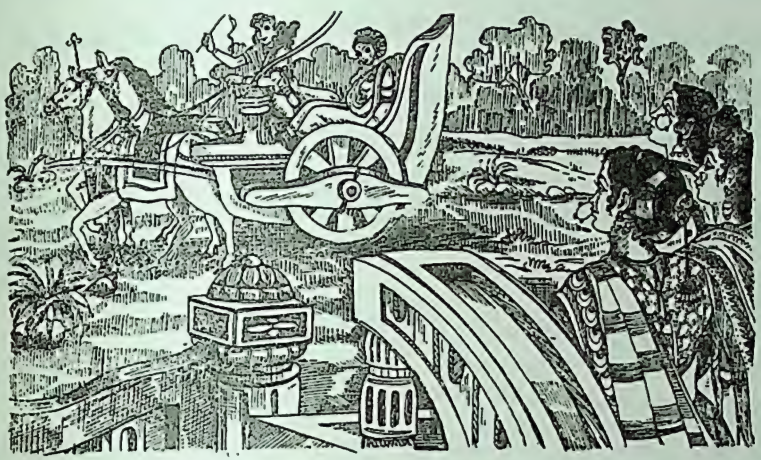

شری شُکدیوجی بولے کہ ہے راجہ! شری کرشن چندر نے ایسے اس براہمن کو ڈھارس بندھائے کر کہا۔

دوہا: جیسے گھس کے کاٹھ تے کاڑھیں جوالا جاری
ایسے سندری بادھوں دشٹ سرول ماری

اتنا کہہ پھر ستھرے کپڑے پہن راجہ اگرسین کے پاس جاکر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہاراج! کنڈن پور کے راجہ بھیشمک نے اپنی کنیا دینے کو پتر لکھ کر پروہت کے ہاتھ مجھے اکیلا بُلایا جو آپ کی اجازت ہو تو جاؤں اور اسکی بیٹی بیاہ لاؤں۔

سُن کر اگرسین یوں کہے ۔ دُور دیش کیسے من رہے
تہاں اکیلے جائے مُراری ۔ مت کاہو سے اُپجے دیوی

تب تمہارا سماچار ہمیں یہاں کون پہنچا دے گا۔ یوں کہہ پھر اگرسین بولے کہ اچھا تو تم وہاں جانا چاہتے ہو تو اپنی سب فوج ساتھ لے کر دونوں بھائی جاؤ۔ اور بیاہ کر جلد چلے آؤ۔ وہاں کسی سے لڑائی جھگڑا مت کرنا۔ کیونکہ تم چرنجیو ہو... سُندری بہت آئے رہیں گی۔ اجازت پاتے ہی شری کرشن چندر بولے کہ مہاراج! تم نے سچ کہا۔ مگر میں آگے چلتا ہوں۔ آپ فوج کے ساتھ بلرام جی کو بعد میں بھیج دیجئے گا۔ ایسا کہہ ہری اگرسین سے وداہو اس براہمن کے پاس آئے اور رتو سمیت اپنے دارک سارتھی کو بلایا۔ وہ پربھو کا حکم ملتے ہی چار گھوڑے کا رتھ فوری جوڑ لایا۔ شری کرشن چندر اس پر چڑھے۔ اور براہمن کو پاس بٹھا کر دوارکا سے کنڈن پور کو چلے۔ جب نگر کے باہر نکلے تو دیکھتے ہیں کہ دائیں طرف تو ہرنوں....

359
۳۵۹ سے جھنڈ کے جھنڈ چلے جاتے ہیں اور سامنے شیر شیرنی اپنا شکار لیے گرجتے آتے ہیں۔ یہ شبھ لگن دیکھ کر براہمن بولا۔ مہاراج! اس وقت ان شگن کے دیکھنے سے میرے دل میں خیال آتا ہے کہ یہ جیسے اپنا کام پورا کر کے آتے ہیں۔ ویسے تو تم بھی اپنا کام پورا کر کے آؤ گے۔ شری کرشن چندر بولے آپ کی کرپا سے۔ اتنا کہہ ہری وہاں سے آگے بڑھے۔ اور نئے نئے نگر دیس گاؤں دیکھتے دیکھتے کنڈن پور میں پہنچے تو وہاں دیکھا کہ جگہ جگہ شادی کی راگنی ہو رہی ہے اس سے خوشی بھی کچھ اور ہوئی ہے۔

چھورے گلی چوہٹے چھاویں ۔ چوہا چندن سوں چھر کاویں
پان سپاری جھورا کیئے ۔ بچ بچ کنک ناریل دیئے
ہرے پات پھل پھول ہار ۔ ایسے گھر گھر بندنوار
دھوجا پتاکا تورن بنے ۔ کلش کنچن کے بنے

اور گھر گھر آنند ہو رہا ہے یہ تو نگر کی شوبھا تھی۔ اور راج مندر میں جو چہل پہل ہو رہی تھی اس کا بیان کوئی کیا کرے۔ وہ دیکھتے ہی بن آوے۔ شری کرشن چندر نے دیکھا راجہ بھیشک کی باڑی میں ڈیرہ کیا۔ وہ ٹھنڈی سایہ میں بیٹھ ٹھنڈے ہو اس براہمن سے کہا کہ دیوتا! تم پہلے ہمارے آنے کا حال رکمنی جی کو جا سناؤ تاکہ وہ دھیرج دھر اپنے من کا دکھ مٹاویں۔ پھر ہمیں وہاں کا بھید آکر بتاؤ۔ جس کا ہم اس کا اپائے کریں۔ براہمن بولا کہ کرپا نا تھ! آج شادی کا پہلا دن ہے راج مندر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ میں جاتا ہوں۔ مگر رکمنی جی کو اکیلی پا کر آنے کا بھید کہوں گا۔ ایسے کہہ کر براہمن وہاں سے چلا۔ مہاراج! ادھر سے تو ہری چپ چاپ اکیلے پہنچے اور ادھر سے راجہ ششوپال جراسندھ سمیت سب اسروں لیے اس دھوم دھام سے آیا جس کے بوجھ سے لگا شیش ناگ ڈگمگانے اور پرتھوی اتھلنے اس کے آنے کی خبر پائے راجہ بھیشک منتری اور کٹمب کے لوگوں سمیت استقبال کرنے آگے گئے اور بڑی عزت سے ہاتھی گھوڑے دے وستر آبھوشن پہنا کر نگر میں لے آئے اتنی کتھا سنا کے شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! اب میں انتر کتھا کہوں۔ آپ دھیان سے سنیئے۔ جب شری کرشن دوارکا سے چلے تو سب بدو نشیوں نے جا کر راجہ اگرسین سے کہا کہ مہاراج! ہم نے سنا ہے کہ کنڈن پور میں راجہ ششوپال جراسندھ سمیت سب اسروں لے بیاہنے گیا ہے اور ہری اکیلے گئے ہیں۔ اسلیئے ہم جانتے ہیں کہ شری کرشن جی سے ان کا وہاں یدھ ہوگا۔ یہ بات جان کے بھی انجانے ہو ہری کو چھوڑ یہاں کیسے رہیں۔ مہاراج! دل تو مانتا نہیں۔ آگے آپ جیسا حکم کریں ویسا کریں۔ اس بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین بہت گھبرائے بھئے کھائے بلرام جی کو پاس بلائے سمجھا کے کہا۔ کہ تم ہماری سب سینا لے شری کرشن کے پہنچنے سے پہلے کنڈن پور جاؤ اور انھیں اپنے ساتھ لے آؤ۔ راجہ کی اجازت پاتے ہی بلدیو چھپن کروڑ یادو جوڑ ساتھ لے کر کنڈن پور کو چلے۔ اس کال کنک کے ہاتھی کالے سفید خاکی دل بادل سے جاتے تھے دھونسا بادل کی طرح گرجتا تھا اور ہتھیار بجلی جیسے چمکتے تھے۔ نیلے پیلے کپڑے پہنے گھوڑ سواروں کے جھنڈ کے جھنڈ نظر آتے تھے۔ رتھوں کے تلنتے جھمجھاتے چلے جاتے تھے۔ ان کی شوبھا دیکھ دیکھ خوش ہو کر دیوتا بہت پریم سے اپنے وانوں پر بیٹھ کر آکاش سے پھول برساتے تھے اور شری کرشن چندر آنند کند کی جے مناتے تھے اس طرح دل لیئے ملتے چلتے کنڈن پور میں ہری کے پہنچتے ہی بلرام جی جا پہنچے۔ یوگ منا کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شری کرشن چندر۔۔۔۔ سامگر جگت اوجاگر اس طرح۔۔

کنڈن پور میں پہنچ چکے تھے مگر رکمنی نے آنے کا سماچار نہ پایا۔

ولکھ ودن چتوے چہنوں اور۔ جیسے چندر ملن بھئے بھور
اتی چنتا سندری جے باڑی۔ دیکھے اونچ اٹاپے ٹھاڑی
چڑھ چڑھ اچکیں کھڑکی دوار۔ نین تے چھوڑے جل دھار

دوہا:

بلکھ بدن اتی ملن من۔ لیت اساس نساس
بیاکل درشا نین جل لوچت کہت اداس

کہ اب تک ہری کیوں نہیں آئے۔ ان کا تو نام ہے انتریامی۔ ایسی مجھ سے کیا غلطی ہوئی جو انھوں نے میری ارداس نہ لی۔ کیا براہمن وہاں نہ پہنچا۔ یا ہری نے مجھے بدصورت سمجھ کر پریم نہ کیا۔ یا جراسندھ کا آنا سن کر پربھو نہ آئے۔ کل بیاہ کا دن ہے اور اسر آپہنچا جو وہ کل میرا ہاتھ گہیگا تو یہ پاپی جیو ہری بن کیسے رہے گا۔ جب تپ نیم دھرم کچھ آئے نہ آیا۔ اب کیا کروں کدھر جاؤں۔

لے برات آیا ششو پال۔ کیسے برمے دین دیال

اتنی بات سن رکمنی کے مکھ سے نکلی، تب ایک سکھی نے تو کہا کہ دور دیش بغیر پتا بندھو کی اجازت کے ہری کیسے آویں گے اور دوسری بولی کہ جن کا نام ہے انتریامی دین دیال۔ وہ آئے بغیر نہ رہیں گے۔ رکمنی تو صبر رکھ بے چین نہ ہو۔ میرا من گواہی دیتا ہے کہ ہری آئے۔ مہاراج! ایسے وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہی تھیں کہ اسی وقت براہمن نے جاکر آشیش دے کر کہا کہ شری کرشن نے آکر راج واڑی میں ڈیرا کیا ہے اور باقی ساری فوج بلدیو جی کے ساتھ آتی ہے۔ براہمن کو دیکھتے ہی اور اتنی بات سنتے رکمنی کے جی میں جی آیا۔ اور انھوں نے اس کا ایسا سکھ مانا کہ جیسے تپسوی تپ کا پھل پاکر سکھ مانے۔ آگے رکمنی جی ہاتھ جوڑ سر جھکائے اس براہمن کے سامنے کہنے لگی۔ کہ آج تم نے جائے ہری کا آنا سنائے مجھے پران دان دیا۔ میں اس کے بدلے کیا دوں؟ جو ترلوکی کی بھی مایا دوں تو بھی تمہارا قرضہ نہیں اتر سکتا۔ ایسے کہہ من ہی من سکوچائے رہی۔ تب وہ براہمن صبر کر آشیرواد دے کر وہاں سے اٹھ راجہ بھیشمک کے پاس گیا اور اس نے شری کرشن کے آنے کا حال سب سمجھا کے کہا۔ سنتے ہی پرنام کر راجہ بھیشمک اٹھ دھایا اور چل کر وہاں آیا جہاں باڑی میں شری کرشن بلرام، سکھ دام وراجتے تھے۔ آتے ہی شاشٹانگ پرنام کر سامنے کھڑے ہو ہاتھ جوڑ کے راجہ بھیشمک نے کہا کہ

میرے من بچ ہو تم ہری۔ کہا کہوں جو دشٹن کری

اب میرا منورتھ پورن ہوا۔ جو آپنے آکر درشن دیا۔ یوں کہہ کر پربھو کے ڈیرے میں مل کر راجہ بھیشمک تو اپنے گھر آیا اور چنتا کر ایسے کہنے لگا۔

ہری چرتر جانے نہیں کوئی۔ کا جانے اب کیسی ہوئی

اور یہاں شری کرشن بلدیو جو تھے تہاں نگر نواسی کیا استری کیا پرش آئے سپرش آئے سر نوائے پربھو کا درشن کر کر آپس میں یوں کہتے تھے کہ رکمنی کے بیاہ کیلئے شری کرشن جی آئے ہیں۔ ودھنا کرے یہ جوڑی جڑے چرنجیو رہے۔ دونوں ...

361

۳۶۱ بھائیوں کے من میں جو آیا تو نگر دیکھنے چلے۔ اس وقت دونوں بھائی جس ہاٹ ہاٹ چوہاٹ میں ہو کر جاتے تھے وہیں نگر ناریوں کے ٹھٹ لگ جاتے تھے اور ان کے اوپر جو پانچ دن گلاب جل چھڑک پھول برسائے ہاتھ بڑھائے پربھو کو آپس میں یوں کہہ کر بناتے تھے۔

نیلامبر اوڑھے بلرام ۔ پیتامبر پہنے گھنشیام ؛
کنڈل چیل مکٹ شر دھرے ۔ کمل نین چاہت من ہرے

اور یہ دیکھتے جاتے تھے۔ آخر سارا نگر اور ششوپال کی فوج دیکھ کر یہ تو اپنے دل میں آئے اور ان کے آنے کا حال سن راجہ بھیشمک کا بڑا بھیا بہت غصہ کر اپنے پتا کے پاس آیا کہنے لگا کہ سچ کہو شری کرشن یہاں کس کا بلایا آیا۔ وہ بھید ہم نے نہ پایا۔ بغیر بلائے یہ کیسے آیا۔

بیاہ کاج یہ ہے سکھدھام ۔ اس میں اس کا ہے کیا کام

یہ دونوں کپٹی دھوکے باز جہاں جاتے ہیں وہاں ہی اودھم مچاتے ہیں جو تم اپنا بھلا چاہو تو مجھ سے سچ کہو۔ یہ کس کے بلائے آئے۔ مہاراج! رکمنی ایسے پتا سے سات پانچ کرتا ہوا غصہ میں آگ بگولہ ہو کر وہاں سے اٹھ وہاں گیا جہاں راجہ ششوپال اور جراسندھ اپنی سبھا میں بیٹھے تھے۔ ان سے کہا کہ یہاں رام کرشن آئے ہیں۔ تم سب لوگوں کو بتا دو کہ سادھانی سے رہیں۔ ان دونوں بھائیوں کا نام سنتے ہی راجہ ششوپال تو ہری چرتھ کو سمجھ دیو ہار جہار من ہی من میں وچار کرنے لگا اور راجہ جراسندھ نے کہا کہ سنو۔ جہاں یہ دونوں جاتے ہیں وہاں کچھ نہ کچھ کھبلی مچاتے ہیں یہ بہت بلوان اور کپٹی ہیں۔ انھوں نے برج میں کنس وغیرہ بڑے بڑے راکشش آسانی سے مارے۔ انھیں تم مت جانو۔ ہارے یہ کسی سے بھی لڑ کر نہیں ہارے۔ شری کرشن نے سترہ دفعہ مجھے ہار منائی۔ جب میں اٹھارھویں دفعہ چڑھ آیا تو یہ بھاگ کر پربت پر جا چڑھا۔ جب میں نے اس میں آگ لگائی تو یہ دھوکہ دے کر دوارکا کو چلا گیا۔

یا کو کوئی بھید نہ پایو ۔ اب یہ کرن آپدرو آیو
ہے یہ مہا چھلی چھل کرے ۔ کاہو پے نہیں جانیو پرے

اس لیئے اب کچھ ایسا طریقہ کیجیے جس سے ہم سب کی لاج ہے۔ اتنی بات جب جراسندھ نے کہی، تب رکم بولا کہ یہ کیا چیز ہے جن کیلئے تم اتنے فکرمند ہو۔ انھیں تو میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ جس جنگل میں ناچتے بنسی بجاتے۔ گائیں چراتے پھرتے ہیں۔ گنوار یدھ ودیا کی ریتی کیا جانیں۔ تم کسی بات کا فکر اپنے من میں مت کرو۔ ہم یدو ونشیوں سمیت کرشن بلرام کو پل بھر میں مار ہٹا دیں گے۔

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اسی روز رکم تو جراسندھ اور ششوپال کو سمجھائے بجھائے ڈھارس بندھائے اپنے گھر آیا اور مشکل سے رات گزاری۔ صبح ہوتے ہی ادھر ششوپال اور جراسندھ تو بیاہ کا دن جان برات نکالنے کی دھوم دھام میں لگے، اور ادھر بھیشمک کے یہاں بھی منگلاچار ہونے لگے۔ رکمنی جی نے اٹھتے ہی ایک براہمن سے شری کرشن چندر کو کہلا بھیجا کہ کل بیاہ کا دن ہے۔ دو گھڑی دن رہے نگر کے مشرق میں دیوی کا مندر ہے وہاں میں جاؤں گی۔

میری ۳۶۲ لاج نہیں ہے۔ جس میں لاج رہے وہی کرنا۔ ایک پہر دن چڑھے سکھی سہیلی اور کٹمب کی عورتیں آئیں۔ اُنھوں نے یہ آتے 362
پہلے تو آنگن میں گج موتیوں کا چوک پرائے کنچن کی جڑاؤ چوکی بچھائے اس پر رُکمنی کو بیٹھائے سات سُہاگنوں سے تیل چڑھوائے
پیچھے سگندھ اُبٹن لگائے نہلائے دُھلائے اسے سولہ شنگار کروائے بارہ بھوشن پہنائے اوپر سے رانا چولہ چڑھائے
بنی بنائے بٹھائے اتنے میں گھڑی چار ایک دن پچھلا رہ گیا۔ اس وقت رُکمنی اپنی سکھی سہیلی کو ساتھ لے گاجے باجے
سے دیوی کی پُوجا کرنے چلی۔ تو راجہ بھیشک نے اپنے لوگ اس کی رکھوالی کو اس کے ساتھ کر دئے۔ یہ سماچار پایا کہ راج کنیا گر
کے باہر دیوی پُوجنے چلی ہے۔ راجہ ششوپال نے بھی شری کرشن کے ڈر سے اپنے بڑے بڑے راوت شورویر یودھاؤں
کو بلائے سب طرح اُونچ نیچ سمجھائے رُکمنی جی کی رکھوالی کے لیئے بھیج دئے۔ وہ بھی آکر اپنے اپنے ہتھیار سنبھال راج کنیا
کے ساتھ ہو لیئے۔ اس وقت رُکمنی جی سب شنگار کیئے سکھی سہیلیوں کے جھنڈ کے جھنڈ لیئے انتر پٹ کی اوٹ میں اور کالے
کالے راکششوں کے کوٹ میں جاتی ایسی شوبھا مان ہوتی تھی جیسے کالی گھٹا کے بیچ تارا گن سمیت چندرماں آخر تھوڑی دُور
میں چلتی چلتی دیوی کے مندر میں پہنچیں۔ وہاں جاکر ہاتھ پاؤں دھوکر آچمن کر شردھا سمیت وید کی ودھی سے دیوی کی پُوجا
کی۔ پھر براہمنوں کو بھوجن کرائے پتر ستھری پہنائے انھیں دکشا دی اور ان سے آشیش لی۔ پھر دیوی کی پرکرما دے وہ
چندر مکھی۔ چمپک ورنی۔ مرگ نینی۔ چک یونی گج کامنی بھیکھوں کو ساتھ لے ہری کے ملنے کی چنتا کیئے جو وہاں سے نشچنت
ہوکر چلنے کو ہوئی تو شری کرشن چندر بھی اکیلے رتھ پر بیٹھ وہاں پہنچے، جہاں رُکمنی کے ساتھ سب بہادر ہتھیاروں
سے جکڑے کھڑے تھے اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے۔

دوہا: پُوج گوری جب ہی چلیں۔ ایک کہت اکولائے
سُن سندری آئے ہری، دیکھ دھوجا پھہرائے

یہ بات سکھی کی سُن پربھو کے رتھ کی طرف دیکھ دیکھ راج کنیا بہت خوش ہوکر پھولی نہ سماتی تھی۔ اور سکھی کے ہاتھ
پر دیئے موہنی روپ ہری کے ملنے کی آس لیے کچھ مُسکرائی ایسے سب کے بیچ آہستہ آہستہ جاتی تھی کہ جس کی شوبھا
کچھ کہی نہیں جاتی۔ شری کرشن چندر جی کو دیکھتے ہی سب رکھوالے پاگل کی طرح کھڑے رہے اور انتر پٹ ان کے ہاتھ
سے چھوٹ پڑے۔ تب موہنی رُوپ رُکمنی جی کو انھوں نے دیکھا تو اور بھی موہت ہوا ایسے مست ہوئے کہ انھیں اپنے
تن من کی بھی ہوش نہ رہی۔

سورٹھا: بھر کٹی دھنش چڑھایا۔ انجن درنی پنچکے
لوچن بان چلایا اے جیون رہے

مہاراج! اس وقت سب راکشش تو بُت کی طرح کھڑے دیکھتے ہی رہے۔ اور شری کرشن چندر جی سب کے بیچ
رُکمنی کے پاس رتھ بڑھائے کھڑے ہوئے پران پتی کو دیکھتے ہی اس نے سنکوچ کرنے کو ہاتھ بڑھایا تو پربھو نے بائیں
ہاتھ سے اسے رتھ پر بٹھایا۔

کانپت گات سکچ من بھاری۔ چھانڈ سن ہدی سنگ سدھاری

جیون بیراگی چھوڑے گیہہ ۔ کرشن چرن سوں کرے سنیہہ

مہاراج! رُکمنی جی نے جو جپ تپ برت دان پُنیہ کئے کا پھل پایا اور پچھلے دُکھوں کا رنج سب گنوایا۔ دشمن ہتھیار لیے کھڑے دیکھتے ہی رہے۔ پربھو اُن کے درمیان سے رُکمنی کو لیکر ایسے چلے کہ

دوہا: یادو اسُرن سے لڑت ۔ ہوت مہا سنگرام
ٹھاڈے دیکھت کرشن ہیں کرت دیّدھ بلرام

شری کرشن کے چلتے ہی بلرام بھی پیچھے سے دھونسہ دے۔ سب دَل ساتھ لے جا ملے۔

ادھیائے 55 ۵۵

رکمنی وواہ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! کتنی ہی دور جاکر شری کرشن چندر جی نے رکمنی کو سنکوچ میں دیکھ کہا کہ سندری اب تم کسی بات کی فکر مت کرو۔ میں شنکھ بجاکر تمہارے من کا ڈر ہرونگا اور دُوار کا میں جاکر وید کی ودھی سے کروں گا

تمہارے ساتھ بیاہ۔ یوں کہہ کر پربھو اسے اپنی مالا پہنائے بائیں طرف بٹھائے جیوں شنکھ بجایا تو راجہ ششوپال اور جراسندھ کے ساتھی چونک پڑے۔ یہ بات سارے نگر میں پھیل گئی کہ ہری رُکمنی کو چرا لے گئے۔ جب یہ حال اپنے ان لوگوں کے منہ سے سُنا جو حفاظت کے لیئے راج کنیا کے ساتھ گئے تھے۔ تو راجہ ششوپال اور جراسندھ غصہ میں جھنجھلا کر جھلم کوچ پہن۔ پیٹی باندھ سب ہتھیار لگائے اپنا لشکر لے لڑنے کو شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور ان کے نزدیک جا کر

للکارے کہ ارے بھاگے کیوں جاتے ہو۔ کھڑے رہو۔ ہتھیار پکڑ کر لڑو۔ جو کھشتری ہو تو میدان میں پیٹھ مت دکھاؤ۔ 364 اگنی
بات سنتے ہی یادو پھر تیار ہوئے اور لگے دونوں طرف سے ہتھیار چلنے۔ اس وقت رُوکمنی بہت خوف زدہ ہو کر
گھونگھٹ کی اوٹ کئے آنسو بھر بھر لمبی لمبی سانس لیتی تھی۔ اور پریتم کا منہ دیکھ دیکھ من ہی من سوچ کر یوں کہتی تھی۔ کہ یہ
میرے لیئے اتنا دکھ پاتے ہیں۔ انتریامی پربھو رُوکمنی کے من کا حال جان کر بولے کہ سندری! تو کیوں ڈرتی ہے۔ تیرے
دیکھتے دیکھتے سب راکشش دل کو مار۔ بھومی کا بھار اتارتا ہوں۔ تو اپنے من میں کسی بات کی چنتا مت کر۔ اتنی کتھا کہہ
شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اس وقت دیوتا اپنے اپنے وِمانوں میں بیٹھے آکاش سے کیا دیکھتے ہیں کہ

دوہا:
یادو اسرن سے لڑت ہوت مہا سنگرام
ٹھاڑے دیکھت کرشن ہیں۔ کرت یُدھ بلرام

مار کر باجہ بجتا ہے۔ کڑکھیت کڑکھا گاتے ہیں۔ چارن یش بکھانتے ہیں۔ اشوپتی سے اشوپتی رتھی سے رتھی اور
پیدل سے پیدل بھڑ رہے ہیں۔ ادھر ادھر کے بہادر لڑ لڑ کر مرتے ہیں اور کائر میدان چھوڑ اپنے پران لے کر بھاگتے ہیں۔۔۔
گھائل و زخمی کھڑے جھومتے ہیں۔ بہت سے ہاتھوں میں تلوار لیئے چاروں طرف گھومتے ہیں اور لوتھوں پر لوتھ گرتی ہیں۔
ان سے خون کی ندی بہہ چلی ہے۔ اس میں جہاں تہاں جو ہاتھی مرے پڑے ہیں۔ جزیرہ سے جان پڑتے ہیں۔ گدھ۔ کوّے
وغیرہ آپس میں لڑ لڑ منہ میں کھینچ کھینچ لاتے اور پھاڑ کر کھاتے ہیں۔ کوّے آنکھیں نکال نکال دھڑوں سے لے جاتے ہیں۔ آخر
دیکھتے دیکھتے ہی بلرام جی نے سارا اسر دل یوں کاٹ ڈالا جیسے کسان کھیت کو کاٹ ڈالتا ہے۔ پھر جراسندھ اور ششوپال
ساری فوج کٹوا کر بہت سے زخمی ساتھ لے کر ایک جگہ جا کھڑے ہوئے۔ وہاں ششوپال نے بہت پچھتائے۔ سر ٹیک جراسندھ
سے کہا کہ اب تو بے عزتی ہوئی اس لیئے خاندان کو بھی بٹہ لگ گیا۔ اب زندہ رہنا ٹھیک نہیں۔ اس لیے اگر آپ اجازت
دیں تو میں جا کر لڑ مروں۔

ناتھ ہوں کری ہوں بن باس ۔ لیئوں یوگ چھانڈ سب آس
گئی آج پت سب کیوں لیجے ۔ راکھ پران کیوں اچس لیجے

اتنی بات سُن جراسندھ بولا کہ مہاراج! آپ گیان وان ہو اور سب بات جانتے ہو میں تمہیں کیا سمجھاؤں جو عقلمند
آدمی ہیں وہ گذری ہوئی بات کا فکر نہیں کرتا۔۔۔ کیونکہ بھلائی برائی کرنے والا اور ہی ہے۔ آدمی کا کچھ زور نہیں چلتا
یہ لاچاری اور مجبوری ہے۔ جیسے کاٹھ کی پتلی کو جادوگر نچاتا ہے۔ ویسے ہی ناچتی ہے۔ ایسی ہی آدمی کرتا کے قابو میں
ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ وہ کراتا ہے ایسے سکھ دکھ میں خوشی میں غمی مت کیجئے۔ سب سپنا جان لیجئے۔ میں تیئیس اکشونی فوج
لے کر سترہ دفعہ متھرا پوری پر چڑھ آیا۔ اور شری کرشن نے سترہ ہی دفعہ میری فوج کا کیا صفایا۔ میں نے کچھ سوچ نہ کیا اور اٹھارھویں
دفعہ اس کا دل مراتب کچھ خوش بھی نہ ہوا۔ یہ بھاگ کر پہاڑ پر جا چڑھا۔ میں نے اسے وہاں پھونک دیا۔ نہ جانے یہ کیونکر زندہ بچ گیا۔
اسکی گتی کچھ جانی نہیں جاتی۔ اتنا کہہ پھر جراسندھ بولا۔ مہاراج! اب اس وقت کو ٹال دیجئے۔ بہتر یہی ہے۔ کیونکہ کہا ہے کہ
کہ جان بچے تو سب کچھ بچ گیا۔ جیسے میرے ساتھ ہوا۔ سترہ دفعہ ہارے۔ اٹھارھویں دفعہ جیتے۔ اس لیئے جس میں اپنی بھلائی ہو

سوکرو اور ضد چھوڑ دو۔ مہاراج! جب جراسندھ نے ایسا سمجھا کر کہا۔ تو اسے کچھ صبر ہوا جتنے زخمی ساتھ تھے انھیں ساتھ لے کر پچھتائے جراسندھ کے ساتھ ہولیا۔ یہ تو یہاں سے یوں ہار کر چلے اور جہاں ششوپال کا گھر تھا وہاں کی بات سنو۔ کہ بیٹے کے آنے کا وچار ششوپال کی ماں جو منگلا چار کرنے لگی تو سامنے سے چھینک ہوئی اور اس کی داہنی آنکھ پھڑکنے لگی۔ یہ اپشگن دیکھ اس کا ماتھا ٹھنکا۔ اتنے میں کسی نے آکر کہا کہ تمہارے پتر کی سب فوج کٹ گئی، اور دلہن بھی نہ ملی۔ اب یہاں سے بھاگ اپنے پران بچا کر آتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ششوپال کی ماں بہت گھبرا کر خاموش ہوگئی۔ ششوپال اور جراسندھ کا بھاگنا سن روکم خفا ہو کر اپنی سبھا میں آن بیٹھا۔ اور سب کو سنا کر کہنے لگا۔ کہ کرشن میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جا سکتا ہے۔ ابھی جا کر اسے ماروں۔ رکمنی کو نہ لے آؤں۔ تو میرا نام بھی روکم نہیں۔ ورنہ کنڈن پور میں نہ آؤں گا۔ مہاراج! ایسے وعدہ کر روکم ایک اکشونی فوج لے کر شری کرشن سے لڑنے کے لیے چڑھ آیا۔ اور اس نے یادوؤں کا دل جا گھبرا۔ اس وقت اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم یادو کو مارو۔ اور میں آگے جا کر شری کرشن کو زندہ پکڑ لاتا ہوں۔ اتنی بات سنتے ہی اس کے ساتھی تو یدو و نشیوں سے یدّھ کرنے لگے اور دور تھ بڑھائے شری شری کرشن کے پاس جا کے للکار کے بولا۔ ارے کپٹی گنوار! تو کیا جانے راج ویوہار۔ نہ بچپن میں جیسے تو نے دودھ دہی کی چوری کی ویسے ہی تو نے یہاں بھی آکر سندری ہری۔

برج واسی ہم نہیں اہیر ۔ ایسے کہہ کر لیتے تیر!
وشی کے مجھے لیئے ان بیس ۔ پھینچ دھنش شستر چھوڑے نین

ان تیروں کو آتے دیکھ شری مدھوسدن نے بیچ ہی میں کاٹا۔ پھر روکم نے اور بان چلائے۔ پربھو نے وہ بھی کاٹ گرائے اور اپنا دھنش سنبھال کئی ایک بان مارے کہ رتھ کے ساتھ گھوڑا اور سارتھی بھی اڑ گیا۔ دھنش کٹ کر اس کے ہاتھ سے زمین پر گرا۔ پھر اس نے جو بھی وار کیے پربھو نے سب کاٹ کر گرا دیے تب تو وہ بہت جھنجھلائے فرسہ لے کر ہری کی طرف ایسے دوڑا جیسے گیدڑ ہاتھی پر۔ پتنگ دیپک پر دھاوے آخر جاتے ہی اس نے ہری کے رتھ پر چلائی تب ہری نے جھپٹ کر اسے پکڑ باندھا۔ اور چاہا کہ اسے ماریں مگر رکمنی بولی۔

ماردمت بچیا ہے میرو ۔ چھوڑو ناتھ مہارو چیرو
مورکھ اندھ کہا یہ جانے ۔ لکشمی پتی کو مانش جانے
تم یوگیشور آدی اننت ۔ بھگت ہیتو پر گٹے بھگوت
یہ جڑ کہا تمہیں پہچانے ۔ دین دیال کرپا لو بکھانے

اتنا کہہ کر پھر کہنے لگی کہ اچھے لوگ جڑ اور بالک کا قصور من میں نہیں لاتے جیسے شیر کتے کے بھونکنے پر دھیان نہیں دیتا اور جو تم اسے مارو گے تو ہوگا ہمارے پتا کو دکھ۔ یہ کرنا نہیں ٹھیک۔ جس جگہ آپ کے چرن پڑیں وہاں کے سب لوگ آنند سے رہتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہوگی کہ تم جیسے رشتے دار ہو کر راجہ بھیشمک کا بیٹا دکھ پاوے۔ مہاراج! ایسا کہہ کر ایک دفعہ رکمنی جی یوں بولیں کہ پران ناتھ آپ کیلئے کیا جو پکڑ باندھا اور تلوار ہاتھ میں لے مارنے کو تیار ہوئے۔ پھر بیاکل ہو تھر تھر کانپ کر آنکھیں ڈبڈبائے پاؤں پر گود پسار کہنے لگی۔

بندھو بھیک پربھو مو کو دیو ۔ اتنوش تم جگ میں لیو

اتنی بات کے سُننے سے اور رُوکمنی جی کی طرف دیکھنے سے ہری کا غصّہ دُور ہوا۔ تب انھوں نے اسے جان سے تو نہیں مارا مگر سارتھی کو اشارہ کیا اس نے جھٹ اس کی پگڑی اتار داڑھی اور سر مونڈھ سات چوٹی رکھ رتھ کے پیچھے باندھ دیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! روکم کی تو ہری نے ایسی حالت کی اور بلدیو جی وہاں سے سب اسروں کو مار بھگا کر بھائی کو ملنے کے لیے ایسے چلے کہ جیسے سفید ہاتھی کمل دل میں کملوں کو توڑ کھائے بھیرائے اکولائے کے بھاگتا ہو۔ آخر کچھ دیر میں پربھو کے نزدیک آپہنچے۔ اور روکم کو بندھا دیکھ ہری سے بہت جھنجھلائے کے بولے کہ تم نے کیا کام کیا جو سالے کو باندھا۔ تمہاری عزت نہیں جانی۔

باندھیو یاہی کری بدھی تھوڑی ۔ لیس تم کرشن سگائی توڑی
یو بیدو کل کی لیک لگائی ۔ اب ہم سوں کون کرے سگائی

جس وقت یہ لڑائی کرنے کو آپ کے سامنے آیا تب تم نے اسے سمجھا کر الٹا کیوں نہ پھیر دیا۔ مہاراج! ایسے بلرام جی نے روکم کو تو کھول سمجھا بجھا کر عزت سے رخصت کیا۔ پھر ہاتھ جوڑ نہایت نرمی سے بلرام سکدھام رُوکمنی جی سے کہنے لگے کہ ... سندری! تمہارے بھائی کی جو یہ حالت ہوئی اس میں ہماری کچھ غلطی نہیں۔ یہ اس کے پہلے جنم کے کرموں کا پھل ہے اور استریوں کا دھرم بھی یہی ہے کہ بھومی دھن استریوں کے کاج ۔ یدھ دل پراپس میں ساج۔ اس بات کا تم خیال مت کرنا میرا کہنا سچ ہی جانو۔ ہار جیت بھی اسی کے ساتھ ہی لگی ہے۔ اور یہ سنسار دُکھ کا سمندر ہے۔ یہاں آکر سکھ کہاں۔ مگر انسان مایا کے قابو میں ہو کر دُکھ سُکھ۔ بھلا برا ہار جیت۔ سنیوگ ویوگ خود ہی من سے مان لیتے ہیں۔ مگر اسمیں سکھ دُکھ جیو کو نہیں ہوتا۔ تم اپنے آپ کی بے عزتی ہونے کی چنتا مت کرو۔ کیونکہ گیانی لوگ جیو کو امر اور جسم کو ناش ہونے والا کہتے ہیں اس لیے جسم کی بے عزتی ہونے سے جیو کی نہیں ہوئی۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ دھرم اوتار جب بلرام جی نے رُوکمنی کو سمجھایا تب۔

دوہا: سن سندری من سمجھا کے ۔ کیئے جیٹھ کی لاج!
سین انہی پایسوں کیت ۔ ہانکت رتھ برج راج
گھونگھٹ اوٹ بدن کو کرے ۔ مدھر بچن ہری سوں اچرے
سمکھ ٹھاڈے ہیں بلداؤ ۔ اہو کنت رتھ بیگ چلاؤ

اتنا بچن رُوکمنی کے مکھ سے نکلتے ہی ادھر تو شری ہری نے رتھ دوار کا کو ہانکا اور ادھر رُوکم اپنے لوگوں میں جا کر چنتا کر کہنے لگا کہ میں کنڈن پور سے یہ وعدہ کر کے آیا تھا کہ ابھی جائے ہری بلرام کو سب یدو نیشوں سمیت مار کر رکمنی کو لے آؤں گا۔ سو میرا بچن پورا نہ ہوا بلکہ الٹی اپنی عزت گنوائی۔ اب زندہ نہ رہوں گا۔ اس دیش اور گرہست آشرم کو چھوڑ ویراگی ہو کر کہیں جا مروں گا۔ جب رُوکم نے ایسے کہا۔ تب اس کے لوگوں میں سے کوئی بولا۔ مہاراج! تم مہاویر ہو اور بڑے پرتاپی تمہارے ہاتھ سے وہ زندہ بچ گئے۔ سو ان کے دن اچھے تھے۔ اپنی تقدیر کے زور سے نکل گئے

ورنہ آپ کے سامنے کوئی دشمن کب زندہ بچ سکتا ہے۔ تم عقلمند ہو۔ ایسی بات کیوں سوچتے ہو۔ کبھی ہار ہوتی ہے کبھی جیت۔ مگر شور دیر کا دھرم ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ کیا ہوا جو دشمن آج بچ گیا۔ پھر مار لیں گے۔ مہاراج! جب اس نے رُوکم کو سمجھایا تب وہ کہنے لگا کہ سنو۔

ہار پوان ہوں اور پت گئی ۔ میرے من اتی لجا بھئی
جنم نہیں کنڈن پور جاؤں ۔ ورن اور ہی گاؤں لساؤں
یوں کہہ ان ایک نگر لسایو ۔ سُت دارا دھن تہاں منگرایو
تو کو دھر یہ بھوج کٹ نامر ۔ ایسے رُوکم لسایو گرام

مہاراج! اِدھر رُوکم تو راجہ بھیشمک سے دشمنی کر رہا تھا۔ اور بلدیو وہری دُوارکا کے نزدیک آپہنچے۔

اُڑ رینو آکاش چھو جائی ۔ تب ہی پُرواسن سدھ پائی
آوت ہری جانے جب ہی راکھیو نگر بنائے
شو بھا بھئی تہوں لوک کی کہی کون پر جائے

اس وقت گھر گھر منگلا چار ہو رہے تھے۔ دروازوں پر کیلے کے کھمبے گڑے کلش سجل صاف ستھرے دھرے دھو جا پتا کا پھہرائے نہ ہی تورن بندنوار بندھی ہوئی اور گھر گھر ہاٹ چوہانوں میں چومکھی دیے لیے عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہوئے اور راجہ اگرسین بھی سب یدو ونشیوں سمیت گاجے باجے سے آگے جاکر راج بھانتی کرشکھدام بلرام شری کرشن چندر جی کو نگر میں لے آئے۔ اس وقت کے بناؤ کی رونق کچھ بیان نہیں کی جاتی، کیا مرد، کیا عورت سب کے دل خوشی سے بھرے ہوئے تھے۔ پربھو کے سامنے آآ کر سب بھینٹ دے کر ملتے تھے۔ اور عورتیں اپنے اپنے دواروں، چوباروں، کوٹھوں پر سے منگل گیت گا گا کر آرتی اُتار پھول برساتی تھیں۔ شری ہری اور بلدیو جی یتھا یوگیہ سب کے منہار کرتے جاتے تھے۔ آخر اس طرح چلتے چلتے راج مندر میں جا پہنچے۔ بعد میں کئی دن پیچھے ایک دن شری کرشن چندر جی بھائیں گئے جہاں پر اگرسین شور دیر شوریسین وسدیو وغیرہ سب بڑے بڑے یدو ونشی بیٹھے تھے۔ اور پرنام کر انھوں نے انکے آگے کہا کہ مہاراج! یدھ جیت جو کوئی سندری لاتا ہے۔ راکشش وواہ کہلاتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی شورسین جی نے پروہت بلائے کے اسے سمجھائے کے کہا کہ تم شری کرشن کے بیاہ کا دن ٹھہرائے دو۔ اس نے جھٹ پتری کھول اچھا مہینہ دن وار نکشتر دیکھ شبھ سوریہ چندر وچار بیاہ کا دن ٹھہرا دیا۔ تب راجہ اگرسین نے اپنے سب منتریوں کو تو یہ حکم دیا کہ تم بیاہ کا سامان اکٹھا کرو اور خود بیٹھ کر چٹھی لکھی۔ پانڈو کورو وغیرہ سب ملکوں کے راجہ کو براہمن کے ہاتھ بھجوایا۔ مہاراج کی چٹھی ملتے ہی سب راجہ خوش ہو کر چل پڑے۔ ان کے ساتھ پنڈت بھاٹ بھکاری بھی ہو لئے اور یہ سماچار ملتے ہی راجہ بھیشمک نے بھی بہت وستر استر جڑاؤ آبھوشن اور رتھ۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ داس داسیوں کے ڈھیر ایک برہمن کو دے کنیا دان کا سنکلپ من ہی من لے نہایت عاجزی سے دوارکا کو بھیج دیا۔ اُدھر سے تو دیش دیش کے نریش آئے اور ادھر راجہ بھیشمک کا بھیجا ہوا سب سامان لیئے وہ براہمن بھی آیا۔ اس وقت کی شوبھا دوارکا پوری۔۔۔

کی کچھ کمی نہیں جاتی۔ جب شادی کا دن آیا تو سب طور طریقے کروا کنیا کو منڈپ کے نیچے لے جا بٹھایا اور سب بڑے بڑے رشی
بید وشیوں کے بھی اس وقت آ بیٹھے۔

پنڈت تہاں وید اچاریں ۔ رکمنی ہری بھانوری پھریں
ڈھال دند بھی بھیروی بجاویں ۔ ہرش ہوں دیو پشپ برساویں
سدھ سادھو چارن گندھرو ۔ انرگش بھئے دیکھیں سرو
چڑھے بسان گھرے سرناویں ۔ دیو بدھو سب منگل گاویں
ہاتھ گہیو پربھو بھانوز پاری ۔ بام انگ رکمنی بیٹھاری
جوری گانٹھ پٹہ پھر دیو ۔ کل دیوی کو پوجن کیو
چھورت کنکن رہی سندری ۔ کھیلت دودھا باتی کھری
آتی آنند رجیو جگدیش ۔ نرکھ ہرش سب دیں آشیش
ہری رکمنی جوڑی چر جیوو ۔ جن کو چرتر سدھارس پیو
دینو دان وپرجے آئے ۔ اگھ بندی جن پہرائے
جے نرپ دیش دیش کے آئے ۔ دینی وداسبھی پہنچائے؛

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جو جن ہا رکمنی کا چرتر پڑھے گا۔ اور سنے گا اور پڑھ سن کے سمرن کرے گا سو بھگت مکتی اور ریش پاوے گا اور یہ پھل بھی پاتا ہے۔ اشومیدھ یگیہ۔ گئو آدی دان۔ گنگا ندی کے تیرتھ کرنے میں سوئی پھل ملتا ہے ہری کتھا سننے میں۔

ادھیائے 56 ۵۶

پردیمن کا جنم اور شمبراسر کا ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری مہادیو جی اپنی جگہ دھیان میں بیٹھے تھے کہ اچانک آ کر کام دیو نے ستایا تو ہر کا دھیان چھوٹا اور لگے پاگلوں کی طرح پاروتی کے ساتھ کھیلنے۔ کافی دیر بعد گیان ہوا تو غصہ میں آ کر کام دیو کو جلا کر بھسم کر دیا۔

دوہا: کام بلی جب شو دہیو ۔ تب رتی دھرت نہ دھیر
پتی بن اتی تڑپھت کھری ۔ دہول وکل شریر

چوپائی: کام ناری اتی اوتت بھریں ۔ کنٹ کنٹ کہہ کشچ بھج پھریں
ہے بن تے کہوں دکھیا جان ۔ تب یوں گوری کیو بکھان

۳۶۹ کہہ رہے رتی۔ تو چنتا مت کر۔ تیرا پتی تجھے جس طرح ملے گا۔ اس کا بھید سن میں کہتی ہوں۔ کہ چلے تو وہ شری کرشن کے گھر 369
میں جنم لے گا۔ اور اس کا نام پردمن ہوگا۔ پھر اسے شنور لے جاکر سمندر میں بہا دیگا۔ پھر وہ مگر مچھ کے پیٹ میں شنور کی رسوئی
میں ہی آوے گا۔ تو وہیں جاکر رہ۔ وہ آوے تو اسے لے پالیو۔ پھر وہ شنور کو مار تجھے ساتھ لے دوارکا میں جا بسے گا۔ مہاراج!

شورانی یوں رتی سمجھائی ۔ تب تنو دھر شنور گھر آئی
سندری بیچ رسوئی رہے ۔ نشدن مارگ پیا کا پہے

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ادھر رتی تو پیا کے ملنے کی آشا کر یوں کہنے لگی اور ادھر رکمنی جی کو گربھ
رہا اور دس مہینوں سے پورے پتر ہوا۔ یہ سماچار پاکر جیوتشیوں نے آپ گن سادھی۔ شری شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج!
اس بالک کے شبھ گرہ دیکھ ہمارے وچار میں یہ آتا ہے کہ روپ گن پراکرم میں یہ شری کرشن جی کے سمان ہوگا۔ مگر بالک
پن بھر پانی میں رہے گا۔ پھر دشمن کو مار استری سمیت آملے گا۔ یوں کہہ پردمن سے جیوتشی تو دکشنا لے کر رخصت ہوئے۔
اور منگلاچار ہونے لگے۔ نارد منی نے آکر اسی وقت شنور سے کہا کہ تو کس نیند میں سوتا ہے۔ تجھے ہوش ہے یا نہیں۔ یہ بولا
کیا انہوں نے کہا۔ تیرا دشمن کام کا اوتار پردمن نامی شری کرشن کے گھر جنم لے چکا۔ نارد جی تو راج شنور کو یوں جتا کر چلے
گئے اور شنور نے سوچ وچار کر من ہی من میں یہ اپائے ٹھہرایا کہ پون روپ ہو وہاں جائے اسے ہر لاؤں اور سمندر
میں بہاؤں تو میرے من کی چنتا مٹے۔ اور بے فکر ہو کر رہوں۔ یہ سوچ کر شنور وہاں سے اٹھ چلا اور شری ہری کے
مندر میں آیا جہاں رکمنی جی ہاتھ دبائے چھاتی سے لگائے بالک کو دودھ پلا رہی تھیں اور آپ چپ چاپ ٹکٹکی لگائے
کھڑا رہا۔ جیوں بالک پر سے رکمنی جی کا ہاتھ الگ ہوا۔ تیوں ہی اسر اپنی مایا پھیلائے اسے اٹھائے ایسے لے گیا کہ جنی
استریاں وہاں بیٹھی تھیں۔ ان میں سے کسی نے نہ دیکھا نہ جانا۔ کس روپ میں آیا اور کیونکر اڑا لے گیا۔ بالک کو آگے نہ دیکھا
رکمنی جی بہت گھبرائیں اور رونے لگیں۔ اس کے رونے کی آواز سن سب یدو ونشی کیا عورت کیا مرد گھر آئے اور طرح طرح کی
باتیں کہہ کہہ کر چنتا کرنے لگے۔ اسی دوران نارد منی آئے۔ سب کو سمجھا کر کہا کہ تم بالک کے پانے کا کچھ خیال
مت کرو۔ اسے کسی بات کا ڈر نہیں۔ وہ کہیں چلا جائے پر اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ بچپن گزار کر ایک سمندر ناری
ساتھ لے تمہیں آن ملے گا۔ مہاراج! ایسے سب یدو ونشیوں کو بھید بتائے سمجھائے بجھائے جب نارد منی وداہوئے تب
وہ بھی سوچ سمجھ کر صبر کر بیٹھیں۔ اب آگے کی کتھا سنیے۔ کہ شنور جو پردمن کو لے گیا تھا۔ اس نے انھیں سمندر میں ڈال دیا۔
وہاں ایک مچھلی انھیں نگل گئی۔ اس مچھلی کو ایک اور بڑی مچھلی نگل گئی۔ ایک ماہی گیر نے جاکر سمندر میں جال پھینکا تو وہ
مچھلی جال میں آئی۔ مچھیرا اسے پکڑ خوش ہو کر لے اپنے گھر آیا۔ آخر وہ مچھلی اس نے جاکر راجہ شنور کو بھینٹ دی۔ راجہ نے اپنے
رسوئی گھر میں بھیج دی۔ رسوئی کرنے والے نے جو اس مچھلی کو چیرا تو اس میں سے ایک اور مچھلی نکلی۔ اس کا پیٹ چیرا تو
ایک لڑکا شیام ورن بہت خوبصورت اس میں سے نکلا۔ اس نے دیکھتے ہی بڑا تعجب کیا اور وہ لڑکا لے جاکر رتی کو دیا اس نے
بہت خوش ہو کر لیا۔ یہ بات شنور نے سنی تو رتی کو بلا کر کہا کہ اس لڑکے کو خوب دیکھ بھال کر۔۔۔ اتنی بات راجہ کی سن رانی
اس لڑکے کو لے اپنے مندر میں آئی۔ اس وقت نارد جی نے رتی سے کہا۔

اب تو یاہی پال چت لائے ۔ تو پتی پردمن پر گٹو آئے
شنور ماتو ہے لے جیہے ۔ بالا پن یا تھور بتے ہے

اتنا بھید بتا کر نارد منی چلے گئے اور رتی بہت خوش ہو کر دھیان سے پالنے لگی۔ جیوں جیوں وہ بالک بڑھتا تھا۔ تیوں تیوں پتی کے ملنے کا چاؤ ہوتا تھا۔ کبھی وہ اس کا روپ دیکھ پریم کر کے چھاتی سے لگاتی۔ کبھی کبھی آنکھیں منہ کھول چوم آپ ہی اس کے گلے لگ کر یوں کہتی تھی کہ

ایسو پربھو سنیوگ بنایو ۔ مچھرا ماہنی کنت میں پایو

اور مہاراج!

دوہا: پریم سہت پل لائے کے ۔ ہت سوں پیاوت ناہی
ملہراوتی گن گائے کے ۔ کیت کنت چت چاہی

جب پردمن جی پانچ سال کے ہوئے تب رتی طرح طرح کے گہنے کپڑے انھیں پہنا پہنا کر اپنے من کا شوق پورا کرنے لگی اور آنکھوں کو سکھ دینے لگی۔ اس وقت جب وہ بالک رتی کا آنچل پکڑ پکڑ ماں ماں کہنے لگا۔ تو وہ ہنس کر بولی۔ ہے کنت! تم یہ کیا کہتے ہو میں تمہاری ناری۔ گوری کا حکم ہے کہ تم شنور کے گھر میں جا کر رہو۔ تیرا پتی شری کرشن کے گھر میں جنم لے گا۔ سو مچھلی کے پیٹ میں تیرے پاس آوے گا اور نارد جی بھی کہہ گئے تھے کہ تیرا سوامی تجھے آملے گا تبھی سے میں تمہارے ملنے کی آس کئے یہاں رہ رہی ہوں۔ تمہارے آنے سے میری امید پوری ہوئی۔ ایسے کہہ پھر رتی نے پتی کو دھنش ودیا پڑھائی جب وہ دھنش ودیا میں ماہر ہوئے۔ تب ایک دن رتی نے کہا کہ سوامی! اب یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ تمہاری ماتا رو کمنی جی تمہارے بغیر ایسا دکھ پائے اکولاتی ہیں۔ جیسے بچھڑے بغیر گائے۔ اس لئے اب بہتر یہ ہے کہ اسر شنور کو مار مجھے ساتھ لے دوارکا میں چل ماتا پتا کا درشن کیجئے۔ اور انھیں سکھ دیجئے۔ جو آپ کو دیکھنے کی تمنا کئے ہوئے ہیں۔ بنسری جی یہ پرسنگ سنائے راجہ سے کہنے لگے کہ مہاراج اس طرح رتی کی باتیں سن کر جب پردمن عقلمند ہوئے تو ایک دن کھیلتے کھیلتے راجہ شنور کے پاس گئے وہ انھیں دیکھتے ہی اپنے لڑکے سمان لاڈ کر بولا کہ اس بالک کو میں نے اپنا لڑکا سمجھ کر پالا ہے۔ اتنی بات سن کر پردمن جی نے غصہ میں آکر کہا۔ میں بالک ہوں دشمن تیرا۔ اب لڑ کر دیکھ کل میرا۔ یوں سنائے خم ٹھونک سامنے ہوا۔ تب ہنس کر شنور نے کہا۔ بھائی! یہ میرے لئے دوسرا پردمن کہاں سے آیا۔ کیا دودھ پلا کر میں نے سانپ بڑھایا جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ اتنا کہہ کر پھر بولا۔ ارے بیٹا! تو کیا کہتا ہے یہ کیا تجھے بمدوت آئے ہیں لین۔ مہاراج! اتنی بات شنور کے مکھ سے سنتے ہی وہ بولا۔ پردمن میرا ہی ہے نام۔ مجھ سے آج تو کر سنگرام۔ تو نے تو مجھے ساگر میں بہایا مگر اب میں اپنا بیر لینے آیا۔ تو نے اپنے گھر میں اپنا کال بڑھایا۔ اب کون کس کا بیٹا کون کس کا باپ۔

دوہا: سن شنور گھبرا گئے ۔ بڑھا کر ودھ من بھاؤ
منہو سرپ کی پونچھ پر ۔ پڑیو اندھیرے پاؤں

دیکھوں۔ اب تجھے کال سے کون بچاتا ہے اتنا کہہ اس نے جو جھپٹ کر گدا چلائی۔ تو پردمن جی نے آسانی سے کاٹ گرائی۔ پھر اس نے کھینچ کر اگنی بان چلائے۔ انھوں نے جل بان چلا بجھا گرائے۔ تب تو شنور نے بہت غصہ کر کے جتنے ہتھیار اسکے پاس تھے۔ سب کے وار کئے اور انھوں نے کاٹ کاٹ گرائے۔ جب کوئی ہتھیار اس کے پاس نہ رہا۔ تب بھاگ کر پردمن سے جا لپٹا اور دونوں میں مل یدھ ہونے لگا۔ کافی دیر کے بعد یہ اسے آکاش میں لے اڑے وہاں جا کر تلوار سے اس کا سر کاٹ گرا دیا۔ اور پھر آپ اسروں کا ودھ کیا۔ شنور کو مار سن رتی نے سکھ پایا۔ اور اس وقت ایک وِمان سورگ سے آیا۔ اس پر رتی پتی دونوں چڑھ بیٹھے اور دوار کا کو چلے۔ ایسے کہ دامنی سمیت سندر میگھ جاتا ہے۔ اور چلتے چلتے وہاں پہنچے جہاں کنچن کے مندر اونچے سمیر سے جگمگا رہے تھے۔ وان سے اتر دونوں رنواس میں گئے۔ انھیں دیکھ سب سندریں چونک اٹھیں۔ اور یوں سمجھا کہ شری کرشن ایک سندر ناری سنگ لے آئے ہیں۔ شرمندہ ہو گئیں۔ مگر یہ بھید کسی نے نہ جانا کہ یہ پردمن ہے۔ سب کرشن ہی کرشن کہتی تھیں۔ بعد میں جب پردمن جی نے کہا کہ ہمارے پتا کہاں ہیں۔ تب روکمنی جی اپنی سکھیوں سے کہنے لگیں کہ ہے سکھی! یہ ہری کا اُنہار کون ہے۔ وہ بولیں ہماری سمجھ میں تو ایسا آتا کہ ہو نہ ہو یہ شری کرشن جی کا پتر ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی روکمنی کی چھاتی سے دودھ کی دھار بہہ نکلی اور بائیں باہنہ پھڑکنے لگی۔ ملنے کو جی گھبرایا مگر پتی کی آگیا (اجازت) مل نہ سکی۔ تب وہاں نارد جی نے آکر پہلے وقت کا حال سب کے دل کا شک مٹایا۔ تب تو روکمنی جی نے دوڑ کر بیٹے کا سر جو ایسے چھاتی سے لگایا۔ اور ریتی رسم سے بیوہار کر کے بیٹے بہو کو گھر میں لیا۔ اس وقت کیا عورت، کیا مرد سب یدوونشیوں نے منگلاچار کر بہت آنند کیا۔ گھر گھر بدھائی بجنے لگی۔ اور ساری دوارکا پوری میں سکھ چھا گیا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ایسے پرمن جنم لے بچپن گزار۔ دشمن کو مار، رتی لے 372 372
پوری میں آئے تب گھر گھر آنند ہوئے منگل گائے۔

ادھیائے 57 ۵۷

سینمتکنی کی کتھا۔ جامونتی اور ستیہ بھاما کے ساتھ شری کرشن کا وواہ

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ستراجت نے پہلے تو شری کرشن کو منی کی چوری لگائی۔ پھر جھوٹ سمجھ شرمندہ ہو اس نے اپنی لڑکی ستیہ بھاما ہری کو بیاہ دی۔ یہ سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپا ندھان ستراجت کون تھا؟ منی اس نے کہاں پائی۔ اور کیسے ہری کو چوری لگائی۔ پھر کیسے جھوٹ سمجھ کنیا بیاہ دی۔ یہ مجھے سمجھا کہو۔ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! سنیئے میں سمجھا کر کہتا ہوں۔

ستراجت ایک یادو تھا۔ اس نے بہت دن تک سوریہ کی کٹھن تپسیا کی۔ تب سوریہ دیوتا نے خوش ہو کر اسے اپنے پاس بلائے منی دے کر کہا کہ سینمتکنی اس منی کا نام۔ اس میں ہے سکھ سمپتی کا وشرام۔ سدا اسے مانیو اور بل تیج میں۔ میرے سمان جانیو۔ جو تو اسے جپ تپ سنیم برت کر دھیاویگا تو اس سے منہ مانگا پھل پاویگا جس دیش نگر گھر میں پرجاوے وہاں دکھ درد کال بھی نہ آوے گا۔ ہمیشہ خیریت رہے گی اور دولت بھی رہے گی مہاراج! ایسے کہہ کر سوریہ دیوتا نے ستراجت کو رخصت کیا۔ وہ منی لے اپنے گھر آیا۔ صبح اٹھتے ہی اشنان کر سندھیا ترپن سے نشچنت ہو چندن۔ رولی۔ دھوپ دیپ سپاری سمیت روزانہ منی کی پوجا کیا کرے۔ اور اس منی سے جو آٹھ بھار سونا نکلے سو لے اور عیش کرے۔ ایک دن پوجا کرتے کرتے ستراجت نے منی کی شوبھا اور کانتی دیکھ اپنے من میں وچارا کہ یہ منی شری کرشن چندر کو لے جا کر دکھلائیے تو کیا ہی اچھا ہو۔ یوں وچار منی کنٹھ میں باندھ ستراجت یدو ونشیوں کی سبھا میں چلا۔ منی کا پرکاش دور سے دیکھ یدو ونشی کھڑے ہو شری کرشن چندر سے کہنے لگے کہ مہاراج! تمہارے درشن کی خواہش کئے سورج چلا آتا ہے۔ تم کو برہما۔ رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا دھیاوتے ہیں۔ اور آٹھ پہر دھیان دھر تمہارا یش گاتے ہیں۔ تم آدی پرش اودیناشی۔ تمہیں نتیہ سیوا کملاہے داسی۔

تم ہو سب دیون کے دیو - کوئی جانت نہیں تمہارو بھید
تمہارے گن اور چرتر اپار - کیا پربھو چھپو آئے سنسار

مہاراج! جب ستراجت کو آتا دیکھ سب یدو ونشی کہنے لگے۔ تب ہری بولے کہ یہ سوریہ نہیں۔ ستراجت یادو ہے اس نے سوریہ کی تپسیا کر ایک منی پائی ہے۔ اس کا پرکاش سوریہ کے سمان ہے۔ وہی منی باندھے چلا آتا ہے۔ مہاراج! اتنی بات شری کرشن جی کہہ بھی نہ پائے تھے کہ وہ سبھا میں آ کر وہاں بیٹھا۔ جہاں یادو پانسہ سا رکھیل رہے تھے۔ تب ستراجت من ہی من کچھ وچار وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد وہ منی گلے میں باندھ روز آوے۔ ایک دن سب یدو ونشیوں

نے ہری سے کہا کہ مہاراج! ستراجت سے منی لے راجہ اگرسین کو دیجیے اور جگت میں یش لیجیے۔ یہ منی سے نہیں پھبتی۔ یہ راجا راجیہ کے قابل ہے۔ اس کے سُنتے ہی شری کرشن جی نے ہنستے ہنستے ستراجت سے کہا کہ یہ منی راجہ کو دو اور سنسار میں یش بڑائی لو۔ دینے کا نام سنتے ہی وہ پرنام کر چپ چاپ وہاں سے اُٹھ سوچ وچار کرتا اپنے بھائی کے پاس جا بولا۔ کہ آج ... شری کرشن جی نے مجھ سے منی مانگی۔ اور میں نے نہ دی۔ اتنی بات جو ستراجت کے منہ سے نکلی تو غصہ کر کے اس کے بھائی پرسین نے وہ منی لے اپنے گلے میں ڈالی اور شستر لگائے گھوڑے پر چڑھ شکار کو نکلا۔ بڑے بھاری جنگل میں جا کر لگا سابر پاڑے اور ہرن مارنے۔ ایک ہرن جو اس کے آگے سے جھپٹا تو اس نے بھی کھجلا کے اس کے پیچھے گھوڑا ڈالا اور چلتے چلتے اکیلا پہنچا۔ جہاں بہت قدیم زمانے کی ایک بڑی اندھی گپھا تھی۔ مرگ اور گھوڑے پاؤں کی آہٹ پا کر اس میں سے ایک شیر نکلا۔ وہ ان تینوں کو مار منی لے اس گپھا میں گھس گیا۔ منی کے جاتے ہی اس اندھیری گپھا میں ایسا پرکاش ہوا کہ پاتال تک اُجالا ہو گیا۔ وہاں جانومت نامی ریچھ جو شری کرشن چندر کے ساتھ رامائن میں تھا وہ تریتا یُگ سے وہاں کُٹمب سمیت وہاں رہتا تھا۔ وہ گپھا میں اُجالا دیکھ اُٹھ دھایا اور چلتے چلتے شیر کے پاس آیا۔ پھر وہ شیر کو مار منی لے کر عورت کے پاس گیا۔ ..... اس نے منی لے اپنی لڑکی کے پالنے میں باندھی۔ وہ روز ہنس ہنس کر کھیلا کرے اور ساری جگہ ہر دم روشنی رہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے، کہ مہاراج! منی یوں گئی اور پرسین کی یہ حالت ہوئی۔ تب پرسین کے ساتھی لوگ جو گئے تھے وہ آ کر ستراجت سے کہنے لگے کہ مہاراج!

ہم کو تیاگ اکیلے دھایو ۔ جہاں گیو تہاں کھوج نہ پایو
کہت نہ بنے ڈھونڈ پھر آیو ، کیوں پرسین نہ بن میں پایو

اتنی بات کے سُنتے ہی ستراجت کھانا پینا چھوڑ بہت اُداس ہو کر چنتا کر من ہی من میں کہنے لگا کہ یہ بات شری کرشن کی ہے۔ جو بھائی کو منی کے لیئے مار منی لے گھر میں آ بیٹھا ہے۔ پہلے مجھ سے مانگتا تھا۔ میں نے نہ دی۔ اب ان سے یوں لے لی۔ ایسا وہ اپنے من میں سوچ کر کہے اور رات دن چنتا میں رہے۔ ایک دن رات کے وقت وہ اپنی عورت کے پاس بیٹھا نہایت اُداس اور غمگین حالت میں کچھ سوچ رہا تھا کہ اس کی عورت نے کہا۔

کہا کنت من سوچت رہو ۔ موں سوں بھید آپنو کہو!

ستراجت بولا کہ عورت سے مشکل بات کا بھید کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس کے پیٹ میں بات نہیں رہتی جو گھر میں سنتی ہے باہر سب کچھ کہہ دیتی ہے۔ یہ اگیان ہے۔ اسے کسی بات کا گیان نہیں بھلا ہو چاہے بُرا۔ اتنی بات کے سنتے ہی ستراجت کی استری کھجلا کر بولی کہ میں نے کب کوئی بات گھر میں سُنی باہر کہی ہے جو تم کہتے ہو۔ سب ناری کیا سمان ہیں؟ یوں سنا کر کہا کہ جب تک تم اپنے من کی بات۔ میرے آگے نہ کہو گے تب تک میں کھانا بھی نہ کھاؤں گی۔ یہ بات ناری سے سن ستراجت بولا کہ جھوٹ سچ کی تو بھگوان جانے۔ مگر میرے من میں ایک بات آئی ہے وہ تیرے آگے کہتا ہوں مگر کسی کے سامنے مت کہنا۔ اس کی عورت نے کہا، اچھا میں نہ کہوں گی۔ تب ستراجت کہنے لگا کہ...

ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے منی مانگی اور میں نے نہ دی۔ اس لیئے میرے دل میں آتا ہے کہ اسی نے بھائی
میرے کو بن میں جا مارا اور منی لی۔ یہ اسی کا ہی کام ہے۔ دوسرے کی طاقت نہیں جو ایسا کام کرے۔ اتنی کتھا کہہ شری
تسکد یو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی اسے رات بھر نیند نہ آئی اور سات پانچ کر رات بتائی، صبح ہوتے
ہی اس نے جا سکھی سہیلی اور داسی سے کہا کہ شری کرشن جی نے پرسین کو مارا اور منی لی۔ یہ بات میں نے اپنے کنت
(پتی) کے منہ سے سنی ہے مگر تم کسی کے آگے مت کہیو۔ وہ وہاں سے "اچھا" کہہ کر چلی آئیں۔ مگر حیران ہو آپس میں
بیٹھ باتیں کرنے لگیں۔ آخر ایک داسی نے یہ بات شری کرشن چندر کے رنواس میں جا سنائی۔ سنتے ہی سب نے سمجھا
کہ جو یہ بات ستراجت کی عورت نے کہی ہے تو جھوٹ نہ ہوگی۔ ایسے سمجھ سب رنواس اداس ہو شری کرشن کو برا کہنے لگے
تب تو کسی نے شری کرشن چندر سے آکر کہا کہ مہاراج! تمہیں پرسین کے مارنے اور منی لینے کا کلنک لگ چکا۔ تم کیا بیٹھے
کرتے ہو کچھ اس کا اپائے کرو۔

اتنی بات کے سنتے ہی پہلے تو شری کرشن چندر گھبرائے۔ پھر کچھ سوچ سمجھ کر وہاں آئے جہاں اگر سین، وسدیو
اور بلرام سبھا میں بیٹھے تھے اور بولے کہ مہاراج! ہمیں سب لوگ کلنک لگاتے ہیں کہ کرشن نے پرسین کو
مار کر منی لے لی۔ اس لیئے آپ کی اجازت لے کر پرسین اور منی کو ڈھونڈنے جاتے ہیں جس سے یہ بے عزتی
چھوٹے۔ یوں کہہ شری کرشن جی یہاں سے آکر کتنے ہی یدو ونشیوں اور پرسین کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر بن کو
چلے۔ کافی دور جا کر دیکھا کہ گھوڑوں کے پاؤں کے نشان نظر آئے۔ ان کو دیکھتے دیکھتے وہاں جا پہنچے جہاں
شیر نے گھوڑے سمیت پرسین کو مار کھایا تھا۔ دونوں کی لاشیں اور شیر کے پاؤں کے نشان دیکھ
سب نے جانا کہ اسے شیر نے مار کھایا۔ . . . . . مگر منی کو نہ پا کر شری کرشن جی سب کو ساتھ

۳۷۵ 375
لے کر وہاں گئے جہاں وہ بھیانک اندھیری گپھا تھی۔ اس کے دروازے پر دیکھتے کیا ہیں کہ شیر مرا پڑا ہے۔ مگر منی وہاں بھی نہیں۔ ایسا عجوبہ دیکھ سب شری کرشن چندر جی سے کہنے لگے کہ مہاراج! اس جنگل میں ایسا کونسا بڑا جانور آیا جس نے شیر کو مار گرایا۔ اور منی لے بیٹھا۔ اب اس کا کوئی طریقہ نہیں۔ جہاں تک ڈھونڈ سکتے تھے وہاں تک آپ نے ڈھونڈا... تمہارا کلنک چھوٹا۔ اب شیر کے نام ہی یہ دوش لگا۔ شری کرشن جی بولے کہ چلو اس گپھا میں گھس کے دیکھیں کہ شیر کو مار منی کون لے گیا۔ وہ سب بولے۔ مہاراج! اس گپھا کا منہ دیکھ ہمیں ڈر لگتا ہے۔ اس میں جائیں گے کیسے۔ بلکہ ہم آپ سے بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ بھی اس بھیاوَنی گپھا میں نہ جائیے۔ اب گھر کو پدھاریے۔ ہم سب مل کر نگر میں جا کر کہیں گے کہ پرسین کو مار شیر نے منی لی۔ اور شیر کو مار کوئی جانور ایک نہایت ڈراؤنی گپھا میں گیا۔ یہ ہم سب اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے۔ شری کرشن چندر جی بولے کہ میرا من منی میں لگا ہے۔ میں اکیلا گپھا میں جاتا ہوں۔ دو دن بعد آؤں گا۔ تم دس دن تک یہاں رہیو اگر دیر ہو جائے تو گھر جا کر سندیشہ کہیو۔ مہاراج! اتنی بات کہہ کر ہری اس اندھیری بھیاوَنی گپھا میں گھسے اور چلتے چلتے وہاں پہنچے جہاں جامونت سوتا تھا۔ اور اس کی عورت اپنی لڑکی کو کھڑی پالنے میں جھلا رہی تھی وہ پربھو کو دیکھ ڈر کر پکاری اور جامونت جاگا۔ تو بھاگ کر ہری سے لپٹا اور مل یدھ کرنے لگا۔ جب اس کا کوئی داؤ اور وار ہری پر نہ چلا تب دل میں سوچ کر کہنے لگا کہ میرے بل کے تو ہیں لکشمن رام اور اس سنسار میں ایسا بلی کون ہے جو مجھ سے کرے سنگرام۔ مہاراج! جامونت من ہی من گیان سے وچار پھر پربھو کا دھیان دھر بولا۔

ٹھاڈو بھیو زور کے ہاتھ ۔ بولا دوش دیہو رگھوناتھ
انتریامی ہیں تم جانے ۔ لیلا دیکھت ہی پہچانے
بھلی کری لینہو اوتار ۔ کرجیو دور بھومی کا بھار
ترتیا یگ ہے ای ٹھانہہ رہیو ۔ نارد بھید تمہارو کہیو
منی کے کاجے پربھوات ایہیں ۔ تب ہی ناکو درشن دیں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ ہے راجہ! جس وقت جامونت پربھو کو جان یوں کہنے لگا۔ اس وقت شری مراری۔ بھگت ہتکاری نے جامونت کی لگن دیکھ مگن ہو رام کا بھیس کر درشن بان لے درشن دیا۔ تب جامونت نے اشٹانگ پرنام کر کھڑے ہو ہاتھ جوڑ نہایت عاجزی سے کہا ہے کرپا سندھو۔ دین بندھو۔ جو آپ کی آگیا (اجازت) پاؤں تو اپنا منور تھ کہہ سناؤں۔ پربھو بولے۔ اچھا کہہ۔ تب جامونت نے کہا ہے پتت پاون دینا تھ! میرے دل میں یہ ہے کہ یہ کنیا جامونتی آپ کو بیاہ دوں اور جگت میں یش بڑائی لوں۔ بھگوان نے کہا۔ جو تیرے خیال میں ایسا آیا تو ہمیں بھی منظور ہے۔ اتنا وچن پربھو کے مکھ سے نکلتے ہی جامونت نے پہلے تو شری کرشن جی کی دھوپ دیپ چندن... وغیرہ سے پوجا کی پھر دیو ودھی سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور اس کے جہیز میں وہ منی بھی دھر دے

اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو منی بولے کہ ہے راجہ! شری کرشن چندر آنند کند تو منی سمیت جامونتی کو لے یُدار گپھا سے چلے اور جو یادو گپھا کے منہ پر بیٹھے اور شری کرشن کے ساتھی کھڑے تھے۔ اب اُن کی کتھا سنیئے۔ گپھا کے باہر جب بیٹھیں اٹھائیس دن بیتے اور ہری نہ آئے تب وہ وہاں سے نا امید ہو کر طرح طرح کا فکر کرتے اور روتے پیٹتے دُوارکا میں آئے یہ سماچار پا کر یدو ونشی بہت گھبرائے اور شری کرشن کا نام لے لے کر رونے پیٹنے لگے اور سارے رنواس میں کہرام پڑ گیا۔ آخر سب رانیاں روتی پیٹتی وہاں آئیں، جہاں نگر کے باہر ایک کوس پر مندر تھا دیوی کا۔ پوجا کر گوری کو منائے ہاتھ جوڑ سر نائے کہنے لگی ہے دیوی! تجھے سر نر منی سب دھیاتے ہیں۔ سو من اچھیا پھل پاتے ہیں تو ماضی حال اور مستقبل تینوں انسانوں کی جانتی ہے۔ کہہ شری کرشن چندر آنند کب آویں گے۔ مہاراج! سب رانیاں تو دیوی کے دروازے پر دھرنا دے یوں اسے منا رہی تھیں۔ اگر سین بلدیو وغیرہ سب یادو بہت غمگین بیٹھے تھے کہ اسی دوران شری کرشن چندر اونیاشی دوارکا واسی ہنستے ہنستے جامونتی کو لیے آکر راج سبھا میں آ کھڑے ہوئے۔ پربھو کا چندر مکھ دیکھ سب کو آنند ہوا اور یہ سماچار پائے سب رانیاں بھی دیوی پوج گھر آئیں منگلا چار کرنے لگیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج۔ شری کرشن جی نے سبھا میں بیٹھتے ہی ستراجت کو بلا بھیجا اور وہ منی دے کر کہا کہ یہ منی ہم نے نہ لی تھی۔ تم نے جھوٹ میں ہمیں کلنک دیا۔

یہ منی جامونت ہی لینی ۔ سُنا سمیت سو ہی تن دینی
منی مے تب ہی چلیو سرنائے ۔ ستراجت سُن سوچت جائے
ہری اپرادھ کیو میں بھاری ۔ انجانے دینی کل گاری
یادو پتی ہی کلنک لگا یو ۔ منی کے کاجے بیر بڑھا یو
اب یہ دوش کٹے سو کیجئے ۔ ستیہ بھاما منی کرشن ہی دیجئے

مہاراج! ایسے من ہی من میں سوچ وچار کرتا منی لے من مارے ستراجت اپنے گھر گیا۔ اس نے اپنے دل کا سب حال اپنی عورت سے کہہ سنایا۔ اس کی عورت بولی سوامی۔ یہ بات تم نے اچھی سوچی۔ ستیہ بھامہری کو دیجئے اور جگت میں یش لیجئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ستراجت نے ایک براہمن کو بلائے شبھ لگن مہورت ٹھہرائے دی۔ اکشت۔ روپیہ ناریل ایک تھالی میں دھر پروہت کے ہاتھ شری ہری جی کے یہاں ٹیکا بھیج دیا۔ شری ہری بڑی دھوم دھام سے منی باندھ بیاہنے آئے۔ تب ستراجت نے وید دوی سے کنیا دان کیا۔ اور بہت سا دھن دے جہیز میں منی کو بھی رکھ دیا۔ منی کو دیکھتے ہی ہری نے نکال اسے باہر کیا۔ اور کہا کہ یہ منی ہمارے کس کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ تم نے سوریہ کی تپسیا کر پائی۔ ہمارے کل میں شری بھگوان چھڑائے اور دیوتا کی دی ہوئی چیز نہیں لیتے۔ یہ تم اپنے گھر میں رکھو مہاراج۔ شری ہری کے مکھ سے اتنی بات نکلتے ہی ستراجت منی لے شرمندہ ہو رہا۔ اور شری ہری ستیہ بھامہ کو لے باجے گاجے سے نج دھام پدھارے۔ اور آنند سے ستیہ بھامہ سمیت راج مندر میں جا براجے۔ اتنی کتھا سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپا نِدھان! شری ہری کو کلنک کیوں لگا۔ وہ کرپا کر کے کہو۔ شری شکدیو جی بولے۔

دوہا: چاند چوتھے کو دیکھئے موہن بھادوں ماس
تانے لگیو کلنک یہ اتی من بھیو اداس

اور سنو:

جو بھادوں کی چوتھ کو چاند نہارے کوئے
یہ پرسنگ کان سنے تاہی کلنک نہ ہوئے

ادھیائے 58 ۵۸

سیمنتک ہرن۔ ستدھنوا کا اُدھار۔ اور اکرور جی کو پھر سے دوارکا بلانا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! منی کے لیے جیسے ستدھنوا ستراجت کو مار منی لے کرور جی کو دے دوارکا چھوڑ بھاگا۔ وہ اب میں کتھا کہتا ہوں تم دھیان سے سنو۔ ایک دن ہستناپور سے آئے کسی نے بلرام سکدھام اور شری کرشن چندر آنند کند سے یہ سندیش کہا کہ:

دوہا: پانڈو نیوتیں اندھ سُت۔ گھر کے بیچ سُوائے
ارد ھ راتری چھوں اورتے۔ دینی آگ لگائے

اتنی بات کے سنتے ہی دونوں بھائی بہت دکھ پائے گھبرائے فوراً دارک سارتھی سے اپنا رتھ منگوائے اس پر چڑھ ہستناپور کو گئے اور رتھ سے اتر کوروؤں کی سبھا میں جائے کھڑے رہے۔ وہاں دیکھتے کیا ہیں کہ سب تن چھین من مین بیٹھے ہیں۔ دریودھن من ہی من میں کچھ سوچتا ہے۔ بھیشم آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے اور دھرت راشٹر

بڑا دکھ کرتا ہے۔ درونا چاریہ کا بھی آنکھوں سے پانی جھرتا ہے ودرجی بھی پچھتاتے ہیں۔ گاندھاری ان کے پاس آ بیٹھی اور بھی جو کوروؤں کی عورتیں تھیں سب پانڈوؤں کی سدھ کر کر رو رہی تھیں اور ساری سبھا دکھ میں ہو رہی تھی۔ مہاراج! وہاں کی یہ حالت دیکھ شری کرشن بلرام ان کے پاس جا بیٹھے اور انھوں نے پانڈوؤں کا حال پوچھا مگر کسی نے کچھ جواب نہ دیا سب خاموش رہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن بلرام جی تو پانڈوؤں کے جلنے کا سماچار پاکر ہستناپور کو گئے اور دوارکا میں شتدھنوا نامی ایک یادو تھا کہ جس نے پہلے ستیہ بھاما مانگی تھی۔ اس کے یہاں اکرور اور کرت ورما مل کر گئے اور دونوں نے اس سے کہا کہ ہستناپور کو گئے ہیں کرشن اور بلرام۔ اب آئے پڑا ہے تیرا داؤ۔ ستراجت تو اپنی دشمنی کا بدلہ لے۔ کیونکہ اس نے تیری بڑی بے عزتی کی۔ جو تیری مانگ شری کرشن کو دی اور تجھے گالی چڑھائی۔ اب یہاں اس کا کوئی نہیں سہائی۔ اتنی بات کے سنتے ہی شتدھنوا بہت غصہ کر کے اٹھا اور رات کو ستراجت کے گھر جا للکارا۔ آخر چھل کر اسے مار وہ منی لے آیا۔ تب شتدھنوا اکیلا گھر میں بیٹھ کچھ سوچ وچار کر من ہی من پچھتائے کہنے لگا۔

میں یہ بیر کرشن سوں کیو۔ متی اکرور کیر من لیو
دوہا: کرت ورما اکرور مل متو دیو موہی آئے
سادھو کہیں جو کپٹ کی تاسوں کہا بسائے

مہاراج! ادھر شتدھنوا تو اس طرح پچھتا کر کہتا تھا کہ ہونہار ہو کر رہتی ہے۔ کرم کی گتی کسی سے جانی نہیں جاتی اور ادھر ستراجت کو مراد یکھ اس کی رانی رو رو کر کنت کنت کہہ اٹھی پکار اس کے رونے کی آواز سن سب کٹمب کے لوگ کیا عورت کیا مرد طرح طرح کی باتیں کہہ کر رونے پیٹنے لگے۔ اور سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔ پتا کا مرنا سن اسی وقت ستیہ بھاما جی آئے سب کو سمجھائے بجھائے باپ کی لوتھ تیل میں ڈلوائے اپنا رتھ منگوائے اس پر چڑھ شری کرشن چندر آنند کند کے پاس چلی اور رات دن کے بیچ جا پہنچی۔

دیکھت ہی اٹھ بولے ہری۔ گھر میں کشل کشیم سندری
ستیہ بھاما کہہ جوڑے ہاتھ۔ تم بن کشل کہاں یدو ناتھ
ہم ہی وتی شتدھنوا اوئی۔ میرو پتا ہیتو منی لئی
دھرے تیل میں سسر تہارے۔ کرو ودھ شتر شول ہمارے

اتنی بات کہہ ستیہ بھاما شری کرشن بلدیو جی کے سامنے کھڑے ہوئے پتا پتا کہہ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی۔ اُن کا رونا سن شری کرشن بلرام آشا بھروسہ دے ڈھارس بندھائے وہاں سے ساتھ لے دوارکا میں آئے۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا میں ہوتے ہی شری کرشن چندر نے ستیہ بھاما کو بہت دکھی دیکھ وعدہ کر کے کہا کہ سندری تم اپنے من میں دھیرج رکھو اور کسی بات کی چنتا مت کرو۔ جو ہونا تھا سو ہوا میگر اب میں شتدھنوا کو مار تمہارے پتا کا بدلہ لوں گا

تب اور کام کروں گا۔ مہاراج! رام کرشن کے آتے ہی شندھوا بہت خوف زدہ ہو کر گھر چھوڑ من ہی من میں یہ کہتا تھا کہ بغیر کے کہنے پر میں نے شری کرشن جی سے دشمنی خریدی۔ اب کس کی شرن لوں۔ کرت ورما کے پاس آئے اور ہاتھ جوڑ عرض کی کہ مہاراج! آپ کے کہنے سے کیا میں نے یہ کام۔ مجھ پر غصّہ ہوئے ہیں کرشن اور بلرام۔ اس لیے بھاگ کر میں تمہاری شرن آیا ہوں۔ مجھے کہیں رہنے کو جگہ بتائیے۔ شندھوا کی یہ بات سُن کر کرت ورما بولا کہ سُنو۔ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا جس کا ویر شری کرشن سے بھیا۔ سو نر سب ہی سے گیا۔ تو کیا نہیں جانتا تھا کہ میں اتی بلی مراری۔ تن سے بیر کیے ہوگی ہانی مہاری۔ کسی کے کہنے سے کیا ہوا۔ اپنا بل وچار کام کیوں نہ کیا۔ سنسار کی ریتی ہے کہ دشمنی۔ شادی اور محبت سمان ہی سے کیجیے۔ تو ہمارا بھروسہ مت رکھ۔ ہم شری کرشن چندر آنند کند کے سیوک ہیں۔ ان سے بیر کرنا ہمیں نہیں شوبھتا۔ جہاں تیرے سینگ سمائیں وہاں جا۔ اتنی بات سُن شندھوا بہت اداس ہو، وہاں سے چل اکرور کے پاس آیا۔ اور ہاتھ باندھ سر جھکائے وِنتی کر ہا ہا کار کر کے کہنے لگا کہ:

پربھو تم ہو یادو پتی ایش ۔ تمہیں نواوت ہیں سب شیش
سادھو دیالو دھرم تم دھیر ۔ دُکھ سہہ آپ ہرت پر پیر
وچن کہے کی لاج ہے تمہیں ۔ شرن اپنی راکھو ہمیں

میں نے تمہارا ہی کہا مان یہ کام کیا۔ اب تم ہمیں شری کرشن کے ہاتھ سے بچاؤ۔ اتنی بات کے سُنتے ہی اکرور جی نے شندھوا سے کہا کہ تو بڑا مورکھ ہے جو ہم سے ایسی بات کہتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ شری کرشن سب کے کرتا دُکھ ہرتا ہیں ان سے دشمنی کر کے سنسار میں کب کوئی رہ سکتا ہے کہنے والے کا کیا بگڑا۔ اب تو تیرے سر پر آن پڑی ہے۔ سر نرمنی کی یہی ریتی سوارتھ لاگ کریں سب ریتی۔ اور جگت میں بہت قسم کے لوگ ہیں وہ طرح طرح کی باتیں اپنی غرض سے کرتے ہیں اس لیے انسان کو چاہیئے کہ کسی کے کہنے پر نہ جائے جو کام کرے۔ اس میں پہلے اپنا بُرا بھلا سوچ لے۔ بعد میں اس کام کو کرے۔ تو نے بغیر سوچے سمجھے کیا کام۔ اب تجھے جگت میں کہیں رہنے کا نہیں ہے دھام۔ جس نے کرشن سے بیر کیا وہ پھر نہ جیا۔ جہاں بھاگ کے رہا وہاں ہی مارا گیا۔ مجھے مرنا نہیں جو تیری حمایت کروں۔ سنسار میں زندگی سب کو پیاری ہے۔ مہاراج اکرور جی نے جب شندھوا کو یوں روکھے بچن۔ سنائے تب تو نراش ہو جینے کی آشا چھوڑ رتھ کے پاس رکھ رتھ پر چڑھ نگر چھوڑ بھاگا۔ اور اسکے پیچھے رتھ پر چڑھ کر شن بلرام جی نے چلتے چلتے اسے سو یوجن پر جا پکڑا اور اسکے رتھ کی آہٹ پا کر شندھوا بہت گھبرا کر رتھ سے

جا کر منی ڈھونڈی مگر نہ پائی۔ انھوں نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی۔ شندھنوا تو مارا مگر منی نہ پائی۔ بلرام جی بولے کہ بھائی۔ وہ منی کسی بڑے آدمی نے پائی اس نے ہمیں لاکر نہ دکھائی۔ وہ منی کسی کے پاس چھپنے کی نہیں۔ تم دیکھنا آخر کہیں نہ کہیں تو ملے گی۔ اتنی بات کہہ بلرام نے شری کرشن چندر جی سے کہا کہ بھائی اب تم تو دوارکا پوری جاؤ اور ہم منی کھوجنے کو جاتے ہیں جہاں پاویں گے لے آویں گے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن چندر آنند کند تو شندھنوا کو مار دوارکا پوری کو پدھارے اور بلرام سکدھام منی کو تلاش کرنے کے لیے سدھارے۔ دیش دیش۔ نگر نگر۔ گاؤں گاؤں ڈھونڈتے ڈھونڈتے بلدیو جی چلتے چلتے ایودھیا پوری میں جا پہنچے۔ ان کے پہنچنے کا سماچار پائے ایودھیا کا راجہ دریودھن اٹھ دھایا۔ آگے بڑھ بھینٹ دے پربھو کو گاجے باجے سے پاٹمبر کے پانوڑے ڈالتا اپنے مندر میں لے آیا۔ سنگھاسن پر بٹھا کر کئی طرح سے پوجا کر بھوجن کروائے۔ اتی بنتی کر سرنائے ہاتھ جوڑ سامنے ہو کر بولا۔ کرپا سندھو! آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا سو کرپا کے کہیے۔ مہاراج! بلدیو جی نے اس کے من میں یوں لگن دیکھ مگن ہوا اپنے آنے کا سب بھید کہہ سنایا۔ اتنی بات سن راجہ دریودھن بولا کہ ناتھ! وہ کہیں بھی کسی کے پاس نہ رہے گی۔ کیونکہ وہ بہت روشنی دیتی ہے۔ یوں سنائے پھر ہاتھ جوڑ کہنے لگا۔ دینداریال! میرے بڑے بھاگ۔ جو آپ کا درشن میں نے گھر بیٹھے پایا اور جنم جنم کا پاپ اب کرپا کر کے ہمارے من کی ابھیلاشا پوری کیجیے۔ اور کچھ دن رہ کر شاگرد کو گدا ئدھ سکھا کر جگت میں یش لیجیے۔ مہاراج! دریودھن سے اتنی بات سن کر بلرام جی نے اسے شاگرد بنایا۔ کچھ دن وہاں رہ کر سب گدا ئدھ کی ودیا سکھائی۔ منی وہاں بھی سارے نگر میں تلاش کی مگر نہ پائی۔ پھر یہ پری کے پہنچنے کے بعد ایک دن پیچھے بلرام جی بھی دوارکا نگری میں آئے۔ تو شری کرشن جی نے سب یادووں کو ساتھ لے ستراجت کو تیل سے نکال اگنی سنسکار کیا، اور اپنے ہاتھوں دا ہ سنسکار کیا شری کرشن جب کریا کرم سے نشچنت ہوئے تو اکرور کرت ورما کچھ آپس میں سوچ وچار کر شری کرشن جی کے پاس آئے۔ انھیں ایکانت میں لے جا کر منی دکھا کر بولے کہ مہاراج! یادو سب ہی بیوقوف ہوئے اور مایا میں موہ گئے۔ تمہارا سمرن دھیان چھوڑ دھن کے اندھے ہو رہے ہیں۔ جو یہ کچھ کشٹ پاویں تو وہ پربھو کی بیمواہیں آویں اس لیے ہم نگر چھوڑ منی لے بھاگتے ہیں۔ جب ہم ان سے آپ کا بھجن سمرن کرا دیں گے تبھی دوارکا پوری میں آویں گے۔ اتنی بات کہہ اکرور اور کرت ورما سب کٹمب سمیت آدھی رات شری کرشن چندر کے بھید سے دوارکا پوری سے بھاگے۔ یہ بھی کسی نے نہ جانا کہ کدھر گئے۔ صبح ہوتے ہی سارے نگر میں یہ چرچا پھیلی کہ نہ جانے رات کی رات میں اکرور اور کرت ورما کٹمب سمیت کہاں گئے۔ اور کیا ہوا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ادھر تو دوارکا پوری میں روزانہ گھر گھر یہ چرچا ہونے لگی۔ اور ادھر اکرور جی پہلے تو پریاگ میں منڈن کروائے۔ ترپنی نہائے بہت سا دان پنیہ کر وہاں برہ پوڑ بندھوائے گیا کو گئے۔ وہاں بھی پھلگو ندی کے کنارے بیٹھ شاستر کی ریتی سے شرادھ کیا۔ اور گیا واسیوں کو جمایا۔ بہت سا دان دیا۔ پھر گدا دھر کے درشن کر کے وہاں سے چل کاشی پور میں آئے۔ ان کے آنے کا سماچار پائے ادھر

381

۳۸۱ ادھر سے سب راجہ آئے مل کر بھینٹ دینے لگے اور یہ یہاں یگیہ دان۔ تپ۔ برت کر رہنے لگے۔ کتنے ہی دن بعد شری مراری۔ بھگت ہتکاری نے اکرور جی کو بلانے کی دل میں ٹھانی بلرام جی سے کہا کہ بھائی! اب پرجا کو کچھ دکھ دیجیے اور اکرور جی کو بلانے دیجیے۔ بلدیو جی بولے مہاراج! جو آپ کے من میں آوے سو کیجیے اور سادھوؤں کو دکھ دیجیے۔ اتنی بات بلرام جی کے مکھ سے نکلتے ہی شری یادوناتھ نے ایسا کیا کہ دوار کا پوری گھر گھر تاپ تجاری۔ مرگی۔ تپدق۔ داد کھاج۔ آدھا شیشی۔ کوڑھ۔ مہا کوڑھ۔ جلندھر بھگندر۔ کٹھور۔ آتشک۔ سوزاک۔ بیچش وغیرہ بیماریاں پھیلا دیں اور چار مہینے بارش بھی نہیں ہوئی۔ جس سے سارے نگر کے ندی نالے خشک ہو گئے۔ گھاس واناج بھی پیدا نہ ہوا پرندے جانور انسان وحیوان بھی بے چین ہو اٹھے۔ لگے سوکھ سوکھ مرنے اور بھوک کے مارے تراہی تراہی کرنے۔ آخر بہت دکھ پائے شری کرشن چندر دکھ نکندن کے پاس آئے اور بہت گڑگڑا کر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر بولے کہ:۔

ہم تو شرن تہاری رہے ۔ کشٹ مہا اب کیوں کر سہیں
میگھ نہ برسیو پیڑا بھئی ۔ کہا ودھاتا نے یہ سئی

اتنا کہہ پھر کہنے لگے کہ دوار کا ناتھ! دین دیالو! ہمارے تو کرتا۔ دکھ ہرتا تم ہی ہو۔ تمہیں چھوڑ کہاں جائیں اور کس سے کہیں۔ یہ بیماری بیٹھے بٹھائے کہاں سے آئی اور کیوں ہوئی۔ سوکرپا کر کے کہیے۔

شری شکادیو منی بولے کہ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن جی نے ان سے کہا کہ سنو! جس برس سے سادھو جن نکل جاتا ہے۔ وہاں خود بخود در در دکھ آتا ہے جب سے اکرور جی اس شہر سے گئے ہیں۔ تب ہی یہ حالت ہوئی ہے جہاں رہتے ہیں سادھو ستیہ وادی اور ہری داس۔ وہاں ہوتا ہے دکھ، درد کا ناش۔ اندر رکھتا۔ ہری بھگتوں کا سنیہہ اس لیے اس نگریں بھلی بھانتی برساتا مینہہ۔ وہ اتنی بات کے سنتے ہی سب یادو بول اٹھے کہ مہاراج! آپ نے سچ کہا۔ یہ بات ہمارے بھی دل میں آئی۔ کیونکہ اکرور کے پتا کا سپھلک ہے وہ بھی بڑا سادھو۔ ستیہ وادی دھرماتما ہے۔ جہاں وہ رہتا ہے وہاں کبھی دکھ اور غریبی نہیں ہوتی۔ ہمیشہ وقت پر مینہہ برستا ہے اس سے فصل اچھی ہوتی ہے اور سنیئے ایک دفعہ کاشی نگری میں بڑا قحط پڑا وہاں کا راجہ سپھلک کو لے گیا۔ مہاراج! سپھلک کے جاتے ہی خوب زور کی بارش ہوئی اور سب کا دکھ دور ہوا۔ پھر کاشی نگری کے راجہ نے اپنی لڑکی سپھلک کو بیاہ دی۔ وہ آنند سے وہاں رہنے لگے۔ اس کنیا کا نام گاندنی تھا۔ جس کا لڑکا اکرور ہے۔ اتنا کہہ سب یادو بولے کہ مہاراج! ہم تو یہ بات پہلے ہی جانتے تھے۔ اب جو آپ حکم دیں وہی کریں۔ شری کرشن بولے کہ خوب عزت سے اکرور جی کو جہاں پاؤ وہیں سے لے آؤ۔ یہ وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی سب یادو مل اکرور جی کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے اور چلتے چلتے کاشی نگری میں پہنچے۔ اکرور جی سے بھینٹ دے ہاتھ جوڑ سر جھکائے سامنے کھڑے ہو کر بولے۔

چلو ناتھ بولت بل شیام ۔ تم بن پور وا سی ہیں برام
جت ہی تم تت ہی کہ دیس ۔ تم کاٹو در در نو اس
یدپی پور میں شری گوپال ۔ تو کشٹ دے پریڑا کال

مہاراج! اتنی بات سنتے ہی اکرور جی وہاں سے کٹمب سمیت کرت ورما کو ساتھ لے سب یدو ونشیوں کو ساتھ لے کر گاجے باجے سے چل کھڑے ہوئے اور کچھ دنوں میں دوار کا پوری میں جا پہنچے۔ ان کے آنے کا حال سن کر شری کرشن بلرام آگے بڑھ آئے۔ بہت عزت کے ساتھ انھیں شہر میں لے گئے ہے راجہ! اکرور جی کے نگر میں داخل ہوتے میگھ برسا اور موسم خوش گوار ہوا۔ سارے شہر کا دکھ بہہ گیا۔ اکرور کی مہما ہوئی۔ سب دوار کا واسی آنند منگل سے رہنے لگے۔

ایک دن شری کرشن چندر نند کندنے اکرور جی کو پاس بلایا۔ ایک طرف لے جا کر کہا کہ تم نے ستراجت کی منی کا کیا کیا۔ وہ بولا مہاراج! میرے پاس ہے۔ پھر پربھو نے کہا کہ جس کی چیز ہے اسی کو دیجیے۔ عورت نہ ہو تو اس کے بھائی کو دیجیے۔ مگر کسی کا دھن خود نہ لیجیے۔ یہ انصاف کی بات تمہیں بتائی ہے اس لیے اب تمہیں مناسب ہے کہ ستراجت کی منی اس کے ناطی کو دو اور جگت میں بڑائی لو۔ مہاراج! شری کرشن چندر کے منہ سے اتنی بات نکلتے ہی اکرور جی نے منی لا کر پربھو کے آگے رکھ ہاتھ جوڑ عرض کر کے کہا کہ دینا دیا تو یہ منی آپ لیجیے اور میرا قصور دور کیجیے۔ اس منی نے جو سونا نکالا سو میں نے تیرتھ یاترا میں لگایا ہے۔ پربھو بولے۔ اچھا کیا۔ یوں کہہ منی لے ہری نے ستیہ بھاما کو جا دی اور اسکے دل کی سب چنتا دور کی۔

59 اُدھیائے ۵۹

بھگوان شری کرشن کی دیگر شادیوں کی کتھا

383 ۳۸۳

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن چندر جگت بندھو، آنند کند جی نے یہ وچار کیا کہ اب چل کر پانڈوؤں کو دیکھیئے جو آگ سے بچ کر زندہ ہیں۔ یہ بات سوچ ہری بہت سے یدوونشیوں کو ساتھ لے کر دوارکا پوری سے چل ہستنا پور کو آئے۔ ان کے آنے کا سماچار پاکر یدھشٹر بھیم۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو پانچوں بھائی بہت خوش ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور شہر کے باہر آئے۔ مل کر بڑی عزت کے ساتھ لے گئے۔ گھر میں جاتے ہی کنتی اور دروپدی نے پہلے تو سات سہاگنوں کو بلایا۔ موتیوں کا چوک پروایا۔ اس پر سونے کی چوکی بچھوائی۔ شری کرشن کو بٹھائے منگلاچار کا کر اپنے ہاتھوں سے آرتی اتار پر بھو کے پاؤں دھلوائے رسوئی میں لے جاکر چھتیس طرح کے بھوجن کروائے مہاراج! شری کرشن جی جب بھوجن کر کے پان کھانے لگے تب

کنتی ڈھنگ بیٹھی کہہ بات ۔ پتا بندھو پوچھت کشلات
نیکے سورسین وسدیو ۔ بندھو بھتیجے اُرو بلدیو
تن میں پران ہمارے رہیں ۔ تم بن کون کشٹ دکھ دہے
جب جب وپتی پری اتی بھاری ۔ تب تم رکشا کری ہماری
اہو کرشن تم پر دکھ ہرنا ۔ پانچوں بندھو تمہاری شرنا
جیوں مرگنی ورک جھنڈ کے نرہا ۔ جوں اندر ستن کے بالا

مہاراج! جب کنتی یوں کہہ چکی

تب ہی یدھشٹر جوڑے ہاتھ ۔ تم ہو پربھو یا دوپتی ناتھ
تم کو یوگیشور نتیہ دھیاوت ۔ شودر نیچ کے دھیان میں آوت
ہم کو گھر ہی درشن دینو ۔ ایسا کہا پتیہ ہم کینو
چار ماس رہ کے سکھ دیو ۔ ورشا رتو بیتے گھر جے او

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی بھگت ہتکاری شری ہماری سب کو آشا بھروسہ دے وہاں رہے اور دن بہ دن آنند پریم بڑھانے لگے ایک دن راجہ یدھشٹر کے ساتھ شری کرشن چندر ارجن بھیم نکل اور سہدیو کو لیے دھنش بان ہاتھ میں لے شکار کھیلنے جنگل میں گئے۔ وہاں جاکر رتھ سے اُتر ہوشیار ہو لگے۔ شیر چیتے باگھ۔ گینڈے۔ ہرن۔ خرگوش۔ ریچھ۔ بھالو وغیرہ مار مار کر یدھشٹر کے سامنے دھرنے اور راجہ یدھشٹر خوش ہو ہو کر لینے لگے۔ اور ہرن وغیرہ رسوئی میں بھیجنے لگے۔

کچھ دیر بعد شری کرشن چندر اور ارجن شکار کرتے کرتے بہت دور سب سے آگے جاکر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے پھر ندی کنارے جاکے دونوں نے پانی پیا۔ اتنے میں شری کرشن چندر جی دیکھتے کیا ہیں کہ ندی کنارے ایک بہت ہی خوب صورت حسینہ چندر مکھی۔ چلبک ورنی۔ مرگ نینی۔ پک بینی۔ گج گامنی۔ کٹی کے نکھ شکھ سے شرنگار کیے انگیا پہے مہا چھبی لیے اکیلی پھرتی ہے اسے دیکھتے ہی ہری حیران ہو کر بولے۔

مہاراج! اتنی بات پربھو کے منہ سے سن اور اسے دیکھ ارجن جلدی سے دوڑ کر وہاں گیا۔ جہاں وہ مہاسندری ندی کے کنارے ٹہل رہی تھی اور پوچھنے لگا کہ اے سندری! تو کون ہے اور کہاں سے آئی اور کس لیے یہاں اکیلی پھرتی ہے یہ بھید اپنا سب مجھے سمجھا کر کہہ۔ اتنی بات سنتے ہی۔

سندری کتھا کہے ہے اپنی ۔ ہوں کنیا میں سورج تنی
کالندی ہے میرو نام ۔ پتا دیو جل میں وشرام
رچے ندی میں مندر آئے ۔ موں سوں پتا کہیو سمجھائے
کیجو ستا ندی ڈھنگ پھیرو ۔ آئے ملیں گے یہاں ور تیرو
یدوکل ماہنہ کرشن اوترے ۔ توں کاجے اہی ٹھاہنہ انوسرے
آدی پرش اویناشی ہری ۔ تا کاجے تو ہے اوتری
ایسے جب ہی تات روی کہیو ۔ تب تے میں ہری پد کو چہیو

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی ارجن بہت خوش ہو کر بولے کہ سندری جن کے لیئے تو یہاں پھرتی ہے وہ ہی پربھو اویناشی دوار کا واسی شری کرشن چندر آنند کند آپہنچے۔ مہاراج! جیوں ارجن کے منہ سے اتنی بات نکلی تیوں بھگت ہتکاری شری بہاری رتھ بڑھا کر وہاں جا پہنچے۔ پربھو کو دیکھتے ہی ارجن نے جب اس کا سب بھید کہہ سنایا تب شری کرشن چندر نے ہاتھ بڑھا کر رتھ پر چڑھا کر نگر کا راستہ لیا۔ جتنی دیر میں شری کرشن چندر نگریں جنگل سے آئے۔ اتنی دیر میں وشو کرما نے ایک مندر بہت سندر سب سے نرالا پربھو کی خواہش دیکھ بنایا۔ ہری نے آتے ہی کالندی کو وہاں اتارا۔ اور آپ بھی رہنے لگے۔ بہت دن بعد ایک دن شری کرشن چندر اور ارجن رات کے وقت کسی جگہ بیٹھے تھے کہ اگنی نے آکر سر جھکا کر ہری سے کہا کہ مہاراج! میں بہت دنوں کا بھوکا سارے سنسار میں پھر آیا۔ مگر کہیں بھی کھانے کو نہ پایا۔ اب ایک امید آپ کی ہے جو اجازت پاؤں تو بن جنگل جا کھاؤں۔ پربھو بولے۔ اچھا جا کر کھاؤ۔ پھر اگنی نے کہا۔ کرپا ناتھ! میں جنگل میں اکیلا نہیں جا سکتا۔ جو جاؤں تو اندر آکر مجھے بجھا دیگا۔ یہ بات سن شری کرشن جی نے ارجن سے کہا کہ بندھو! تم جا کر اگنی کو کھلا لاؤ۔ یہ بہت دن سے بھوکا مرتا ہے۔

شری کرشن چندر کے مکھ سے اتنی بات نکلتے ہی ارجن دھنش بان لے اگنی کے ساتھ ہوئے اور اگنی جنگل میں جا بجا اور لگے آم۔ املی۔ بڑ۔ پیپل۔ نال۔ پاکڑ۔ تال۔ مہنوا۔ جامن۔ کھرنی۔ کچنار۔ داکھ رکھ ونجی۔ لیلا۔ لیموں بیر وغیرہ درخت سب جلنے اور

پھر کیں کانس بانس اتی چٹخیں ۔ بن کے جیو پھریں مرگ بھٹکیں

جدھر دیکھیے ادھر سارے جنگل میں اگنی ہو ہو کر جلتی ہے اور دھواں منڈرا کر آکاش کو گیا۔ اس دھوئیں کو دیکھ اندر نے میگھ پتی کو حکم دیا کہ جنگل کے چرند پرند کو بچاؤ۔ اتنا حکم پاتے ہی میگھ پتی دل بادل لے وہاں آکر جو برسنا

385 ۳۸۵ شروع ہوا تو ارجن نے ایسا پون بان مارا کہ بادل رائی سا ہو یوں اڑ گیا جیسے روئی ہوا کے پہلے ہی جھونکے میں اڑ جاتی ہے۔ نہ کسی نے آتے دیکھا نہ جاتے دیکھا۔ جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے اور اگنی جنگل کو جلاتا ہوا وہاں آیا جہاں سے مے نامی راکشش کا مندر تھا۔ اگنی کو بہت غصہ میں بھرا ہوا آتا دیکھ خوف زدہ ہو نیکے پاؤں گلے میں کپڑا ڈال۔ ہاتھ باندھ مندر سے نکل سامنے آکھڑا ہوا۔ اور شاشٹانگ پرنام کر کے گڑگڑا کر بولا ہے پربھو۔ اس آگ سے جلد بچا کر میری حفاظت کرو۔

چربو اگنی پاوستوش ۔ اب تم مانو جن کچھ دوش
میری بنتی من میں لاؤ ۔ بیندر تے موہی بچاؤ

مہاراج! اتنی بات مے دستٹ کے منہ سے نکلتے ہی اگنی بان بیندر نے دھرے اور اگنی بھی سکچ کھڑے رہے۔ بالآخر وہ دونوں کو ساتھ لے شری کرشن چندر آنند کند کے پاس جا بولے۔ مہاراج!

یہ مے اسر آیا ہے کام : تمہارے لیئے بنے ہیں دھام
میری بنتی من میں لاؤ ۔ اگنی بجھائے ابھے کر دیہو

اتنی بات کہہ ارجن نے گانڈیو دھنش سمیت ہاتھ سے زمین پر رکھا۔ تب پربھو نے آگ کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً بجھ گئی۔ اور سارے جنگل میں ٹھنڈک ہوئی۔ شری کرشن چندر ارجن نے سہت مے کو ساتھ لے آگے بڑھے۔ وہاں جا کر مے نے سونے کے منی سے جڑے ہوئے مندر۔ بہت سندر سبھاؤ نے۔ من بھاؤنے پل بھر میں بنا کر کھڑے کئے ایسے جن کی شوبھا کچھ بیان نہیں کی جاتی جو دیکھنے کو آتا حیران ہو کر بت سا کھڑا رہ جاتا۔ شری کرشن چندر جی وہاں چار مہینے رہے پھر وہاں سے چل کر وہیں آئے جہاں راج سبھا میں راجہ یدھشٹر بیٹھے تھے۔ آتے ہی پربھو نے راجہ سے دوارکا جانے کی اجازت مانگی۔ یہ بات شری کرشن چندر کے منہ سے نکلتے ہی سبھا سمیت راجہ یدھشٹر بہت اداس ہوئے اور نگر واسی بھی کیا استری کیا پرش سب چنتا کرنے لگے۔ آخر پربھو سب کو سمجھا بجھا۔ آشا بھروسہ دے ارجن کو ساتھ لے یدھشٹر سے وداع ہو ہستنا پور سے چلے گئے۔ ہنستے بولتے کچھ دنوں میں دوارکا میں آپہونچے۔ ان کا آنا سن سارے نگر میں آنند ہو گیا۔ اور جدائی کا سب دکھ گیا۔ ماتا پتا نے بیٹے کا منہ دیکھ دیکھ سکھ پایا۔ اور دل کا سب دکھ گنوایا۔ اور ایک دن شری کرشن جی نے راجہ اگرسین کے پاس جا کر کالندی کا سب حال سمجھا کے کہا کہ مہاراج! بھانو سنا کالندی کو ہم لے آئے ہیں تم کو وید کی ریتی سے اس کا ہمارے ساتھ بیاہ کر دو۔ یہ بات اگرسین نے منتری کو بلا کر حکم دیا کہ تم اب ہی جا کر شادی کی سامگری لاؤ حکم پاتے ہی منتری نے وواہ کی سامگری بات کی بات میں لادی۔ اسی وقت اگرسین واسدیو نے ایک جیوتشی کو بلائے شبھ دن ٹھہرائے شری کرشن جی کا کالندی کے ساتھ وید کے طریقہ سے بیاہ کر دیا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ راجہ کالندی کا وواہ ہوا مگر اب جیسے متر بندا کو ہری لائے اور بیاہ کیا وہ کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ شور سین کی بیٹی شری کرشن کی پھوپھی جس کا نام راج دیوی اس کی لڑکی مترا بندا جب بیاہنے لائق ہوئی تب اس نے سوئمبر کیا۔ جہاں سب دیش کے نریش۔ گنوان۔ روپ ونت مہاراج

۳۸۶ بلوان شور ویرائی دھیرن ٹھن کے ایک سے ایک خوب صورتی سے سجا ہوا جاکر اکٹھے ہوئے۔ یہ سماچار پاکر شری کرشن چندر 386
بھی ارجن کو ساتھ لے وہاں گئے اور جاکر بیچوں بیچ سومبر میں کھڑے ہوئے۔

رِشی سُندری دیکھ مُراری ۔ ڈار ڈار مکھ رہی نہاری

مہاراج! یہ چرتر دیکھ سب دیش دیش کے راجہ شرمندہ ہو من ہی من میں آنکھانے لگے۔ اور دریودھن نے جاکر اسکے بھائی مترسین سے کہا۔ بندھو۔ تمہارے ماما کا بیٹا ہے ہری۔ اسے دیکھ بھولی ہے سندری۔ یہ لوک وردھ رتی ہے۔ اس کے ہونے سے جگت میں ہنسی ہوگی تم جاکر بہن سے کہو کہ کرشن کو نہیں ور۔ نہیں تو سب راجاؤں میں ہنسی ہوگی۔ اتنی بات کے سنتے ہی مترسین نے جائے بہن کو بلائے کے کہا۔ بھائی کی بات سن سمجھ جو مترا پربھو کے پاس سے ہٹ کر الگ دور کھڑی ہوئی۔ تو ارجن نے جھک کر شری کرشن کے کان میں کہا کہ مہاراج! اب آپ کس کی شرم کرتے ہو۔ بات بگڑ چکی جو کچھ کرنا ہو سو اب کیجیے دیر نہ کریے۔ ارجن کی بات سنتے ہی شری کرشن نے ارجن کے بیچ سے اٹھ ہاتھ پکڑ مترابندا کو اٹھائے رتھ میں بٹھالیا۔ اور وہیں سب کے سامنے رتھ ہانک دیا۔ اس کال بھوپال تو اپنے اپنے شستر لے گھوڑوں پر چڑھ چڑھ پربھو کا سامنا گھیر لڑنے کو کھڑے ہوئے اور نگر نواسی ہنس ہنس تالیاں بجائے گالیاں دے دے یوں کہنے لگے۔

پھوپھی سُتا کو بیاہنے آیا ۔ یہ تم کرشن بھلو لیش پایا

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے مہاراج! جب شری کرشن چندر نے دیکھا کہ چاروں طرف سے جوادر گھر آیا ہے اس سے لڑے بغیر نہ رہے گا۔ تو کئی ایک بان نکال دھنش تان کر ایسے مارے کہ وہ سب سینا ادھر ادھر چھاتی چھین ہو وہاں سے بھاگی۔ اور پربھو بیخوف ہو آنند سے دوار کا پہنچے۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شری کرشن جی نے مترابندا کو تو یوں لیجا کر دوار کا میں بیاہا۔ اب جیسے سیتا کو پربھو لائے سو کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ کرشن دیش میں نگن جیت راجہ نے سات بیل بہت اونچے بھیاؤ نے بغیر ناتھے منگوا کر یہ پرتگیا کر دیش میں چھڑوا دئے کہ ان بیلوں کو ایک دفعہ ناتھ لاوے گا اسے میں اپنی لڑکی بیاہ دوں گا۔ مہاراج! وہ ساتوں بیل سر جھکائے پونچھ ڈکارتے پھریں۔ اور جسے پاویں اسے ہی ماریں۔ یہ سماچار سن شری کرشن چندر ارجن کو ساتھ لے وہاں گئے اور راجہ نگن جیت کے سامنے کھڑے ہوئے۔ ان کو دیکھتے ہی راجہ منگھاسن سے اتر پرنام کر انھیں سرنائے بٹھائے رولی پشپ چڑھائے ہاتھ جوڑ کر عرض کر بولا کہ آج میرے بھاگے جاگے جو شوبر ہما کے کرتا آج میرے گھر آئے۔ یوں سنائے پھر بولے کہ مہاراج! میں نے ایک پرتگیا کی ہے وہ پوری ہونی مشکل تھی۔ مگر اب مجھے یقین ہوا کہ وہ آپ کی کرپا سے فوراً پوری ہوگی۔ پربھو بولے۔ ایسی تو نے کیا پرتگیا کی ہے کہ جس کا ہونا مشکل ہے۔ تب راجہ نے کہا کہ کرپانا تھ میں نے سات بیل اپنے چھڑوائے یہ پرتگیا کی ہے۔ کہ جو ساتوں بیلوں کو ایک دفعہ میں ناتھے گا اسے میں اپنی لڑکی بیاہ ہوں گا۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

سُن ہری بھینٹ باندھ تہہ گئے۔ سات روپ دھر ٹھاڈے بھئے

387 ۳۸۷

کاہو نہ لکھیو! لکھ بیو ہارے - ساتوں ناتھے ایک ہی بارے۔

وہ بیل ناتھنے کے وقت ایسے کھڑے رہے جیسے کاٹھ کے بیل کھڑے ہوں۔ پربھو ساتوں کو ناتھ۔ ایک رتھ میں گاتھ راج سبھا میں لے آئے۔ یہ اچنبھا دیکھ نگر نواسی تو سب عورت و مرد حیران ہو۔ دھنیہ دھنیہ کہنے لگے اور راجہ نگن نے اسی وقت پروہت کو بلا کر ودیدکی وِدھی سے کنیا دان کیا۔ اس کے جہیز میں دس ہزار گائیں۔ نو لاکھ ہاتھی دس لاکھ گھوڑے۔ تہتر لاکھ رتھ تھے۔ داس داسیاں بے شمار دیں۔ شری کرشن چندر سب لیکر جب وہاں سے چلے تو سب راجاؤں نے شرمندہ ہو کر غصہ میں آکر پربھو کو راستہ میں آگھیرا۔ ارجن نے مارے بانوں کے سب کو مار بھگایا۔ ہری آنند منگل سے سب کے ساتھ دوار کاپوری میں پہنچے۔ اس وقت سب دوارکا داسی آگے آکر پربھو باجے گاجے سے پتیامبر کے پاوڑے ڈالتے راج مندر میں لے گئے اور یہ تماشا دیکھ سب حیران ہوئے۔

نگن جیت کی کری بڑائی - کہت لوگ یہ بڑی سگائی
بھلو بیاہ کو شل پتی کہیو - کرشن ہی اتو دا جو دیو

مہاراج! نگر نواسی تو اس طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ کہ اسی وقت شری کرشن جی اور بلرام جی نے وہاں آکر راجہ نگن جیت کا دیا ہوا سب مال ارجن کو دیا اور جگت میں یش لیا۔ اب جیسے شری کرشن بھدرا کو بیاہ لائے وہ کتھا کہتا تھا۔ تم دھیان سے سنو۔ کیکئی دیش کے راجہ نے اپنی لڑکی بھدرا کا سوئمبر کیا اور دیش کے نریشوں کو پتر لکھ بھیجا وہ اکٹھے ہوئے۔ وہاں شری کرشن بھی ارجن کو لے کر گئے اور سوئمبر کے بیچ سبھا میں جا کھڑے ہوئے۔ جب راج کنیا مالا ہاتھ میں لیئے سب راجاؤں کو دیکھتی بھالتی روپ ساگر جگت اجاگر شری کرشن کے پاس آئی۔ یہ دیکھ اسکے مانا

پتا نے خوش ہوکر وہ کنیا ہری کو وید ودھی سے بیاہ دی۔ اس کے دہیز میں بہت کچھ دیا۔ اس کا بیان نہیں کیا جا سکتا
اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! شری کرشن چندر بھدرا کو تو یوں بیاہ لائے پھر پربھو نے لکشمنا کو بیاہا۔
وہ کہتا ہوں۔ تم سنو! بھدر دیش کا راجہ بہت بلوان اور پرتاپی تھا۔ اس کی لڑکی لکشمنا جب شادی کے قابل ہوئی۔
تو اس نے سوئمبر کر چاروں طرف کے راجاؤں کو خط لکھ کر بلوایا۔ وہ بہت دھوم دھام سے اپنی اپنی سیج سجا کر وہاں
آئے۔ اور سوئمبر کے بیچ بڑے رعب سے لائنوں میں جا بیٹھے۔ شری کرشن بھی ارجن کو ساتھ لے کر وہاں گئے۔ اور سوئمبر
کے بیچ جا کھڑے ہوئے تو لکشمنا نے سب کو دیکھ آکر شری کرشن کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔ اس کے پتا نے وید
کی ودھی سے پربھو کے ساتھ لکشمنا کا بیاہ کر دیا۔ سب دیش کے نریش وہاں آئے تھے۔ وہ بہت شرمندہ ہو کر آپس
میں کہنے لگے کہ دیکھیں ہمارے رہتے کس طرح کرشن لکشمنا کو لے جاتا ہے۔ ایسا کہہ وہ اپنی اپنی فوج سجا راستے میں
جا کھڑے ہونے لگے۔ جیوں شری کرشن اور ارجن لکشمنا سمیت رتھ لے آگے بڑھے۔ تیوں ہی انھوں نے انھیں آروکا۔
اور یدھ (جنگ) کرنے لگے۔ آخر ایک ہی دفعہ میں راجے بانوں کے ارجن اور شری کرشن جی نے سب کو مار بھگایا...
اور آپ آنند منگل سے نگر دوارکا میں پہنچے۔ ان کے جاتے ہی نگر میں گھر گھر آنند ہوئے۔

بھئی بدھائی منگلا چار ۔ کنیوں وید ریتی بیوہار

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! اس طرح شری کرشن جی پانچ بیاہ کر لائے۔ تب دوارکا میں
آٹھوں پٹ رانیوں سمیت سکھ سے رہنے لگے۔ اور پٹ رانیاں آٹھوں پہر سیوا کرنے لگیں۔ پٹ رانیوں کے
نام رکمنی۔ جامونتی۔ ستیہ بھاما۔ کالندی۔ متر بندا۔ ستیہ۔ بھدرا اور لکشمنا ہیں۔

ادھیائے 60 ۶۰

بھوماسر کا اُدھا اور سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں کے ساتھ بھگوان کا وواہ

شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجن! ایک دفعہ پرتھوی انسان کا روپ دھارن کر گھور کٹھن تپسیا کرنے لگی۔ تب
برہما۔ وشنو اور مہیش ان تینوں دیوتاؤں نے آکر اس سے پوچھا کہ تو کس لیے اتنی کٹھن تپسیا کرتی ہے۔ دھرتی بولی۔
کرپا سندھو! مجھے لڑکے کی خواہش ہے۔ اس لیے یہاں تپسیہ کرتی ہوں۔ کرپا کر کے مجھے ایک پتر بہت بلونت۔ مہا
پرتاپی۔ بڑا تپسوی دو۔ ایسا کہ جس کا سامنا سنسار میں کوئی نہ کرے۔ اور نہ وہ کسی کے ہاتھ سے مرے۔ یہ بات سن
خوش ہو تینوں دیوتاؤں نے وردان دیا کہ تیرا بیٹا نرکاسر نامی بہت بلوان مہا پرتاپی ہوگا۔ اس سے لڑ کر کوئی نہ
جیتے گا۔ یہ سرشٹی کے سب راجاؤں کو جیت اپنے قابو میں کرے گا۔ سورگ لوک میں جا کر دیوتاؤں کو مار بھگا دیتی
کے کنڈل خود پہنے گا اور اندر کا چھتر چھین کر اپنے سر دھرے گا۔ سنسار کی سولہ ہزار ایک سو کنیا کنواری لا کر گھر میں
رکھے گا۔ تب شری کرشن چندر اپنا سب کٹک لے اس پر چڑھ آئیں گے۔ اور ان سے تو کہے گی اسے مارو۔ تب وہ

بات کی بات میں ایسے کاٹ گرایا جیسے کسان جوار کی کھیتی کو کاٹ گرادے۔
اسے مار سب راج کنیاؤں کو دوارکا پوری پدھاریں گے۔
اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشیت سے کہا کہ مہاراج! تینوں دیوتاؤں نے جب یوں کہا، تب بھومی یوں کہہ چپ ہو رہی کہ میں ایسی بات کیوں کہوں گی کہ میرے بیٹے کو مارو۔ بہت دن بعد بھومی پتر بھوماسر ہوا۔ اسی

کا نام نرکاسر ہے۔ وہ پرگ جیوتش پور میں رہنے لگا۔ اس گاؤں کے چاروں طرف پہاڑ کی اوٹ اور جل اگنی پون کا بنا ہوا۔ سارے سنسار کے راجاؤں کی کنیا چرا چرا چھین چھین اس نے لاکر وہاں رکھیں۔ ان سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں کے کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی چوکسی کیا کرے اور بڑی ہوشیاری سے انھیں رکھتا تھا۔ ایک دن بھوماسر بہت غصہ کر کے پشیک وان میں بیٹھ جو لنکا میں آیا تھا سرپور میں گیا اور دیوتاؤں کو ستانے لگا۔ اس کے دکھ سے دیوتا لوگ اپنی جگہ چھوڑ زندگی لے بھاگے تب وہ ادیتی کے کنڈل اور اندر کا چھتر چھین لایا اور ساری دنیا کے نرنیوں کو بہت دکھ دینے لگا اس کا سب حال سن شری کرشن چندر جگت بندھو جی نے اپنے دل میں کہا۔

واہی مار سندری سب لیاؤں ۔ سرپتی چھتر تہاں پہنچاؤں
جائے ادیتی کے کنڈل دیہوں ۔ نر بھے راجیہ اندر کو نہیں

اتنی کتھا کہہ پھر شری کرشن چندر جی نے ستیہ بھاما سے کہا کہ ہے نار تو میرے ساتھ چلے تو بھوماسر مارا جائے کیونکہ تو بھومی کا انش ہے اس لئے تو اس کی ماں ہوئی۔ جب دیوتاؤں نے بھومی کو وردان دیا تھا تب یہ کہہ دیا تھا کہ جب تو مارنے کو کہے گی تب تیرا بیٹا اور نہ کبھی کسی طرح نہ مرے گا۔ اس بات کے سنتے ہی ستیہ بھاما جی من ہی من میں کچھ سوچ اتنا کہہ اَنمنی سی ہو رہیں کہ مہاراج! میرا بیٹا آپ کا بھی لڑکا ہوا تم اسے کیونکر مارو گے۔ پربھو نے اس بات کو ٹال کر کہا کہ اس کو مارنے کی تو مجھے کچھ چنتا نہیں۔ مگر ایک دفعہ میں نے تجھے وچن دیا تھا اُسے پورا کرنا چاہتا ہوں ....

ستیہ بھاما بولی وہ کیا؟ پربھو بولے کہ ایک دفعہ نارد جی نے آکر مجھے کلپ ورکش کا پھول دیا وہ لے کر میں نے رکمنی جی کو بھیجا۔ یہ بات سُن کر تو رسیا رہی۔ تب میں نے یہ پرتگیا کی کہ اُداس مت ہو میں تجھے کلپ ورکش ہی لادوں گا۔ سو اپنا وعدہ نبھانے کو اور تجھے سورگ دکھانے کے لیئے ساتھ لے چلتا ہوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی ستیہ بھاما جی خوش ہو ہری کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوئیں۔ تب پربھو اسے گرڑ پر اپنے پیچھے بٹھائے ساتھ لے چلے۔ کچھ دور جا کر شری کرشن چندر جی نے ستیہ بھاما سے پوچھا کہ سچ کہو سُندری۔ اس کو سُن تو پہلے کیا سمجھ اُداس ہوئی تھی۔ اُس کا بھید مجھے سمجھا کر کہہ جو میرے من کا سندیہہ جائے۔ ستیہ بھاما بولی کہ مہاراج! تم بھوماسر کو مار سولہ ہزار ایک سو راج کنیا لاؤ گے ان میں مجھے کیا گنو گے یہ سمجھ اُداس ہوئی تھی۔ شری کرشن بولے کہ تو کسی بات کا فکر مت کر میں کلپ ورکش لاکر تیرے گھر رکھوں گا۔ اور تو اس کے ساتھ مجھے نارد منی کو دان کیجیے۔ پھر مجھے خرید کر اپنے پاس رکھنا میں ہمیشہ تیرے ماتحت رہوں گا۔ ایسے ہی اندرانی نے اندر کو ورکش کے ساتھ دان دیا تھا۔ اور ادیتی نے کشیپ کو اس دان کے کرنے سے کوئی ناری تیرے برابر میری نہ ہوگی۔ مہاراج اس طرح کی باتیں کرتے کرتے شری کرشن جی پراگ جیوتش پور کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں پہاڑ کا کوٹ۔ اگنی۔ جل۔ پون کی اوٹ۔ دیکھتے ہی پربھو نے گرڑ اور سدرشن چکر کو حکم دیا۔ انھوں نے پل بھر میں جائے ڈھائے بہائے۔ بجھائے اچھا راستہ بنائے دیا۔ جب ہری آگے بڑھ نگر میں جانے لگے۔ تو نگر کے رکھوالے راکشش لڑنے کو چڑھ آئے۔ پربھو نے انھیں گدا سے آسانی سے مار گرایا۔ ان کے مرنے کا سماچار سن کر مُرنامی راکشش پانچ سروں والا جو اس نگر کا رکھوالا تھا۔ سو آغضہ کر ترشول ہاتھ میں لیے شری کرشن جی پر چڑھا۔ اور لگا آنکھیں لال لال کر دانت پیس کر کہنے کہ:

موتے بل کون جگ اور ۔ واہی دیکھ ہوں میں یہی ٹھور

مہاراج! اتنی کہہ مُرراکشش شری کرشن چندر یوں جھپٹا جیسے گرڑ سانپ پر جھپٹے۔ اس نے ترشول چلایا وہ پربھو نے چکر سے کاٹ گرایا۔ پھر مُر نے جتنے ہتھیار پربھو پر گھاتے وہ سب پربھو نے فوراً کاٹ ڈالے۔ پھر گھبرا کر دوڑ کر پربھو سے آلپٹا اور مل یدھ کرنے لگا۔ کافی دیر میں یدھ کرتے کرتے شری کرشن جی نے ستیہ بھاما کو خوف زدہ دیکھ سدرشن چکر سے اس کے پانچوں سر کاٹ ڈالے۔ دھڑ سے گرتے ہی دھماکہ سن بھوماسر بولا کہ یہ بھیانک آواز کس چیز کی ہوئی۔ اسی دوران کسی نے جا سنایا کہ مہاراج! شری کرشن نے آکر مُر راکشش کو مار ڈالا۔ اتنی بات کے سنتے ہی پہلے تو بھوماسر نے اپنے سپہ سالار کو لڑنے کا حکم دیا۔ وہ سب فوج سجا کر لڑنے کے لیے نگر کے دروازے پر جا کھڑا ہوا اور اس کے پیچھے اپنے پتا کا مرنا سُن مُر کے بیٹے جو بہت بلوان اور یودھا تھے۔ طرح طرح کے ہتھیار لے وہ بھی شری کرشن جی کے سامنے لڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے بعد میں بھوماسر نے اپنے سپہ سالار اور مُر کے بیٹوں سے کہا کہ تم ہوشیاری سے یدھ کرو میں ابھی آتا ہوں۔ لڑنے کا حکم پاتے ہی سب اُمر دل ساتھ لے مُر کے بیٹوں سمیت بھوماسُر کا سینا پتی شری کرشن جی سے یدھ کرنے لگا۔ اور ایکدم پربھو کے چاروں طرف سارا کٹک دل بادل سا چھا گیا سب طرف سے طرح طرح کے ہتھیار بھوماسُر کے بہادر شری کرشن چندر پر چلاتے تھے اور وہ آسانی سے کاٹ کاٹ ڈھیر کرتے جاتے تھے آخر ہری نے ستیہ بھاما جی کو بہت ڈری ہوئی جان راکشش فوج کو مع مُر راکشش کے بیٹوں کے سُدرشن چکر سے

391 ۳۹۱ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن جی نے سُر راکشش کے بیٹوں سمیت ساری فوج کاٹ ڈالی۔ یہ سُن پہلے تو بھوماسُر بہت گھبرایا۔ پھر کچھ سوچ سمجھ دھیرج دھر کچھ ایک بہت بلوان راکششوں کو اپنے ساتھ لے لال لال آنکھیں غصّے میں بکتا جھکتا شری کرشن جی سے لڑنے کے لیئے آ کھڑا ہوا۔ شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بھوماسُر نے غصّہ میں آ کر مُوٹھ بان چلائے۔ وہ ہری نے تین تین ٹکڑے کاٹ گرائے۔ اس وقت

کاڈھ کھڑگ بھوماسُر لیو . کوپ ہنکار کرپن اُر دیو
کرے شبداتی میگھ سمان . ارے گنوار نہ پاوے جان
کرکس وچن تہاں اُچارے مہا یُدھ بھوماسُر کرہے

مہاراج! وہ تو بہت طاقت سے ان پر گدا چلاتا تھا اور شری کرشن جی کے جسم میں اس کی چوٹ یوں لگتی تھی، جیسے ہاتھی کے جسم میں پھول۔ پھر وہ بڑے بڑے ہتھیار لے کر پربھو سے لڑا اور شری کرشن چندر جی نے سب کاٹ ڈالے۔ تب وہ پھر گھر جا کر ایک ترشول لے آیا اور یُدھ کرنے کو تیار ہوا۔

تب ستیہ بھاما یہ سنائی . اب کیوں نہ ہتیو رگھورائی
وچن سنت پربھو چکر سنبھاریو . کاٹ شیش بھوماسُر ماریو
کُنڈل مُکٹ سہت سر پریو . دھرتی گرت شیش تھر تھرئو
تینوں لوک میں آنند بھیو . سوچ دُکھ سب ہی کا گیو
تاسو جیوتی ہری دیہہ سمانی . جے جے شبد کریں سُر گیانی
کھڑے وہاں کُشپ برساویں . وید بکھان دیوتش گاویں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بھوماسُر کی استری نیر سمیت آ کر پربھو کے سامنے ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہنے لگی۔ ہے جیوتی روپ برہم روپ بھگت ہتکاری۔ بہاری۔ تم سادھو سنت کی بھلائی کے لیے دھرنے بھیس اننت۔ تمہاری مہالیلا مایا اپرم پار اُسے کون جانے۔ کس میں اتنی مجال جو بنا کرپا تمہاری اُسے بکھانے۔ تم سب دیوؤں کے ہو دیو۔ کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید۔ مہاراج! ایسے کہہ چھتر کنڈل پرتھوی پربھو کے آگے دھر بولی۔ ہے دینا ناتھ۔ دین بندھو۔ کرپا سندھو۔ یہ بھگت بھوماسر کا بیٹا آپ کی شرن آیا ہے۔ اب کرپا کرا اپنا کومل کمل سا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیجئے۔ اور اور اپنے ڈر سے اسے بے خوف کیجئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی کرونا ندھان شری کا نہانے کرونا کر کے بھگدت کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے ڈر سے اسے نڈر کیا۔ تب بھومادتی..... بھوماسُر کی استری بہت سی بھینٹ ہری کے آگے دھر بہت ونتی کر ہاتھ جوڑ سر جھکائے کر بولی۔ ہے دینا بالو! جیسے آپنے درشن دے ہم سب کو کرتارتھ کیا۔ اب چل کر میرا گھر بھی پوتر کیجئے۔ اس بات کے سنتے ہی انتریامی بھگت ہتکاری شری مراری بھوماسُر کے گھر پدھارے۔ اس وقت وہ دونوں ماں بیٹیا پاٹمبر کے پاوڑے ڈال ہری کو اپنے گھر لے گئے۔ وہاں سنگھاسن پر بٹھائے ارگھ دے چرنامرت لے نہایت عاجزی سے بولے۔ ہے ترلوکی ناتھ! آپ نے اچھا کیا جو اس مہاپاپی کو مارا۔ ہری سے مخالفت کر کے.....

۳۹۲ ..... کس نے سنسار میں سکھ پایا۔ راون۔ کنبھ کرن۔ کنسارک وغیرہ نے دشمنی کرکے اپنے پران گنوائے۔ اور جس نے آپ سے 392
ودروہ کیا اُس کا جگت میں نام لیوا۔ پانی دیوا کوئی نہ رہا۔ اتنا کہہ پھر بھوماوتی بولی۔ ہے ناتھ! اب آپ میری دنتی
مان بھگدت کو اپنا سیوک جان سولہ ہزار ایک سو راج کنیا اس کے بانٹے کنواری روک رکھی ہیں وہ سویکار کیجئے
مہاراج! یوں کہہ اس نے سب راج کنیاؤں کو نکال پربھو کے سامنے قطاریں لا کھڑی کیں۔ وہ جگت اُجاگر۔ روپ ساگر
شری کرشن چندر۔ آنند کند کو دیکھتے ہی مرہت ہو گرگڑ گڑائے ہاکھائے ہاتھ جوڑ بولیں۔ ناتھ۔ جیسے آپ نے آکر ہمارا
کو آکر اس قید سے چھٹکارا دیا ویسے ہی اب ہم داسیوں کو مہربانی کرکے اپنے ساتھ لے چلیئے۔ اور اپنی سیوا میں رکھیئے
یہ بات سُن شری کرشن چندر نے ان سے اتنا کہا کہ ہم تمہیں ساتھ لے چلنے کے لیئے رتھ پالکیاں منگاتے ہیں۔ یہ کہہ بھگدت کی
دیکھا۔ بھگدت پربھو کے من کا مطلب سمجھ اپنی راجدھانی میں جاکر ہاتھی گھوڑے سجوا کر گھڑ بہل: ور رتھ جھمجھاتے جگمگاتے
جتوائے سکھ پال۔ پالکی۔ نالکی۔ ڈولی چنڈول۔ جھولا ہارے کے کسوا کر لے آیا۔ ہری کو دیکھتے ہی سب راج کنیاؤں کو ان
پر چڑھنے کا حکم دے بھگدت کو ساتھ لے راج مندر میں جائے اسے راج گدی پر بٹھائے راج تلک اپنے ہاتھ سے
دے آپ خود جس وقت سب راج کنیاؤں کو ساتھ لے وہاں سے دوارکا کو چلے اس وقت کی شوبھا کہی نہیں جاتی کہ
ہاتھی بیلوں کی گنگناجنی گھنگھروں کی چمک اور گھوڑوں کے پکھواروں کی دمک اور سکھ پال۔ پالکی۔ تالکی۔ ڈولی۔ چنڈول
رتھ۔ گھڑ بہلوں کے گھنٹہ ٹوپوں کی اوپ اور ان کے موتیوں کی جھالروں کی جیوتی سے مل یکساں جگمگا رہی تھیں شری
کرشن چندر سب کنیاؤں کو لیے کچھ دنوں میں دوارکا پوری پہنچے۔ وہاں راج کنیاؤں کو مندر میں رکھ راجہ اگرسین کے
پاس جاکر پرنام کر پہلے تو شری کرشن چندر جی نے بھوماسر کو مارنے اور راج کنیاؤں کو چھڑا لانے کا بھید کہہ سنایا پھر راجہ
اگرسین سے رخصت ہو پربھو ستیہ بھاما کو ساتھ لے چھتر کنڈل لیئے گرڈ پر بیٹھ سورگ کو گئے وہاں پہنچتے ہی

کُنڈل دیے ادیتی کو ایش ۔ چھتر دھر یو سرپتی کے شیش

یہ سماچار سُن کر نارد وہاں آئے۔ ان سے ہری نے کہہ سنایا کہ تم جاکر اندر سے کہو کہ ستیہ بھاما تم سے کلپ ورکش
مانگتی ہے۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے۔ اس بات کا جواب مجھے لادو۔ پھر سمجھا جائے گا۔ مہاراج! اتنی بات شری کرشن چندر جی
کے منہ سے سن نارد جی نے سرپتی سے جاکر کہا کہ ستیہ بھاما تمہاری بھابی تم سے کلپ ورکش مانگتی ہے۔ تم کیا کہتے ہو سو کہو۔
میں انھیں جا سناؤں کہ اندر نے یہ کہا۔ بات کے سنتے ہی اندر پہلے تو کچھ سوچتا رہا پھر اس نے نارد منی کی بات اندرانی سے جاکر

اندرانی سُن کہے رسائے ۔ سُرپتی تیری کنتی نہ جائے
تو ہے بڑو موڑھ متی اندھو ۔ کو ہے کرشن کون کو بندھو

تجھے وہ خیال بھی ہے کہ نہیں جو اس نے برج میں پوجا میٹ برج واسیوں سے پہاڑ پجوائے دھوکے سے تیری
پوجا کا سب پکوان آپ کھا گیا تھا اور پھر سات دن تک تجھے پہاڑ پر برسائے اس نے تیرا گھمنڈ گنوائے سب دنیا
میں تیری بے عزتی کی اس بات کی تجھے کچھ شرم ہے کہ نہیں؟ وہ اپنی عورت کی بات مانتا ہے، تو میری بات کیوں نہیں
سنتا! مہاراج! جب اندرانی نے اندر سے یوں کہہ سنایا تب وہ اپنا سا منہ لے کر واپس نارد جی کے پاس آیا۔

393 ۳۹۳

اور بولا ہے رشی راج! تم میری طرف سے جاکر شری کرشن چندر سے کہو کہ کلپ ورکش نندن بن چھوڑ کر نہ جائے گا اور اگر جائیگا تو وہاں کسی طرح نہ رہنے گا۔ اتنا کہہ کر پھر سمجھا کر کہنا کہ اب یہاں ہم سے کسی طرح کا بگاڑ نہ کریں جیسے برج میں برج واسیوں کو بہکائے گری پہاڑ کا بہانہ کر سب ہماری پوجا کی سامگری کھا گئے۔ نہیں تو مہا یدھ ہوگا۔

یہ بات سن نارد جی نے آکر شری کرشن جی سے اندر کی بات کہی۔ اور بولے مہاراج! کلپ ورکش اندر تو دیتا تھا۔ مگر اندرانی نے نہ دینے دیا۔ اس بات کے سنتے ہی شری کرشن مراری۔ گرودھاری نندن بن میں جائے رکھوالوں کو مار بھگایا۔ اور کلپ ورکش کو اکھاڑ گرڑ پر دھر لے آئے۔ اس وقت وہ رکھوالے جو پربھو کی مار کھا کر بھاگے تھے۔ اندر کے پاس جا پکارے اور تب کلپ ورکش کو لے جانے کی بابت سن کر راجہ اندر بہت جھنجھلا کر بجر ہاتھ میں لے سب دیوتاؤں کو بلا کر ایراوت ہاتھی پر چڑھ شری کرشن چندر جی سے لڑنے کے لیے آیا۔ پھر نارد منی نے اندر سے کہا مہاراج! تم مہا مورکھ ہو جو استری کے کہنے سے بھگوان سے لڑنے آئے ہو۔ ایسی بات کرتے تجھے شرم نہیں آتی۔ جو تجھے لڑنا ہی تھا تو جب بھوما سر تیرا چھتر اور ادیتی کے کنڈل چھین لے گیا تھا تب کیوں نہیں لڑا۔ اب پربھو نے بھوما سر کو مار چھتر اور کنڈل لا دیا تو انہیں سے لڑنے لگا۔ جو تو ایسا ہی بلوان تھا تو بھوما سر سے کیوں نہیں لڑا؟ تو وہ دن بھول گیا جب برج میں جاکر پربھو سے معافی مانگ اپنا قصور معاف کرایا تھا۔ پھر انہی سے لڑنے چلا ہے مہاراج! نارد جی کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی راجہ اندر جو یدھ کرنے کے لیے آیا تھا سو پچھتائے شرمندہ ہو من مار کر رہ گیا۔ پھر کرشن چندر دوار کا پدھارے۔ تب خوش ہوئے دیکھ ہری کو یادو سارے۔ پربھو نے ستیہ بھاما کے مندر میں کلپ ورکش لے جاکر رکھا۔ اور راجہ اگرسین نے سولہ ہزار ایک سو کنیا جو کنواری لائے تھے سو سب ویدکی ودھی سے شری کرشن چندر کو بیاہ دیں۔

بھیو وید ودھی منگلاچار — ایسے ہری ورہت سنسار
سولہ ہزار ایک سو گیہہ — رہت کرشن کر پریم سنیہہ
پٹ رانی آٹھوں جے گنی — پریت نرنتر تن سوں گھنی

اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجہ! ہری نے ایسے بھوما سر کو مارا ادیتی کے کنڈل اور اندر کا چھتر لا دیا۔ پھر سولہ ہزار ایک سو آٹھ وواہ کر شری کرشن چندر دوار کا پوری میں آنند سے سب کو لے لیلا کرنے لگے۔

اڑسٹھواں ادھیائے 61 ۶۱

شری کرشن رو کمنی سنواد (گفتگو)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ سونے چاندی سے جڑے ہوئے مندر میں کندن جڑاؤ پھر کھٹ بچھا تھا۔ اس پر پھولوں سے خوشبو سے مہک رہے تھے۔ کپور۔ گلاب۔ چندن۔ کیوڑہ۔ وغیرہ بیچ کے چاروں طرف بھرا ہوا دھرا تھا۔ طرح طرح کے عجیب چتر (تصویریں) چاروں طرف دیواروں پر ٹنگے ہوئے تھے۔ آلوں میں جہاں تہاں

پھول پکوان پاک دھرے تھے۔ اور سب سکھ کا سامان جو چاہیئے سو رکھا تھا۔ جھولا۔ بورلہ گھاگھرا گھوم گھمالا اس پر بیچ موتی جڑے ہوئے تھے۔ چمچاتی انگیا۔ جھلملاتی ساڑی اور جگمگاتی اوڑھنی اوڑھے سب طرح کا شنگار کیئے۔ رولی کی آڑ کئے بڑے بڑے موتیوں کی نتھ شیش پھول۔ ورن پھول۔ ماتگ ٹیکا۔ ٹیڑھی بندی۔ چندر ہار۔ موہن مالا۔ دھک دھکی۔ پنچ لڑی۔ ست لڑی۔ مکت مالا۔ دوہرے تہرے نورتن۔ بھج بندے۔ کنگن۔ پہنچی۔ ناگری۔ چوڑا چھلے۔ کنکنی۔ اروٹ۔ بچھوے۔ زہر چیر وغیرہ سب زیور سونے کے جڑاؤ کے پہنے چندر دونی۔ چمپک ورتی۔ مرگ نینی۔ پک بینی۔ گج گامنی۔ سشری روکمنی جی اور میگھ ورن۔ چندر بدن۔ کمل نین۔ مور مکٹ دئے۔ بن مالا ہیئے۔ پیتامبر پہنے۔ پیت پٹ اوڑھے۔ روپ ساگر ترجھون اجاگر شری کرشن چندر آنند کند وہاں براجتے تھے۔ اور آپس میں سکھ لیتے دیتے تھے۔ کہ یکایک لیٹے لیٹے شری کرشن چندر جی نے روکمنی جی سے کہا کہ سن سندری ایک بات میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ تو تو مہا سندری سب گوں والی اور راجہ بھیشمک کی کنیا اور مہا بلی بڑا پرتاپی راجہ ششوپال چندیری راجہ ایسا کہ جس کے گھر سات پیڑھی سے راجیہ چلا آتا ہے اور اس کے ڈر سے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ متھرا پوری چھوڑ سمندر میں آبسے ہیں۔ ایسے راجہ کہ تمہیں تمہارے ماتا پتا بھائی دیتے تھے اور وہ برات لے بیاہنے کو بھی آچکا تھا۔ اسے نہ دے خاندان کی مریاد اچھوڑ۔ سنسار کی لاج اور ماتا پتا بھائی کا ڈر مٹا ہمیں براہمن کے ہاتھ کیوں بلا بھیجا۔

تمہارے یوگیہ نہ ہم پر دیں ۔ بھوپتی نہیں روپ گن ہین
کاہو یاچک کیرتی کری ۔ سو تم سن کے من ہیں دھری
کٹک ساج نرپ بیاہن آیو ۔ تب تم ہم کو بول پٹھایو
آئے اپادھی بن تینہہ بھاری ۔ کیونکر پتی پت رہی ہماری

تن کے دیکھت تم کو لائے . دُل ہلدھران کو بچلائے
تم لکھ بھیجی ہی یہ بانی . شنشوپال نے پھر اُدہی آنی
سو پرتگیا رہی تمہاری کچھیو نہ اچھیا ہتی ہماری
اجہوں کچھو نہ گیو تہارو سُندری مانو بچن ہمارو

کہ جو کوئی راجہ اچھے خاندان کا گن والا تمہارے لائق ہو۔ تم اس کے پاس جا رہو۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی شری رکمنی جی گھبرا کر پچھاڑ کھا زمین پر گریں۔ اور بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپھڑائے بیہوش ہو گئیں۔

دوہا: یہ چھبی لکھ الکاؤلی رہی لپٹ ایک سنگ
مانہو شیش بھوتل پرو۔ پیوت میں بھوانگ

یہ چرتر دیکھ اتنا کہہ شری کرشن گھبرائے اُٹھے کہ یہ تو ابھی پران چھوڑتی ہے۔ تب چتر بھج ہوا سکے پاس جا کر دونوں ہاتھ پکڑ اٹھائے مہاراج! اس کال نند لال پریم وش ہو طرح طرح کے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔ کبھی پیتامبر سے پیاری کا چندر مکھ پونچھتے تھے۔ کبھی کومل کومل سا اپنا ہاتھ اس کے ہردیہ پر رکھتے تھے آخر کافی دیر میں رُوکمنی کے جی میں جی آیا۔ تب ہری بولے۔

تو ہے سندری پریم گمبھیر . تے من کچھو نہ راکھی دھیر
تے من بانہو سانچے چھانڈی . ہم نے ہنسی پریم کی مانڈی
اب تو سندری دیہہ سنبھار . پران ٹھور کے نین اوگھار
بولوں تو بولت نہیں پیاری . تو لوں ہم دُکھ پاوت ہاری
چیتی بچن سنت پریہ بانی . چیتوئی واری نین اوگھاری
دیکھے کرشن گود میں لیے . بھئی لاج اتی سکچی ہیئے
ہڑبڑائے اٹھ ٹھاڑی بھئی . ہاتھ جوڑ پائن پڑی رہی
بولے کرشن بیٹھ کر دیت بھلی ملی جو پریم اچیت

ہم نے تو ہنسی کی تھی جو تم نے سچ ہی جان لیا۔ ہنسی کی بات میں غصہ کرنا ٹھیک نہیں۔ اب غصہ دُور کرو۔ اور من کا دکھ ہرو مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی رُوکمنی جی ہاتھ جوڑ سر جھکائے کہنے لگیں کہ مہاراج! آپ نے جو کہا کہ ہم تمہارے قابل نہیں سو سچ کہا کیونکہ تم لکشمی پتی۔ شو اور برہما کے ایش آپ کی برابری تر لوکی میں کون ہے؟ ہے جگدیش۔ آپ کو چھوڑ جو جن (آدمی) اور کو دھیاویں سو ایسے ہیں جیسے کوئی ہری یش چھوڑ گدھ گن گاویں۔ مہاراج! آپ نے جو کہا کہ تم کسی مہابلی راجہ کو دیکھو سو آپ سے اتی بلی اور بڑا راجہ تر بھون میں کون ہے۔ سو بھائے برہما۔ رُودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا وردائی آپ کی آشا کرتے ہیں اور آپ کی کرپا سے وہ جسے چاہتے ہیں اسے مہابلی۔ پرتاپی۔ عزت والا۔ وردان دے کر بناتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کی سینکڑوں برس گھور تپسیا کرتے ہیں

وہ راج پلاتے ہیں۔ پھر آپ کا بھجن دھیان جپ تپ مول نیتی چھوڑ انیتی کرتے ہیں۔ تب وہ خود بخود ہی نشٹ (برباد) ہو جاتے ہیں۔ کرپا ناتھ! آپ کی تو سدا کی یہی ریتی ہے کہ اپنے بھگتوں کے لیے سنسار میں مار مبارا وتار لیتے ہو اور دشٹ راکشسوں کو مار۔ پرتھوی کا بھار اتارا اپنے بھگتوں کو سکھ دیتے ہو۔ جس پر آپ کی بڑی مہربانی ہوتی ہے وہ دھن راج۔ جوانی خوب صورتی پاکر جب ابھیمان سے اندھا اور دھرم کرم۔ تپ۔ سچائی۔ پوجا۔ بھجن۔ بھولتا ہے تب اسے آپ کنگال بناتے ہو جس پر آپ کی بڑی کرپا ہوگی۔ وہ ہمیشہ غریب رہے گا۔ مہاراج! اتنی بات کہہ پھر روکمنی جی بولیں کہ ہے پران ناتھ! جیسا کاشی پوری کے راجہ اندردمن کی بیٹی امبا نے کیا میں ویسا نہ کروں گی کہ وہ پتی چھوڑ راجہ بھشیم جی کے پاس گئی اور جب اسے نہ رکھا تب پھر اپنے پتی کے پاس گئی تو پھر پتی نے بھی اسے نکال دیا۔ تب اس نے گنگا کنارے مہادیو کا گھور تپ کیا وہاں بھولے ناتھ نے آکر اسے منہ مانگا ور دیا اس وردان کی طاقت سے جاکر راجہ بھشیم سے اپنا بدلہ لیا سو مجھ سے نہ ہوگا۔

اُروتم ناتھ یہی سمجھائی ۔ کاہو یاچک کری بڑائی
واکو وچن مان تم لیو ۔ ہم پر وبر پٹھے کے دیو
یاچک شو ورنچ شاردا ۔ نارد گن گاوت سرودا
وپر پٹھائے جان دیال ۔ ناتھ کیو دشٹن کو کال
وین جان داسی سنگ لائی ۔ تم ناتھ موہے دئی بڑائی
یہ سن کرشن کہت سن پیاری ۔ گیان دھیان گئی مت ہماری
سیوا بھجن پریم نے جانیو ۔ تونہی سے میرو من مانیو

مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات سن خوش ہو کر روکمنی جی پھر ہری کی سیوا کرنے لگیں۔

ادھیائے 62 ۶۲

پردُمن بیاہ اور بھگوان کی سنتتی کا ورنن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کو شری کرشن چندر آنند سے دوارکا پوری میں رہنے لگے۔ اور آٹھوں پٹ رانیاں آٹھوں پہر ہری کی سیوا میں رہیں۔ روزانہ اٹھتے ہی کوئی منہ دھلائے کوئی تیل صابن لگا کر نہلاوے۔ کوئی چھتیس طرح کے بھوجن بنا کر کھلائے کوئی اچھے پان۔ لونگ۔ الائچی۔ جاوتری۔ جائفل۔ سمیت بیا کو بنائے کھلائے۔ کوئی خوب صورت کپڑے زیور وغیرہ چنوائے۔ اور بنائے پربھو کو پہناتی تھیں۔ کوئی پھول مالا پہنائے گلاب جل چھڑک کیسر چندن لگاتی تھی۔ کوئی پنکھا جھلاتی تھی اور کوئی پاؤں دباتی تھی۔ مہاراج! اس طرح سب رانیاں پربھو کی سدا سیوا کریں۔ اور ہری ہر طرح سے انھیں سکھ دیں۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے

397

۳۹۷ مہاراج کئی سال کے بعد:

ایک ایک یدو ناتھ کی۔ نارن جائے پتر
ایک اک کنیا لکشمی۔ دس دس پتر سپتر
ایک لاکھ اکسٹھ ہزار اسی بال اک سار
بھئے کرشن کے پتر یہ گن بل روپ ادھار

سب میگھ ورن چندر مکھ۔ کمل نین۔ نیلے پیلے چھگلے پہنے گنڈے گٹھلے تعویز گلے میں ڈالے گھر گھر بال چرتر کرماتا پتا کو سکھ دیں۔ اور ان کی باتاں طرح طرح کے لاڈ پیار کرتی ہوئی ان کی پرورش کریں۔ مہاراج شری کرشن چندر جی کے پتروں کا ہونا سن روکم نے اپنی استری سے کہا کہ اب میں اپنی کنیا چارومتی جوکرت ورمانے مانگی ہے اسے نہ دوں گا۔ سوئمبر کروں گا۔ تم کسی کو بھیج میری بہن روکمنی کو پتر سمیت بلا بھیجو۔ اتنی بات سنتے ہی روکم کی ناری نے بہت نویدن کرا اپنی نند کو چٹھی لکھی اور ایک براہمن کے ہاتھ بلوایا اور سوئمبر کیا۔ بھائی بھاجی کی چٹھی ملتے ہی روکمنی جی شری کرشن جی سے اجازت لے رخصت ہو بیٹے سمیت چل کر دوارکا سے بھوج کٹ میں بھائی کے گھر پہنچی۔

چوپائی: دیکھ روکم نے اتی سکھ پایا۔ آدر کر سر نیچے سر نایا
پاپن پڑ بولی بھوجائی۔ ہرن بھیو تب سے اب آئی

یہ کہہ پھر اس نے روکمنی جی سے کہا کہ نند جو آپ آئی ہو تو ہم پر بڑی دیا کیجے۔ اور چارومتی کنیا کو اپنے پتر کے لیے لیجے۔ اس بات کے سنتے ہی شری روکمنی جی بولیں کہ بھابی جی! تم پتی کی گتی جانتی ہی ہو۔ مت کسی سے جھگڑا کرو۔ بھیا کی بات کچھ کہی نہیں جاتی۔ کیا جانے کس وقت کیا کریں۔ اس لیے کوئی بات کہتے کرتے ڈر لگتا ہے۔ روکم بولا کہ بہن اب تم کسی طرح کا ڈر مت مانو۔ کچھ جھگڑا نہ ہوگا۔ وید کی اجازت ہے کہ دکشن دیش میں کنیا دان بھانجے کو دیجئے۔ اسلیئے میں اپنی بیٹی چارومتی آپ کے بیٹے پردمن کو دونگا اور شری کرشن جی سے دشمنی چھوڑ بنیا سمبندھ کرونگا۔ مہاراج۔ اتنی بات کہہ جب روکم وہاں سے اٹھ سبھا میں گیا۔ تب پردمن جی بھی ماتا سے اجازت لے بن ٹھن کر سوئمبر کے بیچ میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دیش دیش کے نریش طرح طرح کے وستر آبھوشن پہنے ہتھیار باندھے شنگار کئے شادی کی خواہش دل میں لیے سب کھڑے ہیں اور وہ کنیا جے مالا لیے چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی بیچ میں پھرتی ہے۔ مگر اس کی نظر کسی پہ نہیں ٹھہرتی۔ جیونہی پردمن جی سوئمبر کے بیچ میں گئے۔ تیونہی دیکھتے ہی اس کنیا نے موہت ہو کر ان کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔ سب راجہ اپنا سا منہ لے کر کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ اور من ہی من میں کہنے لگے کہ دیکھیں ہمارے آگے سے اس کنیا کو کیسے لے جائے گا۔ ہم راستے ہی میں چھین لیں گے۔ مہاراج! سب راجہ تو یوں کہہ رہے تھے اور روکم نے ور کنیا کو منڈھے کے نیچے لے جائے دیو کی ودھی سے سنکلپ کر کنیا دان کیا۔ اور اس کے جہیز میں اتنا دھن دولت دیا کہ جس کی کچھ حد نہیں۔ پھر شری روکمنی جی پتر کی شادی کر رخصت بھائی بھابی سے لے بیٹے بہو کے ساتھ رتھ پر چڑھ جو دوارکا پوری کو چلی تو سب راجاؤں نے آکر راستہ روک لیا کہ پردمن سے لڑ کر کنیا کو چھین لیں۔ ان کی یہ...

بدھ میں دیکھ پردمن جی بھی اپنے ہتھیار لے کر یدھ کرنے کو تیار ہوئے۔ کتنی ہی دیر تک ان کا ان سے یدھ ہوتا رہا۔ آخر پردمن جی نے ان سب کو مار گرایا۔ آنند منگل سے دوارکا پوری پہنچے۔ ان کے پہنچنے کا سماچار پاکر سب کنبے کے لوگ کیا استری کیا مرد شہر کے باہر آئے۔ رسم ورواج سے باجے گاجے سے انھیں لے گئے۔ سارے نگر میں منگلا چار ہوا اور یہ راج مندر میں سکھ سے رہنے لگے۔

اتنی کتھا سنائے شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! کئی سال بعد شری کرشن چندر آنند کند کے بیٹے پردمن جی کے لڑکا ہوا۔ تب شری کرشن چندر جی نے جیوتشیوں کو بلائے سب کٹمب کے لوگوں کو بٹھائے منگلا چار کروائے شاستر کے طریقہ سے نام کرن کیا۔ جیوتشیوں نے پترا دیکھ سال۔ مہینہ۔ دن۔ تاریخ۔ گھڑی۔ لگن۔ نکشتر۔ ٹھہرائے اس لڑکے کا نام انیرودھ رکھا۔ اس وقت

سورٹھا: پھولے انگ نہ سمائے ۔ دین دکشنا دوسیجن کو
دیت نہ کرشن اگھائے پتر بھیو پردمن کے

مہاراج! ناطی ہونے کا سماچار پاکر پہلے تو روکم نے بہن بہنوئی کو بہت پریم سے چٹھی میں یہ لکھ بھیجا کہ تمہارے پوتے سے ہماری پوتی کا بیاہ ہوئے تو بڑا آنند ہے۔ اور پھر ایک براہمن کو بلائے رولی۔ اکشت۔ روپیہ۔ ناریل دے اسے سمجھا کر کہا کہ تم دوارکا پوری میں جائے ہماری طرف سے بہت عرض کر کے شری کرشن کا پوتا انیرودھ جو ہمارا دوہتا ہے اسے ٹیکا دے آؤ۔ اس بات کے سنتے ہی براہمن ٹیکا اور لگن ساتھ لے شری کرشن چندر کے پاس دوارکا پوری میں گیا۔ اسے دیکھ پربھو نے بہت عزت سے پوچھا کہ کہو دیوتا! آپ کا آنا کہاں سے ہوا۔ براہمن بولا۔ مہاراج میں مہاراجہ بھیشمک کے پتر روکم کا بھیجا ہوا ہوں۔ ان کی پوتی اور آپ کے پوتے سے سمبندھ کرنے کو ٹیکہ اور لگن لے کر آیا ہوں۔ اس بات کے سنتے ہی شری کرشن جی دس بھائیوں کو بلائے ٹیکہ اور لگن لے اس براہمن کو بہت کچھ دے رخصت کیا اور آپ بلرام کے پاس جا کر وچار کرنے لگے۔ آخر وہ دونوں بھائی وہاں سے اٹھ راجہ اگرسین کے پاس آئے۔ سب سماچار سنائے۔ ان سے اجازت لے کر باہر آئے۔ بارات کا سب سامان منگوایا۔ اور اکٹھا کرنے لگے۔ کئی دنوں میں جب سامان اکٹھا ہو چکا۔ تب بڑی دھوم دھام سے پربھو بارات لے دوارکا سے بھوج کٹ نگر کو چلے اس وقت ایک جھجھاتے رتھ پر تو روکمنی جی بیٹے و پوتے کو لیے بیٹھی جاتی تھیں اور ایک رتھ پر شری کرشن چندر اور بلرام بیٹھے جاتے تھے آخر سب سمیت پربھو وہاں پہنچے۔ مہاراج! بارات کے پہنچتے ہی روکم کالندی وسب دیشوں کے راجاؤں کو ساتھ لے نگر کے باہر جا استقبال کر بڑی عزت سے جنوا سے لے آیا۔ پھر سب کو کھلا پلا کر منڈھے کے نیچے لوا لے گیا اور وید کی ریتی سے کنیا دان کیا۔ اس کے جہیز میں جو دان دیا اس کو میں کہاں تک کہوں۔ وہ لاجیان ہے۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شادی کے ہو چکتے ہی راجہ بھیشمک نے جنوا سے میں جا کر ہاتھ جوڑ وتی کر کے کہا۔ شری کرشن جی مہاراج! شادی ہو چکی اور رسم رہا۔ اب آپ جلد ہی چلنے کی تیاری کیجئے کیونکہ:

بھوپ سنگھ لے روکم بلائے ۔ تے اب دشٹ اپادھی آئے

399 ۳۹۹

مت کاہو سوں اُپجے رار ۔ یاہی تے ہوں کہت مرار

اتنی بات کہہ جو راجہ بھیشمک گئے تبو نہی شری رُوکمنی جی کے پاس رُوکم آیا۔

دوہا: کہت رُوکمنی ٹیر کر ۔ کم گھر پہنچے جائیں!
بیری بھوپتی پاہونے ۔ جڑے تہارے آئے!

چوپائی جو تم بھیّا چاہو بھلو ۔ ہم ہی بیگ پہنچاون چلو!

نہیں تو رس میں کٹھاس ہوتا دِکھتا ہے۔ یہ وچن سُن رُوکم بولا کہ بہن! تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں پہلے جو دیش دیش کے نریش پاہونے آئے ہیں انھیں وداکر آؤں۔ پھر جو تم کہو گی سو کروں گا۔ اتنا کہہ رُوکم وہاں سے اٹھ جو راجہ پاہونے آئے تھے ان کے پاس گیا۔ وہ سب مل کر کہنے لگے کہ رُوکم تم نے کرشن بلدیو کو اتنی دھن دولت دی اور اُنھوں نے گھمنڈ کے مارے کچھ احسان نہ مانا۔ ایک تو ہمیں اس بات کا پچھتاوا ہے اور دُوسری اس بات کی کسک ہمارے دل سے نہیں جاتی جو بلرام نے تمہیں نیچا دکھایا تھا۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی روکم کو غصہ آیا تب راجہ کلنگ بولا کہ ایک بات میرے من میں آئی ہے کہو تو کہوں۔ روکم نے کہا۔ کہو۔ اس نے کہا کہ ہمیں شری کرشن سے کچھ کام نہیں۔ مگر بلدیو کو بلا دو۔ تو ہم اس سے چوپڑ کھیل سب دھن جیت لیں اور جیسا اسے ابھیمان ہے ویسا اسے خالی ہاتھ یہاں سے روانہ کریں۔ جیوں کالنگ نے یہ بات کہی تو روکم وہاں سے اٹھ کچھ سوچ وچار کر بلرام جی کے پاس جا بولا کہ مہاراج! آپ کو سب راجاؤں نے پرنام کر چوپڑ کھیلنے کو بلایا ہے۔

سن بل بھدر سب ہی تہاں آئے۔ بھوپتی اٹھ کے شیش نوائے

سب راجا بلرام جی کی عزت کر بولے کہ آپ کو چوپڑ کھیلنے کی مشق ہے اس لیے ہم آپکے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔ اتنا کہہ کر انھوں نے چوپڑ منگوا بچھوائی۔ روکم اور بلرام جی سے ہونے لگی۔ پہلے روکم دس دفعہ جیتا۔ تو بلدیو جی سے کہنے لگا کہ دھن تو سب جیتا۔ اب کاہے سے کھیلو گے۔ تب راجہ کلنگ بڑی بات کہہ ہنسا۔ یہ چترتر دیکھ بلرام جی نیچا سر کر سوچ وچار کرنے لگے۔ تب روکم نے دس کروڑ روپے ایک دفعہ میں لگائے۔ وہ بلرام جی جیت گئے تو سب دھاندلی کر بولے کہ یہ روکم کا پاسہ پڑا تم کیوں روپے سمیٹتے ہو۔

سُن بلرام پھر سب دینے ۔ ارب لگایو پیچھے لینے!

پھر بلبھدر جیتا اور روکم ہارا۔ تب بھی دھوکا کھا کر سب راجاؤں نے روکم جتایا اور یوں کہہ سنایا۔

جوا کھیل پانسے کی سار ۔ یہ تم جانو کیا گنوار!
جوا یدھ گتی بھوپتی جانے ۔ گوال گوپی گیّن ہیچانے

اس بات کے سنتے ہی بلدیو جی کو ایسا غصہ آیا جیسے پُورنماشی کو سمندر کی ترنگ بڑھے۔ آخر جیوں تیوں کر بلرام جی غصہ کو روک من کو سمجھا پھر سات ارب روپے لگائے اور چوپڑ کھیلنے لگے۔ اس دفعہ بھی بلدیو جی جیتے اور سب نے دھوکا کر روکم ہی کو جیتا کہا۔ اس بے انصاف کے ہوتے ہی یہ آکاش بانی ہوئی کہ بلبھدر جیتے اور روکم ہارا

ارے راجاؤں، تم نے کیوں جھوٹ اچارا مہاراج! جب روکم سمیت سب اجاؤں نے آکاش وانی سنی۔ ان سنی کردی تب تو بلدیو جی بہت غصہ میں آکر بولے۔

کری سگائی بیر نہ چھانڈیو ۔ ہم سے پھیر کلہہ تم مانڈھیو
ماروں تو ہے ارے انیائی ۔ بھلو برو ما نہو بھوجائی
اب کا ہو کو کان نہ کری ہوں ۔ آج پران کٹنی کے ہری ہوں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! آخر بلرام جی نے سب کو دیکھتے دیکھتے روکم کو مار ڈالا، اور کلنگ کو پچھاڑ مارے گھونسوں کے اسکے دانت اکھاڑ لیئے اور کہا کہ تو بھی منہ پھاڑ کے ہنسا تھا۔ پھر سب راجاؤں کو مارنگا۔ بلرام جی جنوا سے میں شری کرشن چندر کے پاس آئے، سب حال کہہ سنایا۔ یہ بات سنتے ہی ہری سب کو ساتھ لے وہاں سے چلے اور چلتے چلتے آنند منگل سے دوارکا میں آئے۔ آتے ہی سارے نگر میں سکھ چھا گیا۔ گھر گھر منگلاچار ہونے لگا۔ شری کرشن چندر اور بلدیو جی نے راجہ اگرسین کے سامنے جاکر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہاراج! آپکے بنیہ پرتاپ سے انیرودھ کو بیاہ لائے اور مہادشٹ روکم کو مار آئے۔

ادھیائے 63 ۶۳

اُوشا ہرن ۔ انیرودھ ہرن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب جو دوارکا ناتھ کا بل پاؤں تو اوشا ہرن کی کتھا سناؤں۔ جیسے اس نے رات کے وقت خواب میں انیرودھ جی کو دیکھ اور عاشق ہو دکھ مانا۔ پھر چترلیکھا نے انیرودھ کو لاکر اوشا سے ملا دیا وہ میں کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ برہم کے خاندان میں پہلے کیشپ ہوا۔ اس کا لڑکا ہرن کشیپ بہت بلوان۔ مہاپرتاپی اور امر ہوا۔ اس کا بیٹا ہری جن پرہلاد بھگت پرہلاد نامی ہوا۔ اس کا بیٹا بروچن۔ اس کا بیٹا راجہ بلی جس کا یش دھرم دنیا میں اب تک چھا رہا ہے کہ پربھو نے باون اوتار لے کر راجہ بلی کو چھل کر پاتال بھیجا۔ اس بلی کا سب سے بڑا لڑکا مہاپرتاپی۔ بڑا تپسوی بانا سر ہوا۔ وہ شونت پور میں بسے۔ انھوں نے کیلاش میں جاکر شیو جی کی پوجا کی۔ برہم چریہ پالے سچ بولے۔ جتیندریہ رہے۔ مہاراج! ایک دن بانا سر کیلاش میں جا ہری

401

۴۰۱ کے پریم میں مگن ہو مردنگ بجا بجا کر ناچنے لگا۔ اس کا گانا بجانا سُن شری بھولا ناتھ مہادیو مگن ہو پاربتی جی کو ساتھ لے کر ناچنے لگے۔ اور ڈمرو بجانے۔ آخر ناچتے ناچتے شنکر نے خوش ہو کر باناسر کو نزدیک بلا کر کہا۔ تیرے میں تجھ سے خوش ہوا جو تو مانگے گا وہ میں دوں گا۔

تو نے باجے بھلے بجائے ۔ سنت شرون میرے من بھائے

اتنی بات کے سنتے ہی مہاراج! باناسُر ہاتھ جوڑ سر جھکائے بہت دینتا کر بولا کہ کرپا ناتھ! جو آپ نے مجھ پر اتنی ہی مہربانی کی ہے تو پہلے مجھے امر کر کے زمین کا راج دیجئے۔ پھر مجھے ایسا بلوان کیجئے کہ کوئی مجھے جیت نہ سکے۔ مہادیو بولے میں نے تجھے یہ ورادان دیا اور سب بھئے سے نربھے کیا۔ ترلوک میں تیرے جیسا طاقت ور کوئی نہ ہوگا اور ودھاتا کا بھی تجھ پر زور نہ چلے گا۔

دوہا: باجے بھلے بجائے کے دیا پرم سُکھ موہے
میں ہئے اتی آنند کردے شبھ بھج توئے

اب تو گھر جا کر بے فکری سے بیٹھ بے دھڑک راج کر! اتنا بچن بھولا ناتھ کے منہ سے سُن ہزار بھجائیں باناسُر حاصل کر کے بہت خوش ہو پری کرما دے شرنائے اجازت لے رخصت ہو کر شونت پور میں آیا۔ پھر ترلوکی کو جیت سب دیوتاؤں کو قابو میں کر نگر میں چاروں طرف جل کی کھوآن چوڑی کھائی اور اگنی پون کا کوٹ بنائے بے خوف ہو سُکھ سے راجیہ کرنے لگا۔ بہت دن بعد،

دوہا: لکھے بن بھئی بھج سیل ۔ پھرک ہی اتی سہرائے
کہت بان کاسوں لریں ۔ کاپر اب چڑھ جائے
بھئی کھوجے لڑویں بن بھاری ۔ کو کچویں ہئے ہونس ہماری

اتنا کہہ بانا سُر گھر سے باہر جائے گا پہاڑا اٹھا توڑ توڑ چُور کر کے دیش دیش پھرنے جب سارے پہاڑ پھوڑ چکا اور 402
اس کے ہاتھوں کی سُرسراہٹ نہ گئی تب

کہت بان اب کاسوں لروں ۔ اتنی بھجا کہالے کروں
سبل بھار میں کیسے سہوں بہور جانے کے ہری سوں کہوں

مہاراج! ایسے من ہی من سوچ وچار بانا سُر مہادیو جی کے سامنے جا ہاتھ جوڑ سر جھکا کر بولا کہ ہے ترشول پانی ناتھ آپ نے جو کرپا کر ہزار بھجاویں وہ میرے جسم پر لگ گئیں۔ ان کی طاقت اب مجھ سے سنبھالی نہیں جاتی۔ اس کا کچھ اپائے کیجیے۔ کوئی مہابلی یدھ کرنے کے لیے مجھے بتا دیجیے۔ میں تربھون میں کسی کو ایسا طاقت ور نہیں دیکھتا جو میرے ساتھ ہو کر لڑائی لڑے۔ آپ مہربانی کر کے جیسے آپ نے مجھے مہابلی کیا ویسے ہی کوئی مجھ سے لڑمرے۔ یہ بھی میرے دل کی خواہش پوری کیجیے نہیں تو کسی اور طاقتور کو بتا دیجیے۔ جس سے میں جا کر لڑائی کروں اور اپنے من کا دکھ ہروں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بانا سُر سے اس طرح کی باتیں سن کر شری مہادیو جی نے من ہی من میں اتنا کہا کہ میں نے تو اسے سادھوؤں کی رکشا کرنے کے لیے وردان دیا تھا۔ اب یہ مجھ سے ہی لڑنے کے لیے تیار ہوا۔ اس بیوقوف کو طاقت کا گھمنڈ ہوا یہ زندہ نہ بچے گا۔ جس نے اہنکار کیا سو جگت میں آکر زیادہ دیر نہ جیا۔ ایسا من ہی مہادیو جی بولے۔ کہ بانا سُر تو مت گھبرا۔ تجھ سے سنگرام کرنے والا تھوڑے دن بعد ید وکل میں شری کرشن اوتار لے گا۔ اس کے بغیر ترلوکی میں تیرا سامنے کرنے والا پھر اور کوئی نہیں۔ یہ وچن سُن بانا سُر بہت خوش ہو کر بولا کہ ناتھ وہ آدمی کب اوتار لیگا اور میں کیسے جانوں گا کہ وہ پیدا ہو گیا ہے راجہ! شوجی نے ایک ہنڈا بانا سُر کو دے کر کہا کہ اس کو لے جا۔ اپنے مندر کے اوپر گاڑ دے۔ جب یہ جھنڈا خود بخود ٹوٹ کر گر جائے۔ تب تو جان لینا کہ تیرا دشمن پیدا ہو گیا ہے۔ مہاراج جب شنکر نے ایسے سمجھا کر کہا تب بانا سر جھنڈا لے سر جھکا کر اپنے گھر کو چلا۔ گھر جا کر جھنڈا مندر پر گاڑ کر روزانہ یہی سناتا تھا کہ وہ پرش پیدا ہو اور میں اس سے یدھ کروں۔ کتنے سال بعد اسکی بڑی رانی وانا وتی گربھ وتی ہوئی۔ اس کے حمل ٹھہرا۔ اور پورے دنوں میں ایک لڑکی ہوئی۔ اس وقت بانا سُر نے جیوتشیوں کو بلا کر کہا کہ اس لڑکی کا نام اور گن بتاؤ۔ اتنی بات کے سنتے ہی جیوتشیوں نے جھٹ سال۔ مہینہ۔ پکش۔ تاریخ۔ دن گھڑی نکشتر ٹھہرائے لگن وچار اس لڑکی کا نام اوشا دھر کے کہا۔ مہاراج! یہ کنیا روپ گن شیل کی کھان۔ مہا سجان ہوگی۔ اس کے گرہ لکشن ایسے ہی آپڑے ہیں۔ اتنا سن بانا سُر نے بہت خوش ہو کر بہت کچھ دے جیوتشیوں کو رخصت کیا۔ پھر منگل مکھیوں کو بلا منگلاچار کروائے۔ پھر جیسے جیسے وہ کنیا بڑھنے لگی۔ تیوں تیوں بانا سُر اسے بہت پیار کرنے لگا۔ اب اوشا سات سال کی ہوئی تب اُس کے پتا نے سونت پور کے پاس ہی کیلاش تھا۔ وہاں کئی ایک سکھی سہیلیوں کے ساتھ شو پاربتی جی کے پاس پڑھنے کو بھیج دیا۔ اوشا گنیش سرسوتی کو منائے شو پاربتی کے سامنے جائے ہاتھ جوڑ سر نائے اونتی کر بولی۔ کہ ہے کرپا سندھو! شو گوری دیا کر مجھ داسی کو وردان دیجیے۔ اور جگت میں یش لیجیے۔ مہاراج! اوشا کے یہ وچن سن شو گوری نے اسے خوش ہو کر ودیا کا آرمبھ کروایا۔ ورنہ وہ روزانہ جائے پڑھ پڑھ آوے۔ کچھ دنوں کے بعد سب شاستر پڑھ ودیا گنوتی ہوئی اور سب ساز

403 ۴۰۳
بجانے لگی۔ ایک دن اوشا پاربتی کے ساتھ مل کر وینا بجائے سنگیت کی ریتی سے گا رہی تھی کہ شوجی نے آکر پاربتی جی سے کہا۔ ہے پریہ! میں نے جو کامدیو کو جلا کر بھسم کیا تھا اسے شری کرشن چندر جی نے پھر پیدا کر دیا۔ اتنا کہہ شری مہادیو جی گرجا کو ساتھ لے گنگا کنارے جا کر پانی میں نہا کر انھیں نہلائے سکھ کی خواہش کر بہت لاڈ پیار سے لگے گوری جی کو دیو آبھوشن پہنائے۔ آخر بہت آنند میں مگن ہو ڈمرو بجائے تانڈو ناچ سنگت شاستر کی ریتی سے پاربتی جی کو رجھانے اور بڑے پیار سے کنٹھ لگانے۔ اس وقت اوشا شوگوری کے سکھ پیار دیکھ دیکھ پتی کے ملنے کی ابھیلاشا کر من ہی من میں کہنے لگی کہ میرا بھی پتی ہو تو میں بھی شوگوری کی طرح اس کے ساتھ رنگ رلیاں مناؤں۔ پتی کے بغیر کامنی ایسی شوبھا ہین ہے جیسے چندر بن یامنی مہاراج! جیوں اوشا نے من ہی من میں اتنی بات کہی تب انتریامنی شری پاربتی جی نے اوشا کے دل کی بات جان اسے بہت پیار سے پاس بلا کر سمجھا کے کہا کہ بیٹی! تو کسی بات کی چنتا نہ کر۔ تیرا پتی تجھے خواب میں آ ملے گا تو اسے ڈھونڈ لیجو۔ اور اس کے ساتھ سکھ بھوگ کیجو۔ ایسے وردے شورانی نے اوشا کو رخصت کیا۔ وہ سب ودیا پڑھ وردان پائے اپنے پتا کے پاس آئی۔ پتا نے ایک مندر بہت سندر نرالا اسے رہنے کو دیا۔ اور یہ بہت سکھی سہیلیوں کو لے کر وہاں رہنے لگی اور دن بہ دن بڑھنے لگی مہاراج! جب وہ لڑکی بارہ برس کی ہوئی، تو اس کے مکھ چندر کو دیکھ دیکھ پورن ماشی کا چاند بھی شرمندہ ہوا۔ بالوں کے کالے پن کے آگے اماوش کی اندھیاری بھی پھیکی لگتی تھی۔ اس کی چوٹی دیکھ ناگن اپنی کینچلی چھوڑ کھسک گئی۔ بھنوؤں کی ترچھی نظر دیکھ دھنش بھی کانپنے لگا۔ ... آنکھوں کی چوڑائی اور چنچلتا دیکھ مرگ نین کنجن شرمندہ ہوئی۔ ناک کی خوب صورتی دیکھ تل پھول مرجھا گیا۔ اس کے ہونٹوں کی لالی دیکھ بوا پھل بلبلانے لگا۔ دانتوں کی سفیدی دیکھ واڑم کا دل کانپ گیا۔ گالوں کی نزاکت دیکھ گلاب پھولنے سے رہا۔ گولائی دیکھ کپوت کملانے لگا۔ جانگھوں کی چکنائی دیکھ کیلے نے کپور کھایا۔ جسم کی گورائی دیکھ سونے کو شرم آئی۔ اور چمپا چپ ہو گیا۔ پاؤں کے آگے، پدم کی پدوی کچھ نہ رہی۔ ایسی وہ گج گامنی پک بینی حسینہ جوانی کی امنگ سے شوبھا مان ہوئی۔ کہ جس نے ان سب کی شوبھا چھین لی۔

ایک دن وہ حسینہ خوشبو عطر لگائے۔ صاف پانی سے نہائے، کنگھی چوٹی کر۔ مانگ موتیوں سے بھر۔ سیاہی سرمہ۔ ڈال۔ مہندی رچائے۔ طرح طرح کے چاندی کے زیور و کپڑے پہن سولہ سنگار کر وہ اپنے ماتا پتا سے اپنی سکھیوں کو سنگ لے کر ملنے گئی۔ لکشمی کی طرح اوشا جا کر دنڈوت کر کے کھڑی ہوئی تب بانا سر نے اس کی خوب صورتی کی رونق دیکھ اپنے من میں اتنا کہہ اسے وداکیا کہ یہ اب بیاہنے کے قابل ہوئی اور اس کے پیچھے کئی راکشسی اس کی دیکھ بھال کے لیے بھیجیں۔ وہ وہاں جا کر آٹھوں پہر ہوشیاری سے رہنے لگی اور راکشسیاں سیوا کرنے لگیں۔ مہاراج! اوشا راج کنیا پتی کے لیے روزانہ جپ، پنیہ، برت کر شری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے۔ ایک دن نیتہ کرم سے فارغ ہو کر رات کے وقت سیج پر اکیلی بیٹھی من ہی من میں یوں سوچ کر رہی تھی کہ دیکھیے پتا میرا بیاہ کب کرے اور کس طرح میرا ور مجھے ملے۔ اتنا کہہ سواحی کے ہی دھیان میں سو گئی۔ خواب میں دیکھتی کیا ہے کہ ایک آدمی کشور بھیں شیام ورن چندر مکھ کمل نین بہت خوب صورت کام روپ موہن سروپ پیتامبر پہنے مور مکٹ سر پر دھرے ترچھنگی چھبی کرے

رتن ہرڑت آبھوشن بن مالا پہنے اور پیت بسن اوڑھے سامنے کھڑا ہے۔ یہ اسے دیکھتے ہی موہت ہو سر جھکائے رہی پھر اس نے کچھ پریم بھری باتیں کر پیار بڑھائے نزدیک آئے ہاتھ پکڑ گلے لگائے اس کے من کا بھید اور سنکوچ سب بھلائے دیا۔ پھر تو آپس میں سوچ فکر چھوڑ سیج پر بیٹھ ہاؤ بھاؤ کٹاکش آلنگن چنبن کر سکھ لینے دینے لگے۔ اور پریم میں مگن ہو پریتی کی باتیں کرتے رہے۔ بہت دیر کے بعد اوشا نے پیار کرنا چاہا اور پتی کو ایک دفعہ انگ بھر گلے سے لگانے کو جیوں ہاتھ بڑھائے تو اس کی آنکھ کھل گئی اور جس طرح ملنے کے لیے ہاتھ بڑھائے تھے اسی طرح مرجھائے پچھتائے رہ گئی۔

دوہا

جاگ پری سوچت کھری ۔ بھیو پرم دکھ تا ہی
کہاں بھیو وہ پران پتی ۔ دیکھت چہرں دش چاہی

چوپائی

سوچت اوشا لیہوں کاہی ۔ پھر کیسے میں دیکھوں تاہی
سوپت جو رہتی میں آج ۔ پریتم کہہوں نہ جاتے بھاج
کیوں سکھ میں گئی بے کو بھئی ۔ جو یہ نیند نین تے گئی
جاگت ہی یا من یم بھئی ۔ جیہے کیوں اب دکھ دئی
بن پریتم چت نپٹ اچین ۔ دیکھت بن نرست ہیں نین
شرون سنیو چاہت بین ۔ کہاں گئے پریتم سکھ دین
جو اپنے پیئے بینی مکھ لیہوں ۔ پران ساتھ کران کے دہوں

مہاراج! اتنا کہہ اوشا بہت اداس ہو کر پیا کا دھیان دھر سیج پر جائے مکھ لپیٹ پڑ رہی۔ جب رات گزری اور دن ہوا اور ڈیڑھ پہر دن چڑھا تب سکھی سہیلی مل آپس میں کہنے لگیں کہ آج کیا ہے جو اوشا اتنا دن چڑھا اور اب تک سوتی نہیں اٹھی۔ یہ سن چترریکھا بانا سُر کے پردھان کو شمانڈ کی بیٹی چترشالا میں جا کر کیا دیکھتی ہے کہ اوشا پلنگ میں من مارے جی ہارے نڈھال پڑی رو رو لمبی سانسیں لے رہی ہے اس کی یہ حالت دیکھ۔

چترریکھا بولی اکولائے ۔ کہہ سکھی تو موں سے سمجھائے
آج کہا سوچت ہی کھڑی ۔ پرم ویوگ سندھو میں پڑی
رو رو ادھک اساں لیت ۔ تن من دیا کل ہے کیہی ہیت
تیرے من کو دکھ پری ہروں ۔ من چنتیوں کارج سب کروں
موسی سکھی اور نہ گھنی ۔ ہے پریتیت موہی آپ نی
سکل لوک میں ہوں پھراؤں ۔ جہاں جاؤں کارج کر لاؤں
موکو ور برہما نے دینو ۔ لیش میرے سب ہی کو کینو
میرے سنگ شاردا رہیں ۔ واکے بل کری ہوں جو کہے

405 ۴۰۵

ایسی مہا موہنی جانو ، . برہما ردر اندر چلی آنو
میرو کو وُبھید نہ جانے . آپنے گن کو آپ بکھانے
ایسے اور نہ کہی ہے اور . بھلو برو کو سوکن ہو وَ
اب تو کہہ سب اپنی بات . کیسے کٹی آج کی رات
موں سوں کپٹ کریو جن پیاری . پوجونگی سب آس تمہاری

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی اوشا بہت شرمائے سرنائے چتر ریکھا کے نزدیک آئے مدھر وچن سے بولی کہ تجھے اپنی ہتیو (بھلا چاہنے والی) سمجھ کر اپنے دل کی بات سب سناتی ہوں تو اپنے دل ہی میں رکھیو اور اگر کچھ ترکیب ہو سکے تو کر. آج رات کو ایک پرش میگھ ورن. چندر بدن. کمل نین. پیتامبر اوڑھے. پیت ہٹ اوڑھے میرے پاس آبیٹھا. اور اس نے بڑے پریم سے میرا من اپنے ہاتھ میں لے لیا. میں بھی شرم چھوڑ اس سے بات کرنے لگی. آخر بتلاتے جو مجھے پیار آیا تو میں نے اسے پکڑنے کو ہاتھ بڑھایا. اتنے میں میری نیند گئی اور اس کی موہنی صورت میرے دھیان میں رہی.

دیکھیو سُنیو نہیں اور ایسو . میں کہوں کہا بتاؤں جیسو
وا کی چھبی ورنی نہیں جائے . میرو چت لے گیو چرائے

جب میں کیلاش میں شری مہادیو جی کے پاس ودیا پڑھتی تھی. تب شری پاربتی جی نے مجھ سے کہا تھا کہ تیرا پتی تجھے سپنے میں آن ملے گا تو اسے ڈھنڈ والیجو. سو ورآج مجھے خواب میں آملا. میں اسے کہاں پاؤں اور اپنی جدائی کی تکلیف کسے سناؤں. کہاں جاؤں. اسے کس طرح ڈھونڈ پاؤں. نہ اس کا نام جانوں نہ گام (شہر) مہاراج! اتنا کہہ جب اوشا لمبی سانس لے مرجھا کر رہ گئی. تب چتر ریکھا بولی کہ سکھی! اب تو من میں کسی بات کی فکر مت کر. میں تیرے پتی کو جہاں وہ ہوگا وہیں سے ڈھونڈ کر تجھے ملاؤنگی. مجھ میں تینو لوکوں میں . . . . جانے کی طاقت ہے جہاں ہوگا وہاں جا کر جیسا ہو سکے گا ویسے ہی لے آؤنگی تو مجھے اس کا نام بتا اور جانے کی اجازت دے. اوشا بولی بہن! تیری بھی وہی کہاوت ہے کہ میری طرف سانس نہ آئی. جو میں اس کا نام گام ہی جانتی ہوتی تو دُکھ کس بات کا تھا کچھ نہ کچھ اپائے کرتی. یہ بات چتر ریکھا بولی. سکھی! تو اس بات کا سوچ مت کر. میں تجھے ترلوک کے آدمیوں کو لکھ لکھ کر دکھاتی ہوں تو ان میں سے اپنے چت چور کو بتا دیجے. پھر اُس کو تجھ سے لاملانا میرا کام ہے تب تو اوشا بولی "بہت اچھا" مہاراج! یہ وچن اوشا کے منہ سے نکلتے ہی چتر ریکھا لکھنے کا سب سامان منگوا کر آسن مار اور گنیش شاردا کو منائے گورو کا دھیان کر لکھنے بیٹھی. پہلے تو اس نے تین لوک چودہ بھون. سات دویپ. نو کھنڈ پرتھوی. آکاش. ساتوں سمندر. آٹھوں لوک. بیکنٹھ سہت لکھ دکھائے. پیچھے سب دیو دانو. گندھرو. کنر. یکش. منی. رشی منی. لوک پال اور سب دیشوں کے بھوپال لکھ لکھ ایک ایک کر چتر ریکھا نے دکھائے مگر اوشا نے اپنا چت چور ان میں نہ پایا. تو پھر چتر ریکھا نے یدو ونشیوں کی مورتی ایک . . . . . .

لکھ دکھانے لگی۔ اس میں انیرودھ کا چتر دیکھتے ہی اوشا بولی۔

اب من چور سکھی میں پایو۔ رات وہی میرے ڈھنگ آیو
کر اب سکھی تو کچھو اُپائے۔ یا کو ڈھونڈ کہوں تے لیائے
سُن کے چتر ریکھا یوں کہے۔ اب یہ موتے کم بچن ہے

یوں سنا کر چتر ریکھا پھر بولی۔ کہ سکھی تو اسے نہیں جانتی۔ میں پہچانتی ہوں۔ یدو ونشی شری کرشن جی کا پوتا پردمن کا بیٹا اور انیرودھ اس کا نام ہے۔ سمندر کے کنارے پانی میں دُوار کا نام ایک پوری ہے اور وہاں یہ رہتا ہے۔ ہری کے حکم سے اس نگر کا پہرہ آٹھوں پہر سُدرشن چکر دیتا ہے۔ اس لیئے کہ کوئی دُشٹ راکشش آئے یدو ونشیوں کو نہ ستاوے اور جو کوئی نگر میں آوے وہ بغیر اگر سین سورسین کی اجازت کے نہ آنے پاوے۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی اوشا بہت اُداس ہو کر بولی۔ کہ سکھی جو ایسی مشکل جگہ ہے تو تو کس طرح وہاں جا کر میرے پتی کو لاوے گی۔ چتر ریکھا نے کہا۔ آلی۔ تو اس بات سے بے فکر رہ۔ میں ہری پرتاپ سے تیرے پتی کو لا ملاتی ہوں۔ اتنا کہہ چتر ریکھا رام نامی کپڑے پہن گوپی چندن کا تلک چھاپ تھا بہت سی تلسی کی مالا گلے میں ڈال ہاتھ میں بڑے بڑے تلسی کے ہیروں کی یاد کر اوپر سے ہیرا ول اوڑھ بغل میں آسن لپیٹ بھگوت گیتا کی پوتھی دبائے پرم بھگت وشنو کا بھیس بنائے اوشا کو یوں سنائے رخصت ہو کر دُوار کا کو چلی۔

دوہا: پیڑے اب آکاش کے۔ انترکش ہو جاؤں!
لیاؤں تیرے کنت کو۔ چتر ریکھا تو ناؤں

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! چتر ریکھا اپنی مایا کر پونگ کے ترنگ (گھوڑے) پر چڑھ اندھیری رات میں شیام گھٹا کے بات میں دُوار کا پوری میں جائے بجلی سی چمکی۔ شری کرشن چندر کے مندر میں جا پڑی۔ اس کا آنا کسی نے نہ جانا۔ پھر ڈھونڈتی ڈھونڈتی وہاں گئی جہاں پلنگ پر سوئے انیرودھ اکیلے خواب میں اوشا کے ساتھ وہار کر رہے تھے۔ اس نے دیکھتے ہی اس سوتے کو پلنگ سمیت اٹھائے جھٹ اپنی راہ لی۔

سوت ہی پلنگ سمیت۔ لیئے جات اوشا کے ہیت
انیرودھ کو لے جائے وہاں۔ اوشا چنتت بیٹھی جہاں

مہاراج! پلنگ سمیت انیرودھ کو دیکھتے ہی اوشا پہلے تو چتر ریکھا کے پاؤں پر جا گری پھر یوں کہنے لگی کہ دھنیہ ہے سکھی تیرے حوصلہ اور بل کو جو اتنی مشکل جگہ جا کر بات کی بات میں پلنگ سمیت انھیں اٹھا لائی اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ میرے لیئے تو نے اتنی مصیبت اٹھائی اس کا بدلہ میں تجھے نہیں دے سکتی۔ تیری قرضدار رہی۔ چتر ریکھا بولی۔ سکھی! سنسار میں سب سے بڑا سکھ یہی ہے کہ غیر کو سکھ دیجیے اور کام بھی اچھا یہی ہے کہ پروپکار کیجیے۔ یہ شریر کسی کام کا نہیں۔ اس سے کسی کا کام ہو سکے تو یہی بڑا کام ہے۔ اس میں سوارتھ اور پرمارتھ دونوں ہوتے ہیں مہاراج! اتنا وچن سنائے چتر ریکھا پھر یوں کہہ کر اپنے گھر چلی گئی کہ سکھی میں نے بھگوان کے پرتاپ سے تیرا پتی تجھے لا ملایا۔

407

اب تو اسے جگا کر اپنا مقصد پورا کر چترریکھا کے جاتے ہی اوشا بہت خوش ہو شرم کے مارے پہلی ملاقات کے ڈر سے من ہی من میں یوں کہنے لگی۔

کہا بات کہہ پیا کو جگاؤں ۔ کیسے بھج بھر کنٹھ لگاؤں

آخر بینا لے کر بیٹھے بیٹھے سروں سے بجانے لگی۔ بینا کی آواز سنتے ہی انیرودھ جی جاگ پڑے اور چاروں طرف دیکھ کر من ہی من میں کہنے لگے یہ کونسی جگہ۔ کس کا مندر۔ میں یہاں کیسے آیا۔ اور کون مجھ سوتے کو پلنگ سمیت اٹھا لایا۔ مہاراج! اس وقت انیرودھ جی تو یہ باتیں کہہ کر حیران ہوتے تھے اور اوشا شرم کے مارے پہلی ملاقات کے ڈر سے ایک کونے میں کھڑی پیا کا چندر مکھ دیکھ اپنے لوچن (آنکھوں) کو سکھ دیتی تھی۔ اسی بیچ

انیرودھ دیکھ کہے اکولائے ۔ کہہ سندری تو اپنے بھائے
ہے تو کون۔ موپے کہوں آئی ۔ کے تو آپ موہی لے آئے
سانچ جھوٹ ایکو نہیں جانوں ۔ سپنا سوں دیکھت ہو مانوں

مہاراج! انیرودھ جی نے اتنی کہی۔ اور اوشا نے کچھ جواب نہ دیا۔ بلکہ وہ شرم سے سمٹ کر اور بھی کونے میں ... جا کھڑی ہوئی۔ تب تو انھوں نے جھٹ اسے ہاتھ پکڑ پلنگ پر لا بٹھایا اور پریم بھری باتیں کہہ اس کے من کا سنکوچ اور خوف سب دور کیا۔ پھر وہ دونوں بیچ پر بیٹھ آپس میں سکھ لینے دینے لگے اور لگے پریم کہانی کہنے۔ تب باتوں ہی باتوں میں انیرودھ جی نے اوشا سے پوچھا کہ ہے سندری! تو نے پہلے مجھے کیسے دیکھا اور پھر کس طرح یہاں منگوایا۔ اس کا بھید سمجھا کر کہہ تاکہ میرے من کا بھرم جائے۔ اتنی بات کے سنتے ہی اوشا بیتی کا مکھ دیکھ خوشی سے بولی۔

موہے ملے تم سپنے ہو آئے ۔ میرو چت لے گیو چرائے
جاگی من بھاری دکھ لہیو ۔ تب میں چترریکھا سے کہیو
سوئی پربھو تم کو یہاں لائی ۔ تا کی گتی جانی نہیں جائی

اتنا کہہ پھر اوشا نے کہا۔ مہاراج! میں نے تو جس طرح تمہیں دیکھا اور پایا ویسے سب کہہ سنایا۔ اب آپ کہیئے اپنی بات سمجھائے جیسے تم نے مجھے دیکھا یا دورائے۔ یہ وچن سن شری انیرودھ جی خوش ہو کر مسکرائے اور بولے کہ سندری میں بھی آج رات خواب میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ نیند میں مجھے کوئی اٹھا کر یہاں لے آیا۔ اس کا بھید میں نے اب تک نہیں پایا کہ کون لایا۔ جاگا تو تجھے ہی دیکھا۔ اتنی کتھا کہہ شری سکند پوجی بولے کہ مہاراج! ایسے وہ دونوں پیا و پیاری آپس میں سمجھائے۔ بار بار پریتی بڑھائے طرح طرح سے کام کلول کرنے لگے۔ اور جدائی کا دکھ ہونے لگے۔ پان کی مٹھائی۔ سوتی مال کی سیتلتائی (ٹھنڈک) اور دیپ جیوتی کی بدنامی دیکھ جیوں اوشا نے باہر جا کر دیکھا تو صبح ہوئی۔ چاند کی روشنی گھٹی۔ تارے مدھم پڑے۔ آسمان میں لالی چھائی۔ چاروں طرف چڑیاں چہچہائیں۔ تالاب میں کھلائی کمھلائی۔ اور کمل پھولے۔ چکوہ چکوی کی ملاقات ہوئی۔ مہاراج! ایسا وقت دیکھا ایک دفعہ تو سب دروازے بند کر کے اوشا بہت گھبرا کر۔ گھر میں آ کر بہت پیار پیا کو گلے لگا لیتی۔ پھر کی سکھی سہیلیوں سے پوری پوری سیوا.....

کرنے لگی۔ آخر انیرودھ کا آنا سکھی سہیلیوں نے جانا۔ پھر تو وہ دن رات پتی کے ساتھ سکھ بھوگ کیا کرے۔ ایک دن اوشا کی ماتا بیٹی کی سدھ لینے آئی تو اس نے چھپ کر دیکھا کہ ایک بڑے خوب صورت نوجوان کے ساتھ کوٹھے پر چوپڑ کھیل رہی ہے یہ دیکھتے ہی بغیر بولے چالے ہی دبے پاؤں من ہی من میں خوش ہوتی آشیرباد دیتی وہ اپنے گھر چلی گئی۔ ایک دن اوشا پتی کو سوتے دیکھ جی میں یہ وچار کر شرماتی باہر نکلی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھے نہ دیکھ لے اپنے من میں یہ جانے کہ اوشا پتی کے لیے گھر سے نہیں نکلتی۔ مہاراج! اوشا پتی کو چھوڑ تو گئی مگر اس سے رہا نہ گیا۔ پھر گھر آئے کواڑ لگائے وہار کرنے لگی۔ یہ چرتر دیکھ پڑوسیوں نے آپس میں کہا کہ بھائی آج کیا ہے جو راج کنیا اتنے دن بعد گھر سے نکلی اور پھر الٹے پاؤں چلی گئی۔ اتنی بات کے سنتے ہی ان میں سے ایک بولا کہ بھائی! میں کئی دن سے دیکھتا ہوں اوشا کے مندر کا دروازہ دن رات لگا رہتا ہے اور گھر کے اندر کوئی مرد ہنس ہنس کے بات کرتا ہے اور کبھی چوپڑ کھیلتے ہے۔ دوسرے نے کہا جو یہ بات سچ ہے تو چلو بانا سر سے جا کہیں۔ سمجھ بوجھ یہاں کیوں بیٹھے رہیں۔

ایک کہے کچھو کہا نہ جائے ۔ تم سب بیٹھ رہو ارگائے
بھلی بری ہوئے سو ہوئے ۔ ہونہار میٹے نہیں کوئے
کچھو نہ بات کنواری کی کہیے ۔ چپ ہی دیکھ بیٹھ ہی رہیے

مہاراج! پہریدار آپس میں یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ کئی ایک یودھا ساتھ لیے پھرتا پھرتا بانا سر وہاں آنکلا اور مندر کے اوپر نظر ڈال کر شوجی کی دی ہوئی دھوجا (جھنڈا) نہ دیکھ بولا کہ یہاں سے جھنڈا کہاں گیا؟ پہریداروں نے جواب دیا کہ مہاراج! وہ تو بہت دن ہوئے ٹوٹ کر گر پڑا۔ اس بات کے سنتے ہی شوجی کی بات یاد کر بانا سر بولا۔

کب کی دھوجا پتا کا گری ۔ بیری کہوں اوتر دہری

اتنا وچن بانا سر کے منہ سے نکلتے ہی ایک پہریدار سامنے جا کھڑا ہوا ہاتھ جوڑ سر جھکا کر بولا کہ مہاراج! ایک بات ہے مگر میں کہہ نہیں سکتا۔ جو آپ کی اجازت پاؤں تو جیوں کی تیوں کہہ سناؤں۔ بانا سر نے اجازت دی کہ اچھا کہہ۔ تب پہریدار بولا کہ مہاراج! گستاخی معاف ہو۔ کئی روز سے ہم دیکھتے ہیں کہ راج کنیا کے محل میں کوئی پرش آیا ہے۔ وہ دن رات باتیں کیا کرتا ہے، اس کا بھید ہم نہیں جانتے کہ وہ پرش کون ہے اور کہاں سے آیا ہے اور کیا کرتا ہے۔ اتنی بات سنتے ہی بانا سر بہت غصہ کر ہتھیار اٹھائے دبے پاؤں اکیلا اوشا کے محل میں جا کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک پرش شیام ورن بہت خوب صورت پیت اوڑھے نیند میں بے ہوش اوشا کے ساتھ سویا پڑا ہے۔

سوچت بانا سر یوں ہیے ۔ ہوئے پاپ سوت ودھ کیے

مہاراج! یوں من ہی من میں وچار بانا سر نے کئی ایک رکھوالے وہاں چھوڑ ان سے کہا کہ تم اس کے جاگتے ہی ہمیں آکر کہنا، پھر اپنے گھر جا کر سب راکششوں کو سبھا میں بلا کر کہنے لگا کہ میرا دشمن آپہنچا ہے۔ تم سب جا کر اوشا کے گھر دیہی سے میں بھی آتا ہوں۔ بانا سر کا اتنا حکم ملتے ہی سب راکششوں نے تو اوشا کا گھر جا گھیرا۔ اور ادھر انیرودھ اور کنیا نیند میں چونک سارپاسہ کھیلنے لگے۔ اتنے میں چوپڑ کھیلتے کھیلتے اوشا کیا دیکھتی ہے کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا

گھر آئی۔ بجلی چمکنے لگے۔ واور مور سپیہے بولنے لگے۔ مہاراج! پپیہا بولی سنتے ہی راج کنیا اتنی کہہ پیا کے کنٹھ لگی۔

تم پپیہا پیا پیا مت کرو۔ یہ ویوگ بھاشا پری ہرو

اتنے میں کسی نے جاکر کہا مہاراج! تمہارا دشمن جاگا۔ دشمن کا نام سنتے ہی بانا سر بڑا جھنجھلا کر اٹھا اور ہتھیار لے اوشا کے مندر میں آکھڑا ہوا اور لگا چھپ کر دیکھنے۔ آخر دیکھتے دیکھتے

بانا سُر یوں کہے ہنکار۔ کو ہے رے تو گہیہ منجھار
گھن تن ورن مدن من ہاری۔ کمل نین پیتامبر دھاری
ارے چور باہر کن آوے۔ جان کہاں اب موسوں پاوے

مہاراج! جب بانا سُر نے پکار کر ایسے وچن کہے تب انیرودھ واوشا بہت ڈرے۔ پھر راج کنیا نے ڈر کر لمبی لمبی سانس لے پتی سے کہا کہ مہاراج میرا پتا راکشش فوج لے کر چڑھ آیا۔ اب آپ اسکے ہاتھ سے کیسے بچو گے؟

دوہا: تب ہی کوپ انیرودھ کہیو۔ مت ڈر پے تو نار
سیار جھنڈ راکشش اُسر۔ پل میں ڈوں مار

ایسا کہہ انیرودھ جی نے وید منتر پڑھ ایک سو آٹھ ہاتھ کا پتھر بلائے ہاتھ میں لے باہر نکل دل میں جاکر بانا سُر کو للکارا۔ ان کے نکلتے ہی بانا سر دھنش چڑھائے ساری فوج نے انیرودھ جی پر یوں ٹوٹا جیسے شہد کی مکھیاں کسی پر ٹوٹتی ہیں۔ اجب راکشش طرح طرح کے ہتھیار چلانے لگے۔ تب غصہ کر کے انیرودھ جی نے پتھر کے ہاتھ کئی ایک مارے۔ کہ سارا اُسر دل کائی کی طرح پھٹ گیا۔ کچھ مرے کچھ گھائل ہوئے۔ پھر بانا سر انھیں گھیر لایا اور لڑائی کرنے لگا.....

مہاراج! جتنے ہتھیار اُسر (راکشش) چلاتے تھے۔ وہ سب ادھر ادھر ہو جاتے تھے۔ اور انیرودھ جی کے جسم میں ایک بھی ہتھیار نہ لگتا تھا۔

جے انیرودھ پر پریں ہتھیار۔ ادھ ور کٹیں شل کی دھار
شل پر بار سہا نہیں پڑے۔ بجر چوٹ جیوں سُرتی کرے
لاگت شیش بیچ تے پھٹیں۔ ٹوٹیں جانگھ بھجا دھر گٹیں

آخر لڑتے لڑتے جب بانا سر اکیلا رہ گیا اور ساری فوج کٹ گئی۔ تب اس نے من ہی من میں اچنبھا کر اتنا کہہ ناگ پھانس سے انیرودھ جی کو پکڑ باندھا کہ اس اجیت کو کیسے جیتوں گا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جس وقت انیرودھ جی کو بانا سر ناگ پھانس سے باندھ اپنی سبھا میں لے گیا تب انیرودھ جی اپنے من میں کہتے تھے کہ مجھے تکلیف تو ہوئی۔ مگر برہما جی کا جھوٹا کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ میں جو ناگ پھانس سے بچ کر نکلوں گا تو اس کی مریادا بھنگ ہو گی۔ اس لیئے بندھا رہنا ہی ٹھیک ہے۔ اور بانا سُر یہ کہہ رہا تھا ارے لڑکے میں تجھے مارتا ہوں جو تیرا مددگار ہو تو اسے تو بلالے۔ ادھر اوشا نے پیا کی یہ حالت دیکھ چتر ریکھا سے کہا کہ سکھی دیکھ رے میرے کو جو پتی میرا دکھ میں رہے۔ اور میں سکھ سے کھاؤں پیوں۔ چتر ریکھا بولی، سکھی! تو کچھ فکر.....

مت کر۔ تیرے پتی کا کوئی کچھ نہ کر سکے گا۔ بے فکر رہ۔ ابھی شری کرشن چندر اور بلرام جی سمیت یدو ونشیوں کو ساتھ لے چڑھ آویں گے اور راکشش فوج کو مار تجھ سمیت انیرودھ جی کو لے جاویں گے۔ ان کی یہ ریتی ہے کہ جس راجہ کی سُندر کنیا سنتے ہیں، وہاں سے چھل بل کر جیسے بنے تیسے لے جاتے ہیں۔ ان کا یہ پوتا ہے جو کندن پور کے راجہ بھیشمک کی بیٹی رُوکمنی جی کو مہابلی بڑے پرتاپی راجہ ششوپال اور جراسندھ سے سنگرام کر کے لے گئے تھے ویسے ہی اب تجھے لے جاویں گے تو کسی بات کی بھاؤنا مت کر۔ اوشا بولی سکھی۔ یہ دکھ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔

ناگ پھانس باندھے پئے ہری۔ دہے گات جوالا وش بھری
ہوں کیسے پوڈھوں سکھ چین۔ پیا دکھ کیوں کر دیکھوں نین
پریتم ویت پری کیوں جیؤں۔ بھوجن کروں نہ پانی پیوں
ورودھ اب بانا سر کیجو۔ سوکو متن کنت کی دیجو
ہو نہار ہونی ہے ہوئے۔ تاسوں کہا کہے گو کوئے
لوک وید کی لاج نہ مانو۔ پیا سنگ دُکھ سکھ ہی جانو

مہاراج! چتر ریکھا سے ایسے کہہ جب اوشا کنت کے نزدیک جا کر نڈر بے فکر ہو بیٹھی تب کسی نے بانا سُر کو جا سنایا کہ مہاراج! راج کنیا گھر سے نکل اس آدمی کے پاس گئی۔ اتنی بات کے سنتے ہی بانا سر نے بیٹے سکند کو بلا کر کہا کہ بیٹا تو اپنی بہن کو سبھا میں سے اٹھائے گھر لے جائے پکڑ کے رکھ اور نکلنے نہ دے۔ پتا کا حکم سنتے ہی سکند بہن کے پاس جا کر بہت غصہ میں بولا کہ تو نے یہ کیا کیا پاپن جو چھوڑی لوک لاج اور شرم اپنی۔ ہے بیچ میں تجھے کیا ماروں ہوگا۔ پاپ اور بے عزتی سے بھی ڈرتا ہوں۔ اوشا بولی کہ بھائی! جو تمہیں سوجھے سو کہو اور کرو۔ مجھے پاربتی جی نے جو ور دیا تھا سو ور میں نے پایا۔ اب اسے چھوڑ اور کو دھاؤں۔ تو اپنے کو گالی چڑھاؤں چھوڑتی ہے پتی کو نیچ گھرانے کی ناری۔ یہ ریتی قدیم زمانے سے چلی آتی ہے۔ دُنیا میں جس سے ودھاتا نے سمبندھ کیا۔ اس کے ساتھ جگت میں بے عزتی لی تو لی مہاراج! اتنی بات سن سکند غصے میں آ کر ہاتھ پکڑ اوشا کو وہاں سے مندر میں بٹھا لایا۔ اور پھر جانے نہ دیا۔ پھر انیرودھ جی کو بھی وہاں سے اُٹھا کر کہیں بند کر دیا۔ اس وقت ادھر انیرودھ جی عورت کی جدائی میں بہت دُکھی تھے اور راج کنیا کنت کی جدائی میں اناج پانی چھوڑ کٹھن یوگ کرنے لگی اسی دوران کافی دنوں کے بعد ایک دن نارد منی نے پہلے تو انیرودھ جی کو جا سمجھایا کہ تم کسی بات کی فکر مت کرو۔ ابھی شری کرشن چندر آنند کند اور بلرام سکدھام راکششوں کے ساتھ سنگرام کر تمہیں چھڑا لے جائیں گے پھر بانا سر کو جا سنایا کہ جسے تم نے ناگ پھاس سے پکڑ باندھا ہے وہ شری کرشن کا پوتا اور پردمن کا بیٹا ہے اور انیرودھ اس کا نام ہے۔ تم یدو ونشیوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہو جو چاہو سو کرو۔ میں اس بات سے تمہیں آگاہ کرنے آیا تھا۔ سو کر چلا۔ یہ بات سُن اتنا کہہ بانا سر نے نارد جی نے کو رخصت کیا کہ نارد جی میں سب جانتا ہوں۔

* * * *

411 ۴۱۱

64 ادھیائے ۶۴

بانا سُر سنگرام

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب انیرودھ کو بندھے چار مہینے ہو گئے تب نارد جی دُوارکا پُوری میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سب یادو بڑے اُداس ہو رہے ہیں اور شری کرشن بلرام جی ان کے درمیان بیٹھے بہت فکر کر رہے ہیں کہ بالک کو یہاں سے کون اُٹھا لے گیا۔ اس طرح کی باتیں ہو رہی تھیں اور محل میں رونا پیٹنا ہو رہا تھا ایسا کہ کوئی کسی کی بات نہ سنتا تھا۔ نارد جی کے جاتے ہی سب استری پرش اٹھ دھائے اور بہت بے چین روتے بلکھاتے آگے کھڑے ہو کر وِنتی کر ہاتھ جوڑ سر نائے ہائے ہائے نارد جی سے سب پوچھنے لگے۔

سانچی بات کہو رشی رائے ۔ جا سے جیارا کھ بہرائے
کیسے سدھ انیرودھ کی لہیں ۔ کہوں سادھو تا کے بل رہیں

اتنے بات سنتے ہی نارد جی بولے کہ آپ کسی بات کی فکر مت کرو۔ اور اپنے من کا دُکھ دُور کرو۔ انیرودھ جی جیتے جاگتے شونت پور میں ہیں۔ وہاں انھوں نے جا کر بانا سُر کی کنیا سے بھوگ کیا۔ اسی لیئے اس نے انھیں ناگ پھانس میں پکڑ باندھا ہے۔ بغیر لڑائی لڑے وہ کسی طرح نہ چھوڑے گا۔ یہ بھید میں نے آپ کو کہہ سنایا۔ اتنا کہہ کر... نارد جی تو چلے گئے۔ یدو ونشیوں نے آکر راجہ اگرسین کو کہا کہ مہاراج! ہم نے ٹھیک سماچار پایا کہ انیرودھ جی... شونت پور میں بانا سُر کے یہاں ہیں۔ انھوں نے اس کی کنیا رمی۔ اس لیئے اس نے ان کو ناگ .....

پھانس میں باندھ رکھا ہے۔ اب ہمیں کیا حکم ہوتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین نے کہا کہ تم ہماری سب فوج لے جاؤ اور جیسے ہو سکے انیرودھ جی کو چھڑا لاؤ۔ ایسا وچن اگرسین جی کے منہ سے نکلتے ہی مہاراج سب یادو تو راجہ اگرسین کی فوج لے بلرام جی کے ساتھ ہوئے۔ شری کرشن اور پردمن جی گرڑ کے کندھے پر چڑھ سب سے پہلے شونت پور کو گئے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس وقت بلرام جی راجہ اگرسین کی تمام فوج لے دوارکا پوری سے باجہ بجا شونت پور کو چلے۔ اس وقت کی شوبھا بیان نہیں کی جاتی۔ سب سے آگے تو بڑے دانتوں والے ہاتھیوں کی قطاریں تھیں ان پر باجہ بجتا جاتا تھا اور جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک طرف دوسرے ہاتھیوں پر بڑے بڑے راوت یودھا بہادر یادو جھلم ٹوپ پہنے سب ہتھیاروں کو لگائے بیٹھے تھے۔ ان کے پیچھے رتھوں کے تانتے نظر پڑتے تھے اور پیدل فوج کا تو ٹڈی دل سا چلا جاتا تھا۔ ان کے بیچ گویئے راگ گاتے جاتے تھے بڑا دلفریب منظر تھا۔

اٹھوں رنیوا آکاش لوں چھائی ۔ چھپیو بھانو تم پھیلیو بھائی
چکوی چکوہ بھیو ویوگ ۔ سندری کرے کنت سوں بھوگ
پھولے کمل کمد کمھلانے ۔ نشچر پھریں ہی نشا جیے جانے

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جس وقت بلرام جی بارہ اکشونی فوج لے کر بہت دھوم دھام سے اس کے گڑھ گڑھی کوٹ توڑتے اور دیش اجاڑتے جیوں شونت پور میں پہنچے اور شری کرشن چندر و پردمن جی بھی آملے تب کسی نے ڈر کر گھبرائے جائے۔ سرنائے بانا سر سے کہا کہ مہاراج! کرشن بلرام اپنی سب سینا لے چڑھ آئے اور انھوں نے ہمارے دیش کے گڑھ گڑھی کوٹ ڈھا گرائے۔ اور نگر کو چاروں طرف سے آگھیرا۔ اب کیا حکم ہوتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بانا سر بڑے غصہ میں ہو بڑے بڑے راکششوں کو بلا کر کہا۔ تم سب دل اپنا لے جائے نگر کے باہر جائے شری کرشن بلرام کے سامنے کھڑے ہو۔ بعد میں میں بھی آتا ہوں۔ مہاراج! حکم ملتے ہی وہ اسر بات کی بات میں بارہ اکشونی فوج لے شری کرشن بلرام کے سامنے لڑنے کو استر شستر لے آکھڑے ہوئے۔ شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دھیان کرتے ہی شوجی کا آسن ڈولا۔ اور دھیان دھر جانا کہ میرے بھگت پر بھیر پڑی ہے۔ اس وقت چل کر اس کی چنتا دور کرنی چاہیے۔ یہ من ہی من میں وچار پاربتی جی کو ساتھ لے۔ جٹا جوٹ باندھ بھسم چڑھائے۔ بہت سی بھانگ۔ آک۔ دھتورا کھائے۔ سفید ناگوں کی مالا پہن ہاتھی کی کھال اوڑھ۔ منڈ مالا سرپ پہن۔ ترشول ڈمرو۔ بناک۔ کھپرے ندی پر بیٹھ۔ بھوت پریت پشاچنی۔ ڈانکنی۔ شانکنی وغیرہ فوج لے سبھولا ناتھ چلے۔ اس وقت کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ کان میں گج لینوں کی مدرا۔ الاٹ میں چندرما۔ سر پر گنگا دھرے لال لال آنکھیں کرے۔ بہت بھیانک بھیس دھرے۔ مہاکال کی مورتی بنائے اس طرح سے بجاتے گاتے۔ فوج کو نچاتے جاتے تھے کہ وہ روپ دیکھتے ہی بن آوے۔ کہنے میں نہ آوے۔ آخر شوجی اپنی فوج لے کر وہاں پہنچے۔ جہاں سب فوج لیے بانا سر کھڑا تھا۔ ہر کو دیکھتے ہی بانا سر خوشی سے

بولا کہ کرپا سندھو! آپ کے بغیر اب کون سُدھ لیتا۔

تیج تمہارا ان کو دہے ۔ یادو کُل اب کیسے رہے

یوں سنائے پھر کہنے لگا کہ مہاراج! اس وقت دھرم یدھ کرو۔ اور ایک ایک کے سامنے ہو کر لڑو۔ مہاراج! اتنی بات جو بانا سر کے منہ سے نکلی تو اِدھر اُسر دل لڑنے کے لیئے کھڑا ہوا اور ادھر یدو وشی آموجود ہوئے۔ دونوں طرف باجے بجنے لگے۔ شور و ویر راوت یودھا استر شستر سجانے لگے۔ اور ادھر بزدل میدان چھوڑ زندگی لے لے بھاگنے لگے۔ اس وقت مہا کال رُدر پی شوجی شری کرشن چندر کے سامنے بانا سر بلرام جی کے سامنے ہوا۔ سکند پردمن جی سے آبھڑا۔ اور اس طرح ایک سے ایک جٹ گیا۔ دونوں طرف سے ہتھیار چلنے لگے۔ ادھر دھنش مہادیو جی کے ہاتھ ادھر شارنگ دھنش لیے یدونا تھ۔ شوجی نے برہم بان چلایا۔ شری کرشن جی نے برہم شستر کاٹ گرایا۔ پھر رودر نے چلائی مہابیار۔ سوہری نے تیج سے دیئی ٹار۔ پھر مہادیو جی نے اگنی اپجائی۔ وہ پربھو نے بارش برسا کر بجھائی۔ اور ایک مہاجوالا اپجائی۔ وہ شوجی کے دل میں دھائی۔ اس نے داڑھی مونچھ اور جلائے کیش۔ کیئے اُسراب بھیانک بھیس۔ جب اسر دل جلنے لگا اور بڑا ہاہا کار ہوا۔ تب بھولا ناتھ نے جلے ادھ جلے راکششوں اور بھوت پریتوں کو جل برسا کر ٹھنڈا کیا۔ اور خود غصہ میں آکر نارائن بان چلانے کے لیئے لیا۔ پھر من ہی من میں کچھ سوچ کر نہیں چلایا۔ پھر تو شری کرشن چندر نے سُستی کا بان چلا کر سب کو بے ہوش کر کے راکشش فوج اس طرح کاٹنے لگے جیسے کسان کھیتی کاٹتا ہے۔ یہ حال دیکھ مہادیو جی نے اپنے دل میں سوچ کر کہا کہ اب قیامت کیئے بغیر نہیں بنتی۔ یتوں ہی سکند مار پر چڑھ آیا۔ اور اترکش ہو اس نے شری کرشن جی کی فوج پر بان چلایا۔

تب ہری سے پردمن اُچرے ۔ مور چڑھیو اوپرتے لرے

آگیا دیہو یُدھ اتی کریں ۔ ماروں اب ہی بھومی گر پرے

اتنی بات کے سنتے ہی پربھو نے حکم دیا۔ پردمن جی نے ایک بان مارا۔ وہ مار کو لگا۔ تب ہی نیچے گرا۔ سکند کے گرتے ہی بانا سُر جھنجھلا کر۔ پانچ سو دھنش چڑھا کر ایک ایک دھنش پر دو دو بان رکھ کر لگا بارش سی برسانے اور شری کرشن جی بھی لگے بیچ ہی میں کاٹنے۔ اس وقت مہاراج! ادھر ادھر ڈھول بجتے تھے۔ زخموں سے خون کی پچکاریاں سی چلتی تھیں۔ جہاں تہاں خون لال گلال سا نظر آتا تھا۔ بیچ بیچ میں بھوت پریت پشاچ جو طرح طرح کے ڈراؤنے رُوپ بنائے پھرتے تھے سو بھگت سی کھیل رہے تھے۔ اور خون کی ندی بہہ نکلی تھی۔ لڑائی کیا دونوں طرف ہولی سی ہو رہی تھی۔ لڑتے لڑتے کافی دیر بعد شری کرشن چندر جی نے ایسا بان مارا کہ اس کے رتھ کا سارتھی اُڑ گیا۔ اور گھوڑے بھڑکے۔ آخر رتھوان کے مرتے ہی بانا سر بھی رتھ چھوڑ بھاگا۔ شری کرشن چندر جی نے اس کا پیچھا کیا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بانا سُر کے بھاگنے کا سماچار پائے اس کی ماں جس کا نام کوٹرا تھا وہ اسی وقت بھیانک شکل بنا ننگی آکر شری کرشن کے سامنے کھڑی ہوئی اور لگی پکارنے۔

دیکھت ہی پربھو مُندے نین ۔ بیٹھ دئی تا کے سُن بین

مہاراج! جب تک بانا سُر ایک اکشونی سینا سجا کر وہاں آیا. تب تک کو ٹرا شری کرشن جی کے آگے سے نہ ہٹی. بیٹے کی فوج دیکھا اپنے گھر گئی. پھر بانا سُر نے آکر گھور سنگرام کیا. مگر پربھو کے سامنے نہ رکا. پھر بھاگ کر شری مہادیو جی کے پاس گیا. بانا سُر کو خوف زدہ دیکھ شوجی نے بہت غصّہ میں بڑے بھاری بخار کو بلا کر شری کرشن چندر کی فوج پر چلایا. یہ مہابلوان تیجسوی جس کا تیج سورج کے سمان تین منہ ۹ پاؤں ۶ ہاتھ والا تر یوچن بھیانک تسکل شری ہری کے دل کو آ لگا. اس تیج سے یدو ونشی چلنے لگے. اور لگے تھر تھر کانپنے. آخر بہت دکھ پائے گھبرائے یادوؤں نے شری ہری سے کہا مہاراج! شوجی کے بخار نے جاکر ساری فوج کو جلا مارا. اب اس کے داؤ سے بچائیے. نہیں تو ایک بھی یادو زندہ نہ بچے گا مہاراج! اتنی بات سُن اور سب گھبرائے ہوئے دیکھ ہری نے ٹھنڈا بخار چلایا. یہ بخار مہادیو جی پر دھایا. اسے دیکھتے ہی وہ ڈر کر بھاگا. اور چل کر شوجی کے پاس آیا.

تب جور مہادیو جی سے کہے . راکھو شرن کرشن جور وہے

یہ وچن سن مہادیو جی بولے کہ شری کرشن چندر جی کے بخار کو ترلوکن میں ایسا کوئی نہیں جو شری کرشن جی کے بغیر اسے کوئی دوسرا ہر سکے. اس لیے بہتر یہی ہے کہ تو بھگت تہکاری شری مراری کے پاس جا. شوجی کی بات سن وہ بخار شری ہری آنند کند جی کے سامنے جاکر اتی ونتی کر ہاتھ گڑگڑا کر بولا. ہے کرپا سندھو پتت پاون : دینديال! میرا قصور.. معاف کیجئے. اپنے بخار سے مجھے بچا لیجئے:

پربھو تم ہر مہادک ایش . تمہاری شکتی اگم جگدیش
تم ہی اچ کر سرشٹی سنہاری . سب مایا جگ کرشن تمہاری
کرپا آپ کی یہ میں بوجھوں . گیان بھئے جگ کرتا سوجھوں

اتنی استوتی سنتے ہی شری دیالو ہو بولے کہ تو میری شرن آیا. اس لیے سچا ورنہ زندہ نہ بچتا. میں نے تیرا اب قصور معاف کیا. مگر پھر میرے بھگت اور داسوں کو مت تنگ کرنا. تجھے میری قسم ہے. بخار بولا. کرپا سندھو! جو اس گفتگو کو سنے گا اسے ٹھنڈا بخار ایکانترا اور تجاری کبھی نہ ہوگی. پھر شری ہری بولے. تو اب مہادیو کے پاس جا. یہاں مت رہ. ورنہ میرا بخار تجھے دکھ دے گا. حکم پاتے ہی رخصت ہو دنڈوت کر دشم بخار شوجی کے پاس گیا اور بخار کی سب تکلیف دور ہو گئی. اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

یہ سنواد سنے جو کوئی . جور کو ڈر تا کو نہیں ہوئے

پھر بانا سر بہت غصّہ میں آ سب ہاتھوں میں دھنش بان لے پربھو کے سامنے ہو کر للکار کر بولا.

تم تے یدھ کیو میں بھاری . تیہوں سادھ نہ بچی ہماری

جب یہ کہہ سب ہاتھوں سے لگا بان چلانے تب بھگت تہکاری شری ہری نے سدرشن چکر سے اس کے چار چار ہاتھ سب کاٹ ڈالے ایسے کہ جیسے کوئی بات کے کہنے درخت کی چھال کاٹ ڈالے. ہاتھوں کے کٹتے ہی

بانا سُر زمین پر گرا. زخموں سے خون کی ندی بہہ نکلی. جس میں ہاتھ مگر مچھ سی جان پڑتی تھیں. کٹے ہوئے ہاتھیوں کے سر گھڑیال اُچھنے جاتے تھے. بیچ بیچ میں رتھ بڑے نواڑے بہے چلے جاتے تھے. اور اِدھر اُدھر میدانِ جنگ میں گدھ کتے وغیرہ چرند پرند لاشیں کھینچ کھینچ آپس میں لڑ لڑ جھگڑ جھگڑ پھاڑ پھاڑ کھاتے تھے. کوّے سروں سے آنکھیں نکال کر اڑ جاتے تھے. شری شکدیو جی بولے. مہاراج! رن بھومی کی یہ حالت دیکھ بانا سُر اداس ہو کر پچھتانے لگا آخر نا امید ہو شوجی کے پاس گیا.

کہے شو من اپنی وچاری
اب ہری کی بھے منو ہاری

اتنا کہہ شری مہادیو جی بانا سر کو ساتھ لے وید پاٹھ کرتے وہاں آئے کہ جہاں رن بھومی میں شری کرشن چندر کھڑے تھے. وہاں بانا سُر کو پاؤں پر ڈال شوجی ہاتھ جوڑ بولے مہاراج! ہے شرناگت وتسل. اب یہ بانا سُر آپ کی شرن آیا اس پر نظر کرم کیجئے. اور اس کا قصور من میں نہ لیجئے. تم تو ہار مبار اوتار لیتے ہو بھومی کا بھار اتارنے کو دشٹوں کو مار سنسار کے تارنے کو تم کو پربھو الکھ. ابھید. اننت. بھگتوں کے لیئے سنسار میں آ کر ظاہر ہوتے ہو بھگونت. نہیں تو سدا رہتے ہو وراٹ سروپ. جس کا ہے یہ رُوپ.

ایسے روپ سدا انو سرو
کا ہو پے نہیں جانے پرو

اور یہ سنسار دُکھ کا سمندر ہے. اس میں چنتا اور موہ رُوپی جل بھرا ہے. پربھو بغیر نام کی ناؤ کے سہارے کوئی اس بڑے مشکل سے پار نہیں جا سکتا. اور یوں تو بہت سے ڈوبتے اُبھرتے ہیں. جو آدمی منشیہ تن پا کر تمہاری یاد اور بھجن نہ کرے گا. وہ بھولے گا دھرم اور بڑھاوے گا پاپ. جس نے دنیا میں آ کر تمہارا نام نہ لیا اس نے امرت چھوڑ زہر پیا.

جن کے ہردیہ سو تم آئے. بھکتی مکتی تہی ملے گنائے

اتنا کہہ پھر مہادیو جی بولے کہ کرپا سندھو! دین بندھو! تمہاری مہما اپار ہے کس کی اتنی مجال ہے کہ جو اسے بکھانے. اور تمہارے چرتروں کو جانے. اب مجھ پر کرپا کر کے اس بانا سر کے قصور کو معاف کیجئے اور اسے اپنی بھگتی دیجئے یہ تمہاری بھگتی کا حقدار ہے. کیونکہ یہ بھگت پرہلاد کے خاندان میں سے ہے شری ہری جی بولے کہ شوجی! ہم اور تم میں کوئی فرق نہیں اور جو فرق سمجھے گا وہ نرک (دوزخ) میں پڑے گا اور کبھی نہ پاوے گا. پار جس نے آپ کو دھیایا.... اس نے آخری وقت مجھے پایا جس نے صاف دل سے آپ کا نام لیا اسی کو میں نے چتر بھج کیا. جسے آپ نے وردان دیا اور دوں گا اس کا ساتھ میں نے دیا اور دوں گا. مہاراج! اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی شوجی دنڈوت کر وداہو

اپنی فوج لے کیلاش کو گئے اور شری کرشن چندر وہاں ہی کھڑے رہے تب بانا سُر ہاتھ جوڑ سر نائے ونتی کر بولا کہ دینا ناتھ جس طرح رحم کر کے آپ نے مجھے تارا ویسے ہی چل کر اب داس کا گھر پوتر کیجئے۔ انیرودھ جی اور اُوشا کو اپنے ساتھ لیجئے۔ اس بات کے سنتے ہی شری بہاری بھگت ہتکاری پردمن جی کو ساتھ لے بانا سر کے گھر پدھارے۔ مہاراج! اس وقت... بانا سر بہت خوش ہو کر پربھو کو بڑی عزت کے ساتھ لے گیا۔

چرن دھوئے چرنودک لیو ۔ آچمن کر ماتھے پر دیو

پھر کہنے لگا جو چرنودک سب کو ملنا مشکل ہے۔ سو میں نے ہری کی کرپا سے پایا۔ اور جنم جنم کا پاپ گنوایا۔ یہ چرنودک تربھون کو پوتر کرتا ہے اسی کا نام گنگا ہے۔ اسے برہما نے کنڈل میں بھرا۔ شوجی نے سر پر دھرا۔ پھر رشی منیوں نے ماتا اور بھاگیرتھ نے تینوں دیوتاؤں کی پتیسا کر دنیا میں آنا۔ تب سے اس کا نام بھاگیرتھی ہوا۔ یہ پاپ گندگی ہرنی، پاپ کرنی، سادھو سنتوں کو سکھ دینی، بیکنٹھ کی سیڑھی (سیڑھی) ہے اور اس میں جو نہایا۔ اس نے جنم جنم کا پاپ گنوایا۔ جس نے گنگا جل پیا۔ اس نے بیتک پرم پد لیا اتنا کہہ بانا سُر انیرودھ جی اور اوشا کو لے آیا اور پربھو کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولا۔

کنتے دوش بھاؤلی بھئی ۔ یہ میں اوشا داسی دئی

یوں کہہ وید کی ریتی سے بانا سُر نے کنیا دان کیا اور اس کے جہیز میں بہت کچھ دیا۔ جس کا کچھ اندازہ نہیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شادی کے ہوتے ہی شری ہری بانا سُر کو آشا بھروسہ دے راج گدی پر بٹھائے پوتے بہو کو ساتھ لے رخصت ہو باجہ بجائے سب یادوؤں سمیت دوارکا پوری کو پدھارے۔ ان کے آنے کا سماچار پائے سب دوارکا واسی نگر کے باہر جائے پربھو کو باجے گاجے سے لا لائے۔ اس وقت پور واسی باٹ باٹ چوبارہ سے منگل گیت گا بجا کر منگلا چار کرتے تھے۔ اور راج محل میں رکمنی جی و سب سندری بدھائی گاتی تھیں، اور دیوتا اپنے اپنے وِمانوں پر بیٹھ آسمان سے پھول برسا کر جے جے کار کرتے تھے۔ اور گھر باہر سارے نگر میں بیٹھ آنند ہو رہا تھا کہ اس وقت بلرام سکدھام اور شری ہری آنند کند سب کو یادوؤں کو رخصت کرا نیرودھ اوشا کو ساتھ لے راج محل میں جا براجے۔

آنی اوشا گیہہ سبھاری ۔ ہرشیں دیکھ کرشن کی ناری
دیہی آشیش ساس اُر لادے ۔ نرکھ ہرشیں سُبھوشن بیراوین

ادھیائے 65 ۶۵

نرگ پوکھیان

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اکشاکو ونشی راجہ نرگ بڑا دانی۔ دھرماتما اور حوصلہ والا تھا۔ اُس نے

417

۴۱۷ بے شمار گئودان کیئے۔ گنگا کی ریت کے ذرّے۔ بھادوں کی بارش کی بوندیں اور آکاش کے تارے گنے جا سکتے ہیں، مگر نرگ کے دان کی گائیں نہیں گنی جا سکتی۔ ایسا گیانی مہادانی راجہ جو تھوڑے ادھرم سے گرگٹ ہو اندھے کنوئیں میں رہا۔ اسے شری کرشن چندر جی نے موکش (نجات) دی۔ اتنی کتھا سن شری شکدیو سے راجہ پریکشت نے پوچھا۔ مہاراج! ایسا دھرماتما راجہ کس پاپ سے گرگٹ ہو کر اندھے کنوئیں میں رہا۔ اور شری کرشن چندر جی نے کیسے اتارا۔ یہ کتھا مجھے سمجھا کر کہو تاکہ میرے من کا شک جائے۔ شری شکدیو جی بولے مہاراج! آپ دھیان سے من لگا کر سنیئے۔ میں جیوں کی بیتوں سب کتھا کہتا ہوں۔ راجہ نرگ تو روزانہ گئودان کیا کرتے ہی تھے بلکہ ان کے علاوہ صبح ہی نہا دھو کر سندھیا پوجا کر کے ہزار سفید بھوری۔ نیلی۔ کالی۔ پیلی گائیں منگا کر روپے کے کھر۔ سونے کے سینگ۔ تانبے کی پیٹھ سمیت پاٹمبر اڑھائے دان دیں اور ان کے اوپر اناج دھن براہمنوں کو دیا۔ وہ لے اپنے گھر گئے۔ پھر راجہ اسی طرح گئودان کرنے لگا۔ تو ایک گائے پہلے دن کی دان کی ہوئی انجانے سے آملی۔ وہ بھی راجہ نے ان گایوں کے ساتھ دان کر دی۔ براہمن لے اپنے گھر چلا۔ دوسرے براہمن نے اپنی گائے پہچان راستہ روکا اور کہا کہ یہ گائے میری ہے۔ وہ براہمن بولا کہ اسے میں ابھی راجہ کے گھر سے لیئے چلا آتا ہوں۔ تیری کہاں سے ہوئی۔ مہاراج! وہ دونوں برہمن اسی طرح میری میری کرتے کرتے لڑتے جھگڑتے راجہ کے پاس گئے۔ راجہ نے دونوں کی بات سن ہاتھ جوڑ عرض کر کے کہا۔

کوڑ لاکھ روپیہ لیئو ۔ گیا یہ کا ہو کو دیئو

اتنی بات کے سنتے دونوں براہمن غصہ کر بولے کہ مہاراج! جو گائے ہم نے دان میں لی ہے وہ تو ہم کروڑ روپے پانے سے بھی نہ دیں گے۔ وہ تو ہمارے پران کے ساتھ ہے مہاراج! پھر راجہ نے ان کے پاؤں پکڑ ہر طرح سے سمجھائے مگر ان لالچی براہمنوں نے راجہ کا کہنا نہ مانا۔ آخر غصہ میں اتنا کہہ کر دونوں برہمن گائے چھوڑ چلے گئے کہ مہاراج! جو گائے آپ نے سنکلپ کر ہمیں دی اور ہم نے سومتی بول بول ہاتھ پھیلا کر لی۔ وہ گائے روپے لے کر نہیں دی جاتی۔ اچھا تمہارے یہاں رہی تو اچھا کچھ فکر کی بات نہیں مہاراج! براہمنوں کے جاتے ہی راجہ نرگ پہلے تو من ہی من بہت اداس ہو کر کہنے لگا کہ یہ ادھر مجھ سے نا سمجھی سے ہوا۔ یہ کیسے چھٹے گا۔ پھر بہت دان پنیہ کرنے لگا۔ کافی دنوں کے بعد راجہ نرگ کو یم کے گن دھرمراج کے پاس لے گئے۔ دھرمراج راجہ کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اٹھ کھڑا ہوا پھر بھاؤ بھگتی کر آسن پر بٹھائے بڑے پریم سے بولا مہاراج! تمہارا پنیہ ہے بہت اور پاپ ہے تھوڑا۔ کہو پہلے کیا بھگتو گے؟

سن نرگ کہے جوڑ ہاتھ ۔ میرو دھرم بڑے جانا تھ
پہلے ہوں بھگتوں کو پاپ ۔ تن دھر کے سہی ہوں سنتاپ

اتنی بات کے سنتے ہی دھرمراج نے راجہ نرگ سے کہا کہ مہاراج! تم نے انجانے میں جو دان کی ہوئی گائے دوبارہ دان کی اسی پاپ سے آپ کو گرگٹ بن کر گومتی کنارے اندھے کنوئیں میں رہنا ہوگا۔ جب دواپر کے آخیر میں شری کرشن چندر جی اوتار لیں گے تب تمہیں وہ موکش دیں گے مہاراج! اتنا کہہ دھرمراج چپ رہا۔ اور راجہ نرگ

۴۱۸
418
اسی وقت گرگٹ ہو اندھے کنوئیں میں جا گرا۔ اور جیو بھکشن کر وہاں رہنے لگا۔ پھر کئی ایک یُگ (صدیاں) بیتے۔ دُوا پر کے آخیر میں شری کرشن چندر جی نے اوتار لیا۔ اور برج لیلا کر جب دوارکا کو گئے اور ان کے بیٹے پوتے ہوئے تب بہت دنوں بعد شری کرشن جی کے بہت سے بیٹے پوتے مل کر شکار کو گئے اور جنگل میں شکار کھیلتے کھیلتے اُنھیں پیاس لگی۔ تب وہ جنگل میں پانی ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسی اندھے کنوئیں پر گئے۔ جہاں راجہ نرگ گرگٹ کا جنم لے رہا تھا۔ کنوئیں میں جھانکتے ہی ایک نے پکار کر سب کو کہا ارے بھائی اس کنوئیں میں دیکھو۔ کتنا بڑا ایک گرگٹ ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی سب دوڑ آئے اور کنوئیں کے پنگھٹ پر کھڑے ہو کر سب نے پگڑی باندھ لٹکائے اسے نکالنے اور آپس میں یوں کہنے لگے۔ کہ بھائی! اسے کنوئیں نکالتے نکالتے ہار گئے مگر وہ نہیں نکلا۔ اتنی بات کے سنتے ہی ہری اٹھ دہائے اور چلتے چلتے وہاں آئے جہاں سب لڑکے گرگٹ کو نکال رہے تھے۔ پر بھو کو دیکھتے ہی سب

لڑکے بولے کہ پتا جی! دیکھو یہ کتنا بڑا گرگٹ ہے ہم بڑی دیر سے نکال رہے ہیں مگر یہ نکلتا ہی نہیں۔ مہاراج! اس بات کو سن شری کرشن جی نے کنوئیں میں اتر کر جیو نہی اس کے جسم پر اپنا پاؤں لگایا تو وہ جسم چھوڑ بہت خوبصورت انسان بن گیا۔

بھوتپی روپ دھیو گہی پائے۔ ہاتھ جوڑ بنوے شرنائے

کرپا سندھو! آپ نے بڑی کرپا کی جو اس تکلیف میں آ کر میری ہوش سنبھالی۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب وہ انسان بن کر پربھو سے اس طرح کی باتیں کرنے لگا۔ تب یادوں کے بچے اور ہری کے بیٹے پوتے حیران ہو کر شری کرشن جی سے پوچھنے لگے کہ مہاراج! یہ کون ہے اور کس پاپ سے گرگٹ ہو کر یہاں رہتا تھا سو مہربانی کر کے کہو تا کہ ہمارے من کا شک جائے اس وقت پربھو نے خود کچھ نہ کہا۔ راجہ سے بولے۔

اپنا بھید کہو سمجھائے ۔ جیسے سبھی سُنیں من لائے
کہو آپ کہاں تے آئے ۔ کون پاپ یہ کایا پائے
سُن کر نرپ کہے جوڑ ہاتھ ۔ تم سب جانت ہو بدو ناتھ

۴۱۹ پھر بھی آپ جو پوچھتے ہو تو میں کہتا ہوں۔ میرا نام ہے راجہ نرگ۔ میں نے بیشمار گائیں براہمنوں کو تمہارے نام پر دان دیں۔ ایک دن کی بات ہے کہ میں نے بہت سی گائیں سنکلپ کر براہمنوں کو دیں۔ دوسرے دن ان گایوں میں سے ایک گائے واپس آگئی۔ سو میں نے انجانے دوسرے دن دوبارہ اس گائے کو براہمن کو دان کر دیا جب وہ لے کر نکلا تو پہلے براہمن نے اپنی گائے پہچان اس سے کہا۔ یہ گائے میری ہے۔ مجھے کل راجہ کے یہاں سے ملی ہے تو کیوں لیئے جاتا ہے۔ وہ بولا میں ابھی راجہ کے یہاں سے لیئے چلا آتا ہوں۔ کیسے ہوئی۔ مہاراج! وہ دونوں براہمن اسی بات پر جھگڑتے جھگڑتے میرے پاس آئے۔ میں نے انھیں سمجھایا کہ ایک گائے کے بدلے مجھ سے لاکھ گائیں اور تم اسے ایک چھوڑ دو۔ مہاراج! دونوں نے ضد کی اور میری بات نہ مانی۔ آخر گو چھوڑ کر غصہ میں دونوں کے دونوں چلے گئے۔ میں پچھتائے من مار بیٹھ رہا۔ آخری وقت یم کے دوت مجھے دھرمراج کے پاس لے گئے۔ دھرمراج نے مجھ سے پوچھا کہ راجہ تیرا دھرم ہے بہت۔ پاپ ہے تھوڑا۔ کہو پہلے کیا بھگتو گے۔ میں نے کہا پاپ۔ اس بات کے سنتے ہی مہاراج دھرمراج بولے کہ راجہ تو نے براہمن کو دان کی ہوئی گائے دوبارہ دان کی اس ادھرم سے تو گرگٹ بن کر زمین پر جا کر گومتی دریا کے کنارے جنگل کے بیچ اندھے کنوئیں میں رہ۔ جب دواپر کے آخیر میں شری کرشن اوتار لے کر تیرے پاس آویں گے تب تیری مکتی ہوگی۔ مہاراج! تبھی سے میں گرگٹ روپ اس اندھے کنوئیں میں پڑا آپ کے چرن کملوں کا دھیان کرتا تھا۔ اب آکر آپنے مجھے مہاکشٹ سے اُبارا اور بھوساگر سے پار اتارا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اتنا کہہ راجہ نرگ تو رخصت ہو وِمان میں بیٹھے بیکنٹھ کو گئے اور شری کرشن چندر جی سب بال گوپال کو سمجھا کر کہنے لگے کہ:

وِپر روش جن کو دُکھ دیو ۔ مت کو دانش وِپر کو ہرو
من سنکلپ کیو جن راکھو ۔ ستیہ وچن وِپرسوں بھاکو
وِپرن کے سیوک ہو رہیو ۔ تاکو ڈنڈ انوں یم دے ہیں
وِپرن کے سیوک ہو رہیو ۔ سب اپرادھ وِپر کے سہیو
وِپر ہی مانیں سو موہی مانیں ۔ وِپرن اروِ موہی بھجن نہ جانیں

جو مجھ میں اور براہمن میں فرق سمجھے گا وہ نرک میں پڑے گا اور جو وِپر کو مارے گا وہ مجھے پاوے گا اور بے غرف پرم دھام میں جاوے گا مہاراج! یہ بات کہہ شری کرشن جی سب کو وہاں سے لے دوارکا پوری پدھارے۔

ادھیائے 66 ٦٦

بلرام برندابن گمن (جانا)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ کرشن چندر جی آنند کند اور بلرام سکدھام منی والے مندر میں بیٹھے تھے

کہ بلدیو جی نے پربھو سے کہا۔ بھائی جب برندابن میں کنس نے بلا بھیجا تھا اور ہم متھرا کو چلے گئے۔ تب گوپیوں، اور نیشو دھا سے ہم نے اور تم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم جلد ہی آملیں گے۔ وہاں نہ جاکر ہم دوارکا میں آبسے وہ ہمارا انتظار کرتے ہوں گے۔ جو آپ اجازت دیں تو ہم جنم بھومی دیکھ آویں اور انکی تسلی کرآویں۔ پربھو بولے کہ اچھا۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی سب سے رخصت ہوکر ہل موسل لے رتھ پر چڑھ کر چلے۔ مہاراج! بلرام جی جس گاؤں نگر میں جاتے تھے وہاں کے راجہ آگے بڑھ بڑی عزت سے انھیں لے جاتے تھے اور یہ ایک ایک کی تسلی کرتے جاتے تھے کافی دنوں میں چلتے چلتے بلرام جی اونتا کاپوری پہنچے۔

ودیا گورو کو کیو پرنام دن دس وہاں رہے بلرام

پھر گورو سے اجازت لے کر بلدیو جی چلتے چلتے گوکل میں پدھارے تو دیکھتے کیا ہیں کہ جنگل میں چاروں طرف گائیں منہ بائے بغیر گھاس بھوس کھائے شری کرشن چندر جی کی یاد کئے بانسری کی تان میں دھیان دیئے رنبھاتی ہانپتی پھرتی ہیں ان کے پیچھے پیچھے گوال بال بھی لیٹ گاتے پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور جہاں جہاں نگر کے نواسی پربھو کا چرتر اور لیلا کی باتیں کررہے ہیں مہاراج! جنم بھومی میں جاکر برج واسیوں اور گایوں کی یہ حالت دیکھ کر بلرام جی آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ پھر رتھ کا جھنڈا دیکھ شری کرشن چندر اور بلرام جی کو آیا ہوا جان سب گوال بال دوڑ آئے۔ پربھو آتے ہی رتھ سے اتر لگے ایک ایک کے گلے لگ بڑے پریم سے راضی خوشی پوچھتے۔ اسی دوران میں کسی نے جاکر نند یشودھا سے کہا کہ بلدیو جی آئے ہیں۔ یہ سماچار پاتے ہی نند یشودھا اور بڑے بڑے گوپ اور گوال اٹھ دھائے۔ انھیں دور سے آتے دیکھ بلرام جی دوڑ کر نند رائے کے پاؤں پر جاگرے۔ تب نند جی نے بڑے پریم سے آنسو بھر کر بلرام جی کو کنٹھ سے لگایا اور جدائی کا دکھ گنوایا۔ پھر یشودھا نے

گہے چرن یشومتی کے جائے ان ہت کر اُر لیئے لگائے
بھجے بھر بھینٹ کنٹھ گہے ری لوچن نے جل سر نیا بہی

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! ایسے مل جل کر نند رائے جی بلرام جی کو گھر میں لیجاکر خیریت پوچھنے لگے، کہ گہوا گرسین۔ وسدیو اور شری کرشن چندر آنند سے تو ہیں۔ ہماری بھی یاد کرتے ہیں؟ بلرام جی بولے۔ آپ کی دعا سے سب آنند منگل ہیں۔ اور ہمیشہ آپ کا گن گاتے رہتے ہیں۔ اتنی بات سن کر نند رائے جب رہے پھر یشودھا رانی شری کرشن جی کی یاد کر آنکھوں میں آنسو بھر بے چین ہوکر بولیں کہ بلدیو! ہمارے پیارے آنکھوں کے تارے شری کرشن جی اچھے تو ہیں؟ بلرام جی نے کہا بہت اچھے ہیں۔ پھر نند رانی کہنے لگیں۔ بلدیو جب سے ہری یہاں سے گئے ہیں۔ تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہو رہا ہے۔ ہم آٹھوں پہر ان ہی کا دھیان کئے رہتی ہیں اور وہ ہماری یاد بھلائے دوارکاپوری میں جابسے اور دیکھو دیو کی رونی ہماری محبت چھوڑ کر وہاں ہی بیٹھی ہیں۔

متھرا تے گوکل ڈھنگ جانیو بسی دور تب ہی مان مانیو
پھٹیت ملن نہ آوت ہری پھر نہ ملے ایسی اُن کری

مہاراج! اتنا کہہ کر جب یشودھا رانی بہت دکھی ہو کر رونے لگیں تب بلرام جی نے سمجھا کر بہت آشا بھروسہ دے اُن کو دھیرج بندھایا۔ پھر کھانا کھا کر پان کھا کر گھر سے باہر نکلے تو دیکھتے ہیں کہ سب برج کی عورتیں گھبرائی ہوش بھولے پریم میں بھولی ہوئی۔ جوانی میں مدہوش ہری گن گاتی جدائی میں بے چین جہاں تہاں چلی جاتی ہیں ....

مہاراج! بلرام جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر سب دوڑی آئیں اور دنڈوت کر ہاتھ جوڑ چاروں طرف کھڑی ہو گئیں پوچھنے اور کہنے کہ کہو بلرام سُکدھام اب کہاں رہتے ہیں اور ہمارے پران سُندر شیام کبھی ہماری یاد کرتے ہیں ہماری۔ یا راج پاٹ کر پچھلی محبت سب بھاری (بھلائی) جب سے ہری یہاں سے گئے ہیں۔ تب سے ایک دفعہ اودھو کے ہاتھ یوگ کا سندیشہ کہہ بھیجا تھا۔ پھر کسی کی سُدھ نہ لی۔ اب جا کر سمندر میں بسے تو کس لئے کسی کی سُدھ لیں گے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ایک گوپی بول اٹھی۔ کہ سکھی! ہری کی پریتی کا کون کرے پریکھا ان کا تو دیکھا سب سے یہی لیکھا۔

یہ کاہو کو ناہنی نہ اینٹھ ۔ مات پتا کو جن دئی بیٹھ
رادھا بن رہتے نہیں گھری سو وہ ہے برسانے پری

پھر ہم تم نے گھر بار چھوڑ، خاندان کی عزت کا خیال نہ کر، سُدھ بُدھ بھول ہری سے نیہہ لگایا تو کیا پھل پایا آخر محبت کی کشتی میں چڑھا کر جدائی کے سمندر میں چھوڑ گئے۔ اب سنتی ہیں کہ دوارکا میں جا کر پربھو نے بہت بیاہ کئے اور جو سولہ ہزار ایک سو کنیا بھوماسُر نے گھر رکھی تھیں۔ انھیں بھی کرشن نے لا کر بیاہا۔ اب ان سے بھی بیٹے پوتے رشتہ دار ہوئے۔ انھیں چھوڑ یہاں آویں گے۔ یہ سُن ایک اور گوپی بولی! کہ سکھی! تم ہری کی باتوں کا کچھ پچھتاوا ہی مت کرو۔ کیونکہ ان کے سب گُن اودھو جی نے آپ ہی بتائے تھے۔ اتنا کہہ پھر بولی کہ سکھی! میری بات مانو تو اب

بلدر جی کے پرسوں پائے رہی ہیں ان ہی کے گُن گائے
یہ ہیں گور شیام نہیں گات کری ہیں نہیں کپٹ کی بات
پنی شنکرشن اتر دیو! تمہرے ہیتو گون ہم کیو
آون ہم تم سوں کہہ گئے! تانے کرشن پٹھے برج دئے
رہی دو ماس کریں گے راس بجاویں گے سب تمہاری آس

مہاراج! بلرام جی نے اتنا کہہ سب برج ناریوں کو اجازت دی کہ آج مدھو ماس کی رات ہے۔ تم شنگار کر بن میں آؤ۔ تمہارے ساتھ راس کریں گے۔ یہ کہہ بلرام جی شام کے وقت ہی جنگل میں گئے۔ ان کے پیچھے سب برج کی حسینہ بھی ستھرے کپڑے زیورات پہن ہر طرح سے شنگار کر بلدیو جی کے پاس پہنچیں۔

ٹھاڈی بھئی سبھی سرنائے ۔ بلدر جھیی دری نہیں جائے
کنک ورن نیلامبر دھارے ششی مکھ کمل نین من ہارے

کُنڈل ایک شرون چھبی چھاجے . منوبھا توشی سنگ وراجے
ایک شرون ہری یش رس پان دوجو کنڈل دھرت نہ کان
انگ انگ پرتی بھوشن گھینے تن کی شوبھا کہت نہ بینے
یوں کہہ پاین پریں سُندری لیلا راس کرہو رس بھری

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی نے "ہوں" کیا ہنکار کرتے ہی راس کی سب چیزیں آموجود ہوئیں۔ تب تو سب گوپیاں سوچ فکر چھوڑ پریم سے گانے بجانے کی سب چیزیں لے کر لگیں بجانے گانے اور پربھو کرشنا ان کا بجانا گانا ناچنا سُن دیکھ مگن ہو بلدیو جی سب کے ساتھ مل گانے ناچنے اور کئی طرح کے کھیل کر کے سکھ دینے لگے۔ اس وقت دیوتا، گندھرو، یکش کنّر اپنی اپنی عورتوں سمیت آآ کر ومانوں پر بیٹھ بیٹھ پربھو گُن گا گا کر آسمان سے پھول برساتے تھے۔ چندرمالا تارامنڈل سمیت راس منڈلی سکھ دیکھ کر نوں سے امرت برساتا تھا اور ہوا بھی تھم رہی تھی۔ اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اسی طرح بلرام جی نے برت میں رہ کر چیت بیساکھ دو مہینے رات کو تو برج حسینہ کے ساتھ راس ولاس کیا اور دن کو ہری کتھا سنا کر نند یشودھا کو سکھ دیا اسی میں ایک دن رات کے وقت راس کرتے کرتے بلرام جی نے جو

ندی تیر کر کے وشرام . بولے تہاں کوپ کے رام
یمنا توات ہی بہی آوے سہس دھار کر موہی انہاوے
جو نہ مانیو کہا ہمارو کھنڈ کھنڈ جل کروں تہارو
گوپی کہیں سُنو برج ناتھ ہم ہوں کو لے چلیو ساتھ

مہاراج! جب بلرام جی کی باتیں کھمنڈ سے سُن ناسنی کر دیں تب تو انھوں نے غصہ میں آ اسے مل سے کھینچ لی اور اشنان کیا اسی دن سے وہاں جمنا اب تک ٹیڑھی ہے۔ پھر نہا کر تھکاوٹ دُور کر کے بلرام جی سب گوپیوں کو سکھ دے سُکھ لے چلے اور نگر میں آئے وہاں

گوپی کہیں سُنو برج ناتھ . ہم ہوں کو لے چلیو ساتھ

یہ بات سُن بلرام جی کو گوپیوں کو دھیر دلاسا دے دھیرج بندھائے رخصت ہو کر دوارکا کو چلے اور کتنے ہی دنوں میں جا پہنچے۔

67 ادھیائے ۶۷

پونڈرک ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! کاشی پوری میں ایک پونڈرک نام کا راجہ رہتا تھا وہ مہابلی اور پرتاپی تھا اس نے وشنو کا روپ دھرا اور سب کا من ہر لیا۔ ہمیشہ پیت وسن۔ بیجنتی مال مکت مالا پہنی رہے اور سنکھ

گدا پدم لیئے دو ہاتھ کاٹھ کے ایک گھوڑے پر لکڑی کا ہی گڑ رکھے اس پر چڑھا پھرتا تھا وہ واسدیو پونڈرک کہاوے اور سب سے اپنے آپ کو بچاوے۔ جو راجہ اس کا حکم نہ مانے، اس پر چڑھ جاوے۔ پھر مار اُجاڑا سے اپنے قابو میں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ اس کا ایسا چال چلن دیکھ سُن دیش دیش نگر نگر گھر گھر میں لوگ باتیں کرنے لگے کہ وُسدیو تو برج بھومی کے بیچ یدُوکل میں پیدا ہوئے تھے وہ دوارکا پوری میں رہتے ہیں۔ اب یہ کاشی میں ہوا ہے۔ سو ہم دونوں میں سے کسے سچ جانیں اور مانیں۔ مہاراج! دیش میں یہ چرچا ہو رہی تھی کہ کچھ خبر پاکر واسدیو پونڈرک اپنی سبھا میں آکر بولا۔

کو ہے کرشن دُوارکا رہے ۔ واکو واسدیو جگ کہے
بھگت ہیتو بھو ہوں اوتریو میرو بھیس تہاں تن دھریو

اتنی بات کہہ کر ایک دوت بلا کر اس نے اونچ نیچ کی سب باتیں سمجھا کر دُوارکا پوری میں شری کرشن چندر جی کے پاس بھیج دیا۔ کہ یا تو جو میرا بھیس بنائے پھرتے ہو چھوڑ دو۔ ورنہ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ حکم ملتے ہی دوت رخصت ہو کاشی سے چل کر دُوارکا پوری میں پہنچا۔ اور شری کرشن جی کی سبھا میں جا موجود ہوا۔ پربھو نے اس سے پوچھا تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ وہ بولا۔ میں واسدیو پونڈرک کا دوت ہوں۔ کاشی پوری سے مالک کا بھیجا ہوا کچھ پیغام سنانے کے لیئے یہاں آیا ہوں۔ سو کہتا ہوں۔ پربھو بولے۔ کہو۔ یہ وچن نکلتے ہی دوت کھڑا ہو ہاتھ جوڑ کہنے لگا کہ مہاراج! واسدیو پونڈرک نے کہا ہے کہ تربھون پتی جگت کا کرتا تو میں ہوں تو کون ہے؟ جو میرا بھیس بنا کر جراسندھ کے ڈر سے بھاگ کر دُوارکا میں جا لیا ہے۔ یا تو میرا بھیس چھوڑ کر جلد آکر میری شرنا گت ہو ورنہ سارے یدُو ولنیوں سمیت آکر تجھے مارونگا اور بھومی کا بھارا تارا اپنے بھگتوں کو پالونگا۔ میں ہی ہوں الکھ اگوچر نراکار میرا جپ تپ یگیہ دان کرتے ہیں سُر نر منی

رہتی بار بار میں برہما ہوں جو دُنیا کو بناتا ہوں۔ وشنو بن کر پالتا ہوں۔ شو جی بن کر دنیا کا ناش کرتا ہوں۔ میں نے ہی مچھ کا روپ دھر کر وید ڈوبتے نکالے۔ کچھ روپ دھر کر پہاڑ دھارن کیا۔ باراہ بن زمین کو رکھ لیا۔ نرسنگھ اوتار لے کر کشیپ کو مارا۔ وامن اوتار لے کر بلی کو چھلا۔ رام اوتار لے مہادشٹ راون کو مارا۔ میرا یہی کام ہے کہ جب سب راکشس آکر میرے بھگتوں کو ستاتے ہیں۔ تب تب میں اوتار لیکر بھومی کا بھار اُتارتا ہوں۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! واسدیو پونڈرک کا دوت تو اس طرح کی باتیں کرتا تھا اور شری کرشن آنند کند رتن سنگھاسن پر بیٹھے یادووں کی سبھا میں ہنس ہنس کر سنتے تھے۔ اسی دوران کوئی بولا اٹھا۔

تو ہی کہا یم آ۔ یو لین . بھاشت تو جو ایسے بین
ماریں کہا تو ہی ہم نیچ . آیو ہے کپٹی کے بیچ

جو تو دوت نہ ہوتا تو بغیر مارے نہ چھوڑتے۔ دوت کو مارنا ٹھیک نہیں۔ مہاراج۔ جب یدو ونشی نے یہ بات کہی تب شری کرشن جی نے پاس بُلا کر اس دُوت کو سمجھا بجھا کر کہا کہ تو جا کر اپنے واسدیو سے کہنا کہ شری کرشن نے کہا ہے میں تیرا بانا چھوڑ شرن آتا ہوں۔ ہوشیار ہو رہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی دوت ڈنڈوت کر کے رخصت ہوا۔ شری کرشن جی بھی اپنی فوج لے کاشی پور کو چلے۔ دُوت نے جا کر واسدیو پونڈرک سے کہا کہ مہاراج! میں نے دوار کا میں جا کر آپ کا بنایا ہوا سندیسہ شری کرشن جی کو سنایا، اُنھوں نے سُن کر کہا کہ تو اپنے مالک سے جا کر کہنا کہ ہوشیار رہے میں اس کا بھیس چھوڑ شرن لینے آتا ہوں۔ مہاراج! دُوت یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ کسی نے آکر کہا مہاراج! آپ بے فکر کیا بیٹھے ہو، شری کرشن جی اپنی فوج لے کر چڑھ آئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی واسدیو پونڈرک اسی بھیس اپنی ساری فوج لے کر بھاگا اور چل کر شری کرشن چندر کے سامنے آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور بھی کاشی کا راجہ چڑھ دوڑا۔ دونوں طرف فوجیں کھڑی ہوئیں۔ باجے بجنے لگے۔ شور ویر راوت لڑنے لگے اور کائر بزدل میدان چھوڑ چھوڑ بھاگنے لگے۔ تب لڑائی کرتا کرتا سامنے کے قریب ہو کر واسدیو پونڈرک نے اس طرح شری کرشن چندر جی کے سامنے جا کر للکارا۔ اسے وشنو بھیس میں دیکھ سب یدو ونشیوں نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ مہاراج! اسے اس بھیس میں کیسے ماروگے۔ پربھو نے کہا دھوکہ باز کو مارنا پاپ نہیں۔ اتنا کہہ ہری نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ اس نے جاتے ہی جو دونوں ہاتھ لکڑی کے تھے انھیں اکھاڑ دیا۔ اس کے ساتھ گرز بھی ٹوٹا اور ترنگ بھاگا۔ جب واسدیو پونڈرک نیچے گرا تب سدرشن چکر نے اس کا سر کاٹ پھینکا۔

کٹت نشیش نرپ پونڈرک تریو . نشیش جائے کاشی میں پریو
جہاں ہتو تا کو رنیو اس . دیکھت نشیش سندری تاس
رودیں یوں کہہ کھینچے بار . یہ گتی کہا بھئی کرتار
تم تو اجر امر ہے بھئے . کیسے پران پلک میں گئے

* * *

مہاراج! رانیوں کا رونا سُن کر سدرکش نامی اس کا بیٹا تھا۔ وہ وہاں آکر اپنے باپ کا سر کٹا دیکھ کر بہت غصہ میں کہنے لگا کہ جس نے میرے باپ کو مارا ہے۔ اس کو میں بغیر بدلہ لیئے نہ چھوڑوں گا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔۔۔۔ مہاراج! واسدیو پونڈرک کو مار شری کرشن چندر جی تو اپنی سب فوج کے ساتھ دوارکا پوری گئے اور اس کا بیٹا اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے مہادیو جی کی بہت کٹھن تپسیا کرنے لگا۔ کئی دن بعد خوش ہو کر مہادیو جی بھولا ناتھ نے آکر کہا کہ وردان مانگ۔ یہ بولا مہاراج! مجھے یہی وردان دیجیے کہ شری کرشن جی سے میں اپنے پتا کا بدلہ لوں۔ شوجی بولے اچھا اگر تو بدلہ ہی لینا چاہتا ہے تو ایک کام کر۔ وہ بولا کیا۔ شوجی نے کہا الٹے وید منتروں سے یگیہ کر ان سے ایک راکشسی اگنی سے نکلے گی۔ اس سے جو تو کہے گا سو وہ کریگی۔ اتنا وچن شوجی کے منہ سے سُن مہاراج یہ جا کر براہمنوں کو بلا کر ویدی پر تل۔ چینی۔ لکڑی وغیرہ سب ہون کا سامان لے لگا الٹے وید منتر پڑھ پڑھ ہون کرنے۔ آخر ہون کرتے کرتے اگنی کنڈ سے کرتیا نامی ایک راکشسی نکلی۔ وہ شری کرشن چندر جی کے پیچھے ہی پیچھے نگر۔ دیش۔ گاؤں جلاتی دوارکا میں پہنچی اور لگی پوری کو جلانے۔ نگر جلتا دیکھ سب یدو ونشی ڈر کر شری کرشن چندر جی کے پاس جا پکارے۔ کہ مہاراج! اس آگ سے کیسے بچیں گے۔ یہ تو سارے نگر کو جلاتی چلی آتی ہے۔ پربھو بولے۔ تم کسی بات کا فکر مت کرو۔ یہ کرتیا نامی راکشسی کاشی سے آئی ہے۔ میں ابھی اس کا اپائے کرتا ہوں۔

مہاراج! اتنا کہہ شری کرشن چندر جی نے سدرشن چکر کو حکم کیا کہ اسے مار بھگاؤ اور اسی وقت کاشی پور کو جلا آؤ۔ ہری کی اجازت پاتے ہی سدرشن چکر نے کرتیا کو مار بھگایا اور بات کے کہتے ہی کاشی کو جا جلایا۔

پر جا بھاگی پھرے دکھاری — گاری دیوی سدرکشی بھاری
پھر یو چکر شو پوری جلائے — سوئی کہی کرشن سے آئے

68 ادھیائے ۶۸

دوی ودھ کپی ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جیسے بلرام سکدھام روپ بدھان نے ودیود کپی (بندر) کو مارا وہ کتھا میں کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ ایک دن ودیود جو سگریو کا منتری۔ مینڈ بندر کا بھائی اور بانا سُر کا دوست تھا۔ کہنے لگا کہ ایک کانٹا میرے من میں ہے۔ وہ کھٹکتا ہے۔ یہ سن کسی نے پوچھا کہ مہاراج! وہ کیا؟ یہ بولا کہ جس نے میرے دوست بانا سُر کو مارا اسے ماروں تو میرے من کا دُکھ دور ہو۔ مہاراج! اتنا کہہ وہ اسی وقت بہت غصہ میں آ دوارکا پوری کو چلا۔ شری کرشن چندر کا دیش اجاڑتا اور لوگوں کو دُکھ دیتا۔ کسی کو پانی برسا کر بہایا۔ کسی کو آگ برسا کر جلایا۔ کسی کو پہاڑ پر پھینکا۔ کسی پر پہاڑ دے پٹکا۔ کسی کو سمندر میں ڈبویا۔ کسی کو پکڑ باندھ گپھا میں جا چھپایا۔ کسی کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ کسی پر درخت اکھاڑ مارا۔ اسی طرح لوگوں کو ستاتا جاتا تھا اور جہاں رشی منی دیوتاؤں کو بیٹھے پاتا تھا۔ وہاں پاخانہ، پیشاب خون بہاتا تھا۔ آخر اس طرح لوگوں کو دُکھ دیتا اور اودھم مچاتا دوارکا پوری میں جا پہونچا۔ اور الپتو دھ شری کرشن کے مندر پر جا بیٹھا۔ اس کو دیکھ سب سندری مندر کے اندر دروازہ بند کر کے جا پہنچی۔ تب تو وہ بلرام جی کے سماچار پائے یہ وچار کر ریوت گری پر گیا۔

پہلے ہلدر کا ودھ کروں ۔ پیچھے پران کرشن کے ہروں

جہاں بلدیو جی عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے تھے مہاراج! چھپ کر وہاں کیا دیکھتا ہے کہ بلرام جی شراب پی کر سب عورتوں کو ساتھ لے ایک تالاب میں طرح طرح کا کھیل کر رہے اور گیت گا کر خود نہا رہے ہیں اور ان کو نہلا رہے ہیں۔ یہ چرتر دیکھ ودیو ایک درخت پر جا چڑھا اور لگا چیخنے۔ جہاں شراب کا بھرا گھڑا اور سب کے کپڑے رکھے تھے ان پر ٹٹی پیشاب کرنے لگا۔ بندر کو سب سندری دیکھ کر پکاری کہ مہاراج! یہ بندر کہاں سے آیا۔ جو ہمیں ڈرا ڈرا کر ہمارے کپڑوں کو گندا کر رہا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلدیو جی نے تالاب سے نکل جو ہنس کر ڈھیل چلایا تو وہ ان کو متوالا سمجھ کر بڑے غصے میں نیچے آیا۔ آتے ہی اس نے شراب کا گھڑا جو کنارے پر رکھا تھا وہ لڑھکا دیا۔ اور سارے کپڑے پھاڑ پھاڑ ٹکڑے کر ڈالے۔ تب تو غصہ کر بلرام جی نے ہل موسل سنبھال لیے اور وہ بھی پہاڑ کی طرح پربھو کے سامنے لڑائی کرنے کے لیے جا کھڑا ہوا۔ ادھر سے پربھو ہل موسل چلاتے تھے اور ادھر سے وہ درخت پتھر۔

مہا یدھ دوؤ مل کریں ۔ نیک نہ دوؤ ٹھورتے ٹریں

مہاراج! یہ دونوں بلوان طرح طرح کی باتیں کرتے ہوئے بے خوف لڑتے تھے۔ مگر دیکھنے والوں کی ڈر کے مارے جان نکل جاتی تھی۔ آخر پربھو نے سب کو گھبرائے ہوئے دیکھ ودیود کو مار گرایا۔ اس کے مرتے ہی سرسوتی

سب کے دل میں خوشی ہوئی، اور دکھ چھوٹ گیا۔

پھولے دیو پشپ برسادیں ۔ جے جے کار بلدری سنادیں

اتنی کتھا کہتی شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ترتیا یگ میں یہ بندر ہی تھا جس کو بلدیو جی نے مار اس کا

اُدھار کیا۔ پھر شکدھام سب کو ساتھ لے وہاں سے خوشی خوشی شری دُوارکا پوری میں آئے اور دویود کے مارنے کے حالات سب یدوونشیوں کو کہہ سنائے۔

ادھیائے 69 ۶۹

کوروؤں پر بلرام جی کا غصّہ، اور سامب کا بیاہ

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ اب میں دُریودھن کی بیٹی لکشمنا کے بیاہ کی کتھا کہتا ہوں۔ جیسے سامب ہستناپور جاکر اسے بیاہ لائے۔ مہاراج! دریودھن کی لڑکی جب بیاہنے قابل ہوئی تب اس کے پتا نے سب دیش کے راجاؤں کو خط لکھے اور بلایا اور سوئمبر کیا۔ سوئمبر کا حال سن شری کرشن چندر کا لڑکا جو جامونتی سے سامب نامی تھا وہ بھی وہاں آپہنچا۔ وہاں جاکر سامب کیا دیکھتا ہے کہ دیش دیش کے نریش بلوان گنوان روپ ندھان مہاسجان ستھرے کپڑے زیورات پہنے ہتھیار باندھے، چپ سادھے سوئمبر کے بیچ قطار باندھے کھڑے ہیں اور ان کے پیچھے اسی طرح کورو بھی۔ جہاں تہاں باہر باجے بج رہے ہیں۔ اندر منگلی لوگ منگلاچار کر رہے ہیں، سب کے بیچ راجکماری ماں باپ کی پیاری من ہی من میں یہ کہتی ہار لیے آنکھوں کی پتلی سی پھرتی ہے کہ... میں کسے ورؤں۔ مہاراج! جب سندری شیل وتی، روپ وتی مالا لیے شرم کیے پھرتی پھرتی سب کے سامنے آئی تب انھوں نے سوچ فکر چھوڑ اسے ہاتھ پکڑ رتھ میں بٹھائے اپنی راہ لی۔ سب راجہ کھڑے منہ دیکھتے رہے۔ اور کرن وردن، سلیپ بھوری شرد ادر یودھن وغیرہ سارے کورو بھی اس وقت کچھ نہ بولے۔ پھر غصہ میں بھر کر آپس میں کہنے لگے..... کہ دیکھو اس نے آکر کیا کیا۔ جو رنگ میں بھنگ ڈالا۔ کرن بولا۔ یدوونشیوں کو ہمیشہ کی یہ عادت ہے کہ جہاں کہیں نیک کام میں جاتے ہیں وہاں اُتپات ہی مچاتے ہیں۔

اتی ہیں اب ہی یہ بڑھے . راجیہ پائے ماتھے پر چڑھے

اتنی بات سنتے ہی سب کورو غصہ میں آ آ اپنے اپنے ہتھیار لے یوں کہہ چڑھ دوڑے کہ دیکھیں کیا طاقت در ہے جو ہمارے آگے سے کنیا لے کر نکل جائے گا اور یہ کہہ کر راستے میں ہی سب کو جا گھیرا۔ پھر دونوں طرف سے ہتھیار چلنے لگے آخر کافی دیر لڑنے کے بعد سامب کا ساتھی مارا گیا اور وہ نیچے اُترا۔ تب یا سے پکڑ باندھ کر لائے سبھا کے بیچ کھڑا کر انھوں نے اس سے پوچھا کہ اب تیری طاقت کہاں گئی؟ یہ بات سن کر وہ شرمندہ ہوا۔ تبھی نارد جی نے آکر دریودھن سمیت سب کوروؤں سے کہا کہ یہ سامب نام کا شری کرشن جی کا لڑکا ہے۔ تم اس سے کچھ مت کہو، جو ہونا تھا سو ہوا۔ ابھی اس کا حال سن کر فوج سجا کر آویں گے شری کرشن بلرام۔ جو کہنا سننا ہو ان سے کہہ سن لیجو۔ لڑکے سے بات کرنا تمہارا مناسب نہیں۔ اس نے لڑکپن تو کیا مہاراج! اتنی بات کہہ نارد جی وہاں سے وِدا ہو دوارکا پوری میں گئے اور راجہ اگرسین کی سبھا میں جا کھڑے ہوئے۔

دیکھت سبھی اُٹھے سر نائے . آسن دیو کشن لائے

بیٹھتے ہی نارد جی بولے کہ مہاراج! کوروؤں نے سامب کو باندھ مہا دکھ دیا اور دے رہے ہیں جو آپ اسی وقت جا کر اس کی سُدھ لو تو ٹھیک ورنہ اس کا بچنا مشکل ہے۔

گرد بھیو کورو کو بھاری . لاج سکچ نہیں کری تمہاری
بالک کو اُن باندھیو ایسے . شترو کو باندھے کوُ جیسے

اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین نے بہت غصہ کر کے یدووَنشیوں کو بلا کر کہ تم ابھی ہماری فوج لے ہستناپور چڑھ جاؤ اور کوروؤں کو مار سامب کو چھڑا لے آؤ۔ راجہ کا حکم پاتے ہی ساری فوج چلنے کو تیار ہوئی تبھی راجہ اگرسین سے بلرام جی نے جا کر سمجھا کر کہا کہ مہاراج! آپ ان پر فوج نہ بھیجئے مجھے اجازت دیجئے میں جا کر انھیں طعنہ دے کر سامب کو چھڑا لاؤں۔ انھوں نے کس لیے سامب کو پکڑ باندھا۔ اس بات کا بھید میرے گئے بغیر نہ کھلے گا۔ اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین نے بلرام جی کو ہستناپور جانے کی اجازت دی اور بلدیو بڑے بڑے پنڈت برہمن اور نارد منی کو ساتھ لے کر دوارکا سے چل کر ہستناپور پہنچے۔ وہاں پربھو نے نگر کے باہر ڈیرا کر نارد منی سے کہا کہ مہاراج! ہم یہاں اترے ہیں۔ آپ جا کر کوروؤں سے ہمارے آنے کا سماچار کہیو۔ پربھو کا حکم نارد جی نگر میں جا کر بلرام جی کے آنے کا سماچار سنایا۔

سُن کے سادھان سب بھئے . آگے ہوئے لین تہیں گئے
بھیشم وردن کرن مِل چلے . لیتھے وسن پٹمبر بھلے
دُریودھن یوں کہہ کر دھایو . میر و گورو سُن کر شن آیو

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! سب کوروؤں نے اس ڈیرے میں جا کر ان سے مل کر بھینٹ دی اور پاؤں پڑ ہاتھ جوڑ بہت استوتی کی۔ پھر چندن لگائے پھول مالا پہنائے پیتمبر کے پانوڑے بچھائے

باجے گاجے سے نگر لے آئے۔ لذیذ کھانے کھلائے اور پاس بٹھا کر سب کی راضی خوشی پوچھنے لگے اور کہا کہ مہاراج! آپ کا آنا کہو کیسے ہوا۔ ان کے منہ سے ایسی بات نکلتے ہی بلرام جی بولے کہ مہاراج! اگرسین کے بھیجے پیغام دینے آپ کے پاس آئے ہیں۔ کورو بولے کہو۔ بلدیو جی نے کہا کہ راجہ جی نے کہا ہے کہ تمہیں ہم سے دشمنی باندھنا اچھا نہ تھا۔

تم ہو بہت وہ بالک ایک . کیو یدھ تج گیان وویک
مہا ادھرم جان کے کیو . لوک لاج تج ست گہہ لیو
ایسا گرو تمہیں اب بھیو . سمجھ بوجھ تا کو دکھ دیو

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی کورو بہت غصے میں آکر بولے کہ بلرام جی۔ بس کرو۔ زیادہ بڑائی اگرسین کی مت کرو۔ ہم سے یہ بات سنی نہیں جاتی۔ چار دن کی بات ہے کہ اگرسین کو کوئی جانتا مانتا نہ تھا۔ جب سے ہمارے یہاں سگائی کی تبھی سے عزت پائی۔ اب ہم ہی سے گھمنڈ کر کے پیغام بھیجا۔ اسے شرم نہیں آتی جو دوارکا پوری میں بیٹھا راج پاکر پچھلی سب باتیں بھلا کر جو من میں آتا ہے سو کہتا ہے۔ وہ دن بھول گیا کہ متھرا میں گوال گوجروں کے ساتھ رہتا کھاتا تھا۔ جب سے ہم نے ساتھ کھلا کر ناطہ کر کے راجیہ دلایا تب سے یہ پھل پایا۔ اگر کسی نیک شخص پر.... احسان کرتے تو وہ تا زندگی ہمارا احسان مانتا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ اوچھے کی پریتی بالو ریت کی دیوار کے سمان ہے اتنی کتھا کہہ شری سنکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایسی طرح طرح کی باتیں کہہ کر کرن۔ وردن۔ بھیشم۔ دریودھن شلیہ وغیرہ سب کورو گھمنڈ میں آ اپنے اپنے گھر گئے۔ اور بلرام جی ان کی بات سن سن ہنس ہنس وہاں بیٹھے من ہی من میں یوں کہتے رہے۔ کہ ان کو راج کا اور طاقت کا گھمنڈ ہوا ہے جو ایسی بات کرتے ہیں نہیں تو برہما رودر۔ اندر۔ ایش سب مانتے ہیں اس اگرسین کی یہ برائی کریں۔

۴۳۰ 430
میرا نام بھی بلدیو نہیں جو سب کوروؤں کو سمیت گنگا میں نہیں ڈبوؤں مہاراج! اتنا کہہ بلدیو جی بہت غصے میں آ سب کوروؤں کو نگر سمیت بل سے کھینچ گنگا کنارے پر لے گئے اور چاہا کہ ڈبوئیں۔ تیوں ہی بہت گھبرا کر ڈر کر سب کوروؤں نے آکر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر گڑگڑا کر وِنتی (عرض) کر کے بولے کہ مہاراج! ہمارا قصور معاف کیجئے ہم آپ کی شرن آئے۔ اب بچا دیجئے جو کہیں گے سو ہی کریں گے۔ ہمیشہ راجہ اگرسین کی خدمت میں رہیں گے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ اور جوبل سے کھینچ کر نگر کو گنگا کنارے پر لائے تھے وہ وہیں رکھا۔ اسی دن سے ہستناپور گنگا کے کنارے پر ہے۔ پہلے وہاں نہ تھا۔ پھر انھوں نے سامب کو چھوڑ دیا۔ اور راجہ دُریودھن نے رسم کے مطابق سامب کو کنیا دان کیا۔ اور اس کے جہیز میں بہت کچھ سنکلپ کیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج! ایسے بلرام جی ہستناپور جا کر کوروؤں کا گھمنڈ ختم کر کے بھتیجے کو چھڑا کر بیاہ لائے۔ اُس وقت ساری... دوارکا پوری میں آنند ہو گیا اور بلدیو جی نے ہستناپور کا سارا حال تفصیل کے ساتھ سمجھا کر راجہ اگرسین کے پاس جا کہا۔

ادھیائے 70

دیورشی نارد جی کا بھگوان کی گرہ چریہ دیکھنا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ نارد جی کے من میں آئی کہ شری کرشن جی سولہ ہزار ایک سو آٹھ راناں لے کیسے گرہست آشرم کرتے ہیں سو چل کر دیکھنا چاہیے۔ اتنا وچار کر کے چل کر دوارکا پوری آئے تو نگر کے باہر کیا دیکھتے ہیں کہ کہیں باہر طرح طرح کے اونچے ہرے ہرے درخت پھل پھولوں سے بھرے کھڑے جھوم رہے۔ ان پر کپوت، چکور، مور وغیرہ پرندے طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ کہیں خوب صورت تالاب ہیں۔ کمل کھلے ہوئے ہیں۔ ان پر بھنوروں کے جھنڈ کے جھنڈ گونج رہے ہیں۔ پانی میں ہنس سارس سمیت شور کر رہے ہیں۔ کہیں پھلواڑیوں میں مال مٹھے میٹھے گیت گا کر کیاریوں میں پانی دے رہے ہیں۔ کہیں رہٹ چل رہے ہیں اور پنگھٹ پر پانی والیوں کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہیں ان کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے مہاراج! یہ شوبھا باہر کی دیکھ خوش ہو کر نارد جی نگر میں جا کر دیکھیں تو بہت خوب صورت کنچ منی والے مندر جگمگائے رہے ہیں۔ ان پر دھوجا پتاکا (جھنڈا) لہرا رہی ہر ہر دروازے پر تورن بندنوار بندھی ہے اور کیلے کے کھمب وسونے کے کمبھ بھرے دھرے ہیں۔ گھر گھر کی جالی جھروکوں سے دھوپ کا دھواں نکل شیام گھٹا سا منڈرائے رہا ہے۔ اس کے درمیان سونے کلشیاں بجلی سی چمک رہی ہیں۔ گھر گھر پوجا پاٹھ ہون یگیہ دان ہو رہے ہیں۔ جگہ جگہ بھجن سمرن گان کتھا پُران کی چرچا چل رہی ہے۔ جگہ بہ جگہ یدو ونشی اندر کی سی سبھا کیے بیٹھے ہیں اور سارے شہر میں سکھ چھا رہا ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ مہاراج! نارد جی شہر میں جاتے ہی مست ہو کہنے لگے کہ پہلے کس مندر میں جاؤں، تاکہ شری کرشن چندر کو پاؤں مہاراج! من ہی من اتنا کہہ نارد جی پہلے رُوکمنی جی کے مندر میں گئے

431 ۴۳۱ وہاں شری کرشن چندر جی تشریف رکھتے تھے۔ وہ انھیں دیکھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ رکمنی جی پانی کی جھجھری بھر لائی۔ پربھو نے پاؤں دھو کر آسن پر بیٹھائے دھوپ دیپ وغیرہ دھر ہاتھ جوڑ نارد جی سے کہا۔

جا گھر ہرن سادھو کے پرے ۔ تے نر سکھ سمپتی انوسرے
ہم سوں کٹمب تارن ہیتو ۔ گھر ہی آئے درش تم دیتو

مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات نکلتے ہی کہ جگدیش تم چر بنجور ہو، یہ آشیر باد دے نارد جی جامونتی کے مندر میں گئے اور شری جامونتی کے نزدیک دیکھا کہ ہری پاسہ کھیل رہے ہیں۔ نارد جی کو دیکھتے ہی پربھو اٹھے تو نارد جی آشیر باد دے کر واپس ہوئے پھر ستیہ بھاما کے یہاں گئے تو دیکھا کہ شری کرشن جی بیٹھے تیل اُبٹنا لگوا رہے ہیں وہاں سے چپ چاپ نارد منی جی پھر آئے۔ اس لیے کہ شاستروں میں لکھا ہے۔ تیل لگانے کے وقت نہ راجہ پرنام کرے اور نہ براہمن آشیر باد دے۔ پھر نارد جی کالندی کے گھر گئے کہ ہری سو رہے ہیں، مہاراج! کالندی نے نارد جی کو دیکھتے ہی ہری کو پاؤں دبا کر جگایا۔ پربھو جاگتے ہی رشی کے پاس جا کر دنڈوت کر ہاتھ جوڑ بولے کہ سادھوؤں کے چرن تیرتھ جل کے سمان ہیں

جہاں پڑیں وہاں پاک کر دیتے ہیں یہ سن وہاں سے آشیر باد دے نارد جی کھڑے ہوئے اور مترا بندی کے گھر گئے وہاں دیکھا کہ برہم بھوج ہو رہا ہے اور شری کرشن پروستے ہیں نارد جی کو دیکھ پربھو نے کہا کہ مہاراج جو کرپا کر کے آئے ہو تو آپ بھی پرشاد لے ہمیں آشیش دیجیے اور گھر پوتر کیجیے نارد جی نے کہا مہاراج! میں تھوڑا گھوم آؤں پھر آؤں گا برہمنوں کو جمالیجیے پھر برہم شیش میں آپاؤں گا۔ یوں سُنا کر نارد جی رخصت ہو کر ستیا کے گھر گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ شری ہماری بھگت تہکاری آنند سے بیٹھے وہار کر رہے ہیں یہ چرتر دیکھ نارد جی الٹے پاؤں واپس ہو لیے پھر بدرا کے گھر گئے وہاں دیکھا کہ پربھو اشنان کر رہے ہیں اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج! اسی طرح نارد جی سولہ ہزار ایک سو آٹھ گھر پھرے۔ مگر شری کرشن جی کے بغیر کوئی گھر نہ دیکھا، جہاں دیکھا تہاں ہری کو گرہست آشرم کا کام ہی کرتے دیکھا۔ یہ چرتر دیکھ۔

نارد کے من اچرج ایہہ ۔ کرشن بنا نہیں کوئی گیہہ
جا گھر جاؤں تہاں ہری پیاری ۔ ایسی پربھو لیلا وستاری

سولہ سہسر اٹھو تر سو گھر . تہاں تہاں سُندری سنگ گردھر
مگن ہوئے رشی کہت وچاری . یہ مایا یدو ناتھ تہاری
کاہو سے نہیں جانی پرے کون تہاری مایا ترے

مہاراج! جب نارد جی نے حیران ہو کہے یہ بھین. تب بولے پربھو شری کرشن چندر سکھ دین کہ نارد تو اپنے من میں کچھ دکھ مت مان میری مایا بہت طاقتور ہے. اور سارے سنسار میں پھیل رہی ہے یہ مجھے ہی موہتی ہے. تو دوسرے کی کیا مجال. جو اس کے ہاتھ سے بچے. اور دنیا میں آکر اس میں نہ رچے.

نارد سن ونوے سرنائے . موپر کرپا کرو یدورائے

جو آپ کی بھگتی ہمیشہ میرے چت میں رہے اور میرا من مایا میں نہ پھنسے. خواہشات کو نہ چاہے. راجن! اتنا کہہ نارد جی پربھو سے رخصت ہو کر دنڈوت کر وینا بجاتے ہوئے ہری گن گاتے اپنے استھان کو گئے اور شری کرشن چندر دوار کا میں لیلا کرتے رہے.

ادھیائے 71 ۷۱

بھگوان شری کی نتیہ چریا اور اُن کے پاس جراسندھ کے قیدی راجاؤں کے دوت کا آنا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن چندر رات کے وقت شری رُوکمنی جی کے ساتھ وہار کرتے تھے اور رُوکمنی جی آنند مگن بیٹھی پریتم کا چندر مکھ دیکھ اپنے نین چکوروں کو سکھ دیتی تھی کہ اتنے میں ہی رات گزر گئی. چڑیاں چہچہائیں. آکاش میں لالی چھائی. چکوروں کی جدائی ہوئی. کمل کھلے. کمدنی کملائی. چندرماں کی روشنی مدھم پڑی اور سورج کا تیج بڑھا. سب لوگ جاگے اور اپنا اپنا کام کرنے لگے. تب رُوکمنی جی تو ہری کے پاس سے اٹھ سوچ شرم لیے گھر کی ٹہل ٹکور کرنے لگیں اور شری کرشن چندر جی جسم پاک کر نہا دھو کر جپ دھیان تپ پوجا ترپن سے فارغ ہو کر براہمنوں کو بے شمار دان دے پان خوشبودار کھا کر صاف ستھرے کپڑے پہن ہتھیار لگا کر اگر سین کے پاس گئے پھر یدو وشنیوں کی سبھا میں آکر رتن سنگھاسن پر بیٹھے.

مہاراج! اس وقت ایک برہمن نے پہریدار سے کہا کہ تم شری کرشن چندر جی سے جا کر کہو کہ ایک براہمن آپ کے پاس درشنوں کی خواہش لیئے دروازہ پر کھڑا ہے. جو پربھو کی اجازت پاوے تو اندر آوے. براہمن کی بات سن پہریداروں نے بھگوان سے کہا کہ مہاراج! ایک براہمن آپ کے درشن کے لیئے دروازہ پر کھڑا ہے. آپ کی اجازت ہو تو اندر آوے. ہری بولے. ابھی لاؤ. پربھو کے منہ سے نکلتے ہی پہریدار ہاتھوں ہاتھ براہمن کو سامنے لے آئے

۴۳۳

براہمن کو دیکھ شری کرشن چندر سنگھاسن سے اُتر دنڈوت کر آگے بڑھ ہاتھ پکڑ اُسے مندر میں لے گئے اور رتن سنگھاسن پر بٹھا کر پوچھنے لگے کہ کہو دیوتا آپ کا آنا کہاں سے ہُوا اور کس لیے یہاں تشریف لائے۔ براہمن بولا کہ پربھو! دین بندھو! میں مگدھ دیش سے آیا ہوں اور بیس ہزار راجاؤں کا پیغام لایا ہوں۔ پربھو بولے وہ کیا۔ براہمن نے کہا۔ مہاراج! جن بیس ہزار راجاؤں کو پکڑ جراسندھ نے ہتھکڑیاں بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔ انھوں نے میرے ہاتھوں یہ سندیشہ کہلا بھیجا ہے دینا ناتھ! آپ کی ہمیشہ ریتی رہی ہے کہ جب دُشٹ لوگ تمہارے بھگتوں کو ستاتے ہیں

تب تب تم اوتار لے کر بھگتوں کی رکشا (حفاظت) کرتے ہو۔ ہے ناتھ! ہرناکشیپ سے پرہلاد کو چھڑایا۔ اور ہاتھی کو مگرمچھ سے ایسی ہی مہربانی کر کے اب ہمیں اس مہادشٹ سے چھڑوائے۔ ہم بہت دُکھی ہیں۔ تم بغیر اور کسی کی طاقت نہیں جو اس تکلیف سے چھڑائے اور ہمارا اُدھار کرے۔

مہاراج! اتنی بات کے سُنتے ہی پربھو بولے کہ ہے دیوتا! اب تم فکر مت کرو۔ ان کا خیال مجھے ہے۔ اتنی بات کے سُنتے ہی براہمن صبر کر کے شری کرشن چندر جی کو آشیرباد دینے لگا۔ تبھی نارد جی آموجود ہوئے۔ پرنام کر کے شری کرشن چندر نے ان سے پوچھا۔ نارد جی! تم سب جگہ جاتے آتے ہو۔ کہو ہمارے بھائی یدھشٹر وغیرہ پانچوں پانڈو آج کل کیسے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ بہت دنوں سے ہم نے ان کے کچھ سماچار نہیں پائے۔ اس لیئے ہمیں ہر دم ان ہی کا دھیان رہتا ہے۔ نارد جی بولے کہ مہاراج! میں اُن ہی کے پاس سے آرہا ہوں ہیں تو خیریت سے مگر آج کل راجسو یگیہ کرنے کے لیے سوچ رہے ہیں اور گھڑی گھڑی یہی کہتے ہیں کہ بغیر شری کرشن کی مدد کے ہمارا یگیہ پورا نہ ہوگا۔ اس لیئے مہاراج میرا کہنا مانیے تو

پہلے ان کا یگیہ سنوارو ۔ پیچھے انت کہوں پگ دھارو

مہاراج! اتنی بات ناردجی کے منہ سے سُنتے ہی پربھونے اُودھوجی کو بلاکر کہا کہ

اُدھو تم ہو سکھا ہمارے . مم آکھوں نے کب ہو نہ نیارے
دووُں اور کی بھاری بھیر . پہلے کہاں چلیں یدُو ویر
اُت راجہ سنکٹ میں بھاری . دُکھ پاوت کئے آش ہماری
اِت پانڈو مل یگیہ رچاوں . ایسے کہہ پربھو وچن سناویں

ادھیائے ۷۲ 72

شری کرشن کا ہستناپور جانا

شری شُکدیوجی بولے کہ مہاراج! پہلے تو شری کرشن چندرجی نے اس براہمن کو اتنا کہہ وداکیا. جو راجاؤں کا پیغام لایا تھا کہ دیوتا تم ہماری طرف سے سب راجاؤں سے کہو کہ تم کسی بات کا فکر مت کرو. ہم جلد ہی آکر تمہیں چھڑاتے ہیں مہاراج یہ بات کہہ شری کرشن براہمن کو رخصت کرا اودھوجی کو ساتھ لے راجہ اگرسین شورسین کی سبھا میں گئے اور انھوں نے سب سماچاران کے آگے کہے وہ سُن کر چپ ہو رہے. تب اُودھوجی بولے کہ مہاراج! یہ دونوں کام کیجئے. پہلے راجاؤں کو جرسندھ سے چھڑا لیجئے. پھر یگیہ سنوارئیے. کیونکہ یگیہ کا کام بغیر راجہ کے اور کوئی نہیں کرسکتا. اور وہاں ان بیس ہزار راجاؤں کو چھڑواؤ گے تو وہ سب گنوان یگیہ کا کام بلائے بغیر جاکر کریں گے. مہاراج! اور کوئی دسوں دشائیں جیت آوے گا. تو بھی اتنے راجہ اکٹھے نہ پاوے گا. اس لیے اب بہتر یہی ہے کہ تم ہستناپور کو چلو. پانڈوؤں سے مل ملاکر جو کام کرنا ہو سو کرو. مہاراج! اتنا کہہ پھر اُودھوجی بولے کہ مہاراج! راجہ جراسندھ بڑا داتا اور گئو براہمنوں کا ماننے اور پوجنے والا ہے. اس سے جو کوئی جاکر جو کچھ مانگتا ہے وہی پاتا ہے بھکاری اس کے ہاں سے واپس بغیر کچھ پائے نہیں آتا. اور وہ جھوٹ نہیں بولتا. اس لیے وعدہ کا بھی پکا ہے. اپنی زبان کو بھی نبھاتا ہے اور دس ہزار ہاتھیوں کی طاقت رکھتا ہے اس کی طاقت کے برابر بھیم سین کی طاقت ہے. ہے ناتھ! جو تم چلو تو بھیم سین کو ساتھ لے چلو. میری سمجھ میں آتا ہے کہ اس کی موت بھیم سین کے ہاتھ ہے. اتنی کتھا کہہ شری شکدیوجی نے کہا کہ راجہ! جب اُودھوجی نے یہ باتیں کہیں تب شری کرشن چندرجی نے راجہ اگرسین. شورسین سے رخصت ہو یدو ونشیوں سے کہا کہ فوج کی تیاری کرو. ہم ہستناپور کو چلیں گے. اس بات کے سنتے ہی سب یدو ونشی فوج سجا کر لے آئے. اور پربھوجی آٹھوں پٹ رانیوں سمیت فوج کے ساتھ ہو لیے. مہاراج! جس وقت شری کرشن چندر سارے خاندان کے ساتھ فوج لے کر باجے. بجا دُوار کا پوری سے ہستناپور کو چلے. اس وقت کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی. آگے ہاتھیوں کو کوٹ. دائیں رتھ گھوڑوں کی اوٹ. بیچ میں رنیواس. اور پیچھے فوج ساتھ لیے سب کی حفاظت کیے شری کرشن چندرجی چلے جاتے تھے. جہاں ڈیرا ہوتا تھا وہاں کئی میل کے اندر ایک خوب صورت نگر بس جاتا تھا. دیش دیش کے نریش ڈر کر آکر تسلی کرتے تھے. آخر اسی دھوم دھا

435

۴۳۵ سے چلے چلے ہری سمیت ہستناپور کے نزدیک پہنچے۔ تب کسی راجہ نے یدھشٹر سے جاکر کہا کہ مہاراج کوئی راجہ بہت فوج لے کر بڑی دھوم دھام سے آپ کے دیش پر چڑھا آیا ہے۔ آپ جلد ہی اسے دیکھیئے نہیں تو اسے یہاں پہنچا سمجھ لیجئے مہاراج اس بات کے سنتے ہی راجہ یدھشٹر نے بہت ڈر کر اپنے نکل سہدیو۔ دونوں چھوٹے بھائیوں کو یہ کہہ پربھو کے سامنے بھیجا کہ تم دیکھ کر آؤ کہ کون راجہ چڑھ آیا ہے۔ راجہ کا حکم پاتے ہی۔

سہدیو نکل دیکھ پھر آئے۔ راجہ کو یہ وچن سنائے
پران ناتھ آئے ہیں ہری۔ سن راجہ چنتا پری ہری

پھر بہت خوش ہو کر راجہ یدھشٹر نے بھیم ارجن کو بلا کر کہا کہ بھائی۔ تم چاروں بھائی آگے جاکر شری کرشن چندر آنند کند کو لے آؤ۔ مہاراج! راجہ کا حکم پاتے ہی اور پربھو کا آنا سن کر وہ چاروں بھائی نہایت خوش ہو بھینٹ پوجا کا سامان اور بڑے بڑے پنڈتوں کو ساتھ لے کر باجے سے پربھو کو لینے چلے۔ آخر بہت عزت سے بھینٹ پوجا کر یہ چاروں بھائی شری کرشن جی کو سب کے ساتھ چوا چندن گلاب جل چھڑکتے۔ چاندی سونے کے پھول برساتے۔ دھوپ۔ دیپ پان سپاری کر کے باجے گاجے سے نگر میں لے آئے۔ راجہ یدھشٹر نے پربھو سے مل کر بہت سکھ مانا۔ اور اپنا جیون سپھل جانا۔ پھر باہر اندر سب نے مل کر آپس میں رسم ورواج کے مطابق عزت کی۔ گھر باہر سارے شہر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور شری کرشن چندر وہاں رہ کر سبھی کو سکھ دینے لگے۔

ادھیائے ۷۳ 73

پانڈوؤں کے راج سویہ یگیہ کی تیاری اور جراسندھ کا ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن چندر کر پاسندھو۔ دینا بندھو۔ بھگت ہتکاری۔ رشی منی برہمن کشتریوں کی سبھا میں بیٹھے تھے کہ راجہ یدھشٹر نے آئے۔ بہت گڑگڑائے۔ عرض کر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہا ہے برہما وشنو کے ایش۔ تمہارا دھیان

کرتے ہیں ہمیشہ سرمنی رشی یوگیش. تم ہو الکھ. اگوچر. ابھید. کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید.

منی یوگیشور راگ چت دھیاوت . تنکے من کشن کبھو نہ آوت
ہم کو گھر ہی درشن دیجو . مانت پریم بھگت کے ہیتو
جیسی موہن لیلا کرو . کاہو پے نہیں جانے پرو
مایا میں بھولیو سنسار . ہم سوں کرت لوک بیوہار
جو تم کو سمرت جگدیش . تا ہی آپنو جانت ایش
ابھیمانی تے ہو تم دور . ستیہ وادی کے جیون سور

مہاراج! اتنا کہہ کر پھر راجہ یدھشٹر بولے کہ ہے دینیدیال! آپ کی دیا سے میرے سب کام سدھ ہوئے. مگر ایک ہی خواہش رہی. پربھو بولے وہ کیا. راجہ نے کہا کہ میری یہی تمنا ہے کہ ایک راجہ سویہ یگیہ کر کے آپ کو سونپ دوں. اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر خوش ہو کر بولے کہ راجہ! یہ تم نے بہت اچھی سوچی. اس سے سر نرمنی. رشی. سب خوش ہونگے. یہ سب کو بھاتا ہے اور اس کام کا کرنا تمہارے لیئے کچھ مشکل نہیں. کیوں کہ تمہارے بھائی ارجن! بھیم. نکل. سہدیو بڑے پرتاپی اور طاقتور ہیں. دنیا میں اب کوئی نہیں جو ان کا سامنا کرے پہلے انھیں بھیجئے تاکہ یہ جا کر سب طرف کے راجاؤں کو جیت آویں. پھر آپ بے فکری سے یگیہ کیجئے مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات نکلی تب ہی راجہ یدھشٹر نے اپنے چاروں بھائیوں کو بلا کر فوج دے کر چاروں طرف بھیجدیا. جنوب کو سہدیو گئے. مغرب کو نکل. شمال کو ارجن اور مشرق میں بھیم سین گئے. بہت دنوں بعد مہاراج! یہ چاروں ہری پرتاپ سے سارے ملک نو کھنڈ جیت سب راجاؤں کو قابو میں کر کے اپنے ساتھ لے آئے. تب یدھشٹر نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج! آپ کی مدد سے یہ کام تو ہوا. اب کیا حکم ہوتا ہے. تب اُدھو جی بولے کہ دھرم اوتار. سب دیش کے نریش تو آئے مگر ایک مگدھ دیش کا راجہ جراسندھ ہی تمہارے قابو کا نہیں اور جب تک وہ قابو میں نہیں ہوگا تب تک یگیہ بھی کرنا کامیاب نہ ہوگا. مہاراج! جراسندھ راجہ ورہدرتھ کا بیٹا مہا بلوان بڑا پرتاپی اور دانی دھرم اوتار ہے ہر ایک کی طاقت نہیں جو اس کا سامنا کرے. اس بات کو سن راجہ یدھشٹر اداس ہوئے تو شری کرشن چندر بولے کہ مہاراج! آپ کی کسی بات کا فکر مت کیجئے. بھائی بھیم ارجن سمیت ہمیں اجازت دیجئے. یا تو ہم اسے پکڑ لاویں گے یا خود مر جائینگے اس بات کے سنتے ہی راجہ یدھشٹر نے دونوں بھائیوں کو اجازت دی اور ہری نے ان دونوں کو ساتھ لے کر مگدھ دیش کا راستہ لیا. راستے میں شری کرشن چندر جی نے ارجن اور بھیم سین سے کہا کہ:

دیپر روپ ہوئے پریگ دھارے . جھل مل کر بیری دُرت مارے

مہاراج! اتنی بات کہہ شری کرشن چندر جی نے براہمن کا بھیس کیا. ان کے ساتھ بھیم اور ارجن نے بھی براہمن کا رُوپ بنایا. چندن لگائے. لپیٹک بغل میں دبائے. بہت سہاؤنا سروپ. سندر روپ. بن ٹھن کر ایسے چلے کہ جیسے تین گن. ست رج. تم جسم دھر کر جاتے ہوں. آخر کتنے دنوں میں چلتے چلتے مگدھ دیش میں پہنچے. اور دوپہر.....

437
۴۳۷ کسے وقت راجہ جراسندھ کی ڈیوڑھی پر جا کھڑے ہوئے۔ ان کا بھیس دیکھ پہریداروں نے اپنے راجہ سے جا کہا کہ مہاراج! تین براہمن مہان بڑے تیجوی۔ مہا پنڈت بڑے گیانی کچھ خواہش کیے دروازے پر کھڑے ہیں۔ ہمیں کیا حکم ہے مہاراج! اس بات کے سنتے راجہ جراسندھ اُٹھ آیا اور ان تینوں سے پرنام کر کے بہت عزت کے ساتھ گھر میں لے آیا۔ پھر وہ انھیں سنگھاسن پر بیٹھائے آپ سامنے ہاتھ جوڑ کھڑا ہو دیکھ دیکھ یوں بولا کہ:

یاچک جو دُوارے پر آوے . بڑ دھُوپ سوو اتیتھی کہاوے
ویر نہیں تم یودھا بلی . بات نہ کچھ کپٹ کی بھلی
جو ٹھگ ٹھگن رُوپ دھر آوے . ٹھگسو جائے بھلو نہ کہاوے
چھپے نہ کشتریہ کانتی تمہاری . دیکھت شور ویر بلدھاری
تیجونت تم تینوں بھائی . شور درنج ہری سے درزائی
میں جانیو جیئے کا نرمان . کریو دیو تم آپ بکھان
تمہاری اچھیا ہو سو کروں . اپواچاتے نہیں میں لڑوں
دانی متھیا کب ہوں نہ بھاشے . دھن تن سروس کچھو راکھے
مانگو سوہی دے ہوں دان . سُت سُندری سروس پران

مہاراج! اس بات کے سُنتے ہی شری کرشن چندر جی نے کہا کہ مہاراج! کسی وقت راجہ ہریش چندر بڑا دانی ہو گیا تھا جس کی بڑائی دنیا میں اب تک چھا رہی ہے۔ سنیئے۔ ایک دفعہ راجہ ہریش چندر کے دیش میں قحط پڑا۔ اور اناج کے بغیر سب لوگ مرنے لگے۔ تب راجہ نے اپنا سب کچھ بیچ کر پرجا کو کھلایا۔ جب ملک مال خزانہ گیا۔ اور راجہ غریب ہو رہا تب یہ مع کنبے کے بھوکا بیٹھا تھا کہ اتنے میں وشوامتر نے آ کر اس کی سچائی دیکھنے کے لیے کہا مہاراج! مجھے دھن دیجیے اور کنیا دان جیسا بھل لیجیے۔ اس بات کے سُنتے ہی جو کچھ گھر میں تھا وہ لا دیا۔ رشی نے پھر کہا۔ دھرم مورتی! اب بھی میرا کام اتنے میں نہ ہو گا۔ پھر راجہ نے نوکر نوکرانیاں بیچ کر دھن لا دیا۔ رشی نے پھر کہا دھرم مورتی! اب بھی میرا کام تو پورا نہ ہوا۔ اب میں کسی کے پاس جا کر مانگوں۔ مجھے تو سنسار میں تجھ سے زیادہ امیر و دھرماتما دکھائی نہیں دیتا۔ ایک سو پچیام چانڈال مالا پاتر ہے۔ کہو تو اس سے جا کر دھن مانگوں۔ مگر ایسا کرتے شرم آتی ہے۔ کہ ایسے دانی راجہ کو چھوڑ اس سے مانگوں۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی راجہ ہریش چندر وشوامتر کو ساتھ لے اس چانڈال کے گھر گئے اور انھوں نے اس سے کہا کہ بھائی تو ایک سال کے لیے ہمارے زیورات گروی رکھ لے اور دُنی کا مقصد پورا کر دے۔ شوپچ بولا۔

کیسے ٹہل ہماری کریو! راجس ناس من نے ہری ہو
تم نرپ مہا بیج بلدھاری نیچ ٹہل ہے کھری مہاری

مہاراج! ہمارے یہاں تو یہی کام ہے کہ شمشان میں پہرہ دے اور جو مردہ آئے ان سے محصول لے۔

۴۳۸
پھر ہمارے گھر کی بھی دیکھ بھال کرے۔ تم سے یہ ہو سکے تو روپیہ دُوں اور تمہیں نوکر رکھوں۔ راجہ نے کہا
اچھا۔ میں ایک سال تک تمہاری نوکری کروں گا۔ تم انھیں روپے دو مہاراج! اتنا وچن راجہ کے مکھ سے نکلتے ہی
شوبچ نے روپے وشوامتر کو گن دیئے۔ وہ روپے لے کر اپنے گھر گئے اور راجہ وہاں اسکی سیوا کرنے لگا۔ کچھ دنوں
موت کے ہاتھوں راجہ ہرش چندر کا بیٹا روہتاس مر گیا۔ اس مُردے کو لے رانی مرگھٹ میں گئی۔ اور جیونہی چتا تیار
سنسکار کرنے لگی۔ تب راجہ نے آکر محصول مانگا۔

رانی بلکھ کہے دُکھ پائے ۔ دیکھو سمجھ ہیئے تم مرائے

یہ ہمارا بیٹا روہتاس ہے اور محصول دینے کے لیے میرے پاس اور تو کچھ نہیں ہے۔ صرف یہ ایک دھوتی
جو پہنے کھڑی ہوں۔ راجہ نے کہا۔ میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا لاچار ہوں۔ مالک کے کام پر کھڑا ہوں جو مالک
کا حکم نہ مانوں گا تو میرا ست جائے گا مہاراج! اس بات کے سنتے ہی رانی نے جیوں دھوتی اتارنے کو جسم پر ہاتھ
تو تینوں لوک کانپ اٹھے۔ بھگوان نے راجہ رانی کا ست دیکھ پہلے ایک وِمان بھیجا اور پھر آکر درشن دے
سنیوگ کا اُدھار کیا۔ مہاراج! جب ودھاتا نے روہتاس کو زندہ کیا۔ رانی کو بیٹے سمیت وِمان پر بیٹھائے بیکنٹھ
جانے کا حکم دیا۔ تب راجہ ہرش چندر نے ہاتھ جوڑ بھگوان سے کہا کہ ہے دین بندھو! اتیت پاون۔ دین دیال!
میں شوبچ بغیر بیکنٹھ دھام میں کیسے جا کر کروں وشرام (آرام) اتنی بات سُن اور راجہ کے دل کی خواہش جان
شری بھگت تہکاری گرونا سندھو ہری نے شوبچ کو بھی راجہ رانی اور راج کمار کے ساتھ اتارا

یہاں ہرش چندر امر پد پایو ۔ یہاں یگ یگ یش چل آیو

مہاراج! یہ پرسنگ جراسندھ کو سنائے شری کرشن جی نے کہا کہ مہاراج اور سنیئے کہ رتی دیو نے ایسا تپ کیا
اڑتالیس دن بغیر پانی کے رہا اور جس وقت پانی پینے بیٹھا تبھی کوئی پیاسا آیا۔ اس نے خود پانی نہ پی کر اسے پلایا
اس پانی کے دان سے اس نے مکتی پائی۔ پھر راجہ بلی نے بہت دان کیا۔ تو پاتال کا راجہ لیا۔ اور اب تک اس
کا یش (بڑائی) چلا آتا ہے اور دیکھیئے کہ ادالک رشی چھٹے مہینے اناج کھاتے تھے۔ ایک دفعہ کھاتے وقت اس کے
یہاں ایک مہمان آیا۔ انھوں نے وہ کھانا خود نہ کھایا بلکہ اس مہمان کو کھلایا۔ اور بھوکے ہی مرے۔ آخر اذان
کرنے سے بیکنٹھ کو گئے چڑھ کر وہاں۔ پھر ایک دفعہ سب دیوتاؤں کو ساتھ لے کر راجہ اندر نے جا کر ددھیچی سے
کہا کہ مہاراج! ہم ورتاسُر کے ہاتھوں اب بچ نہیں سکتے۔ جو آپ اپنا تھوڑا سا مانس ہمیں دیں تو بچیں نہیں تو
بچنا مشکل ہے۔ کیونکہ تمہاری ہڈی کے بغیر آیدھ کسی طرح نہ مارا جائے گا۔ مہاراج۔ اتنی بات کے سنتے ہی جسم
گائے سے چٹوائے جانگھ کا باڈ نکال کر دیا۔ دیوتاؤں نے لے اس ہڈی کا بجر بنایا اور ددھیچی نے پران گنوا
اور بیکنٹھ دھام (بہشت) پایا۔

ایسے داتا بھئے اپار ۔ تن کو یش گاوت سنسار

مہاراج! یوں کہہ کر شری کرشن چندر جی نے جراسندھ سے کہا کہ مہاراج! جیسے پہلے وقتوں میں راجہ

۴۳۹ 439
دھرماتما اور دانی ہو گئے ہیں۔ ویسے اب اس زمانے میں تم ہو۔ اُس وقت اُنھوں نے بھکاریوں کی خواہش پُوری کی تو اب آپ ہماری پُوری کرو۔ کیونکہ کہا ہے:۔

یاچک کہیں مانگئی . داتا کہہ نہ دے
گرہ سُت سُندری لوبھ نہیں . تنو سروِے لیش لے

اتنی بات پر بھوکے منہ سے سن کر جراسندھ بولا کہ بھکاری کو داتا کا دُکھ محسوس نہیں ہوتا پھر بھی سخی اپنی خاصیت نہیں چھوڑتا۔ چاہے وہ دُکھ پاوے یا سُکھ۔ ہری نے دھوکے سے بھیس بدل کر وامن بن کر راجہ بلی کے پاس جاکر تین قدم زمین مانگی۔ تب شنکر نے بلی کو جتلایا بھی مگر راجہ نے وعدہ کو نہ چھوڑا۔

دیہہ سمیت تہی تن دئی . تاکی جگ میں کیرتی بھئی
یاچک وچنو کہا لیش لینھو . سروِس لے تو مُہ مُکھ کینھو

اس لیئے تم پہلے اپنا نام وغیرہ بتاؤ پھر جو تم مانگوگے میں دُوں گا۔ میں جھوٹ نہیں بولتا۔ شری کرشن چندر بولے ہم کشتری ہیں۔ واسدیو ہمارا نام ہے۔ تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو اور یہ ارجن بھیم دونوں ہمارے پھُپھیرے بھائی ہیں۔ ہم لڑائی کرنے کے لیئے تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہم سے لڑائی کیجئے۔ ہم یہی تمہارے سے مانگنے آئے ہیں۔ اور کچھ نہیں مانگتے۔ مہاراج! یہ بات شری کرشن چندر سے سن جراسندھ ہنس کر بولا کہ میں تم سے کیا لڑوں۔ تو میرے سامنے سے بھاگ چکا ہے۔ اور ارجن سے بھی نہ لڑوں گا کیونکہ وہ ودربھ دیش گیا تھا۔ وہاں عورت کا بھیس بنا کر رہا۔ اگر کہو تو بھیم سین سے لڑوں۔ یہ میرے برابر کا ہے۔ اس سے لڑتے مجھے کچھ جھجک نہیں۔

پہلے تم سب بھوجن کرو . پیچھے مَل اکھاڑے لڑو
بھوجن دے نرپ باہر آیو . بھیم سین تنہہ بول بٹھایو
اپنی گدا تاہی تنھ دئی . گدا دوسری آپن لئی
دوہا جہاں سبھا منڈپ بلینو . بیٹھے جائے مراری
جراسندھ اور بھیم وہاں . بھئے ٹھاڈھ اک باری
ٹوپی شیش کا چھنی کا چھے . بنے روپ نٹوا کے آچھے

مہاراج! جس وقت دونوں بہادر اکھاڑے میں خم ٹھونک گدا تان جھوم کر سامنے آئے۔ اس وقت ایسا لگا گویا دو متوالے اٹھ دھائے۔ پھر جراسندھ نے بھیم سین سے کہا کہ پہلے تو گدا چلا۔ کیونکہ تو براہمن کا بھیس بھر کر میری دہلیز میں آیا تھا۔ اس لیے پہلے میں حملہ نہ کروں گا۔ یہ بات سُن بھیم سین بولے کہ راجہ ہم سے دھرم یدھ ہے۔ اسلیئے یہ گیان نہیں ہونا چاہیئے۔ جس کا جی چاہے پہلے وار کرے مہاراج! ان ویروں نے آپس میں یہ بات کر کے ایک ہی ساتھ گدا چلائی اور یدھ کرنے لگے۔

طاقت گھاتیں اپنی اپنی . چوٹ کرت بائیں اور داہنی

ٹانگ بجائے اُچھلے بگ دھریں ۔ جھپٹیں گدا گدا سو لریں
کھٹ پٹ چوٹ گدا کٹکاری ۔ لاگت شبد کو لاہل بھاری

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج ! اس طرح دونوں بہادر دن بھر تو لڑائی کرتے اور شام کو گھر آ کر ایک ساتھ اکٹھے کھانا کھاتے اور آرام کرتے ۔ ایسے روزانہ لڑتے لڑتے ستائیس دن گزرے ۔ تب ایک دن ان دونوں کے لڑنے کے وقت شری کرشن چندر جی نے من میں وچارا کہ یوں نہ مارا جائے گا کیونکہ جب یہ پیدا ہوا تھا تب دو پھانک ہو کر پیدا ہوا تھا اس وقت جرا راکشش نے آ کر جراسندھ کا منہ اور ناک بند کیا ۔ تب دونوں پھانک مل گئیں ۔ یہ سماچار شن اسی وقت اس کے نبادر یدر تھ نے جیوتشیوں کو بلا کر پوچھا کہ اس لڑکے

کا نام کیا ہوگا اور یہ کیسا ہوگا ۔ جیوتشیوں نے کہا کہ مہاراج ! اس کا نام جراسندھ ہوا ۔ اور یہ بڑا بلوان اجرامر ہوگا ... جب تک اسکی سندھی نہ پھٹے گی تب تک یہ کسی سے مارا نہ جائے گا ۔ اتنا کہہ کر جیوتشی رخصت مانگ کر چلے گئے ۔ مہاراج ! یہ بات شری کرشن جی نے من ہی من میں سوچ اور اپنی طاقت دے بھیم سین کو تنکا چیر کر اشارے سے بتایا کہ اسے اس طریقے سے چیر ڈالو ۔ پربھو کے جتاتے ہی بھیم سین نے جراسندھ کو پکڑ کر دے مارا اور ایک جانگھ پر پاؤں رکھ کر دوسرا پاؤں ہاتھ سے پکڑ یوں چیر ڈالا جیسے کوئی دانتن چیر ڈالے ۔ جراسندھ کے مرتے ہی سُر کنر ۔ گندھرو ۔ ڈھول ۔ دمامے ۔ بھیری بجائے ۔ پھول برسائے جے جے کار کرنے لگے اور دکھ درد ختم ہوا ۔ سارے نگر میں آنند چھا گیا ۔ تب جراسندھ کی عورت روتی شری کرشن چندر کے سامنے کھڑی ہو ہاتھ جوڑ بولی کہ دھنیہ دھنیہ ہیں ناتھ ۔ تم نے تو ایسا کام کیا جس نے سب کچھ دیا ۔ تم نے اس کا پران لیا جو لوگ تمہیں ست دِت اور دیوے دیہہ ۔ اس سے تم کرتے ہو ایسا ہی سنیہہ ۔

کپٹ رُوپ کر چھل مل کیو ۔ جگت آئے تم یہ یش لیو

مہاراج ! جراسندھ کی راتی نے جب کرُدنا کر کرونا ندھان کے آگے ہاتھ جوڑ عرض کر بول کہا ۔ تب پربھو نے دیالو ہو پہلے جراسندھ کی کریا کی ۔ پھر اس کے بیٹے سہدیو کو بلایا ۔ راج تلک دے سنگھاسن پہ بٹھا کر کہا ۔ بیٹا ! نیتی سے راجیہ کیجو اور رشی ۔ مُنی ۔ گئو ۔ براہمن اور رعایا کی حفاظت کرو ۔

74 اڈھیائے ۷۴

جراسندھ کی جیل سے چھوٹے ہوئے راجاؤں کی رخصت اور بھگوان کا اندر پرستھ واپس آنا !

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج ! راج پاٹ پر بیٹھائے سمجھائے شری کرشن چندر جی نے سہدیو سے کہا کہ اب تم جاکر اُن راجاؤں کو لے آؤ جنھیں تمہارے پتا نے پہاڑ کی گپھا میں بند کر رکھا ہے۔ اتنی بات پربھو کے منہ سے سنتے ہی جراسندھ کا پتر سہدیو بہت اچھا کہہ کر گپھا کے پاس جاکر۔ اسکے منہ سے پتھر ہٹاکر بیس ہزار آٹھ سو راجاؤں کو نکال ہری کے سامنے لایا۔ ہتھکڑیاں۔ بیڑیاں پہنے گلے میں لوہے کی زنجیر ڈالے۔ ناخن وبال بڑھائے۔ تن کمزور من بجھا ہوا۔ میلے بھیس۔ سب راجہ پربھو کے سامنے قطار باندھ کر کے بولے ہے کرپاسندھو۔ دینا بندھو! آپ نے ٹھیک وقت پر ہماری سدھ لی ورنہ ہم تو مر چکے تھے۔ تمہارے درشن پایا۔ ہمارے جی میں جی آیا۔ پچھلا دکھ سب گنوایا۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی کرپاساگر شری کرشن چندر جی نے ان پر نظر کی تو بات کی بات میں سہدیو لے جائے ہتھکڑی بیڑی کٹوائے نہلا دھلا کر اچھے کپڑے پہنا کر بڑھیا کھانا کھلا کر پھر ہری کے سامنے لے آیا۔ تب شری کرشن جی نے انھیں چترنجھے ہو شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم۔ دھارن کر درشن دیا۔ پربھو کا سروپ بھوپ (راجے) دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ کر بولے ہے ناتھ! تم سنسار کے نرمل بندھنوں سے آدمی کو چھڑاتے ہو۔ تمہارے لیے جراسندھ کے بندھن سے ہمیں چھڑانا کون سا مشکل تھا۔ جیسے آپنے مہربانی کر کے اس کٹھن بندھن سے ہمیں چھڑایا ویسے ہی گرہست کے کنوئیں سے نکال کام کرودھ لوبھ موہ۔ اہنکار سے چھڑائیے۔ تاکہ ہم ایکانت میں بیٹھ آپکا دھیان کریں اور بھوساگر تریں۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب سب راجاؤں نے ایسے گیان ویراگ بھرے وچن کہے۔ تب شری کرشن چندر جی خوش ہو کر بولے کہ سنو جن کے من میں میری بھگتی ہووہ بلا شک بھگتی پاویں گے۔ بندھ موکش من کے ہی سبب ہے جن کا من قابو میں ہے انھیں گھر اور جنگل برابر ہے۔ تم اور کسی بات کی فکر مت

۴۴۲
کرو۔ آنند سے گھر میں بیٹھ نیتی سے راج کرو۔ رعایا کو پالو۔ گئو براہمن کی سیوا میں رہو۔ جھوٹ مت بولو۔ کام کرودھ۔ لوبھ (لالچ) اور غرور کو چھوڑ دو۔ پریم اور دل سے بھگوان کا بھجن کرو۔ تم ضرور پرم پد کو (نجات) حاصل کرو گے۔ دنیا میں آکر جس نے غرور کیا وہ زیادہ عرصہ نہ جیا۔ دیکھو غرور نے کسے نہ کھو دیا۔

سہسر باہو اتی بلی کھا نیو ۔ پرشرام تا کو بل ما نیو
بین رُوپ راون ہو بھیو ۔ گرو آپنے سونش بھیو
بھومانسر بانا سر کنس ۔ گئے گرو تے دھونس
شری مد گرو کرو جن کوئے ۔ تیاگ سروسو نر بھے ہوئے

اتنا کہہ شری کرشن جی نے سب راجاؤں سے کہا کہ اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ۔ کٹمب سے مل کر اپنا راج پاٹ سنبھال ہمارے نہ پہنچتے ہستناپور میں راجہ یدھشٹر کے راج سویہ یگیہ میں آؤ۔ مہاراج! اتنی بات شری کرشن چندر جی کے منہ سے نکلتے ہی سہدیو نے سب راجاؤں کو جانے کا سامان جتنا چاہیئے۔ اتنا فوراً لا موجود کیا۔ وہ پربھو کی اجازت پاکر اپنے اپنے دیشوں کو گئے۔ شری کرشن جی بھی سہدیو کو ساتھ لے معہ بھیم ارجن وہاں سے چل کر خیریت سے ہستناپور آئے اور ارجن نے راجہ یدھشٹر کے پاس جاکر جراسندھ کے مرنے کا حال وسب راجاؤں کو چھڑانے کی بابت کہہ سنایا۔ اتنی کتھا کہہ شری کرشن جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن چندر آنند کند جی کے ہستناپور پہنچتے ہی وہ سب راجہ بھی اپنی فوج لے بھینٹ لے کر آپہنچے اور راجہ یدھشٹر سے مل کر بھینٹ دے شری کرشن چندر کی اجازت لے کر ہستناپور کے چاروں طرف جا اترے اور پربھو کی خدمت میں آپہنچے۔

ادھیائے 75

بھگوان کی اگر پوجا اور ششوپال ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! جیسے یگیہ راجہ یدھشٹر نے کیا اور ششوپال مارا گیا وہ میں سب کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ بیس ہزار آٹھ سو راجاؤں کے جاتے ہی چاروں طرف کے جتنے راجہ تھے کیا سوریہ ونشی کیا چندر ونشی سب کے سب آکر ہستناپور میں موجود ہوئے۔ تب راجہ یدھشٹر نے شری کرشن جی اور سب راجاؤں کا استقبال کیا اور ہر ایک کو یگیہ کا ایک ایک کام سونپا۔ پھر شری کرشن چندر جی نے راجہ یدھشٹر سے کہا کہ مہاراج! بھیم۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیو سمیت ہم پانچوں بھائی تو سب راجاؤں کو ساتھ لے کر اوپر کا کام کریں گے۔ اور آپ رشی منی براہمنوں کو بلا کر یگیہ شروع کیجئے مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی راجہ یدھشٹر نے سب رشی منی براہمنوں کو بلا کر پوچھا کہ مہاراج! جو جو چیزیں یگیہ میں چاہئیں۔ وہ بتلایئے مہاراج! اس بات کو کہتے ہی رشی منی براہمنوں نے گرنتھ دیکھ دیکھ یگیہ کی سامگری سب ایک پرچے پر لکھ دیں اور راجہ نے وہ سب منگوا کر ان کے سامنے رکھ دی۔ رشی منی

۴۴۳ براہمنوں نے مل کر یگیہ کی ویدی بنائی۔ چاروں وید کے سب رشی منی۔ براہمن۔ ویدوں کے بیچ آسن بچھا بیٹھے۔ پھر عورت کے ساتھ گانٹھ باندھ راجہ یدھشٹر بھی جا بیٹھے اور دروناچاریہ۔ کرپاچاریہ۔ دھرت راشٹر۔ دریودھن۔ شکشوپال وغیرہ جتنے یودھا اور بڑے بڑے راجہ تھے وہ بھی آ بیٹھے۔ براہمنوں نے آگر گنیش پجوائے۔ کلش کی بنیاد رکھ کے گرہتاپن

کیا۔ راجہ نے بھاردواج۔ گوتم۔ وششٹھ۔ وشوامتر۔ وامدیو۔ پاراسر۔ کشیپ۔ بیاس۔ وغیرہ بڑے بڑے رشی منی۔ براہمن کو ورن کیا اور راجیہ سے یگیہ کا سنکلپ کرا کر ہوم (ہون) شروع کیا۔ مہاراج! منتر پڑھ پڑھ رشی منی۔ براہمن آہوتی دینے لگے اور دیوتا ظاہر ہو کر ہاتھ بڑھا لینے لگے۔ اس وقت براہمن وید پاٹھ کرتے تھے۔ اور سب راجہ ہون کی سامگری لا لا دیتے تھے اور راجہ یدھشٹر ہون کرتے تھے۔ آخر خیریت سے یگیہ مکمل ہوا۔۔۔۔ راجہ نے تکمیل کی آہوتی دی۔ تب سُر۔ نر منی سب راجہ کو دھنیہ دھنیہ کہنے لگے۔ اور یگیہ گندھر و کنّر باجن بجا بجا یش گا گا کر لگے پھول برسانے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! یگیہ سے فارغ ہو کر یدھشٹر نے سہدیو جی کو بُلا کر پوچھا۔

پہلے پوجا کا کی کیجے ۔ اکشت تلک کون کو دیجے ۔
کون بڑو دیون کو ایش ۔ تا ہی پوج ہم نا دیں شیش

سہدیو جی بولے کہ مہاراج! سب دیوؤں کے دیو ہیں واسدیو۔ کوئی نہیں جانتا ان کا بھید یہ ہیں برہما۔ وروہ۔ اندر کے ایش۔ انہی کو پہلے پوج۔ جھکائیے شیش۔ جیسے درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ٹہنیاں ہری ہوتی ہیں ویسے ہی ہری کی پوجا کرنے سے سب دیوتا خوش ہوتے ہیں۔ یہی جگت۔ کر مالک ہیں۔ اور یہی پیدا کرتے

پرورش کرتے اور مارتے ہیں۔ ان کی لیلا ہے اننت۔ کوئی نہیں جانتا ان کا انت۔ یہی ہیں پربھو الکھ اگوچر۔ 444
اوینا شی۔ انہی کے چرن دباتی ہیں کملا ہوئی داسی۔ بھگتوں کے لیئے بار بار لیتے ہیں اوتار اور اسی مطابق کرتے ہیں لوک ویوہار

بندھو کہت گھر بیٹھے آویں . اپنی مایا موہی بھلاویں
مہا موہ ہم پریم بھلانے . ایشور کو بھراتا کر جانیں
ان سے بڑو نہ دیکھے کوئی . پوجا پرتھم انہی کی ہوئی

مہاراج! اس بات کے سنتے ہی سب رشی منی اور راجہ بول اٹھے کہ راجہ سہدیو جی نے سچ کہا۔ پہلے پوجنے کے قابل ہری ہی ہیں۔ تب تو راجہ بدھشٹر نے شری کرشن جی کو سنگھاسن پر بیٹھائے آٹھوں پٹ رانیوں سمیت چندن اکشت۔ پھول۔ دھوپ۔ دیپ۔ نئی ویدکر کی پوجا کی۔ پھر سب دیوتاؤں۔ رشیوں۔ منیوں۔ براہمنوں اور راجاؤں کی پوجا کی۔ رنگ رنگ کے جوڑے پہنائے۔ پھولوں کے ہار پہنائے۔ خوشبو لگائے راجہ نے حسب اوقات..... سب کو خوش کیا۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ:

ہری پوجت سب کو سکھ بھیو . ششوپال کو شیش جلیو

کافی دیر تک وہ سر جھکا کر من ہی من میں کچھ سوچتا رہا۔ آخر غصے میں آکر سنگھاسن سے سبھا کے بیچ بے خوف ہو کر بولا کہ اس سبھا میں دھرت راشٹر۔ دریودھن۔ بھیشم۔ کرن۔ درونا چاریہ وغیرہ سب بڑے بڑے گیانی مانی ہیں..... مگر اس وقت سب کی عقل ماری گئی۔ بڑے بڑے منی بیٹھے رہے۔ اور نند گوپ کے لڑکے کی پوجا ہوئی اور کوئی کچھ بھی نہ بولا جس نے برج میں جنم لے کر گوال بالوں کی جھوٹی چھاچھ کھائی۔ اسی کی اس سبھا میں ہوئی پربھو۔ تائی بڑائی۔

ناہی بڑو سب کہت اچیت . سُرپتی کو بلی کا گہی دیت

جس نے گوپی اور گوالوں سے پیار کیا۔ اس سبھا میں اسی کو سب سے بڑا سادھو بنا دیا۔ جس نے دودھ دہی۔ مکھن گھر گھر سے چرا کھایا۔ اسی کا یش سب نے مل گایا۔ گھاٹ گھاٹ میں جس نے لیا دان۔ اسی کا یہاں ہوا سمان (عزت) دوسرے کی عورتوں سے جس نے دھوکہ سے بھوگ کیا۔ سب نے اسی کو باعزت تلک دیا۔ برج میں اندر کی پوجا جس نے اٹھائی۔ اور پہاڑ کی پوجا ٹھہرائی۔ اور پوجا کا سامان پہاڑ کے نزدیک لے جا کر بہانہ سے خود ہی کھایا بھی اسے شرم نہ آئی۔ جس کی ذات پات ماتا پتا اور خاندان و دھرم کا نہیں ٹھکانا۔ اسی کو الکھ۔ اوینا شی کر کے سنے جانا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج اسی طرح موت کے چکر میں آکر ششوپال طرح طرح کی بری باتیں شری کرشن چندر جی کو کہتا تھا۔ اور شری کرشن سبھا کے بیچ سنگھاسن پر بیٹھے سن ایک ایک بات پر ایک ایک لکیر کھینچتے تھے تب بھیشم۔ درون۔ اور کرن اور بڑے بڑے راجہ ہری کی برائی سن بڑے غصے میں بولے کہ ارے بیوقوف! تو سبھا میں بیٹھا ہمارے سامنے پربھو کی برائی کرتا ہے۔ ارے چانڈال...

چپ رہ نہیں تو ابھی مار ڈالتے ہیں مہاراج! یہ کہہ کر سب راجہ ہتھیار لے کر ششوپال کو مارنے کے لئے اٹھ چلے اس وقت شری کرشن چندر آنند کند نے سب کو روک کر کہا کہ تم اس پر ہتھیار مت چلاؤ۔ کھڑے کھڑے دیکھو۔ یہ خود بخود ہی مرجاتا ہے۔ میں اس کے سو قصور سہوں گا۔ کیونکہ میں نے وعدہ کیا ہے۔ ایک سو سے زیادہ نہیں برداشت کرونگا۔ اس لئے میں لکیر کھینچتا جاتا ہوں مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی ہاتھ جوڑ شری کرشن چندر جی سے پوچھا کہ کرپانا تھا! اس کا کیا بھید ہے جو آپ اس کے سو قصور معاف کریں گے۔ سو مہربانی کر کے ہمیں سمجھائیے۔ تاکہ ہمارے من کا شک رفع ہو۔۔۔ پربھو بولے کہ جس وقت یہ پیدا ہوا تھا۔ اس وقت اس کے تین اور چار بازو تھے۔ یہ حال سن اس کے پتا دم گھوش نے جاکر جیوتشیوں اور بڑے بڑے پنڈتوں کو بلا کر پوچھا کہ یہ لڑکا کیسا ہوا۔ اس کا سوچ کر مجھے بتاؤ۔ راجہ کی۔۔۔۔ بات سنتے ہی پنڈت اور جیوتشیوں نے شاستر کو وچار کر کہا کہ مہاراج! یہ بڑا بلوان اور پرتاپی بنے گا۔ اور ہمارے خیال میں یہ بھی آتا ہے کہ کسی کے ملنے سے اس کی ایک اور دو باہیں گر پڑیں گی۔ یہ اسی کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ اتنا سن اس کی ماں مہادیوی سورسین کی بیٹی واسدیو کی بہن ہماری بہن بہت اداس ہوئی۔ اور آٹھوں پہر بیٹے کی ہی فکر میں رہنے لگی۔ کافی دن بعد بیٹے کو لے کر ایک دفعہ پتا کے گھر متھرا آئی۔ اور اسے سب سے ملایا۔ جب سے یہ مجھ سے ملا اور اس کی ایک آنکھ اور دو بازو گر پڑے۔ تب پھوپھی نے مجھے وچن بدھ کر کے کہا کہ اس کی موت تمہارے ہاتھ ہے تم اسے مت مارو۔ میں یہ بھیک تم سے مانگتی ہوں۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ ایک سو قصور اس کے نہ گنیں گے۔ اس سے زیادہ کرے گا تو ماریں گے۔ ہم سے یہ وچن پھوپھی لے سب سے رخصت ہوا تب یہ کہہ بیٹے سمیت اپنے گھر گئی۔ کہ سو قصور کیوں کرے جو کرشن کے ہاتھ مرے گا۔

مہاراج! اتنی کتھا سنائے شری کرشن جی نے سب راجاؤں کے من کا بھرم (شک) مٹائے۔ ان لکیروں کو گنا جو ایک ایک قصور پر کھینچی تھیں۔ گنتے ہی سو سے زیادہ ہوئیں۔ تبھی پربھو نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ اس نے جھٹ ششوپال کا سر کاٹ ڈالا اس کے جسم سے جو روشنی نکلی۔ وہ ایک دفعہ تو آسمان کو گئی اور پھر واپس آکر سب کے دیکھتے شری کرشن چندر کے منہ میں سمائی۔ یہ چرتر دیکھ سر۔ نر۔ منی جے جے کار کرنے لگے۔ اور پھول برسائے۔ اس پر شری مراری بھگت ہتکاری نے تیسری مکتی دی اور اس کی کریا کی۔ اتنی کتھا سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ مہاراج! تیسری مکتی پربھو نے کس طرح دی۔ سو مجھے سمجھا کر کہیئے۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ایک دفعہ یہ ہرنا کیشپ ہوا۔ یہ بھو نے نرسنگھ اوتار لے کر تارا۔ دوسری دفعہ راون ہوا تب ہری نے رام اوتار لے کر اس کا اُدھار کیا۔ اب تیسری دفعہ یہ ہے اسی لیے مکتی ہوئی۔ اتنی سن راجہ نے منی سے کہا کہ مہاراج! اب آگے کتھا کہیئے۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! یگیہ کے ہو چکتے ہی راجہ دھرشٹر نے سب راجاؤں کو عورتوں سمیت کپڑے پہنائے۔ براہمنوں کو بے شمار دان دیئے۔ دینے کا کام یگیہ میں دریودھن کا تھا۔ جس نے حسد کی وجہ سے ایک کی جگہ کئی دئے۔ جس سے اسکی بڑائی ہوئی مگر پھر بھی وہ خوش نہ ہوا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! یگیہ پورن ہوتے ہی شری کرشن چندر جی راجہ دھرشٹر سے رخصت ہو ساری فوج لے کٹمب سمیت ہستناپور سے چلے اور دوارکا پوری پہنچے۔ پربھو کے پہنچتے

ہی گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اور نگر میں آنند ہو گیا۔ ۴۴۶

ادھیائے 76 ۷۶

راجسویہ یگیہ کی تکمیل اور دریودھن کا اپمان (بے عزتی)

راجہ پریکشت بولے کہ مہاراج! راجسویہ یگیہ ہونے سے سب ہی خوش ہوئے مگر دریودھن ناراض ہوا اس کا کیا سبب ہے؟ وہ تم مجھے سمجھا کر کہو تاکہ میرے من کا شک رفع ہو۔ شری شُک دیو جی بولے کہ راجہ! تمہارے پتامہ بڑے گیانی تھے۔ انھوں نے یگیہ میں جیسے دیکھا اسے ویسا ہی کام دیا۔ بھیم کو بھوجن کرانے کا کام دیا۔ یُوجا پر سہدیو کو رکھا۔ دھن لانے کو نکل رہے۔ سیوا کرنے پر ارجن ٹھہرے۔ شری کرشن چندر جی نے پاؤں دھونے اور جھوٹی پتّل اٹھانے کا کام لیا۔ اور دریودھن کو دھن بانٹنے کا کام دیا۔ اور سب جتنے راجہ تھے انھوں نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ مہاراج! سب ایمانداری سے یگیہ کا کام کرتے تھے۔ مگر راجہ دریودھن جو کام کرتا تھا وہ ایک کی جگہ کئی کئی چیز دیتا تھا۔ اپنے من میں یہ سوچ کر کہ ان کا جھنڈا ختم ہو۔ تاکہ ان کی بے عزتی ہو جائے مگر بھگوت کرپا سے بے عزتی کی بجائے عزت ہوتی تھی۔ اس لیئے وہ ناراض ہوتا تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرے ہاتھ میں چکر ہے ایک روپیہ دونگا تو چار اکٹھے ہوں گے۔ اتنی کتھا کہہ کر

شری شُکدیو جی بولے کہ راجہ! اب آگے کتھا سُنیے۔ شری کرشن چندر کے جاتے ہی راجہ یدھشٹر نے سب راجاؤں کو کھلا پلا کر بہت بڑی عزت و آبرو سے رخصت کیا۔ وہ اپنی اپنی فوج سجا کر اپنے اپنے دیش کو گئے۔ پھر راجہ یدھشٹر کورو اور پانڈوؤں کو لے کر گاجے باجے سے نہانے کو گئے۔ نہا دھو کر وستر آبھوشن پہن سب کو ساتھ لے کر یدھشٹر وہاں آتے ہیں جہاں معہ راکشش نے سونے سے جڑے ہوئے مندر بنا رکھے تھے۔ مہاراجہ یدھشٹر راج سنگھاسن پر براجے۔ اس وقت گندھرگن گاتے تھے۔ چارن بندی لوگ یش کھاتے تھے اور راجہ یدھشٹر کی سبھا اندر جیسی معلوم ہو رہی تھی۔ تبھی راجہ یدھشٹر کے آنے کا حال سُن کر راجہ دریودھن بھی وہ سوکہ من میں

ہوئے ملنے کیلئے بڑی دھوم دھام سے آیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جو وہاں میں نے چوک بیچ ایسا کام کیا تھا کہ جو کوئی جاتا تھا وہاں خشکی میں پانی اور پانی میں خشکی کا شک ہوتا تھا۔ مہاراج! راجہ دریودھن مندر میں بیٹھا تو اسے خشکی دیکھ پانی کا شک ہوا۔ اس نے کپڑے سمیٹ کر اٹھائیے۔ آگے پانی کو خشکی سمجھ کر آگے پاؤں بڑھایا تو گڑھے میں گرا اسکے سب کپڑے بھیگ گئے۔ یہ تماشہ دیکھ سبھا کے سب لوگ کھلکھلا اٹھے۔ راجہ یدھشٹر نے ہنسی روک روک منہ پھیر لیا۔ مہاراج! سب کے ہنس پڑنے سے دریودھن بہت شرمندہ ہو کر غصہ سے لال پیلا ہو واپس آ گیا۔ سبھا میں بیٹھ کر کہنے لگا کہ کرشن کی طاقت پر یدھشٹر کو بہت غرور ہوا ہے۔ آج سبھا میں بیٹھ کر میری بے عزتی کی ہے اگر اس بات کا بدلہ میں نے نہ لیا تو میرا نام بھی دریودھن نہیں۔

ادھیائے 77

شالو راکشش ودھ

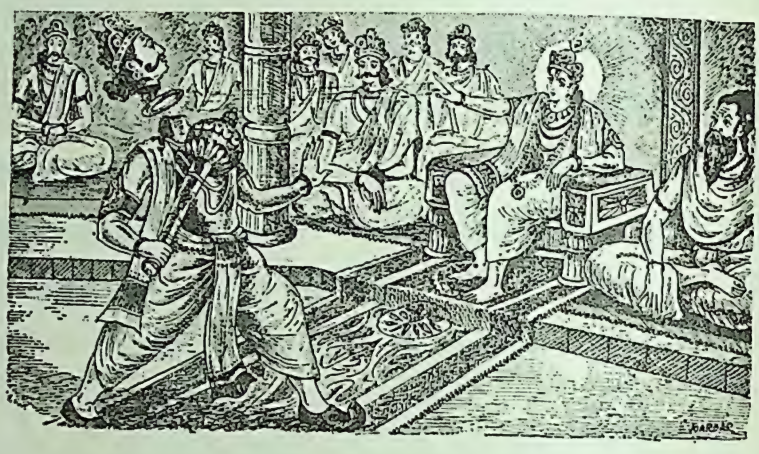

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جس وقت شری کرشن چندر اور بلرام جی ہستنا پور میں تھے اس وقت شالو نامی راکشش ششوپال کا دوست جو روکمنی کے بیاہ میں شری کرشن جی کے ہاتھ کی مار کھا کر بھاگا تھا وہ من ہی من میں اتنا کہہ مہادیو جی کی تپسیا کرنے لگا کہ اب میں اپنا بدلہ یدوونسیوں سے لوں گا۔

اندری جیت سبھی وش کینی . بھوک پیاس سب توسہ لینی
ایسی ودھی تپ لاگیو کرن . سمرے مہادیو کے چرن
نت اٹھ مٹھی ریت لے کھائے . کرے گھٹن تپ شو من لائے
ورش ایک اسی طرح گیو . تب ہی مہادیو درد یو

کہ آج سے تو اجرامر ہوا اور ایک رتھ مایا کا تجھے میں راکشش بنا دے گا تو جہاں جانا چاہے گا وہ تجھے وہاں ہی

لے جائے گا۔ اس رتھ کو ترلوکی میں میرے ور کی طاقت سے سب جگہ جانے کی مجال ہوگی۔ مہاراج! سدا شونے جو ... وردان دیا تو ایک رتھ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ وہ شوجی کو پرنام کر رتھ پر چڑھ دوارکا پوری کو دھر دھمکا۔ وہاں جاکر نگر واسیوں کو طرح طرح کی تکلیف دینے لگا۔ کبھی آگ برساتا تھا۔ کبھی پانی۔ کبھی درخت اکھاڑ نگر پر پھینکتا تھا اور کبھی پہاڑ اس کے ڈر سے سب نگر نواسی خوف زدہ ہو کر راجہ اگرسین کے پاس بھاگ کر پکارے کہ مہاراج! کی دہائی۔ راکشش نے آکر شہر میں بڑی آفت مچائی۔ جو اس طرح وہ دھوم مچائے گا۔ تو کوئی بھی زندہ نہ بچے گا۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین نے پردمن اور سامپ کو بلا کے کہا کہ دیکھو ہری کا پیچھا کر کے یہ راکشش آیا ہے پرجا کو دکھ دینے تم اس کا بندوبست کرو۔ راجہ کا حکم پاتے ہی پردمن تو اپنی فوج لے رتھ پر بیٹھ نگر کے باہر لڑنے کے لیے جا موجود ہوئے۔ اور سامپ کو ڈرا ہوا دیکھ بولے۔ کہ تم کسی بات کا فکر مت کرو۔ میں ہری پرتاپ سے اس راکشش کو بات کی بات میں مار ڈالتا ہوں۔ اتنی بات کہہ کر پردمن جی فوج لے ہتھیار سنبھال جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے تو اس نے ایسی مایا کی کہ دن کی رات ہوگئی۔ پردمن جی نے روشنی بان چلا کر اندھیرے کو دور کیا۔ پھر کئی بان انھوں نے ایسے مارے کہ اس کا رتھ خستہ ہو گیا۔ وہ کبھی بھاگ جاتا تھا اور کبھی راکشش مایا پھیلا کر لڑتا تھا۔ اور پربھو کی رعایا کو دکھ دیتا تھا اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! دونوں طرف سے گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی ... کہ اچانک آکر شالو راکشش کے وزیر دیومان نے پردمن کی چھاتی میں ایک گدا ایسی ماری کہ یہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے گرتے ہی وہ چلایا کہ میں نے شری کرشن کے بیٹے پردمن کو مارا۔ مہاراج! یادو راکشسوں سے جنگ کر رہے تھے اسی وقت پردمن کو بے ہوش دیکھ دارون سارتھی کا بیٹا انھیں رتھ میں ڈال میدان سے بھاگا اور نگر میں لے آیا ... ہوش میں آتے ہی پردمن جی نے بڑے غصہ میں سوت سے کہا۔

ایسو ناہی اچت رہی تو ہی ۔ جان رچیت بھگا وہی موہی
رن تج کے تو لا یو دھام ۔ یہ تو نہیں شور کو کام
یدو کل میں ایسو نہیں کوئے ۔ تج کے کھیت جو بھاگیو ہوئے

کیا تو نے مجھے کبھی بھاگتے دیکھا تھا جو تو آج مجھے میدان سے بھگا لایا یہ بات جو سنے گا وہ میری ہنسی اور برائی کرے گا۔ تو نے یہ کام اچھا نہیں کیا جو بغیر بات دھبہ لگا دیا۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی سارتھی رتھ سے اتر ہاتھ جوڑ سر جھکائے بولا۔ ہے پربھو! تم سب نیتی (اصول) جانتے ہو۔ ایسا کوئی دھرم نہیں جانتے۔ کہا ہے:۔

رتھی شور جو گھائل پرے ۔ تا ہی سارتھی بے نیکرے
جو سارتھی پرے کھا گھائے ۔ تائے بچائے رتھی لے جائے
لاگی پربل گدا اتی بھاری ۔ مور رچیت ہے سدھ یہہ بساری
تب ہی رن تے لے نیسرو ۔ سوامی درو وہ اب لیش تے ڈرو
گھری ایک لے کرو شرام ۔ اب چل کر کیجے سنگرام

دھرم نیتی تم سب سکل جانئے . جگ اپہاس نہ من مانئے ۴۴۹

اب تم سب ہی کرودھ کری ہو . مایا مئے راونو کی ہری ہو

مہاراج! ایسے کہ سوت پردمن جی کو پانی کے پاس لے گیا۔ وہاں انھوں نے ہاتھ نہ دھوئے۔ تیار ہو کر کوچ ٹوپ پہن، دھنش بان سنبھال سارتھی سے کہا کہ اچھا ہوا جو ہوا۔ اب تو مجھے وہاں لے چل۔ جہاں دیومان یدو ونشیوں سے لڑائی کر رہا ہے۔ اس بات کے سنتے ہی سارتھی فوراً رتھ وہاں لے گیا جہاں وہ لڑ رہا تھا۔ جاتے ہی انھوں نے للکار کر کہا کہ ادھر ادھر کیا لڑتا ہے۔ آ میرے سامنے ہو۔ تجھے شنشو پال کے پاس بھیجوں۔ یہ بات سنتے ہی وہ جو پردمن جی پر آ ٹوٹا تو کئی ایک بان چلا کر انھوں نے اسے مار گرایا اور سارتھی کو بھی کاٹ کاٹ سمندر میں ڈبویا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب اسر دل سے یدھ کرتے کرتے دوار کا پوری میں سب یدو ونشیوں کو ستائیس دن ہوئے۔ تب انتریامی شری کرشن چندر جی نے ہستناپور میں بیٹھے بیٹھے دوار کا پوری کی حالت دیکھ دیکھ راجہ یدھشٹر سے کہا کہ مہاراج! میں نے رات کو ایک خواب دیکھا کہ دوار کا میں بڑی مصیبت چھا رہی ہے اور سب یدو ونشی نہایت دکھی ہیں۔ اس لیے اگر آپ اجازت دیں تو ہم دوار کا کو جائیں۔ یہ بات سن راجہ یدھشٹر نے ہاتھ جوڑ کے کہا کہ جو پربھو چاہیں کریں۔ یہ بات سن شری اور بلرام سب سے اجازت لے نگر سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بائیں طرف ایک ہرنی دوڑی جاتی ہے اور سامنے کتا کھڑا سر جھاڑتا ہے۔ یہ بری علامات دیکھ پربھو نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی تم سب کو ساتھ لے پیچھے سے آؤ۔ میں آگے چلتا ہوں راجہ! بھائی سے یوں کہہ کر شری کرشن جی آگے جا کر میدان جنگ میں کیا دیکھتے ہیں کہ اسر یدو ونشیوں کو چاروں طرف سے بڑی مار مار رہے ہیں۔ اور وہ بڑے گھبرا گھبرا کر ہتھیار چلا رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر پربھو بہت متاثر ہوئے۔ اتنے میں بلدیو جی بھی آ پہنچے۔ تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی تم جا کر نگر اور رعایا کی حفاظت کرو۔ میں انھیں مار کر آتا ہوں۔ پربھو کا حکم سن بلرام جی تو شہر میں گئے اور خود ہری جنگ میں گئے۔ جہاں پردمن جی شالو سے یدھ کر رہے تھے۔ یدو پتی کے آتے ہی شنکھ بجا اور سب نے جانا کہ شری کرشن چندر آئے مہاراج! پربھو کے آتے ہی شالو اپنا رتھ اڑا کر آسمان میں لے گیا اور وہاں سے آگ کی طرح بان برسانے لگا۔ اس وقت شری کرشن جی نے سولہ بان گن کر ایسے مارے کہ اس کا رتھ اور سارتھی اڑ گیا اور تڑپ تڑپ کے نیچے گرا۔ گرتے ہی سنبھل کر اس نے ایک بان ہری کے بائیں بازو میں مارا۔ اور یوں پکارا کہ کرشن کھڑا رہ۔ میں یدھ کر کے تیری طاقت دیکھتا ہوں۔ تو نے تو شنکھاسر اور شنشو پال وغیرہ بڑے بڑے بلوان یودھا دھوکے سے مارے ہیں مگر اب میرے ہاتھ سے تیرا بچنا مشکل ہے۔

موسوں تو ہی پربل کام . کپٹ چھانڈ کیجو سنگرام

کنسا سر بھوما سرا ری . تیرو یگ دیکھت ہیں ہری

بیٹھو تہاں بھوری نہیں آوے . بھیجے تمہیں بڑائی پاوے

یہ بات سن جو شری کرشن جی نے اتنا کہا ارے بیوقوف ابھیمانی۔ کائر۔ بزدل۔ اکشتری جو ہیں گمبھیر (سنجیدہ)

۴۵۰ 450
شور ویر (بہادر) وہ پہلے کسی سے بڑا بول نہیں بولتے۔ اتنا سُن دوڑ کر اس نے ہری پر ایک گدا بڑے غصّے میں چلائی وہ پربھو نے باآسانی کاٹ گرائی۔ پھر شری کرشن چندر جی نے اس کے ایک گدا ماری۔ وہ کھا کر مایا کی اوٹ میں جا کر دو گھڑی کے لیے بیہوش ہوا۔ پھر کپٹ کا روپ بنا کر سامنے آ کر بولا۔

دوہا:۔ مایا تمہاری دیو کی۔ پٹھیو مہی اکو لائے
شترو شالو وسدیو کو پکڑے لینے جائے

مہاراج! وہ راکشش اتنی بات سنا کر وہاں سے جا۔ مایا کا وسدیو بنا باندھ لایا۔ شری کرشن جی کے سامنے آ کر بولا ارے کرشن۔ دیکھ۔ میں تیرے پتا (والد) کو باندھ لایا اور اب اس کا سر کاٹ سب یدو ونشیوں کو مار سمندر میں ڈالوں گا پھر تجھے مار کر بے فکر ہو کر راج کروں گا۔ مہاراج! ایسے کہہ اس نے مایا کے وسدیو کا سر شری کرشن جی کے دیکھتے ہی کاٹ ڈالا اور برچھی کی نوک پر رکھ سب کو دکھایا۔ یہ مایا کا چرتر دیکھ پہلے تو پربھو کو بے ہوشی آئی۔ پھر حوصلہ رکھ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ یہ کیونکر ہوا۔ جو یہ وسدیو جی کو بلرام جی کے رہتے دوارکا پوری سے پکڑ لایا۔ کیا یہ ان سے بھی طاقتور ہے جو ان کے سامنے سے وسدیو جی کو نکال لایا۔ مہاراج! ایسی ایسی باتیں کافی دیر تک پربھو راکشش مایا کے چکر میں آ کر پربھو سوچتے رہے۔ آخر دھیان سے پربھو نے دیکھا تو آسروی مایا کا بھید سمجھ میں آیا۔ تب تو شری کرشن جی نے اسے للکارا۔ یہ سُن کر وہ آکاش کو گیا اور لگا وہاں سے ہتھیار چلانے۔ تبھی شری کرشن جی نے کئی ایک بان ایسے مارے کہ وہ رتھ سمیت سمندر میں گرا۔ گرتے ہی سنبھل کر گدا لے پربھو پر جھپٹا۔ تب تو ہری نے اسے بڑے غصہ میں آ کر سدرشن چکر سے مار گرایا۔ ایسے کہ جیسے سرپتی نے ورتاسر کو مار گرایا تھا۔ مہاراج! اس کے گرتے ہی اس کے سر میں سے منی نکل کر زمین پر گری اور روشنی شری کرشن جی کے منہ میں سمائی۔

ادھیائے 78 ۷۸

دنت وکرا اور دُدورتھ کا اُدھار اور نیرتھ یاترا میں بلرام جی کے ہاتھ سے سوت جی کا وَدھ

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اب میں ششوپال کے بھائی دنت وکرا اور دورتھ کی کتھا کہتا ہوں۔ جیسے وہ مارے گئے جب سے ششوپال مارا گیا تب سے وہ دونوں شری کرشن جی سے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کا ارادہ کیا کرتے تھے آخر شالو اور دیومان کے مرتے ہی اپنی سب فوج لے دوارکا پوری چڑھ آئے۔ چاروں طرف سے گھیر کر لگے طرح طرح کے ہتھیار چلانے اور بان برسانے۔

پڑیو نگر کو لابل بھاری ۔ سُن پکار رتھ چڑھے مُراری

شری کرشن جی کے باہر جا کر وہاں کھڑے ہوئے جہاں غصّے میں لال پیلے ہوئے ہتھیار لیئے وہ دونوں راکشش لڑنے کو حاضر تھے۔ پربھو کے دیکھتے ہی دنت کر غرور کر بولا کہ ارے کرشن! تو اپنا ہتھیار چلانے بعد میں میں تجھے

451

۴۵۱ مارون گا۔ اتنی بات میں نے اس لیئے کہی کہ مرتے وقت تیرے من میں یہ خواہش نہ رہ جائے کہ میں نے ونت وکر پر وار نہ کیا تو نے بڑے بڑے بہادر مارے ہیں مگر اب میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا مہاراج! ایسی نہ معلوم کتنی ہی باتیں کہہ کر ونت وکر نے پربھو پر گدا چلائی۔ وہ پربھو نے فوراً کاٹ گرائی۔ پھر دوسری گدا لے پربھو سے مہایدھ کرنے

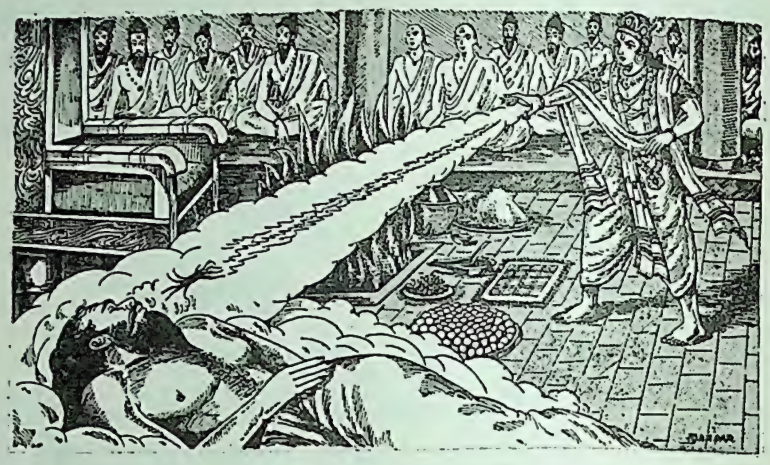

لگا۔ تب تو بھگوان نے اسے مار گرایا۔ اور اس کا تیج نکل پربھو کے منہ میں سمایا۔ پھر ونت وکر کا مرنا دیکھ ودرتھ بھی یدھ کرنے چڑھ آیا اس نے ودرتھ کا سر کاٹ کنڈل سمیت کاٹ گرایا اور پھر راکشسی فوج کو مار بھگایا۔ اس وقت

پھولے دیو پھول برساویں ۔ کنّر چاون ہری یش گاویں
سدھ سادھیہ ودیادھر سارے ۔ جے جے چڑھے وِمان پکاریں

پھر سب بولے کہ مہاراج! آپ کی لیلا اپرم پار ہے۔ کوئی اس کا بھید نہیں جانتا۔ پہلے ہرنا کشیپ اور ہرنا کش ہوئے۔ پھر راون اور کنبھ کرن اور اب یہ ونت وکر اور ششوپال ہوئے۔ تم نے تینوں مرتبہ انھیں مارا اور مکتی دی۔ اس لیئے تمہاری متی کسی سے کچھ جانی نہیں جاتی۔ مہاراج! اتنا کہہ دیوتا تو پربھو کو پرنام کر چلے گئے اور ہری بلرام جی سے کہنے لگے کہ بھائی۔ کورو اور پانڈوؤں سے ہوئی لڑائی۔ اب کیا کریں۔ بلدیو جی بولے کہ کرپا ندھان۔ مہربانی کر کے آپ ہستناپور کو جائیے۔ تیرتھ یاترا کر پیچھے سے میں بھی آتا ہوں اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! یہ وچن سن شری کرشن چندر جی تب ہی کورو کشیتر کو گئے جہاں کورو اور پانڈو مہابھارت یدھ کرتے تھے۔ اور بلرام جی تیرتھ یاترا کو گئے۔ سب تیرتھ کرتے کراتے بلدیو جی نیمش آرنیہ میں پہنچے۔ تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک طرف رشی منی یگیہ رچا رہے ہیں اور ایک طرف رشی منی سبھا میں سنگھاسن پر بیٹھے سوت جی کتھا سنا رہے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہی سونک وغیرہ سب منیوں نے اٹھ کر پرنام کیا اور سوت سنگھاسن پر گدی لگائے بیٹھا

۴۵۲

دیکھتا رہا۔ مہاراج! سوت کے نہ ... اٹھتے ہی بلرام جی نے سونک وغیرہ سب رشی منیوں سے کہا کہ اس بے وقوف کو کس نے یہاں بٹھایا اور بیاس آسن دیا۔ کتھا کہنے والے کو چاہیئے بھگتی۔ منتر و ویکی اور گیانی۔ یہ ہے گن ہیں۔ لائق اور گھمنڈی۔ پھر چاہیئے پرا پکاری اور صبر والا۔ یہ ہے بے صبرا اور خود غرض۔ ایسے کو یہ بیاس گدی جچتی نہیں۔ اسے اٹھا کر کیا مگر اسے یہاں سے نکال دینا چاہیئے۔ اس بات کے سنتے ہی سونک وغیرہ بڑے بڑے رشی منی و نتی (عرض) کر کے بولے کہ مہاراج! تم ہو ویر دھیر سب دھرم نیتی کے جاننے والے۔ یہ ہیں بزدل کائر ابھیانی۔ اگیانی۔ ان کا قصور معاف کیجیے کیونکہ یہ ویاس گدی پر بیٹھا ہے۔ برہما کے یگیہ کے دھرم کے لیئے اسے یہاں بیٹھایا ہے۔

آسن گرو موڈ من دھریو ۔ اٹھ پرنام تم کو نہیں کریو
یہی ناتھ یاکو اپرادھ ۔ پری چوک ہے تو یہ سادھ
سوت ہی مارے پاتک ہوئے ۔ جگ میں بھلو کہے نہیں کوئے
نشچل وچن نہ جائے ہمارو ۔ یہ تم تج من ماہنی وچارو

مہاراج! اتنی بات سنتے ہی بلرام جی نے ایک کش اٹھائے یونہی سوت کو مارا اس کے لگتے ہی وہ مر گیا۔ یہ چرتر دیکھ سونک وغیرہ رشی منی ہاہا کار کر کے اداس ہو کر بولے کہ مہاراج! جو بات ہونی تھی سو تو ہوئی مگر اب کر کے ہماری چنتا دور کیجیے۔ پربھو بولے۔ تمہیں کس بات کی ضرورت ہے؟ سو تم کہو وہ ہم پوری کریں گے... منیوں نے کہا مہاراج! ہمارے یگیہ کرنے میں کسی بات کی رکاوٹ نہ ہو۔ یہی ہماری خواہش ہے جو آپ پوری کیجیے اور جگت میں یش لیجیے۔ اتنی بات منیوں کے منہ سے نکلتے ہی انتریامی بلرام جی نے سوت کے بیٹے کو بلا کر ویاس گدی پر بٹھا کر کہا کہ یہ اپنے باپ سے زیادہ عقلمند ہو گا اور میں نے اسے امر پد دے کر چرنجیو کیا۔ اب تم بے فکری سے یگیہ کرو۔

ادھیائے ۷۹ 79

بلول کا اُدّھار اور بلرام تیرتھ یاترا گمن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بلرام جی کی اجازت ملتے ہی سونک وغیرہ سب رشی منی بڑے خوش ہو کر یگیہ کرنے لگے۔ تو اول کا بیٹا آ کر بڑے غصہ میں آ کر گرجا۔ بڑی بھیانک کالی آندھی چلانے لگا۔ آسمان سے خون اور ٹٹی پیشاب برسانے اور طرح طرح کا اودھم مچانے لگا۔ راکشش یہ گستاخی دیکھ بلدیو جی نے ہل موسل کو یاد کیا وہ آ کر موجود ہوئے۔ تو پربھو نے غصہ سے بلول کو ہل سے کھینچ ایک ..... موسل اس کے سر پر ایسا مارا کہ:

پھوٹیو مستک چھوٹے پران . رودھر پرواہ بھیو تہی وتھان
کر بھج ڈاری پریو بکرار . نکلے لوچن راتے پار

بلول کے مرتے ہی سب منیوں نے خوش ہو کر بلدیو جی کی پوجا کی۔ اور بہت سی چیزیں بھینٹ دیں۔ پھر بلرام ... سکدھام وہاں سے چل کر تیرتھ یاترا کو نکلے تو مہاراج! سب تیرتھ کر گھومتے گھومتے وہاں پہنچے جہاں کرو کشیتر میں ... دریودھن اور بھیم سین گھمسان کی لڑائی کرتے تھے۔ اور پانڈوؤں سمیت بڑے بڑے راجہ وشری کرشن چندر جی کھڑے دیکھتے تھے بلرام جی کے جاتے ہی دونوں بہادروں نے پرنام کیا۔ ایک نے گورو جان اور دوسرے نے رشتہ دار مان ان دونوں کو لڑتا دیکھ بلرام جی بولے۔

بھٹ سماں پربل دوؤ ویر . اب سنگرام تجہو تم دھیر
کرو پانڈو کا راکھو ونش . بندھو متر سب بھئے ودھونش
دوؤ سن بولے سر نائے . اب رن نے اتر یو نہیں جائے

پھر دریودھن بولا۔ کہ گورو دیو ہمیں آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بولنا۔ آپ میری بات دھیان سے سنیئے۔ یہ جو مہابھارت یدھ ہوتا ہے اور لوگ مارے گئے و مارے جا رہے ہیں اور مارے جائیں گے سو تمہارے بھائی کی وجہ سے۔ پانڈو صرف کرشن کی طاقت پر لڑتے ہیں ورنہ انکی کیا مجال جو کوروؤں سے لڑیں۔ یہ بچارے تو نہتے کرشن جی کے ایسے قابو میں ہو رہے ہیں جیسے کاٹھ کی پتلی مداری کے اشارے پر ناچتی ہے ان کو یہ مناسب تھا کہ وہ پانڈوؤں کی مدد کریں۔ اور ہم سے اتنا حسد کریں۔ دشاسن کی بھیم سین کی بھجا اکھڑ والی اور میری جانگھ میں گدا لگوائی۔ تم سے ہم زیادہ کیا کہیں گے اس وقت۔

جو ہری کریں سوئی اب ہوئے . یہ باتیں جانیں سب کوئے

یہ وچن دریودھن کے منہ سے نکلتے ہی اتنی کہہ بلرام جی شری کرشن جی کے پاس آئے کہ تم بھی جھگڑا کرنے میں کچھ کم نہیں اور بولے کہ بھائی تم نے یہ کیا کیا۔ جو یدھ کروائے دشاسن کی بھجا تڑوائی اور دریودھن کی جانگھ کٹوائی۔ یہ دھرم یدھ کا اصول نہیں

ہے کہ کوئی طاقت ور ہو تو بازو کاٹ کر اس پر ہتھیار چلاوے۔ ہاں دھرم یدھ یہ ہے کہ ایک ایک کو للکار سامنے وار کرے
شری کرشن چندر بولے۔ بھائی تم نہیں جانتے یہ کورو بڑے ادھرمی پاپی ہیں۔ انکی بے انصافی کچھ کہی نہیں جاتی۔ پہلے
انھوں نے دشاسن شکتی بھگدت کے کہنے سے جوا کھیل دھوکہ سے راجہ یدھشٹر کا سب کچھ جیت لیا۔ دشاسن دروپدی کا ہاتھ
پکڑ لایا۔ اس لیے اس کے ہاتھ بھیم سین نے اکھاڑے۔ دریودھن نے بھا کے بیچ دروپدی کو جانگھ پر بٹھانے کے لیے کہا اس پر
اسکی جانگھ کاٹی گئی۔ اتنا کہہ شری کرشن چندر پھر بولے کہ بھائی! تم نہیں جانتے اسی طرح کی جو بے ایمانی کورووں نے پانڈوں
کے ساتھ کی ہیں۔ سو ہم کہاں تک کہیں گے۔ اس لیے یہ بھارت کی آگ کسی طرح نہ بجھے گی۔ تم اس کا کچھ بندوبست مت
کرو۔ مہاراج! اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی بلرام جی کو روکمینی سے چل دوارکا پوری میں آئے۔ اور راجہ اگرسین
سے مل کر ہاتھ جوڑ کہنے لگے کہ مہاراج! آپکے پنیہ پرتاپ سے ہم سب تیر تھ یاترا تو کر آئے۔ مگر ایک قصور ہم سے ہوا۔ راجہ اگرسین
بولے وہ کیا؟ بلرام جی نے کہا مہاراج! نمیش آرنیہ میں جاکر ہم نے سوت کو مارا جس کی ہتیا لگی۔ اب آپ کی اجازت
تو پھر نمیش آرنیہ میں جاکر یگیہ کر کے درشن کر کے پھر تیر تھ نہائے ہتیا کا پاپ مٹاویں۔ پھر براہمن بھوجن کرائے ذاتی کو جاویں
جس سے جگ میں یش پاویں۔ راجہ اگرسین بولے اچھا آپ ہو آئیے۔ مہاراج! راجہ کی اجازت پاکر بلرام جی کتنے ہی یدوونشیوں
کو ساتھ لے کر نمیش آرنیہ جاکر شنان وان کر شدھ ہو آئے۔ پھر پروہت کو بلائے ہوم کروائے براہمن جمائے ذاتی کو
دنیاداری کا سب کام کر پاک ہوئے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

جو یہ چرتر سنے من لائے ۔ تا کو سب ہی پاپ نشائے

اڈھیائے ۸۰
80

شری کرشن جی دوارا سداماں جی کا سواگت (استقبال)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب میں سداماں کی کتھا کہتا ہوں کہ جیسے وہ پربھو کے پاس گیا اور اس کی
غریبی دور ہوئی۔ سو تم دھیان سے سنو۔ جنوب میں ایک دراوڑ دیش ہے وہاں براہمن اور ویک بستے تھے۔ رزیش
جن کے راجیہ میں گھر گھر ہوتا تھا۔ بھجن سمرن اور ہری کا دھیان سب کرتے تھے۔ تب یگیہ دھرم اور سادھو سنت گوبر
کا سمان۔

ایسے بسیں سبھی نہی ٹھور ۔ ہری بن کچھو نہ جانے اور

اس حالت میں سداماں نامی براہمن شری کرشن چندر کا گور بھائی بہت دین۔ دھن ہین۔ نن کشین۔ مہادر در دغریب
ایسا کہ جسکے گھر میں نہ گھاس نہ کھانے کو کچھ پاس۔ ایک دن سداماں جی کی عورت غریبی سے بہت گھبرا کر بہت دکھ پاکر پتی کے پاس جاکر
بہت ڈر کر ڈرتی کانپتی بولی کہ مہاراج! اب اس غریبی کے ہاتھ بہت دکھ پاتی ہوں۔ جواب اسے دور کرنا چاہتے ہو تو ایک طریقہ

۴۵۵ 455

بتاتی ہوں۔ براہمن بولا وہ کیا۔ اس نے کہا کہ تمہارے دوست ترلوکی ناتھ دوارکا داسی شری کرشن چندر آنند کند ہیں جوان کے پاس جاؤ تو غریبی دور ہو۔ کیونکہ وہ دھن دولت دھرم و مکتی کے داتا ہیں۔ مہاراج! جب براہمنی نے ایسے سمجھا کر کہا تو سداما بولے کہ اے پیاری بغیر دیئے شری کرشن چندر بھی کسی کو کچھ نہیں دیتے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جنم بھر (تا زندگی) میں نے کسی کو کچھ نہیں دیا۔ بغیر دیئے کہاں سے پاؤں گا۔ ہاں! تیرے کہنے سے جاؤں گا۔ تو شری کرشن کے درشن کرآؤں گا۔ اس بات کے سنتے ہی براہمنی نے ایک نہایت بوسیدہ کپڑے میں تھوڑے سے چاول لاکر باندھ دیئے۔ پربھو کی بھینٹ کے لیے اور لوٹا

رسی ولاٹھی دی۔ تب تو ڈور لوٹا کندھے پر ڈال چاول کی پوٹلی بغل میں دبا کر لاٹھی ہاتھ میں لے شری گنیش کو منائے شری کرشن کا دھیان دھر دوارکا پوری کو پدھارے مہاراج! راستے میں چلتے چلتے سداما من میں کہنے لگا کہ دھن تو میری قسمت میں نہیں۔ مگر دوارکا جائے شری کرشن چندر آنند کند کا درشن تو کروں گا۔ ایسے سوچتا ہوا چلتا چلتا تین پہر میں سداما دوارکا پوری میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ نگر کے چاروں طرف سمندر ہے اور بیچ میں شہر۔ اور شہر کی رونق قابل دید ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب سداما نے نگر کے اندر جاکر دیکھا تو جگہ بدو دنشی اندر جیسی بسھا لگائے بیٹھے ہیں۔ جہاں تہاں گئو دان ہری بھجن پربھو کا یش ہو رہا ہے اور سارے نگر نواسی بڑے آنند میں ہیں۔ مہاراج! یہ چرتر دیکھتا دیکھتا اور شری کرشن چندر جی کا مندر پوچھتا پوچھتا سداما پربھو کی ڈیوڑھی پر کھڑا ہو کر کسی سے پوچھا کہ شری کرشن چندر جی کہاں براجتے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوتا! تم مندر کے اندر جاؤ۔ سامنے شری کرشن جی رتن سنگھاسن پر بیٹھے ہیں مہاراج! اتنا وچن سن سداما جو اندر گیا تو دیکھتے ہی شری کرشن جی سنگھاسن سے اتر آگے بڑھ کر بڑے پیار سے ہاتھ پکڑ اسے لے گئے پھر سنگھاسن پر بیٹھائے۔ پاؤں دھوئے۔ چرنامرت لیا۔ پھر چندن وغیرہ لگائے۔ پھول چڑھائے پربھو نے سداما کی پوجا کی۔

اتنا کر ہری جورے ہاتھ . کشل کشیم پوچھت یدو ناتھ

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! یہ چرتر دیکھ رو کمنی سمیت آٹھوں پٹ رانیاں اور سب یدو ونشی جو اس وقت وہاں تھے. من ہی من میں یوں کہنے لگے کہ اس غریب میلے کچیلے گندے براہمن نے ایسا کیا اگلے جنم میں پُنیہ کیا تھا جو تر لوکی ناتھ نے اسے اتنی عزت دی مہاراج! انتریامی شری کرشن چندر اس وقت سب کے من کی بات سمجھ کر ان کے دل کی شک مٹانے کو سداماں سے گورو کے گھر کی بات کرنے لگے کہ بھائی تمہیں وہ بات یاد ہے کہ گورو ماتا نے ہمیں ایک دن ایندھن لینے بھیجا تھا اور جب جنگل میں ایندھن اکٹھا کر کے گٹھری باندھ سر پر دھر کر چلنے لگے تو آندھی اور مینھ آیا اور لگا موسلا دھار برسنے. جل تھل چاروں طرف بھر گئے. تم بھیگ کر جہاد کھ پائے. جاڑا کھائے.... رات بھر ایک درخت کے نیچے رہے. صبح ہوتے ہی گورو جی ڈھونڈتے ڈھونڈتے جنگل میں آئے اور مہربانی کر کے آشیرباد دے ہم تمہیں اپنے ساتھ گھر لوا لائے.

اتنی کہہ شری شکدیو جی بولے کہ بھائی. جب سے تم گورو دیو کے یہاں سے بچھڑے تب سے ہم نے تمہارا سماچار نہ پایا کہ کہاں تھے اور کیا کرتے تھے. اب آ کر درشن دے کر تم نے ہمیں بہت سکھ دیا. اور گھر پوتر کیا. سداماں بولا ہے کرپا نند ہو! دین بندھو. سوامی. انتریامی تم سب جانتے ہو. کوئی بات دنیا میں ایسی نہیں جو تم سے چھپی ہو.

81 اڈیاے ۸۱

سُداماں دَر دَر سنگھار (غریبی دُور)

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ انتریامی شری کرشن چندر سداماں کی بات سن اور اسکے بے شمار مقصد سمجھ ہنس کر کہا کہ

۴۵۷

بھائی! بھابھی نے ہمارے کیا بھینٹ بھیجی ہے۔ وہ دیتے کیوں نہیں۔ بغل میں کس لیے دبا رہے ہو۔ مہاراج! یہ بات سن سداماں تو شرمندہ سے ہو سر جھکائے رہا اور پربھو نے اٹھ چاول کی پوٹلی اس کی بغل سے نکال لی۔ پھر کھول کر اس میں سے دو مٹھی چاول بہت خوش ہو کر کھائے۔ جیو نہی تیسری مٹھی بھری تو رکمنی جی نے ہری کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ مہاراج! آپنے دو لوک تو اسے دے دیئے اب اپنے رہنے کو بھی کوئی جگہ رکھو گے یا نہیں۔ براہمن تو نیک شریف اور بھولا ہی نظر آتا ہے کیونکہ اسے اتنا کچھ مل جانے پر بھی مسرت نہ ہوئی۔ اس لیئے میں نے جانا کہ یہ سکھ دکھ برابر سمجھتے ہیں۔ نہ انھیں جانے کا فکر نہ آنے کی خوشی۔ اتنی بات رکمنی جی کے منہ سے نکلتے ہی شری کرشن چندر جی نے کہا کہ اے پیاری! یہ میرا بہت پکا دوست ہے اس کی خوبیاں میں کہاں تک بیان کروں۔ یہ ہمیشہ پریم میں مگن رہتا ہے اور اس کے آگے دنیا کے سکھوں کو ہیچ سمجھتا ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ایسے طرح طرح کی باتیں کر پربھو رکمنی جی کو سمجھا کر۔ سداماں کو مندر میں لوا کر اور لذیذ کھانے کھلا کر پان کھلا کر ہری نے سداماں کو سندر سیج پر لے جا بٹھایا۔ وہ سفر کا تھکا ہارا تو تھا ہی۔ سیج پر جا کر سکھ پا کر سو گیا۔

پربھو نے وشوکرما کو بلا کر کہا کہ تم ابھی جا کر سداماں کا مکان سونے چاندی کا بنا دو، اور اس میں دنیا بھر کے عیش و آرام کا سامان اور سب ضروریات زندگی مہیا کر آؤ۔ تاکہ اسے کسی بات کی کمی نہ رہے۔ اتنی بات پربھو کے منہ سے نکلتے ہی وشوکرما وہاں جا کر فوراً بنا آیا۔ اور ہری سے کہہ کر واپس اپنی جگہ گیا۔ صبح ہوتے ہی سداماں اٹھ اشنان دھیان۔ بھجن پوجا سے فارغ ہو کر ہری کے پاس رخصت ہونے کے لیے گیا۔ اس وقت شری کرشن چندر جی منہ سے تو کچھ نہ بولے۔ مگر پریم میں مگن ہو آنکھیں ڈبڈبائے دیکھتے رہے۔ سداماں رخصت ہو کر پرنام کر کے اپنے گھر کو چلا۔ اور... راستے میں من ہی من میں وچار کرنے لگا کہ اچھا ہوا جو ہری سے میں نے کچھ نہیں مانگا جو ان سے کچھ مانگتا تو وہ دیتے تو ضرور مگر مجھے لوبھی لالچی کہتے۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ براہمنی کو میں سمجھاؤں گا۔ شری کرشن چندر جی نے میری بہت... خاطر تواضع کی اور مجھے لوبھی نہیں جانا۔ یہی مجھے لابھ ہے۔ مہاراج! ایسے سوچ وچار کرتا سداماں اپنے گاؤں... کے نزدیک آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ نہ وہ جگہ ہے اور نہ جھونپڑی۔ وہاں تو ایک اندر پوری سی بس رہی ہے... دیکھتے ہی سداماں نہایت دکھی ہو کر کہنے لگا کہ ہے ناتھ! تم نے یہ کیا کیا۔ ایک دکھ تو تھا ہی دوسرا اور دیا۔ یہاں سے میری جھونپڑی کو کیا ہوا۔ اور براہمنی کہاں گئی۔ کس سے پوچھوں اور کہاں ڈھونڈوں۔ اتنا جا کر دروازے پر جا کر سداماں نے پہریداروں سے پوچھا کہ یہ اتنا خوب صورت محل کس کا ہے۔ تب پہریدار نے کہا کہ شری کرشن جی کے دوست سداماں جی کا۔ یہ بات سن سداماں کچھ کہنے کو ہی تھا کہ اندر سے دیکھا اس کی براہمنی خوب صورت کپڑے پہن سولہ سنگار کیے پان کھائے خوشبو لگائے سکھیوں کو ساتھ لیے پتی کے نزدیک آئی۔

پاین پری پامبر ڈارے . ہاتھ جوڑ یہ بچن اچارے
ٹھاڈے کیوں مندر بگ دھارو . من سوں سوچ کرو تم نیارو
تم پیچھے وشوکرما آئے . تن مندر پل مانجھ بنائے

مہاراج! اتنی بات براہمنی کے منہ سے سُن سُداماں جی مندر میں گئے اور بہت دھن دولت دیکھ بڑے اُداس 458
ہوئے۔ براہمنی بولی۔ سوامی! دھن پاکر تو لوگ خوش ہوتے ہیں تم اداس ہوئے اس کی کیا وجہ ہے۔ مہربانی کرکے کہیئے تاکہ
میرے دل کا شک رفع ہو۔ سُداماں بولا۔ پیاری! یہ مایا بڑی ٹھگنی ہے۔ اس نے سارے سنسار کو ٹھگا ہے۔ ٹھگتی ہے
اور ٹھگتی رہے گی۔ یہی ٹھگنی پربھو نے مجھے دی۔ اور میرے پریم کو نہ سمجھا۔ میں نے ان سے اس کے لیے کب کہا تھا... جو
انھوں نے مجھے دی۔ اس لیے میرا دل اداس ہے۔ براہمنی بولی۔ مالک! تم نے تو شری کرشن جی سے کچھ نہ مانگا تھا... مگر
انتریامی سب کے دل کی جانتے ہیں۔ میرے من میں دھن کی خواہش تھی۔ جو پربھو نے پوری کی۔ تم اپنے من میں کچھ اور مت
سمجھیو۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس کتھا کو جو ہمیشہ سنے اور سُناوے گا
وہ شخص جگت میں آکر کبھی نہ دُکھ پاوے گا۔ اور آخری وقت بہشت میں جاوے گا۔

ادھیائے 82 ۸۲

شری کرشن بلرام کو روکشیتر گمن (جانا)

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اب میں پربھو کے کوروکشیتر جانے کی کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ جیسے دوارکا
سے سب یدوونشیوں کو ساتھ لے شری کرشن چندر اور بلرام جی سورج گرہن نہانے کوروکشیتر گئے۔ راجہ نے کہا۔ مہاراج!
آپ کہیئے میں دھیان سے سُنوں گا۔ پھر شکدیو جی بولے مہاراج! ایک دفعہ سورج گرہن کا حال سن شری کرشن چندر
اور بلدیو جی نے راجہ اگرسین کے پاس جاکر کہا کہ مہاراج! بہت دنوں کے بعد سورج گرہن آیا ہے جو اس موقعہ پر
کوروکشیتر میں جاکر اشنان کریں۔ تو بہت پُنیہ ہوگا۔ کیونکہ شاستر میں لکھا ہے کہ کوروکشیتر میں جو دان پنیہ کیجیئے وہ
ہزار گنا ہوتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی سب یدوونشیوں نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ مہاراج! کوروکشیتر ایسا تیرتھ
کیسے ہوا۔ سو مہربانی کرکے ہم کو سمجھا کے کہیئے۔ شری کرشن چندر جی بولے کہ سنو۔ جمدگنی رشی بڑے گیانی پتیوی تھے انکے
تین لڑکے ہوئے۔ سب سے بڑے ان میں پرشرام تھے جو کہ سنیاس لے چترکوٹ میں جا رہے اور سدا شیو کی تپسیا کرنے
لگے۔ لڑکوں کے ہوتے ہی جمدگنی رشی گھر بار چھوڑ ویراگ لے عورت سمیت بن میں جاکر جپ تپ کرنے لگے۔
ان کی عورت کا نام رینو کا تھا وہ ایک دن اپنی بہن کو دعوت دینے گئی اس کی بہن راجہ شہستراارجن کی عورت
تھی۔ دعوت دیتے ہی ابھیمان کر راجہ شہستراارجن کی رانی رینو کا کی بہن ہنس کر بولی بہن! تم ہمیں ہماری فوج سمیت اگر
جا سکو تو دعوت دو۔ ورنہ مت دو۔ مہاراج! یہ بات سن رینو کا اپنا سا منہ لے چپ چاپ وہاں سے اٹھ اپنے گھر
آئی اسے اداس دیکھ جمدگنی رشی نے پوچھا کہ آج کیا ہے جو تو اداس ہو رہی ہے۔ مہاراج! بات کے پوچھتے ہی رینو کا
رو کر سب بات جیوں کی توں کہہ سنائی۔ سنتے ہی جمدگنی نے رشی نے عورت سے کہا کہ اچھا تو جاکر اپنی فوج کو...
ابھی اس کی فوج سمیت دعوت دے آ۔ پتی کی اجازت پائے رینو کا بہن کے گھر جائے دعوت دے آئی۔ اس کی...

مہن نے اپنے پتی سے کہا۔ کل آپ کو معہ تمام فوج کے جمدگنی رشی کے یہاں کھانا کھانے جانا ہے۔ عورت کی بات سن اچھا کہہ وہ ہنس کر چپ ہو رہا۔ صبح ہوتے ہی جمدگنی اٹھ کر راجہ اندر کے پاس گئے اور کام دھینو مانگ لائے پھر جا کر سہستر ارجن کو بلا لائے۔ وہ معہ فوج کے آیا۔ اسے جمدگنی نے اچھا کھانا کھلایا۔ معہ لشکر کے کھانا کھا کر سہستر ارجن بہت شرمندہ ہوا۔ اور دل میں کہنے لگا اس نے اتنے آدمیوں کا سامان رات بھر میں کہاں سے اکٹھا کیا اور کیسے کھانا بنایا۔ اس کا بھید کچھ جانا نہیں جاتا۔ اتنا کہہ رخصت ہو کر اس نے اپنے گھر جا کر یوں کہہ ایک براہمن کو بھیج دیا کہ دیوتا! تم جمدگنی رشی کے گھر جا کر اس بات کا پتہ لگاؤ کہ اس نے کس طرح ایک دن میں مجھے معہ لشکر کے کھانا کھلایا۔ اتنی بات کے سنتے ہی براہمن جا کر دیکھ آیا۔ سہستر ارجن نے کہا کہ مہاراج! اس کے گھر میں کام دھینو ہے اس کی طاقت پر تمہیں دعوت دے کر ایک دن میں کھانا کھلایا۔ یہ حال سن کر سہستر ارجن نے اسی براہمن سے کہا کہ تم جا کر ہماری طرف سے کہو کہ سہستر ارجن نے جمدگنی رشی کو کہا کہ سہستر ارجن نے کام دھینو مانگی ہے۔ اس بات کے سنتے ہی وہ براہمن پیغام لے رشی کے پاس گیا اور اس نے سہستر ارجن کی بات کہی۔ رشی بولے کہ یہ گائے ہماری نہیں جو ہم دیں۔ یہ تو راجہ اندر کی ہے اسے ہم نہیں دے سکتے۔ تم جا کر راجہ سے کہدو۔ بات کے سنتے ہی براہمن نے راجہ سے جا کر کہا مہاراج! رشی نے کہا ہے کہ کام دھینو ہماری نہیں ہے یہ تو راجہ اندر کی ہے۔ اسے ہم نہیں دے سکتے اتنی بات براہمن کے منہ سے نکلتے ہی سہستر ارجن نے اپنے بہت سے بودھاؤں کو بلا کر کہا کہ تم بھی جا کر جمدگنی کے گھر سے کام دھینو کھول لاؤ۔ مالک کا حکم پاتے ہی بودھا رشی کے گھر گئے اور جب دھینو کو کھول کر جمدگنی کے گھر سے چلے تو رشی نے دوڑ کر جا کر راستے میں کام دھینو کو روکا۔ یہ سما چار پائے غصہ میں سہستر ارجن نے آ رشی کا سر کاٹ ڈالا۔ کام دھینو بھاگ کر اندر کے پاس گئی۔ رینو کا آئے پتی کے پاس کھڑی ہوئی۔

دوہا:۔ سر کھسوٹ لوٹتی پھرے ۔ بیٹھ رہے گہی پائے
چھاتی پیٹے رُوون کرے ۔ پیا پیا کہہ بلکھائے

اس وقت رینو کا کا رونا سن دسوں دشاؤں کے راجا کانپ اٹھے اور پرشرام جی کا تپ کرتے کرتے آسن ہلا اور دھیان چھوٹا۔ دھیان چھوٹتے ہی گیان کر پرشرام جی اپنا کلہاڑا لے وہاں آئے جہاں پتا کی لاش پڑی تھی۔ اور ماتا روتی پیٹتی کھڑی تھی دیکھتے ہی پرشرام جی کو بہت غصہ آیا اور رینو کا نے پتی کے مارے جانے کا سب حال رو رو کر کہہ سنایا۔ بات کے سنتے ہی پرشرام جی وہاں یہ کہہ کر گئے جہاں سہستر ارجن اپنی سبھا میں بیٹھا کہ ماتا میں اپنے پتا کے دشمن کو مار آؤں پھر آ کر پتا کو اٹھاؤں گا اسے دیکھتے ہی پرشرام غصے بولے کہ:

ارے کرور کائر کل دروہی ۔ تات مار دکھ دینو موہی

ایسا کہہ جب فرسہ لے پرشرام جی بڑے غصہ میں آئے تب وہ بھی دھنش بان لے ان کے سامنے کھڑا ہوا۔ دونوں بلوان مہا یدھ کرنے لگے۔ آخر لڑتے لڑتے شری پرشرام جی نے چار گھڑی کے اندر سہستر ارجن

کو مار گرایا۔ پھر اس کا کٹک چڑھ آیا۔ اسے بھی انھوں نے اسی کے پاس کاٹ ڈالا۔ پھر وہاں سے آکر پتا کی گتی کری اور ماتا کو سمجھا کر پھر اسی جگہ پرشرام جی نے رودر یگیہ کیا۔ تبھی سے وہ جگہ کروکشتر کے نام سے مشہور ہوا۔ وہاں جاکر جو کوئی دان اشنان۔ تپ۔ یگیہ کرتا ہے اسے ہزار گنا پھل ملتا ہے۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس پرسنگ کے سنتے ہی سب یدووںنشیوں نے خوش ہوکر شری کرشن چندر جی سے کہا کہ مہاراج! جلد ہی کروکشتر کو چلیئے اب دیر نہ کریئے۔ کیونکہ موقع پر پہنچنا چاہیئے اس بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر اور بلبرام جی نے راجہ اگرسین سے پوچھا کہ مہاراج سب کوروکشتر چلیں گے۔ یہاں شہر کی حفاظت میں کون رہے گا۔ راجہ اگرسین نے کہا۔ انیرودھ جی کو رکھ چلیئے۔ راجہ کی اجازت پاکر پربھو نے انیرودھ جی کو بلا کر سمجھا کر کہا کہ بیٹا تم یہاں رہو۔ گائے براہمن کی حفاظت کرو۔ اور پرجا کی پرورش کرو۔ ہم راجہ جی کے ساتھ سب یدووںنشیوں سمیت کوروکشتر نہا آویں۔ انیرودھ جی نے کہا۔ بہت اچھا مہاراج! انیرودھ جی کو شہر کی حفاظت میں چھوڑ سورسین۔ وسد۔ اکرور۔ کرت ورما وغیرہ چھوٹے بڑے یدووںنشی اپنی اپنی عورتوں سمیت راجہ اگرسین کے ساتھ کوروکشتر چلنے کو اکٹھے ہوئے۔ جس وقت لشکر کے ساتھ اگرسین نے شہر کے باہر ڈیرہ کیا۔ وہاں سب جا ملے۔ ان کے بعد شری کرشن جی بھائی بھابی کو ساتھ لے۔ آٹھوں پٹ رانی اور سولہ ہزار ایک سو رانی و بیٹے پوتوں سمیت جا ملے۔ پربھو کے پہنچتے ہی راجہ اگرسین نے وہاں سے ڈیرا اٹھایا۔ اور راجہ اندر کی طرح بڑی دھوم دھام سے وہاں روانہ ہوئے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! کچھ دنوں میں چلتے چلتے شری کرشن چندر سب یدووںنشیوں سمیت خیریت سے کوروکشتر جا پہنچے۔ وہاں جاکر سب نے اشنان کیا۔ اور اپنی اپنی اوقات کے مطابق سب نے ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ۔ پالکی۔ استر شستر۔ زیورات۔ اناج۔ دھن دان دیا۔ پھر سب نے ڈیرے ڈالے مہاراج! شری کرشن چندر اور بلبرام جی کے کوروکشتر کو جانے کا حال سن کر چاروں طرف کے راجہ مع اپنی فوج و لشکر لے کر وہاں آئے۔ اور شری کرشن و بلبرام جی کو ملے۔ پھر سب کورو پانڈو بھی اپنی اپنی فوج لے کر موکنبے کے وہاں آملے اس وقت کنتی اور دروپدی یدووںنشیوں کے رنیواس میں جاکر سب سے ملیں۔ پھر کنتی نے بھائی کے سامنے جاکر کہا۔ کہ بھائی میں بڑی بدقسمت ہوں جس دن شادی ہوئی اسی دن سے دکھ اٹھاتی ہوں۔ تم نے جب سے بیاہ دی تبھی سے میرا کسی نے دھیان نہ کیا۔ اور رام کرشن جو سب کے سکھ دائی۔ ان کو بھی دیا نہ آئی۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر وسدیو جی بولے کہ بہن مجھے کیا کہتی ہے اس میں میرا کچھ قصور نہیں۔ کرم کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی۔ ہری کی مرضی طاقتور ہے۔ دیکھو۔ کنس کے ہاتھ سے میں نے بھی کیا کیا دکھ نہ پایا۔

پربھو آدھین سکل جگ آئے ۔ کت دکھ کریو جگ مائے

مہاراج! اتنا کہہ بہن کو سمجھا بجھا کر وسدیو جی وہاں گئے جہاں سب راجہ اگرسین کی سبھا میں بیٹھے تھے اور دریودھن وغیرہ بڑے بڑے راجہ اور پانڈو اگرسین ہی کی بڑائی کرتے تھے کہ راجہ! تم خوش قسمت ہو جو ہمیشہ شری کرشن چندر کا درشن پاتے ہو اور جنم جنم کا پاپ گنواتے ہو۔ جنھیں شوجی و برہما جیسے دیوتا تلاش کرتے پھریں وہ

461 ۴۶۱

پربھو ہمیشہ تمہاری رکشا کریں. جن کا بھید یوگی منی رشی نہ پاویں. وہ ہری تمہاری اجازت لینے آویں جو ہیں سارے جگت کے ایش وہ ہیں تمہیں جھکاتے شیش. اتنا کہہ شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایسے سب راجا آکر راجہ اگرسین کی تعریف کرتے تھے اور وہ اوقات کے مطابق سب کی عزت کرتے تھے. اس دوران شری کرشن بلرام جی کا آنا سن نند اپ نند جی سب گوپی گوال بال سمیت آ پہنچے. نہادھو کر فارغ ہو کر نند جی وہاں گئے جہاں پتر کے ساتھ وسدیو جی بیٹھے تھے انھیں دیکھتے ہی وسدیو جی اٹھ کر ملے. اور دونوں سے محبت کے ساتھ ملاقات کی اور اتنی خوشی مانی جیسے کوئی گمشدہ چیز کے ملنے پر ہوتی ہے پھر وسدیو جی نے نند رائے سے برج کی پچھلی سب باتیں کہہ

سنائیں. جیسے نند رائے جی نے شری کرشن بلرام جی کو پالا تھا مہاراج! اس بات کے سنتے ہی نند رائے جی آنکھوں میں پانی بھر وسدیو جی کا منہ دیکھ رہے. پھر کرشن بلدیو جی پہلے نند یشودھا جی کو دنڈوت کر پرنام کرنے کے بعد گوال بالوں سے جا ملے وہاں آکر گوپیوں نے ہری کا چندر مکھ دیکھ دیکھ اپنے نین چکوروں کو سکھ دیا اور جیون کا پھل لیا. اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! وسدیو. دیوکی. روہنی شری کرشن بلرام سے ملے جو کچھ پریم نند اپ نند یشودھا. گوپی گوال بالوں نے کہا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا. وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے. آخر سب کو پریم سے بے چین دیکھ شری کرشن چندر جی بولے کہ سنو.

میری بھگتی جو پران کرے . بھوساگر نر بھئے سو ترے
تن من دھن تم ارپن کیتھو . نبہہ نرنتر کرمو ہی جیھو
تم سم بڑبھاگی نہیں کوئے . برہم رودر اندر اوک ہوئے
یوگیشور کے دھیان نہ آیو . تم سنگ وہ نیتہ پریم بڑھایو
ہو سب ہی گھٹ گھٹ رہیں . اگم اگائے بو دانی بہوں

جیسے تیج جل. اگنی. پرتھوی آکاش. کا ہے وہیہ ہیں واس. ویسے سب گھٹ میں بھرا ہے پرکاش. شری شکدیو جی

۴۶۲
بولے کہ مہاراج! جب شری کرشن چندر جی نے یہ سب بھید کہہ سنایا۔ تب سب برج واسیوں
462 کو دھیرج (صبر) آیا۔

ادھیائے 83 ۸۳

بھگوان کی پٹ رانیوں کے ساتھ دروپدی کی بات چیت

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دروپدی اور شری کرشن چندر جی کی عورتوں میں آپس میں باتیں ہوئیں وہ کہتا ہوں تم سنو۔ ایک دن کورو اور پانڈوؤں کی عورتیں شری کرشن جی کی عورتوں کے پاس بیٹھی تھیں اور گن گاتی تھیں اسی دوران بات چیت چلی تو دروپدی نے شری روکمنی جی سے کہا کہ سندری! کہہ تو نے شری کرشن جی کو کیسے پایا۔ شری روکمنی جی بولیں۔ میرے پتا کا تو خیال تھا کہ میں اپنی کنیا شری کرشن چندر کو دوں۔ مگر بھائی نے راجہ ششوپال کو دینے کا ارادہ کیا۔ وہ بارات لے بیاہنے کو آیا۔ اور شری کرشن جی کو میں نے براہمن بھیج بلایا۔ بیاہ والے دن جب میں گوری کی پوجا کر کے گھر چلی تو شری کرشن چندر نے سب راکشسی فوج کے بیچ سے مجھے اٹھا کر رتھ میں بٹھا اپنا راستہ لیا۔ یہ بات سن کر سارا راکشس دل پر بھوپر آ اٹھا۔ وہ پربھو نے آسانی سے مار گرایا پھر مجھے لے کر دوارکا گئے وہاں جاتے ہی راجہ اگرسین، شورسین وسدیو جی نے ویدکی ودھی سے شری کرشن جی کے ساتھ میرا بیاہ کیا۔ شادی کا حال سن کر میرے پتا نے بہت سا دہیز بھجوا دیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اسی طرح دروپدی نے ستیہ بھاما۔ جامونتی۔ کالندی بھدا۔ ستیا۔ مترونداء۔ لکشمنا وغیرہ شری کرشن چندر جی کی سولہ ہزار ایک سو آٹھ پٹ رانیوں سے پوچھا اور ہر ایک نے سب حال اپنی اپنی شادی کا تفصیل کے ساتھ کہہ سنایا۔

ادھیائے 84 ۸۴

واسدیو کرت یگیہ ورنن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب میں سب رشیوں کے آنے کی اور وسدیو جی کے یگیہ کرنے کی کتھا کہتا

463 ۴۶۳
ہوں۔ آپ دھیان سے سنیں۔ مہاراج! ایک دن راجہ اگرسین۔ شورسین۔ وسدیو۔ شری کرشن۔ بلرام سب یدووںنیشوں سمیت سبھا کئے بیٹھے تھے اور سب دیش دیش کے نریش وہاں حاضر تھے اسی دوران میں شری کرشن چندر آنند کند کے درشنوں کی خواہش کر کے ویاس۔ وششٹھ۔ واسدیو۔ وشوامتر۔ پارائشر۔ بھرگو۔ پلستیہ۔ بھاردواج۔ مارکنڈیے وغیرہ اٹھاسی ہزار رشی وہاں آئے۔ ان کے ساتھ نارد بھی آئے۔ انھیں دیکھتے ہی ساری سبھا کھڑی ہوئی اور پھر سب دنڈوت کر پاٹمبر کے پاوڑے ڈال سب کو سبھا میں لائے۔ پھر شری کرشن چندر جی نے سب کو آسن پر بٹھا کر پاؤں دھو

چرنامرت لے پیا اور ساری سبھا پر چھڑک پھر چندن عطر۔ دھوپ۔ دیپ۔ پان۔ سپاری کر بھگوان نے سب کی پوجا کی۔ پھر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر ہری بولے کہ دھنیہ بھاگیہ ہمارے جو آپ نے آ کر درشن دیا۔ سادھو کا درشن گنگا کے اشنان کے برابر ہے۔ جس نے سادھو کا درشن پایا۔ اس نے جنم کا پاپ گنوایا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

شری بھگوان بچن جب کہے ۔ تب سب رشی وچارت رہے

کہ جو پربھو جیوتی سروپ اور سارے جگت کا بنانے والا وہ جب یہ بات کہے تو اور کی کس نے چلائی۔ من ہی من جب سب منیوں نے اتنا کہا تب نارد جی بولے۔

سنو سمجھا تم سب من لائے ۔ ہری مایا جانی نہیں جائے

یہ خود ہی برہما ہیں۔ وشنو بن کر پرورش بھی یہی کرتے ہیں اور شوجی کا روپ دھر کر دنیا کا ناش بھی یہی کرتے ہیں ان کی ریتی اپرم پار ہے۔ اس میں کسی کی عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ مگر اتنا ان کی کرپا سے ہم جانتے ہیں کہ سادھوؤں کو سکھ دینے کے لیے اور دشٹوں کو مارنے کے لیے اور سناتن (پرانا) دھرم چلانے کے لیے بار بار اوتار لے کر پربھو آتے ہیں مہاراج! جب اتنی بات کہہ نارد جی سبھا سے اٹھنے کو ہوئے تو وسدیو جی سامنے آ کر ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگے ہے رشی راج! انسان دنیا میں آ کر کرم بندھن سے کیسے چھوٹے۔ یہ مہربانی کر کے کہیے۔۔۔۔

مہاراج! یہ بات مہاراج جی کے مکھ سے نکلتے ہی سب رشی منی نارد جی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ تب نارد جی نے منیوں کے دل کی بات سمجھ کر کہا کہ اے دیوتاؤ! تم اس بات سے حیران مت ہو شری کرشن جی کی مایا بڑی بلوان ہے۔ اس نے سارے سنسار کو جیت رکھا ہے اسی سے وسدیو جی نے یہ بات کہی اور دوسرے ایسے بھی کہا ہے کہ جو آدمی جس کے نزدیک رہتا ہے وہ اس کا گن اثر اور پرتاپ مایا کے سبب نہیں جانتا جیسے

گنگا واسی انت ہی جائی ۔ تج کے گنگ کوپ جل نہائی
یونہی یادو بھئے ایانے ۔ ناہی کچوک کرشن گتی جانے

اتنا کہہ نارد جی نے منیوں کے من کا شک دور کیا اور وسدیو جی سے کہا کہ مہاراج! شاستر میں کہا ہے کہ جو آدمی تیرتھ۔ دان۔ تپ۔ برت یگیہ کرتا ہے وہ سنسار کے بندھن سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔ اس بات کے سنتے ہی خوش ہو کر وسدیو نے بات کی بات میں سب یگیہ کی سامگری منگوا کر حاضر کی۔ اور سب رشیوں و منیوں سے کہا کہ مہاراج! کرپا کر کے یگیہ کو شروع کیجئے مہاراج! وسدیو جی کے منہ سے اتنا وچن نکلتے ہی۔ براہمنوں نے یگیہ کی جگہ بنائی اور سنواری۔ تبھی وسدیو جی سب عورتوں کے ساتھ ویدی میں جا بیٹھے۔ سب راجہ اور یادو یگیہ کی سیوا میں حاضر ہوئے۔ اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جس وقت وسدیو جی ویدی میں جا بیٹھے۔ تب وید کے طریقہ سے منیوں نے یگیہ شروع کیا اور لگے وید منتر پڑھ پڑھ آہوتی دینے اور سب دیوتا بھاگ کر لگے لینے مہاراج! جس وقت یگیہ ہونے لگا اس وقت کنر۔ گندھرو۔ بھیری۔ دند بھی بجا کر بجا کر تعریف کرتے تھے ادھر چارن بندی لوگ یش گاتے تھے۔ اروشی وغیرہ اپسرائیں ناچتی تھیں اور دیوتا اپنے اپنے وماؤں سے پھول برساتے تھے۔ اور بھکاری لوگ جے جے کار کرتے تھے جب یگیہ پورن ہوا تو وسدیو جی نے پورن آہوتی دے کر براہمنوں کو کپڑے پہنائے زیورات۔ دھن۔ سونا۔ چاندی۔ بہت دان دیا اور انھوں نے وید منتر پڑھ پڑھ کر آشیر باد دیا۔ پھر سب ملکوں کے راجاؤں کو بھی وسدیو جی نے کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا اور انھوں نے یگیہ کی بھینٹ دے دے کر اجازت لے کر اپنے اپنے دیش کو روانہ ہوئے مہاراج! سب راجاؤں کے جانے ہی نارد جی سمیت سارے رشی بھی رخصت ہوئے۔ پھر نند رائے۔ گوپ۔ گوپی۔ گوال۔ بال سمیت جب ... وسدیو جی سے رخصت ہونے لگے اس وقت کی بات کچھ کہی نہیں جاتی۔ ادھر تو یادو نشی طرح طرح کی پیار بھری باتیں کرتے تھے اور ادھر سب برج واسی۔ اس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔ وہ منظر بھی قابل دید تھا۔ آخر وسدیو جی و شری کرشن بلرام جی نے سب سمیت نند رائے جی کو سمجھا بجھا کر کپڑے پہنائے اور بہت سا دھن دے کر رخصت کیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس طرح شری کرشن چندر اور بلرام جی نہا یگیہ کر سب کے ساتھ جب دوارکا پوری میں آئے تو گھر گھر آنند منگل بدھائے۔

❋ ❋ ❋

ادھیائے 85 ۸۵

دیوکی متک پترائیں

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا کے بیچ ایک دن شری کرشن چندر جی اور بلرام جی وسدیو جی کے پاس گئے تو وہ ان دونوں بھائیوں کو دیکھ یہ بات من میں وچار اٹھ کھڑے ہوئے کہ کورو کشیتر میں نارد جی نے کہا تھا کہ شری کرشن جی جگت کے کرتا دکھ ہرتا ہیں اور ہاتھ جوڑ بولے۔ ہے پربھو۔ الکھ۔ اگوچر۔ اوینا شی سدا سیوتی ہیں۔ تمہیں کملا ہوئی داس۔ تم ہو سب دیون کے داس۔ کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید تمہاری ہی روشنی ہے چاند سورج۔ زمین آسمان میں۔ تمہیں جگہ بہ جگہ اُجالا کرتے ہو۔ تمہاری مایا بہت طاقتور ہے۔ اس نے ساری دُنیا کو چکر میں ڈال رکھا ہے۔ ترلوکی میں سُر۔ نر۔ منی ایسا کوئی نہیں جو اس کے ہاتھ سے بچ گیا ہو۔ مہاراج! اتنا کہہ پھر وسدیو جی بولے کہ ہے کرپا ناتھ۔

کو دُکھ بھید تمہارو جانے ۔ وید نہ مانجھ اگادھ بکھانے
شترو متر کو دُو نہ تہارو ۔ پُتر پتا نہ سہو در پیارو
پرتھوی بھار ہرن اوتارو ۔ جن کے ہیت بھیس بہو دھارو

مہاراج! ایسے کہہ وسدیو جی بولے کہ ہے کرپا سندھو! دین بندھو! جیسے آپ نے بے شمار لوگوں کو تارا ویسے کرپا کر کے میرا بھی اُدھار کیجئے تاکہ پربھو ساگر پار ہو کر آپ کے گن گاؤں۔ شری کرشن جی بولے ہے پتا جی! تم اتنے عقلمند ہو کر بیٹے کی بڑائی کیوں کرتے ہو؟ ذرا خود ہی دل میں سوچو کہ بھگوان کی لیلا اپرم پار ہے اس کا پار آج تک کسی نے نہیں پایا۔ دیکھو وہ۔

گھٹ گھٹ ماہنی جیوت ہو رہے ۔ تاہی سوں جگ نرگُن کہے
آپ ہی سرجے آپ ہی ہرے ۔ رہے ملیو باندھے نہیں پرے
بھوآ کاش وایو جل جیوتی ۔ پانچ تتو تے دیہہ جو ہوتی
پربھو کی شکتی سن میں رہے ۔ وید ماہنی ودھی ایسے کہے

مہاراج! اتنی بات شری کرشن جی کے منہ سے سنتے ہی وسدیو جی موہ کے سبب خاموش ہو کر پربھو کا منہ دیکھتے رہے۔ تب پربھو وہاں سے چل کر ماتا کے پاس گئے تو بیٹے کا منہ دیکھتے ہی دیوکی جی بولیں ہے کرشن چندر آنند کند۔ ایک دکھ مجھے بڑا پریشان کئے رہتا ہے۔ پربھو بولے وہ کیا؟ دیوکی جی نے کہا۔ بیٹا تمہارے چھ بڑے بھائی کنس نے مار ڈالے۔ اس کا دکھ میرے دل سے نہیں جاتا۔

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی شری کرشن جی اتنا کہہ کر پاتال پوری گئے کہ مانا تم امیت

کرلھو۔ میں اپنے بھائیوں کو ابھی جاکر لے آتا ہوں۔ پربھو کے جاتے ہی سما چار پائے راج بلی آئے۔ بہت دھوم دھام سے اپنے گھر لولے گیا۔ پھر سنگھاسن پر بٹھائے راجہ بلی نے چندن پھول چڑھائے۔ دھوپ دیپ سے شری کرشن جی کی پوجا کی۔ پھر سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ جوڑ عرض کیا۔ مہاراج! آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا۔ . . . . . .

ہری بولے کہ راجہ! ست یگ میں مارچی نام کا ایک رشی بڑے برہمچاری۔ گیانی۔ ستیہ وادی۔ اور ہری بھگت تھے۔ ان کی عورت کا نام اُرنا تھا۔ اس کے چھ بیٹے تھے۔ ایک دن وہ چھوں بھائی جوانی میں پرجاپتی کے سامنے جاکر ہنسے۔ ان کو ہنستے دیکھ پرجاپتی نے بڑے غصہ میں آکر یہ بددعا دی کہ تم جاکر اوتار لے راکشش بنو۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی رشی کے بیٹے بڑے خوف زدہ ہو کر پرجاپتی کے چرنوں پر جاگرے اور بہت گڑگڑا کر بولے کہ کرپا سندھو! آپ نے بددعا تو دی پر اب براہ مہربانی یہ بتائیے کہ اس بددعا سے ہم کب چھوٹیں گے۔ ان کی عاجزی کی باتیں سن پرجاپتی نے رحم کھا کر کہا۔ کہ تم شری کرشن جی کا درشن پاکر نجات پاؤ گے۔ مہاراج!

اتنو کہت پران تج گئے . تے ہرنا کش پُتر جو بھئے
پھر وسدیو کے جنمے جائے . تن کو ہیتو کنس نے آئے
مار تنہوں مایا لے آئی . اہی ٹھاں راکھ گئی سکھدائی

ان کا دکھ ماتا دیوکی کرتی ہیں۔ اس لیے ہم یہاں آئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو لے جائیں۔ ماتا کو دیویں اور انکے دل کا دکھ دور کریں۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ اتنا وچن ہری کے منہ سے نکلتے ہی راجہ بلی نے چھ کے چھ بالک لادیئے اور بہت سی بھینٹ آگے رکھی۔ تب پربھو وہاں سے بھائیوں کو ساتھ لے ماتا کے پاس آئے۔ ماتا پتر دں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اس بات کو سن سارے شہر میں آنند ہوا۔ اور ان کی بددعا چھوٹی۔

ادھیائے 86 ۸۶

سُبھدرا ہرن

شری شکدیو جی بولے مہاراج! جیسے دُوارکا سے ارجن شری کرشن چندر جی کی بہن سبھدرا کو چُرا لے گیا اور جیسے شری کرشن چندر متھیا میں جائے رہے۔ وہ کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سُنو۔ دیوکی کی بیٹی شری کرشن جی سے چھوٹی جس کا نام سُبھدرا۔ وہ بیاہنے کے قابل ہوئی۔ تب وسدیو جی نے بہت سے یدوونشیوں اور شری کرشن و بلرام جی کو بلا کر کہا کہ اب کنیا شادی کے قابل ہوئی بتاؤ اسے کس کو دیں۔ بلرام جی بولے کہ کہا ہے کہ شادی دشمنی اور محبت برابر والے سے کیجئے۔ ایک بات میرے خیال میں آئی ہے۔ یہ لڑکی دریودھن کو دیجئے تو جگت میں یش اور بڑائی لیجئے۔ شری کرشن جی نے کہا کہ میرے خیال میں تو اگر ہم لڑکی ارجن کو دیں۔ تو جگت میں یش لیں۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بلرام جی کے کہنے پر کوئی کچھ نہ بولا۔ مگر شری کرشن چندر کے منہ سے یہ بات نکلتے ہی سب پکار اٹھے۔ کہ ارجن کو لڑکی دینا بہت بہتر ہے۔ یہ بات سن بلرام جی بُرا مان وہاں سے اٹھ گئے اور ان کو بُرا مانتا دیکھ سب لوگ خاموش رہے۔ پھر یہ سما چار پائے۔ ارجن سنیاسی کا بھیس بنائے ڈنڈ کمنڈل لے دُوارکا میں جائے ایک ٹھیک سی جگہ مرگ چھالا بچھائے آسن مار بیٹھا۔

چار ماس ورشا بھر رہیو . کاہو موم نہ تاکو لہیو
اتیتھی جان سب سیون لاگے . وشنو ہتیو واسوں انوراگے
واکو بھید کرشن سب جانیو . کاہو سوں تن ناہی بکھانیو

مہاراج! ایک دن بلدیو جی ارجن کو سادھو سمجھ کر گھر کھانا کھلانے کے لیئے لے آیا۔ جو ارجن بھوجن کرنے کو بیٹھے تو چندر بدن والی مرگ نینی سُبھدرا جی نظر آئی۔ دیکھتے ہی ادھر تو ارجن عاشق ہو سب کی نظر بچا پھر پھر دیکھنے لگے اور من ہی من میں یہ وچار کرنے لگے کہ دیکھئے قسمت کب جنم پتری کی ودھی ملا دے اور ادھر سُبھدرا جی ان کی خوب صورتی دیکھ رجھ من ہی من میں یوں کہتی تھیں۔

ہے کوئی نرپتی نہیں سنیاسی . کا کارن وہ بھیو اُداسی

مہاراج! اتنا کہہ ادھر تو سبھدرا گھر میں جا کر پتی کے ملنے کی فکر کرنے لگی اور ادھر کھانا کھا کر ارجن اپنے آسن پر آئے۔ پیاری سے ملنے کی طرح طرح کی اسکیمیں سوچنے لگے۔ کئی دن کے بعد ایک دفعہ شوراتری کے دن سب شہر کے باشندے، کیا مرد، کیا عورت، باہر شیو پوجن کو گئے وہاں سُبھدرا جی بھی اپنی سکھی سہیلیوں سمیت گئی ان کے جانے کا حال سن ارجن بھی رتھ پر چڑھ دھنش بان لیئے وہاں جا موجود ہوا۔ مہاراج جب شیو پوجن کے بعد سکھیوں کو ساتھ لے کر سُبھدرا جی واپس ہوئیں تو دیکھتے ہی شرم چھوڑ ارجن نے ہاتھ پکڑ اٹھا کر سبھدرا کو رتھ میں بٹھا کر

اپنا راستہ لیا۔

سن کے رام کوپ اتی کریو ۔ ہل موسل لے کاندھے دھریو
راتے مین رکت سے کرے ۔ گھن سم گرج بول اچرے
اب ہی جائے پرلے میں کری ہوں ۔ کشٹ اٹھائے کر ماتھے دھری ہوں
میری بہن سبھدرا پیاری ۔ یاکو کیسے ہرے بھکاری
اب ہوں جہاں سنیاسی پاؤں ۔ تن کو سب کل کھوج مٹاؤں

مہاراج! بلرام جی تو بڑے غصّے میں آکر ایسے کہہ رہے تھے کہ اس بات کا سماچار پائے پردمن جی انیرودر سامب۔ اور بڑے بڑے یادو بلدیو جی کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ مہاراج! ہمیں اجازت ہو تو جاکر دشمن کو پکڑ لاویں۔ اتنی کتھا کہہ کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جس وقت بلرام جی سب یدوونشیوں کو ساتھ لے کر ارجن کے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہوئے تب شری کرشن چندر جی نے آکر سبھدرا ہرن کا سب حال بلدیو جی کو سمجھایا اور بڑے پریم سے کہا بھائی ارجن ایک تو ہماری بوا کا بیٹا ہے اور دوسرے گہرے دوست۔ اس نے خواہ یہ کام جان بوجھ کر کیا یا انجانے میں مگر ہمیں اس سے لڑائی کرنا مناسب نہیں لگتا۔ یہ دھرم کے خلاف ہے اور دنیاداری کے خلاف ہے اس بات کو جو سنے گا وہ یہی کہے گا کہ یدوونشیوں کی پریت ہے بالو جیسی بھنیت۔ اتنی بات سنتے ہی بلدیو جی سر دھن جھنجلا کر بولے کہ بھائی۔ یہ تمہارا کام ہے۔ کہ آگ لگائے پانی کو دوڑنا۔ ورنہ ارجن کی کیا مجال تھی جو ہماری بہن کو لے جاتا۔ اتنا کہہ من ہی من پچھتائے۔ تاؤ بیچ کھائے بلرام جی بھائی کا منہ دیکھ ہل موسل ٹیک بیٹھ رہے۔ اور ان کے ساتھ یدوونشی بھی شری شکدیو جی بولے کہ راجہ ادھر تو شری کرشن کرشن چندر نے سب کو سمجھا بجھا کر رکھا اور ادھر ارجن نے گھر جاکر وید کی ودھی سے سبھدرا کے ساتھ بیاہ کیا۔ شادی کا حال سن شری کرشن بلرام جی نے کپڑے۔ زیورات۔ داس۔ داسی۔ ہاتھی گھوڑے۔ رتھ اور بہت سے روپے ایک براہمن کے ہاتھ سنکلپ کر کے ہستناپور کو بھیج دیا۔ پھر شری مراری۔ بھگت ہتکاری رتھ پر بیٹھ متھرا کو چلے۔ جہاں شرت دیو بھولا شو نام ایک راجہ ایک براہمن دو بھگت تھے۔ پربھو کے چلتے ہی نارد۔ وامدیو۔ بیاس۔ اتری۔ پرشرام کتنے ہی منی آن ملے اور شری کرشن جی کے ساتھ ہو لیئے۔ پھر جس دشا میں پربھو ہو کر جاتے تھے وہاں کے راجہ آگے آکر استقبال کر کے بھینٹ دھرتے جاتے تھے۔ آخر چلتے چلتے کافی دنوں میں پربھو وہاں پدھارے۔ ہری کے آنے کا سماچار پائے وہ دونوں جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بھینٹ لے لے کر اٹھ دھائے۔ اور شری کرشن جی کے پاس آئے۔ پربھو کا درشن کرتے ہی دونوں بھینٹ دھر۔ دنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے ہے کرپاسندھو! دین بندھو! آپ نے بڑی دیا کی جو ہم جیسے پاپیوں کو درشن دے کر پلاک کیا۔ اور جنم مرن کو جھکا دیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے راجہ! انتریامی شری کرشن چندر ان دونوں کے من کی بھگتی دیکھ دو روپ دھارن کر دونوں کے گھر جا کر رہے۔ انھوں نے بڑی خاطر تواضع کی۔ اور ہری نے.....

کچھ دن وہاں ٹھہرا انہیں سکھ دیا۔ اور پربھوان کے دل کی مُراد پُوری کر گیان کی بات بتلا کر دُوار کا کو چلے تب رشی منی راستے میں رخصت ہوئے اور ہری دُوار کا میں جا پہنچے۔

ادھیائے 87 ۸۷

وید استوتی

اتنی کتھا سنائے راجہ پریکشیت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ مہاراج! آپ جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ وید نے پرمیشور کی استوتی کی سونرگن برہم کی استوتی وید نے کیسے کی یہ مجھے سمجھا کر کہو۔ تاکہ میرے من کا شبہ دور ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! سنیئے جس نے بدھی۔ اندری۔ من۔ پران۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش کو بنایا وہ پربھو ہمیشہ نرگن رہتا ہے۔ مگر جب برہمانڈ بناتا ہے تب سگن رُوپ ہوتا ہے اس لیئے نرگن۔ سگن وہی ایک ایشور ہے۔

اتنا کہہ شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! جو تم نے سوال کیا یہی سوال ایک دفعہ نارد جی نے نارائن جی سے کیا تھا۔ راجہ پریکشیت نے کہا کہ مہاراج! یہ پرشن مجھے سمجھا کر کہیئے تاکہ میرے من کا شک دُور ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ست یگ میں ایک دفعہ ستیہ لوک میں جا کر جہاں نرنارائن بہت سے مُنیوں کے ساتھ بیٹھ تپ کرتے تھے۔ پوچھا کہ مہاراج! نراکار۔ برہم کی استوتی وید کس طرح کرتے ہیں وہ مہربانی کر کے کہیئے۔ نرنارائن بولے کہ سن نارد! جو سندیش تو نے مجھ سے پوچھا یہی ایک سندیش ایک دفعہ اس دینا

۴۷۰ میں جہاں سناتن وغیرہ رشی بیٹھے تپ کرتے تھے۔ وہاں سنواد ہوا تھا۔ نارد جی بولے مہاراج! میں بھی تو وہیں رہتا ہوں جو یہ پرسنگ چلتا تو میں بھی سنتا۔ نرنارائن نے کہا۔ نارد جی! تم شویت دویپ میں بھگوان کے درشن کو گئے تبھی یہ پرسنگ چلا تھا۔ سو مہربانی کر کے کہیئے۔ نرنارائن بولے کہ سن نارد۔ جب منیوں نے یہ سوال

کیا تب سنندن منی کہنے لگے کہ سنو! جس وقت قیامت ہوتی ہے تو چودہ برہمانڈ پانی میں مل جاتے ہیں اس وقت مکمل برہم اکیلے سوتے رہتے ہیں۔ جب بھگوان کی سرشٹی کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ تب ان کے سانس سے وید نکل ہاتھ جوڑ استوتی کرتے ہیں۔ ایسے کہ جیسے کوئی راجہ اپنے گھر سوتا ہے اور قیدی لوگ صبح ہوتے ہی اس کا یش گا کر اسے جگا دیں۔ اس لیئے کہ جاگ کر اپنا کام کریں۔

اتنا پرسنگ کہہ نرنارائن بولے کہ سن نارد۔ پربھو کے منہ سے نکل وید یہ کہتے ہیں کہ ہے ناتھ! جلد چیتنیہ ہو سرشٹی بناؤ اور جیوؤں کے من سے اپنی مایا دور کرو۔ کیونکہ تمہارے روپ کو پہچاننے مایا تمہاری طاقت ور ہے وہ سب جیوں کو اگیان میں رکھتی ہے۔ جو اس سے چھوٹے تو جیوؤں کو سمجھنے کا تمہارا گیان ہو۔ ہے ناتھ! تمہارے بغیر کوئی اسے قابو میں نہیں کر سکتا۔ جس کے دل میں گیان روپ ہو کر تم وراجتے ہو وہی اس مایا کو جیتتا ہے ورنہ کسی کی طاقت نہیں جو مایا کے چکر سے بچے۔ تم سب کے کرتا ہو۔ سب جیو تمہیں سے پیدا ہو کر تمہارے اندر ہی سما جاتے ہیں ایسے کہ جیسے زمین سے کتنی ہی چیزیں پیدا ہو کر اس میں ہی سما جاتی ہیں۔ کوئی کسی دیوتا کی پوجا استوتی کرے مگر وہ پوجا ہو تو ہے آپ کی ہی۔ جیسے کوئی سونے کے زیورات بنا کر الگ الگ نام رکھے مگر وہ ہے سونا ہی۔ اس طرح تمہارے بہت سے روپ ہیں اور اگر دھیان سے دیکھا جائے تو کوئی کچھ بھی نہیں۔ جدھر دیکھیں ادھر تم ہی تم دکھائی دیتے ہو۔ ناتھ! تمہاری مایا اپرم پار ہے۔ یہی ست رج تم تین گن ہو۔ تین روپ دھارن کر سرشٹی کو پیدا کر کے پرورش کر کے ناش . . . . . .

471
۴۷۱ کر دیتے ہیں۔ اس کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ ہی پاوے گا۔ اس لیے جیو کو مناسب یہ ہے کہ سب خواہشات کو چھوڑ کر تمہارا دھیان کرے اسی میں اس کا کلیان ہے مہاراج! اتنا پرسنگ سُنائے نارائن نے کہا کہ ہے نارد! سنکاوک مُنیوں نے وید کے طریقے سے سُنندن مُنی کی پوجا کی۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! یہ نر نارائن نارد کا سنواد جو کوئی سُنے گا وہ بلا شک بھگتی... پدارتھ پاکر نجات حاصل کرے گا جو کتھا پُوران برہم کی وید نے گائی۔ وہ کتھا سُنندن مُنی نے سنکاوک مُنیوں کو... سُنائی۔ پھر وہی کتھا نرنائن نے نارد کے آگے گائی۔ نارد سے ویاس نے پائی۔ ویاس نے مجھے پڑھائی۔ وہ اب میں نے تمہیں سُنائی۔ اس کتھا کو جو گ سین وہ سُنائے گا وہ من مانا پھل پاوے گا۔ جو جو پُنیہ ہوتا ہے تپ یگیہ دان۔ برت۔ تیرتھ کرنے میں وہی پُنیہ ہوتا ہے اس کتھا کے کہنے سننے میں۔

۸۸ اَدھیائے 88

شوجی کا سنکٹ موچن

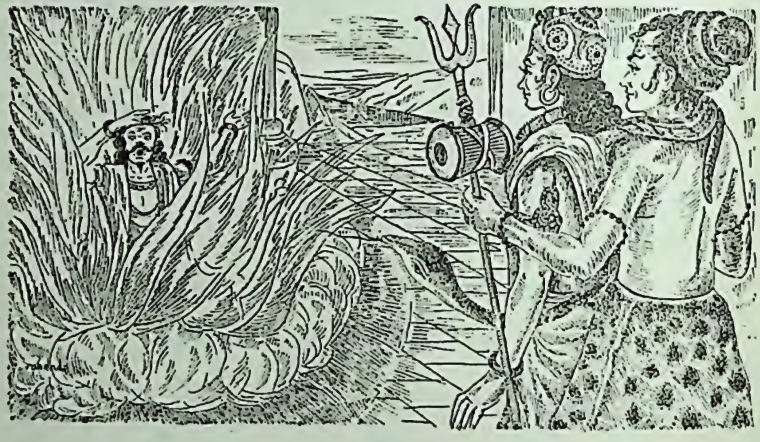

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بھگوت کی عجیب لیلا (کھیل) ہے۔ اسے سب جانتے ہیں۔ جو آدمی ہری کی پوجا کرے وہ غریب ہوتا ہے اور جو مہادیو جی کو مانے وہ امیر۔ دیکھو ہری کی کیسی ریتی ہے۔ یہ لکشمی پتی وہ گوری پتی۔ یہ پہنیں بن مالا۔ وہ مُنڈ مالا۔ یہ چکر پانی۔ وہ شُلپانی۔ یہ دھرنی دھر وہ گنگا دھر۔ یہ مُرلی بجاویں، وہ سنگی یہ بیکنٹھ ناتھ۔ وہ کیلاش واسی۔ یہ پرورش کرنے والے۔ وہ ختم کرنے والے۔ یہ لگاویں چندن۔ وہ لگاویں

۴۷۲ وبھوتی۔ یہ اوڑھیں امبر وہ یا گھمبر یہ پڑھیں ویدوہ اگم۔ ان کی سواری دگرڑ۔ اُن کی نندی۔ یہ رہیں گوال بال میں۔ دو 472
بھوت پریتوں میں۔

دووَ پربھو کی اُلٹی ریتی ۔ جت اِچھیا تت کیجے پریتی

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! راجہ یدھشٹر سے شری کرشن چندر نے کہا کہ ہے یدھشٹر! جس پر میں خوش ہوتا ہوں آہستہ آہستہ اس کا سارا دھن دولت کھوتا ہوں اس لیے کہ بنا پیسے والے کو بھائی بندھو۔ استری۔ بیٹے وغیرہ کُنبے کے سارے آدمی چھوڑ دیتے ہیں تب اسے ویراگ پیدا ہوتا ہے۔ ویراگ ہونے سے دھن۔ جن (آدمیوں) کی ممتا چھوڑ نرموہی ہوکر من لگاکر میرا بھجن کرتا ہے۔ بھجن کی طاقت سے نجات پاتا ہے۔ اتنا کہہ پھر شکدیو جی کہنے لگے کہ مہاراج! اور دیوتا کی پوجا کرنے سے دل کی مُراد پوری ہوتی ہے۔ مگر بھگتی نہیں ملتی۔ اور بھگتی کے مکتی نہیں ہوتی۔ یہ پرسنگ سنا کر منی نے راجہ پریکشت سے پھر کہا کہ مہاراج! ایک دفعہ کشیپ کا بیٹا ور کاسُر تپ کرنے کی خواہش سے گھر سے نکلا تو راستے میں اسے نارد منی ملے۔ نارد جی کو دیکھتے ہی اس نے دنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہوکر نہایت عاجزی سے پوچھا کہ مہاراج! برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔ ان تینوں دیوتاؤں میں جلد وردان کون دیتا ہے۔ مہربانی کرکے کہیے تاکہ میں... ان ہی کی تپسیا کروں۔ نارد جی بولے کہ سن ور کاسُر ان تینوں دیوتاؤں میں مہادیو جی بڑے وردان داتا ہیں۔ ان کو ریجھنے (خوش ہونے) نہ دیر لگتی ہے (ناراض ہوتے) دیکھو۔ شوجی نے تھوڑا ہی تپ کرنے سے... خوش ہوکر سہستر ارجن کو ایک ہزار ہاتھ دیے اور ذرا سے قصور میں غصے میں آکر اس کا ناش کیا۔ مہاراج! اتنا کہہ نارد منی تو چلے گئے اور ور کاسُر اپنے ستھان پر آکر مہادیو کا کٹھن تپ کرنے لگا۔ سات دن کے بعد اس نے چھری سے اپنے سر کا مانس سب کاٹ کاٹ ہوم کیا۔ آٹھویں دن جب سر کاٹنے کا ارادہ کیا تو بھولا ناتھ نے آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ میں تجھ سے خوش ہوا۔ جو تو چاہے وہ بردان مانگ میں تجھے ابھی دوں گا۔ اتنا وچن شوجی کے مُکھ سے نکلتے ہی ور کاسُر ہاتھ جوڑ کر بولا۔

اسیور دیجو اب ۔ دھروں جاہی سر ہاتھ
بھسم ہوئے وہ پلک میں ۔ کرو کرپا تم .... ناتھ

مہاراج! اس بات کے کہتے ہی مہادیو جی نے اسے منہ مانگا وردان دیا۔ ور پاکر وہ شوجی کے ہی سر پر ہاتھ دھرنے چلا۔ تب تو ڈر کر آسن چھوڑ مہادیو جی بھاگے۔ ان کے پیچھے راکشس بھی دوڑا شوجی جہاں جہاں گئے وہیں وہ بھی ان کے پیچھے ہی رہا... آخر نہایت دُکھت ہوکر مہادیو جی بیکنٹھ میں گئے۔ ان کو بہت دُکھی دیکھ بھگت ہتکاری۔ بیکنٹھ ناتھ شری مُراری رحم کھا کر براہمن کا بھیس بنا کر ور کاسر سامنے جاکر بولے کہ اسرائے۔ تم ان کے پیچھے کیوں تکلیف کرتے ہو یہ سمجھا کر کہو۔ بات کے سنتے ور کاسُر نے سب بھید کہہ سنایا۔ بھگوان بولے کہ ہے اسرائے تم نے عقلمند ہوکر دھوکا کھایا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نے اس ننگے

473 ننگے پاگل بھنگ دھتورا کھانے والے یوگی کی بات کو سچ جانا۔ یہ تو ہمیشہ بھوت رہائے۔ سانپ لپٹائے بھیانک بھیس بنائے بھوت پریتوں کو ساتھ لیئے شمشان میں رہتا ہے۔ اس کی بات کسے سچ لگے۔ مہاراج! یہ بات کہہ شری نارائن بولے کہ ہے اُسرائے جو تم میرا کہا جھوٹ مانو تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لو مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مایا کے وش وگیان ہو جیوں ور کاسُر نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تیوں ہی جل کر راکھ کا ڈھیر ہوا۔ اُسر کے مرتے ہی دیو لوک میں آنند کے باجے بجنے لگے اور لگے دیوتا جے جے کار کر کے پھول برسانے اور ہری گن گانے۔ اس وقت ہری نے ہر کی استوتی کر کے وداکیا اور ور کاسُر کو موکش پدارتھ دیا۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس پرسنگ کو جو سُنے سناوے گا وہ بلاشک ہری کی کرپا سے پرم پد (نجات) پاوے گا۔

ادھیائے 89 ۸۹

بھرگو جی کے ذریعے تینوں دیوتاؤں کی پریکشا

شری سکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ سرسوتی کنارے سب رشی منی بیٹھے تپ یگیہ کرتے تھے۔ ان میں سے کسی نے پوچھا کہ برہما۔ وشنو۔ مہیش۔ ان تینوں دیوتاؤں میں بڑا کون ہے۔ یہ مہربانی کر کے کہیئے۔ کسی نے کہا۔ شوجی۔ کسی نے کہا وشنو اور کسی نے کہا برہما۔ مگر سب نے مل کر ایک کو بڑا نہ بنایا۔ تب کئی ایک بڑے بڑے منیوں اور رشیوں نے کہا کہ ہم یوں تو کسی کی بات نہیں مانتے مگر ہاں جو کوئی جا کر ان تینوں دیوتاؤں کی پریکشا (امتحان) کر آوے اور دھرم سروپی کہے تو اس کا کہنا سچ مانیں۔ مہاراج! یہ بات سُن سب نے پرنام کی اور برہما کے پتر بھرگو کو تینوں دیوتاؤں کی پریکشا کرنے کا حکم دیا۔ یہ سن کر بھرگو منی پہلے برہم لوک میں گئے اور چپ چاپ برہما کی سبھا میں جا کر بیٹھے۔ نہ ڈنڈوت کی نہ استوتی۔ نہ پرکرما۔ راجہ! تب بیٹے کی یہ گستاخی دیکھ برہما ناراض ہوا اور چاہا کہ اسے شراپ (بددعا) دوں مگر بیٹے کی ممتا کر کے نہ دیا۔ اس وقت بھرگو پتا کو رجوگن میں ڈوبے ہوئے دیکھ وہاں سے اٹھ کیلاش میں گئے اور جہاں شو پاربتی وراجتے تھے۔ وہاں جا کھڑے ہوئے اسے دیکھ شوجی کھڑے ہو کر جیونہی ہاتھ بڑھا کر ملنے کو ہوئے تو یہ بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی شوجی نے غصے میں آ کر اس کو مارنے کے لیئے ترشول ہاتھ میں لیا اس وقت پاربتی جی نے پرارتھنا کر پاؤں پکڑ مہادیو جی کو سمجھایا اور کہا کہ یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے اس کا قصور معاف کیجیے۔ کہا ہے۔

بالک سوں جو چوک کچھو پیرے ۔ سادھو نہ کہوں من میں دھرے

مہاراج! جب پاروتی نے شوجی کو سمجھا کر ٹھنڈا کیا۔ تب بھرگو مہادیو جی کو تموگن میں مصروف دیکھ چل کھڑے ہوئے۔ پھر بیکنٹھ میں گئے۔ جہاں بھگوان سونے کے چھپر پلنگ پر پھولوں کی سیج میں لکشمی کے ساتھ سوتے تھے۔ جاتے ہی بھرگو نے بھگوان کے دل میں ایک لات ایسی ماری کہ وہ نیند سے چونک پڑے۔ منی کو

.... دیکھ لکشمی کو چھوڑ چھپر کھٹ سے اتر ہری بھر گوجی کا پاؤں سُر آنکھوں سے لگا کر لگے دبانے اور یوں کہنے کہ رشی راج! میرا قصور معاف کیجے۔ میرے سخت دل کی چوٹ تمہارے نازک کمل چرنوں میں نا سمجھی سے لگی۔ اس بات کا خیال مت کرنا۔ اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی بھر گوجی خوش ہو کر استوتی کر کے رخصت ہو وہاں آئے جہاں سرسوتی کنارے پر سب رشی منی بیٹھے تھے۔ آتے ہی بھر گوجی نے تینوں دیوتاؤں کا بھید سب جیوں کا تیوں کہہ سنایا کہ:

برہما راجس میں لپٹایو ۔ مہادیو تامس میں سانیو
وشنو جو ساتوک مانہی پرھان ۔ تن تے بڑو دیو نہیں آن
سنت رشیوں کا سنشے گیو ۔ سب ہی کے من آنند بھیو
وشنو پر سنشا سب نے کری ۔ ادی چل بھگتی ہرے میں دھری

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! میں اتر کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سنو۔ دوار کا پوری میں راجہ اگرسین تو دھرم راج کرتے تھے اور شری کرشن و بلرام ان کے فرماں بردار تھے۔ راجیہ میں سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے اور آنند چین کرتے تھے وہاں ایک براہمن بھی بہت نیک اور دھرماتما رہتا تھا ایک دفعہ اس کے ایک لڑکا ہو کر مر گیا۔ وہ اس مرے ہوئے لڑکے کو لے کر راجہ اگرسین کے دروازے پر گیا۔ اور جو اس کے منہ میں آیا کہنے لگا کہ تم بڑے ادھرمی، پاپی، دشٹ ہو۔ تمہارے ہی کرموں دھرموں کے سبب پرجا (رعایا) دکھ پاتی ہے۔ میرا بھی بیٹا تمہارے ہی پاپ سے مرا مہاراج! اس طرح کی بہت سی باتیں کہہ مردہ لڑکا راج دوار پر رکھ کر براہمن اپنے گھر گیا۔ پھر اس کے آٹھ لڑکے ہوئے اور.... آٹھوں کو وہ اسی طرح راج دوار پر رکھ آیا۔ جب نواں لڑکا ہونے کو ہوا۔ تب براہمن پھر راجہ اگرسین کی سبھا

475 ۴۷۵
میں جا شری کرشن چندر کے سامنے کھڑے ہو کر لڑکوں کے مرنے کا دکھ یاد کر کے رو رو کر یہ کہنے لگا کہ دھکار ہے راجہ اور اس کے راجیہ کو اور پھر دھکار ہے ان لوگوں کو جو ادھرمی کی سیوا کرتے ہیں اور دھکار مجھے جو اس نگر میں رہتا ہوں۔ جو میں ان پاپیوں کے دیش میں نہ رہتا تو میرے لڑکے مرتے ہی کیوں انہی کے

ادھرم سے میرے بیٹے نہیں بچے اور کسی نے کچھ بندوبست نہ کیا مہاراج! اس طرح کی سبھا کے بیچ کھڑے ہو کر براہمن نے بہت سی باتیں کہیں۔ مگر کوئی کچھ نہ بولا۔ آخر شری کرشن چندر کے پاس بیٹھا سن کر گھبرا کر ارجن بولا کہ اے دیوتا! تم کسی کے آگے یہ بات کیوں کہتے ہو اور کیوں اتنا دکھ مانتے ہو۔ اس سبھا میں کوئی دھنش دھاری نہیں جو تمہارا دکھ دور کرے۔ آج کل کے راجہ خود غرض ہیں۔ پروپکاری نہیں جو رعایا کو سکھ دیں۔ اور گائے براہمن کی سیوا کریں۔ ایسا سنا کر ارجن نے پھر براہمن سے کہا کہ دیوتا! تم گھر جا کر بے فکر بیٹھ رہو۔ جب تمہارے لڑکا ہونے کا دن آئے تب تم میرے پاس آنا۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ اور لڑکے کو نہ مرنے دوں گا مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی براہمن کھلائے بولا کہ میں اس سبھا کے بیچ شری کرشن، بلرام، پردمن، اور انیرودھ کو چھوڑ کر ایسا بلوان کسی کو نہیں دیکھتا جو میرے بیٹے کو موت کے ہاتھ سے بچا دے۔

ارجن بولا کہ براہمن! تو مجھے نہیں جانتا کہ میرا نام دھنجے ہے۔ تجھ سے پرتگیا (وعدہ) کرتا ہوں۔ کہ اگر میں تیرا لڑکا موت کے ہاتھ سے نہ بچاؤں تو تیرے مرے ہوئے لڑکے جہاں بھی وہ ملیں وہاں سے ہی تجھے لا دکھاؤں اور وہ بھی نہ ملیں تو گانڈیو دھنش سمیت خود کو اگنی میں جلاؤں مہاراج! جب پرتگیا کر ارجن نے ایسا کہا تب وہ براہمن صبر کر کے اپنے گھر گیا۔ اور لڑکا ہونے کے وقت ارجن کے پاس آیا۔ اس وقت ارجن دھنش بان لے

476 اس کے ساتھ اٹھ دھایا۔ اور وہاں جاکر ارجن نے اس کا گھر بانوں (تیروں) سے ایسا چھایا کہ جس میں ہوا بھی نہ گزر سکے اور خود دھنش بان لیئے اس کے چاروں طرف پھرنے لگا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشیت سے کہا کہ مہاراج! ارجن نے بہت سا انتظام بالک کے بچانے کا کیا مگر نہ بچا۔ پہلے سب الک بیدا ہونے کے وقت روتے تھے۔ اس کا اب سانس بھی آیا۔ بلکہ پیٹ ہی سے مرا ہوا نکلا۔ مرے لڑکے کا ہونا سن ارجن شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے پاس آیا اور اس کے پیچھے براہمن بھی آیا مہاراج! وہاں آتے ہی رو رو براہمن کہنے لگا کہ ارے ارجن! دھکار ہے تجھے اور تیری زندگی کو جو جھوٹا وعدہ کر کے دنیا میں لوگوں کو منہ دکھاتا ہے ارے نامرد! جو تو میرے لڑکے کو موت کے ہاتھوں نہ بچا سکتا تھا تو نے وعدہ کیوں کیا تھا کہ میں تیرے لڑکے کو بچاؤں گا اور نہ بچا سکوں گا تو تیرے مرے ہوئے بیٹے کو واپس لادوں گا۔ اتنی بات کے سنتے ہی ارجن دھنش بان لے اٹھ وہاں سے چلا۔ سنیم پوری میں دھرمراج کے پاس گیا۔ اسے دیکھ دھرمراج اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ استوتی کر بولا کہ مہاراج! آپ کا آنا کہاں سے ہوا۔ ارجن بولا کہ فلاں براہمن کے بچے لینے آیا ہوں۔ دھرمراج نے کہا کہ وہ بالک یہاں نہیں آئے۔ مہاراج! اتنا وچن دھرمراج کے منہ سے نکلتے ہی ارجن وہاں سے چل کر سب جگہ پھرا مگر اس نے براہمن کے لڑکوں کو کہیں نہیں پایا۔ آخر دوارکا پوری میں آیا اور چتا بنا کر دھنش بان سمیت چلنے کو تیار ہوا۔ اور چاہا کہ آگ جلا کر چتا میں بیٹھوں۔ اتنے میں شری مراری گربھ پیاری نے آکر ہاتھ پکڑا اور ہنس کر کہا کہ ارے ارجن تو مت جل۔ تیری پرتگیا میں پوری کروں گا۔ جہاں اس براہمن کے لڑکے ہوں گے وہاں سے ہی لادوں گا مہاراج! ایسے کہہ ترلوکی ناتھ رتھ پر بیٹھ ارجن کو ساتھ لے پورب دشا کی طرف چلے۔ اور سات سمندر پار پوگھا میں گئے۔ اس وقت شری کرشن چندر نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ وہ بے شمار سورج کی طرح روشنی کرتا ہوا پربھو کے آگے آگے اندھیرے کو دور کرتا ہوا چلا۔

تم تج کب تک آگے گئے . جل میں تبھی جو بیٹھیت بھئے
مہا ترنگ تاسو میں لگے . موند آنکھ یہ تا میں دھنسے
پہوڑے شیش جی جہاں . ارجن کرشن پہنچے تہاں

جاتے ہی آنکھیں کھول کر دیکھا کہ ایک بڑا لمبا اونچا سونے کا مندر بنا ہوا ہے۔ وہاں شیش جی کے ماتھے پر رتن جڑت سنگھاسن رکھا ہے اس شیام سروپ سندر گھن روپ۔ چندر بدن۔ کمل نین۔ کریٹ کنڈل پہنے پیت وستر اوڑھے پیتامبر کاچھے بن مال مکت مالا لے آگے پربھو موہنی مورت بنائے بیٹھے ہیں اور برہم رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا سامنے کھڑے استوتی کر رہے ہیں۔ مہاراج! ایسا سندر روپ دیکھ ارجن اور شری کرشن چندر جی نے پربھو کے سامنے جاکر ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑا اپنے آنے کا سب سبب کہا۔ بات کے سنتے ہی پربھو نے براہمن کے بالک سب منگا دیئے اور ارجن نے دیکھ بھال خوش ہو کر لیئے۔ تب پربھو بولے۔

تم دوؤ میری کلا جواہی . ہری ارجن دیکھو چت یاہی
بھار اتارن بھومی پر گئے . سادھو سنت کو سکھ دئے
اسر وینت تم سب سنگھارے . سر نرمنی کے کاج سنوارے
میرے انش جو تم سے ہوئے ہیں پورن کام تمہارے ہوئے ہیں

اتنا کہہ بھگوان نے ارجن اور شری کرشن چندر کو رخصت کیا۔ یہ بالک لے شہر میں آئے گھر گھر آنند منگل ہوئے۔

ادھیائے 90 ۹۰

بھگوان شری کرشن کے لیلا وہار کا ورنن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا پوری میں شری کرشن چندر سدا وراجے۔ رِدّھی سِدّھی سب بدوولتیوں کے گھر گھر وراجے۔ نرناری سب آبھوشن لے نئے فیشن بنا دیں۔ چوبا۔ چندن۔ عطر۔ خوشبو۔ لگاویں۔ مہاراج! ہاٹ ہاٹ جھاڑ جھاڑ بہار چھڑکاویں اور وہاں دیش دیش کے بیاپاری۔ طرح طرح کی چیزیں۔ فروخت کرنے کو لاویں۔ جگہ جگہ شہر کے لوگ موج اڑاویں۔ یوہم ویدپڑھیں۔ گھر گھر لوگ کتھا پران سنیں سناویں۔ سادھو سنت آٹھوں پہر ہری کیش گاویں۔ سارتھی رتھ گھوڑے جوڑ راج دوار لاویں۔ رتھی۔ مہارتھی۔ گج پتی۔ اشوپتی۔ شوروِیر۔ راوت۔ بہادر۔ راجہ کی جہار کرنے جاویں۔ گنی لوگ ناچیں گاویں۔ بھکاری لوگ انّ دان پاویں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اِدھر تو راجہ ... اگر سین کی راجدھانی میں اسی طرح کے کھیل تماشے ہو رہے تھے اور اُدھر شری کرشن چندر آنند کند

سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیوں کے ساتھ روزانہ عیش کرنے لگیں۔ کبھی رانیاں پریم میں مگن ہو کر پربھو کا بھیس کریں... کبھی ہری عاشق ہو عورتوں کا شنگار کریں۔ اور جو آپس میں لیلا کھیل کرتے تھے وہ مُکھ سے کہی نہیں جاتی۔ وہ تو دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔

اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن رات کے وقت شری کرشن جب سب رانیوں... ساتھ لے کر ان کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے تھے اور پربھو کے طرح طرح کے کھیل دیکھ دیکھ کنّر گندھرو باجے بجا بجا کر گن گاتے تھے۔ اس طرح کھیل کرتے کرتے پربھو کے من میں آیا تو سب کو تالاب کے کنارے لے جا کر پانی میں بیٹھ جل کریڈا (پانی کا کھیل) کرنے لگے۔ پھر جل کریڈا کرتے کرتے سب استری شری کرشن چندر کے پریم میں مگن ہو تن من کی سدھ بھلا کر ایک چکوہ چکوی کو سرور کے وار پار بولتے دیکھ بولیں۔

ہے چکوی تو دکھ کیوں پالے ۔ پیا ویوگ نے رین نشاوے
اتی ویاکل ہو پیا ہی پکارے ۔ ہم لوں تو نج پیا ہی سمجھاوے
ہم تو تن کی چیری بھئی! ۔ ایسے کہہ آگے کو گئی

پھر سمندر سے کہنے لگی کہ ہے سمندر تو جو لمبی سانس لیتا ہے اور رات دن جاگتا ہے۔ کیا تجھے کسی کی جدائی کا غم ہے۔ یا چودہ رتن جانے کا دکھ ہے اتنا کہہ کر پھر چندرماں کو دیکھ کر بولیں۔ ہے چندرماں! کیوں اداس ہو رہا ہے۔ کیا تجھے راگ روگ ہوا۔ جو دن گھٹتا بڑھتا ہے۔ شری کرشن چندر کو دیکھ جیسے ہم سدھ بدھ بھول جاتی ہیں ویسے تو بھی بھولتا ہے۔

اتنا کہہ شری شکدیو نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس طرح سب عورتوں نے ہوا۔ بادل۔ پربت ندی۔ کو کل ان سے بے شمار باتیں کیں۔ پھر سب کرشن چندر کے ساتھ وہار کریں۔ اور ہمیشہ سیوا میں رہیں۔ پربھو کے گن گاویں۔ اور من وانچھت پھل پاویں۔ پربھو گرہست دھرم سے گرہست آشرم چلاویں۔

مہاراج! سولہ ہزار ایک سو آٹھ شری کرشن چندر کی رانی جو پہلے بکھانی ان میں ایک ایک رانی کے دس دس بیٹے اور ایک ایک کنیا تھی۔ اور ان کی سنتان بے شمار ہو گئی۔ میری طاقت نہیں جو ان کا میں بیان کروں۔ مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ تین کروڑ اٹھاسی ہزار ایک سو چھ شالا تھیں۔ شری کرشن چندر کی سنتان کے پڑھانے کو اور اتنے ہی ماسٹر تھے۔ آگے شری کرشن چندر کے جتنے بیٹے۔ پوتے۔ رشتہ دار ہوئے۔ وہ طاقت۔ بہادری دھن اور دھرم میں کوئی بھی کم نہ تھا۔ ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔ ان کا بیان میں کہاں تک کروں۔ اتنا کہہ کر رشی بولے کہ مہاراج! میں نے برج اور دوارکا کی لیلا گائی۔ یہ ہے سب کو سکھدائی۔ جو اسے پریم کے ساتھ گاویگا وہ بلاشک نجات پاوے گا جو پھل ہوتا ہے تپ یگیہ دان ورت تیرتھ اشنان کرنے سے وہی پھل ملتا ہے ہری کتھا سننے اور سنانے سے۔

ختم شد

ہندوؤں دھرم سنکٹ میں مت پڑو کچھ ایشور کے گُن گاؤ — کیا بھروسہ ہے زندگانی کا آدمی بُلبُلا ہے پانی کا

دانت گھسے کُھر گھسے پیٹھ نہ بوجھا لے — ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے

اِس گھور کل یگ میں بھُوساگر سے پار لگانے والے کچھ دَھارمِک گرنتھ

اُردو زبان میں چھپی کچھ دَھارمِک و مختلف کُتب

ڈاک خرچ بذمہ خریدار مگر بھارت ورش میں پندرہ سو روپیہ کی یا اُس سے زائد کتب ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ معاف۔
غیر ممالک میں رہنے والے صاحبان نوٹ کرلیں مبلغ دو ہزار روپے کی کتب ایک ساتھ لینی ہوں گی جس پر ڈاک خرچ پانچ سو روپے لگے گا۔ اس لئے ودیشی گراہک بندھو مبلغ ڈھائی ہزار روپے کا بینک ڈرافٹ پہلے بھیجیں۔

1	تُلسی رامائن	باتصویر۔ آٹھوں کانڈ۔ لوکش کانڈست مجلد صفحات 892	250/-
2	سُکھ ساگر	باتصویر۔ (شریمد بھاگوت مہاپران) مکمل بارہ اسکند سنہری جلد۔ لکھت ویدویاس صفحات 572	250/-
3	شیو مہاپران	باتصویر۔ مکمل گیارہ کھنڈ۔ مجلد سفید کاغذ اسپیشل سنہری جلد صفحات 760	250/-
4	بالمیکی رامائن	باتصویر۔ مکمل ساتوں کانڈ۔ سفید کاغذ کلاتھ بائنڈنگ صفحات 560	250/-
5	مہابھارت	باتصویر کوروؤں پانڈوؤں کے اٹھارہ دن کے حدھ کا مکمل بیان صفحات 592	250/-
6	دُرگاسپت شتی	(چنڈی پاٹھ) بھگوتی پریمیوں کے لئے نایاب تحفہ صفحات 192	40/-
7	پریم ساگر	شری مادھولال جی کرت کرشن لیلا کا آفسیٹ چھپائی۔ چترؤں سہت انمول رتن	100/-
8	شریمد بھاگوت گیتا	(مصنف بال گنگادھر تلک) بڑا سائز صفحات 160	151/-
9	پیامِ سالک	(اشاوگر گیتا) اردو داں صاحبان کے لئے تحفہ صفحات 160	51/-
10	شریمد بھاگوت گیتا	اٹھارہ ادھیائے مہاتم مست (آفسٹ) بڑھیا چھپائی صفحات 192	40/-
11	لال کتاب	علم سیامدرک پامسٹری کا مکمل کورس ہندی اُردو	600/-
12	شریمد بھاگوت مہا پران	لکھت ویدویاس۔ موتی جیسی چھپائی صفحات 572	200/-
13	رامائن	بطرز رادھے شیام مدھر گائن۔ رسیلی کویتائیں	101/-
14	آئینہ مسمریزم	مع شکتی چکر منتر سدھی ست مرتک آتماؤں سے بات کرنے کے راز صفحات 360	101/-

15	سوپ اینڈ سوپ پاؤڈر انڈسٹریز	ایک نایاب (ریسرچ آف ٹوئلیٹ سوپس) صابن سازوں کے لئے صفحات 864	150/-
16	جادُوگری شِکشا	جادو کے حیرت انگیز کارنامے سیکھنے کے لئے ایک نادر کتاب صفحات 176	51/-
17	اِندر جال	شری مہادیو جی کے مکھ سے کہے ہوئے سمپتوؤں یینتر تنتر صفحات 272	101/-
18	اَسمال اسکیل انڈسٹریز	(مکمل صنعت و رفت) کم روپے سے صنعت کرانے والی کتاب	100/-
19	چہل درویش	(گیان دھیان کا گرنتھ) سورج نارائن	1000/-
20	عِلم غیب دانی (عِلم نجوم)	اوم شکتی اوم مہا (ہر آدمی اپنے سوالوں کا جواب نکال سکتا ہے صفحات 80	51/-
21	حکیم لُقمان	اس کتاب میں 130 بیماریاں اور ان کا علاج دیا گیا ہے صفحات 136	51/-
22	دلکشمی کی سواری ۔ دھن کا باہن اُلو ہے	اُلو تنتر باتصویر صفحات 96	51/-
23	پرائیویٹ لائف وائیائن کام سوتر	اصلی کوک شاستر باتصویر صفحات 304	101/-
24	سندر کانڈ	تلسی داس	25/-

ہنومان چالیسہ	5/-	بدھوار	5/-	شکروار سنتوشی ماں	5/-
گربھ گیتا	5/-	شیو چالیسہ	5/-	شنی وار	5/-
کبیر دوہاولی	15/-	سوموار برت کتھا	5/-	روی وار برت کتھا	5/.
منگوار	5/-	پاٹھ پوجا سنگرہ	15/-	سپت وار برت کتھا	15/-
درگا چالیسہ	5/-	ویروار (برہست وار)	5/-	تتیہ کرم بھگوت گیتا بلی ناتھ	5/-
ستیہ نارائن برت کتھا	5/-	بابا فرید کے دوہے	15/-	سنت بانیاں (ارتھ سہت)	15/-
تلسی دوہاولی	15/-	گنگا کبیر بھجن مالا	30/-		

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار، دہلی۔6

DEHATI PUSTAK BHANDAR
93, Inside Mukut Rai Niwas, Chawri Bazar, Delhi-11006
Phone: 3261030 / 3279417

گیارہواں اسکندھ

پہلا ادھیائے

دُرواسا آدی رشیوں کا دُوارکا میں آنا اور یدُووَنشیوں کو شاپ دینا

شکدیو جی سے پریکشت جی پُوچھنے لگے، ہے رشی راج! یادو تو براہمنوں کے بہت بھگت تھے بہت دانی اور رشیوں کی سیوا کرتے تھے۔ ان کو برہمنوں نے کس کارن شاپ دیا؟ پھر یادو لوگ تو آپس میں مل جل کر رہتے تھے ان میں پھوٹ کس کارن سے پڑی؟ یہ سب کارن کھول کر کہیئے۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب کرشن جی نے پاپیوں کا ونش ناش کر کے پرتھوی کا بوجھ اُتار دیا تب انھوں نے سوچا کہ ہمارے ونش کے لوگ جو کروڑوں کی سنکھیا میں ہیں یہ بڑے بڑے پراکرمی ہیں اور کوئی ان کو یدھ میں ہرا نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ میرے بل میں اَتپن ہوئے ہیں۔ سو میرے بیکنٹھ دھام چلے جانے پر بنا انکش کے ہاتھی کی طرح ہو جائیں گے اور پرجا کو دُکھ دیں گے، راجاؤں سے لڑائی کریں گے اس لیئے ان کو بھی سماپت کر دینا چاہیئے ایسا وچار کر کے انھوں نے یدوونشی بالکوں کی متی بھرشٹ کر دی۔ سو ایک دن یہ بالک بامونت کے پتر سامب جی کو جو بڑا سُندر تھا اور استری کی طرح لگتا تھا لہنگا دوپٹہ اوڑھا کر پیٹ اُونچا کر کے اور استری جیسا رُوپ بنا کر اس استھان پر لے گئے جہاں دُرواسا۔ انگرا۔ نارد۔ وشوامتر آدی رشی بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگے ہے مُنیو! یہ استری گربھنی ہے پر نتو اس کو آپ کے سامنے آتے ہوئے لجا آتی ہے کرپا کر کے یہ بتایئے کہ اس کے گربھ سے پتر ہوگا یا کنیا۔ جب اس پرکار انھوں نے رشیوں کا مذاق اڑایا تو رشی لوگ کرودھ کر کے کہنے لگے ہے مُورکھ! اس کے نہ لڑکا ہوگا نہ لڑکی بلکہ یہ ایک موسل کو اتپن کرے گی جس سے تمہارا کُل نشٹ ہو جائے گا۔

یہ سُن کر وے سب بالک ڈر گئے اور جب انھوں نے سامب کے کپڑے اُتار کر دیکھا تو لوہے کا ایک بڑا موسل دکھائی دیا۔ تب وے بالک اس موسل کو لے کر راجہ اگرسین کے پاس آئے اور سب یادوؤں کو رشیوں کے شاپ کی بات بتائی۔ پر نتو کرشن جی نے کچھ نہیں کہا، ہے راجن! رشیوں کا شاپ سُن کر اور اس موسل کو دیکھ کر سارے دُوارکا باسی ڈر کے مارے کانپنے لگے۔ راجہ اگرسین نے کرشن سے بِنا پُوچھے ہی اس موسل کے ٹکڑے ٹکڑے

کروا کر سمندر میں پھنکوا دیا۔ اس کا ایک ٹکڑا تو مچھلی نگل گئی اور جو باقی ٹکڑے دیے تیرتے ہوئے سمندر کے کنارے آ لگے اور ان پر گھاس اُگ آئی۔ اس مچھلی کو مچھیروں نے پکڑ لیا۔ اور جب اس کا پیٹ چیرا تو لوہے کی کیل نکلی۔ جس سے انھوں نے تیر پر کی نوک بنوالی۔ کرشن بھگوان جی انتریامی تھے اور ساری بات جانتے تھے۔ ..... پر انھوں نے کچھ نہیں کہا۔

2 اودھیائے ۲

نارد منی کا واسدیو جی کو بھگوت پراپتی کے اپائے بتانا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب دُرواسا رشی کا شاپ اپنا پربھاؤ دکھانے لگا تب ایک دن نارد جی نے سوچا کہ یہ سب دوارکا باسی ہم لوگوں کے شاپ کے کارن آپس میں لڑ کر مر جائیں گے اس لیئے واسدیو اور دیوکی کو گیان سکھا کر مُکت کر دوں۔ سو وے ہری بھجن کرتے ہوئے واسدیو کے پاس گئے واسدیو جی نے ان کو آدر پورک بٹھایا۔ اور پرنام کر کے پُوچھنے لگے ہے رشی راج! میرا بڑا سوبھاگیہ ہے جو آپ جیسے یوگیشور کے درشن ہوئے آپ کے درشن تو دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہوتے ہیں۔ ہم لوگ اگیان کے گہرے کنوئیں میں پڑے ہوئے ہیں آپ جیسا کوئی گیانی مہاتما ہی ہم کو گیان کی ڈور پکڑا کر اس کنوئیں میں سے نکال سکتا ہے ہے منی! ہم نے بڑی بھول کی جو پُتر کی پراپتی کے لیئے بھگوان کی آرادھنا کی۔ اگر ہم نشکام بھاؤ سے بھگوان کا جپ کرتے تو موکش پراپت ہوتا ہے منی راج! اب ہم چاہتے ہیں کہ سنسار کو تیاگ کر بھگوان کا بھجن کریں۔ سو آپ ہمیں کوئی ایسا اپائے بتایئے کہ ہم بھوساگر سے چھوٹ کر مُکتی پراپت کریں۔

یہ سُن کر نارد جی کہنے لگے، ہے وسدیو! آپ نے سب کو پوتر کرنے والا بھاگوت دھرم پوچھا ہے، سو میں آپ کو ایک پراچین کتھا سناتا ہوں۔ دھیان دے کر سنو! سوئم بھو منو کا ایک پُتر پریہ ورت نام کا تھا۔ اس کا پُتر اگنو دھر، اگنو دھر کا نابھی، اور نابھی کے رشبھ دیو جی ہوئے۔ رشبھ دیو جی کے رُوپ میں ساکشات بھگوان جی نے اوتار لیا تھا۔ ان کے سو پُتر ہوئے جن کو وید یاد تھے۔ ان میں سب سے بڑے بھرت جی تھے جو بھگوان کے بڑے بھگت تھے۔ انھوں نے سنسار کے سُکھ بھوگ کر بھگوان کا تپ کیا۔ اور بھگوان کا تپ کرتے کرتے تین جنم لیئے (یعنی تین پُتروں میں نو پُتر اس بھرت کھنڈ کے نو دیپوں کے سوامی ہوئے اور اکیاسی پُتر براہمن ہوئے۔ جو نو پُتر نو کھنڈوں کی رکشا کرتے تھے وہ دگمبر بھیش دھارن کرتے تھے اور آتم ودیا میں نپُن تھے۔ ایک دن یہ سب راجہ جنک کے یگیہ میں آئے۔ سوریہ کے سمان تیجسوی ان پرم وشنوؤں کو دیکھ کر سب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور نمی راجنک نے ان کو آسن پر بٹھایا اور پُوجا کری۔ پھر نمی ان سے کہنے لگے ہے یوگیشور! آپ نے یہاں آ کر مجھے اور میری بھومی کو پوتر کر دیا۔ آپ پرم گیانی ہیں، سو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کلیان کے لیئے کیا سادھن کروں۔ نارد جی نے

لگے ہے وسدیو! راجہ نمی نے ان رشیوں سے نو پرشن کیے۔ پہلا وشنو دھرم۔ دوسرا بھگوان کی بھگتی تیسرا پربھو کی مایا، چوتھا مایا سے ترنے کا اپائے، پانچواں برہم، چھٹا کرم، ساتواں اوتاروں کا چرتر، آٹھواں بھگتی پراپت کرنے کا... سادھن اور نواں یگ، ان سب پرشنوں کا اُتر ان میں سے ایک ایک رشی نے دیا۔ پہلے پرشن کے اُتر میں کشیپ نامک سب سے بڑے بھائی کہنے لگے ہے راجن! جو منشیہ ہر سمے بھگوان کا بھجن اپنے ہردے سے کرتے رہتے ہیں ان کو دکھ نہیں ہوتا۔ جو منشیہ استری، سنتان اور دھن سے پریت رکھتے ہیں اور بھگوان کو بھول جاتے ہیں، ان کو کبھی سکھ نہیں ملتا۔ پرنتو منشیہ سنسار میں آکر اپنے دھن، استری، سنتان آدمی کے موہ میں اتنا پھنس جاتا ہے کہ اسی کو اپنا سکھ سمجھتا ہے پرنتو جب اس کا دھن نشٹ ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں سنتان کٹو وچن کہتی ہے تب اسے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ سو ہے راجن جو منوشیہ بھگوان کو بھلا دیتا ہے اسے بھگوان بھی یاد نہیں رکھتا:۔ اس کارن وہ دکھ پاتا ہے۔ یہ سن کر راجہ پوچھنے لگے ہے رشی راج بھگوان کے بھگت کس دھرم کا پالن کرتے ہیں۔ تب رشی کہنے لگے ہے راجن! سب سے اچھا وشنو دھرم ہے۔ اس دھرم کے پالن کرنے والے کے یہ لکشن ہوتے ہیں آٹھوں پہر بھگوان کا دھیان ہردے میں رکھتا ہے۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ کسی کے پیچھے اس کی برائی نہیں کرتا۔ کسی کو دکھ نہیں دیتا، دوسرے کے دھن کو پتھر سمان مانتا ہے اور دوسرے کی استری کو اپنی ماں کی طرح سمجھتا ہے سب منشیوں کو بھگوان کا انش سمجھ کر ان سے پریم پورک ملتا ہے۔ جہاں تک سامرتھ ہو بھوکوں اور غریبوں کو دان دیتا ہے۔

ادھیائے ۳

نمی کے پرشن پر منیوں کا اُتر دینا

راجہ جنک یہ سن کر ان منیوں سے پوچھنے لگا ہے منیو! کرپا کر کے ہمیں یہ بتائیے کہ بھگوان کی مایا الگ ہے یا بھگوان جی ہی میں ملی ہوئی ہے۔ یہ سن کر نمی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان اکیلا ہے اور اکیلا ہی رہے گا۔ اس کا کوئی روپ نہیں ہے اور نہ کوئی رنگ ہے۔ اس پر کام کرودھ کا پربھاؤ نہیں پڑتا، اور نہ مایا اسے بیاپتی ہے مایا نام بھگوان کی اچھا کا ہے جس پر کار کسی منشیہ کے آنکھ کے سامنے چادر کھڑی کر دی جائے تو اسے آگے کا کچھ دکھائی نہیں پڑتا اسی پر کار بھگوان کی مایا روپی چادر سارے سنسار پر پڑی ہوئی ہے جو منوشیہ سانسارک بندھنوں میں پڑے رہتے ہیں، ان کو اس مایا کے کارن موکش پراپت کرنے کا دھیان نہیں آتا پر نتو جن جن پر بھگوان کی کرپا ہوتی ہے ان پر مایا کا پربھاؤ نہیں پڑتا۔ اور وہ اس کو چھوڑ کر بھگوان کا بھجن کرنے لگتے ہیں: ہے راجن! اسی مایا سے بھگوان سارا برہمانڈ اور پرتھوی آتپن کرتے ہیں۔ اسی مایا سے جیوؤں کو آتپن کرتے ہیں اور اسی مایا سے وے پرتھوی پر اوتار لیتے ہیں ہے راجن! ایسا کداپی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ بھگوان سوئم پرتھوی

پر جنم لیتے ہیں۔ بھگوان تو اجنما ہے اسے نہ کسی نے اُتپن کیا اور نہ وہ کہیں جنم لیتا ہے۔ منوشیوں اور دیوتاؤں کو... 484
دکھانے کے لیے بھگوان اپنی مایا کا ایک تنک کا سا بھاگ پرتھوی پر اوتار کے روپ میں اُتپن کر دیتے ہیں۔ ہے
راجن جو تم چاہتے ہو کہ مایا کا پربھاؤ تم پر نہ ہو تو اس کا اپائے یہ ہے کہ ابھی سے بھگوان کا بھجن کرنا آرمبھ کر دو
یدی تم نتیہ پرتی تھوڑا تھوڑا ابھیاس کرو گے تو چت ایکاگر ہو جائے گا۔ جس پرکار کنویں کی من پر گھڑے کھنچتے
اس میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ اسی پرکار نتیہ پرتی تھوڑی دیر بھگوان کا بھجن کرتے رہنے سے ہردے میں بھگتی
اُتپن ہو جاتی ہے اور بھگوان کا نام گھر بنا لیتا ہے۔ ہے راجن! جو منشیہ چاہتا ہے کہ بھگوان کی مایا کے پربھاو
سے بچ جاؤں اور موکش پراپت کروں اس کو چاہیئے کہ ہر سمے بھگوان کا دھیان کرے گرہستی میں
من کو ادھک نہ پھنساوے۔ کسی سے ادھک بات چیت نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے ایکانت میں رہے
کیونکہ ایکانت میں رہنے سے من شیگھر ہی ایکاگر ہو جاتا ہے۔

4 ادھیائے ۴

بھگوان کے اوتاروں کی کتھا

یہ سن کر جنک جی کہنے لگے ہے منیو! اب ہمیں بھگوان کے اوتاروں کی کتھا سنائیے۔ بچپن ہی سے
میری اچھا بھگوان کے اوتاروں کی کتھا سننے کی ہے۔ منی کہنے لگے ہے راجن! ہم تو کیا برہما جی کی بھی اتنی
سامرتھ نہیں ہے کہ بھگوان کے اوتاروں کی کتھا ورنن کر سکیں۔ کیونکہ بھگوان نے اسنکھیہ اوتار لیئے ہیں
پھر بھی سنکشیپ میں ہم ان کے مکھیہ مکھیہ اوتاروں کی کتھا ورنن کرتے ہیں۔ جب بھگوان نے سرشٹی
کو رچنے کی اچھا کی تب ان کی نابھی میں سے ایک کمل پرگٹ ہوا جس سے برہما جی اُتپن ہوئے۔ یہ بھگوان
کے رجوگن سے اُتپن ہوئے۔ ستوگن سے وشنو جی اُتپن ہوئے اور تموگن سے رُودر ارتھات مہادیو جی...
اُتپن ہوئے جو سرشٹی کا سنہار کرتے ہیں۔ ہے راجن اس پرکار آدی پرش بھگوان سے سرشٹی کے اُتپن کرنے
پالن کرنے اور وناش کرنے کے لیے یہ تین گن اتپن ہوئے۔ اب نرنارائن اوتار کی کتھا کہتے ہیں۔ دت کی مورتی
ناک کنیا سے جو دھرم کی استری تھی اس سے بھگوان "نرنارائن" کا اوتار ہوا۔ ایک سمے نرنارائن جی کو تپ
کرتے دیکھ کر اندر دیوتا نے من میں وچار کیا کہ یہ تپ کر کے میرا پد لینا چاہتے ہیں۔ یہ وچار کر اس نے تپ
کھنڈت کرانے کے لیے کام دیو کو بھیجا۔ کام دیو کو بھگوان کی مہما کا پتہ نہیں تھا سو وہ بڑی سندر سندر
اپسراؤں کو لے کر اس استھان پر گیا جہاں نرنارائن تپ کر رہے تھے۔ کام دیو کی مایا سے وہاں...
بسنت کی بہار آ گئی۔ بڑی ٹھنڈی اور سگندھت وایو چلنے لگی۔ پیڑوں پر رنگ برنگے پھول... کھلنے
لگے، اور ان پر پکشی چہچہانے لگے۔ اپسراؤں کے ستریہ میں سے من کو موہنے والی.....

۴۸۵ بھینی بھینی سگندھی نکلنے لگی، اور ان کا ناچ ایسا تھا کہ جو بھی دیکھ لے موہت ہو جائے۔ ہے راجن! کام دیو بہت سمے تک یہ مایا پھیلائے رہا، تب نرنارائن جی نے سوریہ کے سمان چمکتی ہوئی اپنی آنکھیں کھول کر اس کی اور دیکھا تو کام دیو اور ساری اپسرائیں ڈر کے مارے کانپنے کی طرح کانپنے لگیں۔ انھیں اس طرح کانپتے ہوئے دیکھ کر بھگوان ہنسنے لگے اور کہنے لگے تم لوگ گھبراؤ مت میں جانتا ہوں کہ تم اندر کے بھیجے ہوئے ہو۔ تمہارا کوئی دوش نہیں ہے تب کام دیو ان کے چرنوں میں گر پڑا اور کہنے لگا ہے بھگوان آپ کی لیلا اپرم پار ہے۔ ہم آپ پر اپنی مایا نہیں پھیلا سکے، آپ ہماری بھول کو چھما کیجئے ہم آپ کو پرنام کرتے ہیں۔ کام دیو کی یہ پرارتھنا سن کر بھگوان نے اپنی مایا سے ترنت ہی ایک ہزار سندریاں اتپن کر دیں جو ایک سے ایک سندر تھیں۔۔۔۔ اور ان کی سندرتا کے سامنے اپسرائیں اپنے کو کوڑا سمجھنے لگیں اور سب اپنا ابھیمان بھول گئے۔

بھگوان کہنے لگے ان استریوں کو تم اندر پوری میں لے جاؤ۔ یہ سن کر کام دیو کہنے لگا ہے بھگوان! میں ان کو وہاں لے جاؤں گا تو دیوتا لوگ ان کی سندرتا پر موہت ہو کر ان کو پانے کے لیے آپس میں جھگڑا کریں گے۔ تب بھگوان جی کہنے لگے، ہے کام دیو تم ان میں سے جو سب سے کروپ ہو اس کو لے جاؤ۔ تب کام دیو نے اروشی نامک استری کو جو سب سے کروپ تھی اپنے ساتھ لے لیا اور اندر کے پاس گئے اندر اروشی کو دیکھتے ہی موہت ہو گیا۔ اور ساری اپسراؤں کو بھول گیا۔ جب اس نے بھگوان نرنارائن کی مہاسنی تو وہ اپنی بھول پچھتا کر بھگوان کا بھجن کرنے لگا۔ ان بھگوان نے پھر ہنس اوتار لے کر آتم یوگ کا ورن کیا۔ اور سنت کمار کا گرو چورن کیا۔ اس کے بعد مدھوکیٹو دتیہ کا پدھ کرنے کے لیے ہیے گریو کا اوتار دھارن کیا۔ اور پاتال سے وید لا کر برہما جی کو دیے پھر متسیہ اوتار لے کر راجہ ستیہ ورت کو گیان سکھایا۔ کچھپ کا اوتار لے کر سمندر میں ڈوبتے ہوئے مندراچل پروت کو اپنی پیٹھ پر دھارن کیا۔ جب سمندر منتھن سے امرت نکلا اور دیوتا اور دتیہ اس کے لیئے لڑنے لگے تو موہنی روپ دھارن کر کے دیوتاؤں کو امرت

پلایا وامن اوتار لے کر راجہ بلی سے تین پگ پرتھوی دان میں لی۔ پھر کپل دیومنی کا اوتار دھارن کر کے اپنی ماتا دیوہوتی کو سانکھیہ یوگ سکھایا۔ پھر جب چھتریوں نے ادھرم کرنے آرمبھ کر دیئے تو پرشورام اوتار دھارن کر کے اکیس بار پرتھوی پر سے چھتریوں کا ونش نشٹ کر دیا۔ پھر راکشسوں کے راجہ راون کو مارا اور اس کے بھائی کمبھ کرن کا پدھ کیا۔ پھر اپنے پرہلاد کی رکشا کرنے کے لیئے نرسنگھا اوتار لیا اور اور ہرنیہ کشیپ کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ پھر کرشن جی کا اوتار لے کر کنس آدی راکشسوں کو مارا اور کوروؤں و پانڈوؤں کا یدھ کرا کر اس میں اپنے بھگت پانڈوؤں کی جیت کرائی۔ پھر مہاتما بدھ کا اوتار دھارن کیا، اور لوگوں کو جیوؤں کی ہتیا کرنے سے روکا۔

ہے راجن! جب کلیگ میں لوگ ادھرمی ہو جائیں گے اور بھانتی بھانتی کے پاپ کرنے لگیں گے، تب کلکی اوتار دھارن کر کے لوگوں کو سدوِدیا سکھائیں گے۔ ان اوتاروں کی کتھا جو منوشیہ دھیان پوروک سنتا ہے اسکے پچھلے جنم کے پاپ

ادھیائے 5

مرنے کے اپرانت جیو کا کیا ہوتا ہے اس کا ورنن

منیوں سے اتنی کتھا سن کر راجہ جنک کہنے لگے ہے منیو! کرپا کر کے مجھے یہ بتائیے کہ جو منوشیہ جیون میں بھگوان کا بھجن نہیں کرتے مرنے کے اپرانت ان کا کیا ہوتا ہے یہ پرشن سن کر منی کہنے لگے۔ ہے راجن سنسار میں بھگوان نے چوراسی لاکھ پرکار کے جیو بنائے ہیں۔ جن کو چوراسی لاکھ یونیاں کہتے ہیں یہ سب بھگوان کی اچھا سے اتپن ہوئے ہیں اور اسی کی اچھا سے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ جب جیو مرتا ہے تو اس کی آتما بھگوان میں مل جاتی ہے جس پرکار ایک دیپک سے لاکھوں دیپ جلائے جا سکتے ہیں اسی پرکار ایک پرماتما سے لاکھوں کروڑوں آتمائیں اتپن ہو جاتی ہیں۔ ہے راجن! جو منوشیہ بھگوان کو سرشٹی کا اتپن کرنے والا اور سب کا مالک جان کر ہر سمے اس کا بھجن کرتے رہتے ہیں ان کو انت میں موکش پراپت ہوتا ہے جو منوشیہ بھگوان کا بھجن نہیں کرتے ادھرم کی کمائی سے اپنے کٹمب کا پالن پوشن کرتے رہتے ہیں۔ دوسروں سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں، سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں وے بھوساگر سے پار نہیں اترتے اور چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ اور نانا پرکار کے دکھ اور کلیش اٹھاتے رہتے ہیں جس پرکار اپٹن لگانے سے شریر شدھ ہو جاتا ہے اسی پرکار بھگوان کا نام لیتے رہنے سے منوشیہ کا من اور آتما شدھ ہو جاتی ہے۔ ہے راجن! براہمنوں کا دھرم ہے کہ منوشیوں کو وید پڑھائیں اور دھرم کرم کرنے کی شکشا دیں۔ یگیہ اور ہون کرائیں پر نتو جو براہمن منوشیوں کو غلط شکشا دیتے ہیں اور بھگوان کا بھجن کرنے کی شکشا دینے کی بجائے بھوت پریتوں کی پوجا کرنے اور جادو ٹونے کرنے بتاتے ہیں ان کو پاپی اور پاکھنڈی سمجھنا چاہیئے جو منوشیہ اونچ نیچ کا وچار کرتے ہیں اپنے لابھ اور سوارتھ کے لیے جھوٹ بولتے اور چھل کرتے ہیں۔ مدرا پیتے ہیں پرائی استری کو بری نظر سے دیکھتے ہیں، وے پاپی ہیں۔ اور مرنے کے بعد ان کو نرک ملتا ہے۔ ہے راجن! منوشیہ بھانتی بھانتی کے کشٹ سہہ کر، جھوٹ بول کر، ادھرم کر کے اپنے کٹمب کا پالن کرتا ہے، پر نتو انت سمے ان میں سے کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا، اس لیے ان سے پریم بڑھانا بے کار ہے۔

ہے راجن چوراسی لاکھ یونیاں بھگتنے کے پشچات منوشیہ تن ملتا ہے۔ اتھ اس تن کو پا کر بھگوان کا بھجن کرنا اور ان کی آگیا سے رچے گئے ویدوں میں جو شکشا دی گئی ہے اس پر چلنا چاہیئے جو منوشیہ ایسا نہیں کرتا اس کے جنم کو دھکار ہے۔ ہے راجن! ستیگ میں منوشیہ کے دس ہزار ورش تک تپ کرنے پر بھگوان پرسن ہو کر درشن دیا کرتے تھے۔ تریتا میں بھگوان کو رجھانے کے لیے ایک ہزار ورش تک تپ کرنا پڑتا تھا۔ دواپر میں سو ورش تپ کرنے سے ہی بھگوان پرسن ہو کر درشن دے دیا کرتے تھے۔ پر نتو کلیگ۔۔۔ میں تو یدی منوشیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرتی دن تھوڑی تھوڑی دیر ہی سچے ہردے سے بھگوان کا نام لے لیا کرے تو اس کے سارے منورتھ پورن ہو جاتے ہیں۔ پرنتو کلیگ کے منوشیہ اتنے اگیانی ہیں کہ بھول کر بھی بھگوان کا نام نہیں لیتے۔ اگر تمہیں بھگوان کا بھجن ہوتا ہے تو اسے پاکھنڈ سمجھتے ہیں

نارد جی کہنے لگے ہے وسدیو! انومیوں سے اتنی کتھا سن کر برہما جی کے ہردے میں بڑا گیان اتپن ہوا اور انھوں نے راج پاٹ چھوڑ کر سنیاس دھارن کر لیا اور بیکنٹھ پراپت کیا۔ ہے راجن تم بڑے بھاگیہ شالی ہو جو بھگوان نے تمہارے گھر جنم لیا۔ تم ان کو اپنا پتر مت سمجھو، بلکہ بھگوان جان کر ان کی پوجا کرو۔ انھوں نے پرتھوی پر سے پاپیوں کو نشٹ کر کے پرتھوی کا بوجھ ہلکا کرنے اور دھرم کرنے والے منوشیوں اور رشیوں کو سکھ دینے کے لیئے کرشن جی کے روپ میں اوتار لیا ہے۔ تم کو اچت ہے کہ ان کا بھجن کرو۔ یہ کہہ کر نارد جی وہاں سے چلے گئے۔ اور اس کے پشچات واسدیو دیوکی دونو کرشن جی بھگوان کی طرح پوجنے لگے۔ جس سے کچھ سمے پشچات پران تیاگ کے پران کو بیکنٹھ پراپت ہوا

6 ادھیائے ۶

برہما جی و مہادیو جی آدی دیوتاؤں کا کرشن جی کے پاس آنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ایک دن کرشن جی سودھرما کی سبھا میں بیٹھے ہوئے گیان چرچا کر رہے تھے اس سمے ان کے درشن کرنے کے لیئے برہما جی، مہادیو جی، کبیر، اندر اور دکش پرجاپتی آدی دیوتا وہاں آئے اور پری کرما کرنے کے پشچات استوتی کر کے کہنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! آپ کی مایا کا بھید اب تک کوئی نہ جان پایا ہے۔ ہم لوگ ہر سمے آپ کا بھجن کرتے رہتے ہیں، پرنتو آپ کی مایا سے مکت نہیں ہو سکے، ہے بھگوان! آپ نے ہم لوگوں کے پرارتھنا کرنے پر پرتھوی پر اوتار لیا، اور کنس، جراسندھ آدی ادھرمیوں کو مار کر پرتھوی پر سے پاپیوں کو نشٹ کیا۔ اور اس کا بھار ہلکا کیا۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ جب سے دُرواسا جی نے آپ کے یدوونشیوں کو شاپ دیا ہے تب سے وے لوگ اس شاپ کے کارن دکھ پا رہے ہیں۔ ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جس کل میں آپ نے جنم لیا، وے لوگ کس کارن شاپ کی اگنی سے جل رہے ہیں سو آپ کرپا کر کے ہمیں بتائیے۔

یہ سن کر کرشن جی کہنے لگے ہے بھگتو! میں نے ادھرمیوں کا ناش کر کے پرتھوی کا بھار اتار دیا ہے پرنتو میرے مرنے کے پشچات میرے ونش کے یہ یدوونشی سنساری لوگوں کو دکھ دیں گے اور انیائے مچائیں گے سو میں اپنے سامنے ہی ان کو نشٹ کر کے پھر بیکنٹھ کو آؤں گا۔ تم وہاں جا کر میرے آنے کی پرتیکشا کرو۔ کرشن جی کی یہ اگیا سن کر دیوتا لوگ بیکنٹھ کو گئے۔ کچھ دنوں پشچات کرشن جی نے راجہ

488

اگر سین کی سبھا میں سارے یدووںشیوں کو بلا کر کہا کہ دیکھو دروا سارشی کے شاپ کے کارن ہماری دوارکا میں دن رات اپ شگن ہو رہے ہیں۔ پرات کال ہوتے ہی کتے رونے لگتے ہیں، سورج چھپنے سے پہلے گیدڑ نگر میں آکر رونے لگتے ہیں۔ اچانک ہی آندھیاں آجاتی ہیں اور نگر میں اندھیرا ہو جاتا ہے اس لیئے سب کو چاہیئے کہ شاپ سے مکتی پانے کے لیئے پربھاس کشیتر میں جا کر اشنان دان پوجا آدی کریں بھگوان کرشن جی کی یہ بات سن کر سب یدووںشی اور راجہ اگر سین پربھاس کشیتر جانے کی تیاری کرنے لگے اس سمے کرشن جی کے بچپن کے ساتھی اور بھگت اودھو جی آتے اور کہنے لگے ہے بھگوان! آپ کی مایا اپرمپار ہے آپ اپنی مایا سے سنسار کی جیووں کو اس طرح کھیل کھلاتے ہیں، جیسے بچے گڑیوں سے کھیلتے ہیں ۔ ہے سکھے! آپ یدووںشیوں کو پربھاس کشیتر لے جا رہے ہیں سو میں جان گیا ہوں کہ وہاں آپ ان کا ونا ش کرانے لے جا رہے ہیں نہیں تو آپ اپنے آشیرواد سے ہی دروا سارشی کا شراپ نشٹ کر سکتے ہیں ہے بھگوان پربھاس کشیتر میں ان لوگوں کو نشٹ کر دو اگر آپ بھی بیکنٹھ کو چلے جائیں گے اور میں درشنوں کو ترستا رہ جاؤں گا اس لیئے کرپا کر کے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیئے۔

7 ادھیائے

کرشن جی کا اودھو کو گیان کا اپدیش دینا

شکدیو جی کہنے لگے ہے پرکیشت! جب اودھو جی.... کرشن جی سے ساتھ لے چلنے کی پرارتھنا کرنے لگے تب کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! آج سے ساتویں دن سارے یدووںشی ہلاک ہو جائیں گے اور میں بھی اپنے دھام کو چلا جاؤں گا، تم کو چاہیئے کہ ابھی سے میری ماتا چھوڑ دو۔ اور سنسار کو تیاگ کر میرا دھیان کرو۔ ہے اودھو میں تم کو بیکنٹھ میں جا کر بھی نہیں بھولوں گا اور سیکھ ہی تمہیں اپنے پاس بلاؤں گا۔ ہے اودھو تم یہ سمجھ لو کہ تمہارا متر سنسار سے چلا گیا اور کرشن جی کو بھول کر بھگوان کا بھجن کرو۔ یہ سن کر اودھو جی کہنے لگے ہے بھگوان! آپ نے جو مجھے ورکت ہونے کا اپدیش دیا ہے سو میرا وچار یہ ہے کہ منوشیہ اسی سمے سنسار سے ورکت ہو سکتا ہے جب اسے پورن روپ سے گیان پراپت ہو جاتے میں ابھی اندھیرے میں ہوں سو آپ کرپا کر کے میرے ہردے میں گیان روپی دیپک کا پرکاش کیجیئے

یہ سن کر کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! یہ سنسار پانی کے بلبلے کے سمان چھن بھر میں نشٹ ہو جانے والا ہے جو منوشیہ اس سنسار کو نشٹ ہونے والا سمجھ کر میرے چرنوں میں دھیان لگاتا ہے اس پر میری مایا کا جادو نہیں چل پاتا، اور وہ بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔ ہے اودھو! بھائی بہن، استری و سنتان، ماتا پتا یہ سب سمبندھ اس سمے تک کے ہیں جب تک منوشیہ جیوت رہتا ہے مرتے سمے کوئی ساتھ نہیں جاتا اس لیئے

منوشیہ کو چاہیئے کہ ہر سمے یہ دھیان رکھے کہ ایک دن مجھے مرنا ہے اس لیئے برے کاموں سے بچتا رہے کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! منوشیہ بہت سی وستوؤں سے شکشا لے سکتا ہے سب سے پہلی شکشا وایو (ہوا) سے لینا چاہیئے۔ ہوا سوگندھت پھولوں پر سے ہو کر بھی جاتی ہے اور درگندھت مل موتر آدی کی گندھ بھی اس میں ملتی ہے پرنتو اس پر کسی کا پربھاؤ نہیں پڑتا، یہ سب سے الگ رہتی ہے اس پرکار منوشیہ کو بھی سب سے الگ رہنا چاہیئے، چندرماں کی کلائیں جس پرکار گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اسی پرکار منوشیہ کے جیون میں بھی بالک پن، جوانی، بڑھاپا آدی آتا ہے اور کوئی بھی سدا نہیں استھر رہتا اسی پرکار منوشیہ سوریہ سے شکشا گرہن کر سکتا ہے۔ سوریہ دیوندی۔ سمندر میدان اور پہاڑ سب پر ایک جیسا پرکاش ڈالتے ہیں۔ اسی پرکار منوشیہ کو بھی سب سے پریم رکھنا چاہیئے پرنتو کسی کا موہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہے اودھو میں تم کو اس سمبندھ میں ایک پراچین کتھا سناتا ہوں

بہت دن ہوئے یدو نام کا ایک پرم پرتاپی راجہ تھا وہ میرا بڑا بھگت تھا اور وہ پرتی دن پرات کال ندی کے تٹ پر رشیوں کے پاس گیان سیکھنے کے لیئے جایا کرتا تھا۔ ایک دن وہ رشیوں کے پاس جا رہا تھا کہ مارگ میں اسے دتاتریہ نامک گیانی اودھوت ایک پیڑ کے نیچے بیٹھا دکھائی دیا اس کو دیکھ کر راجہ نے ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ہے برہمن! آپ بھگوان کے بڑے بھگت ہیں، پرنتو اپنے آپ کو سنسار جیووں سے چھپانے کے لیئے شریر پر ڈول آدی .. ملے ہوئے رہتے ہیں، اور بڑے سکھ سے ہیں۔ آپ دھن بھی اپنے پاس نہیں رکھتے پھر بھی آپ اتنے سکھی دھرشٹ پشٹ ہیں۔ سو ہے برہمن آپ کرپا کر کے اپدیش دے کر کرتارتھ کریں۔ یہ سن کر دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! گیان سہج میں پراپت نہیں ہوتا، میں نے چوبیس گرو کئے ہیں، جن سے گیان پراپت کرنے کے پشچات آج میں اس پدی کو پہونچا ہوں

اُدھیائے ۸

دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو اپدیش دینا

دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! میرا پہلا گرو پرتھوی ہے۔ پرتھوی منوشیوں کو اتپن کرتی ہے پرنتو وے اس پر پیر مارتے ہیں، اور اس کو کھوندتے ہیں، پرنتو وہ کسی کو کچھ نہیں کہتی۔ اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ برائی کرے تو اس کا بھی برا نہیں ماننا چاہیئے۔ دوسرا گرو ورکش (پیڑ) ہیں ایک سمے میں نے دیکھا کہ کچھ منوشیہ دوپہری کے سمے ایک ورکش کے نیچے چھایا میں آکر ٹھہرے، جب وشرام کرنے کے پشچات وے جانے لگے تو انھوں نے اپنے لپشوؤں کو کھلانے کے لیئے ورکش کی بہت سی ڈالیں مع پتوں کے کاٹ لیں اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ منوشیہ کو سدا اپر دپکار کرنا چاہیئے۔ میرا تیسرا گرو کبوتر کا جوڑا ہے جس

پرکار گولر کے پھل کے اندر بہت سے کیڑے بھرے رہتے ہیں وہ ان سب کو اپنا میٹھا گودا کھلاتا رہتا ہے
اسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ اس سے جہاں تک ہو سکے دوسروں کی سیوا کرتا رہے چاہے اس سے اپنے کو
کوئی لابھ نہ بھی ہو سکے۔ میرا چوتھا گرو پانی ہے جس پرکار پانی سدا اسی طرف کو چلتا ہے جدھر نیچائی ہوتی ہے
اسی پرکار منوشیہ کو سدا نیچے رہ کر چلنا چاہیئے۔ میرا پانچواں گرو اگنی ہے اگنی میں جو کچھ ڈالو بھسم ہو جاتا ہے اور
شیش کچھ نہیں رہتا، اسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ جو کچھ دھن آدی ملے اسے اسی سمے بھگوان کے نام پر خرچ کر
ڈالے اور اپنے لیئے کچھ بچا کر نہ رکھے۔ میرا چھٹا گرو سوریہ ہے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے برتن میں
رکھے پانی میں اس کی پرچھائیں دکھائی دیتی ہے اسی پرکار سب چھوٹے بڑے پرانیوں میں بھگوان کا انش
برابر رہتا ہے۔ میرا ساتواں گرو چندرما ہے جس پرکار چندرما کی کلائیں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اسی پرکار
منوشیہ کو بالک پن۔ جوانی بڑھاپا آدی آتے ہیں اور نشٹ ہوتے رہتے ہیں۔ میرا آٹھواں گرو کبوتر نامک پکشی
ہے ایک کبوتر اپنی مادہ کے ساتھ ایک پیڑ پر رہتا تھا۔ ایک دن اپنے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر دونوں کبوتر اور کبوتری
جنگل میں دانہ چگنے کو گئے ان کے پیچھے ایک چڑی مار نے ان کے بچے پکڑ لیئے اپنے بچوں کو جال میں پھنسا
دیکھ کر وے دونوں بھی موہ وش جال پر جا کر بیٹھ گئے اور چڑی مار نے ان دونوں کو بھی پکڑ لیا ان سے میں
نے یہ شکشا لی کہ جس طرح کبوتر اور کبوتری نے اپنے بچوں کے موہ میں پھنس کر اپنے پران دے دیئے
اسی پرکار جو منوشیہ مایا موہ کے جال میں پھنسا رہے گا وہ سدا دکھی رہے گا۔ میرا نواں گرو اجگر سرپ ہے
اجگر ایک استھان پر پڑا ہوا ہے جو کچھ بھگوان وہیں بھیج دیتا ہے اس پر سنتوش کر لیتا ہے اسی پرکار گیانی منوشیہ
کو چاہیئے کہ جو کچھ بھگوان بھیج دے اسی پر سنتوش کرے۔ میرا دسواں گرو سمندر ہے برسات کے دنوں
میں ساری ندیاں سمندر میں لاکر پانی بھرتی ہیں، اور گرمی میں سورج اس پر چنڈ گرمی ڈالتے ہیں پر نتو
اس کا پانی کبھی کم یا زیادہ نہیں ہوتا۔ اس سے میں نے شکشا لی کہ منوشیہ کو ہر سمے ایک جیسا رہنا
چاہیئے۔ سکھ میں خوشی نہ مناتے اور دکھ کے سمے شوک نہ کرے۔ میرا گیارھواں گرو پتنگ ہے پتنگ
کیڑا دیپک کے پرکاش سے پریم کرتا ہے اور اس کے چاروں اور گھومتے ہوئے لو میں جل کر پران دیدیتا
ہے اسی پرکار منوشیہ مایا موہ میں پھنس کر اپنا جیون نشٹ کر دیتا ہے جس پرکار دیپک کے پریم میں پتنگ اپنا برا بھلا بھول
جاتا ہے اسی پرکار منوشیہ استری کے سنگ بیٹھنے سے اپنا برا بھلا سب کچھ بھول کر اس کے لیئے پاگل ہو
جاتا ہے اسی کے پیچھے پران تیاگ دیتا ہے میرا بارھواں گرو شہد کی مکھی ہے۔ شہد کی مکھی بڑے پریشرم
سے شہد کو اکٹھا کر کے رکھتی ہے اپنے آپ بھی اس کو پریوگ نہیں کرتی، پر نتو شہد نکالنے والا سب شہد
نکال کر لے جاتا ہے اور کچھ شہد کی مکھیاں بھی چھتے کے ساتھ ماری جاتی ہیں اس سے میں نے یہ شکشا لی
کہ منوشیہ کو ادھک دھن اکٹھا نہ کرنا چاہیئے کیوں اتنا ہی دھن اکٹھا کرنا چاہیئے جس سے پیٹ پالن ہوتا رہے
جس کے پاس ادھک دھن ہو جاتا ہے تو چور ڈاکو لے جاتے ہیں اور اس کو بھی مار ڈالتے ہیں۔ میرا تیرھواں

گرو ہاتھی ہے۔ ہاتھی کو پکڑنے کے لئے لوگ ایک گہرا سا گڈھا کھود کر اس کے اوپر ہلکا پلکا پھوس بچھا دیتے ہیں اور اس کے اوپر کاغذ کی مہتھنی کھڑی کر دیتے ہیں، ہاتھی اس کو اصلی مہتھنی سمجھ کر کام سے وشی بھوت ہو کر اس کے پاس جاتا ہے وہاں اس کو گڈھے میں گرا کر اسے پکڑ لیا جاتا ہے اس سے میں نے یہ شکشائی کہ کام منوشیہ کا شترو ہے جسے موکش پراپت کرنا ہو وہ استری سے بچا رہے۔ میرا چودھواں گرو چھاج ہے۔ جس میں اناج رکھ کر پھٹکا جاتا ہے چھاج اچھا اچھا اناج رکھ لیتا ہے اور کوڑے کرکٹ آدی کو پھینک دیتا ہے اسی پرکار منوشیوں کو چاہیئے کہ کیول اچھی باتیں گرہن کریں بُرے گنوں سے بچے رہیں میرا پندرھواں گرو ہرن ہے ہرن پانی کے سرودر کو چھوڑ کر ریت میں چمکتے ہوئے کنوں کو پانی سمجھ کر پینے کے لئے بھاگتا ہے اور پانی نہ پانے پر پیاسا مر جاتا ہے اسی پرکار منوشیہ پانی کے سرودر روپی بھگوان کی بھگتی چھوڑ کر مایا موہ میں پھنس کر دکھ مناتا رہتا ہے اور انت میں نرک کو جاتا ہے میرا سولہواں گرو مچھلی ہے شکاری کانٹے میں تنک سا ماس لگا کر پانی میں لٹکا دیتا ہے اور اس کے لالچ میں مچھلی اپنے پران تیاگ دیتی ہے اسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ اچھے بھوجن کی چاہنا نہ کرے جو کچھ روکھا سوکھا ملے اسی پر سنتوش کرے۔ میرا سترھواں گرو نیگلا نام کی ویشیا ہے۔ ایک دن وہ سندھیا کے سمے سولہہ سنگار کر کے اپنے کوٹھے پر بیٹھی پر نتو آدھی رات تک بھی کوئی گاہک نہ آیا سو وہ بڑی دکھی ہو کر اپنی کھاٹ پر لیٹ گئی۔ اچانک ہی اس کو گیان پراپت ہوا، اور وہ سوچنے لگی کہ میں جتنی دیر تک پرتی دن گاہکوں کی پرتیکشا کرتی ہوں بدی اتنے سمے تک بھگوان کا بھجن کروں تو میرا یہ لوک بھی سدھر جائے اور پرلوک بھی۔ وہ سوچنے لگی ارے میں نے مورکھتا میں ہی اپنا جنم گنواں دیا۔ آج تک کبھی بھگوان کا بھجن نہیں کیا، نہیں تو ان کی کرپا سے آج مجھے کسی وستو کی کمی نہیں ہوتی ایسا وچار کر کے اس ویشیا نے رات رات بھر بھگوان کا بھجن کیا اور اگلے دن سے بھگوان کا بھجن نیمت روپ سے کرنے لگی اور کچھ سمے پشچات اس نے پران تیاگ کر موکش پراپت کیا۔

ادھیائے ۹

دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو گیان سکھانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دتاتریہ جی کہنے لگے میرا اٹھارھواں گرو چیل ہے ایک دن چیل ایک کنوتر کے بچے کو چونچ میں دبائے لے جا رہی تھی جب دوسری چیلوں نے اسے دیکھا تو شکار چھیننے کے لئے اس سے لڑنے لگیں، تب اس چیل نے سوچا کہ ان میں سے کسی چیل سے بھی میری دشمنی نہیں ہے، پر نتو اس بھوجن کے لیئے مجھ سے لڑ رہی ہیں سو اس نے وہ بچہ گرا دیا۔ اور ایک پیڑ پر جا کر بیٹھ گئی اس سے ہم نے یہ شکشائی کہ جس منوشیہ کے پاس دھن زیادہ ہو جاتا ہے لوگ اکارن ہی اس کے شترو ہو جاتے ہیں، سو منوشیہ کو ادھک دھن جوڑ کر نہیں رکھنا چاہیئے۔ میرا انیسواں

گرو بالک ہے۔ چھوٹے بالک کو کیول کھانے کی وستو اچھی لگتی ہے اگر اسے مٹھائی کے بدلے ہیرا یا موتی دو تب بھی وہ اتنا پرسن نہیں ہوتا جتنا مٹھائی پانے سے ہوتا ہے۔ اسی پرکار گیانی کو چاہیے کہ کیول بھگوان کا بھجن کرے اس کی ہی اچھا کرے۔ انیہ کسی وستو کی اِچھا نہ کرے۔ بالک کو کام دکر دودھ، لوبھ آدی نہیں ہوتا، اس کارن وہ پرسن رہتا ہے۔ سو گیانی منوشیہ بھی سب وستوئیں تیاگ کر بھگوان کے بھروسے سے سکھی رہ سکتا ہے۔

میرا بیسواں گرو ایک کنیا ہے۔ ایک دن میں نے ایک گاؤں میں جاکر دیکھا کہ گھر میں اکیلی کنیا بیٹھی تھی۔ اس کے ماں باپ کہیں گئے ہوئے تھے۔ اتنے میں ہی اس کی سسرال والے دواہ کا سندیسہ لے کر آئے سو وہ کنیا اکیلی ہی ان کا آدر سنکار کرنے لگی۔ اس کے گھر میں اس سمے نہ تو آٹا تھا نہ چاول تھے سو وہ ان کو بھوجن کرانے کے لیے دھان کوٹنے لگی۔ دھان کوٹنے میں اس کی چوڑیاں زور سے بجنے لگیں۔ چوڑیوں کا بولنا سن کر وہ وچار کرنے لگی، کہ یہ لوگ میرے پتا کو کنگال سمجھیں گے اور سوچیں گے کہ اس کے گھر میں ایک سمے کے لیے بھی کھانے کو نہیں ہے جس کے کارن یہ دھان کوٹ رہی ہے، ایسا وچار کر اس نے اپنے... دونوں ہاتھوں کی ایک ایک چوڑی توڑ دی۔ پر نتو چوڑیاں پھر بھی بولتی رہیں۔ پھر اس نے ایک ایک چوڑی اور توڑ دی، پر نتو ان کا بولنا نہ رُکا۔ انت میں اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک چوڑی رہ گئی، تب کوئی آواز نہ نکلی۔ اس سے ہم نے یہ شکشا لی کہ جہاں بہت سے منوشیہ اکٹھے ہو کر بیٹھیں گے تو وہاں لڑائی جھگڑا اوشیہ ہوگا، اس لیے گیانی منوشیہ کو سب سے الگ رہنا چاہیے۔ اکیسواں گرو استری ہے۔ ایک دن میں راتری کے سمے ایک گاؤں میں سے آرہا تھا کہ میں نے دیکھا ایک استری اپنے پتی اور بچوں کو سوتا چھوڑ کر آندھی اور ورشا میں بھی اپنے پریمی سے ملنے جا رہی تھی۔ اس سے میں نے یہ شکشا پراپت کی کہ جو منوشیہ سچے ہردے سے بھگوان سے پریم کرے اس کو سنسار کا بندھن نہیں روک سکتے۔ میرا بائیسواں گرو بندر ہے۔ بندر اپنا گھر کبھی نہیں بناتا۔ جہاں رات ہوئی وہ کہیں جاکر اپنا شریر چھپا لیتا ہے۔ اسی پرکار کا بھجن کرنے والے کو گھر نہیں بنانا چاہیے کیونکہ گھر بنا لینے سے اس سے موہ ہو جاتا ہے۔ جہاں ایک رات رہنے کو مل جاوے وہی اپنا گھر سمجھنا چاہیے۔ میرا تیئیسواں گرو مکڑی ہے جو مکھی آدی جنتوؤں کو پھنسانے کے لیے جال بناتی ہے پر نتو ایک دن اسی میں پھنس کر مر جاتی ہے۔ اسی پرکار گیانی منوشیہ دوسروں کو ہانی پہنچانے کے لیے بھانتی بھانتی کے اپائے کرتا ہے۔ پر نتو سوئم ہانی اٹھا کر کشٹ بھوگتا ہے۔ میرا چوبیسواں گرو بھرمر (بھونرا) ہے وہ کیول سُندر اور سُگندھت پھولوں پر منڈراتا ہے۔ گندھ ہین پھولوں کے پاس نہیں جاتا ہے۔ اس سے میں نے یہ شکشا پراپت کی کہ منوشیہ کو کیول... بھگوان کے گنوں پر ہی موہت ہونا چاہیے۔ بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یہ کہہ کر دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! میں نے ان چوبیس گروؤں سے گیان پراپت کیا ہے جو تم کو سنا دیا۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ اپنی... پانچوں اندریوں کو دش میں کر کے اپنا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگا دے۔

ادھیائے 10

کرشن جی کا اُودھو کو اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! جو سنسارک منوشیہ موکش پراپت کرنا چاہتے ہیں اُن کو چاہیئے وے جس آشرم میں ہے اس کے نیموں کا پالن کریں اور جو ورن ان کا ہے اس میں کاریہ بتائے گئے ہیں وے ہی کاریہ کریں۔ سارا کاریہ شاستروں میں لکھی ہوئی ودھی سے کریں جہاں تک ہو سکے خوب ویگیہ آدی کاریہ کریں۔ کیونکہ.. ان سے منوشیہ کو بڑی شانتی ملتی ہے اور بھگوان بھی بڑے پرسن ہوتے ہیں۔ ہے اودھو! جس منوشیہ کو اپنا پرلوک سدھارنا ہو اسے چاہیئے کہ اپنا من سنساری مایا سے پھیر کر ایکاگر کرلے اور پھر بھگوت بھجن کرے جب تک من کو ایکاگر نہیں کرے گا تب تک من بھجن میں نہیں لگے گا۔ یہ من ہی سارے دکھوں کی جڑ ہے جب تک اس کو اپنے آدھین نہیں کیا جائے گا تب تک یہ بھگوان میں پریت نہیں لگانے دے گا.... من کو بس میں کرنے کے کئی اُپائے ہیں۔ ایک اچھا اُپائے یہ ہے جس سے بھی اوسر ملے گھر کے اندر ایک کوٹھری میں بیٹھ کر آنکھیں موندلے اور ہردے میں یہ وچار کرے کہ میری استری و سنتانیں مجھے چھوڑ چکی ہیں اور میں اکیلا رہ گیا ہوں اور پھر ایسا دھیان کرے کہ میں ساگر میں بہا جا رہا ہوں اور سامنے دور بھگوان وشنو جی شیش ناگ کی شیا پر بیٹھے ہوئے ہیں اور لکشمی جی انکے چرن دبا رہی ہیں یا... اس پرکار بھگوان کے دویہ روپ کا چترا اپنے مستشک میں بنائے..... کچھ دنوں تک کرنے سے من پر قابو ہو جائے گا۔ من کو وش میں کرنے کے لیئے یہ اُچت ہے کہ لوگوں میں بہت کم بیٹھے کیونکہ جہاں ادھک منوشیہ بیٹھتے ہیں، وہاں بھانتی بھانتی کی برائی کی باتیں ہوتی ہیں کوئی کسی کی نندا کرتا ہے کوئی کسی کو برا بتاتا ہے، کوئی کام دیو کی چرچا کرتا ہے اور جو سنتے ہیں ان پر بھی ان باتوں کا پربھاؤ پڑتا ہے... جو منوشیہ سب لوگوں سے الگ رہے گا وہ ان دُرگنوں سے بچا رہے گا۔ کلیان چاہنے والے کو چاہیئے کہ سدا ان لوگوں میں بیٹھے جہاں گیان کا چرچا ہوتا ہو بھگوان کا بھجن ہوتا ہے کیونکہ اچھی سنگت کا پربھاؤ بھی اچھا پڑتا ہے۔

ادھیائے 11

کرشن جی کا اُودھو کو گیان کا اپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! جو منوشیہ مایا میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو ہی دُکھ اور سکھ بیاپتا ہے

جو میرے بھگت ہیں ان کو نہ کوئی دُکھ ہے نہ سُکھ۔ جو گرہستی منوشیہ مایا میں پھنسے رہتے ہیں وے سنتان اُتپن ہونے پر بڑا ہرش مناتے ہیں اور جب وہ مرتی ہے تو رو رو کر جان دے دیتے ہیں پر نتو جو میرے بھگت ہیں اور گیانی ہیں وے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ سنسار ایک سپنے کی طرح ہے جس پر کار ایک منوشیہ سوتے سمے بھانتی بھانتی کی سندر وستوئیں سپنے میں پراپت کرتا ہے پر نتو جب سو کر اٹھتا ہے تو کچھ بھی نہیں ہوتا، ایسے ہی منوشیہ کا دھن سنتان تھن بھنگر ہے۔ دھن آتا ہے چلا جاتا ہے۔ سنتان اُتپن ہوتی ہے اور مرتی بھی ہے، یہ سب میرا ادھان ہے۔ اس لیئے گیانی منوشیہ وہی ہے جو اس سنسار میں کسی بھی وستو سے موہ نہیں بڑھاتا۔ جو منوشیہ موکش پراپت کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ سب پرانیوں میں میرا رُوپ برابر سمجھے، سب سے مترتا رکھے کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، تھوڑے دھن میں سنتوش کرلے۔ اپنی سامرتھ بھر دان کرے، کبھی جھوٹ نہ بولے۔ پرائی استری پر بری درشٹی نہ ڈالے، کوئی نندا کرے تو کرودھ نہ کرے اور کوئی استوتی کرے تو پرسن نہ ہو۔ پرات کال برہم مہورت میں اٹھ کر شوچادی سے نبٹ کر جتنا بھی سمے نکال سکے اس میں میرا بھجن کرے۔ گئو اور براہمن کی سیوا کرے جب دان کرے تو کسی سے یہ نہ کہے کہ ہم نے دان دیا ہے۔ کیونکہ دان دے کر لوگوں کو بتا دینے سے اس کا مہاتم گھٹ جاتا ہے۔ کبھی اپنے ہردے میں اس بات کا ابھیمان نہ کرے کہ میں اتنا بھگوت بھجن کرنے والا اتھوا دان دینے والا ہوں۔ ہے اُدھو! جو منوشیہ میرے بتائے اس اُپدیش پر چلیں گے وہ بھوساگر سے پار اُتر جائیں گے۔

12 اُدھیائے ۱۲

کرشن جی کا ست سنگ کا مہاتم بتانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اُدھو! ست سنگ کا بڑا مہاتم ہے جس پر کار سگندھت دروپ اور تیل بیچنے والوں کے کپڑوں اور شریر میں سے ان کی سگندھی آنے لگتی ہے اسی پر کار جو منوشیہ اچھے لوگوں کی سنگت میں بیٹھتے ہیں ان کا چرتر بھی اچھا بنتا ہے جن منوشیوں کو اپنے کلیان کی اچھا ہے ان کو چاہیئے کہ میرے بھگتوں میں بیٹھیں، ان کی باتیں سُنیں، اور وے جو کرم کرتے ہیں ان کو دیکھیں۔ ایسا کرنے سے ان کے ہردے میں بھی میری پریت اُتپن ہو جائے گی ہے اُدھو! سنسار میں منوشیہ کا اُدھار کرنے والا میرا نام ہے۔ کوئی منوشیہ کتنا بھی یگیہ کرے۔ کتنا ہی دان کرے پر نتو یدی وہ سچے ہردے سے میرا بھجن نہیں کرتا تو اس کو کسی بھی وستو سے لابھ نہیں ملتا۔ ایک بار سچے ہردے سے میرا نام سو بار۔ . . . . . گنگا اشنان کرنے کے برابر ہے جس پر کار رسائن کھا کر منوشیہ سدا یوونک بنا رہتا ہے اسی پر کار میرا نام لینے والا سدا سکھی و پرسن رہتا ہے مایا روپی روگ میں پھنسے ہوئے منوشیوں کو میرا نام اوشدھی کی طرح لابھ کرتا ہے۔ جس پر کار پارس پتھر سے

اگر دھوکے سے بھی لوہا چھو جائے تو سونا بن جاتا ہے اسی پرکار منوشیہ اگر ان جان میں بھی میرا نام لیتا ہے تو مکتی پاتا ہے۔ دیکھو اجامل ناتک پاپی براہمن نے مرتے سمے اپنے نارائن نام کے لڑکے کو پکارا تو میرے دوتوں نے نرنت ہی اس کو یم راج کے پنجے سے چھڑا دیا۔ یہ تو دھوکے میں میرا نام لینے کی مہما ہے جو منوشیہ پریم کے ساتھ میرا نام لیتے ہیں ان کا تو کیا کہنا۔

13 اُدھیائے ۱۳

کرشن جی کا اُودھو جی کو اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! میری مایا کے تین گُن ہیں۔ ستوگن۔ رجوگن اور تموگن، پرنتو آتما ان سب سے الگ رہتی ہے یہ منوشیہ کے ہردے میں اپنا پربھاؤ ڈالتے ہیں۔ جس منوشیہ میں ستوگن ادھک ہوتا ہے وہ جپ، تپ، ہون، یگیہ، اور بھگوت کتھا کیرتن میں اُدھک دھیان لگاتا ہے رجوگنی ورتی والا منوشیہ اچھے اچھے پدارتھ، کھانا، اور اچھے کپڑے پہننا چاہتا ہے اور سُکھوں کی اِچھا کرتا ہے اور تموگنی منوشیہ جھوٹ بولتے اور ادھرم کی کمائی سے پیٹ پالتے ہیں۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ ستوگن دھارن کر کے ہر سمے بھجن کرتا رہے۔ اودھو پوچھنے لگے ہے بھگوان تریلوکی ناتھ جی! منوشیہ یہ جانتا ہے کہ بُرا کاریہ کرنے سے نرک ملتا ہے پرنتو وہ بھانتی بھانتی کے ادھرم کرتا رہتا ہے اس کا کیا کارن ہے؟ کون سی وستو ایسی ہے جو دھرم کے مارگ سے اس کو ہٹا کر ادھرم کراتی ہے؟ یہ پرشن سن کر کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! منوشیہ سے ادھرم کرانے والی کامنا ہے۔ منوشیہ دھن کی کامنا کرتا ہے تو دھرم یا ادھرم جیسے بھی دھن اکٹھا کرتا ہے۔ اگر دھرم پرچلن کر دھن پراپت نہ ہو تو ادھرم سے پراپت کرتا ہے، استری کی کامنا کرتا ہے تو دھرم ادھرم جیسے بھی ہوں اس کو پراپت کرتا ہے، سُکھ پراپت کرنے کی کامنا کرتا ہے تو دُوسروں کو دُکھ پہنچاتا ہے ان کا دھن اور درویہ آدمی ہر کر لاتا ہے اور اپنے کو سُکھی بنانا چاہتا ہے۔ اس لیے جو منوشیہ کامناؤں کو ونش میں کرے گا اور سنتوش کرنا سیکھے گا وہ کبھی پاپ کاریہ نہیں کر سکتا۔ گیانی منوشیہ کو سدا سنتوش کا سہارا لینا چاہیئے۔

گو دھن۔ گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھور سمان

ہے اودھو! سنسار میں جتنے بھی چر اور اچر پرانی ہیں وہ سب میرے ہی اُتپن کیئے ہوئے ہیں اور انت میں ان کی آتما مجھ میں ہی مل جاتی ہے جس پرکار سونے سے سنار لوگ نانا پرکار کے سُندر سُندر آبھوشن بناتے ہیں اور جب وہ آبھوشن ٹوٹ جاتے ہیں تو سُنار ان کو گلا لیتا ہے تو پھر سونا بن جاتا ہے اُسی پرکار...

سارے پرانی میں اُتپن کرتا ہوں۔ اور انت میں وے سب مجھ میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں منوشیہ دو پرکار کے ہوتے ہیں ایک اچیت رام دوسرے چیت رام۔ اچیت رام ہر سمے گرہستی کے بندھنوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ جھوٹ بول کر چھل کپٹ دُوارا دھن کا سنگرہ کرتے ہیں، کام کرودھ کا تیاگ نہیں کرتے۔ میرا نام کبھی نہیں لیتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ میں نے کیا ہے... اور جو کچھ سُکھ مجھے مل رہے ہیں یہ میری اپنی محنت اور کمائی سے ہیں۔ پر نتو یہ ان کا بھرم ہے جب تک میں نہیں چاہتا تب تک منوشیہ کو سُکھ دُکھ کچھ نہیں ملتا۔ ہانی۔ لابھ جیون مرن۔ یش اور اپیش یہ سب میرے اپنے ہاتھ میں ہیں۔

ہے اودھو! جو چیت رام ہیں وے سب کا جگت کا اُتپن کرنے اور پالن پوشن کرنے والا مجھے جان کر ہر سمے میرا بھجن کرتے ہیں گرہستی میں رہتے ہیں تو دھن، استری۔ سنتان آدی کو میری دی ہوئی امانت سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ میں جب چاہوں ان کو واپس لے سکتا ہوں ایسا سوچ کر ان میں ادھک موہ نہیں رکھتے انت میں وے سورگ کو جاتے ہیں جو اچیت رام ہیں وے چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتے رہتے ہیں۔

اُدھیائے 14 ۱۴

کرشن جی کا بھگوان جی سے ملنے کا سہج اُپائے بتانا

اُدھو جی پوچھنے لگے ہے شیام سندر! رشی منی اور پنڈت آپ کو پراپت کرنے کے لیے یگیہ، ہون اور تپ آدی انیک اُپائے بتاتے ہیں۔ پر نتو آپ کرپا کر کے بتائیے کہ آپ کے درشن پراپت کرنے اور موکش پانے کا سب سے سرل اپائے کون سا ہے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اُدھو! میں سب سے ادھک پرسن اس سے رہتا ہوں جو کسی وستو کی لالسا کیے بنا میرا بھجن کرتا ہے اس کو نشکام بھگتی کہتے ہیں۔ یگیہ، تپ، ہون، آدی کرنے کی آگیا ویدوں اور شاستروں میں میں نے اس لیے دی ہے کہ یگیہ اور ہون میں بہت سے گیانی منوشیہ آکر اکٹھے ہوتے ہیں اور میرے نام کا سمرن کرتے ہیں تو سب کو پھل ملتا ہے اور جو منوشیہ وشے واسناؤں میں پھنسے ہوئے ہیں وے بھی یگیہ میں آکر بیٹھتے ہیں اور بھگوت چرچا سُنتے ہیں تو ان کے ہردے پر بھی اچھا پربھاؤ پڑتا ہے اور وے اچھے کاریہ کرنے لگتے ہیں جو منوشیہ میرا بھجن کرتے رہتے ہیں اور مجھے انتریامی جان کر کاریہ کرنے لگتے ہیں وہ کبھی دُکھی نہیں ہوتے ہیں۔ جس پرکار راشن کرنے سے شریر کا من دُھل جاتا ہے۔ اسی پرکار میرا بھجن کرنے سے منوشیہ کا چِت نرمل ہو جاتا ہے اور سارے وکار نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے اُدھو! میرے پراپت کرنے کا سہج اپائے میری بھگتی کرنا ہی ہے اس سے اچھا اور سستا کوئی اُپائے نہیں ہے جو میری بھگتی سچے ہردے سے کرتا ہے اس کو نہ یگیہ کرنے کی آوشیکتا ہے نہ تیرتھوں کی یاترا کرنے کی۔ میں کیول بھگتی کرنے سے ہی ملتا ہوں کوئی میری بھگتی نہ کرے اور چاہے کتنے ہی یگیہ آدی کرے کبھی موکش پراپت نہیں کر سکتا ہے اُدھو! .....

سنسکاری منوشیہ ورشا کرانے کے لیے اندر کی اُپاسنا کرتے ہیں دھن کے لیے کبیر کی شردھا پرویے پراپت کرنے کے لیے شوجی اور سنتان پراپت کرنے کیلئے برہماجی کی پوجا کرتے ہیں پرنتوان کو سمجھنا چاہیئے کہ ان سب دیوتاؤں کو میں نے ہی اُتپن کیا ہے۔ یہ میری اچھا کے ورودھ نہیں چل سکتے اور میری شکتی کے ایک کن کے برابر بھی شکتی ان میں نہیں ہے اس لیے جس وستو کی بھی اچھا ہو مجھ سے مانگے میں دوں گا۔ اِدھر اُدھر بھٹکنے سے کام نہیں چلتا۔

ہے اودھو! میرے بھگت نو پرکار سے میری بھگتی کرتے ہیں، جس کو نودھا بھگتی کہتے ہیں، پہلے پرکار کی بھگتی شرون بھگتی ہے جو منوشیہ میرے بھگتوں دُوارا میرے نام رُوپ، گُن، پربھاؤ، لیلا تتو اور رہیہ سے بھری ہوئی کتھاؤں کو شردھا اور پریم سے سُنتے ہیں اور سنتے سنتے ان میں مگن ہوجاتے ہیں وے شرون بھگت ہیں۔ دوسری کیرتن بھگتی ہے۔ میرے نام رُوپ، گُن، چرتر، اور تتو کا شردھا کے ساتھ وَرن کرتے کرتے ہردے کا آنند ہوجانا۔ دیا کے استھان پر آنسو بھر آنا یہ میری کیرتن بھگتی کا سروپ ہے۔ تیسری سمرن بھگتی ہے۔ میری لیلا، نام، گُن اور پربھاؤ کو پریم کے ساتھ منن کرنا اور سمرن کرتے سمے اپنے تن من کی سدھ بھول کر مجھ میں لین ہوجانا یہ سمرن بھگتی ہے پادسیون بھگتی میری بھگتی کا چوتھا پرکار ہے میرے دویہ رُوپ کی دھاتو یا پتھر آدی کی مُورتی کے چرنوں کا دھیان کرنا اور ان چرنوں کے دھیان میں ہی مگن ہوجانا پادسیون بھگتی ہے۔ میری پانچویں بھگتی ارچن بھگتی ہے دھاتو لکڑی آدی سے بنی ہوئی میری مورتی اتھوا چتر کو پوجنا اور پرشاد آدی چڑھانا اور میرے تتو رہیہ اور پربھاؤ کو سمجھ کر میرے پریم میں تن من کی سدھ بھلا دینا ارچن بھگتی ہے۔ چھٹی بندن بھگتی ہے۔ شاستروں میں بتائے ہوئے میرے رُوپ، میرے نام، میری دھاتو آدی کی مورتی یا چتر کو شریر سے اتھوا من سے شردھا کے ساتھ پرنام کرنا اور ایسا کرتے سمے میرے پریم میں گدھ ہوجانا بندن بھگتی ہے۔ ساتویں بھگتی داسیہ بھگتی ہے۔ میرے گن، رہیہ، تتو، اور پربھاؤ کو سمجھ کر شردھا پُورک میری سیوا کرنا، میری آگیا کا پالن کرنا، مجھے سوامی اور اپنے کو سیوک سمجھنا داسیہ بھگتی ہے۔ آٹھویں بھگتی کہلاتی ہے۔ میرے تتو، پربھاؤ رہیہ، اور پرتاپ کو سمجھتے ہوئے وشواس کے ساتھ میرا متر بن جانا، مجھ میں پریم کرنا اور میرا متر ہوکر نتیہ پرسن رہنا سکھیہ بھگتی ہے۔ نویں بھگتی آتم نویدن بھگتی ہے۔ میرے تتو، رہیہ پربھاؤ اور مہما کو جان ممتا اور اہنکار تیاگ کر سب کچھ میرا ہی سمجھتے ہوئے تن، من، دھن، وچن اپنے آپ کو تتھا سمپورن کرموں کو شردھا اور پریم کے ساتھ مجھے سمرپن کر دینا آتم نویدن بھگتی ہے ہے اُودھو! شرون بھگتی سے بھیشم پتامہ آدی۔ کیرتن سے نارد آدی، سمرن سے دھرو آدی نے مجھے پراپت کر لیا.... پادسیون سے کیوٹ نے، ارچن سے راجہ پرتھو نے۔ بندن سے اکرور نے پرم دھام پایا... داس بھاؤ سے ہنومان اور تم نے، سکھا بھاؤ سے ارجن آدی نے اور آتم نویدن بھاؤ سے بلی راجہ آدی نے مجھے پراپت کیا ہے جو منوشیہ سب بھاؤوں سے ارتھات نو پرکار سے میری بھگتی کرتے ہیں ان کے تو کہنے

15 اَدھیائے ۱۵

سِدّھیوں کا وَرنن

کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! جو یوگی اِندریوں اور شواس کو جیت لیتے ہیں اور من کو وش میں کرکے میرا دھیان کرتے ان کے پاس سِدّھیاں جاتی ہیں۔ اُودھو جی کہنے لگے ہے کرشن جی! کس پرکار کا سادھن کرنے سے کس طرح کی سِدّھی پراپت ہوتی ہے اس کا ورنن کیجیے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! سِدّھیاں اور دھارن اٹھارہ پرکار کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے آٹھ پرکار کی سِدّھیاں تو مجھ میں ہی رہتی ہیں یا جو یوگی مجھ کو پراپت کر چکے ہیں ان کے اندر وے سِدّھیاں ہوتی ہیں۔ شیش دس سِدّھیاں ان کو پراپت ہوتی ہیں، جو ستوگن دھارن کرنے والے ہیں۔ مجھ میں اور مجھے جو پراپت کر چکے ہیں ایسے یوگیوں میں یہ آٹھ پرکار کی سِدّھیاں ہوتی ہیں، آتما (بڑے شریر سے بہت چھوٹا شریر کر لینا) مہما (بہت سوکشم شریر سے بہت بڑا شریر کر لینا) لگھما (بھاری شریر کو روئی کی طرح ہلکا کر لینا) پراپتی (سب پرانیوں کی اندریوں کے ساتھ ان اندریوں کا مجھ سے سمبندھ) پراکاشیہ (پرلوک اور اس لوک کی سب باتیں ساکشات دیکھنے میں سمرتھ ہونا) وشتا (وِشے بھوگوں سے مکتی) ایشتا (سب دیوتاؤں کو وش میں لینا) اور پراکامیہ (جو وستو کی آوشیکتا ہو، اِچھا کرنے پر ترنت مل جانا) یہ اشٹ سِدّھیاں مجھ میں رہتی ہیں اب میں ان سِدّھیوں کا ورنن کروں گا جو ستوگن کی وردھی سے پراپت ہوتی ہیں انوری متوا (اس شریر میں بھوک پیاس آدی کا نہ لگنا) دُور درشن (ہزاروں میل دُور کی بات سُن لینا)، دُور درشن (ہزاروں میل دُور کی وستو دیکھ لینا) منوجو (جہاں من کرے وہاں پر پہنچ جانا) کام روپ (جیسی اِچھا ہو ویسا روپ بنا لینا) پرکایا پرویش (دُوسرے کے شریر میں پرویش کر سکنے کی شکتی) سوچھند مرتیو (اپنی اِچھا سے پران تیاگ دینا) دیو نام سہہ کریڑا نو درشن (دیوتاؤں کی طرح جس کے ساتھ من چاہے کریڑا کرنے کی سمرتھ ہونا) سنکلپ سِدّھی (جس وستو کی اِچھا من میں ہو ترنت مل جائے) اپرتی ہتا گیا (جس کو آگیا دے وہ آگیا مان لے اور اس کے انوسار کاریہ کرے) یہ دس ستوگن کے بڑھنے (پراپت ہوتی والی سِدّھیاں ہیں پانچ سِدّھیاں بہت کشدر (چھوٹی) ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ ترکال گیتو (تینوں کال کا گیان ہونا) ادونر (سردی اور گرمی کا پربھاؤ نہیں پڑنا) پرچتادیہ بھگتیا (دُوسرے کے من کی بات جان لینا) پرتشٹمبھ (اگنی) سوریہ، جل دوش سے شریر کو کسی پرکار کی ہانی نہ پہنچنا) اور اپراجے (کہیں پر نہیں ہارنا) ہے اُودھو! یہ سب سِدّھیاں میری کرپا سے پراپت ہوتی ہیں۔ ان سِدّھیوں کو پراپت کرنے کا اپائے اب میں تم کو بتاتا ہوں دھیان دے کر سُنو! جو منوشیہ اسپرش، روپ، رس، گندھ اور شبد میں مجھے سمجھ کر میرا دھیان کرتا ہے وہ انمانا مک پہلی سدھی پاتا ہے۔ اپروکت پنچ مہابھوت اور آکاش

آدی میں جو میرا رُوپ دیکھتا ہے اسے دُوسری سِدّھی پراپت ہوتی ہے، جو سارے برہمانڈ کو جیو جنتروں آدی کو مجھ میں دیکھتا ہے ارتھات میرے وراٹ سروپ کا دھیان کرتا ہے اسے تیسری سِدّھی پراپت ہوتی ہے، جو مجھے سارے جگت کا پالن ہار اور پرماتما سمجھ کر بھجن کرتا ہے اسے پانچویں سِدّھی ملتی ہے، جو میرے کرودھ سے ڈرتا رہتا ہے اسے چھٹی سِدّھی ملتی ہے۔ جو مجھے گرُو کی سواری پر وشنو روپ میں دیکھ کر دھیان کرتا ہے اسے ساتویں سِدّھی ملتی ہے، جو رامچندر جی کے رُوپ میں مجھے دیکھتا ہے اسے آٹھویں سِدّھی ملتی ہے۔ جو سفید رنگ کے کشیر ساگر میں میرے شیش ناگ جی کے اوپر وشرام کرتے ہوئے رُوپ کا دھیان کرتا ہے وہ کبھی بُوڑھا نہیں ہوتا جس کے کانوں میں ہر سمے میرا مُرلی سُنائی دے وہ دُور کی بات سُن لیتا ہے۔ جو سُوریہ میں مجھے سمجھ کر دھیان کرتا ہے اس کی آنکھوں میں سوریہ کا سا پرکاش آجاتا ہے اور وہ بہت دُور کی وستو دیکھ سکتا ہے جو مجھے وایو سمجھ کر دھیان کرتا ہے وہ وایو کی طرح چھن بھر میں کہیں بھی پہونچ سکتا ہے جو مجھے نراکار اور ساکار دونوں سمجھ کر پوجن کرتا ہے وہ اپنا رُوپ چاہے جیسا بنا سکتا ہے۔ جو اپنی آتما کو میرا انش سمجھتا ہے۔ وہ دُوسرے کے شریر میں اپنی آتما پرویش کرا سکتا ہے۔ جو کام کرودھ آدی پر وِجے پالیتا ہے وہ جس کے سنگ کرے اُدّھار کرتا رہے جو منوشیہ ہر سمے یہ وچار کرتا رہے کہ سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے میری اِچھا سے ہوتا ہے اور سب دیوتا میری آگیا کا پالن کرتے ہیں اس میں ایسی شکتی آپ ہی آپ ہو جاتی ہے کہ سب اس کی آگیا مانتے ہیں۔ جو منوشیہ پرانایام دوارا اپنا شواس برہمانڈ میں چڑھا سکتا ہے اسے تینوں کال کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جو منوشیہ اپنی سب اندریوں اور من کو وش میں کر لیتا ہے ساری سِدّھیاں اس کے وش میں ہو جاتی ہیں۔ پر نتو ہے اُدھو! یوگی کو یہ سمجھنا چاہیے کہ سِدّھیوں کو دینے والا میں ہوں اس لیئے سِدّھی پراپت کرنے میں جتنا کشٹ اٹھانا پڑتا ہے یدی وہ اتنا کشٹ میری بھگتی میں اٹھائے تو وہ آواگون سے مُکت ہوتا ہے اور سب سے اچھا پھل پراپت کرتا ہے۔

16 اڈھیائے ۱۶

کرشن جی کا مہاویبھوتی کا ورنن کرنا

اُدھو جی پوچھنے لگے ہے کرشن جی! آپنے ارجن کو جو وراٹ رُوپ دِکھایا تھا اس کا رہسیہ میں جاننا چاہتا ہوں۔ کرشن جی کہنے لگے ہے بھگت اُدھو! میں نے مہابھارت کے یُدّھ میں موہ میں پھنسے ہوئے ارجن کو اپنا وِراٹ رُوپ دکھا کر موہ سے چھڑا دیا تھا، اس کا ورنن کرتا ہوں۔ سمپورن

پدارتھوں کا آتما، منتر اور ایشور میں ہی ہوں۔ ویدوں کو رچنے والے برہما جی میرا ہی روپ ہیں۔ منتروں میں اوم منتر میں ہوں، چھندوں میں گائتری میں ہوں، سب دیوتاؤں میں اِندر میں ہوں، آدیتیوں میں وشنو میں ہوں برہم رشیوں میں بھرگو میں ہوں، راج رشیوں میں منو میں ہوں، دیو رشیوں میں نارد میں ہوں، گئوؤں میں کام دھینو میں ہوں، سدھوں میں کپل دیو منی میں ہوں، پکشیوں میں گرڑ ہیں ہوں۔ پرجاپتیوں میں دکش پرجاپتی میں ہوں دیتیوں میں دیتیہ پتی بھگت پرہلاد میرا ہی سروپ ہے، نکشتروں اور اوشدھیوں کا راجہ چندرماں میں ہی ہوں۔ ہاتھیوں میں ایراوت میں ہوں، جل کے جنتوؤں کا سوامی ورن میں ہوں۔ چمکنے والے پدارتھوں میں سوریہ میرا ہی روپ ہے۔ گھوڑوں "اچیئے شروا (اندر کا گھوڑا) میرا سروپ ہے، دھاتوؤں میں سونا ورن میں ہوں ڈنڈ دینے والوں میں یم راج میرا سروپ ہے۔ سرپوں میں واسو کی نامک سرپ میں ہوں۔ ناگھندروں میں شیش ناگ میرا ہی نام ہے۔ آشرموں میں سنیاس آشرم میں ہوں، جاروں ورن میری چاروں بھجائیں ہیں، ندیوں میں گنگا جی میں سروروں میں مان سروور میں ہوں، جلاشیوں میں سمندر میں ہوں، استروں میں گانڈیو دھنش میں ہوں، پرولوں میں ہمالیہ پروت میں میرا ہی انگ ہے۔ پیڑوں میں پیپل کا پیڑ میں ہوں۔ پروہتوں میں دشٹھا گیانیوں میں برہسپتی، سینا پتیوں میں سوامی کارتک، یگیوں میں پنچ مہا یگیہ، ورنوں میں اہنسا ورت، شدھ کرنے والوں میں وایو اور جل میں ہوں۔ پشوؤں میں سنگھ، ویدشاستروں میں گیان اور ویروں میں پرشو رام بارھوں مہینوں میں پرشوتم ماس میں ہوں۔ استریوں میں شت روپا دیوی، پرشوں میں سوم بھومتو، اور برہم چاریوں میں سنت کمار میں ہوں، سنجیونی ودیا جاننے والوں میں شنکر اچاریہ، گندھروں میں وشوا ونسک گندھر، اپسراؤں میں پوروچنی نامک اپسرا، رتوؤں میں وسنت رتو میں ہوں، منوشیہ جس کام کے وشی بھوت ہو کر استری سے بھوگ کرتا ہے وہ کام میں ہی ہوں۔ ہے اُدھو! اُدیم کرنے والوں کا دھن میں ہوں، اور جوا کھیلنے والوں میں جوا میں ہوں، سب کا ایشور میں ہوں۔ سب جیو روپ میں ہوں، میری اِچھا کے بنا پتا بھی نہیں ہل سکتا، سرشٹی کا آدی اور انت میں ہی کرتا ہوں اس لیئے ہے اُدھو! گیانی منوشیہ وہی ہے جو سب دشوں میں میرا روپ دیکھ کر میری بھگتی کرتا ہے۔

ادھیائے 17 ۱۷

من کو وش میں کرنے کیلئے اُپایوں کا ورنن

اُدھو جی کہنے لگے ہے کرشن جی! منوشیہ کا یہ من بڑا ہی چنچل و ہٹھیلا، شکتی شالی ہوتا ہے۔ اس کو روکنا تو اتنا ہی کٹھن ہے، جتنا وایو کو روکنا، ہے بھگوان جب تک من وش میں نہیں آتا۔ تب تک منوشیہ آپ کا

501
بھین نہیں کر سکتا اور مایا موہ آدمی میں پھنسا لیتا ہے اس لیئے کرپا کر کے آپ ایسا اُپائے بتائیے جس سے من کو وش میں کیا جا سکے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اُدھو! من کو کیول ابھیاس اور ویراگیہ سے ہی وش میں کیا جا سکتا ہے جو منوشیہ اکیلے من کو وش میں کر لیتا ہے تو سمجھنا چاہیئے اس نے مجھے پراپت کر لیا۔ اب میں تم کو من کو وش میں کرنے کے اپائے بتاتا ہوں۔ سب سے پہلا سادھن یہ ہے کہ بھوگوں میں ویراگیہ رکھے۔ جب تک منوشیہ کو سنسار کی وستوئیں سندر اور سکھ دینے والی معلوم پڑتی ہیں، تب تک من ان میں جاتا ہے۔ یدی منوشیہ ان کو دکھ دینے والا اور نشٹ ہونے والا سمجھ لے تو من ہرگز ان میں نہیں لگے گا۔ اور اگر کبھی گیا تو تُرنت لوٹ کر آ جائے گا، اس لیئے منوشیہ کو چاہیئے کہ من کو وش میں کرنے کے لیئے سب سے پہلے یہ سمجھے کہ ساری سندر اور اچھی لگنے والی وستوئیں دکھ اور کلیش دینے والی ہیں۔ دوسرا سادھن نیم سے رہنا ہے۔ منوشیہ کو سارے کام نیم کے انوسار کرنے چاہئیں، دن بھر کا ایک کاریہ کرپا لینا، اور اسی کے انوسار کاریہ کرنا چاہیئے جو کام بچے اس میں میرا دھیان کرنا چاہیئے بیکار کسی بھی سمے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ خالی بیٹھے ہوئے منوشیہ کا من اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ تیسرا سادھن آتم چنتن ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ راتری کو سوتے سمے دن بھر جو اچھے بُرے کاریہ کیئے ہیں ان پر وچار کرے، یدی بُرے کاریہ کیئے ہیں تو ان پر بھگوان سے چھما مانگے اور پرتگیا کرے کہ کل کو اس کاریہ کو نہیں کرونگا۔ ایسا کرنے سے دھیرے دھیرے من اچھے کاریوں کی اور جانے لگے گا۔ چوتھا سادھن من کے کہنے میں نہ چلنا ہے۔ جب تک یہ من وش میں نہیں ہو جاتا، تب تک اسے اپنا شتُرو سمجھنا چاہیئے۔ جس پرکار منوشیہ شتُرو کے پرتیک کاریہ پر نگرانی رکھتا ہے ویسے ہی اس کے بھی پرتیک کاریہ کو سادھانی سے دیکھنا چاہیئے اگر یہ کوئی انوچت بات کرنے کو کہے تو نہیں ماننا چاہیئے۔ اس کے وش میں نہیں ہونا چاہیئے اس سے ساہس کے ساتھ لڑ کر ہرانا چاہیئے۔ من کو وش میں کرنے کا پانچواں اپائے نرنمک ہے۔ ایک الگ کوٹھری میں بیٹھ کر ایک بڑا سا چہرہ نشان دیوار پر بنا کر اس پر درشٹی گڑھائی جائے اور جب تک آنکھوں سے پانی نہ آ جائے تب تک پلک نہ جھپکے اسی پرکار اس ابھیاس کو بڑھاتا جائے اس سے من کو گھوڑوں کو لگام لگ جاتی ہے۔ چھٹا اپائے شرون کرنا ہے ارتھات ایکانت استھان میں بیٹھ کر کانوں میں انگلی دے کر شبد سُنے۔ کبھی بھونروں کی گنجان سنائی دیتی ہے کبھی پکشیوں کے چہچہانے کی آواز آتی ہے۔ کبھی گھونگرو کبھی شیر کے بولنے کی آواز آتی ہے۔ اس کا کچھ دنوں ابھیاس ہونے پر میرا اوم نام سُنائی پڑتا ہے جس سے سادھک سمادھی پراپت کرتا ہے۔ ساتواں ... سادھن مانس پوجا ہے۔ ارتھات سرشٹی میں چاروں اور میرا نام لکھا ہوا دیکھ کر میرا دھیان کرے پہلے میری مُورتی ایک ایک انگ کا دھیان کرے اور پھر سارے شریر کا دھیان کرے۔ میری مورتی کے دھیان میں اتنا مگن ہو جائے کہ تن من کی سُدھ بھول جائے۔ آٹھواں سادھن اچھے اور دھارمک گرنتھوں کا ادھین کرنا ہے جن گرنتھوں میں میری لیلاؤں اور رہسیوں کی کتھا ہے انھوا میرے اوتاروں کا ورنن ہے۔ ان کو پڑھنے سے چت استھر ہوتا ہے۔ نواں سادھن پرانایام کرنا ہے اس سے بھی من رُکتا ہے۔ شوانس کو روکنے کا نام پرانایام

ہے۔ شوانس روکنے سے من رُکتا ہے۔ ہے اُدھو! میں نے یہ نو سادھن من کو وش میں کرنے کے تم کو بتلائے ہیں۔ ان کو کرنے سے من وش میں ہو جاتا ہے اور پھر منوشیہ میری بھگتی میں لگ کر موکش کو پراپت کر سکتا ہے۔

ادھیائے ۱۸ 18

وان پرستھ آشرم کا دھرم

کرشن جی کہنے لگے ہے اُدھو! منوشیہ کے جیون میں وان پرستھ آشرم بہت سریشٹھ ہے۔ جب منوشیہ کی اوستھا ستر ورش کی ہو جائے تو اس کو اُچت ہے کہ اکیلا ہی اتھوا پتنی کے ساتھ بن کو تپ کرنے چلا جائے اور گرہستی سے کچھ مطلب نہ رکھے۔ وان پرستھی کو چاہیئے کہ شریر جٹائیں رکھے، اور سائنکال دونوں سمے اشنان کرے۔ بھومی پر سووے، جاڑا گرمی اور برسات کو اپنے شریر پر جھیلے اور جب وردھا اوستھا آجاوے تو استری کو بھی تیاگ دے اور اپنے پاس کیول ایک ڈنڈ، ایک کمنڈل اور ایک چادر رکھے بھکشا مانگ کر پیٹ بھرے۔ اپنا چیت وش میں رکھے سواد شٹ بھوجن نہ کھائے۔ کسی گاؤں میں ایک دن سے ادھک نہ ٹھہرے کسی سے شترتا نہیں رکھے۔ استریوں کے منہ کی اور نہ دیکھ کر پیروں کی اور درشٹی رکھ کر بات کرے... کیول ایسے استھان پر رہے جہاں سادھو سنت بیٹھ کر گیان کی چرچا کرتے ہوں۔ ہر سمے میرا دھیان رکھے اور بھومی پر چلتے سمے دیکھ دیکھ کر چلے جس سے چھوٹے چھوٹے جیو جنتو پیروں سے کچل نہ جائیں۔ سب سے میٹھے وچن کہے۔ ہانی یا لابھ ہونے پر دکھ یا ہرش نہ مناوے ہر سمے پرسن چت رہے۔ سب جیوؤں کو میرا انش سمجھ کر سب سے پریم کے ساتھ بات کرے اور سب کا آدر کرے ہے اُدھو! جو اس پرکار دھرم کا پالن کرتے ہیں وے ہی سنیاسی ہیں۔

ادھیائے ۱۹ 19

پاپ اور پُنیہ کرنے والوں کی دشا

اُدھو پوچھنے لگے ہے کرپا سندھو! کچھ منوشیہ شنکا کرتے ہیں کہ بھگوان کی آرادھنا، دیوتاؤں کا پوجن، شرادھ ترپن اور کرتیو کا ساودھانی سے پالن کرنے والے پرایہ دکھی اور در در دیکھے جاتے ہیں اور جو لوگ جھوٹ، فریب آدی پاپ کرتے ہیں وے دھنوان اور سوکھی دیکھے جاتے ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے؟ .....

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اس پرکار کی شنکا کرنا ٹھیک ہے پرنتو دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا سب ہی جھوٹ بولنے والے کپٹی، چھل آدی کرنے والے منوشیہ سکھی اور سوستھ ہیں یا ان میں کچھ روگی اور دکھی بھی ہیں۔ یدی ایسے لوگ بھی ہیں جو چھل کپٹ، اور پرپنچ کرکے بھی در در مارے مارے پھرتے ہیں اور دکھی ہیں... تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ پاپ کرنے سے سکھ ملتا ہے۔ جو منوشیہ اپنے بھاگیہ پنر جنم کو نہیں مانتے وے ہی اس پرکار کی شنکا کرتے ہیں۔ منوشیہ کو اپنے پرارابدھ کا پھل بھوگنا پڑتا ہے اس جنم میں وہ جو کچھ کرتا ہے اس کا پھل اسے آگے اوشیہ ہی بھوگنا پڑتا ہے۔ ایک منوشیہ نے ایک ماس تک پریشرم کرکے مزدوری پراپت کی اور دوسرے ماس میں وہ خالی بیٹھا رہا۔ تب دوسرے ماس میں وہ کام کاج کچھ نہیں کرتا۔ پچھلے مہینے کی.. کمائی سے موج اڑاتا رہتا ہے۔ دوسرا مزدور اب پورا پریشرم کرتا ہے پرنتو جب تک مہینہ پورا نہ ہو اسے مزدوری نہیں ملتی، جس کے کارن ایک دو دن اسے بھوکا بھی رہنا پڑتا ہے جو منوشیہ ان مزدوروں کے پچھلے ماس کا حال نہیں جانتے وے دوسرے کا اس کا جیون دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ مزدوری کرنے پر بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ اسی پرکار ہے اودھو! جو لوگ سکھ پا رہے ہیں وے اپنے پورو جنم میں کیئے ہوئے پنیوں کا پھل بھوگ رہے ہیں یدی اس جنم میں وے پاپ کاریہ کرتے ہیں تو سمجھنا چاہیئے کہ اگلے جنم کے لیئے وے دکھوں کا پلندہ باندھ رہے ہیں ان پر دیا کرنا چاہیئے جو منوشیہ اپنے کرتویہ کا پالن ٹھیک ڈھنگ سے کر رہے ہیں اور دھرم کے ساتھ جیون ویتیت کر رہے ہیں وے میرے بتائے ٹھیک مارگ پر چل کر مجھ کو پراپت کریں گے اور اگلے جنم میں سکھ اٹھائیں گے۔

ہے اودھو! چت کو جگت سے کھینچ کر بھگوان کے چرنوں میں لگانے کا نام ہی یوگ ہے جو منوشیہ یوگ کا ابھیاس کر رہے ہیں، ان کو چاہیے ساتوک اور نیت بھوجن کریں جس سے چت میں دکشیپ ہو ایسا بھوجن نہیں کرنا چاہیئے ادھک بھوجن کرنے، رجوگنی اور تموگنی بھوجن کرنے سے چت میں دکشیپ اتپن ہوتا ہے۔ اس لیئے ایسے بھوجن تیاگ دینے چاہئیں۔ یوگی کو چاہیئے کہ اتنا کم بھوجن بھی نہ کرے کہ چت بھوجن میں ہی لگا رہے اور سادھنا میں وگھن پڑے، کام بھی اتنا ہی کرے جتنا اکتائے بنا پرسن چت سے ہو جائے۔ بہت سے جاگرن بھی نہ کرے اور بہت نیند بھی نہ لے۔ بہت سونے سے تموگن بڑھتا ہے اور چت پرسن رہتا ہے بہت جاگرن کرنے سے بھی چت ادھر ادھر بھٹکتا ہے اس لیئے میرا بھجن کرکے موکش پراپت کرنے کے اچھک یوگی کو چاہیئے کہ اپنے چت پر درشٹی رکھے۔ چت کو دکھ نہ ہو۔ اس پرکار سارے کاریہ کرے۔

ادھیائے 20 ۲۰

کرشن جی کا یہ بتانا کہ کس پرکار منوشیہ مایا موہ سے چھوٹ سکتا ہے

کرشن جی سے اودھو پوچھنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! کرپا کرکے مجھے کوئی ایسا اپائے بتائیے کہ منوشیہ

ماہ مورہ سے اپنے کو آسانی سے مکت کر سکے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! مایا موہ سے چھوٹنے کے لیے سب سے آخری بات یہ ہے کہ منوشیہ گیان پراپت کرے کیونکہ گیان کے بنا بھگتی اُتپن نہیں ہوتی اور بنا بھگتی کے موکش نہیں ملتا۔ گیان کے پشچات دوسرا اپائے اچھے کرم کرنا ہے اور تیسرا اپائے بھگتی ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ گیان پراپت کرنے کے لیے بھلے منوشیوں اور سادھو مہاتماؤں کی سنگت میں بیٹھے۔ جب منوشیہ کو گیان پراپت ہو جاتا ہے تو وہ سنسار کو اسار سمجھنے لگتا ہے اور گرہست کو جھنجھٹ سمجھ کر اس کے ہردے میں ورکتی اُتپن ہو جاتی ہے۔ دوسرا اپائے اچھے کام کرنا ہے۔ منوشیہ کو چاہیے کہ اپنا من اچھے کاموں میں لگائے۔ جھوٹ نہ بولے، کسی کو بُرے شبد نہ کہے۔ غریبوں اور براہمنوں کو یتھا شکتی دان دے۔ دوسرے کی استری کو اپنی ماں بہن سمجھے۔ چھل کپٹ سے بچا رہے۔ اس پرکار ابھیاس کرنے سے من اور دھرم کے کاریوں میں لگنے لگے گا اور پاپ کی طرف سے من ہٹ جائیگا تیسرا اپائے بھگتی کرنا ہے۔ جو منوشیہ سچے ہردے سے میری بھگتی نہیں کرتا وہ مایا موہ سے کبھی نہیں چھوٹ سکتا۔ ہے اُودھو! چوراسی لاکھ یونیاں بھگتنے کے پشچات منوشیہ کا جنم ملتا ہے اس لیئے منوشیہ کو چاہیئے کہ میرا بھجن کر کے جنم کو سپھل بنائے۔

21 اِدھیائے ۲۱

سادھک کا دھرم بتانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اُودھو! اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ جو منوشیہ اپنا کلیان چاہتے ہیں ان کا کیا دھرم ہونا چاہیئے۔ جو منوشیہ میرا سادھک ہے اس کو چاہیئے کہ روز سویرے، راتری کو سونے سے پہلے اور آدھی رات میں آنکھ کھل جانے پر اور سویرے برہمورت میں اُٹھ کر یہ کریا کرے، ایکانت استھان میں بھومی پر کشا سن بچھاوے اس کے اوپر مرگ چرم بچھائے اور پدماسن یا اور کوئی آسن لگا کر سیدھا ہو کر بیٹھے آنکھیں بند کرے اور من سے کہے "ہے میرے من! مجھے کسی کی پرتیکشا نہیں کرنا ہے اور نہ کوئی وچار کرنا ہے کیول بھگوان کا بھجن کرنا ہے اس لیے اگر تجھے کوئی کام کرنا ہے تو پہلے ہی کر لے، اس پرکار من کو سادھان کر کے آنکھیں بند کر لے، یدی اندھکار دکھائی دے تو آنکھیں بند کیئے ہوئے بیٹھا ہوا اندھکار کو دیکھتا رہے اگر من کسی وچار میں لگنا چاہے تو اس کو روکے۔ جس پرکار کسی کی پرتیکشا کرتا ہوا منوشیہ ایک چِت سے ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے اس پرکار آنکھیں بند کیئے ہوئے بھگوان ابھی پرگٹ ہوں گے اسی اُلکنتا سے اندھکار کو دیکھا کرے۔ اسی پرکار منوشیہ ابھیاس کرنے سے وہ اندھکار دیکھنا بند ہو جائے گا، اور انیک پرکار کے درشیہ دکھائی دینے لگیں گے جیسے جیوتی۔ چندرماں، تارے آکاش، بجلی، ورشا اور سوریہ آدی، پرنتو یہ سمجھے کہ جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ پرماتما نہیں ہے۔ اگر وہ یہ مانتا

رہے گا کہ جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ بھگوان نہیں ہے تو بھگوان کے جس رُوپ میں اس کی شردھا ہوگی وہی رُوپ دھارن کر کے بھگوان اس کو درشن دیں گے۔ یدی وہ نرا کار نرگن بھگوان کا اُپاسک ہوگا تو اسے آتم درشن ہوگا اور سمادھی میں استھت ہو جائے گا، اُپاسک کو میں ساکار رُوپ میں درشن دیتا ہوں۔ ہے اُودھو! اس کریا کو کرتے سمے انگ کو دُکھ نہ دے نہ کسی انگ کو دبائے، ناک یا کان کو نہ دبائے۔ سادھارن ریتی سے منہ اور آنکھیں بند کر کے بیٹھے۔ بیٹھنے کا سمے دھیرے دھیرے بڑھا دے جلدی نہ کرے۔ آج اگر چوتھائی گھڑی کیا ہے تو مہینے بھر بعد ایک گھڑی، اسی پرکار بڑھاتا جائے اس بات کا دھیان رکھے کہ من میں ترنگیں نہ اُٹھیں، من چنچل نہ ہونے پاوے، اگر چنچل ہونے لگے تو ترنت لگام کھینچ لے۔ اس کریا کو کرنے والا اگر گرہست ہو تو وشے بھوگ کم کرے۔ کھانے پینے میں گرمی اُتپن کرنے والا بھوجن جیسے گرم مصالحے اور مرچیں ان کا سیون کم سے کم کرے کیونکہ ان سے تمو گن بڑھتا ہے۔ ساتوک بھوجن کرنا چاہیئے وہ بھی ادھک ماترا میں نہیں۔ اس کریا میں بیٹھنے سے پہلے یدی مل موتر تیاگنے کی اچھا ہو تو اسے پورا کر لے۔ اس کریا کے کرنے کی جسے اچھا ہو اُسے بہت کڑے پریشرم کام نہیں کرنا چاہیئے۔ من پرسن ہونا چاہیئے اور اس میں کسی پرکار کی چنتا نہیں ہونا چاہیئے من میں کسی پرکار کی کامنا نہ ہو اور بھگوان کے چرنوں میں سچی لگن ہو۔ دن پرتی دن جتنا ابھیاس بڑھتا جائے گا۔ ویسے ویسے ہی من کی شکتیاں بھی دھیرے دھیرے بڑھتی جائیں گی۔ دُور کی بات سنائی پڑے گی۔ دُور کی وستو دکھائی پڑے گی اور من کی اچھائیں پورن ہوں گی۔ دُوسرے اپنے آدھین رہیں گے۔ واک سِدھی پراپت رہے گی۔۔۔ سنکلپ شکتی بڑھے گی۔ پرنتو سادھک کو چاہیئے کہ ان میں اپنا من نہ للچائے۔ نہیں تو اس کا اپتن ہو جائے گا۔ یہ سب شکتیاں بھگوان کے مارگ میں روڑے کے سمان ہیں۔ اس لیے ان کا آدر نہ کرے، نہ اہنکار کرے۔ یوگ شکتی کا تماشا دکھا کر نام کمانے کی اچھا نہ کرے۔ ان کو الگ چھوڑ کر آگے بڑھنا چاہیئے اور من کو شانت رکھنا چاہیئے باہر تو لوک تتھا جگت سے من شانت رہے اور بھیتر کامنائیں نہ رہنے سے من شانت رہے، اس پرکار من سدا شانت رہے اسی بات کو دھیان میں رکھ کر ابھیاس کرتے رہنا چاہیئے۔ اس ابھیاس کے کرتے سمے سیدھا ہو کر بیٹھنا چاہیئے نہیں تو نیند آتی ہے۔ اس ابھیاس سے کرودھ کم ہوتا ہے۔ اندریوں کے بھوگ پھیکے لگتے ہیں۔ شانتی پراپت ہوتی ہے۔ یدی اس اوستھا میں بیٹھتے بیٹھتے میرے بھگوت کا من کوئی دُوسری بات نہ سُنے۔ دُوسرا کچھ دکھائی نہ دے۔ دُوسری بات نہ سوچے تو سمجھنا چاہیئے کہ ابھیاس پکا ہوتا جا رہا ہے۔ اس پرکار وہ میرے درشن پراپت کر سکے گا۔

ہے اُودھو! ایک اور تو بھوگ ہیں جن میں پڑ کر منوشیہ جنم مرن، سُکھ دکھ آدی کے چکر میں پھنسا رہتا ہے۔ دُوسری اور بھوگوں کا تیاگ ہے جس سے موکش ملتا ہے۔ جب تک منوشیہ بھوگوں کا تیاگ نہیں کرتا اور یہ ابھیاس نہیں پراپت کرتا ہے تب تک اسے موکش نہیں پراپت ہوتا۔ منوشیہ جو اُپاس کرتا ہے یا ورت نیم لے کر بھوگ تیاگ کرتا ہے یہ سب تھوڑے سمے کے لیے ہوتا ہے پرنتو اس

کامن تو وشے بھوگوں میں لگا ہی رہتا ہے اور جیسے ہی سمے ملتا ہے یہ لالسا بھبھک اٹھتی ہے۔ جبتک منوشیہ سچے ہردے سے بھوگوں سے گھرنا نہیں کرتا۔ تب تک بھوگوں کا تیاگ نہیں ہوتا۔ بھوگوں کا رس کب جاتا ہے؟ جب کہ آتما کا یا پرماتما کا ساکشاتکار ہو جاتا ہے۔ بچہ لکڑی کے گھوڑے پر بیٹھ کر اسی سمے تک آنند مانتا ہے جب تک اسے سچے گھوڑے کی سواری نہیں ملتی۔ اسی پرکار جیسے آتم سکھ کا سواد پراپت ہو جاتا ہے۔ اس کامن بھوگوں کے سکھ کا تیاگ کر دیتا ہے یہ آتما کا سکھ ست سنگ، وچار، ویراگیہ اور میری بھگتی کے بنا کبھی نہیں ملتا۔ اس لیے نیتہ ان کا سیون کرنا چاہیئے۔

22 ادھیائے ۲۲

کرشن جی کا اودھو کو اپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! دھرم کے چار انگ ہیں۔ ستیہ۔ تپ۔ دیا اور دان۔ اندریوں کو وش میں کرنے کا نام تپ ہے۔ ان چاروں میں سے ایک کو بھی جو منوشیہ سدھ کر لیتا ہے وہ پرم سکھی ہو جاتا ہے۔ پھر جس میں یہ چاروں بستے ہیں اس کی تو بڑائی کی ہی نہیں جا سکتی۔ جس میں یہ چار باتیں نہیں ہیں وہ دھرم نہیں ہے یہ چار باتیں جہاں ہیں وہاں لکشمی جی نواس کرتی ہیں۔ ان چاروں کے پیچھے لکشمی جی لگی رہتی ہیں جو ان چاروں کو دھارن کرتا رہتا ہے ان میں سدا ایچ رہتا ہے اس لیئے جو منوشیہ سکھ چاہتا ہے اسے ان چاروں کا سیون کرنا چاہیئے۔ جس منوشیہ کو شوک چنتا، بھئے، اودیگ، موہ اور کرودھ نہیں ہے وہ سدا نکت ہے۔

ہے اودھو! جیسا منوشیہ کرتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ سارا جگت کرتا ہے۔ اگر منوشیہ سچ بولے گا تو سارا جگت اس کے ساتھ سچ بولے گا۔ یدی منوشیہ سامرتھ بھر دوسرے کو سکھی رہنے کا پرتین کرے گا تو سارا سنسار اس منوشیہ کو سکھی رہنا چاہے گا۔ یدی منوشیہ دیا رکھے گا تو سارا جگت اس پر دیا رکھے گا.... پرنتو یہ سب اسی سمے ہوتا ہے جب منوشیہ بنا کسی لالچ کے ارتھات نشکام بھاؤ سے کام کرے اور اس کا پھل میرے اوپر چھوڑ دے۔ اگر پنیہ کاریہ کا منا رکھ کر کیے جاتے ہیں تو منوشیہ کو دھن اور یش تو ملتا ہے پرنتو موکش نہیں ملتا۔ میں اسی منوشیہ کو موکش دیتا ہوں، جو نشکام بھاؤ سے پنیہ کاریہ کرے اور میرا بھجن کرے۔ میرے سب سے پیارے بھگت وے ہیں جو نشکام بھاؤ سے میرا بھجن کرتے ہیں بھگتی کے بدلے مجھ سے کچھ مانگتے نہیں۔

ہے اودھو! من کو شانت ہوئے بنا سکھ نہیں ہوتا۔ شریر جتنی بھی کریائیں اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ دیکھنا سننا آدی کرتا ہے ان کا کرنے والا من ہی تو ہے سکھ اور دکھ کا، انوبھو من سے ہوتا ہے من کے بنا کچھ بھی انوبھو

میں نہیں آتا۔ یدی منوشیہ کے پاس سکھ کے لاکھوں سادھن موجود ہوں، پرنتو یدی من میں اشانتی ہے تو ان سارے سادھنوں سے بھی سکھ نہیں ملتا۔ بلکہ من اشانت ہو تو دکھ کا ہی انوبھو ہوتا ہے۔ اس لیئے منوشیہ کو ایسا پرتین کرنا چاہیئے جس سے من شانت رہے۔ من میں کامنائیں اٹھتی ہیں، اچھاؤں کی ترنگیں اٹھتی ہیں اور جب تک ان کامناؤں کی پورتی نہیں ہوتی تب تک من اشانت رہتا ہے، کامنا کے اٹھنے میں ایک چھن بھی نہیں لگتا اور پورتی ہونے میں ورشوں لگ جاتے ہیں۔ اتنے سمے میں سینکڑوں نئی کامنائیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ کیا کسی کی کامنائیں پوری ہوئی ہیں۔؟ غریب کامن کہتا ہے میں راجہ بن جاؤں اور راجہ بننے سے پہلے دوسری کامنائیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ اس لیئے گیانی منوشیہ کو چاہیئے کہ جتنی کامنائیں اٹھیں ان کو من میں ہی لین کر دے۔ جس منوشیہ کی کامنائیں جتنی ہی کم ہونگی وہ اتنا ہی ادھک سکھی ہوگا جس کے من میں کوئی کامنا نہیں ہے وہ مجھ میں لین ہو جاتا ہے اور سدا سکھ اور آنند سے رہتا ہے۔

ادھیائے 23 ۲۳

چار پرکار کے بھگت اور براہمن کی کتھا

کرشن جی کہنے لگے ہے آودھو! جیو کے ایک اور تو پرکرتی رہتی ہے، اور دوسری اور میں بھگوان رہتا ہوں۔ جیو پرکرتی سے للچاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس سے مجھے سکھ اور شانتی اور آنند ملے گا اور وہ پرکرتی کے بھوگوں کو بھوگتا ہے۔ جب ان کو بھوگنے پر سکھ اور آنند نہیں ملتا تو وہ ان سب سے منہ پھیر کر میری اور منہ موڑتا ہے اور جب میرے اندر کوئی آنند نہیں پاتا پرکرتی کی اور جھک جاتا ہے۔ اسی پرکار جیو ادھر سے ادھر بھٹکتا رہتا ہے۔ پرکرتی کو چھوڑ کر میری سیوا کرنے والے سادھک چار پرکار کے ہوتے ہیں۔ پہلے سیوک وے ہیں جو دکھی ہیں ارتھات جو پرکرتی سے دکھی ہیں اور اس دکھ سے چھوٹنے کے لیئے میری شرن لیتے ہیں۔ دوسرے پرکار کے جگیاسو ہوتے ہیں، جو سمست پرکرتی کو دکھ روپ جان کر اس سے چھوٹتے اور میری بھگتی میں لگے ہوئے ہیں۔ تیسرے بھگت ارتھی ہیں۔ وے یہ سمجھتے ہیں کہ میں بھگوان کا بھجن کر کے انک وستو پراپت کر کے سکھ بھوگوں گا اور اس وستو کی پراپتی کے لیئے میری آپاسنا کرتے ہیں۔ اور چوتھے بھگت جن کو میں بہت چاہتا ہوں وے بہت گیانی ہیں۔ وے آر مجھ سے ہی سمجھتے ہیں کہ پرکرتی کے بھوگ ناش وان، چھن، بھنگر اور دکھوں کو دینے والے ہیں اس لیئے وے ان سب کو تیاگ کر میرا بھجن کرتے ہیں۔ دکھی اور آرتھک دکھ دور کرنے کے لیئے اور اپنی ارتھ کی پراپتی کے لیئے میرا بھجن کرتے ہیں اور سچے ہردے سے بھگتی کر کے اپنے منورتھ میں سپھل ہوتے ہیں، میں ان کے دکھ دور کر کے منورتھ پورن کرتا ہوں اور اپنی شرن

میں لیتا ہوں جگیاسو اور گیانی میری نشکام بھاؤ سے پرارتھنا کرتے ہیں اس لیئے میں ان کو آواگون سے مکتی دے دیتا ہوں۔ یہ میرے بڑے پیارے بھگت ہیں۔ ہے اُودھو! جیسے مدرا یا بھانگ سیون کرنے والا جانتا ہے کہ یہ میرے لیئے ہانی کارک ہے۔ پر نتو پھر بھی اس کا تیاگ نہیں کر پاتا۔ کیونکہ اس کی پرانی عادت پڑ چکی ہوتی ہے۔ اسی پرکار منوشیہ کا من سمجھتا ہے کہ بھوگوں میں رس ہے اور اس کی عادت پڑ گئی ہے اس لیے یہ سمجھتے ہوئے بھی، کہ بھوگوں میں آنند نہیں دُکھ ہی ہے وہ ان کو تیاگنا نہیں چاہتا جیسے کہ مدرا سیون کرنے والا اس کو عادت پڑ جانے کے کارن چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اس عادت کو نکال کر باہر کرنے کے لیئے اچھے منوشیوں کی سنگت، اچھے وچار اور دیم اور میرا بھجن کرنے کی بڑی آوشکتا ہے۔ ان سے دھیرے دھیرے بھوگوں سے من ہٹ جاتا ہے۔ ہے اودھو! مجھے پراپت کرنے کے لیے کچھ مہاتما گن پرانا یام کرنے کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جپ تپ پوجا پاٹھ آدی سب پرانا یام کے سامنے بے کار ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ کان بند کر کے سورگیہ ناد سننے۔ کوئی کہتا ہے کہ آنکھ بند کر کے اندھیرے میں جو دکھائی پڑے اس میں دھیان لگائے۔ اسی پرکار کے بہت سے اپائے مہاتما لوگ بتاتے ہیں ان کے کرنے سے انیک پرکار کی سِدّھیاں پراپت ہو جاتی ہیں۔ پر نتو یہ سب مارگ کٹھن ہیں۔ بہت سے ان کے کرنے سے روگی ہو جاتے ہیں پر نتو بہت سے مر جاتے ہیں۔ مجھے پانے کا سیدھا سچا مارگ یہ ہے کہ من کو دوشے بھوگوں سے ہٹا کر سچے ہردے سے میرا سمرن کرے۔ جو میرا سمرن کرتا ہے۔ پوجا پاٹھ کرتا ہے، بھلے منوشیوں کی سنگت میں بیٹھتا ہے اس کا من شانت ہو جاتا ہے اور میں اسے درشن دے کر مکت کر دیتا ہوں۔

ہے اودھو! میں تمہارا ہوں، سب کا ہوں۔ سروویاپک ہوں مجھ میں سب پرکار کی سامرتھ ہے میں تم کو ایک کتھا سناتا ہوں دھیان دے کر سنو، بہت سمے ہوا اجین نامک نگر میں ایک براہمن رہتا تھا۔ اس نے بہت سادھن کمایا وہ بڑا ہی کنجوس اور لوبھی تھا نہ کبھی دان کرتا تھا نہ کسی کی سہائتا کرتا تھا۔ اپنے بچوں اور استری کو بھی اچھی طرح نہیں کھلاتا پلاتا تھا۔ جب وہ بوڑھا ہونے لگا تو اس نے سوچا کہ میرے پاس جو یہ بہت سادھن ہے اس کو میرے لڑکے چھین لیں گے یا چور چرا کر لے جائیں گے ایسا وچار کر اس نے ایک دن سارے دھن سے سونے کی ایک سل خریدی اور اس کو اندھیرے میں ایک پیڑ کے نیچے جا کر گڈھا کھود کر دبا آیا۔ وہ پراتکال اٹھ کر سب سے پہلے اس استھان کو دیکھنے جایا کرتا تھا۔ ایک آدمی نے دیکھا کہ یہ نتیہ پرتی اس استھان پر آتا ہے سو اسے سندیہہ ہوا، اور اس نے ایک رات کو اسی استھان کو کھودا تو سونے کی سِل دبی ہوئی ملی۔ وہ آدمی اس کو چرا کر بھاگ گیا۔ پراتکال ہوتے ہی جب براہمن وہاں گیا اور گڑھا کھدا دیکھا تو شوک کے کارن بے ہوش ہو گیا اور ہوش آنے پر سر دھن دھن کر رونے پیٹنے لگا۔ اس کا رونا پیٹنا سن کر پڑوس کے آدمی وہاں اکیترت ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ تم کیوں رو رہے ہو۔ جب براہمن نے اپنی کتھا سنائی تو سب ہنسنے لگے اور طعنہ دے کر کہنے لگے کہ تم آدمی کا یہی حال ہوتا ہے وہاں ایک گیانی منوشیہ بھی تھا وہ کہنے لگا ہے مہاراج! آپ اس گڑھے میں ایک پتھر دبا دو اور

یہ سمجھ کہ سونا دبا ہوا ہے کیونکہ جب تم نے سونے سے کوئی لابھ نہیں اٹھایا تو پتھر اور سونا برابر ہی ہے۔ ہے اودھو اس پرکار دھن چلے جانے سے وہ برہمن بڑا ہی دکھی ہوا اور سوچنے لگا کہ دیکھو میں نے سارا جیون دھن جوڑنے میں سماپت کر دیا۔ اس کو دان پنیہ آدی کاریوں میں نہیں لگایا جو میرا پرلوک سدھر جاتا ایسا وچار کر اس نے ترنت گھر چھوڑ کر... سنیاس لے لیا جس سمے وہ براہمن گرام یا نگر میں بھکشا مانگنے جاتا تھا تو لوگ یہ کہہ کر کہ یہ بڑا لوبھی اور کنجوس ہے اس کا نرسنکار کرتے تھے۔ کوئی اسے گالیاں دیتا تھا، پر نتو اس کے ہردے میں ایسا گیان اتپن ہو گیا تھا کہ وہ کسی پر... کرودھ نہیں کرتا تھا، اور سب کو آشیرواد دیتا تھا۔ کچھ دنوں کے پشچات اس نے پران تیاگ دیئے اور مکتی پد پراپت کیا۔

24 ادھیائے ۲۴

آدی پرش اور مایا کا ورنن

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ آدی پرش کیا ہے اور مایا موہ کیا ہے۔ میں آدی پرش ہوں کیونکہ میں سرشٹی کے آدی سے ہوں۔ جب مجھے سنسار اتپن کرنے کی اچھا ہوتی ہے تو میں سب سے پہلے مایا کو جس کو پرکرتی کہا جاتا ہے اتپن کرتا ہوں میری اس مایا سے ستوگن، رجوگن اور تموگن نام کے تین گن اتپن ہوتے ہیں جب تک یہ گن برابر رہتے ہیں ارتھات کوئی گھٹیا یا بڑھا ہوا نہیں ہوتا۔ تب تک کوئی ستو اتپن نہیں ہوتی انکے گھٹنے بڑھنے سے ہی سنسار اتپن ہوتا ہے۔ مایا سے اہنکار کا جنم ہوتا ہے۔ اہنکار سے ویکارک، تامس و تیجس اتپن ہوتے ہیں۔ ویکارک سے پنچ بھوت اتپن ہوتے ہیں، تامس سے گیارہ اندریاں اتپن ہوتی ہیں اور تیجس سے گیارہ دیوتا اتپن... ہوتے ہیں جن میں سے پرتیک دیوتا ایک ایک اندری کا سوامی ہوتا ہے یہ لیوتا بھی جب ایک دوسرے... سے الگ رہتے ہیں، تب تک برہمانڈ پرش اتپن نہیں ہوتا جب میں برہمانڈ پرش کو اتپن کرنے کی اچھا کرتا.. ہوں تو یہ سب دستوئیں آپس میں مل جاتی ہیں اور میری نابھی سے کمل کے پھول کے روپ میں نکلتی ہیں جس میں سے برہما جی اتپن ہو کر سرشٹی پرجو اتپن کرتے ہیں اور ان کو رہنے کے لیئے تین لوکوں کی رچنا کرتے ہیں دیوتاؤں کے رہنے کے لیئے وے سورگ لوک کی رچنا کرتے ہیں۔ دیتیہ اور اسروں کے رہنے کے لیئے پاتال لوک کی اور منوشیوں کے رہنے کے لیے مرتیہ لوک کی اتپتی کرتے ہیں۔ ان لوکوں میں رہنے والے اپنے کرموں کے انوسار سکھ دکھ بھوگتے ہیں۔ برہما کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں اور جب وے سندھیا کے سمے سوتے ہیں تو سنسار میں پرلیئے ہو جاتی ہے اور سب لوک نشٹ ہو جاتے ہیں جب برہما جی سو کر اٹھتے ہیں تو میری اچھا سے پھر نئے لوک اور نئے پرانیوں کا نرمان کرتے ہیں۔ برہما کے مرنے پر کچھ نہیں رہتا۔ کیول میں ہی رہتا ہوں۔

25 ادھیائے ۲۵

رجوگن ستوگن اور تموگن آدی کا ورنن

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم سے ستوگن، رجوگن اور تموگن والے منوشیوں کے لکشن کہتا ہوں ستوگن کے لکشن یہ ہیں! اندریوں کے وش میں نہ رہے، دھرم کے کاریہ کرے، کسی کی نندا نہ کرے اور یدی کوئی نندا کرے تو اس کا برا نہ مانے، سدا سچ بولے، من میں سنتوش رکھے، ہر سمے میرا بھجن کرتا رہے۔ ستوگنی کے لکشن یہ ہیں اچھے اچھے وستر آبھوشن، اچھے بھوجن اور سندر استری کی چاہنا رکھے۔ دان کرے تو یہ اچھا کرے کہ لوگ اس کا نام لیں۔ اپنا دھن بڑھانے کا پرتن کرتا رہے۔ تموگنی منوشیہ بہت کرودھی ہوتے ہیں۔ مانس مدرا آدی کا سیون کرتے ہیں۔ ویشیا گمن کرتے ہیں، چوری، جوا اور چھل کپٹ سے دوسروں کا دھن ہرن کرتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ بنا کارن کے ہی جھگڑا کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ یہ تینوں گن ہر سمے برابر نہیں رہتے گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ جب ستوگن بڑھتا ہے تو منوشیہ کے ہردے میں گیان آپتن ہوتا ہے اور دھارمک کاریوں میں پرورتی بڑھتی ہے جب رجوگن بڑھتا ہے تو منوشیہ کو استری، سنتان اور دھن میں پریم بڑھتا ہے اور جب تموگن بڑھتا ہے تو مدرا پان اور مانس آدی کھانے میں رُوچی بڑھتی ہے۔ کرودھ چنتا اور آلسیہ بڑھتا ہے۔ میرا بھجن کرنا ستوگن، جاگنا، ستوگن اور سونا تموگن ہے۔ ستوگنی سورگ کا سکھ بھوگتے ہیں۔ رجوگنی اپنے کیئے کا پھل پاتے ہیں اور بار بار جنم لیتے ومرتے رہتے ہیں اور جو تموگنی ہیں وے نرک میں جا کر دکھ اٹھاتے ہیں۔ ماہ موہ تیاگ کر بن میں رہنا ستوگن ہے۔ گرہستی میں رہ کر سکھوں کی اچھا کرنا رجوگن ہے، اور جوا کھیلنا چوری کرنا ویشیا گمن کرنا یہ تموگن ہے ہے اودھو! کوئی بھی منوشیہ ان تینوں گنوں سے نہیں بچتا۔ کسی میں کوئی گن ادھک ہوتا ہے کسی میں دوسرا کم ہوتا ہے۔

26 ادھیائے ۲۶

کرشن جی کا راجہ پرورودا کی کتھا اودھو کو سنانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! گرہست کا پالن کرنے والوں کو چاہیئے کہ استری کی یتھا یوگیہ آوشکتاؤں کی پورتی کر کے اس کو سنتشٹ رکھے پر نتو استری کے وش میں کبھی نہ ہو۔ استری بدھی میں کم بدھی ہوتی ہے۔ اس کا سارا کاریہ ہردے کی آگیا سے چلتا رہتا ہے اسے اچھے برے اور ہانی لابھ کا گیان کم ہوتا ہے وہ بھاؤناؤں کے وش میں ہوتی ہے۔ وہ شیگھر ہی موہ، ماتا، دیا اور لوبھ کے وش میں ہو جاتی ہے.....

وہ چاہتی ہے کہ میں نئی نئی وستوئیں دیکھوں، نئی باتیں سنوں، نئے نئے وستر آبھوشن پہنوں، گھومیں پھروں اور نئی نئی وستو پراپت کروں۔ جو پتی اپنی پتنی کو اس کی بدھی پر چلنے دیتا ہے یا سوئم استری کی بدھی پر چلتا ہے تو بھاری دکھوں میں پڑ جاتا ہے۔ استری کا ہردے سہج ہی ٹھگا جا سکتا ہے اس لیئے اس کی رکشا کرنا چاہیئے استری کو بری سنگت، لوبھ، وہم اور موہ سے بچانا چاہیئے۔ استری میں ایک بڑا گن یہ ہے کہ جس وستو میں نشٹا ہو جائے اس سے پھر وہ نہیں پھرتی۔ استری کو گیان پسند نہیں ہے بھگتی پسند ہے۔ تیرتھوں کی یاترا کرنا پسند ہے ورت اور نیم کرنا پسند ہے۔ میری اور دیوتاؤں کی پوجا کرنا اسے اچھا لگتا ہے۔ اس لیئے استری کو ورت اور نیم کرنے دینا چاہیئے کیونکہ اس کا پھل سب کو ملتا ہے۔ استری بری سنگت سے بڑی جلدی بگڑ جاتی ہے اس لیئے اس کا سنگ سدا اچھا رہنا چاہیئے۔ استری چاہے کتنی ہی چتر ہو پر نتو وہ بھولی ہے پرش چاہے کتنا ہی دھرماتما کیوں نہ ہو۔ استری پر پھسل جاتا ہے اس لیئے کبھی اپنی پتری کے ساتھ اکیلے میں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ پراستری سے کبھی سمپرک نہیں رکھنا چاہیئے۔ پریوجن کے بنا اس سے بیکار کی باتیں نہ کرنا چاہیئے پراستری کو دیکھنے سے ہی ہردے میں وکار اتپن ہو جاتا ہے اور اس کا اسپرش کر لینے سے وکار اپنی پورنتا کو پہنچ جاتا ہے جو پراستری سے بچ گیا وہ نرک سے بچ جاتا ہے۔ استری چاہے اپنی ہو یا پرائی اس کو بھگتی کے مارگ میں وادھا سمجھ کر اس میں بہت پریت نہیں رکھنا چاہیئے۔ استری بڑے تپسیوں کا تپ چھن بھر میں بھنگ کرا دیتی ہے۔ ہے اُدھو! اس سمبندھ میں میں تم کو ایک کتھا سناتا ہوں۔ پراچین کال میں پروردا نامک ایک راجہ راجیہ کرتا تھا۔ وہ اُروشی نامک اندر سبھا کی اپسرا سے پریم کرنے لگا تھا۔ اسی کے پریم میں پاگل ہو کر وہ گندھرو لوک میں چلا گیا اور وہاں جا کر اس کے ساتھ بھوگ ولاس کرنے لگا۔ ہزاروں ورش بھوگ ولاس میں بیت گئے پر نتو اس کا من نہیں بھرا اندریوں کی لالسا بڑھتی ہی گئی۔ تب ایک دن اس کے ہردے میں گیان اتپن ہوا۔ اور وہ سوچنے لگا۔ دیکھو میں نے بھوگ ولاس میں اتنا سمے گزار دیا یدی میں اتنے سمے تک بھگوان کا بھجن کرتا تو آواگمن سے مکت ہو جاتا۔ وہ سوچنے لگا کام دیو نے مجھے اس پرکار وش میں کر لیا ہے جیسے منوشیہ طوطے کو پال لیتے ہیں۔ اس استری کے پیچھے میں نے ساتوں دویوں کا راجیہ چھوڑ دیا اور آج سب میرے اگیان پر ہنستے ہیں۔ ایسا وچار کر اسے بڑا پچھتاوا ہوا۔ اور وہ اسی سمے گندھرو لوک میں اپنی پریہ اُروشی کو چھوڑ کر مرتیو لوک میں چلا اور میرا بھجن کر کے مکتی پراپت کی۔

ہے اُدھو! اسی لیئے منوشیہ کو چاہیئے کہ استری سے جتنا بچا جائے بچا رہے۔

ادھیائے ۲۷ 27

پوجا آدی کرنے کی وِدھی

کرشن جی کہنے لگے ہے اُدھو! ویدشاستروں آدی میں میری پُوجا کرنے کی انیک وِدھیاں لکھی گئی ہیں میری پُوجا بھگت لوگ ہزاروں پرکار سے کرتے ہیں کوئی میری مُورتی بنوا کر مندر میں لگاتا ہے اور پھر پُوجا کرتا ہے۔ کوئی غریب منوشیہ پتھر کو گھر میں رکھ کر اس میں میرا سروپ دیکھ کر میرا پوجن کرتا ہے کوئی مجھے نراکار سمجھ کر پوجن کرتا۔ یہ سب طریقے ٹھیک ہیں میری پُوجا چاہے جس ڈھنگ سے کی جائے میں بھگت کو پھل اوشیہ دیتا ہوں۔ میری پوجا کا سار یہ ہے کہ منوشیہ کو چاہیئے کہ سبھی دیوتاؤں کی مورتیوں کو پرنام کرے یہ سمجھ کر کہ سب میں میرا ہی رُوپ ہے پرنتو اپنا ایک اشٹ دیو نشچت کرے۔ اسی میں من کو لگا دے اور اسی کا داس بن جائے۔ سب کچھ اس کو سمرپن کر دے۔ یہ سمجھ لے کہ وہ سمرتھ ہے۔ سروو ایک ہے سارے برہمانڈ کا اُتپن کرنے والا ہے، پالن کرنے والا اور سنگھار کرنے والا وہی ہے۔ آپتی کال میں اور انت سمے کا ساتھی وہی ہے ایسی دِرڈھ بھاؤنا کر کے اس کی ارادھنا کرے۔ اس کے نام کا کوئی جپ نشچت کرے۔ جیسے اوم نمو بھگوتے واسدیوائے آدی اور پھر خوب اچھی طرح جپ کرے۔ پرتی دن جپ کرے، رات میں اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے، سوتے سمے، خالی سمے میں، سونے جائے تب اُٹھے تب، اسی کا نام جپ کرے، اشٹ دیو ایک ہی بنالے اور جپ کا منتر بھی ایک ہی رکھے اس میں بار بار بدلی نہ کرے، سوچ سمجھ کر اور جس اشٹ دیو میں شردھا بیٹھے اس کو نشچے کے ساتھ سویکار کرے۔ پیچھے بدلے نہیں، جس پرکار پتی ورتا ایک ہی ہاتھ پکڑتی ہے اسی طرح ایک ہی دیوتا بنا لینا چاہیئے بہت سے سادھو گیانی پنڈت آدی کہتے ہیں کہ تم ایک دیوتا کا جپ کرو، ایک نام کا جپ کرو، انکا کہنا نہیں ماننا چاہیے۔ یہ سب بھلاوے میں ڈالتے ہیں منوشیہ جس کو بھجتا ہے وہ بھگوان ہی ہیں وے ہی اس کا اُدھار کریں گے۔ جو منوشیہ سنشے کرتا رہتا ہے اور اشٹ دیوتا کو بدلتا رہتا ہے وہ نہ تو سُکھی رہتا ہے اور نہ اس کا اُدھار ہوتا ہے اس لیے ایک ہی من سے ایک ہی اِشٹ دیوتا کا آشرے لے کر ایک ہی جپ کرنا چاہیئے۔ ایک ہی شرن لینا چاہیے اور ایک کا ہی دھیان رکھنا چاہیے۔ دوسرے سبھی دیوتاؤں میں وہی ہے ایسا سمجھنا چاہیئے۔

ادھیائے ۲۸ 28

پرمارتھ نرنئے

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ جو لوگ موکش پراپت کرنا چاہتے ہیں۔

ہیں ان کو کیا کرنا چاہیئے۔ پہلی بات یہ ہے کہ موکش پراپت کرنے کے لئے اُچھک منوشیہ کو کبھی بھی دوسرے کی وستو لینے کی اچھا نہیں کرنی چاہیئے۔ جس وستو کا مولیہ نہیں دیا گیا ہو اس کو بھی لینے کی اچھا نہیں کرنی چاہیئے دُوسرے کبھی کسی کا اپمان نہیں کرنا چاہیئے۔ پرنتیک منوشیہ کی اچھا ہوتی ہے کہ اس کا مان کیا جائے اس لئے یدی کوئی اس کا اپمان کرتا ہے تو اس کا ہردے دُکھی ہوتا ہے۔ یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر پرانی میں بھگوان ہیں اگر میں اس کا اپمان کروں گا تو بھگوان کا اپمان ہوگا۔ تیسرے ہنسا کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔ چوتھے جیسا اَن منوشیہ کھاتا ہے ویسی ہی بدھی بنتی ہے، اس لئے منوشیہ کو شرم کرکے اپنے حق کا اَن کھانا چاہیئے۔ پر ایا اَن جہاں تک ہو سکے نہیں کھانا چاہیئے۔ جو لوگ ٹھگی، چوری، مدر اپان آدی ادھرم کرتے ہیں ان کا اَن کبھی نہیں کھانا چاہیئے۔ اگر کھانا ہی پڑ جائے تو میرے بھگت کے یہاں کا اَن کھانا چاہیئے۔ پانچویں پرائی استری پر اور بھول کر بھی بُری دُرشٹی نہیں ڈالنا چاہیئے۔ چھٹے دُوسرے کو سُکھی دیکھ کر پرسن ہونا چاہیئے اور دُکھی دیکھ کر سہائتا کرنا چاہیئے۔ ساتویں جہاں تک ہو سکے دُوسرے کو دینا چاہیئے۔ پرتولینا نہیں چاہیئے اور مانا پتا، گرو۔ بڑے بوڑھے اور بالک ان کا سنسکار کرنا چاہیئے۔ نویں جگت میں سنتیہ اور پریے بولنے والوں کے پاس بیٹھنا چاہیئے اور ستیہ اور پریہ بولنا چاہیئے۔ دسویں دھن کی اچھا، استری بھوگ کی اچھا سوادشٹ بھوجن کی اچھا، کٹمب کے میرن پوشن کی اچھا اور ایشور تتھا مان پراپت کرنے کی اچھا۔ یہ پانچ اچھاؤں نہیں کر ایک بھی ہوگی تو سچی شانتی نہیں ملے گی، اس لئے ان پانچ اچھاؤں کا تیاگ کرنا چاہیئے۔ جو ان دس باتوں پر دھیان رکھتا ہے وہ موکش پراپت کر سکتا ہے

ہے اُدھو! میں یہ نہیں چاہتا کہ منوشیہ سنسار چھوڑ کر میرا ہی نام ہر سمے جپتا رہے میرا نام جپنے کیلئے تو کروڑوں دیوتا ہیں جو ہر سمے میرا ہی نام لیتے رہتے ہیں۔ میں نے منوشیہ کو اس لئے اتپن کیا ہے کہ وہ اپنے ہردے میں میرا ڈر مانتا رہے۔ دُوسرے منوشیوں کی سیوا کرے، دُکھیوں کی سہائتا کرے ادھرم نہ سوئم کرے اور نہ کسی کو کرنے دے۔ جو منوشیہ ہر سمے میرا ہی نام جپتا رہے اور یدی اس کے پڑوس میں کوئی بھوکا مر رہا ہو اسکو دیکھ سامرتھ ہوتے ہوئے بھی سہائتا نہ کرے تو اس کو میرا نام لینے سے کوئی پلینہ نہیں پراپت ہوتا اگر وہ سمادھی میں لین ہو کر بھی منوشیہ مجھے پراپت کر سکتا ہے یدی وہ میرے بتائے ہوئے مارگ پر چلے۔ جو گرہستی تیاگ کر سنیاس لے کر بھی میرے بتائے ہوئے مارگ پر نہیں چلتا وہ کبھی موکش نہیں پا سکتا۔

ادھیائے ۲۹ 29

نین مہا یگیوں کا ورنن

اُدھو جی پوچھنے لگے ہے کرشن جی! کرپا کر کے بتائیے کہ سنساری منوشیوں کے کلیان کے لئے سب سے

اچھا یگیہ کونسا ہے کرشن جی کہنے لگے ہے اودھوا شومیدھ آدی یگیہ ست یگ کے لئے اچھے تھے کیونکہ اس سمے میں سنسار میں پراپنیوں کی سنکھیا بہت کم تھی اور بھوی سے جو اناج اتپن ہوتا تھا وہ سب کی آوشکتا پوری کر دیتا تھا سب لوگ دھرم کرتے تھے اس لئے سب لوگ سکھی تھے گاؤں اور نگروں کی جن سنکھیا بہت کم تھی اور وے دور دور اس لئے آپس میں لڑائی جھگڑے بھی بہت کم ہوتے تھے۔ پرنتو اب دواپر یگ کا انت ہونے والا ہے اور کچھ ہی ہزار پشچات کلیگ آئیگا۔ کلیگ میں جیوں کی سنکھیا بہت بڑھ جائے گی اور وے بھانتی بھانتی کے کشٹ اٹھائیں گے کیونکہ ان اور بھومی آدی کی سمسیا اتپن ہو جائے گی ان کے لئے لوگ آپس میں لڑیں گے ست یگ اور ترتیا میں منوشیہ میں دیا کی جیتی ہوئی تھی اور دواپر یگ و کلیگ میں سنگھ میں اتھارت مل کر رہنے میں ہی موشیوں کی شکتی ہوگی اتھارت منوشیہ جتنا مل کر آپس میں سہیوگ سے کام کریں گے اتنا ہی ادھک اس کاریہ میں سپھل ہوں گے کلیگ کے لئے سب سے اچھے یگیہ تین ہیں شرم دان یگیہ بھومی دان یگیہ، اور سمپتی دان یگیہ ان میں سب سے اچھا اور سریشٹھ یگیہ شرم دان یگیہ ہے۔ ہے اودھو منوشیہ شرم کرنے سے ہی اپنا کام سدھ کر سکتا ہے۔ میں بھی اس کی سہائتا کرتا ہوں جو اپنی سہائتا آپ کرتا ہے جس پر کار اودھی کھانے سے روگ جاتا ہے۔ اسی پر کار سنسار کے سارے منوشیوں کے سارے کشٹ شرم دان یگیہ سے دور ہو جاتے ہیں ایک منوشیہ اکیلا ہی بڑا کام نہیں کر سکتا، پرنتو اگر بہت سے منوشیہ مل کر کریں تو بڑا کام بھی سگھر ہو جاتا ہے دیکھو راجہ پرتھو نے سارے بھارت ورش کی بھومی شرم دان یگیہ کی سہائتا سے ٹھیک کر لی اور پہاڑ آدی بھی اتر دشا میں پھنکوا دیئے اور بھارت بھومی کو سورگ بنا لیا، اسی پر کار یدی منوشیہ مل کر پرتین کریں تو کوئی کام اسمبھو نہیں ہے۔ یدی کسی گاؤں کے پاس بہت سی بنجر بھومی ہو تو گاؤں کے نوا سیوں کو چاہیئے کہ سب منوشیہ اور استریاں و بچے مل کر وہاں جائیں اور پرتی دن بھومی کو کھود دیں تو کچھ ہی دنوں میں سارا بنجر ٹوٹ جائے گا، اور اس میں فصل بو کر ادھک دھن پراپت ہو سکتا ہے اسی پر کار یدی گاؤں کسی ندی کے پار ہو اور وہاں برسات میں باڑھ آجائے تو گاؤں کے سب منوشیوں کو چاہیئے کہ پرتی دن تھوڑے تھوڑے سمے وہاں جا کر شرم کریں، اور باندھ بنا دیں۔ یدی گاؤں میں گندگی رہتی ہو تو سارے گاؤں کے نوا سی مل کر مارگ کو ٹھیک کریں۔ یدی کسی غریب کا گھر گر گیا ہو تو سب مل کر اپنا شرم دان کریں اور اس کو بنوا دیں۔ اس پر کار شرم دان کرنے سے گاؤں گاؤں نگر نگر کو سورگ بنایا جا سکتا ہے

دوسرا یگیہ سمپتی دان یگیہ ہے۔ دھن سمپتی ہی منوشیوں کو مایا موہ میں پھنسائے رہتی ہے یہی باپ کی بیٹے سے اور بھائی کی بھائی سے کرواتی ہے۔ اسی کے کارن پتنی پتی کو زہر دیدیتی ہے سمپتی ادھک ہونے پر ابھیمان ہو جاتا ہے اور وہ مجھے بھول جاتا ہے۔ اس لئے سمپتی ہی سب دکھوں کی جڑ ہے اس کو دان کرنا چاہیئے کیول اپنی گرہستی کے نرواہ کے یوگیہ سمپتی رکھ کر شیش کو دان کر دینا چاہیئے سمپتی دان کرنے سے سنسار میں سب سکھی ہو جاتے ہیں جن منوشیوں کو آجیوکا نہیں ملتی وے ڈاکے ڈالنے لگتے ہیں اور چوری کرنے لگتے ہیں جس سے دوسروں کو کشٹ ملتا ہے یدی منوشیہ یہ سمجھ لیں کہ سنسار میں سب کو جیوت رہنے کا ادھیکار ہے اور اپنے پاس

ادھک سمپتی اکٹھی نہ کریں تو سب کو برابر برابر دھن ملتا رہے گا، اور کوئی منوشیہ ادھرم سے کمانے کی نہیں سوچے گا۔ ہے اودھو! سمپتی دان یگیہ کا سریشٹھ اپائے یہ ہے اپائے اپنی سمپتی یا تو راجہ کو دیدے یدی راجہ دھرم کا کاریہ کرتا ہو تب نہیں تو کسی مہاپرش اتھوا دھرماتما کو دے کر کہے کہ اس کو جس پرکار وہ اچت سمجھے منوشیوں کی بھلائی کے لئے خرچ کرے۔

تیسرا بھومی دان یگیہ ہے۔ منوشیوں میں بھومی اور استری کے لئے بہت سے لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں منوشیہ کو چاہیئے کہ اپنی گرہستی کے بھرن پوشن کے لئے بھومی رکھ کر شیش بھومی ان لوگوں کو دان دیدے جو بھومی ہین ہیں۔ اتھارت جن کے پاس بھومی نہیں ہے۔ ہے اودھو! جو کلیگ میں یہ تین یگیہ ہی سب سے سریشٹھ ہیں اور یہی کرنا چاہیئے۔ جو منوشیہ ان یگیوں کی کتھا سنتا اور سناتا ہے وہ موکش پاتا ہے۔ یہ سن کر اودھو کہنے لگے ہے کرپا کی ناتھ آپ نے میرے ہردے میں بھرے ہوئے اندھکار کو گیان روپی جیوتی سے دور کر دیا ہے آپ کے اپدیش دینے سے میرا من سنسار سے درکت ہو گیا ہے اور اب میں شیش جیون آپ کے نام کے سمرن کرنے میں ہی وتیت کروں گا۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب تم میری آگیا سے بھارت ورش میں گھومو اور لوگوں کو اس گیان کا اپدیش دو یہ تینوں یگیہ کرنا لوگوں کو بتاؤ اور سب کو دھرم سے رہنے کی شکشا دو میں اب اپنا کاریہ پورا کر چکا ہوں، اور اپنے لوک کو چلا جاؤں گا۔ میں نے کلیگ واسی لوگوں کے کلیان کے لئے گیتا روپی اپنی مورتی چھوڑ دی ہے۔ کرشن جی کے وچن سن کر اودھو جی اٹھ کھڑے ہوئے اور کرشن کو چھوڑنے کا ان کو بہت دکھ ہو رہا تھا اس کارن ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے اور کہنے لگے ہے دیو کی نندن! میرا ہردے تو نہیں چاہتا کہ آپ کو چھوڑ دوں پرنتو جب آپ آگیا دے رہے ہیں تو چھوڑنا ہی پڑے گا۔ ایسا کہہ کر وے روتے ہوئے چل دیئے شکدیو جی کہنے لگے ہے راجہ پریکشت! پھر اودھو جی اتر کھنڈ میں بدری ناتھ آشرم جا کر تپ کرنے لگے اور کچھ سمے پشچات پران تیاگ کر بیکنٹھ کو سدھارے۔ جس سمے ان کی مرتیو ہوئی دیوتا لوگوں نے پھولوں کی ورشا کی اور وِمان میں بٹھا کر ان کو بیکنٹھ میں لے گئے

ادھیائے ۳۰ 30

یدو ونش کا ناش ہونا اور کرشن جی کا بیکنٹھ کو جانا

اتنی کتھا سن کر پریکشت کہنے لگے ہے رشی سریشٹھ کرپا کر کے یہ بتائیے کہ کرشن جی تو ساکشات بھگوان کا روپ تھے، وہ چھن بھر میں اپنے آپ ہی سمست یدو ونشیوں کا ناش کر سکتے تھے پھر انھوں سے ان کو شاپ کیوں دلوایا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان کبھی بھی کسی بات کا دوش اپنے کندھے پر نہیں لیتے جو چیز کرنی ہوتی ہے اس کا کوئی بہانہ بنا دیتے ہیں اور اسی سے وہ ہو جاتی ہے، پرنتو سنسار میں ہوتا سب کچھ ان ہی کی اچھا سے ہے۔ اسی کارن سے جب انھوں نے یدو ونشیوں کا ناش کرانا چاہا تو اپنی مایا شیو دوارا

14 اچھا یگیہ کونسا ہے کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! ستو پردھان آدی یگیہ ست یگ کے لئے اچھے تھے کیونکہ اس سمے میں سنسار میں پراپنیوں کی سنکھیا بہت کم تھی اور بھوی سے جو اناج اتپن ہوتا تھا وہ سب کی آوشکتا پوری کر دیتا تھا سب لوگ دھرم کرتے تھے اس لئے سب لوگ سکھی تھے گاؤں اور نگروں کی جن سنکھیا بہت کم تھی اور وے دور دور تھے اس لئے آپس میں لڑائی جھگڑے بھی بہت کم ہوتے تھے۔ پرنتو اب دواپر یگ کا انت ہونے والا ہے اور کچھ تھوڑا سا پرتیچھ کلیگ آئیگا۔ کلیگ میں جیوں کی سنکھیا بہت بڑھ جائے گی اور وے بھانتی بھانتی کے کشٹ اٹھائیں گے کیونکہ ان اور بھومی آدی کی سمپیا اتپن ہو جائے گی ان کے لئے لوگ آپس میں لڑیں گے ست یگ اور ترتیا میں منوشیہ میں مریادا کی جمتی ہوئی تھی اور دواپر یگ و کلیگ میں سنگھ میں اتھارت مل کر رہنے میں ہی موشیوں کی شکتی ہوگی اتھارت منوشیہ جتنا جا کر آپس میں سہیوگ سے کام کریں گے اتنا ہی ادھک اس کاریہ میں سپھل ہوں گے کلیگ کے لئے سب سے اچھے یگیہ تین ہیں شرم دان یگیہ، بھومی دان یگیہ، اور سمپتی دان یگیہ ان میں سب سے اچھا اور سریشٹھ یگیہ شرم دان یگیہ ہے۔ ہے اودھو منوشیہ شرم کرنے سے ہی اپنا کام سدھ کر سکتا ہے۔ میں بھی اس کی سہائتا کرتا ہوں جو اپنی سہائتا آپ کرتا ہے جس پر کار اودھی کھانے سے روگ جاتا ہے۔ اسی پر کار سنسار کے سارے منوشیوں کے سارے کشٹ شرم دان یگیہ سے دور ہو جاتے ہیں ایک منوشیہ اکیلا ہی بڑا کام نہیں کر سکتا، پرنتو اگر بہت سے منوشیہ مل کر کریں تو بڑا کام بھی شیگھر ہو جاتا ہے دیکھو راجہ پرتھو نے سارے بھارت ورش کی بھومی شرم دان یگیہ کی سہائتا سے ٹھیک کر لی اور پہاڑ آدی بھی اتر دشا میں پھنکوا دیئے اور بھارت بھومی کو سورگ بنا لیا، اسی پر کار یدی منوشیہ مل کر پرتین کریں تو کوئی کام اسمبھو نہیں ہے۔ یدی کسی گاؤں کے پاس بہت سی بنجر بھومی ہو تو گاؤں کے نواسیوں کو چاہیئے کہ سب منوشیہ اور استریاں و بچے مل کر وہاں جائیں اور پرتی دن بھومی کو کھود دیں تو کچھ ہی دنوں میں سارا بنجر ٹوٹ جائے گا، اور اس میں فصل بو کر ادھک دھن پراپت ہو سکتا ہے اسی پر کار یدی گاؤں کسی ندی کے پاس ہو اور وہاں برسات میں باڑھ آجائے تو گاؤں کے سب منوشیوں کو چاہیئے کہ پرتی دن تھوڑے تھوڑے سمے وہاں جا کر شرم کریں، اور باندھ بنا دیں۔ یدی گاؤں میں گندگی رہتی ہو تو سارے گاؤں کے نواسی مارگ کو ٹھیک کریں۔ یدی کسی غریب کا گھر گر گیا ہو تو سب مل کر اپنا شرم دان کریں اور اس کو بنوا دیں۔ اس پر کار شرم دان کرنے سے گاؤں گاؤں نگر نگر کو سورگ بنایا جا سکتا ہے

دوسرا یگیہ سمپتی دان یگیہ ہے۔ دھن سمپتی ہی منوشیوں کو مایا موہ میں پھنساتے رہتی ہے یہی باپ کی پتا بیٹے سے اور بھائی کی بھائی سے کرواتی ہے۔ اسی کے کارن پتنی پتی کو زہر دیدیتی ہے سمپتی ادھک ہونے پر ابھیمان ہو جاتا ہے اور وہ مجھے بھول جاتا ہے۔ اس لئے سمپتی ہی سب دکھوں کی جڑ ہے اس کو دان کرنا چاہیئے کیول اپنی گرہستی کے نرواہ کے لوگیہ سمپتی رکھ کر شیش کو دان کر دینا چاہیئے سمپتی دان کرنے سے سنسار میں سب سکھی ہو جاتے ہیں جن منوشیوں کو آجیوکا نہیں ملتی وے ڈاکے ڈالنے لگتے ہیں اور چوری کرنے لگتے ہیں جس سے دوسروں کو کشٹ ملتا ہے یدی منوشیہ یہ سمجھ لیں کہ سنسار میں سب کو جیوت رہنے کا ادھیکار ہے اور اپنے پاس

اس سے کہنے لگے ہے دارُوک! تم دُوارکا پوری میں جاکر یدُووںنشیوں کے ونناش کا حال اور میرے بیکنٹھ چلے جانے کا حال واسدیو جی سے اور اگرسین سے کہہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ ایک ہفتہ کے بعد دُوارکا سمندر میں ڈوب جائے گی سو وے اس کو چھوڑ کر ارجن کے ساتھ ہستنا پور چلے جائیں، اور میرے بھگت ارجن سے کہہ دینا کہ میرے بیکنٹھ جانے کا شوک نہ کرے اور ان سب کو اور یدووںنشیوں کی ودھوا استریوں کو ہستنا پور لے جائے. کرشن جی کے یہ کہنے پر دارُوک کو بڑا دکھ ہوا اور دُکھ کے کارن وہ اپنے آنسو نہ روک سکا اور روتا ہوا وہاں سے دُوارجی کو آیا اور وہاں آکر سب سے یہ حال کہا.

31 اڈھیائے ۳۱

کرشن جی کا بیکنٹھ کو جانا اور رانیوں کا ستی ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب برہما آدی دیوتاؤں کو یہ معلوم ہوا کہ بھگوان بیکنٹھ کو آنے والے ہیں، تو وے بشپک وِمان لے کر اس استھان پر پہنچے جہاں کرشن جی براجمان تھے. پرنتو ان کے آنے کے پہلے بھگوان دویہ رُوپ دھارن کر کے بیکنٹھ کو چلے گئے. شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب دارُوک سارتھی سے دوارکا میں جاکر راجہ اگرسین اور کرشن جی کی رانیوں سے یہ سب حال کہا تو سب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور ساری دُوارکا میں چاروں اور ہاہاکاری ہاہاکار سنائی دینے لگا. سب لوگ اپنے سمبندھیوں کی انتم کریا کرنے کے لیے پربھاس کشیتر کی اور دوڑے جن جن استریوں کے پتی وہاں مرے پڑے تھے وے اپنے پتی کے ساتھ ستی ہوگئیں. واسدیو جی اگرسین اور دیوکی نے اس استھان پر جہاں کرشن جی کے وان لگا تھا جاکر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا یہ دیکھ کر تینوں وہیں رونے لگے. کرشن جی کی رانیوں نے وہیں چتا بنائی اور اس میں ستی ہوگئیں. ویر ارجن بھی ان کے ساتھ وہاں گیا تھا. جب اس نے یہ ودھونس دیکھا اور کرشن جی کو نہ پایا تو چھاتی پیٹ کر رونے لگا. اس پر کار جب سب یدووںنشیوں کا جو وہاں مارے گئے تھے داہ کرم ہوگیا اور واسدیو، دیوکی اور اگرسین نے وہیں کرشن جی کے شوک میں پران تیاگ دیے تو ارجن ان بچے ہوئے دوارکا باسیوں کو اپنے ساتھ لے کر ہستنا پور کی اور چلا. جب سب لوگ دوارکا پوری سے کچھ دور پر پہنچے تو سمندر میں بڑے زور کا جوار بھاٹا اٹھا اور ساری دوارکا پانی میں ڈوب گئی. جس استھان پر کرشن جی کا محل تھا وہی بچ رہا. شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اودھی کا ودھان تو سب کہ جب ارجن ان سب کو ہستنا پور لے جا رہا تھا تو راستے میں تھوڑے سے بھیلوں نے آکر سب سامان لوٹ لیا اور ارجن کا گانڈیو دھنش کچھ بھی کام نہیں کر سکا جس ارجن نے لاکھوں ویروں کو اکیلے ہی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا، اسی کو کچھ بھیلوں نے لوٹ لیا. جب ارجن نے یہ کتھا ہستنا پور جاکر سنائی تو سب بھائیوں کو بڑا دکھ ہوا اور انھوں نے راج پاٹ چھوڑ کر پران تیاگنے کے لیے ہمالیہ کی اور پرستھان کیا. اور وہاں برف میں سمادھی لگا کر پران تیاگ دیے (ہے کرے نرکیا کرے ہے بڑی بلوان + بھیلن لوٹی گوپیکا وہ ہی ارجن وہ ہی بان)

بارھواں اسکندھ

کلیگ کے راجاؤں و پرجا کا ورنن. تکشک سرپ کے کاٹنے سے پرکیشت کا مرنا اور مارکنڈیہ رشیشور کی کتھا

پہلا ادھیائے

کلیگ کے راجاؤں کی ونشاولی

پرکیشت جی پوچھنے لگے ہے رشی راج! کرشن جی کے گئو لوک چلے جانے پر پرتھوی پر کس کا ونش چلا؟ شکدیو جی کہنے لگے ہے پرکیشت! جس دن کرشن جی بیکنٹھ کو گئے اسی دن سے کلیگ آرمبھ ہو گیا ہے۔ ان کے جانیکے پشچات پانڈوؤں کے ونش میں تم ایک راجہ بچے ہو۔ تمہارے مرنے کے بعد جنمے جئے چکرورتی راجہ ہوگا۔ ہے راجن و رھدرت کے ونش میں انتم راجہ پرنجے ہوگا جس کا منتری اس کو مار کر اپنے پتر پرڈیوت کو راج گدی پر بٹھائیگا اسکے پتر کے ونش کے راجہ ایک سو اڑتیس ورش تک راجیہ کریں گے۔ پھر ششو ناگ نام کا راجہ ہوگا اس کے ونش میں مہانند نام کا راجہ ہوگا۔ یہ راجہ تین سو ساٹھ ورش تک راجیہ کریں گے۔ پھر اس مہانند کے ویریہ سے ایک شودر داسی کے گربھ سے نند نام کا ایک بڑا بلوان راجہ ہوگا جو بڑا لوبھی ہوگا۔ اس راجہ کے بعد اس کے ونش کے سب راجہ شودر کے سمان مہا ادھرمی ہوں گے۔ اور سو ورش تک راجیہ کریں گے پھر اس نند ونش کو چانکیہ نام کا ایک بہت نیتی وان براہمن نشٹ کر دے گا اور موریہ جاتی کے راجہ پرتھوی پر راج کریں گے۔ موریہ ونش میں پہلے چندر گپت راجہ ہوگا اس کے ونش میں دس راجہ ہوں گے اور ایک سو تینتیس ورش تک راجیہ کریں گے۔ موریہ ونش کے انتم راجہ وربدرتھ کا سینا پتی اپنے سوامی کو مار کر راجیہ کریگا اور وہی شنک راجاؤں میں پہلا راجہ ہوگا۔ شنک ونش میں دس راجہ ہوں گے جو ایک سو بارہ ورش تک پرتھوی کا راجیہ کریں گے۔ شنگوں کے انتم راجہ دیوبھوتی کا منتری اپنے پراستری گمن کرنے والے سوامی کو مار کر سوئم راجیہ کریگا۔ اس کے ونش میں چار راجہ ہوں گے اور ۴۵ ورش تک راجیہ کریں گے۔ ان کنڈو ونشی راجاؤں میں انتم راجہ سوشرما ہوگا جس کو اس کا ایک سیوک مار کر کچھ سمے پرتھوی پر راجیہ کریگا۔ پھر اس کا بھائی راجہ بنے گا اسکے ونش میں تیس راجہ ہوں گے جو ۴۵۶ ورش تک راجیہ کرینگے اس کے پشچات سات راجہ ابھیر جاتی کے راجیہ کرینگے۔ پھر کنک جاتی کے راجہ راجیہ کرینگے۔ اس کے پشچات بائیس مسلمان راجہ ہوں گے اور انت میں گیارہ مون راجہ ہوں گے۔ مسلمان راجہ دس سو نینانوے ورش تک راجیہ کرینگے انکو جیت کر گردنڈ جاتی کے راجہ دس پیڑھی تک راج کریں گے۔ پھر مون جاتی کے راجہ گیارہ پیڑھی تک راجیہ کریں گے۔ اسکے

پنچایت شودر اور ملیکش آدی راجہ راجیہ کریں گے اور پاپ وادھرم بڑھتے جائیں گے۔ لوگ بڑے دکھی رہیں گے۔ لوگ پراستری گامی ہوں گے۔ جو آدی بڑے کاریہ کریں گے اور انکی آیو بہت گھٹ جائے گی۔

ادھیائے ۲ 2

شکدیو جی کا کلیگ کے منوشیوں کے لکشن کہنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! کلیگ میں سب جگہ پاپ ہی پاپ رہے گا۔ کلیوگی منوشیہ دیا اور دھرم کو بالکل بھول جائیں گے اور الپ آیو ہی میں مرجایا کریں گے۔ چاروں ورن اپنا اپنا دھرم تیاگ دیں گے۔ براہمن لوگ ادھرم کی کمائی کرنے لگیں گے اور مانس مدرا آدی کا سیون کرنے لگیں گے۔ کشتری لوگ ویسے بھوگوں میں پھنس کر اپنا دھرم تیاگ دینگے۔ ویش لوگ براہمنوں اور شودروں کے کاریہ کرنے لگیں گے اور شودر جنیؤ دھارن کر کے کتھا کیرتن آدی کریں گے اور براہمنوں کو اپنے یہاں بھوجن کرائیں گے۔ ایسا کوئی پرتاپی راجہ نہیں رہے گا جو ساتوں دویپوں میں راجیہ کر سکے۔ منوشیوں کی آیو ستر اسی ورش ہی رہ جائے گی۔ پرنتو اس الپ آیو کے ہوتے ہوئے بھی منوشیہ بھومی اور سمپتی کے لیئے آپس میں لڑیں گے اور تنک سے لابھ کے پیچھے دوسرے کی ہتیا کرنے سے نہیں چوکیں گے جسکے پاس دھن ہوگا اس کو بڑا سمجھا جائے گا اور دھرماتماؤں کو پاکھنڈی کہیں گے۔ استریاں اپنے پتی کو تیاگ کر دوسرے پرشوں سے پریم کرنے لگیں گی۔ کماریاں اپنا دھرم تیاگ دیں گی۔ ودھوائیں وواہتا استریوں سے بھی ادھک شرنگار کریں گی اور پرشوں کے ساتھ سمبھوگ کریں گی۔ چور ڈاکو اتپن ہو کر پرجا کو بڑا دکھ دیں گے۔ پرش اپنے استری کے وشی بھوت ہو کر اپنے ماں باپ کا نرادر کرینگے۔ جو منوشیہ ویرتھ کی باتیں ادھک بتائے گا ان کو چتر سمجھا جائے گا۔ چاروں ورنوں کے استری پرش آپس میں وواہ کرنے لگیں گے اور ورن نام کی کوئی وستو نہیں رہے گی دھرم اور شاستروں کو لوگ افیم بتائیں گے اور بھگوان کے نام کو ایک ڈھکوسلا بتائیں گے۔ جب اس پرکار گھور کلیگ آجائے گا تب بھگوان کلکی اوتار لے کر پاپیوں کا ناش کریں گے اور ست یگ آرمبھ ہونے پر چندر ونش کے راجہ دیوالی جوہدری نامک آشرم میں اور راجہ مرد جو کہ سوریہ ونشی ہیں اور مندراچل میں تپ کر رہے ہیں اپنے اپنے کل کو اتپن کریں گے اور پھر ست یگ پھیل جائے گا۔

ادھیائے ۳ 3

چاروں یگوں کے دھرم کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! یہ سنسار اسار ہے۔ اس میں رہنے والے منوشیہ کیڑے مکوڑوں کی طرح جیتے اور مرتے ہیں وے منوشیہ سور کھ ہیں جو بڑے بڑے محل بنا کر کھڑے کرتے ہیں اور سوچتے ہیں ہم سدا یہیں رہیں گے اور وے

راجہ بڑے گیانی ہیں جو ذرا سی بھوجی کے لیے لاکھوں منوشیوں کا رکت بہا دیتے ہیں اور سوچتے ہیں ہم پرتھوی کو جیت کر راجہ کرینگے۔ دیکھو پرتھو۔ پرورد وا نہش، بھرت، ماندھاتا آدی بڑے بڑے راجہ جنمے اور انت میں مرتیو کے مکھ میں وِلین ہوگئے یہ سنکر راجہ پرکشیت پوچھنے لگے، ہے بھگوان کرپا کر کے یہ بتلایئے کہ کلیگ کے بڑے بڑے دوشوں کو کلیگ کے منوشیہ کس پرکار دُور کر سکتے ہیں۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ستیگ میں دھرم کے چار چرن (پیر) ہوتے ہیں، ستیہ، دیا، تپ اور دان۔ اس لیئے ستیگ کے منوشیہ سنتوشی، دیا، دان، سب سے مترِ بھاؤ رکھنے والے، شانتی سے رہنے والے، دُکھ آدی کو سہن کرنے والے، پرمارتھ کرنے والے اور پری شرمی ہوتے ہیں۔ ترتا یگ میں جھوٹ بولنے، ہنسا کرنے، استوش اور کلہہ ان چار ادھرموں کے کارن چاروں چرنوں میں سے چوتھا چوتھا بھاگ نشٹ ہو جاتا ہے دواپر میں استوش، ہنسا جھوٹ بولنا اور دوشیں ان دھرموں کے کارن دھرم کے چاروں چرن آدھے آدھے نشٹ ہو جاتے ہیں، کلیگ میں ادھرم بڑھ جانے سے چاروں چرنوں کا چوتھا بھاگ شیش رہ جاتا ہے اور دھیرے دھیرے وہ بھی نشٹ ہو جاتا ہے کلیگ کے منوشیہ مند، بدھی، کامی، دھن، لولپ اور جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ دھرم کا پالن نہیں کرتے، چوروں اور ٹھگوں کی سنکھیا بہت بڑھ جاتی ہے۔ براہمن لوگ بڑے سُوارتھی ہو جاتے ہیں۔ پاپی لوگ تپسیوں کا بھیس دھارن کر کے ہری کتھا کہیں گے لوگ بھگوان کی پوجا نہیں کرینگے بلکہ جادو ٹونا آدی کر کے دھن آدی کی پراپتی کی اچھا کریں گے کلیگ میں ایک بڑا گن یہ ہے کہ ہدی منوشیہ نیتیہ پرتی تھوڑی دیر تک ہی سچے ہردے سے بھگوان کا بھجن کرے تو موکش پراپت کر سکتا ہے پر ستو کلیگی منوشیہ اتنے مورکھ ہوتے ہیں کہ اتنا بھی نہیں کر سکتے۔

4 ادھیائے ۴

کلپ اور پرلئے کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں کلپ (اہنی) اور (شگھار) کا ورنن کرتا ہوں۔ چار ہزار یگ کا ایک دن برہما جی کا کہا تا ہے اسکو کلپ کہتے ہیں اسمیں چودہ منو راجیہ کرتے ہیں۔ ایک دن کے انت میں چار ہزار یگ والی برہما جی کی راتری ہوتی ہے اسے پرلئے کہتے ہیں۔ اس پرلئے میں سور لوگ، مرتیو لوک اور پاتال لوک تینوں نشٹ ہو جاتے ہیں اس پرلئے کا نام نے متک پرلئے ہے کارن یہ ہے کہ اس پرلیے میں بھگوان برہما جی کے ساتھ تینوں لوکوں کو اپنے پیٹ میں لے کر شیش ناگ جی کی شیا پر سوتے ہیں۔ جب برہما جی کی آیو سمایت ہو جاتی ہے تو مہا پرلئے ہوتی ہے اسمے سو ورش پہلے سے بادلوں سے پانی نہیں ورشتا جس سے پرتھوی پر ان آدی اتپن نہیں ہوتے اس کارن پرجا نشٹ ہو جاتی ہے پھر بھگوان اپنے منہ سے اگنی نکالیں گے اور سورج اپنی پرچنڈ گرمی سے سب سمندروں کو سکھا دیگا اور یہ بھونڈل ساتوں پاتال کے بہت بھسم ہو جائے گا پھر میگھ سینکڑوں ورشوں تک ورشا کرینگے اور سارے برہمانڈ میں پانی ہی پانی بھر جائیگا اور کچھ دکھائی نہیں دے گا اس سمے کیول بھگوان ہی بچ رہیں گے ہے راجن! بھگوان کی مایا بڑی اپر مپار ہے۔ منوشیہ کو چاہیے کہ اپنے کلیان

کیلئے بھگوان کا بھجن سدا کرتا ہے کیونکہ اُسی کا نام سایہ باقی سب وستوئیں اسار ہیں۔

5 ادھیائے ۵

شکدیو جی کا برہم گیان دینا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! تم یہ ڈر چھوڑ دو کہ میں تکشک سرپ کے کاٹنے سے مرجاؤنگا آتما اجر اور امر ہوتی ہے آتما چولا بدلتی رہتی ہے کبھی مرتی نہیں۔ تکشک کے کاٹنے سے تمہارا شریر مر جائیگا پر تو آتما نہیں مرگی شریر مایا کا بنا ہوا ہے یہ پانچ تتوں سے بنا ہوا ہے وے تتو بھگوان میں مل جاتے ہیں اور آتما بھی اسی میں مل جاتی ہے۔ منوشیہ کا شریر اور آتما الگ الگ وستوئیں ہیں۔ آتما شریر کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے پر تو مرتی نہیں ہے راجن! اب تمہارے مرنے کا سمے نکٹ آگیا ہے اسلیئے تم بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگاؤ اور یہ بات وشواس کر کے مانو کہ بھگوان کا بھجن کرنے سے منوشیہ کے سب پاپ کٹ جاتے ہیں۔ میں نے تم کو بھگوت پران کی کتھا سنادی جو سب پھل دینے والی ہے اور اسکو سنکر اب تم مکت ہو جاؤ گے ہے راجن! تم بھگوان کے چرنوں کا دھیان کرو گے؟ تو انھیں کے روپ میں سما جاؤ گے اور شریر کب تیاگ دیا۔ اس کا پتہ بھی نہیں لگے گا۔ ہے راجن! یہ بھاگوت پران سب کو موکش دینے والا ہے اسکو سننے سے پاپی سے پاپی منوشیہ بھی بھوساگر سے پار اتر جاتا ہے پھر تم جیسے دھرماتما راجہ کے موکش پراپت کرنے میں تو کوئی سندیہہ ہی نہیں ہے

6 ادھیائے ۶

راجہ پریکشیت کو تکشک سانپ کا کاٹنا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! شکدیو جی کے مکھ سے امرت کا پھل دینے والی اور پرم موکش دائنی۔ یہ بھاگوت کتھا سنکر پریکشیت کہنے لگا ہے رشی راج! آپنے میرے ہردے سے ماہ موہ دور کر دیا اب مجھے نہ اپنی جان کا موہ رہا ہے اور نہ سنسار آدی کا۔ مجھے اب تکشک کے کاٹنے سے کسی پرکار کا بھے نہیں رہا۔ اب تم کو بھگوان کا سمرن اوشیہ کرنا چاہیے کیونکہ اگر منوشیہ انت سمے بھی بھگوان کا سمرن کرلے تو اسکے سارے پاپ دھل جاتے ہیں۔ شکدیو جی سے یہ سنکر پریکشیت بھگوان کا بھجن کرنے لگا اور شکدیو جی رشیوں کو ساتھ لیکر چلے گئے جب ساتویں دن میں دو گھڑی سمے بچ رہا تو تکشک سرپ راجہ کو کاٹنے چلا۔ راستے میں اسکے کشیپ رشی ملے۔ تکشک ان سے پرنام کر نیکے پشچات پوچھنے لگا کہ ہے برہمن آپ کہاں جارہے ہیں۔ کشیپ جی نے کہا کہ راجہ پریکشیت کو آج تکشک سرپ کاٹیگا سو میں پریکشیت کے پاس جارہا ہوں کہ جیسے ہی سرپ کاٹے گا میں ترنت ہی اس کا وش اپنی منتر ودیا سے اتار دوں گا یہ سنکر تکشک کہنے لگا کہ ہے براہمن! آپ میں تکشک کا وش اتارنے کی سمرتھ ہے بھی جو آپ وہاں جارہے ہیں؟ کشیپ جی کہنے لگے کہ اگر تکشک میرے سامنے ہوتا تو اسکو اپنی منتر شکتی دکھاتا۔ یہ سن کر تکشک جو برہمن کا روپ دھارن کئے ہوئے تھا کہنے لگا کہ میں ہی تکشک ہوں اپنی منتر شکتی مجھے دکھائیے۔ یہ کہہ کر اس نے سرپ روپ دھارن کر کے وہاں پر کھڑے ہو برگد کے ایک وشال درکش میں کاٹا۔ اسکے وش کے پربھاؤ سے وہ پیڑ ترنت ہی جل کر کوئلہ ہو گیا اور اس پر چڑھا ہوا جو آدمی لکڑی کاٹ رہا تھا وہ بھی جل کر کوئلہ ہو گیا۔ کشیپ جی نے منتر پڑھ کر پانی کا چھینٹا مارا تو وہ پیڑ ترنت ہی ہرا ہو گیا اور اس پر جو منوشیہ چڑھا ہوا تھا وہ بھی جیوت ہو گیا۔ کشیپ جی کی شکتی دیکھ کر تکشک بھیس بدلا اور

اور کشیپ جی سے کہنے لگا ہے مہاراج! کیا آپ جیوتش بھی جانتے ہیں۔ کشیپ جی نے کہا ہاں جانتا ہوں۔ تکشک نے کہا تو یہ بتایئے کہ پرکیشت کی مرتیو میں کتنا سمے ہے؟ کشیپ جی کہنے لگے کہ ابھی ایک گھڑی شیش ہے۔ تب تکشک کہنے لگا ہے براہمن! آپ اتنے گیانی ہوتے ہوئے بھی راجہ کو جیوت کرنے کو جا رہے ہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ راجہ پرکیشت کو میں کسی شترو تا کے کارن نہیں کاٹونگا، بلکہ بھگوان کی اچھا سے اسکی مرتیو میرے دوش سے ہوگی۔ بھگوان کی اچھا کو آپ تو کیا برہما جی بھی نہیں ٹال سکتے۔ اسلیے آپ میرا کہنا مان کر لوٹ جایئے اور یدی آپ کو دھن کی اچھا ہو تو اس پیڑ کے نیچے بہت دھن گڑھا ہوا ہے جتنا چاہیں نکال کر لے جائیں۔ تکشک کی یہ بات سنکر کشیپ جی نے سوچا کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے مجھے بھگوان کی اچھا پوری ہونے دینا چاہیئے۔ یہ وچار کر وے مڑ کے نیچے بھومی کو کھود کھود کر دھن نکالنے لگے اور تکشک وہاں سے راجہ کو کاٹنے چلا۔ جہاں راجہ بھگوان کا دھیان کر رہے تھے وہاں پہنچ گیا اور پھول کے اندر بہت چھوٹا سا کیڑا بن کر بیٹھ گیا جیسے ہی براہمنوں نے وہ پھول راجہ کے ہاتھ میں دیا تیسے ہی تکشک نے کاٹ لیا جس سے راجہ کا شریر جل کر راکھ ہو گیا اور انکی آتما پشپک وِمان پر بیٹھ کر دیویلوک کو گئی۔ تکشک بھی اڑ کر سورگ لوک میں پہنچ گیا۔ راجہ کی مرتیو پر وہاں بیٹھے ہوئے سب براہمن اور رشی منی شوک کرنے لگے اور کچھ آدمیوں نے جا کر ہستناپور میں سماچار سنایا۔ راجہ کی مرتیو کا سماچار سنکر سارے ہستناپور میں شوک چھا گیا۔ اور پرکیشت کا پتر جنمے جیئے منتریوں کو ساتھ لے کر بھاگتا ہوا وہاں آیا۔ جنمے جیئے نے اپنے پتا کا انتم سنسکار کیا اور پھر راجدھانی کو لوٹ آیا۔ کچھ دنوں پشچات وہ راج گدی پر بیٹھ گیا اسنے تکشک اور کشیپ جی کا حال اس لکڑہارے کا نے جو اس سے پیڑ پر چڑھا ہوا تھا سنایا اس دن سے وہ تکشک پر اور بھی ادھک کرودھ کرنے لگا کہ کیوں اس نے کشیپ جی کو آنے سے روکا۔ جب اسے راجہ کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تو ایک دن اس نے براہمنوں سے کہا کہ ہماری سانپوں سے شترو تا ہے کیونکہ سانپ کے کاٹنے سے ہمارے پتا جی کی مرتیو ہوئی ہے سو ہم چاہتے ہیں تکشک کے ساتھ ساری سرپ جاتی سماپت ہو جائے جس سے منوشیہ کو سرپ کاٹ ہی نہ سکے اس کا کوئی اپائے بتایئے۔ براہمن لوگ کہنے لگے ہے راجن! اس کا اپائے یہ ہے کہ آپ سرپ ستر نامک یگیہ کرایئے۔ اس یگیہ کے کرانے سے سارے سانپ اپنے آپ ہی یگیہ میں آ کر گر پڑتے ہیں اور بھسم ہو جاتے ہیں۔ جنمے جیئے کہنے لگے آپ وہی یگیہ کیجئے۔ یہ سن کر براہمنوں نے یگیہ کرنا آرمبھ کر دیا۔ یگیہ آرمبھ ہوتے ہی چاروں اور سے سرپ آنے لگے اور ہون میں کنڈمیں گرنے لگے۔ اسی پرکار اسنکھیہ سانپ اس یگیہ میں جل کر مر گئے تب جنمے جیئے لگا۔ ہم کو آشچریہ ہے کہ کروڑوں سانپ بھسم ہو گئے پر نتو ہمارا بیری تکشک ابھی تک نہیں آیا۔ براہمن کہنے لگے ہے راجن! تکشک ڈر کے مارے اندو کی شرن میں جا کر اس کے سنگھاسن کے نیچے چھپ کر بیٹھ گیا ہے ہم اس کو بھی ابھی بلاتے ہیں۔ ایسا کہہ کر براہمنوں نے جیسے ہی منتر پڑھے راجہ اندر کا سنگھاسن جس پر راجہ اندر بیٹھا تھا تکشک کے ساتھ اڑ چلا۔ یہ دیکھ کر واسوکی ناگ کے پوتے آستیک سرپ نے دیوتاؤں کے گرو برہسپت جی سے کہا ہے گرو جی! آپ ترنت ہی اندر اور تکشک کی رکشا نہیں کی تو دونوں ہی جنمے جیئے کے یگیہ میں گر کر بھسم ہو جائیں گے یہ سن کر برہسپتی جی جنمے جیئے کی یگیہ شالا میں آئے ان کو دیکھ کر براہمنوں سے کہا کہ ابھی آپ آہوتی روک دیجئے جس سے اندر اور تکشک بچ جائیں۔ اتنی دیر میں ہی یگیہ شالا میں اندر کا سنگھاسن اور تکشک منتر کے پربھاؤ سے کھنچ میں آ گئے برہسپتی جی جنمے جیئے سے کہنے لگے ہے راجن! تمہارے پتا کی مرتیو بھگوان کی اچھا سے اور براہمن کے شاپ سے ہوئی ہے اسمیں تکشک کا کوئی دوش نہیں ہے ہے راجن! ہانی، لابھ، جیون، مرن، یش اور اپ یش یہ سب بھگوان کے ہاتھ میں ہیں۔ تکشک کا تمہارے پتا سے کوئی بیر نہیں تھا اس نے

کاٹا، بھگوان جی پرتیک پرانی کی مرتیو ایک بہانے سے کرتے ہیں کوئی روگ مرجاتا ہے، کوئی ندی میں ڈوب کر مرجاتا ہے۔ کوئی آگ میں جل کر مرجاتا ہے اور کوئی سانپ کے کاٹے سے مرجاتا ہے تمہارے پتا کی مرتیو سانپ کے کاٹنے سے لکھی تھی تم نے ایک تکشک کے پیچھے بنا اپرادھ کے کروڑوں سرپوں کو بھسم کرادیا۔ یہ بات تم جیسے گیانی کو شوبھا نہیں دیتی۔ برہسپتی جی کا یہ اُپدیش سن کر جنمے جیئے کو گیان اتپن ہوا اور اس نے اسی سمے یگیہ کو سماپت کردیا اور برہسپتی جی تکشک واندر کو لے کر سورگ کو چلے گئے۔

7 ادھیائے ۷

منوشیہ کے کرموں کے پھل کا ورنن تتھا پُرانوں کا حال

سوت جی شونک آدی رشیوں سے کہنے لگے ہے رشی ورند! منوشیہ کو اپنے کئے کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے جو منوشیہ پاپ کرتا ہے اسکو نرک ملتا ہے اور پنیہ کاریہ کرتا ہے وہ سورگ کو جاتا ہے بھگوان کے دربار میں سب کے ساتھ پورا پورا نیائے کیا جاتا ہے اس سنسار میں راجہ اور نیائے کرنے والے بھلے ہی نیائے نہ کریں۔ پرنتو بھگوان کے یہاں نیائے اوشیہ ہوتا ہے جو منوشیہ کسی کامنا سے بھگوان کا بھجن کرتے ہیں اُنکو مرنے کے پشچات سورگ ملتا ہے جہاں کچھ دن سکھ اٹھا کر ان کو پھر مرتیو لوک میں جنم لینا پڑتا ہے جو منوشیہ کسی کامنا کے ادھیات نشکام بھاؤ سے بھگوان کا بھجن کرتے ہیں وے آواگون سے مکت ہوجاتے ہیں اور ان کو سورگ لوک سے بھی اونچا لوک ملتا ہے جس کا نام برہم لوک ہے۔ برلے منوشیہ ہی اس لوک کو پراپت کرپاتے ہیں۔ ہے رشیو! مرنے کے اپرانت پریکشت بھی برہم لوک میں گیا۔ اب میں تم کو پرانوں کے سمبندھ میں بتاتا ہوں۔ پران اٹھارہ ہیں۔ برہم پران۔ پدم پُران۔ شیو پُران، پدم پُران۔ لنگ پُران۔ گرڑ پُران۔ نارد پُران۔ اگنی پُران۔ اسکندھ پُران۔ بھوشیہ پُران۔ برہم پُران ورت پُران۔ مارکنڈے پُران۔ وشنو پُران۔ کورم پُران، واراہ پُران۔ نرسنگھ پُران۔ برہمانڈ پُران۔ اور بھاگوت پُران۔ ان سب میں بھاگوت پُران شریشٹھ ہے کیونکہ یہ کلیگ واسیوں کیلئے لکھا گیا ہے اور اسکے سُننے اور سُنانے سے منوشیہ کے ہردے میں گیان اتپن ہوکر بھگوان کے چرنوں میں پریت جم جاتی ہے اور منوشیہ ورکت ہوکر بھگوان کا بھجن کرنے لگتا ہے۔

8 ادھیائے ۸

مارکنڈیہ جی کے جنم کی کتھا

شونک آدی اتنی کتھا سُن کر پوچھنے لگے ہے سوت جی! مرکنڈ کے پُتر مارکنڈیہ جی کو لوگ چرنجیو کہتے ہیں جس سمے پرلیہ میں جگت کا ناش ہوجاتا ہے اس سمے مارکنڈیہ جی کیسے بچ رہتے ہیں؟ مارکنڈیہ جی ہمارے ہی کُل میں اتپن ہوئے تھے پرنتو انکی اتنی ادھک آیو ہونے کا کیا کارن ہے ہمیں سمجھا کر بتائیے سوت جی کہنے لگے ہے رشیو۔ پراچین کال میں مرکنڈ نام کے ایک رشی تھے انکے کوئی سنتان نہیں تھی سو انھوں نے سنتان پراپتی کے لیے دیوتاؤں کی پرارتھنا کی۔ انکی بھگتی سے پرسن ہوکر دیوتاؤں نے

کہا کہ تمہارے ایک پُتر اُتپن ہوگا پرنتو وہ دس ورش کی اوستھا میں ہی مر جائیگا۔ اگر تم کہو تو ہم پتر ہونے کا ورِدان دے دیں۔ مرکنڈ جی کہنے لگے مجھے پُتر کی اچھا ہے بھلے وہ کچھ سمے پشچات مر جائے تب دیوتاؤں نے انکو ورِدان دیا اور کچھ سمے پشچات ان کے گھر ایک پتر اُتپن ہوا جس کا نام انھوں نے مارکنڈیہ رکھا۔ مرکنڈیہ رشی اس کا پالن پوشن کرتے رہے جب وہ بالک دس ورش کا ہو گیا تو مرکنڈ جی رونے لگے۔ بالک نے پوچھا کہ ہے پتا جی! آپ کس کارن سے روتے ہیں۔ مرکنڈ کہنے لگے ہے پتر! اسی ورش میں تم مر جاؤ گے اس لیئے ہم رو رہے ہیں مرکنڈیہ جی پوچھنے لگے کہ اگر کوئی ایسا اپائے ہو جس سے میری آیو بڑھ سکے تو بتاؤ۔ مرکنڈ بولے کہ سنسار میں کیول بھگوان ہی ایسا ہے جس کا نام لینے سے منوشیہ کی ساری اچھائیں پورن ہوتی ہیں تم اگر آیو بڑھانا چاہتے ہو تو انکا ہی سمرن اور تپ کرو۔ پتا کی یہ آگیا سن کر وہ بالک اس سمے تو چپ رہا پر نتو راتری کے سمے چپکے سے ان کو چھوڑ کر بن میں چلا گیا اور بھگوان کے نام کا تپ کرنے لگا۔ بھگوان کے بھجن کرتے کرتے مارکنڈیہ جی کو چھ منونتر سِدھ ہو گئے تب ساتویں منونتر سِدھ کرنے ورناک ساتویں اندر کو بھئے ہوا کہ کہیں یہ براہمن ہمارا سنگھاسن تپ کے پربھاؤ سے نہ چھین لے۔ سو اس نے ان کا تپ بھنگ کرانے کے لیے کام دیو کو بھیجا۔ کام دیو اپنے ساتھ اروشی آدی اپسراؤں کو لے کر اس استھان پر پہنچا جہاں مارکنڈیہ جی تپ کر رہے تھے اسکے جاتے ہی چاروں اور بن میں نئے نئے پھول کھل اٹھے۔ چندن اور رات کی رانی کی سگندھی سے پورا بن مہک اٹھا چڑیاں میٹھی بولی سنانے لگیں۔ اپسرائیں رشی کے سامنے جا کر ناچنے اور آپس میں منتری کرنے لگیں تاکہ رشی ایک بار آنکھ کھول کر دیکھ لیں۔ پرنتو انھوں نے نہیں دیکھا۔ تب کام دیو نے سورگ کی سب سے سندر اپسرا اروشی کو بھیجا۔ اروشی سولہ شنگار کر کے مارکنڈیہ جی کے پاس گئی۔ جیسے ہی وہ انکے پاس پہونچی کام دیو نے اپنی مایا سے ہوا کا ایک جھونکا ایسا چلایا کہ اسکے کپڑے اڑ گئے اور وہ ننگی ہو گئی۔ پرنتو اس پر بھی مارکنڈیہ جی کا من چالایمان نہیں ہوا تب کام دیو بڑا لجت ہو کر رشی کی استوتی کرنے لگا اور اندر کے پاس آکر سارا حال کہہ سنایا یہ سنکر اندر کو بھی بڑا آشچریہ ہوا اور سوچنے لگا کہ ایسے رشی کا درشن تو اوشیہ کرنا چاہیئے سو وہ برہما آدی دیوتاؤں کو لے کر وہاں آیا۔ سب دیوتاؤں نے مارکنڈیہ رشی کی ودھی وت استوتی کی اور پھر اپنے لوک کو چلے آئے اسی پرکار اور بہت دن مارکنڈیہ جی کو تپ کرتے بیت گئے۔ تب بھگوان نے نرنارائن کا روپ دھارن کر کے ان کو درشن دیے اور کہنے لگے ہے بھگت تم نے میری بڑی لگن سے تپسیا کی ہے اس لیئے میں تم پر بہت پرسن ہوں تم جو ورِدان چاہو مجھ سے مانگ لو۔ مارکنڈیہ جی کہنے لگے ہے بھگوان تر لوکی ناتھ جس نے آپکے درشن کر لیئے اسے کسی دوسری وستو کی آوشکتا نہیں رہتی پرنتو میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی مایا کا تھوڑا سا کوتک مجھے دکھائیں۔ بھگوان نرنارائن یہی ورِدے کر وہاں سے چلے گئے۔

۹ ادھیائے ۹

بھگوان جی کا مارکنڈیہ کو اپنی مایا دکھانا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! جب بھگوان مایا کا کوتک دکھانیکا ورِدان دیکر چلے گئے تو مارکنڈیہ جی پھر بھجن کرنیکو بیٹھ گئے ایک دن پشپ بھدرا ندی کے کنارے سندھیا کے سمے مارکنڈیہ جی بیٹھے تھے اس سمے بہت زور سے ہوا چلنے لگی اور تھوڑی ہی دیر میں

آکاش پر کالے کالے بادل گھر آئے پھر بجلی چمکنے لگی اور کچھ ہی دیر میں گھنگور ورشا ہونے لگی. کچھ ہی دیر میں چاروں اور جل ہی جل ہو گیا. پرتھوی ڈوبنے لگی اور ترلوکی میں جل ہی جل دکھائی دینے لگا. مارکنڈیہ جی اس پانی پر کاغذ کی ناؤ کی طرح کبھی ڈوبنے اور کبھی اوپر آنے لگے اس پرکار جل میں غوطے کھاتے اور تیرتے ہوئے مارکنڈیہ جی کو ہزاروں ورش ہو گئے تو وے من میں بڑے پچھتانے لگے اور سوچنے لگے کہ بھگوان کی مایا اپرمپار ہے. یہ جانتے ہوئے بھی میں نے مایا کا درشن مانگ کر بڑی مورکھتا کی. اسی سمے اس جل میں ان کو ایک ٹاپو دکھائی دیا اس ٹاپو میں ایک بہت وشال برگد کا درکش تھا. مارکنڈیہ جی بھگوان کا نام لے کر تیرتے ہوئے اس ٹاپو کی اور گئے اور برگد کی ڈالی پکڑ کر ٹاپو پر چڑھ گئے. وہاں انھوں نے دیکھا کہ پیڑ کے نیچے دونے کی طرح بنے ہوئے پیڑ کے پتے پر ایک چھوٹا سا نوے رنگ کا بڑا سندر بالک لیٹا ہوا اپنے پیر کا انگوٹھا منہ میں دے کر چوس رہا ہے. مارکنڈیہ جی اس بالک کی شوبھا دیکھ کر اسکے نکٹ گئے اور جھک کر اس کا منہ دیکھنے لگے. اس بالک نے جو سانس لی تو مارکنڈیہ جی مچھر کی طرح چھوٹے ہو کر اس کے منہ کے مارگ سے پیٹ میں گھس گئے. وہاں جا کر انھوں نے وہی پرلے دیکھی. وہاں پرتھوی، آکاش، پاتال، ساتوں دویپ، سب دیوتا سوریہ. چندر چاروں دشائیں سمت رشی منی اور اپنا آشرم دیکھا. یہ سب دیکھ کر مارکنڈیہ جی بہت آشچریہ کرنے لگے تب اس بالک نے سانس چھوڑ دی اور مارکنڈیہ جی باہر گر پڑے باہر آتے ہی انھوں نے اس بالک کو اسی طرح لیٹے ہوئے دیکھا تب اس کو گود میں اٹھانے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا وہ بالک انتردھیان ہو گیا اور مارکنڈیہ جی نے دیکھا کہ بھگوان کا سارا مایا جال اڑ گیا ہے اور جہاں بیٹھے ہوئے وے تپ کر رہے تھے وہیں بیٹھے ہوئے ہیں.

ادھیائے 10

مارکنڈیہ جی کو شوجی کا وردان دینا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! جب مارکنڈیہ جی نے پربھو کی مایا کو نک دیکھ لیا تو پچھتانے لگے اور کہنے لگے ہے بھگوان میں نے بڑی بھول کی جو آپ کی مایا کا وردان مانگا. آپ کی مایا کا تو برہما جی بھی پار نہیں پا سکے ہیں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کو جان سکوں. ہے بھگوان میرا اپرادھ کشما کر دیجئے. سوت جی بولے رشیو! ایک دن بھگوان شنکر جی پاروتی جی کو ساتھ لے کر کہیں جا رہے تھے. مارگ میں پاروتی نے مارکنڈیہ جی کو بھگوان کا بھجن کرتے دیکھا تو شنکر جی سے کہنے لگیں ہے سوامی جس لگن کے ساتھ یہ رشی تپسیا کر رہا ہے ویسا تپ کرتے میں نے کوئی نہیں دیکھا. آپ اس سے پوچھئے کہ یہ کیا چاہتا ہے اور وردان دے کر اس کا منورتھ پورن کیجئے. شوجی کہنے لگے ہے پاروتی! یہ نشکام بھاؤ سے بھگوان کا بھجن کر رہا ہے بھگوان نے اس سے پوچھا تھا تو اس نے کوئی وستو نہیں مانگی پھر میں اس کو کیا دوں پرنتو تمہارا سندیہ مٹانے کیلئے ہم دونوں اسکے پاس چلتے ہیں اسکے درشن کرنے کے لیے ہمیں بھی پنیہ ملے گا. کیونکہ بھگوان نے

بھگتوں کے درشن کرنے سے پنیہ ملتا ہے۔ شوجی پاروتی جی کے ساتھ مارکنڈیہ جی کے پاس گئے پرنتو وے بھگوان کے بھجن میں لین تھے اس لیے شوجی کے آنے کا پتہ بھی نہیں چلا تب شوجی نے اپنی مایا ان کے ہردے میں پرویش کرائی۔ سو مارکنڈیہ جی نے ترنت آنکھیں کھولدیں اور اپنے سامنے شنکر بھگوان اور پاروتی جی کو کھڑا دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور پھر دنڈوت کرکے بڑے سمان کے ساتھ آسن دیا۔ پھر مارکنڈیہ جی پوچھنے لگے ہے بھگوان شنکر جی! آپکے درشن تو دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہیں پھر آپنے مجھ جیسے اگیانی کو درشن کس کارن سے دیے یہ کرپا کر کے بتائیے۔ یہ سن کر گوری شنکر کہنے لگے ہے رشیشور! تم نے اپنے تپ پربھاؤ سے بڑی اونچی بدوی پراپت کی ہے۔ بھگوان نے پرسن ہوکر تم کو وہ پرلے دکھادی جسکو دیکھنے کے لیے برہما جی بھی رہتی ہیں سو میں بھگوان کے پرم بھگت کے درشن کرنے آیا ہوں ہے رشی! میں تم سے بڑا پرسن ہوں تم مجھ سے جو چاہو وردان مانگ لو۔ مارکنڈیہ جی کہنے لگے ہے بھولا ناتھ! میں جانتا ہوں کہ آپ بھی بھگوان کے اوتار ہیں آپنے درشن دے کر میری ساری اچھائیں پوری کردیں۔ اب میں آپ سے کیا وردان مانگوں۔ اگر آپ وردان دینا ہی چاہتے ہیں تو آشیرواد دیجئے کہ میں بھگوان کے چرنوں کو کبھی نہ بھولوں۔ یہ سن کر شنکر جی نے پرسن ہوکر ان کو وردان دیا کہ تم ایک کلپ تک جیوت رہوگے اور کبھی بھگوان کے چرنوں سے تمہارا دھیان نہیں ہٹے گا۔ یہ وردان دے کر مہادیو جی چلے گئے۔ سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! اسی وردان کے پرتاپ سے مارکنڈیہ جی نے اتنی لمبی آیو پائی۔

ادھیائے 11

بھگوان کے شنکھ، چکر گدا آدی کا ورنن

شونک آدی رشی پوچھنے لگے ہے سوت جی کرپا کر کے یہ بتائیے کہ بھگوان کے شنکھ، چکر، گدا، جنیتی مالا آدی جن کو دھارن کیے رہتے ہیں کیا ہیں؟ انکا رہسیہ کیا ہے؟ سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! تم نے ایسی بات پوچھی ہے جس کا رہسیہ کوئی بھی ٹھیک طرح نہیں جانتا پرنتو جو کچھ میں نے اپنے پتا سے سنا ہے وہ تم کو بتاتا ہوں۔ یہ ساری سرشٹی بھگوان کا روپ ہے۔ پرتھوی بھگوان کے پیر ہیں۔ آکاش گنگا ان کا شیر ہے۔ سورج انکا پیتامبر ہے۔ وایو انکی شوانس ہے، چاروں دشائیں انکی چاروں بھجائیں ہیں۔ لوک پال انکے کان ہیں۔ دانت یم راج ہیں۔ ورکش۔ ونسپتی شریر کے بال ہیں۔ ورشا کے بادل انکی آنکھوں کی بھنوئیں ہیں اور دکھ سکھ انکی انکھیں ہیں۔ ہمالیہ کے پہاڑ انکی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ندیاں شریر کی نسیں ہیں۔ سمندر شریر کا رکت ہے۔ ان سب کو بھگوان کا انش سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ بھگوان ہی ان کو اتپن کرتا ہے اور وہی سماپت کردیتا ہے۔ رجنیتی مالا بھگوان کی مایا ہے جس کے دانوں میں سرشٹی پروئی ہوئی ہے۔ کوستبھ منی بھگوان کی جیوتی ہے۔ شیش ناگ انکا سنگھاسن ہے۔ گدا پراکرم ہے۔ سدرشن چکر اگنی کا تتو ہے۔ اشنکھ جل کا تتو ہے۔ لکشمی جی ان کی شکتی ہیں۔ اس پرکار یہ سب بھگوان کے وراٹ روپ میں سمملت ہیں۔ جو منوشیہ برات کال برہم مہورت میں اٹھ کر بھگوان کے اس وراٹ روپ کا سمرن کرتا ہے اسکے سارے پاپ کٹ جاتے ہیں۔ شونک رشی نے پرسن کیا ہے کہ مہاراج! آپنے پانچویں اسکندھ میں بتایا تھا۔ سورج ہر ماس میں الگ الگ روپ سے درشن دیتے ہیں اور انکے گن بھی بدلتے رہتے ہیں۔ سو کرپا کر کے سورج دیوتا کے وہ نام ہمیں بتائیے سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! سارے جگت میں

میں پرچنڈ تاپ پھیلانیوالے سوریہ دیو بھی ساکشات بھگوان جی کا ہی اوتار ہیں چیت کے مہینے میں سوریہ دیوتا کے نام سے جگت میں پرکاش پھیلاتے ہیں۔ یکیش انکار تھ چلاتے ہیں ہیتی نامک راکشش رتھ کو دھکا دیتا ہوا جاتا ہے۔ واسوکی ناگ کی لگام انکے گھوڑوں کے پڑی ہوتی ہے، کرت استھلی نامک الیسرا رتھ کے ساتھ ناچتی ہے اور تمبرو نامک گندھرو گاتا ہوا جاتا ہے۔ پلیتہ رشی شنکھ بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ ویشاکھ کے مہینے میں اریما کے نام سے سوریہ دیوتا پرکاش کرتے ہیں۔ اس مہینے میں پلیہ رشی، نارد نامک گندھرو، پنجکا استھلی نامک الیسرا، کچھ نیر ناگ، اتھوجی نامک یکیش اور برھیت راکشش اپنا اپنا کام کرتے ہیں ان کے ساتھ جاتے ہیں۔ جیٹھ کے مہینے میں سوریہ کا نام متر سوریہ ہوتا ہے۔ انکے ساتھ اتری رشی، ہاہا گندھرو، مینکا، الیسرا، نکشک ناگ، رتھ سوین یکیش اور چتر سوین راکشش ہوتے ہیں، اساڑھ کے مہینے میں سوریہ کا نام ورن سوریہ ہوتا ہے انکے ساتھ وششٹ رشی، ہوہو گندھرو، رمبھا الیسرا، شکر ناگ، سہہ جنیہ یکیش اور چتر سوین راکشش ہوتے ہیں۔ ساون کے مہینے میں سوریہ کا نام اندر سوریہ ہوتا ہے۔ انکے ساتھ انگرا رشی، وشوا وشو گندھرو، پرلوچنا، الیسرا، ایلاپتر ناگ، شروتا یکیش اور وریہ راکشش ہوتے ہیں بھادوں میں سوریہ دوسوان کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ بھرگو رشی، اگرسین۔ گندھرو، انو ملانا الیسرا، شنکر ہال ناگ، آساون یکیش اور ویاگھر راکشش اپنا اپنا کام کرتے جاتے ہیں۔ کنوار کے مہینے میں توشا سوریہ نام سے سوریہ بھگوان پرکاش کرتے ہیں انکے ساتھ یم دگنی رشی، دھرت راشٹر گندھرو، تلوتما، الیسرا، کین ناگ، ستت جت اور برہاپیت راکشش رہتے ہیں۔ کاتک کے مہینے میں سوریہ دیو وشنو سوریہ کہلاتے ہیں انکے ساتھ وشوامتر رشی، سوریہ وچا گندھرو، رمبھا الیسرا، اشومتر ناگ، ستیہ جت کیش اور مکھاپیت راکشش یہ ہوتے ہیں اگہن کے مہینے میں انشو سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکی سیوا میں کشیپ رشی، رتوسین گندھرو، اروشی۔ الیسرا، مہاشنکھ ناگ، تاکشریہ یکیش، اور دیوتشٹ راکشش ہوتے ہیں۔ پوس میں بھرگو سوریہ نام ہوتا ہے انکے ساتھ آبورشی، ارشٹ نیمی گندھرو، پوروچتی الیسرا، کرکوٹک ناگ، ادرن یکیش اور اسپھرج راکشش ہوتے ہیں۔ ماگھ کے مہینے میں پورشا سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ گوتم رشی، سکھین گندھرو، دھرتاچی الیسرا، دھنجے ناگ، سروچی یکیش اور وات راکشش ہوتے ہیں۔ پھاگن کے سوریہ پرجنیہ سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ بھاردواج رشی، وشو گندھرو، سین جت الیسرا، الیسراوت ناگ، رتو یکیش اور ورچا راکشش ہوتے ہیں۔ ہے شونک اس پرکار اپنے چھ گنوں کو ساتھ لیے سوریہ بارہوں مہینے پرانیوں کو پرکاش اور سکھ دیتے رہتے ہیں یدپی سوریہ کے نام الگ الگ ہیں پر تو سوریہ بدلتے نہیں۔

ادھیائے 12 ۱۲

شرمد بھاگوت کی کتھاؤں کا سار

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! میں نے آپکو یہ پرم کلیان دینے والی شرمد بھاگوت کی کتھا سنائی ہے۔ اس بھاگوت پران میں بارہ اسکندھ ہیں پہلے اسکندھ میں نارد جی نے ویاس جی سے راجہ پریکشت کی کتھا کہنے کو کہا ہے اور وہ انھوں نے سنائی ہے کہ کس پرکار شرنگی رشی نے انکو شاپ دیا پھر کس پرکار راجہ پریکشت نے کھان پان تیاگ کر انت سمے تک بھگوان ۔۔ سمرن کا نشچے کیا ہے۔ پھر یہ بتایا ہے کہ شکدیو جی اور راجہ پریکشت میں کیا کیا باتیں ہوئیں۔ دوسرے اسکندھ میں نارد اور برہما جی کا سمواد، اوتاروں کا ورنن اور وراٹ پرش کی آپتی کہی ہے۔ تیسرے اسکندھ میں دور اور اودھو کا واراتالاپ اور پھر میتریہ جی کا ودر جی کو اپدیش دینا۔ پرلے میں بھگوان کی استتی، وکاروں کی آپتی اور ان سے برہمانڈ کی آپتی کا حال بتایا ہے۔ ہرنیہ کش دتیہ کی کتھا کہی ہے۔ دیو۔ دانو، پشو اور منوشیہ

کی اُتپتی، شت روپا اور سوئم بھومنو کی اُتپتی، کردم رشی کا جنم، کپل دیومنی کا اوتار اور پھر دیوہوتی ناک اپنی ماتا کو کپل دیو نے جو گیان سکھایا ہے اس کا ورن ہے
چوتھے اسکندھ میں مریچ آدی نو پرجاپتیوں کی اُتپتی، دھرم کی استریوں کا ونش، دکش کے یگیہ کا ودھونس، دھرو کا چرتر، پرتھو راجہ کا چرتر، پراچین وہر راجہ کا چرتر بتایا ہے
پانچویں اسکندھ میں راجہ پریہ ورت کی کتھا، رشبھ دیو جی کا چرتر، اور بھرت جی کا چرتر ورن کیا ہے جیوتشچکر اور پاتال و نرکوں کا ورن ہے چھٹے میں راجہ
راجاؤں سے دکش کی اُتپتی، دکش کی کنیاؤں کا چرتر اور ان کنیاؤں سے دیوتا، دتیہ، نر اور ناگ آدی کے اُتپن ہونیکا حال بتایا ہے۔ پھر وترا سر کے
اور مرن کا حال ہے۔ ساتویں میں کشیپ جی کی پتنی دیتی کے دتیہ تیرہ ہرنیاکش اور ہرنیاکشیپ کی مرتیو، نرسنگھ اوتار اور پرہلاد کی کتھا ہے، آٹھویں اسکندھ
منوستروں کا ورن، گجیندر کا موکش، ساگر منتھن، کورما توار دیوتاؤں اور اسروں کا سنگرام، دھنو کا دامن روپ دھر کر بالی سے تین پیر بھومی مانگنا اور ورن
آدی اوتاروں کا ورن ہے۔ نویں میں راجاؤں کے ونشوں کا ورن، اکشوا کو کا جنم اور ونش، پرد یومن کا چرتر، الا کی کتھا، سوریہ کتھا کا ورن، اشٹاد
آدی راجاؤں کا ورن، راجا شریاتی کا چرتر، کاکوستھادی کا چرتر، رام چندر جی کی سمست جیون کتھا، نمی کی کتھا، پرشورام، اہل بیاتی نہش، ونشنیت اکبرت
شانتنو، یدوکل کا ورن، یدوکل میں کرشن جی کا اوتار اور ان کے منھر اسے گوکل جانے کی کتھا، آدی کا ورن کیا ہے۔ دسویں اسکندھ میں کرشن جی
بال لیلا، کنس کا یدھ، جراسندھ سے یدھ، دوار کا پوری بسانا، رکمنی ہرن، وانا سر سنگرام، کاشی جلانا، پانڈوں اور کوروؤں میں یدھ کرا کر پانڈوؤں کے ساتھ
کوروؤں کا ناش کرانا آدی کا ورن گیارھویں اسکندھ میں شاپ دلا کر یدوونشیوں کا ناش کرانا، اودھو، کرشن جی، اور بلرام کا انتردھیان ہونے آدی
کتھا ہے بارھویں اسکندھ میں یگوں کے لکشن، کلیگ میں منوشیوں کی دشا، پرلے اور اُتپتی، پرکشیت کا مرن، مارکنڈیہ رشیشور کی کتھا، اور سوریہ کی گتی آدی کا ورن
ہے رشیو! آپنے جو کچھ مجھ سے پوچھا تھا وہ میں نے سب آپکو بتا دیا، یہ بھاگوت کلیگ میں بھگوان کی مورتی سروپ ہے جو اس کا پوجن کرتا ہے اور
پرتی دن پڑھتا ہے۔ اسکے سمت پاپ کٹ جاتے ہیں اور موکش پراپت ہوتا ہے۔ جن شکدیو جی نے یہ کتھا مجھے سنائی تھی انکو میں وارمبار نام کرتا ہوں۔

13 ادھیائے ۱۳

پُران کے اشلوکوں کی سنکھیا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! جو کسی کال میں نہ جنمتا ہے، نہ مرتا ہے، نہ ہو کر پھر ہونیوالا ہے جو جنمانتیہ ساتن اور پُراتن ہے، شریر کے ناش سے جس کا ناش نہیں ہوتا
ایسے پرماتما کو میں وارمبار پرنام کر کے پُرانوں کی گنتی اور انکے اشلوکوں کی سنکھیا تم کو بتاتا ہوں۔ برہم پران میں دس ہزار اشلوک ہیں پدم پران میں اکپنجا
ہیں، وشنو پران میں تیرہ ہزار اشلوک ہیں، شیو پران میں چوبیس ہزار اشلوک ہیں، نارد پران میں پچیس ہزار اشلوک ہیں۔ مارکنڈیہ پران میں نو ہزار اشلوک ہیں،
پران میں پندرہ ہزار چار سو اشلوک ہیں۔ بھوشیہ پران میں چودہ ہزار یا نچو اشلوک ہیں اسکندہ پُران میں اکیاسی ہزار اکیسو اشلوک ہیں، وامن پران میں دس
اشلوک ہیں۔ کورم پران میں سترہ ہزار اشلوک ہیں۔ متسیہ پُران میں چودہ ہزار اشلوک ہیں۔ گرڑ پران میں اُنیس ہزار اشلوک ہیں برہانڈ پران میں بارہ ہزار اشلوک
ہیں اور اس بھاگوت پُران میں جو سب پُرانوں اور ویدوں کا نچوڑ ہے اور سب سے سریشٹھ ہے اٹھارہ ہزار اشلوک ہیں۔ ہے شونک! جب سری شکدیو جی
ہوئے تھے اس سے برہما جی نے سب سے پہلے شرمد بھاگوت اُتپن کی۔ پھر انھوں نے اس کا گیان نارد جی کو دیا۔ نارد جی نے وید ویاس جی کو اس کا
دیا۔ پھر شکدیو جی نے اپنے پتا وید ویاس جی سے یہ کتھا سنوائی۔ شرمد بھاگوت سب کتھاؤں میں سریشٹھ ہے جو اسکو دھیان سے پڑھتا یا سنتا ہے
سارے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ کلیگ میں اسیوں لیلئے شرمد بھاگوت امرت کے سمان ہے جو نشچے پرتی اس کتھا کو تھوڑا تھوڑا دھیان پورک پڑھتا ہے
اسپر کلیگ کا پربھاؤ نہیں پڑیگا اسکی ساری منوکامنائیں پورن ہونگی اور انت میں بیکنٹھ پراپت کرے گا۔ اتنی کتھا سنا کر سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! ان
بھگوان ترلوکی ناتھ کا نام سمرن کرتے ہوئے کتھا کو سمرپن کرتے ہیں۔

اتی

(اس نیائے تیل برم اپتا پرمیشور کی اپم کرپا سروپ وید ویاس رچت یہ امولیہ گرنتھ بھاگوت مہا پران اُسکھ ساگر شرمد بھاگوت سمپورن ہوا)

ष्ण वन्द जगद्गुरुम
विजयेश्वर
पञ्चाङ्ग
प्रवर्तक :-
तिषी आत्माराम
संशोधक :
प्रेमनाथ श
यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत । अभ्युत्थानम्-अधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम् ।
परित्राणाय धूनां विनाशाय च दुष्कृताम् । धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे
श्री
भगवद्गीत

प्रैक्टी पुस्तक भण्डार
फोन 3261030, 3270417